صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح و ترجمہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

مترجم

مولانا عزیز الرحمٰن

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

اقرأ سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

فون: 042-7224228-7355743

مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آجاؤ

لِلْاِمَامِ اَبِی الْحُسَیْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُسْلِمِ

الْقُشَیْرِیِّ النَّیْسَابُوْرِیِّ رحمہ اللہ

صحیح مُسلم شریف

مع مختصر شرح وترجمہ

۷۵۶۳ احادیثِ نبویؐ کا روح

پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

جلد دوم

مُترجم

مولانا عزیز الرحمان

فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ رحمانیہ

MAKTABA-E-REHMANIA

اِقرأ سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

فون: 042-7224228-7355743

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

MAKTABA-E-REHMANIA

مکتبہ رحمانیہ

نام کتاب: .... صحیح مسلم شریف
مع مختصر شرح و ترجمہ

مترجم: .... مولانا عزیز الرحمان فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

ناشر: .... مکتبہ رحمانیہ

مطبع: .... لٹل سٹار پرنٹرز لاہور

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔
بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرما دیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لیے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔ (ادارہ)

فہرست

کتاب الصیام

ماہِ رمضان کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۱۷
چاند دیکھ کر رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور چاند دیکھ کر عید الفطر کرنا اور اگر بادل ہوں تو تیس دن پورے کرنا۔
رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنے کا بیان -- ۲۱
اِس بات کے بیان میں کہ ہر شہر کے لیے اُس کی اپنی ہی رؤیت معتبر ہے ---------- ۲۳
چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بادل ہوں تو تیس دن شمار کرلو ---------- ۲۴
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے معنی کے بیان میں کہ عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے ---------- ۲۵
روزہ طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے اور اس سے قبل تک کھانا پینا جائز ہے اور اس باب میں ہم ان احکام سے بحث کریں گے جو صبح صادق اور صبح کاذب سے متعلق ہیں -- ۲۶
سحری کھانے کی فضیلت اور اس کی تاکید اور آخری وقت تک کھانے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۳۰
روزہ پورے ہونے اور دن کے نکلنے کے وقت کا بیان --- ۳۱
صومِ وصال کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۳۳
اس بات کے بیان میں کہ روزہ میں (اپنی بیوی) کا بوسہ لینا حرام نہیں' شرط یہ ہے کہ اپنے جذبات پر کنٹرول ہو --- ۳۵
جنبی ہونے کی حالت میں جس پر فجر طلوع ہو جائے تو اُس کا روزہ درست ہے ---------- ۳۹
رمضان کے دنوں میں روزہ دار کی ہمبستری کی حرمت اور اس کے کفارہ کے وجوب کے بیان میں ---------- ۴۱
رمضان کے مہینے میں مسافر کے لیے جبکہ اُس کا سفر دو منزل یا اس سے زیادہ ہو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے جواز میں -- ۴۴
سفر میں روزہ نہ رکھنے والے کے اَجر کے بیان میں جبکہ وہ خدمت والے کام میں لگے رہیں ---------- ۴۸
سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے اختیار کا بیان ----- ۴۹
حاجی کے لیے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۵۱
عاشورہ (۱۰ محرم) کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں -- ۵۲
عاشورہ کا روزہ کس دن رکھا جائے؟ ---------- ۵۸
عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت کا بیان -- ۶۱
ایامِ تشریق کے روزوں کی حرمت اور اس بیان میں کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں ----- ۶۲
خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کا بیان ----- ۶۳
اللہ تعالیٰ کے فرمان ''جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں وہ روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں'' کے منسوخ ہونے کے بیان میں ---------- ۶۴
رمضان کے روزوں کی قضا' جب تک کہ دوسرا رمضان نہ آ جائے تاخیر کے جواز کے بیان میں اور یہ اُس آدمی (یا عورت) کے لیے ہے کہ جس نے بیماری' سفر' حیض وغیرہ عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیا ---------- ۶۵

میت کی طرف سے روزوں کی قضا کے بیان میں -----
اس بات کے استحباب کے بیان میں کہ جب کوئی روزہ دار کو کھانے کی طرف بلائے یا اُسے گالی دی جائے یا اُس سے جھگڑا کیا جائے تو وہ یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں------ ۶۹
روزہ دار کے لیے زبان کی حفاظت کے بیان میں ----
روزوں کی فضیلت کے بیان میں ------------
اللہ کے راستے میں اپنے آدمی کے لیے روزے رکھنے کی فضیلت کے بیان میں کہ جسے کوئی تکلیف وغیرہ نہ ہو - ۷۲
دن کو زوال سے پہلے نفلی روزے کی نیت کا جواز اور نفلی روزہ کے بغیر عذر افطار (توڑنے) کے جواز کے بیان میں -
اس بات کے بیان میں کہ بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ---------------- ۷۳
رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے روزوں اور ان کے استحباب کے بیان میں ------------
صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزے رکھنا) یہاں تک کہ عید اور تشریق کے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی ممانعت (اور صومِ داؤدی) یعنی ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں ------------- ۷۶
ہر مہینے تین دن کے روزے اور یومِ عرفہ کا ایک اور عاشورہ اور سوموار اور جمعرات کے دن کے روزے کا استحباب --- ۸۳
شعبان کے مہینے کے روزوں کے بیان میں -------- ۸۶
محرم کے روزوں کی فضیلت کے بیان میں-------- ۸۷
رمضان کے بعد ماہِ شوال کے دنوں میں چھ روزوں کے استحباب کے بیان میں---------------------
لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کی تلاش کے اوقات----- ۸۸

کتاب الاعتکاف

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا بیان -- ۹۵
اِس بات کے بیان میں کہ جس کا اعتکاف کا ارادہ ہو تو وہ اپنی اعتکاف والی جگہ میں کب داخل ہو؟-------------- ۹۶
رمضان کے آخری عشرہ میں (اللہ عزوجل کی عبادت میں اور زیادہ) جدوجہد کرنے کے بیان میں -------------
عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کے بیان میں------ ۹۷

کتاب الحج

اِس بات کے بیان میں کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے کونسا لباس پہننا جائز ہے اور کونسا ناجائز ہے؟ - ۹۸
حج کی مواقیت (حدود) کے بیان میں -- ---------- ۱۰۲
تلبیہ پڑھنے اور اس کا طریقہ اور اس کے پڑھنے کے وقت کے بیان میں -------------------------- ۱۰۵
مدینہ والوں کے لیے ذی الحلیفہ کی مسجد سے احرام باندھنے کے حکم کے بیان میں -------------------- ۱۰۶
ایسے وقت احرام باندھنے کی فضیلت کے بیان میں کہ جس وقت سواری مکہ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے ----- ۱۰۷
ذی الحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے بیان میں ---- ۱۰۹
احرام سے پہلے بدن میں خوشبو لگانے اور مشک کے استعمال کرنے اور اس بات کے بیان میں کہ خوشبو کا اثر باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں ------------
حج یا عمرہ یا ان دونوں کا احرام باندھنے والے پر خشکی کا شکار کرنے کی حرمت کے بیان میں ------------ ۱۱۳
اس بات کے بیان میں کہ احرام اور غیر احرام والے کیلئے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا قتل کرنا مستحب ہے --- ۱۱۹
محرم کو جب کوئی تکلیف وغیرہ پیش آ جائے تو سر منڈانے فدیہ اور اس کی مقدار کے بیان میں ------------ ۱۲۳
محرم کو پچھنے لگوانے کے جواز کے بیان میں---------- ۱۲۶
احرام والے کے لیے اپنی آنکھوں کا علاج کروانے کے جواز

کے بیان میں ---------------------------------- ۱۲۶
احرام والے کو اپنا سر اور بدن دھونے کا جواز ---------- ۱۲۷
محرم جب انتقال کر جائے تو کیا کیا جائے؟ ---------- ۱۲۸
یہ شرط لگا کر احرام باندھنا کہ بیماری یا اور کسی عذر کی بنا پر احرام کھول دوں گا کے جواز کے بیان میں ---------- ۱۳۱
حیض و نفاس والی عورتوں کے احرام اور احرام کے لیے غسل کے استحباب کے بیان میں ------------------- ۱۳۲
احرام کی اقسام کے بیان میں ------------------- ۱۳۳
حج اور عمرہ میں تمتع کے بیان میں ------------------- ۱۴۹
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت کے بیان میں -------------
میدانِ عرفہ سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے ------------- ۱۵۵
وقوف اور اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کہ ''جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں وہاں سے تم بھی لوٹو'' کے بیان میں -- ۱۵۶
اپنے احرام کو دوسرے محرم کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کے جواز کے بیان میں ------------------------- ۱۵۷
(حج) تمتع کے جواز کے بیان میں ------------------- ۱۶۰
حج تمتع کرنے والوں پر قربانی کے واجب ہونے اور اس بات کے بیان میں کہ قربانی کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں حج کے دنوں میں تین روزے اور اپنے گھر کی طرف لوٹ کر سات روزے رکھے ---------------- ۱۶۴
اِس بات کے بیان میں کہ قارن اُس وقت احرام کھولے جس وقت کہ مفرد بالحج احرام کھولتا ہے ------------ ۱۶۶
احصار کے وقت احرام کھولنے کے جواز' قران اور قارن کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کے جواز کا بیان -- ۱۶۷
حج افراد اور قران کے بیان میں ------------------- ۱۶۹
حاجی کے لیے طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنے کے استحباب کے بیان میں ------------------- ۱۷۰
اِس بات کے بیان میں کہ عمرہ کا احرام باندھنے والا طواف کے ساتھ سعی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوسکتا اور نہ ہی حج کا احرام باندھنے والا طواف قدوم سے پہلے حلال ہوسکتا ہے (یعنی احرام نہیں کھول سکتا) ------------------- ۱۷۱
حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے جواز کے بیان میں -- ۱۷۵
احرام کے وقت قربانی کے اونٹ کو شعار کرنے اور اسے قلادہ ڈالنے کے بیان میں ------------------------- ۱۷۷
اِس بات کے بیان میں کہ ابن عباسؓ سے لوگوں کا یہ کہنا کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے کہ جس میں لوگ مشغول ہیں ---
عمرہ کرنے والوں کے لیے اپنے بالوں کے کٹوانے یا سر کو منڈوانے کے جواز کے بیان میں ------------- ۱۷۸
حج میں تمتع اور قران کے جواز کے بیان میں -------- ۱۷۹
نبیؐ کے احرام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کے بیان میں ---- ۱۸۰
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کی تعداد کے بیان میں ------------ ۱۸۱
رمضان (کے مہینے میں) عمرہ کرنے کی فضیلت ------ ۱۸۳
مکہ مکرمہ میں بلندی والے حصہ سے داخل ہونے اور نچلے والے حصے سے نکلنے کے استحباب کے بیان میں -----
مکہ مکرمہ میں جب داخلہ ہو تو ذی طویٰ میں رات گزارنے' غسل کرنے اور دن کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے استحباب کے بیان میں ------------------- ۱۸۴
حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کرنے کا استحباب -- ۱۸۶
طواف میں دو یمانی رکنوں کے استلام کا استحباب ----- ۱۸۸
طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے استحباب کا بیان -- ۱۹۰
اُونٹ وغیرہ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کا استلام کرنے کے جواز کے بیان میں --- ۱۹۲
اِس بات کے بیان میں کہ صفا مروہ کے درمیان سعی حج کا رکن ہے' اس کے بغیر حج درست نہیں ------------- ۱۹۳

سعی مکرر نہ کرنے کے بیان میں ---- ۱۹۷

حاجی کا قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہنے کے استحباب کے بیان میں ---- ۲۰۰

عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر اور تلبیہ پڑھنے کے بیان میں ----

عرفات سے مزدلفہ کی طرف واپسی اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---- ۲۰۱

مزدلفہ میں نحر کے دن صبح کی نماز جلدی پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---- ۲۰۵

کمزور لوگوں اور عورتوں وغیرہ کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف رات کے حصہ میں روانہ ہونے کے استحباب کا بیان ---

وادیٔ بطن سے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور ہر ایک کنکری مارنے کے ساتھ تکبیر کہنے کے بیان میں ---- ۲۰۹

قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کو سوار ہو کر کنکریاں مارنے کے استحباب اور نبی ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ تم مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو ---- ۲۱۰

ٹھیکری کے بقدر کنکریاں مارنے کے استحباب کا بیان - ۲۱۱

کنکریاں مارنے کے مستحب وقت کے بیان میں ----

جمرات کو سات کنکریاں مارنے کے بیان میں ---- ۲۱۲

قصر سے حلق کی زیادہ فضیلت ہے اور قصر کا جواز ----

قربانی کے دن کنکریاں مارنے پھر قربانی کرنے پھر حلق کرانے اور حلق میں دائیں جانب سے سر منڈانا شروع کرنے کی سنت کے بیان میں ---- ۲۱۴

رمی سے پہلے قربانی ذبح کرنے اور قربانی ذبح کرنے سے پہلے حلق کرانے اور ان سب پر طواف کو مقدم کرنا ---- ۲۱۶

قربانی والے دن طوافِ افاضہ کے استحباب میں ---- ۲۱۸

وادیٔ محصب میں اُترنے کے استحباب کے بیان میں -- ۲۱۹

تشریق کے دنوں میں منیٰ میں رات گذارنے کے وجوب کے بیان میں ---- ۲۲۱

حج کے دنوں میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس سے دینے کے استحباب کے بیان میں ----

قربانی کے جانوروں کا گوشت اور ان کی کھال اور ان کی جھول صدقہ کرنے کے بیان میں ----

قربانی کے جانوروں (اونٹ اور گائے) میں اشتراک کے جواز کے بیان میں ---- ۲۲۳

کھڑے کھڑے اونٹ کے پاؤں باندھ کر نحر کرنے کے استحباب کے بیان میں ---- ۲۲۵

بذاتِ خود حرم نہ جانے والوں کے لیے قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈال کر بھیجنے کے استحباب کا بیان ----

شدید مجبوری کی حالت میں قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے جواز کے بیان میں ---- ۲۲۸

قربانی کا جانور (چلتے چلتے) جب راستے میں تھک جائے تو کیا کرے؟ ---- ۲۳۰

طوافِ وداع کے وجوب اور حائضہ عورت سے (طواف) معاف ہونے کے بیان میں ---- ۲۳۱

حاجی اور غیر حاجی کے لیے کعبۃ اللہ میں داخلے اور اس میں نماز پڑھنے کے استحباب کے بیان میں ---- ۲۳۴

کعبہ (کی عمارت) توڑنا اور اس کی تعمیر کا بیان ---- ۲۳۸

کعبہ کی دیوار اور اس کے دروازے کے بیان میں ---- ۲۴۲

عاجز اور بوڑھا وغیرہ یا میت کی طرف سے حج کرنا ---- ۲۴۳

بچے کے حج کے صحیح ہونے کے بیان میں ---- ۲۴۴

اس بات کے بیان میں کہ عمر میں ایک مرتبہ حج فرض کیا گیا ہے ---- ۲۴۵

عورت کو محرم کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنے کا بیان -- ۲۴۶
سفرِ حج وغیرہ کے موقع پر ذکر کرنے کا استحباب ------ ۲۴۹
اِس بات کے بیان میں کہ جب حج وغیرہ کے سفر سے واپس لوٹا جائے تو کیا کہا جائے؟ (یعنی کیا دُعائیں مانگی جائیں) ---------- ۲۵۰
حج اور عمرہ وغیرہ کی غرض سے گزرنے والوں کے لیے ذی الحلیفہ میں نماز پڑھنے کے استحباب کے بیان میں --- ۲۵۱
اِس بات کے بیان میں کہ مشرک نہ تو بیت اللہ کا حج کرے اور نہ ہی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے اور حج اکبر کے دن کے بیان میں ---------- ۲۵۲
عرفہ کے دن کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۲۵۳
حج اور عمرہ کی فضیلت کے بیان میں ----------
حجاج کا مکہ میں اُترنے اور مکہ کے گھروں کی وراثت کے بیان میں ---------- ۲۵۴
مہاجر کے مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بیان میں ---- ۲۵۵
مکہ مکرمہ میں شکار کی حرمت کا بیان ---------- ۲۵۶
مکہ مکرمہ میں ضرورت کے بغیر اسلحہ اُٹھانے کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۲۵۹
احرام کے بغیر مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کا جواز ------
مدینہ منورہ کی فضیلت اور اس میں نبی ﷺ کی برکت کی دعا اور اس کی حدود حرم کے بیان میں ---------- ۲۶۰
مدینہ میں رہنے والوں کو تکالیف پر صبر کرنے کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۲۶۷
طاعون اور دجال سے مدینہ منورہ کا محفوظ رہنے کا بیان -- ۲۷۱
مدینہ منورہ کا خبیث چیزوں سے پاک ہونے اور مدینہ کا نام طابہ اور طیبہ رکھے جانے کے بیان میں ----------
مدینہ والوں کو تکلیف پہنچانے کی حرمت اور یہ کہ جو اُن کو تکلیف دے گا اللہ اُسے تکلیف میں ڈالے گا ------ ۲۷۳
فتوحات کے دَور میں مدینہ میں لوگوں کو سکونت اختیار کرنے کی ترغیب کے بیان میں ---------- ۲۷۴
رسول اللہ ﷺ کا یہ خبر دینے کے بیان میں کہ لوگ مدینہ ہی کو بخیر ہونے کے باوجود چھوڑیں گے ---------- ۲۷۵
آپ ﷺ کی قبر مبارک اور آپ ﷺ کے منبر کی درمیانی جگہ (ریاض الجنۃ) اور آپ ﷺ کے منبر والی جگہ کی فضیلت ------ ۲۷۶
اُحد پہاڑ کی فضیلت کے بیان میں ----------
مکہ اور مدینہ کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کی فضیلت --- ۲۷۷
تین مسجدوں کی فضیلت کے بیان میں ----------
اُس مسجد کے بیان میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی --- ۲۸۰
مسجدِ قباء کی فضیلت اور اِس میں نماز پڑھنے کی اور اُس کی زیارت کرنے کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۲۸۱

كتاب النكاح

جس میں استطاعت (طاقت) ہو اُس کے لیے نکاح کے استحباب کے بیان میں ---------- ۲۸۳
اس آدمی کے بیان میں جس نے کسی عورت کو دیکھا اور اپنے نفس میں میلان پایا تو چاہیے کہ وہ مرد اپنی بیوی یا لونڈی سے آکر صحبت کر لے ---------- ۲۸۵
نکاحِ متعہ اور اس کے بیان میں کہ وہ جائز کیا گیا پھر منسوخ کیا گیا پھر جائز کیا گیا پھر منسوخ کیا گیا اور پھر قیامت تک کے لیے اُس کی حرمت باقی رکھی گئی ---------- ۲۸۶
ایک عورت اور اس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنے کی حرمت کا بیان ---------- ۲۹۳
حالتِ احرام میں نکاح کی حرمت اور پیغامِ نکاح کی کراہت کے بیان میں ---------- ۲۹۵
کسی مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دینے کی

حرمت کے بیان میں یہاں تک کہ وہ اجازت دے یا چھوڑ دے ---------------------- ۲۹۷
نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ) کی حرمت اور اس کے باطل ہونے کے بیان میں ---------------------- ۲۹۹
شرائط نکاح کو پورا کرنے کے بیان میں ----------
بیوہ کا نکاح میں زبان سے اجازت دینے اور غیر شادی شدہ کی اجازت خاموشی کے ساتھ ہونے کے بیان میں --- ۳۰۱
چھوٹی کنواری لڑکی کے باپ کو اس کا نکاح کرنے کے جواز کے بیان میں ---------------------- ۳۰۳
ماہِ شوال میں نکاح اور صحبت کرنے کا استحباب ------ ۳۰۴
جو آدمی کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کے لیے اس عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو ایک نظر پیغامِ نکاح سے پہلے دیکھنے کے جواز کے بیان میں ----------
مہر کے بیان میں اور تعلیم قرآن اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا مہر ہونے کے بیان میں ---------------------- ۳۰۵
اپنی باندی کو آزاد کر کے پھر اُس کے ساتھ شادی کرنے کی فضیلت کے بیان میں ---------------------- ۳۰۹
سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی اور آیاتِ پردہ کے نزول اور ولیمہ کے اثبات کے بیان میں -------- ۳۱۳
دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا حکم ----- ۳۱۸
تین طلاق سے مطلقہ عورت طلاق دینے والے کیلئے حلال نہیں' اِلّا وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے' وہ اس سے وطی کرے پھر جدائی ہو اور اسکی عدت پوری ہو جائے ---- ۳۲۱
جماع کے وقت کیا دُعا پڑھنا مستحب ہے؟ ---------- ۳۲۳
اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دُبر میں نہ کرنے کے بیان میں ---------- ۳۲۴
عورت کا اپنے خاوند کے بستر سے اپنے آپ کو روکنے کی حرمت کے بیان میں ---------------------- ۳۲۵
عورت کے راز ظاہر کرنے کی حرمت کے بیان میں ---
عزل کے حکم کے بیان میں ---------------------- ۳۲۶
قیدی حاملہ عورت سے وطی کرنے کی حرمت ---------- ۳۳۱
غیلہ یعنی دودھ پلانے والی عورت سے وطی کے جواز اور عزل کی کراہت کے بیان میں ----------------------

کتاب الرضاع

جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں' وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں کے بیان میں ---------- ۳۳۴
رضاعت کی حرمت میں مرد کی تاثیر کے بیان میں ---- ۳۳۵
رضاعی بھتیجی کی حرمت کے بیان میں ---------- ۳۳۷
سوتیلی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کے بیان میں -- ۳۳۸
ایک دو دفعہ چوسنے سے رضاعت کے بیان میں ---- ۳۴۰
پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کے بیان میں ------ ۴۳۱
بڑے کی رضاعت کے بیان میں ---------- ۳۴۲
رضاعت کے بھول سے ثابت ہونے کے بیان میں -- ۳۴۵
وضع حمل کے بعد قیدی عورت سے وطی کے جواز کے بیان میں اگرچہ اُس کا شوہر ہو کیونکہ قید ہو جانے کی وجہ سے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے ---------------------- ۳۴۶
بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنے کا بیان -- ۳۴۷
الحاقِ ولد میں قیافہ شناس کی بات پر عمل کرنے کا بیان -- ۳۴۸
باکرہ (کنواری) اور ثیبہ (شادی شدہ) کے پاس شب زفاف گزارنے کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کی مقدار ------ ۳۴۹
بیویوں کے درمیان برابری کرنے اور ہر بیوی کے پاس ایک رات اور دن گزارنے کی سنت کے بیان میں ---------- ۳۵۱
اپنی باری سوکن کو ہبہ کر دینے کے جواز کا بیان ---------- ۳۵۲
دیندار عورت سے نکاح کرنے کا استحباب ---------- ۳۵۴

کنواری عورت سے نکاح کرنے کا استحباب --------
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا بیان -------- ۳۵۸
اگر حواء خیانت نہ کرتی تو قیامت تک کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی -------------- ۳۵۹
دُنیا کی بہترین متاع نیک بیوی کا ہونا کے بیان میں --
عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بیان میں ---

کتاب الطلاق

حائضہ عورت کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر کوئی طلاق دے دے تو طلاق واقع نہ ہوئی اور مرد کو رجوع کرنے کا حکم دینے کے بیان میں -------- ۳۶۱
تین طلاقوں کے بیان میں ---------------- ۳۶۷
اُس آدمی پر کفارہ کے وجوب کے بیان میں جس نے اپنے اُوپر اپنی بیوی کو حرام کرلیا اور طلاق کی نیت نہیں کی---- ۳۶۸
اپنی بیوی کو اختیار دینے کے بیان میں اور یہ کہ اِس سے طلاق نہیں واقع ہوتی جب تک نیت نہ ہو -------------- ۳۷۱
ایلاء اور عورتوں سے جدا ہونے اور انہیں اختیار دینے اور اللہ کے قول : وَاِنْ تَظَاهَرَ عَلَيْهِ کے بیان میں -------- ۳۷۴
مطلقہ بائنہ کے لیے نفقہ نہ ہونے کے بیان میں-------- ۳۸۴
مطلقہ بائنہ اور متوفی عنہا زوجہا کا دورانِ عدت دن کے وقت اپنی ضرورت و حاجت میں باہر نکلنے کے جواز کا بیان -- ۳۹۲
جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور اُس کے علاوہ مطلقہ عورت کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جانے کا بیان -
بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت کے بیان میں ---------------- ۳۹۴

کتاب اللعان

لعان کا بیان---------------------- ۴۰۰
طریقۂ لعان---------------------- ۴۱۰

کتاب العتق

مشترکہ غلام آزاد کرنے کے بیان میں -------- ۴۱۲
غلام کی محنت کے بیان میں ----------------
ولاء آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے' کے بیان میں --- ۴۱۳
ولاء کی بیع اور ہبہ کرنے سے روکنے کے بیان میں ---- ۴۱۷
اپنے مولیٰ کے علاوہ غلام کے لیے کسی دوسرے کو مولیٰ بنانے کی حرمت کے بیان میں----------------
غلام آزاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۴۱۹
والد کو آزاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں --------- ۴۲۰

کتاب البیوع

بیع ملامسہ اور منابذہ کے باطل کرنے کے بیان میں --- ۴۲۱
کنکری کی بیع اور اس بیع کے بطلان کے بیان میں جس میں دھوکہ ہو ---------------------- ۴۲۲
حاملہ کے حمل کی بیع کی حرمت کے بیان میں-------- ۴۲۳
آدمی کا اپنے بھائی کی بیع اور اس کے نرخ پر نرخ کرنے اور دھوکہ دینے اور تھنوں میں دودھ روکنے کی حرمت کے بیان میں ----------------------
آنے والے تاجروں سے ملنے کی حرمت کے بیان میں - ۴۲۵
شہری کی دیہاتی کے لیے بیع کی حرمت کے بیان میں - ۴۲۶
دودھ جمع کیے ہوئے جانور کی بیع کے حکم کے بیان میں - ۴۲۷
قبضہ سے پہلے بیعہ کے بیچنے کے بطلان کے بیان میں - ۴۲۸
مجہول المقدار کھجور کے ڈھیر کی دوسری کھجور کے ساتھ بیع کی حرمت کے بیان میں-------------------- ۴۳۱
بائع اور مشتری کے لیے خیارِ مجلس کے ثبوت کا بیان --- ۴۳۲
جس بیع میں دھوکہ دیا جائے اُس کے بیان میں ----- ۴۳۴

پھلوں کو صلاحیت سے پہلے کاٹنے کی شرط کے بغیر بیع کرنے سے روکنے کے بیان میں ---------------
عرایا کے علاوہ تر کھجوروں کی خشک کھجوروں کے ساتھ بیع کی حرمت کے بیان میں --------------- ۴۳۷
جو شخص درخت پر کھجور بیچے اس حال میں کہ اُس پر کھجور لگی ہوئی ہو اُس کے بیان میں --------------- ۴۴۱
بیع محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور پھلوں کی صلاحیت سے پہلے اور معاومہ یعنی چند سالوں کی بیع سے روکنے کا بیان --- ۴۴۳
زمین کو کرایہ پر دینے کے بیان میں --------------- ۴۴۵
معین اناج پر زمین کرایہ پر دینے کے بیان میں ------ ۴۵۱
سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کے بیان میں --------------- ۴۵۲
مزارعت اور مواجرت کے بیان میں --------------- ۴۵۳
زمین ہبہ کرنے کے بیان میں --------------- ۴۵۴

کتاب المساقاۃ

مساقات اور کھجور اور کھیتی کے حصہ پر معاملہ کرنے کے بیان میں --------------- ۴۵۶
درخت لگانے اور کھیتی باڑی کرنے کی فضیلت کا بیان -- ۴۵۸
آفات کے نقصان کو وضع کرنے کے بیان میں ------ ۴۶۰
قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کا استحباب ------ ۴۶۱
جو آدمی اپنی فروخت شدہ چیز خریدار مفلس کے پاس پائے تو اُس کے واپس لینے کے بیان میں --------------- ۴۶۳
تنگ دست کو مہلت دینے اور امیر و غریب سے قرض کی وصولی میں درگزر کرنے کی فضیلت کے بیان میں ---- ۴۶۴
مالدار کا ٹال مٹول کرنے کی حرمت اور حوالہ کے جواز اور جب قرض مالدار پر اُتارا جائے تو اُس کے قبول کرنے کے استحباب کے بیان میں --------------- ۴۶۷
جنگلی زائد پانی کی بیع کی حرمت جبکہ لوگوں سے اُس کی گھاس چرانے کے لیے ضرورت ہو اور اس سے روکنے کی حرمت اور جفتی کرانے کی بیع کی حرمت کے بیان میں ------- ۴۶۸
کتے کی قیمت اور کاہن کی مٹھائی اور سرکش عورت کے مہر کی حرمت اور بلّی کی بیع سے روکنے کے بیان میں ------ ۴۶۹
کتوں کے مار ڈالنے کے حکم اور اس کے منسوخ ہونے کے بیان میں' شکار' کھیتی یا جانوروں کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ کتے پالنے کی حرمت کے بیان میں --------------- ۴۷۱
پچھنے لگانے کی اُجرت کے حلال ہونے کے بیان میں - ۴۷۵
شراب کی بیع کی حرمت کے بیان میں --------------- ۴۷۶
شراب' مردار' خنزیر اور بتوں کی بیع کی حرمت کا بیان -- ۴۷۸
سود کے بیان میں --------------- ۴۸۰
بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع کا بیان -- ۴۸۱
چاندی کے سونے کے بدلے قرض کے طور پر بیع کی ممانعت کے بیان میں --------------- ۴۸۴
سونے والی ہار کی بیع کے بیان میں --------------- ۴۸۵
کھانے کی برابر برابر بیع کے بیان میں --------------- ۴۸۶
سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کے بیان میں --- ۴۹۱
حلال کو اختیار کرنے اور شبہات کو چھوڑ دینے کا بیان --- ۴۹۲
اُونٹ کی بیع اور سواری کے استثناء کے بیان میں ---- ۴۹۳
جانور کو قرض کے طور پر لینے کا جواز اور بدلے میں اُس سے بہتر دینے کے استحباب کے بیان میں --------------- ۴۹۷
حیوان کو اُسی حیوان کی جنس کے بدلے کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے جواز میں --------------- ۴۹۹
گروی رکھنے اور سفر کی طرح حضر میں بھی اُس کے جواز کے بیان میں ---------------
بیع سلم کے بیان میں --------------- ۵۰۰

انسان اور جانور کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی حرمت کے بیان میں ---------- ۵۰۱
بیع میں قسم کھانے کی ممانعت کے بیان میں ----------
شفعہ (استحقاق) کے بیان میں ---------- ۵۰۲
ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کے بیان میں ---------- ۵۰۳
ظلم کرنے اور زمین وغیرہ کو غصب کرنے کی حرمت کے بیان میں ---------- ۵۰۴
جب راستہ میں اختلاف ہو جائے تو اُس کی مقدار ----

کتاب الفرائض

فرائض کو اُن کے حقداروں کو دینے اور جو بچ جائے مرد و عورت کو دیا جانے کے بیان میں ---------- ۵۰۷
کلالہ کی میراث کے بیان میں ---------- ۵۰۸
آیت کلالہ کے آخری میں نازل کیے جانے کا بیان --- ۵۱۰
جو مال چھوڑ جائے وہ اُس کے ورثاء کے لیے حلال ہونے کے بیان میں ----------

کتاب الھبات

صدقہ کی ہوئی چیز کو جسے صدقہ کیا گیا ہو اُس سے خریدنے کی کراہت کے بیان میں ---------- ۵۱۳
صدقہ کو لوٹانے کی حرمت کے بیان میں ---------- ۵۱۴
ہبہ میں بعض اولاد کو زیادہ دینے کی کراہت کا بیان --- ۵۱۶
تاحیات ہبہ کے بیان میں ---------- ۵۱۹

کتاب الوصیة

تہائی مال کی وصیت کے بیان میں ---------- ۵۲۳
میت کو صدقات کا ثواب پہنچنے کے بیان میں ---------- ۵۲۷
مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب ملتا رہتا ہے؟ -- ۵۲۸
وقف کے بیان میں ----------
جس کے پاس وصیت کیلئے کوئی چیز نہ ہو اُس کا وصیت کو ترک کرنے کے بیان میں ---------- ۵۲۹

کتاب النذر

نذر کو پورا کرنے کے حکم کے بیان میں ---------- ۵۳۲
نذر ماننے سے ممانعت کے بیان میں اور یہ کہ اس سے کوئی چیز نہیں رکتی ----------
اللہ کی نافرمانی کی نذر پورا نہ کرے اور جس پر قادر نہ ہو اُسے پورا نہ کرنے کا بیان ---------- ۵۳۴
کعبہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر کا بیان ------ ۵۳۵
نذر کے کفارہ کا بیان ----------

کتاب الایمان

غیر اللہ کی قسم کی ممانعت کے بیان میں ---------- ۵۳۷
جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی اُس کے لا الٰہ الّا اللہ پڑھنے کے بیان میں ---------- ۵۳۹
جس نے قسم اُٹھائی پھر اُس کے غیر میں بھلائی ہو تو اُس کے لیے بھلائی کا کام کرنا مستحب ہونے اور قسم کا کفارہ ادا کرنے کے بیان میں ---------- ۵۴۰
قسم اُٹھانے والے کی قسم کا مدار قسم دلانے والے کی نیت پر ہونے کے بیان میں ---------- ۵۴۶
قسم وغیرہ میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان ---------- ۵۴۷
جس قسم سے قسم اُٹھانے والے کے اہل کا نقصان ہو اُسے قسم اُٹھانے پر اصرار کرنے سے ممانعت کے بیان میں' اس شرط پر کہ وہ عمل حرام نہ ہو ---------- ۵۴۹
کافر کی نذر کے حکم کے بیان میں جب وہ مسلمان ہو جائے ----------
غلاموں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے بیان میں ------ ۵۵۱

ملازم و غلام کو جو خود کھائے پئے اور پہنے دینے اور اُس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لینے کے بیان میں ---------- ۵۵۴
غلام کے لیے اَجر و ثواب کے ثواب کے بیان میں جب وہ اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے ---------- ۵۵۶
مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کے بیان میں ------ ۵۵۷
مدبر کی بیع کے جواز کے بیان میں ---------- ۵۶۱

کتاب القسامة

ثبوتِ قتل کے لیے قسمیں اُٹھانے کے بیان میں ------ ۵۶۲
لڑنے والوں اور دین سے پھر جانے والوں کے حکم کے بیان میں ---------- ۵۶۶
پتھر اور دھاری دار چیز و بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص اور عورت کے بدلے میں مرد کو (قصاصاً) قتل کرنے کے ثبوت کے بیان میں ---------- ۵۶۹
انسان کی جان یا اُس کے کسی عضو پر حملہ کرنے والے کو جب وہ حملہ کرے اور اس کو دفع کرتے ہوئے حملہ آور کی جان یا اُس کا کوئی عضو ضائع ہو جائے تو اس پر کوئی تاوان نہ ہونے کے بیان میں ---------- ۵۷۱
دانتوں یا اس کے برابر میں قصاص کا اثبات ---------- ۵۷۳
کس وجہ سے مسلمان کا خون جائز ہو جاتا ہے ------ ۵۷۴
قتل کی ابتداء کرنے والے کے گناہ کے بیان میں ----
آخرت میں قتل کی سزا اور قیامت کے دن اس کا فیصلہ لوگوں کے درمیان سب سے پہلے کیے جانے کے بیان میں -- ۵۷۵
خون، مال اور عزت کی حرمت کی شدت کے بیان میں -- ۵۷۶
قتل کے اقرار کی صحت اور مقتول کے ولی کو حق قصاص اور اس سے معافی طلب کرنے کے استحباب کے بیان میں -- ۵۷۸
حمل کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کے
وجوب کے بیان میں ---------- ۵۸۰

کتاب الحدود

چوری کی حد اور اس کے نصاب کے بیان میں -------- ۵۸۳
معزز و غیر معزز چور کا ہاتھ کاٹنے اور حدود میں سفارش کرنے سے روکنے کے بیان میں ---------- ۵۸۵
زنا کی حد کے بیان میں ---------- ۵۸۷
شادی شدہ کو زنا میں سنگسار کرنے کے بیان میں ----- ۵۸۸
ذمی یہودیوں کو زنا میں سنگسار کرنے کے بیان میں --- ۵۹۶
نفاس والی عورتوں سے حد متاخر کرنے کے بیان میں -- ۶۰۰
شراب کی حد کے بیان میں ---------- ۶۰۱
تعزیر کے کوڑوں کی مقدار کے بیان میں ---------- ۶۰۳
حدود کا گنہگاروں کیلئے کفارہ ہونے کے بیان میں ---- ۶۰۴
جانور اور کان اور کنوئیں کی وجہ سے زخمی ہونے کا بیان --- ۶۰۵

کتاب الاقضية

مدعیٰ علیہ پر قسم لازم ہونے کے بیان میں ---------- ۶۰۷
ایک قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ کرنے کے بیان میں ---
حاکم کے فیصلہ کا حقیقت کو تبدیل نہ کر سکنے کا بیان ---- ۶۰۸
ہند (زوجہ ابو سفیان) کے فیصلہ کا بیان ---------- ۶۰۹
بغیر ضرورت کثرت سے سوال کرنے کی ممانعت اور باوجود دوسرے کا حق ادا نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں -- ۶۱۰
حاکم جب اجتہاد کرے خواہ درست ہو یا خطا کرے اُس کے لیے ثواب متحقق ہونے کے بیان میں ---------- ۶۱۲
غصہ کی حالت میں قاضی کے فیصلہ کرنے کی کراہت کے بیان میں ----------
احکام باطلہ کو ختم کرنے اور رسومات و بدعات کو رَد کرنے کے بیان میں ---------- ۶۱۳

بہترین گواہوں کے بیان میں ----------
مجتہدین کے اختلاف کے بیان میں ---------- ۶۱۴
حاکم کا جھگڑے والوں کے درمیان صلح کروانے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۶۱۶

کتاب اللقطة

باندھنے کی ڈوری اور اُس تھیلی کی پہچان اور گمشدہ بکریوں اور اُونٹوں کے حکم کے بیان میں ---------- ۶۱۷
حاجیوں کی گمشدہ چیزوں کا بیان ---------- ۶۲۱
جانور کے مالک کی اجازت کے بغیر اُس کا دودھ دوہنے کے بیان میں ----------
مہمان نوازی کے بیان میں ---------- ۶۲۲
بچا ہوا مال مسلمانوں کی خیر خواہی میں لگانے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۶۲۳
جب کمی ہو تو سب کے زادِ راہ آپس میں ملانے اور آپس میں مواسات کرنے کے استحباب کے بیان میں ---------- ۶۲۴

کتاب الجهاد

جن کافروں کو پہلے اسلام دیا جا چکا ہو ایسے کافروں کو دوبارہ اسلام کی دعوت دیئے بغیر اُن سے جنگ کرنے کے جواز کے بیان میں ---------- ۶۲۵
لشکر کا امیر بنانے اور اُسے دیت اور جہاد کے آداب وغیرہ کے احکام دینے کے بیان میں ----------
آسانی والا معاملہ اختیار کرنے اور نفرت والا معاملہ ترک کرنے کے بیان میں ---------- ۶۲۷
جنگ میں دُشمن کو دھوکہ دینے کے جواز کا بیان ----------
دُشمن سے ملنے کی تمنا کرنے کی ممانعت اور ملاقات (جنگ) کے وقت ثابت قدم رہنے کے بیان میں ---------- ۶۳۰
دُشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت نصرت کی دُعا کے استحباب کے بیان میں ---------- ۶۳۱
جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی حرمت کے بیان میں ---------- ۶۳۲
شب خون میں بلا ارادہ عورتوں اور بچوں کے مارے جانے کے جواز کے بیان میں ---------- ۶۳۳
کافروں کے درختوں کو کاٹنے اور اُن کو جلا ڈالنے کے جواز کے بیان میں ----------
خاص اِس اُمت (محمدیہ) کے لیے غنیمت کے مال حلال ہونے کے بیان میں ----------
غنیمت کے بیان میں ---------- ۶۳۵
مقتول کو سلب کرنے پر قاتل کے استحقاق کا بیان ---------- ۶۳۷
انعام دے کر مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے بیان میں - ۶۴۱
فئی کے حکم کے بیان میں ---------- ۶۴۲
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے کے بیان میں ---------- ۶۴۶
حاضرین (مجاہدین) کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کرنے کے طریقہ کے بیان میں ---------- ۶۵۰
غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ امداد اور غنیمت کے مال کے مباح ہونے کے بیان میں ----------
قیدیوں کو باندھنے، گرفتار کرنے اور اُن پر احسان کرنے کے جواز کے بیان میں ---------- ۶۵۳
یہود کو حجازِ مقدس سے جلا وطن کر دینے کا بیان ---------- ۶۵۴
یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کا بیان ---------- ۶۵۵
عہد شکنی کرنے والے سے جنگ کرنے اور قلعہ والوں کو عادل بادشاہ کے حکم پر قلعہ سے نکالنے کے جواز کا بیان ---------- ۶۵۶
مہاجرین کو فتوحات سے غنی ہو جانے کے بعد انصار کے

عطیات، درخت، پھل وغیرہ انہیں لوٹانے کا بیان ---- ۶۵۹
دارالحرب میں مالِ غنیمت کے کھانے کے جواز کا بیان ---- ۶۶۱
نبی کریم ﷺ کا ہرقل کی طرف اسلام کی دعوت کے لیے مکتوب کے بیان میں ----
نبی ﷺ کے لکھے گئے کافر بادشاہوں کی طرف (خطوط) اور اُنہیں اسلام کی طرف بلانے کے بیان میں ---- ۶۶۵
نبی ﷺ کے لکھے گئے کافر بادشاہوں کی طرف (خطوط) اور اُنہیں اسلام کی طرف بلانے کے بیان میں ----
غزوۂ حنین کے بیان میں ----
غزوۂ طائف کے بیان میں ---- ۶۶۹
غزوۂ بدر کے بیان میں ---- ۶۷۰
فتح مکّہ کے بیان میں ---- ۶۷۱
کعبہ کے اردگرد سے بتوں کو ہٹانے کے بیان میں ---- ۶۷۴
فتح (مکّہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کے بیان میں ---- ۶۷۵
صلح حدیبیہ کے بیان میں ----
وعدوں کو پورا کرنے کے بیان میں ---- ۶۸۰
غزوۂ خندق کے بیان میں ----
غزوۂ اُحد کے بیان میں ---- ۶۸۱
جس کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کیا اُس پر اللہ کے غصہ کی سختی کے بیان میں ---- ۶۸۳
نبی کریم ﷺ کی اُن تکالیف کے بیان میں جو آپ ﷺ کو مشرکین اور منافقین کی طرف سے دی گئیں ----
نبی ﷺ کا دعوت (اسلام) دینا اور اس پر منافقوں کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرنے کے بیان میں ----
ابوجہل کے قتل کے بیان میں ---- ۶۸۹
سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں ---- ۶۹۰
غزوۂ خیبر کے بیان میں ---- ۶۹۱
غزوۂ احزاب (خندق) کے بیان میں ---- ۶۹۵
اللہ تعالیٰ کے فرمان وھو الذی کف ایدیھم عنکم کے بیان میں ---- ۷۰۷
عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنے کا بیان ----
جہاد کرنے والی عورتوں کو بطورِ عطیہ دینے اور غنیمت میں حصّہ مقرر نہ کرنے کا حکم اور اہل حرب کے بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت کے بیان میں ---- ۷۰۹
نبی ﷺ کے غزوات کی تعداد کے بیان میں ---- ۷۱۲
غزوۂ ذات الرقاع کے بیان میں ---- ۷۱۴
جنگ میں کافر سے مدد طلب کرنے کی کراہت کے بیان میں

کتاب الامارۃ

لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں ---- ۷۱۶
خلیفہ مقرر کرنے اور اس کو چھوڑنے کے بیان میں ---- ۷۱۹
امارت کے طلب کرنے اور اس کی حرص کرنے سے روکنے کے بیان میں ---- ۷۲۰
بلاضرورت امارت کے طلب کرنے کی کراہت کے بیان میں ---- ۷۲۲
حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم حاکم کی سزا کا بیان ---- ۷۲۳
مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت کا بیان ---- ۷۲۶
سرکاری ملازمین کے لیے تحائف وصول کرنے کی حرمت کے بیان میں ---- ۷۲۷
غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کے وجوب اور گناہ کے اُمور میں اطاعت کرنے کی حرمت کے بیان میں ---- ۷۳۰
امام کے مسلمانوں کے لیے ڈھال ہونے کا بیان ---- ۷۳۶

پہلے خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنے کے وجوب کا بیان ---
حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کے حکم کے بیان میں----- ۷۳۸
حاکموں کی اطاعت کے بیان میں اگر چہ وہ تمہارے حقوق نہ دیں-- ۷۳۹
فتنوں کے ظہور کے وقت جماعت کے ساتھ رہنے کے حکم اور کفر کی طرف بلانے سے روکنے کے بیان میں----- ۷۴۰
مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنے والے کے حکم کے بیان میں ------------------------- ۷۴۴
جب دو خلفاء کی بیعت لی جائے تو کیا کرنا چاہیے؟ ---
خلاف شرع اُمور میں حکام کے رَد کرنے کے وجوب اور جب تک وہ نماز وغیرہ ادا کرتے ہوں اُن سے جنگ نہ کرنے کے بیان میں -------------------
اچھے اور بُرے حاکموں کے بیان میں------------- ۷۴۵
جنگ کرنے کے ارادہ کے وقت لشکر کے امیر کی بیعت کرنے کے استحباب اور شجرہ کے نیچے بیعت رضوان کا بیان --- ۷۴۷
مہاجر کا اپنے وطن ہجرت کو دوبارہ وطن بنانے کی حرمت کے بیان میں --------------------------- ۷۵۰
فتح مکہ کے بعد اسلام' جہاد اور بھلائی پر بیعت کرنے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے' کی تاویل کے بیان میں - ۷۵۱
عورتوں کی بیعت کے طریقہ کے بیان میں --------- ۷۵۲
حسب طاقت احکام سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کرنے کے بیان میں ----------------------- ۷۵۴
سن بلوغ کے بیان میں -----------------------
جب کفار کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا ڈر ہو تو قرآن مجید ساتھ لے کر کفار کی زمین کی طرف سفر کرنے کی ممانعت کے بیان میں ----------------------------
گھوڑوں کے مابین مقابلہ اور اس کی تیاری کا بیان --- ۷۵۵
گھوڑوں کی فضیلت اور اُن کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں ----------------------------
گھوڑوں کی ناپسندیدہ صفات کے بیان میں--------
جہاد اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت کا بیان ----- ۷۵۸
اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت کا بیان ---- ۷۶۱
اللہ عزوجل کے راستہ میں صبح یا شام کو نکلنے کی فضیلت کے بیان میں ---------------------------------- ۷۶۲
جنت میں مجاہد کے لیے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ درجات کے بیان میں ------------------------------ ۷۶۳
جسے اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اُس کے قرض کے سوا تمام گناہوں کے معاف ہونے کے بیان میں ------ ۷۶۴
شہداء کی روحوں کے جنت میں ہونے اور شہداء کے زندہ ہونے اور اپنے ربّ سے رزق دیئے جانے کا بیان--- ۷۶۵
جہاد کرنے اور پہرہ دینے کی فضیلت کے بیان میں--- ۷۶۶
ان دو آدمیوں کے بیان میں جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے-------- ۷۶۷
جس نے کافر کو قتل کی اُسے جہنم سے روک دیئے جانے کے بیان میں ----------------------------------- ۷۶۸
اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت کا بیان---- ۷۶۹
اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی سواری وغیرہ سے مدد کرنے کے بیان میں -----------------------
مجاہدین کی عورتوں کی عزت اور جو اُن میں خیانت کرے اُس کے گناہ کے بیان میں --------------------------- ۷۷۱
معذوروں سے جہاد کی فرضیت کے ساقط ہونے کا بیان---- ۷۷۲
شہید کے لیے جنت کے ثبوت کے بیان میں --------
جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے کے بیان میں ---- ۷۷۶

جو ریا کاری اور نمود و نمائش کے لیے لڑتا ہے وہ جہنم کا مستحق ہوتا ہے کے بیان میں ---------- ۷۷۷
لڑنے والوں میں سے جسے غنیمت ملی اور جسے نہ ملی دونوں کے مقدارِ ثواب کے بیان میں ---------- ۷۷۸
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے' ان اعمال میں جہاد کے شامل ہونے کے بیان میں ------ ۷۷۹
اللہ کے راستہ میں شہادت طلب کرنے کا استحباب ---- ۷۸۰
جو شخص جہاد کے بغیر اور جہاد کی دل میں تمنا کیے بغیر مر گیا اُس کی مذمت کے بیان میں ----------
جس آدمی کو جہاد سے بیماری یا کسی اور عذر نے روک لیا اُس کے ثواب کے بیان میں ---------- ۷۸۱
سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں -----
اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بیان میں
شہداء کے بیان میں ---------- ۷۸۲
تیر اندازی کی فضیلت کے بیان میں ---------- ۷۸۵
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور انہیں کسی کی مخالفت کوئی نقصان نہ پہنچائے کے بیان میں ----------
سفر میں جانوروں کی رعایت کرنے کے حکم اور راستہ میں اخیر شب کو پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت کے بیان میں ------- ۷۸۸
سفر کا عذاب کا ٹکڑا ہونے اور اپنا کام پورا کرنے کے بعد اپنے اہل و عیال میں جلدی واپس آنا ----------
مسافر کے لیے رات کے وقت اپنے گھر آنے کی کراہت کے بیان میں ---------- ۷۸۹

کتاب الصید والذبائح

سکھلائے گئے (یعنی تربیت دیئے گئے) کتوں سے شکار کرنے کے بیان میں ---------- ۷۹۲
شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں ---------- ۷۹۶
ہر ایک دانت والے درندے اور پنجے والے پرندے کا گوشت کھانے کی حرمت کے بیان میں ----------
سمندر میں مُردار (جانور) کی اباحت کے بیان میں -- ۷۹۹
شہری گدھوں کا گوشت کھانے کی حرمت کا بیان ----- ۸۰۱
گھوڑے کا گوشت کھانے کے (جواز) کا بیان ------ ۸۰۵
گوہ (کے گوشت) کے مباح ہونے کے بیان میں --- ۸۰۶
ٹڈی (کھانے کے) جواز کے بیان میں ---------- ۸۱۲
خرگوش کھانے کے جواز کے بیان میں ----------
شکار کرنے اور دوڑنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اُن سے مدد لینے کے جواز میں اور کنکری پھینکنے کی کراہت کے بیان میں ---------- ۸۱۳
اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کے حکم کے بیان میں ---------- ۸۱۴
جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کا بیان ------

کتاب الصیام

۴۵۷: باب فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: ماہِ رمضان کی فضیلت کے بیان میں

(۲۴۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا ثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

(۲۴۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک (کا مہینہ) آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے۔

(۲۴۹۶) وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ۔

(۲۴۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان المبارک (کا مہینہ) آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

(۲۴۹۷) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَالْحُلْوَانِيُّ قَالَا نَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ نَافِعُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۴۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب رمضان المبارک (کا مہینہ) آتا ہے۔ پھر آگے اسی طرح حدیث مبارکہ بیان کی۔

۴۵۸: باب وُجُوْبِ صَوْمِ رَمَضَانَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْفِطْرُ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَاَنَّهٗ اِذَا غُمَّ فِيْ اَوَّلِهٖ اَوْ اٰخِرِهٖ اُكْمِلَتْ عِدَّةُ الشَّهْرِ ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا

باب: چاند دیکھ کر رمضان المبارک کے روزے رکھنا اور چاند دیکھ کر عید الفطر کرنا اور اگر بادل ہوں تو تیس دن (کے روزے) پورے کرنا

(۲۴۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ

(۲۴۹۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر کیا تو فرمایا: تم روزہ نہ رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھ لو اور افطار (یعنی عید) نہ کرو یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم پر اس کی مقدار

فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

(تعداد پوری) کرنا لازم ہے۔

(۲۴۹۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ رَمَضَانَ فَضَرَبَ بِیَدَیْهِ فَقَالَ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا ثُمَّ عَقَدَ اِبْهَامَهٗ فِی الثَّالِثَةِ صُوْمُوْا لِرُؤْیَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْیَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ ثَلَاثِیْنَ۔

(۲۴۹۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ (اشارہ) کر کے فرمایا: یہ مہینہ اس طرح ہے اور اس طرح ہے اور اس طرح ہے۔ پھر تیسری مرتبہ اپنے انگوٹھے کو بند کر کے فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور افطار (عید) کرو' چاند دیکھ کر اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم پر تیس روزے کی تعداد پوری کرنا لازم ہے۔

(۲۵۰۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ الشَّهْرُ هٰکَذَا هٰکَذَا وَ هٰکَذَا قَالَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا ثَلَاثِیْنَ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ اُسَامَةَ۔

(۲۵۰۰)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۲۵۰۱)وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَمَضَانَ فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ الشَّهْرُ هٰکَذَا وَهٰکَذَا وَهٰکَذَا قَالَ فَاقْدُرُوْا لَهٗ وَلَمْ یَقُلْ ثَلٰثِیْنَ۔

(۲۵۰۱)حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مہینہ اُنتیس (دن کا بھی) ہوتا ہے (اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے) فرمایا: اس طرح ہے اور اس طرح اور اس طرح ہے ہو تو تم اس کی تعداد پوری کر لو اور تیس کا لفظ نہیں (ذکر) فرمایا۔

(۲۵۰۲)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَلَا تَصُوْمُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰی تَرَوْهُ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

(۲۵۰۲)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہینہ اُنتیس (دن کا بھی) ہوتا ہے تو تم روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اور افطار (عید) نہ کرو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو روزوں کی تعداد تم پر پوری کرنا لازم ہے۔

(۲۵۰۳)وَ حَدَّثَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِیُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَیْکُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

(۲۵۰۳)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اُنتیس (دن کا بھی) ہوتا ہے تو جب تم نے چاند دیکھ لیا تو تم روزہ رکھو اور جب تم چاند دیکھ لو تو افطار (یعنی عید) کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو روزوں کی تعداد پوری (یعنی تیس) کر لو۔

(۲۵۰۴)حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

(۲۵۰۴)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم (چاند) دیکھوتو روزہ رکھواور جب تم (چاند) دیکھوتو افطار (عید) کرواور اگر مطلع اَبر آلود ہوتو تم پر اس کی تعداد پوری کرنا لازم ہے۔

(۲۵۰۵)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَيْلَةً لَا تَصُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوْا حَتّٰى تَرَوْهُ اِلَّا اَنْ يُّغَمَّ عَلَيْكُمْ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوْا لَهٗ۔

(۲۵۰۵)حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سنا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہینہ اُنتیس رات کا بھی ہوتا ہے۔تم روزہ نہ رکھو جب تک کہ (چاند) نہ دیکھ لو اور افطار (عید) نہ کرو جب تک کہ تم چاند نہ دیکھ لو۔ سوائے اس کے کہ اگر (آسمان) اَبر آلود ہوتو تم پر اتنی مقدار میں روزے لازم ہیں۔

(۲۵۰۶)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ ابْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَقَبَضَ اِبْهَامَهٗ فِي الثَّالِثَةِ۔

(۲۵۰۶)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح اور آپ نے تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند فرما لیا۔

(۲۵۰۷)حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْاَشْيَبُ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰى قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

(۲۵۰۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ اُنتیس (دن کا بھی) ہوتا ہے۔

(۲۵۰۸)حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا۔

(۲۵۰۸)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح دس اور دس اور نو (دن کا)۔

(۲۵۰۹)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ كَذَا

(۲۵۰۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہینہ ایسے ایسے اور ایسے ہے اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ دونوں ہاتھوں کی ہر اُنگلی سے اشارہ کر کے

وَكَذَا وَكَذَا وَصَفَّقَ بِيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ بِكُلِّ اَصَابِعِهِمَا وَنَقَصَ فِي الصَّفْقَةِ الثَّالِثَةِ اِبْهَامَ الْيُمْنٰى اَوِ الْيُسْرٰى۔

فرمایا اور تیسری مرتبہ میں آپ نے اپنے دائیں یا بائیں انگوٹھے کو بند فرمالیا۔

(۲۵۱۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلشَّهْرُ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ وَطَبَّقَ شُعْبَةُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَّكَسَرَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ قَالَ عُقْبَةُ وَاَحْسِبُهُ قَالَ اَلشَّهْرُ ثَلٰثُوْنَ وَطَبَّقَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(۲۵۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ اُنتیس (دنوں) کا بھی ہوتا ہے اور شعبی راوی نے اپنے ہاتھوں سے تین مرتبہ اشارہ کیا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند کر لیا۔ عقبہ راوی نے کہا کہ میں گمان کرتا ہوں کہ آپ نے فرمایا کہ مہینہ تیس (دنوں) کا ہوتا ہے اور انہوں نے اپنی ہتھیلیوں سے تین مرتبہ اشارہ کیا۔

(۲۵۱۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَ عَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ وَالشَّهْرُ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ۔

(۲۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان پڑھ اُمت (کے لوگ) ہیں۔ نہ ہم لکھتے ہیں اور نہ ہی ہم حساب کرتے ہیں۔ مہینہ اس طرح ہوتا ہے اور اس طرح اور اس طرح اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند فرمالیا اور مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے یعنی مکمل تیس (دنوں) کا۔

(۲۵۱۲)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّهْرَ الثَّانِيَ الثَّلَاثِيْنَ۔

(۲۵۱۲) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس روایت میں الشَّهْرَ الثَّانِيَ الثَّلَاثِيْنَ کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(۲۵۱۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رَجُلًا يَقُوْلُ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ فَقَالَ لَهٗ مَا يُدْرِيْكَ اَنَّ اللَّيْلَةَ النِّصْفُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهِ الْعَشْرِ مَرَّتَيْنِ وَهٰكَذَا فِي الثَّالِثَةِ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ كُلِّهَا وَحَبَسَ اَوْ خَنَسَ اِبْهَامَهٗ۔

(۲۵۱۳) حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو کہتے ہوئے سنا کہ (آج) رات آدھا (مہینہ) ہوگیا۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس آدمی سے فرمایا کہ تجھے کس طرح معلوم ہوا کہ رات آدھا مہینہ ہوگیا ہے؟ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح اور آپ نے اپنی اُنگلیوں سے دو مرتبہ دس کا اشارہ فرمایا اور اپنی ساری اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا اور تیسری مرتبہ میں انگوٹھے کو بند فرمالیا۔

(۲۵۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ

(۲۵۱۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُوْمُوْا ثَلَاثِيْنَ يَوْمًا۔

انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار (عید) کرو۔ اگر مطلع اَبر آلود ہو تو تم تیس دنوں کے روزے رکھو۔

(۲۵۱۵)حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ يَعْنِیْ ابْنَ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعَدَدَ۔

(۲۵۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (چاند) دیکھ کر روزہ رکھو اور (چاند) دیکھ کر افطار (عید) کرو اور اگر مطلع اَبر آلود ہو تو تم (روزوں) کی تعداد پوری کرو۔

(۲۵۱۶)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوْا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمِّيَ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوْا ثَلٰثِيْنَ۔

(۲۵۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم (چاند) دیکھ کر روزہ رکھو اور (چاند) دیکھ کر افطار (عید) کرو تو اگر تم پر مہینہ پوشیدہ رہے تو تم تیس (روزوں) کی تعداد پوری کرو۔

(۲۵۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِلَالَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَصُوْمُوْا وَاِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا فَاِنْ اُغْمِیَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوْا ثَلَاثِيْنَ۔

(۲۵۱۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جب تم چاند دیکھو تو افطار (عید) کرو اور اگر مطلع اَبر آلود ہو تو تم تیس (روزوں) کی تعداد پوری کرو۔

۴۵۹: باب لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

باب: رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھنے کا بیان

(۲۵۱۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُبَارَكٍ عَنْ يَحْيٰى ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَقَدَّمُوْا رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ اِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُوْمُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ۔

(۲۵۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رمضان (المبارک) سے نہ ایک دن اور نہ ہی دو دن پہلے روزہ رکھو۔ سوائے اُس آدمی کے کہ جو (اس دن) روزہ رکھتا تھا تو اُسے چاہیے کہ وہ رکھ لے۔

(۲۵۱۹)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِیْ ابْنَ سَلَّامٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح وَ

(۲۵۱۹) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح روایت کیا گیا ہے۔

حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ کُلُّهُمْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۵۲۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَقْسَمَ اَنْ لَّا یَدْخُلَ عَلٰی اَزْوَاجِهٖ شَهْرًا قَالَ الزُّهْرِیُّ فَاَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ لَیْلَةً اَعُدُّهُنَّ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ بَدَاَبِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَیْنَا شَهْرًا وَاِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ۔

(۲۵۲۰) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُٹھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہیں جائیں گے۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے خبر دی کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب اُنتیس راتیں گزر گئیں۔ میں ان راتوں کو شمار کرتی رہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور میں دن گنتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہینہ اُنتیس (دن) کا بھی تو ہوتا ہے۔

(۲۵۲۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَزَلَ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا فِیْ تِسْعَةٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقُلْنَا اِنَّمَا الْیَوْمُ تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ فَقَالَ اِنَّمَا الشَّهْرُ وَصَفَّقَ بِیَدَیْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَحَبَسَ اِصْبَعًا وَّاحِدَةً فِی الْاٰخِرَةِ۔

(۲۵۲۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ تک اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے علیحدہ رہے تھے۔ تو آپ اُنتیسویں (دن) میں ہماری طرف تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا کہ آج اُنتیسواں دن ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ مہینہ (اُنتیس دنوں کا) بھی ہوتا ہے اور آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ ہلایا اور آخری مرتبہ میں ایک اُنگلی کو بند فرمالیا۔

(۲۵۲۲) حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ اِعْتَزَلَ النَّبِیُّ ﷺ نِسَاءَهٗ شَهْرًا فَخَرَجَ اِلَیْنَا صَبَاحَ تِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَصْبَحْنَا لِتِسْعٍ وَّعِشْرِیْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّهْرَ یَکُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِیْنَ ثُمَّ طَبَّقَ النَّبِیُّ ﷺ بِیَدَیْهِ ثَلَاثًا مَرَّتَیْنِ بِاَصَابِعِ یَدَیْهِ کُلِّهَا وَالثَّالِثَةَ بِتِسْعٍ مِّنْهَا۔

(۲۵۲۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے ایک مہینہ تک علیحدہ رہے۔ اُنتیس (دن گزر جانے کے بعد) آپ ہماری طرف صبح کے وقت تشریف لائے تو کچھ لوگوں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اُنتیس (دنوں بعد) تشریف لے آئے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ اُنتیس (دنوں) کا بھی ہوتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ ملایا۔ دو مرتبہ اپنے ہاتھوں کی ساری اُنگلیوں کے ساتھ اور تیسری مرتبہ میں نو اُنگلیوں کے ساتھ۔

(۲۵۲۳)حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ

(۲۵۲۳) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُٹھائی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کچھ ازواجِ مطہرات رضی

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ اَنَّ عِكْرِمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ اَخْبَرَهُ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَفَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهٖ شَهْرًا فَلَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّعِشْرُوْنَ يَوْمًا غَدَا عَلَيْهِمْ اَوْ رَاحَ فَقِيْلَ لَهٗ حَلَفْتَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَا تَدْخُلُ عَلَيْنَا شَهْرًا قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

اللہ عنہن کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جائیں گے۔ تو جب اُنتیس دن گزر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح یا شام ان کی طرف تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے نبی! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم اُٹھائی تھی کہ آپ ایک مہینہ تک ہماری طرف تشریف نہیں لائیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ مہینہ اُنتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

(۲۵۲۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحٌ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِيْ اَبَا عَاصِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۵۲۴) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح روایت کیا گیا ہے۔

(۲۵۲۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ عَلَى الْاُخْرٰى فَقَالَ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ نَقَصَ فِي الثَّالِثَةِ اِصْبَعًا۔

(۲۵۲۵) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح ہوتا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ ایک اُنگلی کم فرمائی۔

(۲۵۲۶)حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا عَشْرًا وَّعَشْرًا وَّتِسْعًا مَرَّةً۔

(۲۵۲۶) حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مہینہ اس طرح اور اس طرح اور اس طرح سے ہوتا ہے۔ دس اور دس اور نو مرتبہ۔

(۲۵۲۷)حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيْقٍ وَسَلَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا اَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمَا۔

(۲۵۲۷) اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

۴۶۰: باب بَيَانِ اَنَّ لِكُلِّ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ وَاَنَّهُمْ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ بِبَلَدٍ لَا يَثْبُتُ حُكْمُهٗ بِمَا بَعُدَ عَنْهُمْ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ ہر شہر کے لیے اُس کی اپنی ہی رؤیت معتبر ہے

(۲۵۲۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ

(۲۵۲۸) حضرت کریب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حضرت معاویہ رضی

الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّهُوَ ابْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ اِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَاَنَا بِالشَّامِ فَرَاَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ فَسَاَلَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتٰى رَاَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ اَنْتَ رَاَيْتَهُ فَقُلْتُ نَعَمْ وَرَاٰهُ النَّاسُ وَصَامُوْا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لٰكِنَّا رَاَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُوْمُ حَتّٰى نُكَمِّلَ ثَلٰثِيْنَ اَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ اَفَلَا تَكْتَفِيْ بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهٖ فَقَالَ لَا هٰكَذَا اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى فِيْ نَكْتَفِيْ اَوْ تَكْتَفِيْ۔

اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ملک شام بھیجا۔ میں شام میں پہنچا تو میں نے حضرت اُمّ الفضل کا کام پورا کیا اور وہیں پر رمضان المبارک کا چاند ظاہر ہوگیا اور میں نے شام میں ہی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے چاند کا ذکر ہوا تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم نے چاند کب دیکھا ہے؟ تو میں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: تو نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! (میں نے بھی) اور لوگوں نے بھی دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کیا حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۴۶۱: باب بَيَانِ اَنَّهٗ لَا اِعْتِبَارَ بِكِبَرِ الْهِلَالِ وَصِغَرِهٖ وَاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَاِنْ غُمَّ فَلْيُكْمَلْ ثَلٰثُوْنَ

باب: چاند کے چھوٹے بڑے ہونے کا اعتبار نہیں اور جب بادل ہوں تو تیس دن شمار کرلو

(۲۵۲۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بِبَطْنِ نَخْلَةَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْنَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْنَا اِنَّا رَاَيْنَا الْهِلَالَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ فَقَالَ اَيَّ لَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ قَالَ فَقُلْنَا لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لِلَيْلَةٍ رَاَيْتُمُوْهُ۔

(۲۵۲۹) حضرت ابوالبختری ؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم عمرہ کے لیے نکلے تو جب ہم وادیٔ نخلہ میں اُترے تو ہم نے چاند دیکھا۔ بعض لوگوں نے کہا کہ یہ تیسری کا چاند ہے اور کسی نے کہا کہ یہ دو راتوں کا چاند ہے۔ تو ہماری ملاقات حضرت ابن عباسؓ سے ہوئی۔ تو ہم نے اُن سے عرض کیا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ تیسری تاریخ کا چاند ہے کوئی کہتا ہے دوسری کا چاند ہے۔ تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ تم نے کس رات چاند دیکھا تھا؟ ہم نے عرض کیا کہ فلاں فلاں رات کو۔ تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دیکھنے کے لیے اُسے بڑھا دیا ہے۔ درحقیقت وہ اسی رات کا چاند ہے جس رات تم نے اسے دیکھا۔

(۲۵۳۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْبَخْتَرِيِّ قَالَ اَهْلَلْنَا رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَاَرْسَلْنَا رَجُلًا اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ اُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

(۲۵۳۰) حضرت ابوالبختری فرماتے ہیں کہ ہم نے ذاتِ عرق میں رمضان کا چاند دیکھا تو ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف ایک آدمی بھیجا تاکہ وہ چاند کے بارے میں آپ سے پوچھے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو دیکھنے کے لیے بڑھا دیا ہے تو اگر مطلع اَبر آلود ہو تو گنتی پوری کرو۔

۴۶۲: باب بَيَانِ مَعْنٰى قَوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

باب: نبی ﷺ کے اس قول کے معنی کے بیان میں کہ عید کے دو مہینے ناقص نہیں ہوتے

(۲۵۳۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ۔

(۲۵۳۱) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عید کے دو ماہ ناقص نہیں ہوتے: ایک رمضان المبارک کا' دوسرے ذی الحجہ کا۔

(۲۵۳۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ سُوَيْدٍ وَخَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ فِيْ حَدِيْثِ خَالِدٍ شَهْرَا عِيْدٍ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ۔

(۲۵۳۲) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ خالد کی حدیث میں ہے کہ عید کے دو مہینے رمضان اور ذی الحجہ کے ہیں۔

۴۶۳: باب بَيَانِ اَنَّ الدُّخُوْلَ فِي الصَّوْمِ يَحْصُلُ بِطُلُوْعِ الْفَجْرِ وَاَنَّ لَهُ الْاَكْلُ وَغَيْرُهُ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ وَبَيَانِ صِفَةِ الْفَجْرِ الَّذِيْ تَتَعَلَّقُ بِهِ الْاَحْكَامُ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي الصَّوْمِ وَدُخُوْلِ وَقْتِ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَغَيْرَ ذٰلِكَ وَهُوَ الْفَجْرُ الثَّانِيْ

باب: روزہ طلوعِ فجر سے شروع ہو جاتا ہے' اس سے قبل تک کھانا پینا جائز ہے اور اس باب میں ہم ان احکام

وَيُسَمَّى الصَّادِقُ وَالْمُسْتَطِيرُ وَأَنَّهُ لَا أَثَرَ لِلْفَجْرِ الْأَوَّلِ فِي الْأَحْكَامِ وَهُوَ الْفَجْرُ الْكَاذِبُ الْمُسْتَطِرُّ بِاللَّامِ كَذَّبَ السِّرْحَانِ وَهُوَ الذِّئْبُ

سے بحث کریں گے جو صبح صادق اور صبح کاذب سے متعلق ہیں

(۲۵۳۳)حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ قَالَ لَهُ عَدِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجْعَلُ تَحْتَ وِسَادَتِي عِقَالَيْنِ عِقَالًا أَبْيَضَ وَعِقَالًا أَسْوَدَ أَعْرِفُ اللَّيْلَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ وِسَادَكَ لَعَرِيْضٌ إِنَّمَا هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

(۲۵۳۳) حضرت عدی بن حاتم ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب (آیت): ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ﴾ نازل ہوئی تو حضرت عدی ؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنے تکیے کے نیچے سفید اور سیاہ رنگ کے دو دھاگے رکھ لیے ہیں جن کی وجہ سے میں رات اور دن میں امتیاز کر لیتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا تکیہ بہت چوڑا ہے (کہ جس میں رات اور دن سما گئے ہیں) خَيْطِ الْأَسْوَدِ سے رات کی تاریکی اور خَيْطِ أَبْيَضُ سے دن کی سفیدی مراد ہے۔

(۲۵۳۴)حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ﴾ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ يَأْخُذُ خَيْطًا أَبْيَضَ وَخَيْطًا أَسْوَدَ فَيَأْكُلُ حَتّٰى يَسْتَبِيْنَهُمَا حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَ الْفَجْرِ فَبَيَّنَ ذٰلِكَ۔

(۲۵۳۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا﴾ نازل ہوئی تو بعض آدمی سفید دھاگہ اور سیاہ دھاگہ لے لیتے اور جب تک اُن میں واضح امتیاز نظر نہ آتا تو کھاتے رہتے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے (لفظ) ﴿مِنَ الْفَجْرِ﴾ نازل فرمایا اور سفید دھاگے کی وضاحت ہوگئی۔

(۲۵۳۵)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيْمِيُّ وَأَبُوْبَكْرِ ابْنُ إِسْحٰقَ قَالَا أَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَرَادَ الصَّوْمَ رَبَطَ أَحَدُهُمْ فِي رِجْلَيْهِ الْخَيْطَ الْأَسْوَدَ وَالْخَيْطَ الْأَبْيَضَ فَلَا يَزَالُ يَأْكُلُ وَيَشْرَبُ حَتّٰى

(۲۵۳۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت: ﴿وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ﴾ نازل ہوئی تو بعض آدمی جب اُن میں سے کسی کا روزہ رکھنے کا ارادہ ہوتا تو اپنے دونوں پاؤں میں سیاہ اور سفید دھاگے باندھ لیتے اور جب تک دونوں دھاگوں میں واضح امتیاز نظر نہ آتا تو کھاتے اور پیتے رہتے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے لفظ مِنَ الْفَجْرِ نازل فرمایا۔ تو تب معلوم ہوا کہ سیاہ و سفید دھاگے سے رات اور دن مراد

يَتَبَيَّنَ لَهُ رِئْيُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنَ الْفَجْرِ فَعَلِمُوْا اَنَّمَا يَعْنِي بِذٰلِكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ۔

ہے۔

(٢٥٣٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

(٢٥٣٦)حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سنو۔

(٢٥٣٧)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا اَذَانَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

(٢٥٣٧)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھاتے اور پیتے رہو۔ یہاں تک کہ تم حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سنو۔

(٢٥٣٨)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُؤَذِّنَانِ بِلَالٌ وَابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُؤَذِّنَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ قَالَ وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا اِلَّا اَنْ يَنْزِلَ هٰذَا وَيَرْقٰى هٰذَا۔

(٢٥٣٨)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو مؤذن تھے۔ حضرت بلال اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ تو رات کے وقت ہی اذان دے دیتے ہیں لہٰذا تم کھاتے اور پیتے رہو یہاں تک کہ حضرت ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ اذان دیں۔ راوی نے کہا کہ اُن دونوں کی اذان میں کوئی فرق نہیں تھا سوائے اس کے کہ وہ (اذان دے کر) اُترتے تھے اور یہ چڑھتے تھے۔

(٢٥٣٩)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(٢٥٣٩)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

(٢٥٤٠)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِالْاِسْنَادَيْنِ كِلَيْهِمَا نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(٢٥٤٠)اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٢٥٤١)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ

(٢٥٤١)حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کی وجہ سے نہ

مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدًا مِّنْکُمْ اَذَانُ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَوْ قَالَ نِدَآءُ بِلَالٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مِنْ سَحُوْرِہٖ فَاِنَّہٗ یُؤَذِّنُ اَوْ قَالَ یُنَادِیْ لِیَرْجِعَ قَائِمُکُمْ وَیُوْقِظَ نَائِمَکُمْ وَقَالَ لَیْسَ اَنْ یَّقُوْلَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا وَصَوَّبَ یَدَہٗ وَرَفَعَھَا حَتّٰی یَقُوْلَ ھٰکَذَا وَفَرَّجَ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ۔

رُک کے یا آپ نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی پکار سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ اذان دیتے ہیں یا فرمایا کہ وہ پکارتے ہیں تاکہ نماز میں کھڑا ہونے والا (سحری کھانے کے لیے) لوٹ جائے اور تم میں سے سونے والا جاگ جائے (آپ ﷺ نے یہ فرما کر) ہاتھ سیدھا کیا اور اُوپر کو بلند کیا' یہاں تک کہ آپ فرماتے کہ صبح اس طرح نہیں ہوتی پھر اُنگلیوں کو پھیلا کر فرمایا کہ صبح اس طرح ہوتی ہے۔

(۲۵۴۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ یَعْنِی الْاَحْمَرَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّ الْفَجْرَ لَیْسَ الَّذِیْ یَقُوْلُ ھٰکَذَا وَجَمَعَ اَصَابِعَہٗ ثُمَّ نَکَسَھَا اِلَی الْاَرْضِ وَلٰکِنِ الَّذِیْ یَقُوْلُ ھٰکَذَا وَوَضَعَ الْمُسَبِّحَۃَ عَلَی الْمُسَبِّحَۃِ وَمَدَّ یَدَیْہِ۔

(۲۵۴۲) اِس سند کے ساتھ حضرت سلیمان تیمی ؒ سے یہ روایت اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے: انہوں نے فرمایا کہ فجر وہ نہیں جو اس طرح ہو اور آپ نے اُنگلیوں کو ملایا پھر انہیں زمین کی طرف جھکایا اور فرمایا کہ فجر وہ ہے جو اس طرح ہو اور شہادت کی اُنگلی کو شہادت کی اُنگلی پر رکھ کر دونوں ہاتھوں کو پھیلایا۔

(۲۵۴۳)وَ حَدَّثَنَاہُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ ابْنُ سُلَیْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَیْمَانَ کِلَاھُمَا عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ وَانْتَھٰی حَدِیْثُ الْمُعْتَمِرِ عِنْدَ قَوْلِہٖ یُنَبِّہُ نَائِمَکُمْ وَیَرْجِعُ قَائِمَکُمْ وَقَالَ اِسْحٰقُ قَالَ جَرِیْرٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَلَیْسَ اَنْ یَّقُوْلَ ھٰکَذَا یَعْنِی الْفَجْرَ ھُوَ الْمُعْتَرِضُ وَلَیْسَ بِالْمُسْتَطِیْلِ۔

(۲۵۴۳) اِس سند کے ساتھ حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ سے اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ اس میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان اس وجہ سے ہوتی ہے کہ تم میں سے جو سو رہا ہو وہ بیدار ہو جائے اور جو نماز پڑھ رہا ہو وہ لوٹ جائے (رُک جائے)۔ جریر نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ صبح اس طرح نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ چوڑائی میں ہے' لمبائی میں نہیں ہے۔

(۲۵۴۴)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَوَادَۃَ الْقُشَیْرِیِّ حَدَّثَنِیْ وَالِدِیْ اَنَّہٗ سَمِعَ سَمُرَۃَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ یَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ یَقُوْلُ لَا یَغُرَّنَّ اَحَدَکُمْ نِدَآءُ بِلَالٍ مِّنَ السُّحُوْرِ وَلَا ھٰذَا الْبَیَاضُ حَتّٰی یَسْتَطِیْرَ۔

(۲۵۴۴) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے کوئی سحری کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی اس سفیدی سے جب تک کہ وہ پھیل نہ جائے۔

(۲۵۴۵)وَ حَدَّثَنَا زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّۃَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَوَادَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ سَمُرَۃَ ابْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

(۲۵۴۵) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی سفیدی سے جو کہ

ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَّلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُوْدِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا۔

صبح کے وقت ستونوں کی طرح ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ ظاہر ہو جائے۔

(۲۵۴۶) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغُرَّنَّكُمْ مِنْ سَحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْاُفُقِ الْمُسْتَطِيْلُ هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيْرَ هٰكَذَا وَحَكَاهُ حَمَّادٌ بِيَدَيْهِ قَالَ يَعْنِي مُعْتَرِضًا۔

(۲۵۴۶) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اذان سے اپنی سحری سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ ہی اُفق کی لمبی سفیدی سے۔ یہاں تک کہ وہ پھیل جائے۔

(۲۵۴۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَوَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَخْطُبُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ نِدَاءُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْفَجْرُ اَوْ قَالَ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ۔

(۲۵۴۷) حضرت سمرہ بن جندب ؓ خطبہ دیتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی حضرت بلال ؓ کی اذان سے دھوکہ نہ کھائے اور نہ اُس سفیدی سے یہاں تک کہ فجر ظاہر ہو جائے۔

(۲۵۴۸) وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِيْ سَوَادَةُ بْنُ حَنْظَلَةَ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَمُرَةَ ابْنَ جُنْدُبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ هٰذَا۔

(۲۵۴۸) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث مبارکہ ذکر فرمائی۔

خلاصۃ الباب: بظاہر اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت بلال ؓ وقت سے پہلے ہی رات کی تاریکی میں اذان دے دیا کرتے تھے لیکن امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک نماز کے وقت سے قبل اذان دینا جائز نہیں اور اگر کسی نے وقت سے قبل اذان دے دی تو وقت ہونے پر دوبارہ اذان دینی پڑے گی کیونکہ اذان دینے کا اصل مقصد لوگوں کو نماز کے وقت سے باخبر کرنا ہے تو اگر نماز کے وقت سے پہلے ہی اذان دے دی اور نماز کا وقت ابھی شروع ہی نہ ہوا ہو تو اس اذان کا کوئی مقصد نہیں رہتا۔ اس باب کی احادیث میں حضرت بلال ؓ کی اذان کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ وقت سے قبل ہی اذان دے دیا کرتے تھے۔ اس باب کی احادیث میں حضرت بلال ؓ کا رات کی تاریکی ہی میں اذان دینے کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ لوگ اس اذان سے صبح سحری کھانے کے لیے باخبر ہو جائیں اور اگر کوئی سو رہا ہو تو وہ بیدار ہو جائے۔

۴۶۴: باب فَضْلِ السَّحُوْرِ وَتَاكِيْدِ اسْتِحْبَابِهٖ وَاسْتِحْبَابِ تَاخِيْرِهٖ وَتَعْجِيْلِ

باب: سحری کھانے کی فضیلت اور اس کی تاکید اور آخری وقت تک کھانے کے

الْفِطْرِ — استحباب کے بیان میں

(۲۵۴۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَعَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السَّحُوْرِ بَرَكَةً۔

(۲۵۴۹)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کے کھانے میں برکت ہوتی ہے۔

(۲۵۵۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُلَيٍّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ قَيْسٍ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اَكْلَةُ السَّحَرِ۔

(۲۵۵۰)حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے روزے اور اہلِ کتاب کے روزے کے درمیان سحری کھانے کا فرق ہے۔

(۲۵۵۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ ح وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُوْسَى بْنِ عُلَيٍّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۵۵۱)اس سند کے ساتھ حضرت موسیٰ بن علی رحمہ اللہ سے اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۵۵۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ مَا بَيْنَهُمَا قَالَ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

(۲۵۵۲)حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی۔ پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ سحری کھانے اور نماز کے درمیان کتنا وقفہ تھا؟ آپ نے فرمایا: پچاس آیات کے برابر۔

(۲۵۵۳)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا هَمَّامٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۵۵۳)اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۵۵۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

(۲۵۵۴)حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ ہمیشہ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک روزہ جلد افطار کرتے رہیں گے۔

(۲۵۵۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ح وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۵۵۵)حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث مبارکہ کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۲۵۵۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَا اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَ يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا الَّذِيْ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَ قُلْنَا عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ كَذٰلِكَ كَانَ يَصْنَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَادَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۲۵۵۶) حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ دونوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اُمّ المؤمنین! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے دو آدمی ہیں۔ اُن میں سے ایک افطاری میں جلدی کرتا ہے اور نماز میں بھی جلدی کرتا ہے۔ دوسرا ساتھی افطاری میں تاخیر کرتا ہے اور نماز میں بھی تاخیر کرتا ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اُن میں سے وہ کون ہیں جو افطاری میں جلدی کرتے ہیں اور نماز بھی جلدی پڑھتے ہیں۔ حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں یعنی ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ابوکریب کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ دوسرے ساتھی حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

(۲۵۵۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسْرُوْقٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسْرُوْقٌ رَجُلَانِ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُوْا عَنِ الْخَيْرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ فَقَالَتْ مَنْ يُعَجِّلُ الْمَغْرِبَ وَالْاِفْطَارَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

(۲۵۵۷) حضرت ابوعطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت مسروق رضی اللہ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے حضرت مسروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے دو آدمی ایسے ہیں جو بھلائی کے بارے میں کمی نہیں کرتے۔ اُن میں سے ایک مغرب کی نماز اور افطاری میں جلدی کرتا ہے اور دوسرا مغرب کی نماز اور افطاری میں تاخیر کرتا ہے۔تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ مغرب کی نماز اور افطاری میں کون جلدی کرتا ہے؟ مسروق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ۔تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

۴۶۵: باب بَيَانِ وَقْتِ انْقِضَاءِ الصَّوْمِ وَخُرُوْجِ النَّهَارِ

باب: روزہ پورا ہونے اور دن کے نکلنے کے وقت کے بیان میں

(۲۵۵۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ وَاتَّفَقُوْا فِي اللَّفْظِ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا

(۲۵۵۸) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رات آ جائے اور دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ رکھنے والے کو روزہ افطار کر

اَبُوْ اُسَامَةَ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ فَقَدْ۔

لینا چاہیے۔

(۲۵۵۹)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَارًا قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ فَاَتَاهُ بِهِ فَشَرِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا وَجَآءَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

(۲۵۵۹) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں ایک سفر میں تھے۔ جب سُورج غروب ہو گیا تو آپ نے فرمایا: اے فلاں! اُتر اور ہمارے لیے ستو ملا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابھی تو دن ہے۔ آپ نے فرمایا: اُتر اور ہمارے لیے ستو ملا تو وہ اُترا اور اُس نے ستو ملا کر آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ستو پیا۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے (اشارہ کر کے) فرمایا: جب سورج اس طرف سے غروب ہو جائے اور اس طرف سے رات آ جائے تو روزہ رکھنے والے کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

(۲۵۶۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَعَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِي اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَمْسَيْتَ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا قَالَ اِنَّ عَلَيْنَا نَهَارًا فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ قَدْ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

(۲۵۶۰) حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب سورج غروب ہو گیا تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: اُتر اور ہمارے لیے ستو ملا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ شام ہونے دیں؟ تو آپ نے فرمایا: اُتر اور ہمارے لیے ستو ملا۔ اُس نے عرض کیا: ابھی تو دن ہے (یہ عرض کر کے) وہ اُترا اور اُس نے ستو ملایا۔ آپ نے ستو پیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات اس طرف آ گئی ہے اور آپ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو روزہ دار کو روزہ افطار کر لینا چاہیے۔

(۲۵۶۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِي اَوْفٰى يَقُوْلُ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ يَا فُلَانُ انْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَعَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ۔

(۲۵۶۱) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور آپ روزہ کی حالت میں تھے تو جب سورج غروب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے فلاں اُتر اور ہمارے لیے ستو ملا۔ آگے حدیث اسی طرح ہے۔

(۲۵۶۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی وَحَدَّثَنَا ح عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّیْبَانِیِّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَ عَبَّادٍ وَ عَبْدِ الْوَاحِدِ وَ لَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَلَا قَوْلُهٗ وَجَآءَ اللَّیْلُ مِنْ هٰهُنَا اِلَّا فِیْ رِوَایَةِ هُشَیْمٍ وَحْدَهٗ۔

(۲۵۶۲)اس سند کے ساتھ حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت نقل کی ہے لیکن اس میں بعض الفاظ کی کمی ہے۔

۴۶۶ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْوِصَالِ

باب: صومِ وصال کی ممانعت کے بیان میں

(۲۵۶۳)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْوِصَالِ قَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی۔

(۲۵۶۳)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وصال سے منع فرمایا ہے (یعنی بغیر افطاری کے مسلسل روزے رکھتے رہنا) صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ تو وصال کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ مجھے تو کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(۲۵۶۴)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَیْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاصَلَ فِیْ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ النَّاسُ فَنَهَاهُمْ قِیْلَ لَهٗ اَنْتَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اُطْعَمُ وَاُسْقٰی۔

(۲۵۶۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں وصال فرمایا (یعنی بغیر افطاری کے مسلسل روزے رکھے)۔لہٰذا صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی وصال شروع کر دیا تو آپ نے ان کو منع فرمایا۔ آپ سے عرض کیا گیا کہ آپ بھی تو وصال کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔

(۲۵۶۵)وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَقُلْ رَمَضَانَ۔

(۲۵۶۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح نقل فرمایا ہے لیکن اس میں رمضان کا لفظ نہیں۔

(۲۵۶۶)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَاِنَّكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تُوَاصِلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۲۵۶۶)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال (کے روزوں سے) منع فرمایا۔ مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم میں سے میری طرح کون ہے؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔ جب اس کے باوجود صحابہ صوم

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَيُّكُمْ مِّثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَلَمَّا اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَاَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَاَخَّرَ الْهِلَالُ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِيْنَ اَبَوْا اَنْ يَّنْتَهُوْا۔

وصال سے نہ رُکے تو آپ نے ان کے ساتھ ایک افطاری کے بغیر روزہ رکھا۔ پھر دوسرے دن بھی اسی طرح۔ تیسرے دن بھی اسی طرح بغیر افطار کے روزہ رکھا۔ پھر انہوں نے چاند دیکھ لیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر چاند (نظر آنے میں) تاخیر کرتا تو میں اور زیادہ وصال کرتا۔ گویا کہ آپ نے ان کے نہ رکنے پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا۔

(۲۵۶۷)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْوِصَالَ قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِثْلِيْ اِنِّيْ اَبِيْتُ يُطْعِمُنِيْ رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِيْ فَاكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ۔

(۲۵۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم وصال کے روزے رکھنے سے بچو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم اس معاملہ میں میری طرح نہیں ہو کیونکہ میں اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا ربّ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے تو تم وہ کام کرو جس کی تم طاقت رکھتے ہو۔

(۲۵۶۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَاكْلَفُوْا مَا لَكُمْ بِهِ طَاقَةٌ۔

(۲۵۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کام کی تم طاقت رکھو وہی کام کرو۔

(۲۵۶۹)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُمَارَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ۔

(۲۵۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے جس میں ہے کہ آپ نے وصال (کے روزوں) سے منع فرمایا۔

(۲۵۷۰)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ فَجِئْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ وَجَآءَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَامَ اَيْضًا حَتّٰى كُنَّا رَهْطًا فَلَمَّا حَسَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّا خَلْفَهٗ جَعَلَ يَتَجَوَّزُ فِي الصَّلٰوةِ ثُمَّ دَخَلَ رَحْلَهٗ فَصَلّٰى صَلٰوةً لَا يُصَلِّيْهَا عِنْدَنَا قَالَ قُلْنَا لَهٗ حِيْنَ اَصْبَحْنَا

(۲۵۷۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں نماز پڑھ رہے تھے تو میں آ کر آپ کے پہلو کی جانب کھڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہماری ایک جماعت بن گئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس فرمایا کہ میں آپ کے پیچھے ہوں تو آپ نے نماز میں تخفیف شروع فرما دی۔ پھر آپ گھر میں داخل ہوئے۔ آپ نے ایک ایسی نماز پڑھی جیسی نماز آپ ہمارے ساتھ نہیں پڑھتے تھے۔ جب صبح ہوئی تو ہم نے آپ سے عرض کیا کہ کیا رات آپ کو ہمارا علم ہو گیا تھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اسی وجہ سے وہ کام کیا جو میں نے کیا

اَقِطْنتَ لَنَا اللَّیْلَةَ فَقَالَ نَعَمْ ذَاكَ الَّذِیْ حَمَلَنِیْ عَلَی الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ فَاَخَذَ یُوَاصِلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَذَاكَ فِی اٰخِرِ الشَّهْرِ فَاَخَذَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ یُوَاصِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ رِجَالٍ یُّوَاصِلُوْنَ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِیْ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَمَآدّٰی لِیَ الشَّهْرُ لَوَاصَلْتُ وِصَالًا یَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ۔

(تخفیف)۔حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزے رکھنے شروع فرما دیئے۔ وہ مہینہ کے آخر میں تھے۔آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے بھی کچھ لوگوں نے وصال کے روزے رکھنے شروع کر دیئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ لوگ صوم وصال کیوں رکھ رہے ہیں؟ تم لوگ میری طرح نہیں ہو۔ اللہ کی قسم! اگر یہ مہینہ لمبا ہوتا تو میں اس قدر وصال کے روزے رکھتا کہ ضد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے۔

(۲۵۷۱)حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّیْمِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ وَاصَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اَوَّلِ شَهْرِ رَمَضَانَ فَوَاصَلَ نَاسٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَبَلَغَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ لَوْ مُدَّ لَنَا الشَّهْرُ لَوَاصَلْنَا وِصَالًا یَّدَعُ الْمُتَعَمِّقُوْنَ تَعَمُّقَهُمْ اِنَّكُمْ لَسْتُمْ مِّثْلِیْ اَوْ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ مِثْلَكُمْ اِنِّیْ اَظَلُّ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

(۲۵۷۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے مہینہ کے آخر میں وصال کے روزے رکھے تو مسلمانوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) میں سے کچھ لوگوں نے وصال کے روزے رکھنے شروع کر دیئے۔ آپ تک یہ بات پہنچی تو نے فرمایا: اگر ہمارے لیے یہ مہینہ لمبا ہو جائے تو میں اس قدر وصال کے روزے رکھتا کہ ضد کرنے والے اپنی ضد چھوڑ دیتے کیونکہ تم میری طرح نہیں ہو یا آپ نے فرمایا کہ میں تمہاری طرح نہیں ہوں۔ میں تو اس حالت میں رات گزارتا ہوں کہ میرا ربّ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

(۲۵۷۲)وَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدَةَ قَالَ اِسْحَاقُ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوْا اِنَّكَ تُوَاصِلُ قَالَ اِنِّیْ لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ اِنِّیْ یُطْعِمُنِیْ رَبِّیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔

(۲۵۷۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو) شفقت کے طور پر وصال کے روزوں سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو وصال کے روزے رکھتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ہوں کیونکہ میرا ربّ مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔

۴۶۷: باب بَیَانِ اَنَّ الْقُبْلَةَ فِی الصَّوْمِ لَیْسَتْ مُحَرَّمَةً عَلٰی مَنْ لَّمْ تُحَرِّكْ شَهْوَتَهٗ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ روزہ میں (اپنی بیوی) کا بوسہ لینا حرام نہیں' شرط یہ ہے کہ اپنے جذبات پر کنٹرول ہو

(۲۵۷۳)حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا

(۲۵۷۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی کا بوسہ لے

قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ اِحْدٰى نِسَآئِهٖ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ تَضْحَكُ۔

لیا کرتے تھے (یہ فرما کر) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مسکرا پڑیں۔

(۲۵۷۴)حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِىُّ وَابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَسَمِعْتَ اَبَاكَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ نَعَمْ۔

(۲۵۷۴) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے پوچھا کہ کیا تم نے اپنے باپ کو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں اُن کا بوسہ لے لیا کرتے تھے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہاں۔

(۲۵۷۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُنِىْ وَهُوَ صَائِمٌ وَاَيُّكُمْ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْلِكُ اِرْبَهٗ۔

(۲۵۷۵) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور تم میں سے کون ہے جو اپنے جذبات کو قابو میں کر سکے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جذبات پر کنٹرول تھا۔

(۲۵۷۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا ح وَحَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَلٰكِنَّهٗ اَمْلَكُكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

(۲۵۷۶) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور روزہ کی حالت میں (اپنی کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے بغلگیر ہو جایا کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو تم میں سے سب سے زیادہ (یعنی مکمل طور پر) اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھنے والے تھے۔

(۲۵۷۷)حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ۔

(۲۵۷۷) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لے لیا کرتے تھے اور آپ کو تو تم میں سے سب سے زیادہ اپنے جذبات پر کنٹرول تھا۔

(۲۵۷۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ

(۲۵۷۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی کسی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے) روزہ کی حالت میں بغلگیر ہو جایا کرتے

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

تھے۔

(۲۵۷۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ مَسْرُوْقٌ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْنَا لَهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ قَالَتْ نَعَمْ وَلٰكِنَّهٗ كَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاَرْبِهٖ اَوْ مِنْ اَمْلَكِكُمْ لِاَرْبِهٖ شَكَّ اَبُوْ عَاصِمٍ۔

(۲۵۷۹)حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آئے تو ہم نے آپ سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی کسی زوجہ مطہرہؓ) سے بغلگیر ہو جایا کرتے تھے؟ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا: ہاں لیکن آپ تو تم میں سب سے زیادہ اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنے والے تھے یا فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو آپ کی طرح اپنے جذبات پر قابو رکھ سکے؟ ابو عاصم راوی کو شک ہے۔

(۲۵۸۰)حَدَّثَنِيْهِ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَمَسْرُوْقٍ اَنَّهُمَا دَخَلَا عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا) لِيَسْاَلَانِهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۲۵۸۰)اس سند کے ساتھ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت اسود اور حضرت مسروق کے بارے میں روایت ہے کہ وہ دونوں اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور آپ سے پوچھا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۵۸۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ۔

(۲۵۸۱)اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں میرا بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۲۵۸۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۵۸۲)حضرت یحییٰ بن کثیر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۵۸۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِيْ شَهْرِ الصَّوْمِ۔

(۲۵۸۳)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزوں کے مہینہ میں (اپنی کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۲۵۸۴)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ فِيْ رَمَضَانَ وَهُوَ صَائِمٌ۔

(۲۵۸۴)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۲۵۸۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۲۵۸۵)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَ هُوَ صَائِمٌ۔

علیہ وسلم (اپنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا) روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۲۵۸۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ ابْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

(۲۵۸۶)حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں (اپنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

(۲۵۸۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۵۸۷)اس سند کے ساتھ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی ہے۔

(۲۵۸۸)حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ عُمَرَ ابْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُقَبِّلُ الصَّائِمُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَخْشَاكُمْ لَهٗ۔

(۲۵۸۸)حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا روزہ دار بوسہ لے سکتا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یہ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھو۔تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے ہیں۔حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: سنو! اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ تقویٰ والا اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے جیسا کہ ظاہر ہے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کا روزہ کی حالت میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔سنن ابوداؤد کی ایک روایت جو کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور مباشرت کرتے تھے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اُوپر مکمل قابو رکھتے تھے۔'' اس روایت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوسہ لینے کے ساتھ مباشرت بھی ثابت ہے۔

علماء نے مباشرت کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ برہنہ ہو کر اپنی بیوی سے بدن ملانا اور برہنہ ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ لیٹنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کی حالت میں ایسی ہی مباشرت ثابت ہے لیکن جوان آدمی کے لیے مباشرت کی اجازت نہیں ہے کیونکہ اُس کو اپنے نفس پر قدرت نہیں رہتی جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جذبات پر مکمل کنٹرول تھا۔

۴۶۸: باب صِحَّةِ صَوْمِ مَنْ طَلَعَ عَلَيْهِ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ

(۲۵۸۹) حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُصُّ يَقُولُ فِي قَصَصِهِ مَنْ أَدْرَكَهُ الْفَجْرُ جُنُبًا فَلَا يَصُومُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ لِأَبِيهِ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى عَائِشَةَ وَ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَسَأَلَهُمَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَكِلْتَاهُمَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى مَرْوَانَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَالَ مَرْوَانُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ إِلَّا مَا ذَهَبْتَ إِلٰى أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَدَدْتَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ قَالَ فَجِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ وَأَبُو بَكْرٍ حَاضِرُ ذٰلِكَ كُلِّهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَهُمَا قَالَتَاهُ لَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ هُمَا أَعْلَمُ ثُمَّ رَدَّ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ مَا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ إِلَى الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ ذٰلِكَ مِنَ الْفَضْلِ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَعَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَمَّا كَانَ يَقُولُ فِي ذٰلِكَ الْحَدِيثِ قُلْتُ لِعَبْدِالْمَلِكِ أَقَالَتَا فِي رَمَضَانَ قَالَ كَذٰلِكَ كَانَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ حُلُمٍ ثُمَّ يَصُومُ۔

باب: جنبی ہونے کی حالت میں جس پر فجر طلوع ہو جائے تو اُس کا روزہ درست ہے

(۲۵۸۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ اپنی روایات بیان کرتے ہیں کہ جس آدمی نے جنبی حالت میں صبح کی تو وہ روزہ نہ رکھے۔ راوی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا ذکر اپنے باپ حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس کا انکار کر دیا تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ چلے اور میں بھی ان کے ساتھ چلا یہاں تک کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے ان دونوں (ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن) سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم احتلام کے بغیر جنبی ہونے کی حالت میں صبح کرتے پھر آپ روزہ رکھتے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم چلے یہاں تک کہ مروان کے پاس آ گئے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے مروان سے اس بارے میں ذکر کیا تو مروان نے کہا کہ میں تم پر لازم کرتا ہوں کہ تم ضرور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف جاؤ اور اس کی تردید کرو جو وہ کہتے ہیں تو ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ سارا کچھ ذکر کیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ان دونوں (حضرت عائشہ اور اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہما) نے تجھ سے یہ فرمایا ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ دونوں اس مسئلہ کو زیادہ جانتی ہیں۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے اس قول کی جو کہ آپ نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا اس کی تردید کر دی اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے قول سے رجوع کر لیا جو وہ کہا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے

عبدالملک سے کہا کہ کیا اُن دونوں نے یہ حدیث رمضان (کے روزوں) کے بارے میں بیان کی تھی؟ انہوں نے کہا کہ آپ بغیر احتلام کے جنبی حالت میں صبح اُٹھتے۔ پھر آپ روزہ رکھتے۔

(۲۵۹۰) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ وَاَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُدْرِكُهُ الْفَجْرُ فِیْ رَمَضَانَ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ غَیْرِ حُلُمٍ فَیَغْتَسِلُ وَیَصُوْمُ۔

(۲۵۹۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں جنبی حالت میں بغیر احتلام کے صبح اُٹھتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

(۲۵۹۱) حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْحِمْیَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ مَرْوَانَ اَرْسَلَهٗ اِلٰی اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا یَسْاَلُ عَنِ الرَّجُلِ یُصْبِحُ جُنُبًا اَیَصُوْمُ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ لَا (مِنْ) حُلُمٍ ثُمَّ لَا یُفْطِرُ وَلَا یَقْضِیْ۔

(۲۵۹۱) حضرت عبداللہ بن کعب حمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے ان کو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف ایک آدمی کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا کہ وہ جنبی حالت میں صبح اُٹھتا ہے۔ کیا وہ روزہ رکھ سکتا ہے؟ تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جماع کی وجہ سے جنبی حالت میں بغیر احتلام کے صبح اُٹھتے پھر آپ افطار نہ کرتے (کچھ کھاتے پیتے نہیں) اور نہ ہی اس کی قضا کرتے۔

(۲۵۹۲) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ رَبِّهٖ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَآئِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَیِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُمَا قَالَتَا اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جِمَاعٍ غَیْرِ احْتِلَامٍ فِیْ رَمَضَانَ ثُمَّ یَصُوْمُ۔

(۲۵۹۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان میں جماع کی وجہ سے نہ کہ احتلام کی وجہ سے جنبی حالت میں صبح کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھا رکھتے۔

(۲۵۹۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَقُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ابْنُ مَعْمَرِ بْنِ حَزْمٍ الْاَنْصَارِیُّ اَبُوْ طُوَالَةَ اَنَّ اَبَا یُوْنُسَ مَوْلٰی عَآئِشَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَسْتَفْتِیْهِ وَهِیَ تَسْمَعُ مِنْ

(۲۵۹۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کوئی مسئلہ پوچھنے کے لیے آیا اور وہ (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) دروازہ کے پیچھے سے سن رہی تھیں۔ اُس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول (میں صبح کو) جنبی حالت میں ہوتا ہوں کہ نماز کا وقت ہو جاتا ہے تو کیا میں اس وقت روزہ رکھ سکتا ہوں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں بھی تو نماز کے وقت جنبی حالت میں

وَرَآءِ الْبَابِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُدْرِكُنِي الصَّلَاةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا تُدْرِكُنِي الصَّلٰوةُ وَاَنَا جُنُبٌ فَاَصُوْمُ فَقَالَ لَسْتَ مِثْلَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّي لَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَعْلَمَكُمْ بِمَا اَتَّقِي۔

اُٹھتا ہوں تو میں بھی تو روزہ رکھتا ہوں۔ تو اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرح تو نہیں ہیں۔ اللہ نے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے پچھلے سارے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم مجھے اُمید ہے کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور میں تم میں سب سے زیادہ جانتا ہوں اُن چیزوں کو جن سے بچنا چاہیے۔

(۲۵۹۴) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ سَاَلَ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ الرَّجُلِ يُصْبِحُ جُنُبًا اَيَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ غَيْرِ اِحْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُوْمُ۔

(۲۵۹۴) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا کہ وہ جنبی حالت میں صبح کرتا ہے تو کیا وہ آدمی روزہ رکھ سکتا ہے؟ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی حالت میں بغیر احتلام کے صبح کرتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے۔

۴۶۹: باب تَغْلِيْظِ تَحْرِيْمِ الْجِمَاعِ فِيْ نَهَارِ رَمَضَانَ عَلَى الصَّائِمِ وَوُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ الْكُبْرٰى فِيْهِ وَبَيَانِهَا وَاَنَّهَا تَجِبُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ وَتَثْبُتُ فِيْ ذِمَّةِ الْمُعْسِرِ حَتّٰى يَسْتَطِيْعَ

باب: رمضان کے دنوں میں روزہ دار کا ہمبستری کی حرمت اور اس کے کفارہ کے وجوب کے بیان میں

(۲۵۹۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلٰى

(۲۵۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تو کیسے ہلاک ہو گیا؟ اُس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان میں (دن کو) اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو مسلسل دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو کیا تو ساٹھ مسکینوں کو

اِمْرَاَتِیْ فِیْ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ مَا تُطْعِمُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فَاُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ فَقَالَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا قَالَ اَفْقَرَ مِنَّا فَمَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَهْلُ بَيْتٍ اَحْوَجُ اِلَيْهِ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اِذْهَبْ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

کھانا کھلا سکتا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ آدمی بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں کھجوریں تھیں۔ آپ نے (اُس آدمی سے) فرمایا: ان (کھجوروں) کو (محتاجوں میں) صدقہ کر دو۔ اُس نے عرض کیا: کیا ہم سے بھی زیادہ کوئی محتاج ہے؟ (مدینہ منورہ) کے دونوں اطراف کے درمیان والے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں جو ہم سے زیادہ محتاج ہو۔ نبی ﷺ ہنس پڑے یہاں تک کہ آپ کی داڑھیں مبارک ظاہر ہو گئیں۔ پھر آپ نے (اس آدمی) سے فرمایا: جا! اور اسے اپنے گھر والوں کو کھلا۔

(۲۵۹۶) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ رِوَايَةِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَالَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَهُوَ الزِّنْبِيْلُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَضَحِكَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهٗ۔

(۲۵۹۶) حضرت محمد بن مسلم زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت نقل کی گئی ہے اور راوی نے کہا کہ اس میں اُس ٹوکرے کا ذکر نہیں ہے جس میں کھجوریں تھیں یعنی زنبیل اور وہ یہ بھی ذکر نہیں کرتے کہ نبی ﷺ ہنسے یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں ظاہر ہو گئیں۔

(۲۵۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَاَتِهٖ فِیْ رَمَضَانَ فَاسْتَفْتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ وَهَلْ تَسْتَطِيْعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

(۲۵۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی اور پھر رسول اللہ ﷺ سے اس مسئلہ کے بارے میں پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو دو مہینے کے روزے (مسلسل) رکھ سکتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

(۲۵۹۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عِيْسٰى اَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَجُلًا اَفْطَرَ فِیْ رَمَضَانَ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۲۵۹۸) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ ایک آدمی نے رمضان میں روزہ افطار کر لیا (توڑ لیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم فرمایا کہ ایک غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کرے۔ پھر ابن عیینہ کی حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۵۹۹) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِیْ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

(۲۵۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو حکم فرمایا جس آدمی نے

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ رَجُلًا اَفْطَرَ فِيْ رَمَضَانَ اَنْ يُّعْتِقَ رَقَبَةً اَوْ يَصُوْمَ شَهْرَيْنِ اَوْ يُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا۔

رمضان میں روزہ توڑ لیا تھا اُسے چاہیے کہ وہ ایک غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

(۲۶۰۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۲۶۰۰) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۶۰۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ ابْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِحْتَرَقْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ قَالَ وَطِئْتُ اِمْرَاَتِيْ فِيْ رَمَضَانَ نَهَارًا قَالَ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ قَالَ مَا عِنْدِيْ شَيْءٌ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَجَآءَهٗ عَرَقَانِ فِيْهِمَا طَعَامٌ فَاَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِهٖ۔

(۲۶۰۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا کہ میں تو جل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیوں؟ اُس نے عرض کیا کہ میں نے رمضان کے دنوں میں (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کر' صدقہ کر۔ اُس آدمی نے عرض کیا کہ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم فرمایا کہ وہ بیٹھ جائے۔ تو (کچھ دیر بعد) آپ کی خدمت میں دو ٹوکرے آئے جس میں کھانا تھا تو آپ نے اُس آدمی کو حکم فرمایا کہ اس کو صدقہ کرو۔

(۲۶۰۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَلَيْسَ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَصَدَّقْ تَصَدَّقْ وَلَا قَوْلُهٗ نَهَارًا۔

(۲۶۰۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور پھر وہی حدیث ذکر فرمائی اور اس میں صدقہ کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی دن کا ذکر ہے۔

(۲۶۰۳)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهٗ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبَّادَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

(۲۶۰۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رمضان میں مسجد میں آیا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو جل گیا' میں تو جل گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے پوچھا کہ کیا ہوا؟ تو اُس نے عرض کیا کہ میں نے (روزہ کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے۔ آپ

الْمَسْجِدِ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْتَرَقْتُ اِحْتَرَقْتُ فَسَاَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُهٗ فَقَالَ اَصَبْتُ اَهْلِیْ قَالَ تَصَدَّقْ فَقَالَ وَاللّٰهِ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَالِیْ شَیْءٌ وَمَا اَقْدِرُ عَلَیْهِ قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَبَیْنَا هُوَ عَلٰی ذٰلِكَ اَقْبَلَ رَجُلٌ یَسُوْقُ حِمَارًا عَلَیْهِ طَعَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیْنَ الْمُحْتَرِقُ اٰنِفًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقْ بِهٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَغَیْرَنَا فَوَاللّٰهِ اِنَّا لَجِیَاعٌ مَا لَنَا شَیْءٌ قَالَ فَكُلُوْهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدقہ کر۔ تو اُس نے عرض کیا: اللہ کی قسم! اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ بھی نہیں اور میں اس پر قدرت بھی نہیں رکھتا۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جا۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ اسی دوران ایک آدمی اپنا گدھا ہانکتے ہوئے لایا جس پر کھانا رکھا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ جلنے والا آدمی کہاں ہے؟ وہ آدمی کھڑا ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو صدقہ کر۔ تو اُس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہمارے علاوہ بھی (کوئی صدقہ کا مستحق ہے) اللہ کی قسم! ہم بھوکے ہیں ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ہی اسے کھالو۔

۴۷۰: باب جَوَازِ الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ لِلْمُسَافِرِ فِیْ غَیْرِ مَعْصِیَةٍ اِذَا كَانَ سَفَرُهٗ مَرْحَلَتَیْنِ فَاَكْثَرَ وَاَنَّ الْاَفْضَلَ لِمَنْ اَطَاقَهٗ بِلَا ضَرَرٍ اَنْ یَّصُوْمَ وَلِمَنْ شَقَّ عَلَیْهِ اَنْ یُّفْطِرَ

باب: رمضان المبارک کے مہینے میں مسافر کے لیے جبکہ اس کا سفر دو منزل یا اس سے زیادہ ہو تو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کے جواز کے بیان میں

(۲۶۰۴) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ الْكَدِیْدَ ثُمَّ اَفْطَرَ قَالَ وَكَانَ صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ۔

(۲۶۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ والے سال رمضان میں نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کدید کے مقام پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ افطار کر لیا۔ راوی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر نئے سے نئے حکم کی پیروی کیا کرتے تھے۔

(۲۶۰۵) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سُفْیَانَ

(۲۶۰۵) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ سفیان نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ یہ کس

عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ قَالَ يَحْيٰى قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ لَا أَدْرِیْ مِنْ قَوْلِ مَنْ هُوَ يَعْنِیْ وَكَانَ يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

کا قول ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری قول کو لیا جاتا تھا؟

(۲۶۰۶)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَانَ الْفِطْرُ اٰخِرَ الْاَمْرَيْنِ وَاِنَّمَا يُؤْخَذُ مِنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَصَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ لِثَلَاثَ عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ۔

(۲۶۰۶)حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور زہری نے کہا کہ روزہ افطار کرنا آخری عمل تھا اور رسول اللہ ﷺ کے آخری عمل ہی کو اپنایا جاتا ہے۔ زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی تیرہ تاریخ کو مکہ مکرمہ پہنچے۔

(۲۶۰۷)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانُوْا يَتَّبِعُوْنَ الْاَحْدَثَ فَالْاَحْدَثَ مِنْ اَمْرِهٖ وَيَرَوْنَهُ النَّاسِخَ الْمُحْكَمَ۔

(۲۶۰۷)اِس سند کے ساتھ ابن شہاب سے لیث کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ ابن شہاب نے فرمایا کہ وہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) آپ کے آخری عمل کی پیروی کرتے تھے اور آپ کے آخری عمل کو (یعنی پہلے عمل کو) ناسخ قرار دیتے تھے۔

(۲۶۰۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِاِنَاءٍ فِيْهِ شَرَابٌ فَشَرِبَهُ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ اَفْطَرَ حَتّٰى دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَفْطَرَ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ اَفْطَرَ۔

(۲۶۰۸)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں ایک سفر میں تھے تو آپ نے روزہ رکھا۔ جب آپ عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے ایک برتن منگوایا جس میں کوئی پینے کی چیز تھی۔ آپ نے اسے دن کے وقت میں پیا تا کہ لوگ اُسے دیکھ لیں پھر آپ نے روزہ نہیں رکھا یہاں تک کہ آپ مکہ میں داخل ہوگئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (سفر کے دوران) روزہ رکھا بھی اور نہیں بھی رکھا تو جو چاہے (سفر میں) روزہ رکھ لے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

(۲۶۰۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَعِبْ عَلٰى مَنْ صَامَ وَلَا عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَدْ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی السَّفَرِ وَاَفْطَرَ۔

(۲۶۰۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم بُرا بھلا نہیں کہتے تھے کہ جو (سفر میں) روزہ رکھے اور نہ ہی بُرا بھلا کہتے جو آدمی (سفر میں) روزہ نہ رکھے۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے سفر میں روزہ رکھا بھی اور روزہ افطار بھی کیا ہے (یعنی نہیں رکھا)

(۲۶۱۰)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِیْ ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ

(۲۶۱۰)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال رمضان میں مکہ کی طرف نکلے تو آپ نے

ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰی مَكَّةَ فِیْ رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَّاءٍ فَرَفَعَهٗ حَتّٰی نَظَرَ النَّاسُ اِلَیْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقِیْلَ لَهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اِنَّ بَعْضَ النَّاسِ قَدْ صَامَ فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ۔

روزہ رکھا۔ جب آپ کراع الغمیم پہنچے تو لوگوں نے بھی روزہ رکھا۔ پھر آپ نے پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔ پھر اسے بلند کیا یہاں تک کہ لوگوں نے اسے دیکھ لیا۔ پھر آپ نے وہ پی لیا۔ اس کے بعد آپ سے عرض کیا گیا کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہوا ہے تو آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ نافرمان ہیں' یہ لوگ نافرمان ہیں۔

(۲۶۱۱) وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ جَعْفَرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْهِمُ الصِّیَامُ وَاِنَّمَا یَنْظُرُوْنَ فِیْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

(۲۶۱۱) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ آپ سے عرض کیا گیا کہ لوگوں پر روزہ دشوار ہو رہا ہے اور وہ اس بارے میں انتظار کر رہے ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں تو آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ منگوایا۔

(۲۶۱۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَرَاٰی رَجُلًا قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ وَقَدْ ظُلِّلَ عَلَیْهِ فَقَالَ مَا لَهٗ قَالُوْا رَجُلٌ صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ الْبِرُّ اَنْ تَصُوْمُوْا فِی السَّفَرِ۔

(۲۶۱۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ لوگ اس کے اردگرد جمع ہیں اور اس پر سایہ کیا گیا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس آدمی کو کیا ہوا؟ لوگوں نے عرض کیا: یہ ایک آدمی ہے جس نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نیکی نہیں کہ تم سفر میں روزہ رکھو۔

(۲۶۱۳) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ یُحَدِّثُ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا بِمِثْلِهٖ۔

(۲۶۱۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۲۶۱۴) وَ حَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ وَكَانَ یَبْلُغُنِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّهٗ كَانَ یَزِیْدُ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ وَفِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ قَالَ عَلَیْكُمْ بِرُخْصَةِ اللّٰهِ الَّذِیْ رَخَّصَ لَكُمْ قَالَ فَلَمَّا سَاَلْتُهٗ لَمْ یَحْفَظْهُ۔

(۲۶۱۴) اسی طرح ایک اور سند کے ساتھ بھی یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں جو رخصت عطا فرمائی ہے اُس پر عمل کرنا تمہارے لیے ضروری ہے۔ راوی نے کہا کہ جب میں نے ان سے سوال کیا تو ان کو یاد نہیں تھا۔

(۲۶۱۵) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ یَحْیٰی

(۲۶۱۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِسِتَّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سولہ رمضان کو ایک غزوہ میں گئے تو ہم میں سے کچھ لوگ روزے سے تھے اور کچھ بغیر روزے کے۔ چنانچہ نہ تو روزہ رکھنے والوں نے روزہ نہ رکھنے والوں کی مذمت کی اور نہ ہی روزہ نہ رکھنے والوں نے روزہ رکھنے والوں پر کوئی نکیر کی۔

(۲۶۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوْحٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَامِرٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ هَمَّامٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ التَّيْمِيِّ وَعُمَرَ بْنِ عَامِرٍ وَهِشَامٍ لِثَمَانَ عَشْرَةَ خَلَتْ وَفِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ وَشُعْبَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ اَوْ تِسْعَ عَشْرَةَ۔

(۲۶۱۶) اس سند کے ساتھ حضرت قتادہ ؓ سے ہمام کی حدیث کی طرح روایت کیا گیا ہے۔ سوائے اس کے کہ تیمی اور عمر بن عامر اور ہشام کی روایت میں اٹھارہ تاریخ اور سعید کی حدیث میں بارہ تاریخ اور شعبہ کی حدیث میں سترہ یا اُنیس تاریخ ذکر کی گئی ہے۔

(۲۶۱۷) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ عَنْ اَبِيْ مَسْلَمَةَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ اِفْطَارُهُ۔

(۲۶۱۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو کوئی بھی روزہ رکھنے والے کے روزہ پر تنقید نہیں کرتا تھا اور نہ ہی روزہ کے افطار کرنے والے (نہ رکھنے والے) پر کوئی تنقید کرتا تھا۔

(۲۶۱۸) حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ وَيَرَوْنَ اَنَّ مَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَاَفْطَرَ فَاِنَّ ذٰلِكَ حَسَنٌ۔

(۲۶۱۸) حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں ایک غزوہ میں تھے تو ہم میں سے کوئی روزہ دار ہوتا اور کوئی افطار کرنے والا (نہ رکھنے والا) ہوتا تو نہ تو روزہ دار افطار کرنے والے پر تنقید کرتا اور نہ ہی افطار کرنے والا روزہ رکھنے والا پر تنقید کرتا۔ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی طاقت رکھتا ہے تو روزہ رکھ لے تو یہ اُس کے لیے اچھا ہے اور وہ یہ بھی سمجھتے اگر کوئی ضعف پاتا ہے تو وہ افطار کر لے تو یہ اس کے لیے اچھا ہے۔

(۲۶۱۹) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَسَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ كُلُّهُمْ عَنْ مَرْوَانَ

(۲۶۱۹) حضرت ابوسعید خدری اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ ہم نے

قَالَ سَعِيْدٌ اَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَضْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَصُوْمُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ فَلَا يَعِيْبُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا تو روزہ رکھنے والا روزہ رکھتا اور افطار کرنے والا (چھوڑنے والا) روزہ افطار کر لیتا تھا اور ان میں سے کوئی کسی کو ملامت نہیں کرتا تھا۔

(۲۶۲۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَمَضَانَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

(۲۶۲۰) حضرت حمید سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سفر میں رمضان کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا ہے تو کوئی روزہ رکھنے والا روزہ چھوڑنے والے کی ملامت نہیں کرتا تھا اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والا روزہ رکھنے والے کی ملامت کرتا تھا۔

(۲۶۲۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْتُ فَصُمْتُ فَقَالُوْا لِيْ اَعِدْ قَالَ فَقُلْتُ اِنَّ اَنَسًا اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يُسَافِرُوْنَ فَلَا يَعِيْبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ فَلَقِيْتُ ابْنَ اَبِيْ مُلَيْكَةَ فَاَخْبَرَنِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِهٖ۔

(۲۶۲۱) حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں (سفر پر) نکلا اور میں نے روزہ رکھ لیا تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ تم دوبارہ روزہ رکھو۔ میں نے کہا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سفر کرتے تھے تو کوئی بھی روزہ رکھنے والا روزہ چھوڑنے والے کی ملامت نہیں کرتا تھا اور نہ ہی روزہ چھوڑنے والا روزہ رکھنے والے کی ملامت کرتا تھا۔ پھر میں نے ابن ابی ملیکہ سے ملاقات کی تو انہوں نے بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے اسی طرح کی خبر دی۔

۴۷۱: باب اَجْرِ الْمُفْطِرِ فِي السَّفَرِ اِذَا تَوَلَّى الْعَمَلَ

باب: سفر میں روزہ نہ رکھنے والے کے اَجر کے بیان میں جبکہ وہ خدمت والے کام میں لگے رہیں

(۲۶۲۲) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ اَكْثَرُنَا ظِلًّا صَاحِبُ الْكِسَاءِ وَمِنَّا مَنْ يَتَّقِي الشَّمْسَ بِيَدِهٖ قَالَ فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُوْنَ فَضَرَبُوا الْاَبْنِيَةَ وَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ

(۲۶۲۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ہم میں کچھ روزہ دار تھے اور کچھ روزہ چھوڑے ہوئے تھے۔ راوی نے کہا کہ ہم ایک جگہ سخت گرمی کے موسم میں اُترے اور ہم میں سب سے زیادہ سایہ حاصل کرنے والا وہ آدمی تھا کہ جس کے پاس چادر تھی۔ ہم میں سے کچھ اپنے ہاتھوں سے دھوپ سے بچ رہے تھے۔ راوی نے کہا کہ روزہ رکھنے والے تو گر گئے اور روزہ چھوڑنے والے قائم رہے۔ انہوں نے خیمے لگائے اور اُونٹوں کو پانی پلایا اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آج کے دن

بِالْاَجْرِ۔

روزہ چھوڑنے والے اجر حاصل کر گئے۔

(۲۶۲۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ مُوَرِّقٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَصَامَ بَعْضٌ وَاَفْطَرَ بَعْضٌ فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ وَعَمِلُوْا وَضَعُفَ الصُّوَّامُ عَنْ بَعْضِ الْعَمَلِ قَالَ فَقَالَ فِيْ ذٰلِكَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُوْنَ الْيَوْمَ بِالْاَجْرِ۔

(۲۶۲۳)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ چھوڑ دیا۔ روزہ نہ رکھنے والے تو خدمت والے کام پر لگ گئے اور روزہ رکھنے والے کام کرنے کے بارے میں کمزور پڑ گئے۔ راوی نے کہا کہ آپ نے اُن کے بارے میں فرمایا کہ روزہ افطار کرنے والے (نہ رکھنے والے) اَجر پا گئے۔

(۲۶۲۴)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَزَعَةُ قَالَ اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْهُ قُلْتُ اِنِّيْ لَا اَسْاَلُكَ عَمَّا يَسْاَلُكَ هٰؤُلَاءِ عَنْهُ سَاَلْتُهٗ عَنِ الصَّوْمِ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى مَكَّةَ وَنَحْنُ صِيَامٌ قَالَ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ قَدْ دَنَوْتُمْ مِنْ عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَكَانَتْ رُخْصَةً فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ اَفْطَرَ ثُمَّ نَزَلْنَا مَنْزِلًا اٰخَرَ فَقَالَ اِنَّكُمْ مُصَبِّحُوْا عَدُوِّكُمْ وَالْفِطْرُ اَقْوٰى لَكُمْ فَاَفْطِرُوْا وَكَانَتْ عَزْمَةً فَاَفْطَرْنَا ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا نَصُوْمُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّفَرِ۔

(۲۶۲۴)حضرت ربیعہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے قزعہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اس حال میں کہ ان کے پاس لوگوں کا جمگھٹا لگا ہوا تھا تو جب لوگ ان سے علیحدہ ہو گئے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ میں آپ سے وہ نہیں پوچھوں گا جس کے بارے میں یہ پوچھ رہے ہیں۔ (راوی کہتے ہیں) کہ میں نے اُن سے سفر میں روزہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مکہ مکرمہ تک سفر کیا ہے اور ہم روزہ کی حالت میں تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک جگہ اُترے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم دشمن کے قریب ہو گئے ہو اور اب افطار کرنا (روزہ نہ رکھنا) تمہارے لیے قوت و طاقت کا باعث ہوگا تو روزہ کی رخصت تھی پھر ہم میں سے کچھ نے روزہ رکھا اور کچھ نے روزہ نہ رکھا پھر جب ہم دوسری منزل تک پہنچے تو آپ نے فرمایا کہ تم صبح کے وقت اپنے دشمن کے پاس پہنچ جاؤ گے اور روزہ نہ رکھنے سے تمہارے اندر طاقت زیادہ ہوگی اس لیے روزہ نہ رکھو۔ آپ کا یہ حکم ضروری تھا اس لیے ہم نے روزہ نہیں رکھا پھر (بعد میں) ہم نے دیکھا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں روزہ رکھتے رہے۔

۴۷۲: باب التَّخْيِيْرِ فِي الصَّوْمِ وَالْفِطْرِ فِي السَّفَرِ

باب: سفر میں روزہ رکھنے یا نہ رکھنے کے اختیار کے بیان میں

(۲۶۲۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلَ حَمْزَةُ

(۲۶۲۵)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفر میں روزے رکھنے

ابْنُ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ۔

کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرلے۔

(۲۶۲۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ اِنْ شِئْتَ وَاَفْطِرْ اِنْ شِئْتَ۔

(۲۶۲۶) سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ایک ایسا آدمی ہوں کہ مسلسل روزے رکھتا ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو چاہے تو روزہ رکھ لے اور اگر چاہے تو افطار کرلے۔

(۲۶۲۷)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ اِنِّيْ رَجُلٌ اَسْرُدُ الصَّوْمَ۔

(۲۶۲۷) حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۲۶۲۸)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمَانَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ حَمْزَةَ قَالَ اِنِّيْ رَجُلٌ اَصُوْمُ اَفَاَصُوْمُ فِي السَّفَرِ۔

(۲۶۲۸) حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت حمزہ ؓ نے کہا کہ میں ایک روزے دار آدمی ہوں تو کیا میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟

(۲۶۲۹)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَهَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ هٰرُوْنُ حَدَّثَنَا وَقَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْ مُرَاوِحٍ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَجِدُ بِيْ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ اَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصُوْمَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ قَالَ هٰرُوْنُ فِيْ حَدِيْثِهٖ هِيَ رُخْصَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنَ اللّٰهِ۔

(۲۶۲۹) حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سفر میں روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو کیا مجھ پر کوئی گناہ تو نہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک رخصت ہے تو جس نے اس رخصت پر عمل کیا تو اُس نے اچھا کیا اور جس نے روزہ رکھنا پسند کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ ہارون نے اپنی حدیث میں رُخْصَةٌ کا لفظ کہا ہے اور مِنَ اللّٰهِ کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۶۳۰)حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ

(۲۶۳۰) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں گرمی کے موسم میں ایک سفر میں نکلے یہاں تک کہ گرمی کی وجہ

عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِیْ حَرٍّ شَدِیْدٍ حَتّٰی اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِیْنَا صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

سے ہم میں سے کچھ لوگ اپنے ہاتھوں کو اپنے سر پر رکھ لیتے تھے اور ہم میں سے کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔

(۲۶۳۱)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَیَّانَ الدِّمَشْقِیِّ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَآءِ قَالَتْ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ لَقَدْ رَاَیْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فِیْ یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ حَتّٰی اَنَّ الرَّجُلَ لَیَضَعُ یَدَهٗ عَلٰی رَاْسِهٖ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا مِنَّا اَحَدٌ صَائِمٌ اِلَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ۔

(۲۶۳۱) حضرت اُم درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سخت گرمیوں کے دنوں میں بعض سفروں میں دیکھا کہ لوگ سخت گرمی کی وجہ سے اپنے ہاتھوں کو اپنے سروں پر رکھ لیتے ہیں اور ہم میں سے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کوئی بھی روزہ دار نہیں تھا۔

۴۷۳: باب اِسْتِحْبَابِ الْفِطْرِ لِلْحَاجِّ بِعَرَفَاتٍ یَوْمَ عَرَفَةَ

باب: حاجی کے لیے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنے کے استحباب کے بیان میں

(۲۶۳۲)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ اَنَّ نَاسًا تَمَارَوْا عِنْدَهَا یَوْمَ عَرَفَةَ فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ صَائِمٌ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَیْسَ بِصَائِمٍ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِقَدَحِ لَبَنٍ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔

(۲۶۳۲) حضرت اُم الفضل بنت حارثہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے ان کے پاس عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں بات چیت کی۔ ان میں سے کچھ نے کہا کہ آپ روزے کی حالت میں تھے اور کچھ نے کہا کہ آپ روزہ سے نہیں تھے (حضرت اُم الفضل فرماتی ہیں کہ میں نے) آپ کی طرف دودھ کا ایک پیالہ اس وقت بھیجا جب آپ اپنے اُونٹ پر عرفہ کے دن سوار تھے تو آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

(۲۶۳۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْکُرْ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰی بَعِیْرِهٖ وَقَالَ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ۔

(۲۶۳۳) حضرت ابی النضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے لیکن اس میں آپ کا اُونٹ پر سوار ہونے کا ذکر نہیں۔

(۲۶۳۴) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ سَالِمٍ اَبِی النَّضْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عُیَیْنَةَ وَقَالَ عَنْ عُمَیْرٍ مَوْلٰی اُمِّ الْفَضْلِ۔

(۲۶۳۴) حضرت سالم بن ابی النضر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۶۳۵)وَ حَدَّثَنِی هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُمَیْرًا مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اُمَّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا تَقُوْلُ شَكَّ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ صِیَامِ یَوْمِ عَرَفَةَ وَنَحْنُ بِهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَرْسَلْتُ اِلَیْهِ بِقَعْبٍ فِیْهِ لَبَنٌ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَشَرِبَهٗ۔

(۲۶۳۵) حضرت اُمّ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) میں سے کچھ لوگوں نے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں شک کیا۔ حضرت اُمّ فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک پیالہ بھیجا جس میں دودھ تھا (عرفات کے میدان میں) عرفہ کے دن۔ تو آپ نے وہ دودھ پی لیا۔

(۲۶۳۶)وَ حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ بُكَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ كُرَیْبٍ مَوْلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ مَیْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ النَّاسَ شَكُّوْا فِیْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ عَرَفَةَ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ مَیْمُوْنَةُ بِحِلَابِ اللَّبَنِ وَهُوَ وَاقِفٌ فِی الْمَوْقِفِ فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْهِ۔

(۲۶۳۶) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتی ہیں کہ لوگ عرفہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک میں پڑ گئے چنانچہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے آپ کی طرف دودھ کا ایک لوٹا بھیجا جس وقت کہ آپ عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے اس دودھ سے پیا جبکہ لوگ آپ کی طرف دیکھ رہے تھے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ حاجیوں کے لیے عرفات کے میدان میں عرفہ کے دن روزہ نہ رکھنا مستحب ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن عرفات کے میدان میں روزہ نہیں رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دودھ کا پینا ثابت ہے اور جو لوگ عرفات کے میدان میں موجود نہ ہوں اُن کے لیے عرفہ کے دن روزہ کا رکھنا مسنون ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔

۴۷۴: باب صَوْمِ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

باب: عاشورہ (۱۰ محرم) کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

(۲۶۳۷)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَاقَالَتْ كَانَتْ قُرَیْشٌ تَصُوْمُ عَاشُوْرَآءَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَصُوْمُهٗ فَلَمَّا هَاجَرَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ صَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِیَامِهٖ فَلَمَّا فُرِضَ شَهْرُ رَمَضَانَ قَالَ مَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ۔

(۲۶۳۷) سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ قریش (کے لوگ) جاہلیت کے زمانہ میں عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جب مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی تو (عاشورہ کے دن روزہ رکھا) اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو جب رمضان کے مہینے کے روزے فرض کر دیئے گئے تو آپ نے فرمایا کہ جو چاہے یومِ عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۲۶۳۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ

(۲۶۳۸) حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور حدیث کے شروع میں ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

يَذْكُرُ فِي أَوَّلِ الْحَدِيثِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ وَقَالَ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ وَتَرَكَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِوَايَةِ جَرِيرٍ۔

وسلم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا (اور فرمایا) کہ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۲۶۳۹)حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ يَوْمَ عَاشُورَاءَ كَانَ يُصَامُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامُ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ۔

(۲۶۳۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عاشورہ کے دن جاہلیت کے زمانہ میں روزہ رکھا جاتا تھا تو جب اسلام آیا (تو آپ نے فرمایا) کہ جو چاہے اس کا روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۲۶۴۰)حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِصِيَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ مَنْ شَاءَ صَامَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

(۲۶۴۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورہ کے روزہ کا حکم فرمایا کرتے تھے تو جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) جو چاہے عاشورہ کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے چھوڑ دے۔

(۲۶۴۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ عِرَاكًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ قُرَيْشًا كَانَتْ تَصُومُ عَاشُورَاءَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصِيَامِهِ حَتَّى فُرِضَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْهُ۔

(۲۶۴۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جاہلیت کے زمانہ میں قریشی لوگ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ رمضان کے روزے فرض کر دیئے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے عاشورہ کے دن روزہ رکھے اور جو چاہے اس دن کا روزہ چھوڑ دے۔

(۲۶۴۲)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَامَهُ وَالْمُسْلِمُونَ قَبْلَ أَنْ يُفْتَرَضَ رَمَضَانُ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ

(۲۶۴۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جاہلیت کے زمانے کے لوگ عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے بھی رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے اس کا روزہ رکھا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عاشورہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے تو جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے

مِنْ اَیَّامِ اللّٰہِ فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَکَهٗ۔

چھوڑ دے۔

(۲۶۴۳)وَ حَدَّثَنَاہُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ کِلَاهُمَا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۶۴۳)حضرت عبید اللہ سے اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۲۶۴۴)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَوْمًا یَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یَّصُوْمَهٗ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ کَرِهَ فَلْیَدَعْهُ۔

(۲۶۴۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جاہلیت والے لوگ اس دن روزہ رکھتے تھے تو تم میں سے جو کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ روزہ رکھے تو وہ روزہ رکھ لے اور جو کوئی ناپسند کرتا ہے تو وہ چھوڑ دے۔

(۲۶۴۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ یَعْنِیْ ابْنَ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنَّ هٰذَا یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّصُوْمَهٗ فَلْیَصُمْهُ وَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یَّتْرُکَهٗ فَلْیَتْرُکْهُ وَکَانَ عَبْدُاللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ لَا یَصُوْمُهٗ اِلَّا اَنْ یُّوَافِقَ صِیَامَهٗ۔

(۲۶۴۵)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عاشورہ کے دن کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ یہ وہ دن ہے جس دن جاہلیت کے لوگ روزہ رکھتے تھے تو جو کوئی پسند کرتا ہے کہ اس دن روزہ رکھے تو وہ روزہ رکھ لے اور جو کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ چھوڑ دے تو وہ چھوڑ دے اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزہ نہیں رکھتے تھے سوائے اس کے کہ ان کے روزوں سے موافقت ہو جائے۔

(۲۶۴۶)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَالِکٍ عُبَیْدُ اللّٰہِ بْنُ الْاَخْنَسِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ صَوْمُ یَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَذَکَرَ مِثْلَ حَدِیْثِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ سَوَآءً۔

(۲۶۴۶)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کے روزہ کا ذکر کیا گیا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

(۲۶۴۷)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَیْدٍ الْعَسْقَلَانِیُّ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا قَالَ ذُکِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ یَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ ذَاکَ یَوْمٌ کَانَ یَصُوْمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِیَّةِ

(۲۶۴۷)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عاشورہ کے دن کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے کہ جس دن جاہلیت کے لوگ روزہ رکھتے تھے تو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ چھوڑ دے۔

فَمَنْ شَآءَ صَامَهٗ وَمَنْ شَآءَ تَرَكَهٗ۔

(۲۶۴۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ يَتَغَدّٰى فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ اِلَى الْغَدَآءِ فَقَالَ اَوَ لَيْسَ الْيَوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ قَالَ وَهَلْ تَدْرِیْ مَا يَوْمُ عَاشُوْرَاءَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ اِنَّمَا هُوَ يَوْمٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَلَمَّا نَزَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ تُرِكَ وَقَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ تَرَكَهٗ۔

(۲۶۴۸) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید فرماتے ہیں کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ کی خدمت میں آئے اس حال میں کہ وہ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: اے ابو محمد! آؤ ناشتہ کرلو۔ تو انہوں نے کہا کہ کیا آج عاشورہ کا دن نہیں ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ کیا تو جانتا ہے کہ عاشورہ کا دن کیا ہے؟ اشعث نے کہا وہ کیا ہے؟ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ یہ وہ دن ہے کہ جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہونے سے پہلے روزہ رکھا کرتے تھے تو جب رمضان کے مہینے کے روزے فرض ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن کا روزہ چھوڑ دیا۔

(۲۶۴۹)وَحَدَّثَنَاهُ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَا فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تَرَكَهٗ۔

(۲۶۴۹) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۲۶۵۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِیْ زُبَيْدٌ الْيَامِیُّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَكَنٍ اَنَّ الْاَشْعَثَ بْنَ قَيْسٍ دَخَلَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَهُوَ يَاْكُلُ فَقَالَ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اُدْنُ فَكُلْ قَالَ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ كُنَّا نَصُوْمُهٗ ثُمَّ تُرِكَ۔

(۲۶۵۰) حضرت قیس بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ عاشورہ کے دن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس حال میں آئے کہ آپ (کھانا) کھا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: اے ابو محمد! قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میں روزے سے ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا کہ ہم بھی اس دن روزہ رکھتے تھے پھر چھوڑ دیا۔

(۲۶۵۱)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ دَخَلَ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ عَلَى ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ يَاْكُلُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ قَدْ كَانَ يُصَامُ قَبْلَ اَنْ يَّنْزِلَ رَمَضَانُ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ تُرِكَ فَاِنْ

(۲۶۵۱) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس عاشورہ کے دن اس حال میں آئے کہ وہ کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے فرمایا: اے ابو عبدالرحمٰن! آج تو عاشورہ ہے؟ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے یہ روزہ رکھا جاتا تھا تو جب رمضان کے روزے فرض ہو گئے تو یہ روزہ چھوڑ دیا گیا (فرمایا) کہ اگر تیرا روزہ

كُنْتَ مُفْطِرًا فَاطْعَمْ۔

نہیں تو تو بھی کھا۔

(۲۶۵۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا شَيْبَانُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُنَا بِصِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ وَيَحُثُّنَا عَلَيْهِ وَيَتَعَاهَدُنَا عِنْدَهٗ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَلَمْ يَتَعَاهَدْنَا عِنْدَهٗ۔

(۲۶۵۲)حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کا حکم فرماتے تھے اور ہمیں اس پر آمادہ کرتے تھے اور اس کا اہتمام کرتے تھے تو جب رمضان کے روزے فرض کر دیے گئے تو پھر آپ نے ہمیں اس کا حکم فرماتے اور نہ اس سے منع فرماتے اور نہ ہی اس کا اہتمام فرماتے۔

(۲۶۵۳)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِیْ سُفْيَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ خَطِيْبًا بِالْمَدِيْنَةِ يَعْنِیْ فِیْ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ اَيْنَ عُلَمَآؤُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِهٰذَا الْيَوْمِ هٰذَا يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهٗ وَاَنَا صَائِمٌ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يُّفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ۔

(۲۶۵۳)حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا مدینہ میں خطبہ سنا یعنی جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: اے مدینہ والو! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دن کے لیے فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں تو جو تم میں سے پسند کرتا ہو کہ وہ روزہ رکھے تو اُسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے اور جو تم میں سے پسند کرتا ہو کہ وہ افطار کر لے تو اسے چاہیے کہ وہ افطار کرے۔ (چھوڑ دے)

(۲۶۵۴)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۶۵۴)حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۶۵۵)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ فِیْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اِنِّیْ صَائِمٌ فَمَنْ شَآءَ اَنْ يَّصُوْمَ فَلْيَصُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ بَاقِیَ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَيُوْنُسَ۔

(۲۶۵۵)حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس دن (عاشورہ) کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ میں روزے سے ہوں تو جو چاہتا ہے کہ روزہ رکھے وہ رکھ لے اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ اور یونس رضی اللہ عنہ کی حدیث کا باقی حصہ ذکر نہیں کیا۔

(۲۶۵۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۶۵۶)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو لوگوں نے ان سے اس روزے کے بارے

وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَسُئِلُوْا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ اَظْهَرَ اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَبَنِىْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى فِرْعَوْنَ فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ تَعْظِيْمًا لَهٗ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَاَمَرَ بِصَوْمِهٖ۔

میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا۔ تو ہم اس دن کی عظمت کی وجہ سے روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو آپ نے اس روزے کا حکم فرمایا۔

(۲۶۵۷)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ وَّاَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَسَاَلَهُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔

(۲۶۵۷) اس سند کے ساتھ حضرت ابی بشر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں ہے کہ آپ نے ان (یہودیوں) سے اس کی وجہ پوچھی۔

(۲۶۵۸)وَ حَدَّثَنِىْ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَامًا يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْيَوْمُ الَّذِىْ تَصُوْمُوْنَهٗ قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ اَنْجَى اللّٰهُ فِيْهِ مُوْسٰى وَقَوْمَهٗ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهٗ فَصَامَهٗ مُوْسٰى شُكْرًا فَنَحْنُ نَصُوْمُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَحْنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ۔

(۲۶۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس دن کی کیا وجہ ہے؟ تو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ عظیم دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات عطا فرمائی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق فرمایا۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لیے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم زیادہ حقدار ہیں اور تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

(۲۶۵۹)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ عَنِ ابْنِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ لَمْ يُسَمِّهٖ۔

(۲۶۵۹) حضرت ایوب سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ابن سعید بن جبیر کے نام ذکر نہیں کیا گیا۔

(۲۶۶۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ اَبِىْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَوْمُ عَاشُوْرَآءَ يَوْمًا يُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ تَتَّخِذُهٗ عِيْدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوْهُ اَنْتُمْ۔

(۲۶۶۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ یہودی لوگ عاشورہ کے دن کی تعظیم کرتے تھے اور اُسے عید سمجھتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

(۲۶۶۱)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْعُمَيْسِ اَخْبَرَنِىْ قَيْسٌ فَذَكَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَزَادَ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ فَحَدَّثَنِىْ صَدَقَةُ بْنُ اَبِىْ عِمْرَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ اَهْلُ خَيْبَرَ يَصُوْمُوْنَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ يَتَّخِذُوْنَهٗ عِيْدًا وَيُلْبِسُوْنَ نِسَائَهُمْ فِيْهِ حُلِيَّهُمْ وَشَارَتَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصُوْمُوْهُ اَنْتُمْ۔

(۲۶۶۱)حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ خیبر کے یہودی عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے اور اسے عید سمجھتے تھے اور اپنی عورتوں کو زیور پہناتے اور بناؤ سنگھار کرتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم بھی اس دن کا روزہ رکھو۔

(۲۶۶۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِىْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَامَ يَوْمًا يَطْلُبُ فَضْلَهٗ عَلَى الْاَيَّامِ اِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ وَلَا شَهْرًا اِلَّا هٰذَا الشَّهْرَ يَعْنِىْ رَمَضَانَ۔

(۲۶۶۲)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عاشورہ کے دن کے روزوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عاشورہ کے دن کے علاوہ کسی اور دن فضیلت کی وجہ سے روزہ رکھا ہو اور نہ کسی مہینے میں سوائے اس مہینے یعنی رمضان کے۔

(۲۶۶۳)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۶۶۳)اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

۴۷۵:باب اَیِّ یَوْمٍ صَامَ فِیْ عَاشُوْرَآءَ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ عاشورہ کا روزہ کِس دن رکھا جائے؟

(۲۶۶۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ حَاجِبِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْاَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَ هٗ فِىْ زَمْزَمَ فَقُلْتُ لَهٗ اَخْبِرْنِىْ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ وَاَصْبِحْ يَوْمَ التَّاسِعِ صَائِمًا قُلْتُ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ قَالَ نَعَمْ۔

(۲۶۶۴)حضرت حکم بن اعرج سے روایت ہے۔فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباسؓ کے پاس گیا اس حال میں کہ وہ زم زم (کے قریب) اپنی چادر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ مجھے عاشورہ کے روزے کے بارے میں خبر دیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ جب تو محرم کا چاند دیکھے تو تو گنتا رہ اور نویں تاریخ کے دن کی صبح روزے کی حالت میں کر۔ میں نے عرض کیا کہ کیا محمد ﷺ اسی طرح روزہ رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

(۲۶۶۵)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنِى الْحَكَمُ بْنُ الْاَعْرَجِ

(۲۶۶۵)حضرت حکم بن اعرج کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس حال میں پوچھا کہ وہ زم زم کے

قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَآءَهُ عِنْدَ زَمْزَمَ عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَاجِبِ بْنِ عُمَرَ۔

پاس اپنی چادر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا۔ اس کے بعد اسی طرح حدیث مبارکہ ہے۔

(۲۶۶۶) حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ مَرْيَمَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اُمَيَّةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا غَطْفَانَ بْنِ طَرِيْفٍ الْمُرِّيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ حِيْنَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ قَالَ فَلَمْ يَاْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۶۶۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا تو انہوں (صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس دن کی تو یہودی اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے۔ راوی نے کہا کہ ابھی آئندہ سال نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے۔

(۲۶۶۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَئِنْ بَقِيْتُ اِلٰى قَابِلٍ لَاَصُوْمَنَّ التَّاسِعَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ يَعْنِيْ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ۔

(۲۶۶۷) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں آنے والے سال تک زندہ رہا تو میں نویں تاریخ کا بھی ضرور روزہ رکھوں گا اور ابوبکر کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عاشورہ کے دن کا روزہ۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ دونوں ابواب کی احادیثِ مبارکہ سے ماہِ محرم الحرام کی اہمیت وفضیلت کے ساتھ ساتھ یومِ عاشرہ یعنی محرم الحرام کی دس تاریخ کے روزے کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت سے پہلے یومِ عاشورہ کے روزہ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرمایا کرتے تھے لیکن جب رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے تو اب یومِ عاشورہ کا روزہ اختیاری ہے' چاہے رکھے اور چاہے نہ رکھے لیکن اس کی فضیلت اپنی جگہ مسلم ہے۔ سنن ابوداؤد فی صوم المحرم کی ایک روایت جس کے راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان المبارک کے گزر جانے کے بعد بہترین روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے کے ہیں اور وہ محرم کا مہینہ ہے۔

اور دوسری بات ان احادیث سے یہ معلوم ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یوم عاشورہ (۱۰ محرم) کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس دن کی تو یہود ونصاریٰ بھی تعظیم کرتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آئندہ سال جب آئے گا تو ہم ان شاء اللہ اس کے ساتھ نویں محرم کا بھی روزہ رکھیں گے لیکن آئندہ سال روزہ رکھنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ تو اس سے معلوم یہ ہوا کہ یہود ونصاریٰ کی مشابہت سے بچنے کے لیے محرم الحرام میں دو روزے رکھنا مسنون عمل ہے یعنی دسویں محرم کے ساتھ ایک روزہ ملا لیا جائے' نویں یا گیارہویں کا تاکہ یہود ونصاریٰ کی مشابہت کی بنا پر جو کراہت ہوتی ہے وہ ختم ہو جائے

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا بھی یہی مقصد تھا لیکن عوام الناس بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو اپنانے کے محرم الحرام کے ابتدائی عشرہ میں حد سے بڑھ کر جو رسوم و رواج' بدعات و خرافات میں مبتلا ہو گئے ہیں اور ساری کی ساری خرافات جس طرح آج کل محرم الحرام میں ہو رہی ہیں اُن کا دین کے ساتھ دُور کا بھی تعلق نہیں۔ اس لیے امت مسلمہ کا فرض بنتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس موقع پر جو عمل ثابت ہوا اُسے ہی اپنایا جائے' اسی میں دُنیا و آخرت کی کامیابی ہے ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ ہے۔

۴۷۶: باب مَنْ اَكَلَ فِيْ عَاشُوْرَآءَ فَلْيَكُفَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ

باب: اس بات کے بیان میں کہ جس نے عاشورہ کے دن (صبح) کھانا کھالیا ہو تو اُسے چاہیے کہ باقی دن کھانے سے رُکا رہے

(۲۶۶۸) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ اَسْلَمَ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ مَنْ كَانَ لَمْ يَصُمْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ كَانَ اَكَلَ فَلْيُتِمَّ صِيَامَهٗ اِلَى اللَّيْلِ۔

(۲۶۶۸) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ اسلم کے ایک آدمی کو عاشورہ کے دن بھیجا اور اُسے حکم فرمایا کہ وہ لوگوں میں اعلان کر دے کہ جس آدمی نے روزہ نہ رکھا ہو وہ روزہ رکھ لے اور جس نے (کھانا) کھا لیا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے روزے کو رات تک پورا کر لے۔

(۲۶۶۹) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ لَاحِقٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ عَاشُوْرَآءَ اِلٰى قُرَى الْاَنْصَارِ الَّتِيْ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ مَنْ كَانَ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ وَمَنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهٖ فَكُنَّا بَعْدَ ذٰلِكَ نَصُوْمُهٗ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا الصِّغَارَ مِنْهُمْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وَنَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَاِذَا بَكٰى اَحَدُهُمْ عَلٰى طَعَامٍ اَعْطَيْنَاهَا اِيَّاهُ عِنْدَ الْاِفْطَارِ۔

(۲۶۶۹) حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورہ کی صبح کو انصار کی اس بستی کی طرف جو مدینہ منورہ کے اردگرد تھی یہ پیغام بھجوایا کہ جس آدمی نے صبح روزہ رکھا تو وہ اپنے روزے کو پورا کرلے اور جس نے صبح کو افطار کرلیا ہو (روزہ نہ رکھا ہو) تو اُسے چاہیے کہ باقی دن روزہ پورا کر لے (کچھ نہ کھائے پیئے) اس کے بعد ہم (اس دن کا) روزہ رکھتے تھے اور ہم اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور ہم انہیں مسجد کی طرف لے جاتے اور ہم ان کے لیے روئی کی گڑیا بناتے اور جب ان بچوں میں سے کوئی کھانے کی وجہ سے روتا تو ہم انہیں وہ گڑیا دے دیتے تاکہ وہ افطاری تک (ان کے ساتھ کھیلتے رہیں)

(۲۶۷۰) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْشَرٍ الْعَطَّارُ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَكْوَانَ قَالَ سَاَلْتُ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنْ صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُسُلَهٗ

(۲۶۷۰) حضرت خالد بن ذکوان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بنت معوذ سے عاشورہ کے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی بستی میں اپنا نمائندہ بھیجا۔ پھر آگے بشر کی حدیث کی طرح روایت ذکر کی۔ سوائے اس کے کہ

فِیْ قُرَی الْاَنْصَارِ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ بِشْرٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَنَصْنَعُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَنَذْهَبُ بِهٖ مَعَنَا فَاِذَا سَاَلُوْنَا الطَّعَامَ اَعْطَیْنَاهُمُ اللُّعْبَةَ تُلْهِیْهِمْ حَتّٰی یُتِمُّوْا صَوْمَهُمْ۔

انہوں نے کہا کہ ہم اُن بچوں کے لیے روئی کی گڑیاں بناتے تا کہ وہ ان سے کھیلیں اور وہ ہمارے ساتھ (مسجد میں) جاتے تو جب وہ ہم سے کھانا مانگتے تو ہم انہیں وہ گڑیاں دے دیتے (اور وہ ان سے کھیل میں لگ کر) روزہ بھول جاتے یہاں تک کہ ان کا روزہ پورا ہو جاتا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر عاشورہ کی صبح سحری کھائی ہو تو اس روزے کو شام تک پورا کرنا چاہیے لیکن اگر اس دن صبح روزہ نہ رکھا ہو تو پھر بھی سارا دن روزہ داروں کی طرح گزارنا چاہیے۔ اس لیے ان لوگوں کی اس رسم کی تردید ہوتی ہے کہ سارا دن شربت، سبیلیں اور دیگیں پکانے اور کھانے کھلانے میں لگے رہتے ہیں اور اسے نیازِ امام حسین رضی اللہ عنہ کا نام دیتے ہیں۔ اللہ پاک ایسے بدعتیوں کے شرور سے ہر مسلمان کو محفوظ فرمائے' آمین۔

۴۷۷: باب تَحْرِیْمِ صَوْمِ یَوْمَیِ الْعِیْدَیْنِ

باب: عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنے کی حرمت کے بیان میں

(۲۶۷۱) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدٍ مَوْلَی ابْنِ اَزْهَرَ اَنَّهٗ قَالَ شَهِدْتُ الْعِیْدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَآءَ فَصَلّٰی ثُمَّ انْصَرَفَ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَانِ یَوْمَانِ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِیَامِهِمَا یَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِیَامِكُمْ وَالْاٰخَرُ یَوْمٌ تَاْكُلُوْنَ فِیْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔

(۲۶۷۱) حضرت ابو عبید مولیٰ بن ازہر سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں عید (کے دن) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا تو آپ آئے اور نماز پڑھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ یہ دو دن ہیں (ان دنوں میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے (ان دو دنوں میں سے) ایک وہ دن کہ جس دن تم (رمضان کے روزوں سے فارغ ہو کر) افطار کرتے ہو (عید الفطر) اور دوسرا وہ دن کہ جس میں تم اپنی قربانیوں کا گوشت کھاتے ہو (یعنی عید الاضحیٰ)۔

(۲۶۷۲) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ صِیَامِ یَوْمَیْنِ یَوْمِ الْاَضْحٰی وَیَوْمِ الْفِطْرِ۔

(۲۶۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزوں سے منع فرمایا۔ ایک قربانی کے دن اور دوسرے فطر کے دن۔ (یعنی عید الفطر)

(۲۶۷۳) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَیْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِیْثًا فَاَعْجَبَنِیْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(۲۶۷۳) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک حدیث سنی جو مجھے بڑی عجیب لگی۔ قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو سعید سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے؟ حضرت ابو سعید نے فرمایا کہ کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وہ بات کہہ سکتا ہوں جس کو میں نے آپ سے نہ سنا ہو۔ انہوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَالَمْ اَسْمَعْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَصْلُحُ الصِّيَامُ فِيْ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو دنوں میں روزہ رکھنا درست نہیں۔ ایک قربانی کے دن دوسرے رمضان (کے بعد) عید الفطر کے دن۔

(۲۶۷۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ صِيَامِ يَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ النَّحْرِ۔

(۲۶۷۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دنوں کے روزے رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ ایک عید الفطر کے دن دوسرے عید الاضحیٰ یعنی قربانی کے دن۔

(۲۶۷۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ اِنِّيْ نَذَرْتُ اَنْ اَصُوْمَ يَوْمًا فَوَافَقَ يَوْمَ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِوَفَآءِ النَّذْرِ وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ هٰذَا الْيَوْمِ۔

(۲۶۷۵) حضرت زیاد بن جبیر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی حضرت ابن عمر ؓ کی طرف آیا اور عرض کیا کہ میں نے منت مانی تھی کہ میں ایک دن کا روزہ رکھوں گا تو وہ دن قربانی کی عید کے دن یا عید الفطر کے دن سے موافقت کر رہا ہے۔ تو حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے منت کو پورا کرنے کا حکم دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس دن کے روزہ سے منع فرمایا ہے۔

(۲۶۷۶)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمَيْنِ يَوْمِ الْفِطْرِ وَيَوْمِ الْاَضْحٰى۔

(۲۶۷۶) سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو روزوں سے منع فرمایا ہے: ایک عید الفطر کے دن اور (دوسرا) عید الاضحیٰ کے دن۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن روزہ رکھنے سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور علماءِ اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دنوں میں ہر قسم کا روزہ رکھنا حرام ہے چاہے نفلی روزہ ہو' کفارہ کا ہو یا قضا کا ہو یا منت کا ہو۔ اگر کسی آدمی نے منت مانی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں عید کے دن روزہ رکھوں گا تو امام ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک یہ منت تو منعقد ہو جائے گی لیکن چونکہ عیدین کے دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اس لیے اس کی قضا منت ماننے والے پر لازم ہوگی۔

۴۷۸: باب تَحْرِيْمُ صَوْمِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَبَيَانِ اَنَّهَا اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: ایامِ تشریق کے روزوں کی حرمت اور اس بات کے بیان میں کہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے دن ہیں

(۲۶۷۷)وَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ مَلِيْحٍ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ

(۲۶۷۷) حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تشریق کے دن کھانے اور پینے کے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيَّامُ التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

دن ہیں۔

(۲۶۷۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّآءِ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ خَالِدٌ فَلَقِيْتُ اَبَا مَلِيْحٍ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ بِهٖ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ هُشَيْمٍ وَزَادَ فِيْهِ وَذِكْرِ اللّٰهِ۔

(۲۶۷۸)اس سند کے ساتھ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح حدیث منقول ہے اور اس میں صرف ذکر اللہ کے الفاظ زائد ہیں۔

(۲۶۷۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَابِقٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ وَاَوْسَ بْنَ الْحَدَثَانِ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ فَنَادٰى اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَاَيَّامُ مِنًى اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔

(۲۶۷۹)حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اوس بن حدثان کو تشریق کے دنوں میں یہ اعلان کرانے کے لیے بھیجا کہ جنت میں مؤمن کے سوا کوئی داخل نہیں ہوگا اور منٰی کے دن کھانے اور پینے کے دن ہیں۔

(۲۶۸۰)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَنَادِيَا۔

(۲۶۸۰)اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ آپ نے (ان دونوں سے) فرمایا کہ تم دونوں جا کر اعلان کر دو۔

۴۷۹: باب كَرَاهَةِ اِفْرَادِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بِصَوْمٍ لَا يُوَافِقُ عَادَتَهُ

باب: خاص جمعہ کے دن روزہ رکھنے کی کراہت کے بیان میں

(۲۶۸۱)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صِيَامِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ۔

(۲۶۸۱)حضرت محمد بن عباد بن جعفر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا اس حال میں کہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! قسم ہے اس گھر کے ربّ کی۔

(۲۶۸۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّهُ سَاَلَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۶۸۲)اس سند میں بھی حضرت محمد بن عباد بن جعفر خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا' انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی طرح نقل فرمایا۔

(۲۶۸۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَاَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى

(۲۶۸۳)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی جمعہ کے دن روزہ

وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَصُمْ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَّصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

نہ رکھے‘ سوائے اُس کے کہ وہ اس سے پہلے یا اس کے بعد روزہ رکھے۔

(۲۶۸۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِی الْجُعْفِیَّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَخْتَصُّوْا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِیْ وَلَا تَخُصُّوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْاَيَّامِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ فِیْ صَوْمٍ يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ۔

(۲۶۸۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ راتوں میں سے جمعہ کی رات کو قیام کے ساتھ مخصوص نہ کرو اور نہ ہی دنوں میں سے جمعہ کے دن کو روزے کے ساتھ مخصوص کرو‘ سوائے اس کے کہ تم میں سے جو کوئی روزے رکھ رہا ہو (اور جمعہ کا دن آجائے)۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف جمعہ کے دن کو روزہ کے لیے خاص کر دینا درست نہیں لیکن اگر کسی آدمی کا ہر مہینے کچھ دنوں کے روزے رکھنے کا معمول ہو اور ان دونوں میں جمعہ کا دن آجائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ اس صورت میں جمعہ کے دن روزہ رکھا جا سکتا ہے‘ واللہ اعلم بالصواب۔

۴۸۰: باب بَيَانِ نَسْخِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی (وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ) بِقَوْلِهٖ (فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ)

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان ’’جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں وہ روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں‘‘ کے منسوخ ہونے کے بیان میں

(۲۶۸۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ يَعْنِی ابْنَ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ كَانَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفْطِرَ وَيَفْتَدِیَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِیْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

(۲۶۸۵) حضرت سلمہ بن اکوع فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ ’’اور جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہوں وہ روزہ کے بدلہ میں ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں‘‘ (اس آیت کے نزول کے بعد) جس آدمی کا روزہ چھوڑنے کا ارادہ ہوتا تو وہ فدیہ دے دیتا۔ یہاں تک کہ اس کے بعد والی آیت نازل ہوئی جس نے اس حکم کو منسوخ کر دیا۔

(۲۶۸۶)وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا فِیْ رَمَضَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَآءَ صَامَ

(۲۶۸۶) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم میں سے جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو چاہتا روزہ چھوڑ دیتا اور ایک مسکین کو کھانا کھلا کر ایک روزے کا فدیہ دے دیتا یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ ’’تو

وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ فَافْتَدٰی بِطَعَامِ مِسْكِيْنٍ حَتّٰی اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾۔ جو تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھے۔''

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں قرآن مجید کی جس آیت کریمہ کے منسوخ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے وہ آیت کریمہ سورۃ البقرہ کی آیت: ۱۸۴ ﴿وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ﴾ ہے یعنی جن کو روزہ کی طاقت ہے ان کے ذمہ بدلہ ہے ایک فقیر کا کھانا۔ اس آیت کریمہ کی وضاحت میں تفسیر عثمانی کی عبارت لکھ دینا مناسب ہوگا۔ تفسیر عثمانی ص ۳۵ مطبوعہ سعودی عرب میں علامہ شبیر احمد عثمانی اس آیت کے حاشیہ میں لکھتے ہیں: ''مطلب یہ ہے کہ جو لوگ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں مگر ابتداء میں چونکہ روزہ رکھنے کی بالکل عادت نہ تھی اس لیے ایک ماہ کامل پے در پے روزے رکھنا ان کو نہایت شاق تھا' اُن کے لیے یہ سہولت فرما دی گئی تھی کہ اگرچہ تم کو کوئی عذر مثل مرض یا سفر کے پیش نہ ہو مگر صرف عادت نہ ہونے کے سبب روزہ تم کو دشوار ہو تو اب تم کو اختیار ہے چاہے روزہ رکھو چاہے روزہ کا بدلہ دو۔ ایک روزہ کے بدلے ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاؤ کیونکہ جب اس نے ایک دن کا کھانا دوسرے کو دے دیا تو گویا اپنے نفس کو ایک روز کے کھانے سے روک لیا اور فی الجملہ روزہ کی مشابہت ہوگئی۔ پھر جب وہ لوگ روزہ کے عادی ہو گئے تو یہ اجازت باقی نہ رہی جس کا بیان اس سے اگلی آیت: ﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ یعنی جو کوئی تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو وہ ضرور اس کے روزے رکھے' میں آتا ہے اور بعض اکابر نے طعامِ مسکین سے صدقۃ الفطر بھی مراد لیا ہے' معنی یہ ہوں گے کہ جو لوگ فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں وہ ایک مسکین کے کھانے کی تعداد اُس کو دے دیں جس کی مقدار شرع میں گیہوں کا آدھا صاع اور جَو کا پورا صاع ہے تو اب یہ آیت منسوخ نہ ہوگی اور جو لوگ اب بھی یہ کہتے ہیں کہ جس کا جی چاہے روزہ رمضان میں رکھ لے اور جس کا چاہے فدیہ پر قناعت کرلے خاص روزہ ہی ضرور رکھے' یہ حکم نہیں وہ جاہل ہیں یا بے دین۔''

﴿فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ جو کوئی تم میں سے اس مہینہ کو پائے تو وہ ضرور اس کے روزے رکھے۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ عثانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ''یعنی جب اس ماہِ مبارک کے فضائل عظیمہ تم کو معلوم ہو چکے تو اب جس کسی کو یہ مہینہ ملے اُس کو روزہ ضرور رکھنا چاہیے اور بغرضِ سہولت ابتداء میں جو فدیہ کی اجازت برائے چندے دی گئی تھی وہ موقوف ہو گئی۔ (تفسیر عثانی از شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثانی رحمہ اللہ مطبوعہ سعودی عرب پارہ نمبر ۲ آیت نمبر ۱۸۴ اور آیت نمبر ۱۸۵' سورۃ البقرۃ ص ۳۶'۳۵)

۴۸۱: باب جَوَازِ تَاْخِيْرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ مَا لَمْ يَجِئْ رَمَضَانُ اٰخَرُ لِمَنْ اَفْطَرَ بِعُذْرٍ كَمَرَضٍ وَّسَفَرٍ وَّحَيْضٍ وَّنَحْوِ ذٰلِكَ

باب: رمضان کے روزوں کی قضا' جب تک کہ دوسرا رمضان نہ آجائے تاخیر کے جواز کے بیان میں اور یہ اُس آدمی (یا عورت) کے لیے ہے کہ جس نے بیماری' سفر' حیض وغیرہ عذر کی وجہ سے روزہ چھوڑ دیا

(۲۶۸۷) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ

(۲۶۸۷) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رمضان

سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ يَكُوْنُ عَلَيَّ الصَّوْمُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَقْضِيَهُ اِلَّا فِيْ شَعْبَانَ الشُّغْلُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

کے روزے مجھ سے قضا ہو جاتے تھے تو میں ان روزوں کو سوائے شعبان کے قضا نہیں کر سکتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشغولیت کی وجہ سے۔

(۲۶۸۸)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَذٰلِكَ لِمَكَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۶۸۸)حضرت یحییٰ بن سعید اس سند کے ساتھ اس طرح بیان کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اس میں ہے: میں رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے مشغول رہتی تھی۔

(۲۶۸۹)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَظَنَنْتُ اَنَّ ذٰلِكَ لِمَكَانِهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ يَحْيٰى يَقُوْلُهُ۔

(۲۶۸۹)یحییٰ بن سعید نے اس سند کے ساتھ بھی اسی طرح بیان کیا کہ میرا خیال ہے یہ تاخیر نبی ﷺ کی خدمت میں مشغولی کی وجہ سے ہوتی تھی۔

(۲۶۹۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرَا فِي الْحَدِيْثِ الشُّغْلُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۶۹۰)حضرت یحییٰ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے قضا میں تاخیر ہوتی تھی۔

(۲۶۹۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنْ كَانَتْ اِحْدَانَا لَتُفْطِرُ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى اَنْ تَقْضِيَهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَاْتِيَ شَعْبَانُ۔

(۲۶۹۱)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ اگر ہم میں سے کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کوئی روزہ چھوڑتی تھی تو وہ قدرت نہ رکھتی کہ ان کی قضا کر لے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہاں تک کہ شعبان آ جاتا۔

۴۸۲:باب قَضَاءِ الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب: میت کی طرف سے روزوں کی قضا کے بیان میں

(۲۶۹۲)وَ حَدَّثَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ۔

(۲۶۹۲)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی انتقال کر جائے اور اس پر کچھ روزے لازم ہوں تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھے۔

(۲۶۹۳)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى

(۲۶۹۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت

ابْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ فَقَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ بِالْقَضَآءِ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی کہ میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس پر ایک مہینے کے روزے لازم ہیں تو آپ نے فرمایا کہ تیرا کیا خیال ہے کہ اگر اس پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتی؟ اُس نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے قرض کا زیادہ حق ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

(۲۶۹۴)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ الْوَكِيْعِيُّ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَقْضِيْهِ عَنْهَا فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ اَحَقُّ اَنْ يُّقْضٰى

(۲۶۹۴)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی ﷺ کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس پر ایک مہینے کے روزوں کی قضا لازم ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو کیا وہ قرض اُن کی طرف سے تو ادا کرتا؟ عرض کیا کہ ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا قرض زیادہ اس کا حقدار ہے کہ اُسے ادا کیا جائے۔

قَالَ سُلَيْمَانُ فَقَالَ الْحَكَمُ وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ جَمِيْعًا وَنَحْنُ جُلُوْسٌ حِيْنَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَا سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

(۲۶۹۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَالْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ وَمُسْلِمِ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۲۶۹۵)اس سند کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی طرح روایت کیا۔

(۲۶۹۶)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ عَدِيٍّ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنِيْ زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عُتَيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ نَذْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ اَرَاَيْتِ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكِ دَيْنٌ

(۲۶۹۶)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور عرض کرنے لگی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں کا انتقال ہو گیا ہے اور اس پر منت کا روزہ لازم تھا۔ تو کیا میں اُس کی طرف سے روزہ رکھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا کیا خیال ہے کہ اگر تیری ماں پر کوئی قرض ہوتا تو کیا تو اُس کی طرف سے ادا کرتی؟ اُس نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا قرض اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اسے ادا کیا

فَقَضَيْتِهِ اَكَانَ يُؤَدِّى ذٰلِكِ عَنْهَا۔ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَصُوْمِىْ عَنْ اُمِّكِ۔

جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ۔

(۲۶۹۷)وَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ اَبُو الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَآءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ اَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِيَةٍ وَاِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ فَقَالَ وَجَبَ اَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ حُجِّیْ عَنْهَا۔

(۲۶۹۷) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک عورت آئی اور اُس نے عرض کیا کہ میں نے اپنی ماں پر ایک باندی صدقہ کی تھی اور وہ فوت ہوگئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تیرا اجر لازم ہے اور وراثت نے تجھ پر اسے لوٹا دیا۔ اس عورت نے عرض کیا کہ اس پر ایک ماہ کے روزے بھی لازم تھے کیا میں اس کی طرف سے روزے رکھوں؟ آپ نے فرمایا: تو اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔ اس عورت نے عرض کیا کہ میری ماں نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج بھی کر لوں؟ آپ نے فرمایا: اس کی طرف سے حج بھی کر لے۔

(۲۶۹۸)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَآءٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ۔

(۲۶۹۸) حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا پھر آگے ابن مسہر کی حدیث مبارکہ کی طرح حدیث مبارکہ ذکر فرمائی اور اس میں دو مہینے کے روزوں کا کہا۔

(۲۶۹۹)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ۔

(۲۶۹۹) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اس طرح ذکر فرمایا اور اس میں ایک مہینے کے روزوں کا ذکر ہے۔

(۲۷۰۰)وَ حَدَّثَنِيْهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرَيْنِ۔

(۲۷۰۰) حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت مذکور ہے اور اس میں دو مہینے کے روزوں کا کہا ہے۔

(۲۷۰۱)وَ حَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَآءٍ الْمَكِّیِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَتِ امْرَاَةٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَقَالَ صَوْمُ شَهْرٍ۔

(۲۷۰۱) حضرت سلیمان بن بریدہ اپنے باپ سے اس حدیث کی طرح روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک عورت آئی۔ آگے اسی طرح حدیث ہے اور ایک مہینے کے روزوں کا کہا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر اس کے روزے چھوٹ گئے ہوں تو میت کی طرف سے رسول اللہ ﷺ نے اس کے ورثاء پر روزے رکھنے کا حکم فرمایا۔ اس سلسلہ میں جمہور علما۔ اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ہر ایک روزے کے بدلے میں اس کا وارث فدیہ دے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ یہی روزے رکھنے کے حکم میں ہے' واللہ اعلم بالصواب۔

۴۸۳: باب نَدْبٌ لِلصَّآئِمِ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ وَّلَمْ یُرِدِ الْاِفْطَارَ اَوْ شُوْتِمَ اَوْ قُوْتِلَ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ صَآئِمٌ وَاَنَّهٗ یُنَزِّهُ صَوْمَهٗ عَنِ الرَّفْثِ وَالْجَهْلِ وَنَحْوِهٖ

باب: اس بات کے استحباب کے بیان میں کہ جب کوئی روزہ دار کو کھانے کی طرف بلائے یا اُسے گالی دی جائے یا اُس سے جھگڑا کیا جائے تو وہ یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں

(۲۷۰۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ رِوَایَةً وَقَالَ عَمْرٌو یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ وَقَالَ زُهَیْرٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِیَ اَحَدُكُمْ اِلٰی طَعَامٍ وَهُوَ صَآئِمٌ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَآئِمٌ۔

(۲۷۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کھانے کی طرف بلائے اس حال میں کہ وہ روزہ دار ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں۔

۴۸۴: باب حِفْظِ اللِّسَانِ لِلصَّآئِمِ

باب: روزہ دار کے لئے زبان کی حفاظت کے بیان میں

(۲۷۰۳) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ رِوَایَةً قَالَ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُكُمْ یَوْمًا صَآئِمًا فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَجْهَلْ فَاِنِ امْرُؤٌ شَاتَمَهٗ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَآئِمٌ اِنِّیْ صَآئِمٌ۔

(۲۷۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی روزے کی حالت میں صبح کرے تو نہ تو وہ کوئی بیہودہ بات کرے اور نہ ہی کوئی جہالت کا کام کرے تو اگر کوئی اُسے گالی دے یا اُس سے لڑے تو اسے چاہیے کہ وہ کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں' میں روزہ سے ہوں۔

۴۸۵: باب فَضْلِ الصِّیَامِ

باب: روزوں کی فضیلت کے بیان میں

(۲۷۰۴) وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیَی التُّجِیْبِیُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ هُوَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلْفَةُ فَمِ

(۲۷۰۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ابن آدم نے ہر عمل اپنے لیے کیا سوائے روزوں کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں اس کا بدلہ دوں گا۔ تو قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بُو مشک سے زیادہ پاکیزہ (اور خوشبو دار)

الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ۔

ہے۔

(۲۷۰۵)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِیْرَةُ وَهُوَ الْحِزَامِیُّ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصِّیَامُ جُنَّةٌ۔

(۲۷۰۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ ڈھال ہے۔

(۲۷۰۶)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ الزَّیَّاتِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ یَوْمَئِذٍ وَلَا یَسْخَبْ فَاِنْ سَآبَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَآئِمٌ اِنِّیْ صَآئِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ رِّیْحِ الْمِسْكِ وَ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَ اِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

(۲۷۰۶)حضرت ابو صالح زیات سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں) کہ ابن آدم کا ہر عمل روزوں کے علاوہ اسی کے لیے ہے اور روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی روزوں کا بدلہ دوں گا اور روزہ ڈھال ہے تو جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو وہ اس دن نہ بیہودہ گفتگو کرے اور نہ کوئی فحش کام کرے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس سے جھگڑے تو اسے چاہیے کہ وہ آگے سے کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں میں روزہ سے ہوں۔ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ روزہ رکھنے والے کے منہ کی بُو اللہ کے ہاں قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے زیادہ (پاکیزہ) اور خوشبو دار ہوگی اور روزہ رکھنے والے کے لیے دو خوشیاں ہیں جس کی وجہ سے وہ خوش ہوگا۔ (ایک یہ کہ) جب روزہ افطار کرتا ہے تو وہ اپنی اس افطاری سے خوش ہوتا ہے (دوسرا) جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو وہ اپنے روزہ سے خوش ہوگا۔

(۲۷۰۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ وَ وَكِیْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدِ الْاَشَجُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ عَشْرُ اَمْثَالِهَا اِلٰی سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ

(۲۷۰۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن آدم کے ہر عمل میں سے نیک عمل کو دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ نے فرمایا سوائے روزے کے کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ دوں گا کیونکہ روزہ رکھنے والا میری وجہ سے اپنی شہوت اور اپنے کھانے سے رُکا رہتا ہے۔ روزہ رکھنے والے کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک اُسے افطاری کے وقت خوشی حاصل ہوتی ہے اور دوسری خوشی اپنے رب عزوجل سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی اور روزہ رکھنے والے کے منہ کی

اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَ فَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَ لَخُلُوْفُ فِيْهِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ۔

بُو اللہ عزوجل کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ (خوشبودار) ہے۔

(۲۷۰۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سِنَانٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ الصَّوْمَ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ اِنَّ لِلصَّآئِمِ فَرْحَتَيْنِ اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَرِحَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّآئِمِ اَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ۔

(۲۷۰۸) حضرت ابو ہریرہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ (عزوجل) فرماتے ہیں کہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اُس کا بدلہ دوں گا۔ بے شک روزہ رکھنے والے کے لیے دو خوشیاں ہیں' جب افطاری کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب وہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو خوش ہوگا اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ روزہ رکھنے والے کے منہ کی بو اللہ کے ہاں مشک سے زیادہ پاکیزہ (خوشبودار) ہے۔

(۲۷۰۹) وَ حَدَّثَنِيْهِ اِسْحٰقُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سُلَيْطٍ الْهُذَلِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِیْ ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ مُرَّةَ وَهُوَ اَبُوْ سِنَانٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَقَالَ اِذَا لَقِیَ اللّٰهَ فَجَزَاهُ فَرِحَ۔

(۲۷۰۹) اس سند کے ساتھ اس روایت میں ہے۔ راوی نے کہا کہ جب وہ اللہ سے ملاقات کرے گا تو اللہ اُسے بدلہ عطا فرمائے گا تو وہ خوش ہو جائے گا۔

(۲۷۱۰) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْقَطَوَانِیُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّآئِمُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مَعَهُمْ اَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ اَيْنَ الصَّآئِمُوْنَ فَيَدْخُلُوْنَ مِنْهُ فَاِذَا دَخَلَ آخِرُهُمْ اُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ۔

(۲۷۱۰) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس دروازہ سے قیامت کے دن (خاص) روزہ رکھنے والے ہی داخل ہوں گے۔ ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ روزہ رکھنے والے کہاں ہیں؟ پھر وہ اس دروازے سے داخل ہوں گے اور جب روزہ رکھنے والوں میں آخری داخل ہو جائے گا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا اور پھر کوئی اُس دروازہ سے داخل نہیں ہوگا۔

خلاصۃ الباب: کتنے خوش قسمت ہیں روزہ دار کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے ساتھ معاملہ ہی بالکل علیحدہ رکھا ہے۔ دیگر اعمال کی بہ نسبت اس کا اجر خود پروردگار ہیں۔ ان کے لیے خاص دو خوشیوں کا ذکر فرمایا اور ان کے لیے جنت میں مخصوص دروازہ کا ذکر فرمایا کہ اس دروازے میں سے صرف یہی روزہ دار داخل ہوں گے اور کوئی داخل نہیں ہوگا۔

۴۸۶: باب فَضْلِ الصِّيَامِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لِمَنْ يُّطِيْقُهٗ بِلَا

باب: اللہ کے راستے میں ایسے آدمی کے لیے روزے رکھنے کی فضیلت کے بیان میں کہ جسے کوئی

ضَرَرٍ وَّلَا تَفْوِيْتِ حَقٍّ

تکلیف وغیرہ نہ ہو

(۲۷۱۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُوْمُ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا بَاعَدَ اللّٰهُ بِذٰلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(۲۷۱۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بندہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس دن کی وجہ سے اُس کے چہرے کو دوزخ کی آگ سے ستر سال کی دُوری کے برابر کر دے گا۔

(۲۷۱۲)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۷۱۲) حضرت سہیل ؓ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۱۳)وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّعَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّسُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ اَبِيْ عَيَّاشٍ الزُّرَقِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بَاعَدَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

(۲۷۱۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جس آدمی نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے راستے میں روزہ رکھا اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ کو اُس کے مُنہ سے ستر سال کی مسافت تک دُور کر دے گا۔

۴۸۷: باب جَوَازِ صَوْمِ النَّافِلَةِ بِنِيَّةٍ مِّنَ النَّهَارِ قَبْلَ الزَّوَالِ وَجَوَازِ فِطْرِ الصَّآئِمِ نَفْلًا مِّنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَّالْاَوْلٰى اِتْمَامُهٗ

باب: دن کو زوال سے پہلے نفلی روزے کی نیّت کا جواز اور نفلی روزہ کے بغیر عذر افطار (توڑنے) کے جواز کے بیان میں

(۲۷۱۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَتْنِيْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ قَالَ فَاِنِّيْ صَآئِمٌ قَالَتْ

(۲۷۱۴) سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! کیا تمہارے پاس (کھانے کیلئے) کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: تو میں پھر روزہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو ہمارے پاس کچھ ہدیہ لایا گیا۔ سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لائے تو

فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْ جَآءَ نَا زَوْرٌ قَالَتْ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ اَوْ جَآءَ نَا زَوْرٌ وَقَدْ خَبَاْتُ لَكَ شَيْئًا قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ هَاتِيْهِ فَجِئْتُ بِهٖ فَاَكَلَ ثُمَّ قَالَ قَدْ كُنْتُ اَصْبَحْتُ صَآئِمًا قَالَ طَلْحَةُ فَحَدَّثْتُ مُجَاهِدًا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ ذَاكَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يُخْرِجُ الصَّدَقَةَ مِنْ مَالِهٖ فَاِنْ شَآءَ اَمْضَاهَا وَاِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا۔

میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس کچھ ہدیہ لایا گیا ہے اور میں نے (اس ہدیہ میں سے) آپ کے لیے کچھ چھپا کر رکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ حیس ہے۔ آپ نے فرمایا: اسے لے آؤ۔ میں اسے لے آئی تو آپ نے اسے کھایا پھر آپ نے فرمایا: میں نے صبح روزہ رکھا تھا۔ طلحہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی سند کے ساتھ مجاہد سے یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا کہ یہ اُس آدمی کی طرح ہے کہ جو اپنے مال سے صدقہ نکالے تو اب اس کے اختیار میں ہے چاہے تو دے دے اور اگر چاہے تو اسے روک لے۔

(۲۷۱۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمَّتِهٖ عَآئِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ النَّبِیُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ فَقُلْنَا لَا قَالَ فَاِنِّیْ اِذَنْ صَآئِمٌ ثُمَّ اَتَانَا يَوْمًا اٰخَرَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُهْدِیَ لَنَا حَيْسٌ فَقَالَ اَرِيْنِيْهِ فَلَقَدْ اَصْبَحْتُ صَآئِمًا فَاَكَلَ۔

(۲۷۱۵) اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ میری طرف تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو پھر میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ پھر آپ دوسرے دن تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے حیس ہدیہ لایا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ مجھے دکھاؤ۔ میں نے صبح روزے کی نیت کی تھی پھر آپ نے اُسے کھالیا۔

۴۸۸: باب اَنَّ اَكْلَ النَّاسِیْ وَشُرْبَهٗ وَجِمَاعَهٗ لَا يُفَطِّرُ

باب: اس بات کے بیان میں کہ بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

(۲۷۱۶) وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامِ الْقُرْدُوْسِیِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَآئِمٌ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ۔

(۲۷۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی روزے کی حالت میں بھول جائے اور کھا پی لے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرلے کیونکہ اُسے اللہ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

۴۸۹: باب صِيَامِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ غَيْرِ رَمَضَانَ وَاسْتِحْبَابِ اَنْ لَّا يُخَلِّیْ شَهْرٌ

باب: رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں نبی ﷺ کے روزوں اور ان کے استحباب کے بیان

مِّنْ صَوْمٍ
میں

(۲۷۱۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللّٰهِ اِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُوْمًا سِوٰى رَمَضَانَ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ وَلَا اَفْطَرَهٗ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُ۔

(۲۷۱۷) حضرت عبداللہ بن شقیقؒ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں پورا مہینہ روزے نہیں رکھے اور نہ ہی کوئی ایسا مہینہ گزرا ہے کہ جس میں آپ نے بالکل روزے نہ رکھے ہوں۔ یہاں تک کہ آپ (اس دارِفانی سے) رحلت فرما گئے۔

(۲۷۱۸)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرًا كُلَّهٗ قَالَتْ مَا عَلِمْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كُلَّهٗ اِلَّا رَمَضَانَ وَلَا اَفْطَرَهٗ كُلَّهٗ حَتّٰى يَصُوْمَ مِنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِسَبِيْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۷۱۸) حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (رمضان المبارک کے علاوہ) پورا مہینہ روزے رکھے ہیں؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نہیں جانتی کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھے ہوں اور نہ ہی کسی مہینہ میں روزے چھوڑے ہوں۔ آپ ہر مہینے کچھ نہ کچھ روزے رکھتے رہے یہاں تک کہ آپ اس دارِفانی سے گزر گئے۔

(۲۷۱۹)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ وَهِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ حَمَّادٌ وَاَظُنُّ اَيُّوْبَ قَدْ سَمِعَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا رَاَيْتُهٗ صَامَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَمَضَانَ۔

(۲۷۱۹) حضرت عبداللہ بن شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے۔ آپ افطار کرتے تو ہم کہتے کہ آپ افطار ہی کرتے رہیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت سے آپ مدینہ تشریف لائے ہیں میں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے رمضان کے علاوہ کسی مہینہ میں پورا مہینہ روزے رکھے ہوں۔

(۲۷۲۰)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْاِسْنَادِ هِشَامًا وَّلَا مُحَمَّدًا۔

(۲۷۲۰) حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۷۲۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ

(۲۷۲۱) اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

عَنْ اَبِی النَّضْرِ مَوْلٰی عُمَرَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنَّھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَصُوْمُ وَمَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَیْتُہٗ فِیْ شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْہُ صِیَامًا فِیْ شَعْبَانَ۔

ﷺ روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار نہیں کریں گے اور آپ افطار کرتے تو ہم کہتے کہ آپ روزے نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے مہینہ کے علاوہ کسی اور مہینہ میں پورا مہینہ روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ ہی میں نے آپ کو شعبان کے مہینہ کے علاوہ کسی اور مہینہ میں اتنی کثرت سے روزے رکھتے ہوئے دیکھا۔

(۲۷۲۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَۃَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَبِیْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ سَاَلْتُ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا عَنْ صِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَلَمْ اَرَہٗ صَآئِمًا مِنْ شَھْرٍ قَطُّ اَکْثَرَ مِنْ صِیَامِہٖ مِنْ شَعْبَانَ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ کُلَّہٗ کَانَ یَصُوْمُ شَعْبَانَ اِلَّا قَلِیْلًا۔

(۲۷۲۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے روزوں کے بارے میں پوچھا تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ روزے رکھتے رہتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے ہی رکھتے رہیں گے اور آپ افطار کرتے تو ہم کہتے کہ آپ افطار ہی کرتے رہیں گے اور میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے شعبان کے مہینہ سے زیادہ کسی اور مہینہ میں اتنی کثرت سے روزے رکھے ہوں۔ آپ شعبان کے تھوڑے روزوں کے علاوہ پورا مہینہ روزے رکھتے تھے۔

(۲۷۲۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ ھِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الشَّھْرِ مِنَ السَّنَۃِ اَکْثَرَ صِیَامًا مِنْہُ فِیْ شَعْبَانَ وَکَانَ یَقُوْلُ خُذُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰہَ لَنْ یَّمَلَّ حَتّٰی تَمَلُّوْا وَکَانَ یَقُوْلُ اَحَبُّ الْعَمَلِ اِلَی اللّٰہِ مَا دَاوَمَ عَلَیْہِ صَاحِبُہٗ وَاِنْ قَلَّ۔

(۲۷۲۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں (رمضان کے علاوہ) شعبان سے زیادہ روزے نہیں رکھتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تمہیں جتنی طاقت ہو اُتنے اعمال کرو کیونکہ اللہ تمہیں (اجر عطا کرنے سے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم (اعمال کرتے) تھک نہ جاؤ اور آپ فرماتے تھے کہ اللہ کے نزدیک اعمال میں سب سے محبوب وہ عمل ہے کہ جس پر اُسے کوئی کرنے والا ہمیشگی کرے اگرچہ وہ کم ہو۔

(۲۷۲۴)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّھْرَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ مَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ شَھْرًا کَامِلًا قَطُّ غَیْرَ رَمَضَانَ وَکَانَ یَصُوْمُ اِذَا صَامَ حَتّٰی یَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰہِ لَا یُفْطِرُ وَیُفْطِرُ اِذَا اَفْطَرَ حَتّٰی

(۲۷۲۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی مہینہ رمضان کے علاوہ مکمل مہینہ روزے نہیں رکھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تو کہنے والا کہتا: نہیں اللہ کی قسم! اب آپ افطار نہیں کریں گے (روزے چھوڑیں گے نہیں) اور جب افطار کرتے تو کہنے والا کہتا: نہیں اللہ کی قسم! اب آپ روزہ

يَقُوْلَ الْقَائِلُ لَا وَاللّٰهِ لَا يَصُوْمُ۔

نہیں رکھیں گے۔

(۲۷۲۵) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ غُنْدَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ۔

(۲۷۲۵) حضرت ابی بشر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت کی گئی ہے۔

(۲۷۲۶) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ صَوْمِ رَجَبٍ وَ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ فِیْ رَجَبٍ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ۔

(۲۷۲۶) حضرت عثمان بن حکیم انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے رجب کے روزوں کے بارے میں پوچھا اور ہم اس وقت کے مہینہ ہی میں تھے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ (اب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ (اب) آپ روزہ نہیں رکھیں گے۔

(۲۷۲۷) وَ حَدَّثَنِيْهِ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰی اَخْبَرَنَا عِيْسَی ابْنُ يُوْنُسَ كِلَاهُمَا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۷۲۷) حضرت عثمان بن حکیم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۲۸) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰی يُقَالَ قَدْ صَامَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰی يُقَالَ قَدْ اَفْطَرَ قَدْ اَفْطَرَ۔

(۲۷۲۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جانے لگتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم روزے ہی رکھتے رہیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے (روزہ نہ رکھتے) یہاں تک کہ کہا جانے لگا کہ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار ہی کرتے رہیں گے۔

۴۹۰: باب النَّهْيِ عَنْ صَوْمِ الدَّهْرِ لِمَنْ تَضَرَّرَ بِهٖ اَوْ فَوَّتَ بِهٖ حَقًّا اَوْ لَمْ يُفْطِرِ الْعِيْدَيْنِ وَالتَّشْرِيْقَ وَبَيَانِ تَفْضِيْلِ صَوْمِ

باب: صوم دہر (یعنی ہمیشہ روزے رکھنا) یہاں تک کہ عید اور تشریق کے دنوں میں بھی روزہ رکھنے کی ممانعت (اور صومِ داؤدی) یعنی ایک دن روزہ رکھنا

يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمٍ

(۲۷۲۹)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ وَهْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ يَقُوْلُ لَاَقُوْمَنَّ اللَّيْلَ وَلَاَصُوْمَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لَهٗ قَدْ قُلْتُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّكَ لَا تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَذٰلِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَاَفْطِرْ يَوْمًا وَذٰلِكَ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ اَعْدَلُ الصِّيَامِ قَالَ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَاَنْ اَكُوْنَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْاَيَّامَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِيْ وَمَالِيْ۔

(۲۷۳۰)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرُّوْمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَاوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَتّٰى نَاْتِيَ اَبَا سَلَمَةَ فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهِ رَسُوْلًا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَاِذَا عِنْدَ بَابِ دَارِهٖ مَسْجِدٌ فَكُنَّا فِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى خَرَجَ اِلَيْنَا فَقَالَ اِنْ تَشَآءُوْا اَنْ تَدْخُلُوْا وَاِنْ تَشَآءُوْا

اور ایک دن روزہ نہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۲۷۲۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (میرے بارے میں) خبر دی گئی کہ وہ کہتا ہے کہ میں رات بھر نماز پڑھتا رہوں گا اور دن کو روزہ رکھتا رہوں گا جب تک کہ میں زندہ رہوں۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اسی طرح کہتا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! (جی ہاں) میں نے کہا ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو یہ نہیں کر سکے گا۔تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور نیند بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور مہینہ میں تین دن روزے رکھ لیا کر کیونکہ ایک نیکی کا دس گنا اُجر ملتا ہے اور یہ زمانہ کے روزے رکھنے کی طرح ہے۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن افطار کر اور یہی داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور یہی اعتدال والے روزے ہیں۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی چیز نہیں۔حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ کاش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ مہینے میں تین دنوں کے روزے رکھو میں قبول کر لیتا تو یہ بات مجھے اپنے گھر بار اور اپنے مال سے زیادہ پسند ہوتی۔

(۲۷۳۰) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ چلے۔یہاں تک کہ ہم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو ہم نے اُن کی طرف ایک قاصد بھیجا تو وہ باہر تشریف لائے اور ان کے گھر کے دروازے کے پاس ایک مسجد تھی۔انہوں نے کہا کہ ہم مسجد میں تھے یہاں تک کہ آپ ہماری طرف تشریف لے آئے۔حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو گھر چلتے ہیں اور اگر تم

اَنْ تَقْعُدُوْا هٰهُنَا قَالَ فَقُلْنَا لَا بَلْ نَقْعُدُ هٰهُنَا فَحَدِّثْنَا قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَاَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ قَالَ فَاِمَّا ذُكِرْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَیَّ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ لِیْ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فَقُلْتُ بَلٰى يَا نَبِیَّ اللّٰهِ وَلَمْ اُرِدْ بِذٰلِكَ اِلَّا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ بِحَسْبِكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّهٗ كَانَ اَعْبَدَ النَّاسِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا صَوْمُ دَاوٗدَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَاقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِیْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِیْ كُلِّ عِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِیْ كُلِّ عَشْرٍ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاقْرَاْهُ فِیْ كُلِّ سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ فَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَیَّ قَالَ وَقَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَا تَدْرِیْ لَعَلَّكَ يَطُوْلُ بِكَ عُمْرٌ قَالَ فَصِرْتُ اِلَى الَّذِیْ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَبِرْتُ وَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

چاہو تو یہیں بیٹھ جاتے ہیں۔ تو ہم نے کہا کہ نہیں بلکہ ہم یہیں بیٹھیں گے۔ آپ ہمیں حدیثیں بیان کریں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور ہر رات قرآنِ مجید پڑھتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (میرے بارے میں) ذکر کیا گیا تو آپ نے مجھے بلوایا تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: مجھے یہ خبر دی گئی کہ تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور ہر رات قرآنِ مجید پڑھتا ہے؟ تو میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میرا اس سے سوائے خیر کے اور کوئی مقصد نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے یہی کافی ہے کہ تو ہر مہینے تین دن روزے رکھ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تو اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ کیونکہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ آپ نے فرمایا: وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور آپ نے فرمایا: ہر مہینے ایک قرآن مجید ختم کیا کر۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا: بیس دنوں میں ایک قرآن مجید پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ پھر آپ نے فرمایا: دس دن میں ایک قرآن مجید پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کیا: میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا: پھر تو سات دن میں ایک قرآن مجید پڑھ لیا کر اور اس سے زیادہ اپنے آپ کو مشقت میں مت ڈال کیونکہ تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا کہ میں نے سختی کی پھر مجھ پر سختی کی گئی۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں آپ نے مجھ سے فرمایا کہ تو نہیں جانتا شاید کہ تیری عمر لمبی ہو۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ

عنہما کہتے ہیں کہ پھر میں اس عمر تک پہنچ گیا جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نشاندہی فرمائی تھی اور جب میں بوڑھا ہو گیا تو میں یہ چاہنے لگا کہ کاش کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دی گئی رخصت میں قبول کر لیتا۔

(۲۷۳۱)وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِيهِ بَعْدَ قَوْلِهِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ لَكَ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ وَقَالَ فِي الْحَدِيثِ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيثِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْئًا وَلَمْ يَقُلْ وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلٰكِنْ قَالَ وَإِنَّ لِوَلَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔

(۲۷۳۱) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت کیا گیا ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ ہر مہینے تین روزے کے بعد ہے کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا اجر ہے اور یہ سارے زمانہ کے برابر ہے اور اس حدیث میں ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام کے روزے کیا تھے؟ آپ نے فرمایا: آدھا زمانہ۔ اور اس حدیث میں قرآن مجید پڑھنے کے بارے میں کچھ بھی ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ بھی نہیں کہا کہ تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور لیکن اس میں ہے کہ تیرے بیٹے کا بھی تجھ پر حق ہے۔

(۲۷۳۲)حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِي زُهْرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ وَأَحْسِبُنِي قَدْ سَمِعْتُهُ أَنَا مِنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي عِشْرِينَ لَيْلَةً قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَاقْرَأْهُ فِي سَبْعٍ وَلَا تَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

(۲۷۳۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ہر مہینہ میں ایک قرآن مجید پڑھو۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو بیس راتوں میں قرآن مجید پڑھ۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر تو سات دنوں میں قرآن مجید پڑھ اور اس سے زیادہ نہ کر۔ (یعنی اس سے کم وقت میں قرآن مجید ختم نہ کر)

(۲۷۳۳)وَ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ ابْنِ الْحَكَمِ بْنِ ثَوْبَانَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ۔

(۲۷۳۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہو جا کہ رات کو کھڑا رہتا تھا (عبادت کرتا رہتا) پھر اُس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(۲۷۳۴)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَزْعُمُ أَنَّ أَبَا الْعَبَّاسِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ

(۲۷۳۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (میرے بارے میں) یہ بات پہنچی کہ میں (مسلسل) روزے رکھتا رہتا ہوں اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہوں تو آپ نے

عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِّىْ اَصُوْمُ اَسْرُدُ وَاُصَلِّي اللَّيْلَ فَاِمَّا اَرْسَلَ اِلَيَّ وَاِمَّا لَقِيْتُهُ فَقَالَ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِعَيْنَيْكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِاَهْلِكَ حَظًّا فَصُمْ وَاَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ اِنِّيْ اَجِدُنِيْ اَقْوٰى مِنْ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَكَيْفَ كَانَ دَاوٗدُ يَصُوْمُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى قَالَ مَنْ لِيْ بِهٰذِهٖ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ عَطَآءٌ فَلَا اَدْرِيْ كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْاَبَدِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ لَاصَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ۔

میری طرف پیغام بھیجا (تاکہ میں آپ سے ملاقات کروں) تو میں نے آپ سے ملاقات کی۔ آپ نے فرمایا کہ کیا مجھے یہ خبر نہیں دی گئی کہ تو روزے رکھتا رہتا ہے اور افطار نہیں کرتا اور رات بھر نماز پڑھتا رہتا ہے تو تو اس طرح نہ کر کیونکہ تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر اور نماز بھی پڑھ اور نیند بھی کر اور ہر دس دنوں میں سے ایک دن کا روزہ رکھ اور یہ تیرے لیے نو روزوں کا اجر بن جائے گا۔ حضرت عبداللہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں' اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا: حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں کی طرح روزے رکھ لے۔ انہوں نے عرض کیا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کس طرح تھے؟ اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور نہیں بھاگتے تھے جب کسی دشمن سے ملاقات ہو جائے۔ حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: اے اللہ کے نبی! یہ میرے لیے کیسے ہو سکتا ہے؟ عطا راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ ہمیشہ کے روزوں کا ذکر کیسے آ گیا؟ نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں (قبول) اُس کے روزے جس نے ہمیشہ رکھے۔ نہیں (قبول) اُس کے روزے جس نے ہمیشہ روزے رکھے نہیں قبول اس کے روزے جس نے ہمیشہ روزے رکھے۔

(۲۷۳۵) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اِنَّ اَبَا الْعَبَّاسِ الشَّاعِرَ اَخْبَرَهٗ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُو الْعَبَّاسِ السَّائِبُ بْنُ فَرُّوْخَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ ثِقَةٌ عَدْلٌ۔

(۲۷۳۵) اس سند کے ساتھ بھی یہ روایت اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ (اور اس میں ہے کہ) انہوں نے کہا کہ حضرت ابو العباس سائب بن فروخ مکہ والوں میں سے ہیں اور ثقہ اور عادل ہیں۔

(۲۷۳۶) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ سَمِعَ اَبَا الْعَبَّاسِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اِنَّكَ لَتَصُوْمُ الدَّهْرَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ وَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهِكَتْ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْاَبَدَ

(۲۷۳۶) حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ! تو ہمیشہ روزے رکھتا ہے اور رات بھر قیام کرتا ہے اور اگر تو اسی طرح کرے گا تو تیری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور کمزور ہو جائیں گی۔ کوئی روزے (قبول) نہیں جس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ مہینے میں سے تین دنوں کے روزے رکھنا سارے مہینے کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ کی طاقت

صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الشَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ فَاِنِّيْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوُدَ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى۔

(۲۷۳۷)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِيْ ثَابِتٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ نَفِهَتِ النَّفْسُ۔

(۲۷۳۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَقُوْمُ اللَّيْلَ وَتَصُوْمُ النَّهَارَ قَالَ اِنِّيْ اَفْعَلُ ذٰلِكَ قَالَ فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنَاكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ لِعَيْنِكَ حَقٌّ وَلِنَفْسِكَ حَقٌّ وَلِاَهْلِكَ حَقٌّ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَاَفْطِرْ۔

(۲۷۳۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَاَحَبَّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ وَكَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

(۲۷۴۰)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ عَمْرَو ابْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَحَبُّ الصِّيَامِ اِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ نِصْفَ الدَّهْرِ وَاَحَبُّ الصَّلَاةِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَرْقُدُ شَطْرَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُوْمُ ثُمَّ يَرْقُدُ اٰخِرَهٗ وَيَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ

رکھتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ حضرت داؤدؑ کے روزے رکھ لے کہ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور نہیں بھاگتے تھے جب کسی (دشمن) سے ملاقات (مڈبھیڑ) ہو جاتی۔

(۲۷۳۷) اس سند کے ساتھ حضرت حبیب بن ابی ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں بیان کیا اور فرمایا کہ وہ خود کمزور ہو جائیں گے۔

(۲۷۳۸) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے۔فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا کہ کیا مجھے خبر نہیں دی گئی کہ تو رات بھر قیام کرتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے؟ حضرت عبداللہؓ نے عرض کیا: میں اسی طرح کرتا ہوں۔آپ نے فرمایا کہ جب تو اس طرح کرے گا تو تیری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور تیرا نفس (جسم) کمزور ہو جائے گا۔تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے نفس کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے۔تو قیام بھی کر اور نیند بھی کر اور روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر۔

(۲۷۳۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ روزوں میں سے سب سے پسندیدہ روزے اللہ کے نزدیک حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور نماز میں اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔وہ آدھی رات سوتے تھے اور تیسرا حصہ قیام کرتے تھے اور رات کا چھٹا حصہ سوتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے جبکہ ایک دن افطار کرتے تھے۔

(۲۷۴۰) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور وہ آدھا زمانہ روزے رکھتے تھے اور نماز میں اللہ کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے۔وہ آدھی رات سوتے تھے پھر قیام کرتے تھے پھر آپ سو جاتے اور آدھی رات کے بعد رات کے تیسرے حصّہ میں قیام کرتے۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے عمرو بن

شَطْرِهٖ قُلْتُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ اَعَمْرُو بْنُ اَوْسٍ كَانَ يَقُوْلُ يَقُوْمُ ثُلُثَ اللَّيْلِ بَعْدَ شَطْرِهٖ قَالَ نَعَمْ۔

دینار سے کہا کہ کیا عمرو بن اوس آدھی رات کے بعد رات کے تیسرے حصہ میں قیام کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

(۲۷۴۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الْمَلِيْحِ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْكَ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهٗ صَوْمِىْ فَدَخَلَ عَلَىَّ فَاَلْقَيْتُ لَهٗ وِسَادَةً مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْاَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِىْ وَبَيْنَهٗ فَقَالَ لِىْ اَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَدَ عَشَرَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَاِفْطَارُ يَوْمٍ۔

(۲۷۴۱) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے میرے روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ میری طرف تشریف لائے۔ میں نے آپ کے لیے چمڑے کا گدا بچھایا جس میں کھجوروں کی چھال بھری ہوئی تھی تو آپ زمین پر بیٹھ گئے اور وہ گدا میرے اور آپ کے درمیان تھا تو آپ نے مجھے فرمایا: کیا تجھے ہر مہینے تین دن کے روزے کافی نہیں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: پانچ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: سات۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: نو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: گیارہ۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزوں سے بڑھ کر اور کوئی روزہ نہیں کہ انہوں نے آدھا زمانہ روزے رکھے۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے۔

(۲۷۴۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِىَ قَالَ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِىَ قَالَ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِىَ قَالَ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَرْبَعَةَ اَيَّامٍ وَلَكَ اَجْرُ مَا بَقِىَ قَالَ اِنِّىْ اُطِيْقُ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ اَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللّٰهِ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(۲۷۴۲) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تو ایک دن کا روزہ رکھ اور یہ تیرے لیے باقی دنوں کا بھی اَجر بن جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو دو دنوں کا روزہ رکھ اور یہ تیرے لیے باقی دنوں کا بھی اَجر بن جائے گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو تین دن روزے رکھ اور یہ تیرے باقی دنوں کے لیے بھی اَجر بن جائیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو چار دنوں کے روزے رکھ لے اور یہ تیرے باقی دنوں کے لیے بھی اَجر بن جائیں گے۔ حضرت عبداللہ

كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تو وہ روزے رکھ جو اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

(۲۷۴۳)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَلِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَظًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَظًّا صُمْ وَاَفْطِرْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِیْ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ صَوْمَ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَّاَفْطِرْ يَوْمًا فَكَانَ يَقُوْلُ يَا لَيْتَنِیْ اَخَذْتُ بِالرُّخْصَةِ۔

(۲۷۴۳)حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ بن عمرو! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تو دن کو روزہ رکھتا اور رات بھر قیام کرتا ہے۔ تو اس طرح نہ کر کیونکہ تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری آنکھوں کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تو روزہ بھی رکھ اور افطار بھی کر۔ ہر مہینے میں سے تین دنوں کے روزے رکھ۔ یہ زمانے کے روزوں کی طرح ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تو حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھ۔ وہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔ (بعد میں) حضرت عبداللہ فرمایا کرتے تھے کہ کاش کہ میں نے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے) دی گئی رخصت پر عمل کرلیا ہوتا۔

۴۹۱: باب اِسْتِحْبَابِ صِيَامِ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّصَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ وَ عَاشُوْرَآءَ وَالْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ

باب: ہر مہینے تین دن کے روزے اور یوم عرفہ کا ایک اور عاشورہ اور سوموار اور جمعرات کے دن کے روزے کے استحباب کے بیان میں

(۲۷۴۴)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ يَزِيْدَ الرِّشْكِ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ مُعَاذَةُ الْعَدَوِيَّةُ اَنَّهَا سَاَلَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصُوْمُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ قَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ لَهَا مِنْ اَیِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ يُبَالِیْ مِنْ اَیِّ اَيَّامِ الشَّهْرِ يَصُوْمُ۔

(۲۷۴۴)حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر مہینے تین دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! تو میں نے عرض کیا کہ مہینے کے کن دنوں کے روزے رکھتے تھے؟ سیّدہ عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ دنوں کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ مہینے کے جن دنوں میں سے چاہتے روزے رکھ لیتے۔

(۲۷۴۵)وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِیُّ حَدَّثَنَا مَهْدِیٌّ وَهُوَ ابْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ

(۲۷۴۵)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یا کسی آدمی سے فرمایا اور وہ

ابْنُ جَرِيْرٍ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ اَوْ قَالَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَسْمَعُ يَا فُلَانُ اَصُمْتَ مِنْ سُرَّةِ هٰذَا الشَّهْرِ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔

سن رہے تھے۔اے فلاں! کیا تو نے اس مہینے کے درمیان میں سے روزے رکھے ہیں؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تو افطار کر لے تو دو دنوں کے اور روزے رکھنا۔

(۲۷۴۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدِ الزِّمَّانِيِّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَجُلٌ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ كَيْفَ تَصُوْمُ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ قَوْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ غَضَبَهٗ قَالَ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ فَجَعَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُرَدِّدُ هٰذَا الْكَلَامَ حَتّٰى سَكَنَ غَضَبُهٗ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الدَّهْرَ كُلَّهٗ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ قَالَ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيْقُ ذٰلِكَ اَحَدٌ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذَاكَ صَوْمُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ مَنْ يَّصُوْمُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُّ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ فَهٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ۔

(۲۷۴۶)حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ آپ روزے کیسے رکھتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بات سے غصہ میں آ گئے اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو غصہ کی حالت میں دیکھا تو کہنے لگے: رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ الخ ''ہم اللہ تعالیٰ سے اُس کو رب مانتے ہوئے اور اسلام کو دین مانتے ہوئے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی مانتے ہوئے راضی ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے غضب سے اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غضب سے۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے اس کلام کو بار بار دُہراتے رہے یہاں تک کہ آپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو آدمی ساری عمر روزے رکھے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: نہ اس نے روزہ رکھا اور نہ اُس نے افطار کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جو آدمی دو دن روزے رکھے اور ایک دن افطار کرے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ کون ہے جو اس کی طاقت رکھتا ہو؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جو آدمی ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جو آدمی ایک دن روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے اُس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس کی طاقت ہوتی۔پھر آپ نے فرمایا: ہر مہینے تین دن روزے رکھنا اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا' یہ پورے ایک زمانہ کے روزے کے برابر ہے اور عرفہ کے دن روزہ رکھنے سے میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید کرتا ہوں کہ یہ ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے بھی میں اللہ تعالیٰ کی ذات سے اُمید کرتا ہوں کہ یہ ایک روزہ اس کے ایک سال پہلے کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔

(۲۷۴۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِيَّ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِبَيْعَتِنَا بَيْعَةً قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ مَا صَامَ وَمَا اَفْطَرَ قَالَ فَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمَيْنِ وَاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَاِفْطَارِ يَوْمَيْنِ قَالَ لَيْتَ اَنَّ اللّٰهَ قَوَّانَا لِذٰلِكَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمٍ وَّاِفْطَارِ يَوْمٍ قَالَ ذَاكَ صَوْمُ اَخِيْ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيْهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ اَوْ اُنْزِلَ عَلَيَّ فِيْهِ قَالَ فَقَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانَ اِلٰی رَمَضَانَ صَوْمُ الدَّهْرِ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ فَقَالَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ قَالَ مُسْلِمٌ وَفِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَسَكَتْنَا عَنْ ذِكْرِ الْخَمِيْسِ لَمَّا نُرَاهُ وَهْمًا۔

(۲۷۴۷)حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ غصہ ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: ہم اللہ تعالیٰ کو رب مانتے ہوئے اور اسلام کو دین مانتے ہوئے اور محمد ﷺ کو رسول مانتے ہوئے راضی ہیں اور (جو ہم نے آپ کے ہاتھ پر) بیعت کی اُس بیعت پر بھی راضی ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے صوم دہر (ساری عمر کے روزے) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ نہ اُس نے روزہ رکھا اور نہ اُس نے افطار کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے دو دن روزے اور ایک دن افطار کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے ایک دن روزہ اور دو دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کاش کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی طاقت عطا کرتا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے ایک دن روزہ اور ایک دن افطار کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ روزے میرے بھائی حضرت داؤد علیہ السلام کے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ سے سوموار (کے دن) کے روزہ کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جس میں مجھے پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھے مبعوث کیا گیا یا اسی دن مجھ پر (قرآن) نازل کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ہر مہینے تین روزے اور ایک رمضان کے بعد دوسرے رمضان کے روزے رکھنا (صوم دہر) ساری عمر کے روزوں کے برابر ہے۔ راوی کہتے ہیں آپ سے عرفہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: (یہ روزہ رکھنا) گزرے ہوئے سال اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ سے عاشورہ کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ نے فرمایا: (یہ روزہ رکھنا) گزرے ہوئے ایک سال (کے گناہوں کا) کفارہ بن جاتا ہے۔ امام مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور اس حدیث میں شعبہ کی روایت میں ہے۔ آپ سے پیر اور جمعرات (کے دن کے) روزوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو ہم جمعرات کے ذکر سے خاموش رہے کیونکہ ہم اس میں وہم خیال کرتے ہیں۔

(۲۷۴۸)وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۷۴۸)حضرت شعبہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۷۴۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ ذَكَرَ فِيْهِ الْاِثْنَيْنِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْخَمِيْسَ۔

(۲۷۴۹)اس سند کے ساتھ بھی اس طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں سوموار کا ذکر ہے اور جمعرات کا ذکر نہیں کیا۔

(۲۷۵۰)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ الزِّمَّانِیِّ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔

(۲۷۵۰)حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسی دن میں مجھے پیدا کیا گیا اور اس دن میں مجھ پر (پہلی) وحی نازل کی گئی۔

۴۹۲:باب صَوْمِ شَهْرِ شَعْبَانَ.

باب: شعبان کے مہینے کے روزوں کے بیان میں

(۲۷۵۱)وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَلَمْ اَفْهَمْ مُطَرِّفًا عَنْ هَدَّابٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ اَوْ لِاٰخَرَ اَصُمْتَ مِنْ سُرَرِ شَهْرِ شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاِذَا اَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ۔

(۲۷۵۱)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے یا کسی دوسرے سے فرمایا کہ کیا تو نے شعبان کے مہینے میں روزہ رکھا ہے؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تو افطار کرے تو (بعد میں) دو دنوں کے روزے رکھنا۔

(۲۷۵۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِی الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَيْئًا فَقَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَفْطَرْتَ مِنْ رَمَضَانَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ مَكَانَهٗ۔

(۲۷۵۲)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا تو نے اس مہینے کے درمیان میں کچھ روزے رکھے ہیں؟ تو اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب تو رمضان کے روزے افطار کر لے تو (عید الفطر کے بعد) اس کی جگہ دو روزے رکھنا۔

(۲۷۵۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ اَخِیْ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

(۲۷۵۳)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا: کیا تو نے اس مہینے یعنی شعبان کے درمیان میں کچھ روزے رکھے ہیں؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ تو

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ هَلْ صُمْتَ مِنْ سَرَرِ هٰذَا الشَّهْرِ شَیْئًا یَعْنِی شَعْبَانَ قَالَ لَا قَالَ فَقَالَ لَهٗ اِذَا اَفْطَرْتَ رَمَضَانَ فَصُمْ یَوْمًا اَوْ یَوْمَیْنِ شُعْبَةُ الَّذِیْ شَكَّ فِیْهِ قَالَ وَاَظُنُّهٗ قَالَ یَوْمَیْنِ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو رمضان کے روزے افطار کر لے تو ایک دن یا دو دن کے روزے رکھ۔ شعبہ نے اس میں شک کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن فرمایا۔

(۲۷۵۴) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ وَیَحْیَی اللُّؤْلُؤِیُّ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَانِیءِ ابْنِ اَخِیْ مُطَرِّفٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۷۵۴) اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

۴۹۳: باب۔ فَضْلِ صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب: محرم کے روزوں کی فضیلت کے بیان میں

(۲۷۵۵) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْیَرِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ صَلَاةُ اللَّیْلِ۔

(۲۷۵۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے روزوں کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والی نماز رات کی نماز (تہجد) ہے۔

(۲۷۵۶) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَرْفَعُهٗ قَالَ سُئِلَ اَیُّ الصَّلَاةِ اَفْضَلُ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ وَاَیُّ الصِّیَامِ اَفْضَلُ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ الصَّلَاةُ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ وَاَفْضَلُ الصِّیَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ صِیَامُ شَهْرِ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ۔

(۲۷۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے) پوچھا گیا کہ فرض نماز کے بعد کونسی نماز سب سے افضل ہے؟ اور رمضان کے مہینے کے بعد کونسے روزے سب سے افضل ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز (تہجد) ہے اور رمضان کے مہینے کے روزوں کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔

(۲۷۵۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ ذِكْرِ الصِّیَامِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۷۵۷) حضرت عبدالملک بن عمیر سے اس سند کے ساتھ روایت ہے۔ اس میں نبی ﷺ کے روزوں کا اسی طرح ذکر کیا۔

۴۹۴: باب اِسْتِحْبَابِ صَوْمِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ اِتْبَاعًا لِرَمَضَانَ

باب: رمضان کے بعد ماہِ شوال کے دنوں میں چھ روزوں کے استحباب کے بیان میں

(۲۷۵۸) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَقُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ

(۲۷۵۸) حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ جَمِيعًا عَنْ اِسْمَاعِيلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِي سَعْدُ بْنُ سَعِيدِ ابْنِ قَيْسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتِ بْنِ الْحَارِثِ الْخَزْرَجِيِّ عَنْ اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۔

ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ ہمیشہ روزے رکھنے کی طرح ہے۔

(۲۷۵۹)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا سَعْدُ ابْنُ سَعِيدٍ اَخُوْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ اَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهِ۔

(۲۷۵۹)حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

(۲۷۶۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۲۷۶۰)حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

۴۹۵:باب فَضْلِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْحَثِّ عَلٰى طَلَبِهَا وَبَيَانِ مَحَلِّهَا وَاَرْجٰى اَوْقَاتِ طَلَبِهَا

باب: لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کی تلاش کے اوقات کے بیان میں

(۲۷۶۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَاَتْ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيَهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(۲۷۶۱)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے کچھ آدمیوں کو خواب میں (رمضان) کے آخری ہفتہ میں لیلۃ القدر دکھائی گئی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا (خواب میں) دیکھنا آخری سات راتوں کے مطابق ہے تو جو آدمی لیلۃ القدر کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اسے آخر سات راتوں میں تلاش کرے۔

(۲۷۶۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(۲۷۶۲)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیلۃ القدر کو (رمضان المبارک) کی آخری سات راتوں میں تلاش کیا کرو۔

(۲۷۶۳)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ

(۲۷۶۳)حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے

زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاٰى رَجُلٌ اَنَّ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرٰى رُؤْيَاكُمْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاطْلُبُوْهَا فِي الْوِتْرِ مِنْهَا۔

فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے لیلۃ القدر کو (رمضان) کی ستائیسویں رات دیکھا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تمہارا خواب (رمضان) کے آخری عشرہ میں واقع ہوا ہے تو تم لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

(۲۷۶۴)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلَيْلَةِ الْقَدْرِ اِنَّ نَاسًا مِنْكُمْ قَدْ اُرُوْا اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْاُوَلِ وَاُرِيَ نَاسٌ مِنْكُمْ اَنَّهَا فِي السَّبْعِ الْغَوَابِرِ فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ۔

(۲۷۶۴) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دیتے ہیں کہ ان کے باپ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے کچھ لوگوں نے لیلۃ القدر کو دیکھا کہ وہ ابتدائی سات راتوں میں ہے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر دکھائی گئی تو تم لیلۃ القدر کو (رمضان) کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔

(۲۷۶۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُقْبَةَ وَهُوَ ابْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ يَعْنِيْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاِنْ ضَعُفَ اَحَدُكُمْ اَوْ عَجَزَ فَلَا يُغْلَبَنَّ عَلَى السَّبْعِ الْبَوَاقِيْ۔

(۲۷۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کو (رمضان کے) آخری عشرہ میں تلاش کرو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی کمزور ہو یا عاجز ہو تو وہ آخری سات راتوں میں سستی نہ کرے۔

(۲۷۶۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ جَبَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُلْتَمِسَهَا فَلْيَلْتَمِسْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

(۲۷۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ جو آدمی لیلۃ القدر کو تلاش کرنا چاہتا ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اسے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔

(۲۷۶۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ جَبَلَةَ وَمُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَحَيَّنُوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ اَوْ قَالَ فِي السَّبْعِ الْاَوَاخِرِ۔

(۲۷۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لیلۃ القدر کو آخری عشرہ میں تلاش کرو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری ہفتہ میں۔

(۲۷۶۸)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

(۲۷۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے لیلۃ القدر (خواب میں) دکھائی گئی پھر میرے گھر والوں میں سے کسی نے مجھے جگا دیا تو میں اس کو بھول

عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِیْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اَیْقَظَنِیْ بَعْضُ اَهْلِیْ فَنُسِّیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ وَقَالَ حَرْمَلَةُ فَنَسِیْتُهَا۔

گیا تو تم اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور حرملہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔

(۲۷۶۹) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا بَكْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ فَاِذَا كَانَ مِنْ حِیْنِ تَمْضِیْ عِشْرُوْنَ لَیْلَةً وَّیَسْتَقْبِلُ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ یَرْجِعُ اِلٰی مَسْكَنِهٖ وَرَجَعَ مَنْ كَانَ یُجَاوِرُ مَعَهٗ ثُمَّ اِنَّهٗ اَقَامَ فِیْ شَهْرٍ جَاوَرَ فِیْهِ تِلْكَ اللَّیْلَةَ الَّتِیْ كَانَ یَرْجِعُ فِیْهَا فَخَطَبَ النَّاسَ فَاَمَرَهُمْ بِمَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُجَاوِرُ هٰذِهِ الْعَشْرَةَ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُجَاوِرَ هٰذِهِ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعِیَ فَلْیَبِتْ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ وَقَدْ رَاَیْتُ هٰذِهِ اللَّیْلَةَ فَاُنْسِیْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ كُلِّ وِتْرٍ وَقَدْ رَاَیْتُنِیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَطِیْنٍ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مُطِرْنَا لَیْلَةَ اِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فِیْ مُصَلّٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَقَدِ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَوَجْهُهٗ مُبْتَلٌّ طِیْنًا وَّمَآءً۔

(۲۷۶۹) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینے کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے تو جب بیس راتیں گزر جاتیں اور اکیسویں رات آتی تو آپ اپنی رہائش گاہ کی طرف لوٹ جاتے اور وہ بھی لوٹ جاتے جو آپ کے ساتھ اعتکاف میں ہوتے تھے پھر آپ نے ایک مہینہ کی اس رات میں اعتکاف فرمایا کہ جس رات میں (پہلے) آپ اپنے گھر میں لوٹ جاتے تھے پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اور جو اللہ نے چاہا وہ احکام لوگوں کو دیئے پھر آپ نے فرمایا کہ میں پہلے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرتا تھا پھر میرے لیے ظاہر ہوا کہ میں آخری عشرہ میں اعتکاف کروں تو جو آدمی میرے ساتھ اعتکاف میں ہے تو وہ اعتکاف والی جگہ پر رات گزارے اور مجھے اس رات کو لیلۃ القدر دکھائی گئی تو میں اس کو بھول گیا ہوں تو تم اس کو آخری عشرہ کی ہر طاق رات میں تلاش کرو اور میں نے (خواب میں) دیکھا ہے کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اکیسویں رات بارش ہوئی اور مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ میں پانی ٹپکا تو جب آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے آپ کے چہرۂ اقدس کی طرف دیکھا تو پانی اور مٹی (یعنی کیچڑ) لگی ہوئی تھی۔

(۲۷۷۰) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُجَاوِرُ فِیْ رَمَضَانَ الْعَشْرَ الَّتِیْ فِیْ وَسَطِ الشَّهْرِ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَثْبُتْ فِیْ

(۲۷۷۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور اس کے بعد اسی طرح حدیث بیان کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ (جس نے اعتکاف کیا) وہ اپنی اعتکاف والی جگہ میں ٹھہرے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ آپ کی پیشانی پانی اور

مُعْتَكِفِهِ وَقَالَ وَجَبِينُهُ مُمْتَلِئًا طِينًا وَمَآءً۔

مٹی سے آلودہ تھی۔

(۲۷۷۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ اعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ فِيْ قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ عَلٰى سُدَّتِهَا حَصِيْرٌ قَالَ فَاَخَذَ الْحَصِيْرَ بِيَدِهٖ فَنَحَّاهَا فِيْ نَاحِيَةِ الْقُبَّةِ ثُمَّ اَطْلَعَ رَاْسَهٗ فَكَلَّمَ النَّاسَ فَدَنَوْا مِنْهُ فَقَالَ اِنِّيْ اِعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوَّلَ اَلْتَمِسُ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ ثُمَّ اعْتَكَفْتُ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ ثُمَّ اُتِيْتُ فَقِيْلَ لِيْ اِنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَّعْتَكِفَ فَلْيَعْتَكِفْ فَاعْتَكَفَ النَّاسُ مَعَهٗ قَالَ وَاِنِّيْ اُرِيْتُهَا لَيْلَةَ وِتْرٍ وَاَنِّيْ اَسْجُدُ صَبِيْحَتَهَا فِيْ طِيْنٍ وَمَآءٍ فَاَصْبَحَ مِنْ لَيْلَةِ اِحْدٰى وَ عِشْرِيْنَ وَقَدْ قَامَ اِلَى الصُّبْحِ فَمَطَرَتِ السَّمَآءُ فَوَكَفَ الْمَسْجِدُ فَاَبْصَرْتُ الطِّيْنَ وَالْمَآءَ فَخَرَجَ حِيْنَ فَرَغَ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَجَبِيْنُهٗ وَرَوْثَةُ اَنْفِهٖ فِيْهِمَا الطِّيْنُ وَالْمَآءُ وَاِذَا هِيَ لَيْلَةُ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ۔

(۲۷۷۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے ابتدائی عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔ پھر آپ نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں ایک ترکی خیمہ میں اعتکاف فرمایا جس کے دروازے پر چٹائی لگی ہوئی تھی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے وہ چٹائی ہٹائی اور خیمہ کے ایک کونے میں اسے رکھ دیا پھر آپ نے اپنا سر مبارک (خیمہ) سے باہر نکالا اور لوگوں سے بات فرمائی تو وہ آپ کے قریب ہو گئے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے اس رات کی تلاش میں پہلے عشرے میں اعتکاف کیا تھا پھر میں نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا پھر (میرے پاس کسی کو) لایا گیا اور مجھ سے کہا گیا کہ یہ رات آخری عشرہ میں ہے تو تم میں سے جسے اعتکاف کرنا پسند ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اعتکاف کر لے تو لوگوں نے آپ کے ساتھ اعتکاف کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اس رات کو طاق رات میں دیکھا اور میں نے دیکھا کہ میں اسی طاق رات کی صبح کو مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ آپ نے اکیسویں رات کی صبح تک قیام کیا۔ صبح کے وقت بارش ہوئی اور مسجد سے پانی ٹپکا تو جس وقت آپ صبح کی نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ کی پیشانی اور ناک کی چوٹی کا کنارہ مٹی اور پانی سے آلودہ تھا اور یہ صبح آخری عشرہ کی اکیسویں رات کی تھی۔

(۲۷۷۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَاَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ لِيْ صَدِيْقًا فَقُلْتُ اَلَا تَخْرُجُ بِنَا اِلَى النَّخْلِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ فَقُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ نَعَمْ اِعْتَكَفْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْوُسْطٰى مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجْنَا صَبِيْحَةَ عِشْرِيْنَ

(۲۷۷۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے لیلۃ القدر کے متعلق بحث کی پھر میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جو کہ میرے دوست تھے۔ میں نے اُن سے کہا کیا آپ ہمارے ساتھ کھجوروں کے باغ تک نہیں نکلتے؟ وہ اپنے اوپر ایک چادر اوڑھے ہوئے میرے ساتھ نکلے تو میں نے اُن سے کہا کہ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کا تذکرہ سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کیا۔ بیسویں کی صبح کو ہم (اعتکاف سے)

فَخَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ نَسِيْتُهَا اَوْ اُنْسِيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ كُلِّ وِتْرٍ وَاِنِّیْ رَاَيْتُ اَنِّیْ اَسْجُدُ فِیْ مَآءٍ وَطِيْنٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَرْجِعْ قَالَ فَرَجَعْنَا وَ مَا نَرٰی فِی السَّمَآءِ قَزَعَةً قَالَ وَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمُطِرْنَا حَتّٰی سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيْدِ النَّخْلِ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِی الْمَآءِ وَالطِّيْنِ قَالَ حَتّٰی رَاَيْتُ اَثَرَ الطِّيْنِ فِیْ جَبْهَتِهٖ۔

نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ لیلۃ القدر مجھے دکھائی گئی ہے اور میں اسے بھول گیا ہوں یا آپ نے فرمایا کہ مجھے بھلا دی گئی اور تم اسے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے خواب میں دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ تو جس آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا تھا وہ واپس لوٹ جائے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم واپس لوٹ گئے اور ہم نے آسمان میں بادل کا کوئی ٹکڑا (اُس وقت) نہیں دیکھا تھا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (دفعتاً) بادل آئے اور پھر بارش ہوئی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو کہ کھجور کی شاخوں سے بنی ہوئی تھی۔ پھر نماز قائم کی گئی اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہے ہیں۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کی پیشانی مبارک میں مٹی کا نشان دیکھا۔

(۲۷۷۳) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيٰی ابْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِیْ حَدِيْثِهِمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ انْصَرَفَ وَعَلٰی جَبْهَتِهٖ وَاَرْنَبَتِهٖ اَثَرُ الطِّيْنِ۔

(۲۷۷۳) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے اور ان دونوں حدیثوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی اور ناک مبارک پر مٹی کے نشان تھے۔

(۲۷۷۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْاَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَبْلَ اَنْ تُبَانَ لَهٗ فَلَمَّا انْقَضَيْنَ اَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَقُوِّضَ ثُمَّ اُبِيْنَتْ لَهٗ اَنَّهَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فَاَمَرَ بِالْبِنَاءِ فَاُعِيْدَ ثُمَّ خَرَجَ عَلَی النَّاسِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهَا كَانَتْ اُبِيْنَتْ لِیْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ وَاِنِّیْ خَرَجْتُ لِاُخْبِرَكُمْ بِهَا فَجَآءَ رَجُلَانِ يَحْتَقَّانِ مَعَهُمَا الشَّيْطَانُ

(۲۷۷۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا (اور اس میں) آپ نے لیلۃ القدر کے ظاہر ہونے سے پہلے اسے تلاش کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب درمیانی عشرہ پورا ہو گیا تو آپ نے خیمہ کو نکالنے کا حکم فرمایا پھر آپ کو آگاہ کیا گیا کہ لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہے۔ آپ نے پھر خیمہ لگانے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ لوگوں (صحابہؓ) کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! مجھے لیلۃ القدر کے بارے میں بتایا گیا تھا اور میں اس کی خبر دینے کے لیے نکلا تھا کہ دو آدمی لڑتے ہوئے نظر آئے۔ اُن کے ساتھ شیطان تھا۔ تو میں اسے بھول گیا ہوں تو اب تم لیلۃ القدر کو رمضان

فَنُسِّيْتُهَا فَالْتَمِسُوْهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ الْتَمِسُوْهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا سَعِيْدٍ اِنَّكُمْ اَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا قَالَ اَجَلْ نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْكُمْ قَالَ قُلْتُ مَا التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ قَالَ اِذَا مَضَتْ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرِيْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا ثِنْتَيْنِ وَعِشْرِيْنَ وَهِيَ التَّاسِعَةُ فَاِذَا مَضَتْ ثَلَاثٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا السَّابِعَةُ فَاِذَا مَضٰى خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ فَالَّتِيْ تَلِيْهَا الْخَامِسَةُ وَقَالَ ابْنُ خَلَّادٍ مَكَانَ يَحْتَقَّانِ يَخْتَصِمَانِ۔

کے آخری عشرہ کی نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا: ابوسعید! ہم سے زیادہ گنتی کو تم جانتے ہو۔ تو وہ کہنے لگے کہ ہاں! اس بارے میں ہم تم سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔ راوی نے کہا کہ میں نے عرض کیا کہ نویں اور ساتویں اور پانچویں کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے فرمایا: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ اکیسویں رات گزارنے کے بعد جو بائیسویں رات آتی ہے وہی نویں رات ہے اور جب بائیسویں رات گزارنے کے بعد چوبیسویں رات آتی ہے وہی ساتویں رات ہے اور جب پچیسویں رات گزارنے کے بعد چھبیسویں رات آتی ہے تو وہی پانچویں رات ہے۔

(۲۷۷۵)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَهْلِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْاَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ عَنِ الضَّحَّاكِ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُرِيْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ اُنْسِيْتُهَا وَاَرَانِيْ صُبْحَتَهَا اَسْجُدُ فِيْ مَاءٍ وَّطِيْنٍ قَالَ فَمُطِرْنَا لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ فَصَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْصَرَفَ وَاِنَّ اَثَرَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُنَيْسٍ يَقُوْلُ ثَلَاثٍ وَّعِشْرِيْنَ۔

(۲۷۷۵) حضرت عبداللہ بن انیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی پھر اُسے بھلا دیا گیا اور میں نے اس کی صبح دیکھا کہ میں پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ تیئسویں رات بارش ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ کی پیشانی اور ناک پر پانی اور مٹی کے نشان تھے۔ حضرت عبداللہ ابن بن اُنیس رضی اللہ عنہ تیئسویں رات کو (لیلۃ القدر) فرماتے تھے۔

(۲۷۷۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَوَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلْتَمِسُوْا وَقَالَ وَكِيْعٌ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

(۲۷۷۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو۔ ابن نمیر نے کہا اِلْتَمِسُوْا وکیع نے کہا تَحَرَّوْا۔

(۲۷۷۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدَةَ وَعَاصِمِ بْنِ اَبِي النَّجُوْدِ سَمِعَا زِرَّ ابْنَ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ

(۲۷۷۷) حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور عرض کیا کہ آپ کے بھائی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو آدمی سارا سال قیام کرے گا تو وہ لیلۃ القدر کو پا لے گا۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اُس پر رحم فرمائے وہ یہ چاہتے تھے کہ کہیں لوگ ایک

الْحَوْلَ يُصِبْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ رَحِمَهُ اللّٰهِ اَرَادَ اَنْ لَّا يَتَّكِلَ النَّاسُ اَمَا اِنَّهٗ قَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ فَقُلْتُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْعَلَامَةِ اَوْ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهَا تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا۔

ہی رات پر نہ بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں ورنہ یقیناً وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ لیلۃ القدر رمضان میں ہے اور وہ بھی رمضان کے آخری عشرے میں ہے اور وہ رات ستائیسویں رات ہے پھر انہوں نے بغیر استثناء (ان شاء اللہ کے بغیر) کے قسم کھائی کہ لیلۃ القدر ستائیسویں رات ہے۔ میں نے عرض کیا: اے ابوالمنذر! آپ یہ بات کس وجہ سے فرما رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ اس دلیل اور نشانی کی بنا پر کہ جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دی ہے کہ یہ وہ رات ہے کہ اس رات کے بعد کے دن (جو سورج) طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعائیں نہیں ہوتیں۔

(۲۷۷۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَةَ بْنَ اَبِيْ لُبَابَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ اُبَيٌّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَعْلَمُهَا قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْثَرُ عِلْمِيْ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقِيَامِهَا هِيَ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ وَاِنَّمَا شَكَّ شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْحَرْفِ هِيَ اللَّيْلَةُ الَّتِيْ اَمَرَنَا بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَحَدَّثَنِيْ بِهَا صَاحِبٌ لِيْ عَنْهُ۔

(۲۷۷۸) حضرت زرّ بن حبیش حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے لیلۃ القدر کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! میں اس رات کو جانتا ہوں۔ شعبہ نے کہا کہ (حضرت اُبی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) کہ مجھے سب سے زیادہ اس بات پر یقین ہے کہ یہ وہی رات ہے کہ جس رات میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قیام کا حکم فرمایا اور وہ ستائیسویں رات ہے۔ شعبہ کو حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے ان الفاظ میں شک ہے کہ یہ وہی رات ہے کہ جس میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا۔

(۲۷۷۹) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ وَهُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَذَاكَرْنَا لَيْلَةَ الْقَدْرِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَذْكُرُ حِيْنَ طَلَعَ الْقَمَرُ وَهُوَ مِثْلُ شِقِّ جَفْنَةٍ۔

(۲۷۷۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس لیلۃ القدر کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کس کو یاد ہے کہ جس وقت چاند طلوع ہوا (لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں چاند) طشت کے ایک ٹکڑے کی طرح طلوع ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: لیلۃ القدر کے تعین کے بارے میں علماء نے چوالیس اقوال بیان فرمائے ہیں جن میں سے دس اقوال اہم اور ان میں سے پہلا قول سب سے اہم ہے: (۱) رمضان المبارک کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک (۲) رمضان المبارک کی ستائیسویں رات (۳) پورے سال میں گھومتی ہے (۴) پورے رمضان کے مہینے میں گھومتی ہے (۵) اوّل رمضان (۶) نصف رمضان کی رات (۷) ۲۱ رمضان کی رات (۸) اب باقی نہیں (۹) رمضان کے عشرہ اخیرہ میں گھومتی ہے۔ (۱۰) آخری سات راتوں میں گھومتی ہے۔ (مزید تفصیل کے لیے حسن المعبود ص ۱۳۳)

کتاب الاعتکاف

۴۹۶: باب اِعْتِکَافُ الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

باب: رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں اعتکاف کے بیان میں

(۲۷۸۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

(۲۷۸۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۸۱) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ قَالَ نَافِعٌ وَقَدْ اَرَانِیْ عَبْدُاللّٰهِ الْمَکَانَ الَّذِیْ کَانَ یَعْتَکِفُ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَسْجِدِ۔

(۲۷۸۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مسجد کی وہ جگہ دکھائی جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۸۲) وَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّکُوْنِیُّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

(۲۷۸۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۸۳) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَحَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ جَمِیْعًا عَنْ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاَبُوْ کُرَیْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ۔

(۲۷۸۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔

(۲۷۸۴) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَعْتَکِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ اعْتَکَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ۔

(۲۷۸۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات دے دی پھر آپ کے بعد آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن اعتکاف فرمایا کرتی تھیں۔

۴۹۷: باب مَتٰى يَدْخُلُ مَنْ اَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِیْ مُعْتَكِفِهٖ

باب: اس بات کے بیان میں کہ جس کا اعتکاف کا ارادہ ہو تو وہ اپنی اعتکاف والی جگہ میں کب داخل ہو

(۲۷۸۵) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهٗ وَاِنَّهٗ اَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَضُرِبَ لَمَّا اَرَادَ الْاِعْتِكَافَ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَاَمَرَتْ زَيْنَبُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ وَاَمَرَ غَيْرُهَا مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِبَائِهَا فَضُرِبَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ نَظَرَ فَاِذَا الْاَخْبِيَةُ فَقَالَ آلْبِرَّ يُرِدْنَ فَاَمَرَ بِخِبَائِهٖ فَقُوِّضَ وَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى اعْتَكَفَ فِی الْعَشْرِ الْاَوَّلِ مِنْ شَوَّالٍ۔

(۲۷۸۵) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جب اعتکاف کا ارادہ ہوتا تو صبح کی نماز پڑھتے پھر آپ اعتکاف والی جگہ میں تشریف لے جاتے اور یہ کہ آپ نے ایک مرتبہ خیمہ لگانے کا حکم فرمایا تو خیمہ لگا دیا گیا۔ آپ نے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا ارادہ فرمایا۔ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے (بھی) اپنے لیے خیمہ کا حکم دیا تو اُن کے لیے بھی خیمہ لگا دیا گیا اور ان کے علاوہ دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی خیمے لگانے کا حکم فرمایا تو ان کے لیے بھی خیمے لگا دیئے گئے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی اور جب آپ نے خیموں کو لگے دیکھا تو آپ نے فرمایا: کیا یہ نیکی کا ارادہ کرتی ہیں؟ پھر آپ نے اپنا خیمہ کھولنے کا حکم فرمایا تو وہ کھول دیا گیا اور رمضان کے مہینے میں اعتکاف چھوڑ دیا یہاں تک کہ شوال کے ابتدائی عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔

(۲۷۸۶) وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ح وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ ح وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِیْ مُعَاوِيَةَ وَفِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَعَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَابْنِ اِسْحٰقَ ذِكْرُ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَزَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُنَّ اَنَّهُنَّ ضَرَبْنَ الْاَخْبِيَةَ لِلْاِعْتِكَافِ۔

(۲۷۸۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہن کے لیے خیمے لگائے گئے تا کہ یہ اعتکاف کریں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کے لیے خیمہ لگایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے لیے خیمہ لگانے کا حکم دیا اور پھر دیکھا دیکھی باقی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے بھی اپنے لیے خیمے لگانے کا حکم فرمایا تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خیمہ کھولنے کا حکم فرمایا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اعتکاف موقوف فرما دیا اور پھر اس اعتکاف کا بدل شوال کے مہینے میں ادا کیا' واللہ اعلم۔

۴۹۸: باب الْاِجْتِهَادِ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب: رمضان کے آخری عشرہ میں (اللہ عزوجل کی عبادت میں اور زیادہ) جدوجہد کرنے کے بیان میں

(۲۷۸۷) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اَحْيَا اللَّيْلَ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ۔

(۲۷۸۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری عشرہ میں داخل ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے اور (عبادت) میں خوب کوشش کرتے اور تہبند مضبوط باندھ لیتے۔

(۲۷۸۸) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ قَالَتْ عَآئِشَةُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهٖ۔

(۲۷۸۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رمضان) کے آخری عشرہ میں اتنی ریاضت کرتے تھے کہ اس کے علاوہ (اور دنوں میں) اتنی ریاضت نہیں کرتے تھے۔

۴۹۹: باب صَوْمِ عَشْرِ ذِي الْحَجَّةِ

باب: عشرۂ ذی الحجہ کے روزوں کے حکم کے بیان میں

(۲۷۸۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحَاقُ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَآئِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ۔

(۲۷۸۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (ماہِ ذی الحجہ) کے عشرہ میں کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۲۷۹۰) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَصُمِ الْعَشْرَ۔

(۲۷۹۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ذی الحجہ) کے عشرہ میں روزہ نہیں رکھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے بظاہر یہ معلوم ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عشرۂ ذی الحجہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کبھی روزہ رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سلسلہ میں علماء نے لکھا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کسی مجبوری اور بیماری یا عارضہ کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے نہ رکھے ہوں ورنہ نویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ کے روزے کی فضیلت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمائی ہے اس لیے نویں ذی الحجہ کا روزہ علماء کے نزدیک مستحب ہے' واللہ اعلم۔

کتاب الحج

۵۰۰: باب مَا يُبَاحُ لِلْمُحْرِمِ بِحَجَّةٍ اَوْ عُمْرَةٍ لُبْسُهُ وَمَا لَا يُبَاحُ وَبَيَانُ تَحْرِيْمِ الطِّيْبِ عَلَيْهِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے کونسا لباس پہننا جائز اور کونسا ناجائز ہے؟

(۲۷۹۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيْصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَحَدٌ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ۔

(۲۷۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ احرام باندھنے والا کپڑوں میں سے کیا پہنے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ کرتا نہ پہنو اور نہ ہی عمامہ باندھو اور نہ ہی شلواریں اور نہ ہی موزے پہنو' سوائے اس کے کہ جس کے پاس جوتی نہ ہو تو وہ موزے پہن لے اور ان کو اتنا کاٹ لے کہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں اور ایسے کپڑے نہ پہنو کہ جس میں زعفران اور ورس ہو۔ (زعفران سے مُراد رنگ یا خوشبو ہے اور ورس سے مراد ایک قسم کی خوشبو ہے)۔

(۲۷۹۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقَمِيْصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا السَّرَاوِيْلَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ اِلَّا اَنْ لَّا يَجِدَ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتّٰى يَكُوْنَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

(۲۷۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ احرام باندھنے والا کیا پہنے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام والا نہ قمیص پہنے اور نہ عمامہ باندھے اور نہ ٹوپی اور نہ ہی شلوار اور نہ ہی وہ کپڑا کہ جس کو ورس لگی ہو اور نہ ہی وہ کپڑا کہ جسے زعفران لگا ہو اور نہ ہی موزے سوائے اس کے کہ اگر کوئی جوتے نہ پائے تو وہ موزے پہن لے مگر ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

(۲۷۹۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا بِزَعْفَرَانٍ اَوْ وَرْسٍ وَقَالَ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

(۲۷۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھنے والے کو زعفران یا ورس سے رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع کیا اور فرمایا: جو آدمی جوتیاں نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور اُن موزوں کو ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

(۲۷۹۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ السَّرَاوِيْلُ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاِزَارَ وَالْخُفَّانِ لِمَنْ لَّمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ يَعْنِي الْمُحْرِمَ۔

(۲۷۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اُس آدمی کے لیے شلوار ہے جو چادر نہ پائے اور جو آدمی جوتیاں نہ پائے وہ موزے پہن لے یعنی احرام والا آدمی۔

(۲۷۹۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

(۲۷۹۵) حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے سنا اور پھر یہ حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۷۹۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ غَيْرُ شُعْبَةَ وَحْدَهٗ۔

(۲۷۹۶) حضرت عمرو بن دینار سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور ان راویوں میں سے کسی نے بھی عرفات کے خطبہ کا ذکر نہیں کیا سوائے اکیلے شعبہ کے۔

(۲۷۹۷)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَمَنْ لَّمْ يَجِدْ اِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيْلَ۔

(۲۷۹۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی جوتیاں نہ پائے تو وہ موزے پہن لے اور جو آدمی چادر نہ پائے تو وہ شلوار پہن لے۔

(۲۷۹۸)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ عَلَيْهِ جُبَّةٌ وَّعَلَيْهَا خَلُوْقٌ اَوْ قَالَ اَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصْنَعَ فِيْ عُمْرَتِيْ قَالَ وَاُنْزِلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيُ فَسُتِرَ بِثَوْبٍ وَكَانَ يَعْلٰى يَقُوْلُ وَدِدْتُ اَنِّيْ اَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ

(۲۷۹۸) حضرت صفوان بن یعلی بن منیہؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جعرانہ کے مقام میں تھے کہ ایک آدمی آیا۔ وہ خلوق (خوشبو) لگا ہوا جبہ پہنے ہوئے تھا یا کچھ زردی کا نشان تھا۔ اُس نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول) آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں عمرہ میں کیا کروں؟ اور نبی ﷺ پر اس وقت وحی نازل ہونا شروع ہوئی اور آپ کے چاروں طرف سے پردہ کیا گیا اور یعلی کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ میں دیکھوں کہ نبیؐ پر وحی کس طرح نازل ہوتی ہے اور حضرت عمرؓ نے بھی فرمایا کہ کیا تم

نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَقَالَ اَيَسُرُّكَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ قَالَ فَرَفَعَ عُمَرُ طَرَفَ الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ لَهٗ غَطِيْطٌ قَالَ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَغَطِيْطِ الْبَكْرِ قَالَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الْعُمْرَةِ اِغْسِلْ عَنْكَ اَثَرَ الصُّفْرَةِ اَوْ قَالَ اَثَرَ الْخَلُوْقِ وَاخْلَعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا اَنْتَ صَانِعٌ فِيْ حَجِّكَ۔

چاہتے ہو کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی نازل ہونے کی کیفیت دیکھو؟ یہ فرما کر حضرت عمرؓ نے کپڑے کا ایک کنارہ ہٹا دیا تو میں نے آپ کی طرف دیکھا کہ آپ خراٹے لے رہے ہیں۔ راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ وہ آواز اونٹ کی طرح ہانپنے کی تھی۔ جب وحی جاتی رہی تو آپ نے فرمایا کہ وہ عمرہ کے بارے میں پوچھنے والا کہاں ہے؟ وہ حاضر ہوا تو آپ نے اُس سے فرمایا کہ خوشبو کا نشان دھو ڈالو اور جبہ اُتار دو اور اپنے عمرہ میں وہی اعمال کرو جو تم اپنے حج میں کرتے ہو۔

(۲۷۹۹)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَّهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَاَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ يَعْنِيْ جُبَّةً وَّهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِالْعُمْرَةِ وَعَلَيَّ هٰذَا وَاَنَا مُتَضَمِّخٌ بِالْخَلُوْقِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ قَالَ اَنْزِعُ عَنِّيْ هٰذِهِ الثِّيَابَ وَاَغْسِلُ عَنِّيْ هٰذَا الْخَلُوْقَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

(۲۷۹۹) حضرت صفوان بن یعلی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ جعرانہ (مقام) میں تھے اور میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا اور اُس آدمی کے اوپر ایک جبہ تھا اور اس کو خوشبو لگی ہوئی تھی۔ اُس آدمی نے عرض کیا کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور مجھ پر جبہ ہے اور اس پر خوشبو بھی لگی ہوئی ہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی سے فرمایا کہ تو وہ کر جو تو اپنے حج میں کرتا تھا۔ اُس نے عرض کیا کہ کیا میں یہ کپڑے اُتار دوں اور ان سے خوشبو دھو ڈالوں! تو نبیؐ نے اُس سے فرمایا کہ جو تو اپنے حج میں کرتا تھا وہی اپنے عمرہ میں بھی کر۔

(۲۸۰۰)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ يَعْلٰى بْنِ اُمَيَّةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ يَعْلٰى كَانَ يَقُوْلُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَيْتَنِيْ اَرٰى نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبٌ قَدْ اُظِلَّ بِهٖ عَلَيْهِ مَعَهٗ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ عُمَرُ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةُ صُوْفٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيْبٍ فَقَالَ

(۲۸۰۰) حضرت عیسیٰ بن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے عطاء رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ صفوان بن یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ انہیں خبر دیتے ہیں کہ یعلی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا کہ کاش کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھوں جس وقت کہ آپ پر وحی نازل ہوتی ہے تو جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ کے مقام میں تھے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک کپڑے سے سایہ کر دیا گیا تھا اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بھی کچھ لوگ آپ کے ساتھ تھے۔ ان میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس پر خوشبو سے آلودہ جبہ تھا تو اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسے آدمی کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو اور اُس نے ایسا جبہ بھی پہنا ہوا ہو کہ خوشبو سے آلودہ ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دیر اُس کی

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرٰى فِيْ رَجُلٍ اَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ فِيْ جُبَّةٍ بَعْدَ مَا تَضَمَّخَ بِطِيْبٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سَكَتَ فَجَآءَهُ الْوَحْيُ فَاَشَارَ عُمَرُ بِيَدِهٖ اِلٰى يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ تَعَالَ فَجَآءَ يَعْلَى فَاَدْخَلَ رَاْسَهٗ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ يَغِطُّ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ اَيْنَ الَّذِيْ سَاَلَنِيْ عَنِ الْعُمْرَةِ آنِفًا فَالْتُمِسَ الرَّجُلُ فَجِيْءَ بِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا الطِّيْبُ الَّذِيْ بِكَ فَاغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاَمَّا الْجُبَّةُ فَانْزِعْهَا ثُمَّ اصْنَعْ فِيْ عُمْرَتِكَ مَا تَصْنَعُ فِيْ حَجِّكَ۔

طرف دیکھا پھر آپ خاموش رہے تو پھر آپ پر وحی آنا شروع ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے یعلی بن امیہ کی طرف اشارہ کیا۔ یعلی فوراً آ گئے اور کپڑے میں سر ڈال کر دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک سرخ ہو رہا ہے اور آپ زور زور سے سانس لے رہے ہیں۔ کچھ دیر بعد جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ کہاں ہے جس نے مجھ سے عمرہ کے بارے میں پوچھا تھا؟ تو اُس آدمی کو تلاش کیا گیا اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو خوشبو تیرے ساتھ لگی ہے اُسے تین مرتبہ دھو ڈال اور جبہ اُتار دے اور پھر اپنے عمرہ میں وہی اعمال کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

(۲۸۰۱)وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ ابْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ قَدْ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهٗ وَرَاْسَهٗ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَاَنَا كَمَا تَرٰى فَقَالَ اَنْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِيْ حَجِّكَ فَاصْنَعْهُ فِيْ عُمْرَتِكَ۔

(۲۸۰۱) حضرت صفوان بن یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جعرانہ (کے مقام) میں تھے اور اُس آدمی نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور اس کی داڑھی اور اُس کے سر (کے بال) زرد آلود اور اس کے (جسم پر) ایک جبہ تھا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور جیسا کہ آپ (مجھے) دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا: (اپنے جسم سے) جبہ اُتار دے اور اپنے (سر اور ڈاڑھی کے بالوں سے) زرد رنگ دھو ڈال اور جو تو اپنے حج میں کرتا تھا اپنے عمرہ میں بھی اسی طرح کر۔

(۲۸۰۲)وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً قَالَ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ عَلَيْهِ جُبَّةٌ بِهَا اَثَرٌ مِّنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۲۸۰۲) حضرت صفوان بن یعلی اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی خلوق (خوشبو) سے آلودہ جبہ پہنے ہوئے آیا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہے تو میں کس طرح کروں؟ آپ خاموش رہے اور اُسے کوئی جواب نہ دیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا معمول تھا کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی تو خود

اِنِّیْ اَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ فَكَيْفَ اَفْعَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمْ يَرْجِعْ اِلَيْهِ وَكَانَ عُمَرُ يَسْتُرُهُ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ يُظِلُّهُ فَقُلْتُ لِعُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اِنِّیْ اُحِبُّ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ اَنْ اُدْخِلَ رَاْسِیْ مَعَهُ فِی الثَّوْبِ فَلَمَّا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْیُ خَمَّرَهُ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِالثَّوْبِ فَجِئْتُهُ فَاَدْخَلْتُ رَاْسِیْ مَعَهُ فِی الثَّوْبِ فَنَظَرْتُ اِلَيْهِ فَلَمَّا سُرِّیَ عَنْهُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ اٰنِفًا عَنِ الْعُمْرَةِ فَقَامَ اِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ جُبَّتَكَ وَاغْسِلْ اَثَرَ الْخَلُوْقِ الَّذِیْ بِكَ وَافْعَلْ فِیْ عُمْرَتِكَ مَا كُنْتَ فَاعِلًا فِیْ حَجِّكَ۔

ایک کپڑے سے آڑ کر لیتے تھے اور میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے (پہلے ہی) کہہ رکھا تھا کہ جب آپ پر وحی نازل ہوتی ہے تو میں کپڑے میں سر ڈال کر دیکھنا چاہتا ہوں۔ تو جب آپ پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی تو معمول کے مطابق حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کپڑے سے چھپالیا اور میں بھی آ گیا اور کپڑے کے اندر سر ڈال کر آپ کو دیکھ لیا اور جب وحی کی کیفیت جاتی رہی تو آپ نے فرمایا کہ وہ عمرہ کے بارے میں مجھ سے پوچھنے والا کہاں ہے؟ تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ جبہ اُتار دو اور تیرے ساتھ جو خوشبو کا نشان لگا ہے اُسے دھو ڈال اور پھر اپنے عمرہ میں وہی اعمال کر جو تو اپنے حج میں کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج یا عمرہ کا احرام باندھنے والے کے لیے کون سا لباس جائز اور کن اشیاء کے استعمال کی اجازت ہے اور کون سا لباس ناجائز اور کن اشیاء کے استعمال کی اجازت نہیں ہے' اُن کی نشاندہی فرمائی ہے۔

قمیص' شلوار' عمامہ یا ٹوپی وغیرہ' برساتی کوٹ اور ایسے محرم کے لیے کہ جس کے پاس جوتی نہ ہو ایسے موزے پہننا جائز ہے کہ جس کے ٹخنوں سے نیچے کا حصہ کاٹ دیا گیا ہے اور ایسا لباس کہ جس پر کسی بھی قسم کی خوشبو لگی ہو۔ مذکورہ بالا چیزوں کا احرام کی حالت میں استعمال کرنا باتفاق علماء کرام حرام ہے لیکن اگر کوئی شخص اس کی ہیئت کے ساتھ احرام کی حالت میں پہن لے گا تو اس پر امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک دم واجب ہو جائے گا' واللہ اعلم بالصواب۔

۵۰۱: باب مَوَاقِيْتِ الْحَجِّ

باب: حج کی مواقیت (حدود) کے بیان میں

(۲۸۰۳) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيْعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰی عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ اَهْلِهٖ وَكَذَا فَكَذٰلِكَ حَتّٰی اَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا۔

(۲۸۰۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مواقیت اُن لوگوں کے لیے بھی ہیں جو دوسرے علاقوں میں سے ان مواقیت کی حدود میں آئیں۔ چاہے ان میں سے کسی کا ارادہ حج کا ہو یا عمرہ کا اور جو ان کے علاوہ اپنے علاقوں میں رہنے والوں میں سے ہوں تو وہ اپنی حدود سے احرام باندھیں گے یہاں تک کہ مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھیں گے۔

(۲۸۰۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی

(۲۸۰۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وِلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَقَالَ هُنَّ لَهُمْ ،وَلِكُلِّ اٰتٍ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ مِمَّنْ اَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَمَنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ۔

نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا اور آپ نے فرمایا کہ یہ میقات اُن علاقوں میں رہنے والوں اور ان لوگوں کیلئے بھی ہیں جو حج اور عمرہ کے ارادے سے دوسرے علاقوں سے ان میقات والے علاقوں میں آئیں اور جو لوگ ان میقات والی جگہ کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے (احرام باندھیں) یہاں تک کہ مکہ والے مکہ مکرمہ ہی سے احرام باندھ لیں۔

(٢٨٠٥)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَبَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

(٢٨٠٥) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ کے رہنے والے ذوالحلیفہ سے اور شام کے رہنے والے جحفہ سے اور نجد کے رہنے والے قرن سے احرام باندھیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یمن کے رہنے والے یلملم (کے مقام سے) احرام باندھیں۔

(٢٨٠٦)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذُو الْحُلَيْفَةِ وَمُهَلُّ اَهْلِ الشَّامِ مَهْيَعَةُ وَهِيَ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْهُ قَالَ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ۔

(٢٨٠٦) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مدینہ کے رہنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور شام کے رہنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ مہیعہ یعنی جحفہ ہے اور نجد کے رہنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال ہے اور اس کو میں نے خود تو نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کے رہنے والوں کیلئے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

(٢٨٠٧)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَيَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُّهِلُّوْا مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلَ الشَّامِ مِنَ

(٢٨٠٧) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے رہنے والوں کو حکم فرمایا کہ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھے اس بات کی خبر دی گئی ہے کہ آپ صلی

الْجُحْفَةِ وَاَهْلَ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَاُخْبِرْتُ اَنَّہٗ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کے رہنے والے یلملم سے احرام باندھیں۔

(۲۸۰۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ ثُمَّ انْتَهٰى فَقَالَ اَرَاهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۸۰۸) حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احرام باندھنے کی جگہ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے پھر آخر تک فرمایا۔ راوی ابوزبیر کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

(۲۸۰۹)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ اَهْلُ نَجْدٍ مِّنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَذُكِرَ لِيْ وَلَمْ اَسْمَعْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَيُهِلُّ اَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَّلَمْلَمَ۔

(۲۸۰۹) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے رہنے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں گے اور شام کے رہنے والے جحفہ سے احرام باندھیں گے اور نجد کے رہنے والے قرن سے احرام باندھیں گے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ذکر کیا گیا ہے اور میں نے خود نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یمن کے رہنے والے یلملم سے احرام باندھیں۔

(۲۸۱۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُسْاَلُ عَنِ الْمُهَلِّ فَقَالَ سَمِعْتُ اَحْسَبُهٗ رَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمُهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَّمُهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

(۲۸۱۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے (حج یا عمرہ کا) احرام باندھنے کی جگہوں (یعنی میقات) کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذی الحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جحفہ ہے۔ عراق والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ ذاتِ عرق ہے اور نجد والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ قرن ہے جبکہ یمن کے رہنے والوں کے لیے احرام باندھنے کی جگہ یلملم ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سرزمین حرم کی طرف حج یا عمرہ کرنے کے ارادے سے پوری دنیا سے جانے والوں کے لیے حدود کی نشاندہی فرمائی ہے کہ ان حدود (میقات) میں سے گزرنے والوں کے لیے احرام باندھے بغیر گزرنا جائز نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ کے نزدیک ایک میقات سے احرام کے بغیر گزرنے والوں پر دم واجب ہوگا اور وہ گناہ گار ہوگا۔ دم دینے کے ساتھ توبہ بھی ضروری ہے۔

۵۰۲: باب التَّلْبِيَةِ وَصِفَتِهَا

باب: تلبیہ پڑھنے اور اس کا طریقہ اور اس کے

وَوَقْتِهَا

پڑھنے کے وقت کے بیان میں

(۲۸۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَقَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهِ عَنْهُمَا يَزِيْدُ فِيْهَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(۲۸۱۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس طرح) تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ ''میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں ہے' میں حاضر ہوں۔ بے شک ساری تعریفیں اور نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تلبیہ کے ان کلمات میں یہ زیادہ کرتے تھے۔ میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں اور تیرے احکام کی فرمانبرداری کیلئے حاضر ہوں۔ ساری بھلائیاں تیرے قبضہ وقدرت میں ہیں۔ میں حاضر ہوں اور رغبت اور عمل تیری طرف ہے۔

(۲۸۱۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَنَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِی الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ فَقَالَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالُوْا وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ هٰذِهٖ تَلْبِيَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ نَافِعٌ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَزِيْدُ مَعَ هٰذَا لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(۲۸۱۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے اور جب وہ ذی الحلیفہ کی مسجد کے پاس کھڑی ہوگئی تو آپ نے احرام باندھا اور فرمایا: (تلبیہ کا ترجمہ:) میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں حاضر ہوں' میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔ میں حاضر ہوں۔ بے شک ساری تعریفیں اور نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تلبیہ ہے۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تلبیہ کے ساتھ ان کلمات کا اضافہ کرتے تھے لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(۲۸۱۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۲۸۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح تلبیہ سیکھا ہے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۸۱۴) وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ فَاِنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

(۲۸۱۴) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمرؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو جمائے ہوئے تلبیہ کہہ رہے تھے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَا يَزِيْدُ عَلٰى هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ وَاِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَعُ بِذِى الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِهٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُهِلُّ بِاِهْلَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ هٰؤُلَآءِ الْكَلِمَاتِ وَيَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اور آپ نے ان کلمات پر اضافہ نہیں فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر جب اونٹنی آپ کو لے کر ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس آ کر سیدھی کھڑی ہوگئی تو آپ نے تلبیہ کے یہ کلمات پڑھ کر احرام باندھا۔ عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ان کلمات کے ساتھ تلبیہ پڑھتے تھے اور کہتے تھے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِىْ يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَآءُ اِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

(۲۸۱۵)وَ حَدَّثَنِىْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِىُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ يَعْنِى ابْنَ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ زُمَيْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَقُوْلُوْنَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَيْلَكُمْ قَدِ قَدِ فَيَقُوْلُوْنَ اِلَّا شَرِيْكًا هُوَ لَكَ تَمْلِكُهٗ وَمَا مَلَكَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا وَهُمْ يَطُوْفُوْنَ بِالْبَيْتِ۔

(۲۸۱۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مشرکین کہتے تھے لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: ہلاکت ہو تمہارے لیے اس سے آگے نہ کہو مگر مشرکین کہتے: اے اللہ! تو اس کا مالک ہے لیکن اس کے مملوک کا تو مالک نہیں ہے۔ یہی کہتے اور بیت اللہ کا طواف کرتے۔

۵۰۳: باب اَمْرِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِالْاِحْرَامِ مِنْ عِنْدِ مَسْجِدِ ذِى الْحُلَيْفَةِ

باب: مدینہ والوں کے لیے ذی الحلیفہ کی مسجد سے احرام باندھنے کے حکم کے بیان میں

(۲۸۱۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِىْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِىْ ذَا الْحُلَيْفَةِ۔

(۲۸۱۶) حضرت سالم بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ یہ تمہارا بیداء ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بولتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں پڑھا سوائے ذی الحلیفہ کی مسجد کے۔

(۲۸۱۷)وَ حَدَّثَنَا هُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِى ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ

(۲۸۱۷) حضرت سالم ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ سے جب کہا جاتا کہ احرام تو بیداء سے ہے تو آپ فرماتے

ابْنُ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِذَا قِيْلَ لَهُ الْاِحْرَامُ مِنَ الْبَيْدَاءِ قَالَ الْبَيْدَآءُ الَّتِىْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْهَا مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ حِيْنَ قَامَ بِهٖ بَعِيْرُهٗ۔

کہ بیداء تو وہ ہے جس کے بارے میں تم رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولتے ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلبیہ نہیں پڑھا سوائے اس درخت کے پاس جس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُونٹ آپ کو لے کر کھڑا ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ والوں کے لیے احرام کا باندھنا اور تلبیہ کا پڑھنا بیداء کے مقام سے نہیں ہے بلکہ اس کا مقام ذوالحلیفہ کی مسجد ہے اور آپ ﷺ نے اسی ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھا اور اسی جگہ تلبیہ پڑھا۔ اس لیے مدینہ منورہ والوں کو چاہیے کہ وہ ذوالحلیفہ کی مسجد کے پاس احرام باندھ لیا کریں اور تلبیہ پڑھ لیا کریں اور اس کو بیداء کے مقام تک مؤخر نہ کیا کریں۔

۵۰۴: باب بَيَانِ اَنَّ الْاَفْضَلَ اَنْ يُّحْرِمَ حِيْنَ تَنْبَعِثُ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ مُتَوَجِّهًا اِلٰى مَكَّةَ لَا عَقْبَ الرَّكْعَتَيْنِ

باب: ایسے وقت احرام باندھنے کی فضیلت کے بیان میں کہ جس وقت سواری مکہ مکرمہ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑی ہو جائے

(۲۸۱۸) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَاَيْتُكَ تَصْنَعُ اَرْبَعًا لَمْ اَرَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِكَ يَصْنَعُهَا قَالَ مَا هُنَّ يَا ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ رَاَيْتُكَ لَا تَمَسُّ مِنَ الْاَرْكَانِ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَرَاَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَاَيْتُكَ تَصْبَغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَاَيْتُكَ اِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ وَلَمْ تُهِلَّ اَنْتَ حَتّٰى يَكُوْنَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَمَّا الْاَرْكَانُ فَاِنِّىْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمَسُّ اِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ وَاَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِىْ لَيْسَ فِيْهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّاُ فِيْهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَلْبَسَهَا وَاَمَّا الصُّفْرَةُ فَاِنِّىْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

(۲۸۱۸) حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ کو چار ایسے کام کرتے ہوئے دیکھا کہ آپ کے ساتھیوں میں سے کسی اور کو ایسے کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: اے ابن جریج! وہ کیا ہیں؟ ابن جریج نے کہا کہ ایک یہ کہ میں نے آپ کو (کعبۃ اللہ) کے دو رکن یمانیوں کے سوا اور کسی کونے کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ دوسرا یہ کہ میں نے آپ کو بغیر بالوں والے چمڑے کی جوتیاں پہنے دیکھا ہے اور تیسرا یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ زرد رنگ سے رنگتے ہیں اور چوتھا یہ کہ میں نے آپ کو دیکھا کہ جب مکہ میں تھے تو آپ نے آٹھ ذی الحجہ کو احرام باندھا جبکہ مکہ میں رہنے والے لوگ چاند دیکھتے ہی احرام باندھتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دو رکن یمانیوں کو چھونے کی وجہ یہ ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو دو رکن یمانیوں کے علاوہ اور کسی رکن کو چھوتے ہوئے نہیں دیکھا اور بالوں کے بغیر چمڑے کی جوتی کی وجہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ایسے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبُغُ بِهَا فَاَنَا اُحِبُّ اَنْ اَصْبُغَ بِهَا وَاَمَّا الْاِهْلَالُ فَاِنِّیْ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ۔

چمڑے کی جوتی پہنچے ہوئے تھے کہ جس میں بال نہیں تھے اور اسی چمڑے میں وضو کرتے۔ اس لیے میں پسند کرتا ہوں کہ ایسی جوتی پہنوں اور زرد رنگ کی وجہ یہ ہے کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ زرد رنگ کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔ اسی لیے میں بھی زرد رنگ کے رنگنے کو پسند کرتا ہوں اور باقی احرام باندھنے کا جو مسئلہ ہے وہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ احرام باندھتے ہوں یہاں تک کہ آپ کی سواری آپ کو لے کر ٹھہر جاتی تھی۔

(۲۸۱۹)حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ صَخْرٍ عَنِ ابْنِ قُسَيْطٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ مَرَّةً فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ رَاَيْتُ مِنْكَ اَرْبَعَ خِصَالٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى اِلَّا فِیْ قِصَّةِ الْاِهْلَالِ فَاِنَّهٗ خَالَفَ رِوَايَةَ الْمَقْبُرِیِّ فَذَكَرَ بِمَعْنًى سِوٰى ذِكْرِهٖ اِيَّاهُ۔

(۲۸۱۹) حضرت عبید بن جریج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بارہ مرتبہ حج اور عمرہ کیا تو میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمٰن! میں نے آپ سے چار خصلتیں دیکھی ہیں۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی سوائے اہلال کے واقعہ کے۔

(۲۸۲۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ وَانْبَعَثَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ قَائِمَةً اَهَلَّ مِنْ ذِی الْحُلَيْفَةِ۔

(۲۸۲۰) حضرت ابن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکاب میں اپنا پاؤں رکھا اور سواری آپ کو لے کر ذی الحلیفہ میں کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا' تلبیہ پڑھا۔

(۲۸۲۱)وَ حَدَّثَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ قَائِمَةً۔

(۲۸۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا جس وقت اُونٹنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر سیدھی کھڑی ہوگئی۔

(۲۸۲۲)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ بِذِی الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِیْ بِهٖ قَائِمَةً۔

(۲۸۲۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذی الحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار دیکھا پھر جس وقت وہ سواری آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کر کھڑی ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ (تلبیہ پڑھا)

۵۰۵: باب الصَّلَاةِ فِی الْمَسْجِدِ ذِی

باب: ذی الحلیفہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کے بیان

الْحُلَيْفَةِ میں

(۲۸۲۳)وَ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَاَحْمَدُ بْنُ عِيسَى قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ قَالَ بَاتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ مُبْدَاَهُ وَصَلّٰى فِي مَسْجِدِهَا۔

(۲۸۲۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی الحلیفہ میں رات گزاری اور مناسک حج کی ابتداء یہیں سے کی اور اسی مسجد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔

۵۰۶:باب اِسْتِحْبَابِ الطِّيْبِ قُبَيْلَ الْاِحْرَامِ فِي الْبَدَنِ وَاسْتِحْبَابِهٖ بِالْمِسْكِ وَاَنَّهٗ لَا بَاْسَ بِبَقَاءِ وَبِيْصِهٖ وَهُوَ بَرِيْقُهٗ وَلَمَعَانُهٗ

باب: احرام سے پہلے بدن میں خوشبو لگانے اور مشک کے استعمال کرنے اور اس بات کے بیان میں کہ خوشبو کا اثر باقی رہنے میں کوئی حرج نہیں

(۲۸۲۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

(۲۸۲۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت احرام باندھا تو میں نے خوشبو لگائی اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے (یعنی طواف افاضہ سے پہلے) جب آپ حلال ہوئے (احرام کھولا) تو اس وقت بھی یہی خوشبو لگائی۔

(۲۸۲۵)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي لِحُرْمِهٖ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ حِيْنَ حَلَّ قَبْلَ اَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

(۲۸۲۵) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت احرام باندھا تو میں نے احرام کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے آپ کو خوشبو لگائی اور جس وقت آپ نے بیت اللہ کے طواف سے پہلے احرام کھولا تو اس وقت بھی خوشبو لگائی۔

(۲۸۲۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِاِحْرَامِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

(۲۸۲۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے احرام کی وجہ سے اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھیں خوشبو لگایا کرتی تھی (اور اس وقت) جب آپ طواف سے پہلے حلال ہوتے۔ (احرام کھولتے)

(۲۸۲۷)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

(۲۸۲۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کھولتے اور

عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحِلِّهِ وَلِحُرْمِهِ۔

احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی تھی۔

(۲۸۲۸)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ وَالْقَاسِمَ يُخْبِرَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي بِذَرِيْرَةٍ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلْحِلِّ وَالْاِحْرَامِ۔

(۲۸۲۸)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر احرام کھولتے اور احرام باندھتے وقت میں نے اپنے ہاتھوں سے زریرہ خوشبو لگائی۔

(۲۸۲۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِاَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ حُرْمِهِ قَالَتْ بِاَطْيَبِ الطِّيْبِ۔

(۲۸۲۹)حضرت عثمان بن عروہ رحمہ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام کے وقت کونسی خوشبو لگائی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ (اور اچھی) خوشبو۔

(۲۸۳۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَطْيَبِ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُحْرِمَ ثُمَّ يُحْرِمُ۔

(۲۸۳۰)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے قبل کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر اچھی خوشبو لگا سکتی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے۔

(۲۸۳۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ اُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِحُرْمِهِ حِيْنَ اَحْرَمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ اَنْ يُفِيْضَ بِاَطْيَبِ مَا وَجَدْتُّ۔

(۲۸۳۱)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس وقت کہ آپ احرام باندھنے لگے اور حلال (احرام کھولنے لگے) خوشبو لگائی اور یہ کہ طواف افاضہ سے قبل جو خوشبو پائی وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگائی۔

(۲۸۳۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَسَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَبُو الرَّبِيْعِ وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ يَحْيَى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِي مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلَمْ يَقُلْ خَلَفٌ

(۲۸۳۲)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو مہک رہی ہے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ خلف راوی نے یہ نہیں کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں تھے لیکن انہوں نے کہا کہ یہ خوشبو احرام کی وجہ سے تھی۔

وَهُوَ مُحْرِمٌ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ وَذَاكَ طِيبُ اِحْرَامِهٖ۔

(۲۸۳۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُهِلُّ۔

(۲۸۳۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو مہک رہی ہے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھ رہے ہیں۔

(۲۸۳۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِى الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُلَبِّىْ۔

(۲۸۳۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو مہک رہی تھی۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کہہ رہے تھے۔

(۲۸۳۵)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ وَعَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَكَاَنِّىْ اَنْظُرُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

(۲۸۳۵) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں۔ آگے حدیث اسی طرح ہے۔

(۲۸۳۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(۲۸۳۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ آپ فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو مہکتی ہوئی دیکھ رہی ہوں اس حال میں کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) احرام میں ہیں۔

(۲۸۳۷)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ اِنْ كُنْتُ لَاَنْظُرُ اِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِىْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(۲۸۳۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں خوشبو مہکتی ہوئی دیکھتی تھی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں تھے۔

(۲۸۳۸)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَهُوَ السَّلُوْلِىُّ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يُوْسُفَ وَهُوَ ابْنُ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِىْ اِسْحٰقَ السَّبِيْعِىُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ سَمِعَ ابْنَ الْاَسْوَدِ يَذْكُرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ

(۲۸۳۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احرام باندھنے کا ارادہ ہوتا تھا تو میں اچھی سے اچھی خوشبو جو میں پاتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو لگاتی پھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اور ڈاڑھی مبارک میں تیل چمکتا

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ اَنْ يُّحْرِمَ يَتَطَيَّبُ بِاَطْيَبِ مَا اَجِدُ ثُمَّ اَرٰى وَبِيْصَ الدُّهْنِ فِيْ رَاْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

ہوا دیکھتی۔

(۲۸۳۹)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ الْمِسْكِ فِيْ مَفْرِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

(۲۸۳۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگ میں مشک کی خوشبو مہک رہی ہے۔ اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں ہیں۔

(۲۸۴۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ اَبُوْ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۸۴۰) حضرت حسن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(۲۸۴۱)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ وَيَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

(۲۸۴۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور قربانی والے دن اور بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے وہ خوشبو لگاتی تھی کہ جس میں مشک تھی۔

(۲۸۴۲)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَبُوْ كَامِلٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الرَّجُلِ يَتَطَيَّبُ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا فَقَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا لَاَنْ اَطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرْتُهَا اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ مَا اُحِبُّ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا لَاَنْ اُطَّلِيَ بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَفْعَلَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَنَا طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اِحْرَامِهٖ ثُمَّ طَافَ فِيْ نِسَائِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

(۲۸۴۲) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا کہ وہ خوشبو لگاتا پھر صبح کو احرام باندھتا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اسے پسند نہیں کرتا کہ میں صبح کو اس حال میں احرام باندھوں کہ (میرے جسم سے) خوشبو پھوٹ رہی ہو اگر میں اپنے جسم پر تارکول کے دو قطرے مل لوں تو میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ ابراہیم بن محمد کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور میں نے ان کو خبر دی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ میں صبح کو احرام باندھوں اس حال میں کہ میرے جسم سے خوشبو مہک رہی ہو۔ اگر میں اپنے جسم پر تارکول کے دو قطرے لگا لوں تو یہ میرے لیے زیادہ پسندیدہ ہے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں مشغول ہوئے پھر صبح کو آپ نے احرام باندھا۔

(۲۸۴۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ اُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيْبًا۔

(۲۸۴۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن پر تشریف لاتے پھر صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے تو خوشبو پھوٹ رہی ہوتی۔

(۲۸۴۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَسُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَاَنْ اُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُصْبِحَ مُحْرِمًا اَنْضَخُ طِيْبًا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهٖ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِيْ نِسَآئِهٖ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

(۲۸۴۴) حضرت ابراہیم بن محمد بن منتشر اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ تارکول کے دو قطروں کو مل کر صبح کروں اس بات سے کہ میں صبح کو احرام باندھوں اور میرے جسم سے خوشبو پھوٹ رہی ہو۔ حضرت ابراہیم بن محمد کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں گیا اور انہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس قول کی خبر دی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگائی پھر آپ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں مشغول ہوئے پھر آپ نے صبح کو احرام باندھا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد خوشبو لگایا کرتی تھیں۔ اس سلسلہ میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگانا مستحب ہے اور اگر اس خوشبو کا اثر باقی رہ جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں اس کی اجازت ہے اور جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد اگر خوشبو لگائی جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ جمرہ عقبہ کی رمی کے بعد قربانی اور حلق کروا کر احرام کھول دیا جاتا ہے' واللہ اعلم بالصواب۔

۵۰۷: باب تَحْرِيْمِ الصَّيْدِ الْمَاْكُوْلِ الْبَرِّيِّ وَمَا اَصْلُهٗ ذٰلِكَ عَلَى الْمُحْرِمِ بِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ بِهِمَا

باب: حج یا عمرہ یا ان دونوں کا احرام باندھنے والے پر خشکی کا شکار کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۲۸۴۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ اَنَّهٗ اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالْاَبْوَآءِ اَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۲۸۴۵) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابواء یا ودان کے مقام پر ایک جنگلی گدھا بطور ہدیہ پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گدھے کو اسی پر واپس لوٹا دیا۔ حضرت صعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا کہ میرے چہرے میں (کچھ غم سا ہے) تو آپ نے فرمایا کہ میں

قَالَ فَلَمَّا اَنْ رَّاٰىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا فِىْ وَجْهِىْ قَالَ اِنَّا لَمْ نَرُدَّهٗ عَلَيْكَ اِلَّا اَنَّا حُرُمٌ۔

نے تجھے یہ گدھا واپس نہیں کیا سوائے اس کے کہ ہم احرام کی حالت میں ہیں۔

(۲۸۴۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَقُتَيْبَةُ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِىُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَهْدَيْتُ لَهٗ حِمَارَ وَحْشٍ كَمَا قَالَ مَالِكٌ وَفِىْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَصَالِحٍ اَنَّ الصَّعْبَ ابْنَ جَثَّامَةَ اَخْبَرَهٗ۔

(۲۸۴۶)اس سند کے ساتھ حضرت زہری سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے خبر دی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جنگلی گدھا بطور ہدیہ پیش کیا۔ آگے حدیث اُسی طرح ہے جیسے (پچھلی) گزری۔

(۲۸۴۷)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ اَهْدَيْتُ لَهٗ مِنْ لَحْمِ حِمَارِ وَحْشٍ۔

(۲۸۴۷)حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے آپ کو جنگلی گدھے کا گوشت ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔

(۲۸۴۸)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ ابْنُ جَثَّامَةَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ حِمَارَ وَحْشٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ لَوْ لَا اَنَّا مُحْرِمُوْنَ لَقَبِلْنَاهُ مِنْكَ۔

(۲۸۴۸)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا ہدیہ پیش کیا' اس حال میں کہ آپ احرام میں تھے تو آپ نے اُس کو اُنہی پر واپس کر دیا اور فرمایا کہ اگر احرام میں نہ ہوتے تو ہم تجھ سے اس کو قبول کر لیتے۔

(۲۸۴۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيْعًا عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِىْ رِوَايَةِ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ اَهْدَى الصَّعْبُ ابْنُ جَثَّامَةَ اِلَى النَّبِىِّ ﷺ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ وَفِىْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَجُزَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَفِىْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيْبٍ اُهْدِىَ لِلنَّبِىِّ ﷺ شِقُّ حِمَارِ وَحْشٍ فَرَدَّهٗ۔

(۲۸۴۹)حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صعب بن جثامہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا ایک پاؤں ہدیہ کیا اور شعبہ کی روایت میں حضرت حکم سے ہے کہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا پچھلا دھڑ جس سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے ہدیہ دیا اور شعبہ کی ایک روایت پر حضرت حبیب سے ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جنگلی گدھے کا ایک حصہ ہدیہ دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے واپس فرما دیا۔

(۲۸۵۰)وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۲۸۵۰)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت

سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهٗ كَيْفَ اَخْبَرْتَنِیْ عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ اُهْدِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قَالَ اُهْدِیَ لَهٗ عُضْوٌ مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهٗ فَقَالَ اِنَّا لَا نَاْكُلُهٗ اِنَّا حُرُمٌ۔

زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جب آئے تو اُن سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو نے مجھے شکار کے اُس گوشت کے بارے میں کیا خبر دی تھی کہ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام کی حالت میں ہدیہ کیا گیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ آپ کو شکار کے گوشت کا ایک عضو ہدیہ کیا گیا تو آپ نے اُسے واپس کر دیا اور فرمایا کہ ہم اسے نہیں کھاتے کیونکہ ہم احرام میں ہیں۔

(۲۸۵۱)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا قَتَادَةَ يَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِالْقَاحَةِ فَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ اِذْ بَصُرْتُ بِاَصْحَابِیْ يَتَرَآءَوْنَ شَيْئًا فَنَظَرْتُ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَاَسْرَجْتُ فَرَسِیْ وَاَخَذْتُ رُمْحِیْ ثُمَّ رَكِبْتُ فَسَقَطَ مِنِّیْ سَوْطِیْ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِیْ وَكَانُوْا مُحْرِمِيْنَ نَاوِلُوْنِی السَّوْطَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ لَا نُعِيْنُكَ عَلَيْهِ بِشَیْءٍ فَنَزَلْتُ فَتَنَاوَلْتُهٗ ثُمَّ رَكِبْتُ فَاَدْرَكْتُ الْحِمَارَ مِنْ خَلْفِهٖ وَهُوَ وَرَآءَ اَكَمَةٍ فَطَعَنْتُهٗ بِرُمْحِیْ فَعَقَرْتُهٗ فَاَتَيْتُ بِهٖ اَصْحَابِیْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ كُلُوْهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَاْكُلُوْهُ وَكَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَنَا فَحَرَّكْتُ فَرَسِیْ فَاَدْرَكْتُهٗ فَقَالَ هُوَ حَلَالٌ فَكُلُوْهُ۔

(۲۸۵۱) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ جب ہم ''قاحہ'' کے مقام پر پہنچے تو ہم میں سے کچھ لوگ احرام میں تھے اور کچھ بغیر احرام کے۔ تو اچانک میں نے دیکھا کہ میرے ساتھی کوئی چیز دیکھ رہے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک جنگلی گدھا تھا۔ میں نے اپنے گھوڑے پر زین کسی اور میں نے اپنا نیزہ لیا۔ پھر میں سوار ہو گیا مجھ سے میرا چابک گر گیا تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ مجھے میرا چابک اُٹھا دو اور وہ ساتھی (حالت) احرام میں تھے تو وہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! اس چیز پر ہم تمہاری مدد نہیں کر سکتے۔ پھر میں اُترا اور میں نے چابک رکھا اور پھر سوار ہو گیا تو میں نے اس جنگلی گدھے کو جا کر پکڑ لیا اور وہ ایک ٹیلے کے پیچھے تھا۔ میں نے [illegible] اس کی کونچیں کاٹ دیں اور اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لے آیا۔ ان میں سے کچھ ساتھیوں نے کہا کہ تم اسے نہ کھاؤ۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے آگے تھے میں نے اپنے گھوڑے کو دوڑا کر آپ کو پا لیا (اور آپ سے پوچھا) تو آپ نے فرمایا کہ وہ حلال ہے تم اُسے کھا لو۔

(۲۸۵۲)وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰی اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيْقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَهٗ مُحْرِمِيْنَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی

(۲۸۵۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے یہاں تک کہ جب آپ مکہ کے کسی راستے پر تھے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ اپنے احرام والے کچھ ساتھیوں کے ساتھ پیچھے رہ گئے اور خود ابوقتادہ احرام کے بغیر تھے تو حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک جنگلی گدھا دیکھا۔ [illegible] گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے ساتھیوں سے سوال کیا [illegible] وان کا چابک (کوڑا) اُٹھا

حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوٰى عَلٰى فَرَسِهٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّنَاوِلُوْهُ سَوْطَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَسَاَلَهُمْ رُمْحَهٗ فَاَبَوْا عَلَيْهِ فَاَخَذَهٗ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهٗ فَاَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى بَعْضُهُمْ فَاَدْرَكُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ اَطْعَمَكُمُوْهَا اللّٰهُ۔

دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کوڑا مانگا تو اُنہوں نے اس سے بھی انکار کر دیا تو پھر انہوں نے خود نیزہ پکڑا اور پھر (اپنے گھوڑے کو دوڑا کر) اس گدھے کو پکڑ کر قتل کر دیا۔ نبی ﷺ کے کچھ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ نے انکار کر دیا۔ پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور انہوں نے اس بارے میں آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک کھانا ہے جسے اللہ نے تمہیں کھلایا ہے۔

(۲۸۵۳) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ حِمَارِ الْوَحْشِ مِثْلَ حَدِيْثِ اَبِي النَّضْرِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَيْءٌ۔

(۲۸۵۳) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ابوالنضر کی حدیث کی طرح روایت ہے۔ سوائے اس کے کہ زید بن اسلم کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟

(۲۸۵۴) وَحَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهٗ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ عَدُوًّا بِغَيْقَةَ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِهٖ يَضْحَكُ بَعْضُهُمْ اِلَيَّ اِذْ نَظَرْتُ فَاِذَا اَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهٗ فَاَثْبَتُّهٗ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَانْطَلَقْتُ اَطْلُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرَفِّعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ لَقِيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهٗ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَلَحِقْتُهٗ فَقُلْتُ يَا

(۲۸۵۴) حضرت عبداللہ بن قتادہؓ فرماتے ہیں کہ میرے باپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حدیبیہ کو چلے۔ آپ کے صحابہ کرامؓ احرام کی حالت میں تھے اور وہ (میرے باپ) احرام کی حالت میں نہیں تھے اور رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا گیا کہ دشمن ''غیقہ'' میں ہے تو رسول اللہ ﷺ چلے۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا اور وہ میری طرف دیکھ کر ہنس رہے تھے تو میں نے ایک جنگلی گدھے کو دیکھا اور میں نے اس پر حملہ کر کے اور اس پر نیزہ مار کر اُسے روک لیا۔ پھر میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد مانگی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں ڈر لگا کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے کہیں علیحدہ نہ ہو جائیں۔ میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا۔ کبھی گھوڑے کو بھگاتا اور کبھی آہستہ چلاتا۔ آدھی رات کو بنو غفار کے ایک آدمی سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے اُس سے پوچھا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کہاں ملے تھے؟ اُس نے کہا کہ میں نے آپ کو ''تعھن'' کے مقام میں چھوڑا ہے اور آپ ''سقیا'' کے مقام پہ آرام فرمائیں گے تو میں آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَصْحَابَكَ يَقْرَءُ وْنَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللّٰهِ وَاِنَّهُمْ قَدْ خَشُوْا اَنْ يُّقْتَطَعُوْا دُوْنَكَ اِنْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اَصْطَدْتُّ وَمَعِيَ مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَوْمِ كُلُوْا وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

سے اسی جگہ جا کر ملا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے صحابہؓ آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور انہیں یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ آپ سے علیحدہ نہ ہو جائیں۔ آپ اُن کا انتظار فرمائیں تو آپ نے اُن کا انتظار فرمایا۔ پھر میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے شکار کیا ہے اور اس سے بچا ہوا میرے پاس (کچھ گوشت ہے) تو نبی ﷺ نے قوم کے لوگوں سے فرمایا کہ تم کھاؤ حالانکہ وہ سب احرام کی حالت میں تھے۔

(۲۸۵۵)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجًّا وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ فَصَرَفَ مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْهِمْ اَبُوْ قَتَادَةَ فَقَالَ خُذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ قَالَ فَاَخَذُوْا سَاحِلَ الْبَحْرِ فَلَمَّا انْصَرَفُوْا قِبَلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمُوْا كُلُّهُمْ اِلَّا اَبَا قَتَادَةَ فَاِنَّهٗ لَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ يَسِيْرُوْنَ اِذْ رَاَوْا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلُوْا فَاَكَلُوْا مِنْ لَحْمِهَا قَالَ فَقَالُوْا اَكَلْنَا لَحْمًا وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ قَالَ فَحَمَلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِ الْاَتَانِ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا اَحْرَمْنَا وَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ لَمْ يُحْرِمْ فَرَاَيْنَا حُمُرَ وَحْشٍ فَحَمَلَ عَلَيْهَا اَبُوْ قَتَادَةَ فَعَقَرَ مِنْهَا اَتَانًا فَنَزَلْنَا فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهَا فَقُلْنَا نَاْكُلُ لَحْمَ صَيْدٍ وَنَحْنُ مُحْرِمُوْنَ فَحَمَلْنَا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهٗ اَوْ اَشَارَ اِلَيْهِ بِشَيْءٍ قَالَ قَالُوْا لَا قَالَ فَكُلُوْا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا۔

(۲۸۵۵) حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے کے لیے نکلے اور ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ کو ایک طرف پھیر دیا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بھی انہیں میں تھے تو آپ نے فرمایا کہ تم سمندر کے ساحل پر چلو یہاں تک کہ تم مجھ سے آ کر ملنا۔ راوی کہتے ہیں کہ سب لوگ سمندر کے ساحل پر چلے تو جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھرے تو انہوں نے احرام باندھ لیا۔ سوائے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے کہ انہوں نے احرام نہیں باندھا۔ اسی دوران وہ چل رہے تھے کہ انہوں نے جنگلی گدھے دیکھے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ان پر حملہ کر کے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ دیں۔ پھر وہ سب اترے اور انہوں نے اس گوشت سے کھایا۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے گوشت تو کھالیا ہے حالانکہ ہم تو احرام میں ہیں۔ حضرت ابوقتادہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے بچا ہوا گوشت ساتھ رکھ لیا اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم احرام کی حالت میں تھے اور ابوقتادہ احرام میں نہیں تھے۔ ہم نے جنگلی گدھے دیکھے تو ابوقتادہؓ نے ان پر حملہ کر دیا اور ان میں سے ایک گدھی کی کونچیں کاٹ دیں پھر ہم اُترے اور ہم نے اس گوشت سے کھایا۔ پھر ہم نے کہا (سوچا) کہ ہم تو شکار کا گوشت کھا بیٹھے ہیں حالانکہ ہم تو احرام میں ہیں اور شکار کا بچا ہوا گوشت ہم نے ساتھ اُٹھا لیا تو آپؐ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کا شکار کا ارادہ تھا یا شکار کی طرف کسی نے کسی چیز کے ساتھ اشارہ کیا ہے؟ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شکار سے بچا ہوا گوشت بھی تم کھالو۔

(۲۸۵۶)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ جَمِيعًا عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ رِوَايَةِ شَيْبَانَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمِنْكُمْ اَحَدٌ اَمَرَهُ اَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا اَوْ اَشَارَ اِلَيْهَا وَفِیْ رِوَايَةِ شُعْبَةَ قَالَ اَشَرْتُمْ اَوْ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ قَالَ شُعْبَةُ وَلَا اَدْرِیْ قَالَ اَعَنْتُمْ اَوْ اَصَدْتُّمْ۔

(۲۸۵۶)حضرت شیبان کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے یہ حکم دیا تھا کہ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگلی گدھوں پر حملہ کریں یا اس کی طرف کسی نے اشارہ کیا؟ اور شعبہ کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے اشارہ کیا تھا یا کیا تم نے شکار میں مدد کی تھی یا تم نے شکار کیا تھا؟ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے اَعَنْتُمْ فرمایا یا اَصَدْتُّمْ فرمایا۔

(۲۸۵۷)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَی بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ اَخْبَرَنِیْ يَحْيٰی اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ فَاَهَلُّوْا بِعُمْرَةٍ غَيْرِیْ قَالَ فَاصْطَدْتُّ حِمَارَ وَحْشٍ فَاَطْعَمْتُ اَصْحَابِیْ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْبَاْتُهُ اَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوْهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ۔

(۲۸۵۷)حضرت عبداللہ بن ابی قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ان کے باپ خبر دیتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ حدیبیہ میں تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے علاوہ سب نے عمرہ کا احرام باندھ لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک جنگلی گدھے کا شکار کیا اور اسے اپنے احرام والے ساتھیوں کو کھلایا۔ پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور میں نے آپ کو اس کی خبر دی کہ ہمارے پاس اس کا گوشت بچ گیا ہے تو آپ نے فرمایا تم اسے کھاؤ حالانکہ وہ سارے احرام کی حالت میں تھے۔

(۲۸۵۸) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ ابْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُمْ خَرَجُوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَیْءٌ قَالُوْا مَعَنَا رِجْلُهُ قَالَ فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَكَلَهَا۔

(۲۸۵۸)حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ ؓ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام کی حالت میں نکلے اور حضرت ابوقتادہ ؓ حلال تھے (احرام کے بغیر) اس کے بعد اسی طرح حدیث ہے اور اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ کیا تمہارے پاس اس میں سے کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس اس کا ایک پاؤں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے وہ پاؤں اُن سے لیا اور اُسے کھایا۔

(۲۸۵۹)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاِسْحٰقُ عَنْ جَرِيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ كَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ فِیْ نَفَرٍ مُحْرِمِيْنَ وَاَبُوْ قَتَادَةَ مُحِلٌّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ قَالَ هَلْ اَشَارَ اِلَيْهِ

(۲۸۵۹)حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوقتادہ ؓ احرام کی حالت میں نہیں تھے جبکہ باقی سب احرام میں تھے۔ آگے حدیث اسی طرح ہے اور اس میں ہے کہ کیا تم میں سے کسی انسان نے اس شکار کی طرف اشارہ کیا تھا یا اسے کوئی چیز سے حکم دیا تھا؟ صحابہ کرام ؓ نے عرض کیا کہ نہیں اے اللہ

اِنْسَانٌ مِنْكُمْ اَوْ اَمَرَهُ بِشَيْءٍ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكُلُوْهُ۔

کے رسول! آپ نے فرمایا: تو پھر تم اسے کھالو۔

(۲۸۶۰)وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَنَحْنُ حُرُمٌ فَاُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَطَلْحَةُ رَاقِدٌ فَمِنَّا مَنْ اَكَلَ وَمِنَّا مَنْ تَوَرَّعَ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ وَفَّقَ مَنْ اَكَلَهُ وَقَالَ اَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۸۶۰) حضرت معاذ بن عبدالرحمٰن بن عثمان تیمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت طلحہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ساتھ تھے اور ہم احرام کی حالت میں تھے کہ ان کے لیے ایک پرندہ ہدیہ لایا گیا اور حضرت طلحہ سور ہے تھے تو ہم میں سے کچھ نے وہ کھالیا اور کچھ نے پرہیز کیا تو جب حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ جاگے تو انہوں نے ان کی موافقت کی جنہوں نے کھایا تھا اور فرمایا کہ ہم نے (احرام کی حالت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھایا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس آدمی نے حج یا عمرہ کا احرام باندھا ہو تو اس کے لیے باتفاق علماء کرام جنگل کا شکار کرنا حرام ہے اور اگر احرام والا خود شکار نہ کرے اور نہ ہی شکار کرنے کا حکم دے اور نہ ہی اس پر دلالت یا کوئی اشارہ کرے اور نہ ہی شکار کرنے والے سے تعاون کرے تو اس صورت میں شکار کا گوشت کھانا صحیح ہے۔ جس طرح کہ مذکورہ احادیث میں سے حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے واضح ہے۔

۵۰۸: باب مَا يُنْدَبُ لِلْمُحْرِمِ وَغَيْرِهِ قَتْلُهُ مِنَ الدَّوَابِّ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ احرام اور غیر احرام والے کے لیے حرم اور غیر حرم میں جن جانوروں کا قتل کرنا مستحب ہے

(۲۸۶۱)وَحَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ مِقْسَمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَرْبَعٌ كُلُّهُنَّ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَاَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَاْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ قَالَ فَقُلْتُ لِلْقَاسِمِ اَفَرَاَيْتَ الْحَيَّةَ قَالَ تُقْتَلُ بِصُغْرٍ لَهَا۔

(۲۸۶۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ چار جانور ایذاء دینے والے ہیں اور ان کو حرم اور غیر حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے: (۱) چیل' (۲) کوا' (۳) چوہا' (۴) کاٹنے والا کتا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے کہا کہ سانپ کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ انہوں نے کہا کہ اُس کی ذلت کی وجہ سے اُسے قتل کیا جائے گا۔

(۲۸۶۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ

(۲۸۶۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ

عَنْ شُعْبَةَ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْاَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْحُدَيَّا۔

علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ جانور ایذاء دینے والے ہیں انہیں حرم اور غیرحرم میں قتل کیا جا سکتا ہے: سانپ' سیاہ وسفید کوا' چوہا' کاٹنے والا کتا اور چیل۔

(۲۸۶۳)وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

(۲۸۶۳)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایذا دینے والے ہیں جن کو حرم میں بھی قتل کیا جا سکتا ہے: بچھو' چوہا' چیل' کوا اور کاٹنے والا کتا۔

(۲۸۶۴)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۲۸۶۴)حضرت ہشام نے اس سند کے ساتھ اسی طرح بیان کیا ہے۔

(۲۸۶۵)وَحَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

(۲۸۶۵)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایذاء دینے والے ہیں جن کو حرم میں قتل کیا جا سکتا ہے۔ چوہا اور بچھو اور چیل اور کوا اور کاٹنے والا کتا۔

(۲۸۶۶)وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ خَمْسٍ فَوَاسِقَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ۔

(۲۸۶۶)حضرت زہری رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ ایذاء دینے والے جانوروں کو حرم اور غیرحرم میں قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر یزید بن زریع کی حدیث کی طرح ذکر فرمایا۔

(۲۸۶۷)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَوَاسِقُ تُقْتَلُ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ۔

(۲۸۶۷)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام جانوروں میں سے پانچ جانور ایذاء دینے والے ہیں جن کو حرم میں بھی قتل کیا جا سکتا ہے: کوا' چیل' کاٹنے والا کتا' بچھو اور چوہا۔

(۲۸۶۸)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

(۲۸۶۸)حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَقَالَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهٖ فِي الْحَرَمِ وَالْاِحْرَامِ۔

(جانور ایسے ہیں) کہ اُن کو حرم میں اور احرام کی حالت میں قتل کرنا کوئی گناہ نہیں۔ چوہا اور بچھو اور کوا اور چیل اور کاٹنے والا کتا۔

(۲۸۶۹)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ لَا حَرَجَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

(۲۸۶۹) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جانوروں میں سے پانچ جانور ایسے ہیں کہ جو کلی طور پر ایذاء دینے والے ہیں۔ ان کے قتل کرنے والوں پر کوئی گناہ نہیں: بچھو اور کوا اور چیل اور چوہا اور کاٹنے والا کتا۔

(۲۸۷۰)وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ اَخْبَرَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَمَرَ اَوْ اُمِرَ اَنْ تُقْتَلَ الْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْحِدَاَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ۔

(۲۸۷۰) حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ احرام والا کن جانوروں کو قتل کر سکتا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں سے کسی نے مجھے خبر دی کہ آپ نے حکم فرمایا یا فرمایا کہ (احرام والے کو) حکم دیا گیا کہ وہ چوہے اور بچھو اور چیل اور کاٹنے والے کتے اور کوے کو قتل کر دے۔

(۲۸۷۱)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَؓ مَا يَقْتُلُ الرَّجُلُ مِنَ الدَّوَابِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اِحْدٰى نِسْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الْعَقُوْرِ وَالْفَارَةِ وَالْعَقْرَبِ وَالْحُدَيَّا وَالْغُرَابِ وَالْحَيَّةِ قَالَ وَفِي الصَّلٰوةِ اَيْضًا۔

(۲۸۷۱) حضرت زید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ احرام کی حالت میں کن جانوروں کو قتل کیا جا سکتا ہے؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی زوجہ مطہرہ نے مجھ سے بیان کیا کہ آپ کاٹنے والے کتے، چوہے، بچھو، کوا اور سانپ کے قتل کرنے کا حکم فرماتے تھے اور فرمایا کہ نماز میں بھی انہیں قتل کر دیا جائے۔

(۲۸۷۲)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الدَّوَابِّ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِيْ قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

(۲۸۷۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کو قتل کرنے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں: (۱) کوا، (۲) چیل، (۳) بچھو، (۴) چوہا، (۵) کاٹنے والا کتا۔

(۲۸۷۳)وَحَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَاذَا سَمِعْتَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يُحِلُّ لِلْحَرَامِ قَتْلَهُ مِنَ الدَّوَابِّ فَقَالَ لِیْ نَافِعٌ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَهُنَّ فِیْ قَتْلِهِنَّ الْغُرَابُ وَالْحِدَاةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

(۲۸۷۳)حضرت ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نے احرام والے کے لیے جانوروں کے قتل کرنے کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کیا سنا ہے؟ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جانوروں میں سے پانچ ایسے جانور ہیں کہ ان کے قتل کرنے میں احرام والے پر کوئی گناہ نہیں: (۱) کوا' (۲) چیل' (۳) بچھو' (۴) چوہا' (۵) کاٹنے والا کتا۔

(۲۸۷۴)وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ يَعْنِیْ ابْنَ حَازِمٍ جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰی بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَلَمْ يَقُلْ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا ابْنُ جُرَيْجٍ وَحْدَهُ وَقَدْ تَابَعَ ابْنَ جُرَيْجٍ عَلٰی ذٰلِكَ ابْنُ اِسْحٰقَ۔

(۲۸۷۴)ان سندوں کے ساتھ حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ پھر اسی طرح آگے حدیث بیان کی۔

(۲۸۷۵)وَحَدَّثَنِيْهِ فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ نَافِعٍ وَعُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ فِیْ قَتْلِ مَا قُتِلَ مِنْهُنَّ فِی الْحَرَمِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۸۷۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ (جانور) ایسے ہیں کہ جن کے قتل کرنے میں کوئی گناہ نہیں (وہ جانور کہ) جن کو حرم میں قتل کیا جائے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۸۷۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی وَيَحْيٰی بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰی ابْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مَنْ قَتَلَهُنَّ وَهُوَ حَرَامٌ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْهِنَّ الْعَقْرَبُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَیٰ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰی بْنِ يَحْيٰی۔

(۲۸۷۶)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ (جانور ایسے ہیں) کہ جو ان کو احرام کی حالت میں قتل کرے تو اُس پر کوئی گناہ نہیں۔ ان جانوروں میں بچھو' چوہا' کاٹنے والا کتا' کوا اور چیل ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث میں اُن موذی جانوروں کی نشاندہی کی گئی ہے کہ جنہیں حرم اور غیر حرم میں بھی مارا جا سکتا ہے۔

حرم:

حرم وہ سرزمین کہلاتی ہے جو مکہ مکرمہ اور مکہ مکرمہ کے اطراف کی جگہ ہے کہ جہاں پر شکار کرنا حرام ہے' اس کے علاوہ ساری جگہ غیر حرم ہے۔

۵۰۹: باب جَوَازِ حَلْقِ الرَّأْسِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا كَانَ بِهٖ اَذًى وَوُجُوْبِ الْفِدْيَةِ لِحَلْقِهٖ وَبَيَانِ قَدْرِهَا

باب: محرم کو جب کوئی تکلیف وغیرہ پیش آ جائے تو سر منڈانے' فدیہ اور اس کی مقدار کے بیان میں

(۲۸۷۷) وَحَدَّثَنِیْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُّحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰی عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَاَنَا اُوْقِدُ تَحْتَ قَالَ الْقَوَارِيْرِیُّ قِدْرٍ لِّیْ وَقَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ بُرْمَةٍ لِّیْ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰی وَجْهِیْ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ اَيُّوْبُ فَلَا اَدْرِیْ بِاَیِّ ذٰلِكَ بَدَاَ۔

(۲۸۷۷) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ والے سال میرے ہاں تشریف لائے اور میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور میرے چہرے پر جوئیں گر رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے جوئیں بہت تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں! آپ نے فرمایا کہ تو اپنا سر منڈا دے اور تین دنوں کے روزے رکھ لے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے یا ایک قربانی کر۔ ایوب راوی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے ابتداء میں کس چیز کا ذکر فرمایا۔

(۲۸۷۸) وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَيَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۲۸۷۸) حضرت ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیثِ مبارکہ کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۲۸۷۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنِ بْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِیَّ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ اُدْنُهْ فَدَنَوْتُ فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَظُنُّهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَمَرَنِیْ بِفِدْيَةٍ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ مَا تَيَسَّرَ۔

(۲۸۷۹) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ میرے بارے میں یہ آیت نازل کی گئی: ''تم میں سے جو آدمی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھے یا صدقہ دے یا قربانی کرے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ۔ تو میں قریب ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ تو میں اور قریب ہو گیا تو آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے جوئیں بہت تکلیف دیتی ہیں؟ ابن عون کہتے ہیں اور راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ

نے مجھے فدیہ کے طور پر روزوں کا یا صدقہ کرنے کا یا قربانی کرنے کا جو آسانی سے ہو سکے کرنے کا حکم فرمایا۔

(۲۸۸۰)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سَيْفٌ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَيْلٰی حَدَّثَنِیْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَيْهِ وَرَاْسُهٗ يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ قَالَ فَفِیَّ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةِ مَسٰكِيْنَ اَوِ انْسُكْ مَا تَيَسَّرَ۔

(۲۸۸۰) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان پر کھڑے ہوئے اس حال میں کہ میرے سر سے جوئیں جھڑ رہی تھیں تو آپ نے فرمایا کہ کیا تجھے جوئیں بہت تکلیف دیتی ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنا سر منڈا لے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: ''تم میں سے جو کوئی بیمار ہو یا اُس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو وہ فدیہ کے طور پر روزے رکھ لے یا صدقہ دے دے یا قربانی کر لے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تو تین دن کے روزے رکھ یا ایک ٹوکرا چھ مسکینوں کے درمیان صدقہ کر دے یا تو قربانی کر (غرضیکہ) جو تجھے آسانی ہو کر لے۔

(۲۸۸۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ وَاَيُّوْبَ وَحُمَيْدٍ وَعَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوْقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَلٰی وَجْهِهٖ فَقَالَ اَتُؤْذِيْكَ هَوَامُّكَ هٰذِهٖ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَاْسَكَ وَاَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ اَوْصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوِ انْسُكْ نَسِيْكَةً قَالَ ابْنُ اَبِیْ نَجِيْحٍ اَوِاذْبَحْ شَاةً۔

(۲۸۸۱) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس سے گزرے اور حال یہ کہ آپ حدیبیہ میں تھے اور ابھی تک آپ مکہ مکرمہ میں داخل نہیں ہوئے تھے اور میں احرام کی حالت میں ہانڈی کے نیچے آگ جلا رہا تھا اور جوئیں میرے چہرے پر سے جھڑ رہی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تجھے جوئیں بہت تکلیف دے رہی ہیں؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنا سر منڈا دے اور چھ مسکینوں کے درمیان ایک فرق کا کھانا تقسیم کر اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا تین دنوں کے روزے رکھ یا قربانی کر۔ ابن ابی نجیح کہتے ہیں کہ (آپ نے فرمایا) کہ یا ایک بکری ذبح کر۔

(۲۸۸۲)وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِیْ لَيْلٰی عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهٖ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَهٗ آذَاكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ اِحْلِقْ ثُمَّ اذْبَحْ شَاةً نُسُكًا اَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ اَطْعِمْ ثَلَاثَةَ

(۲۸۸۲) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ والے سال اُن کے پاس سے گزرے اور فرمایا کہ کیا تجھے جوئیں بہت تکلیف دے رہی ہیں؟ حضرت کعب نے عرض کیا کہ ''جی ہاں'' تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ اپنے سر کو منڈوا دو پھر ایک بکری ذبح کر کے قربانی کر یا تین دنوں کے روزے رکھ یا کھجوروں میں سے تین صاع چھ مسکینوں کو

آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ عَلٰى سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ۔

کھلا دے۔

(۲۸۸۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْاَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَعَدْتُ اِلٰى كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾فَقَالَ كَعْبٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَزَلَتْ فِيَّ كَانَ بِيْ اَذًى مِّنْ رَّاْسِيْ فَحُمِلْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ عَلٰى وَجْهِيْ فَقَالَ مَا كُنْتُ اُرٰى اَنَّ الْجَهْدَ بَلَغَ مِنْكَ مَا اَرٰى اَتَجِدُ شَاةً فَقُلْتُ لَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾قَالَ صَوْمُ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اَوْ اِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِيْنَ نِصْفَ صَاعٍ طَعَامًا لِكُلِّ مِسْكِيْنٍ قَالَ فَنَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً۔

(۲۸۸۳) حضرت عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں کعب رضی اللہ عنہ کے پاس مسجد میں بیٹھا تھا تو میں نے اُن سے اس آیت کے بارے میں پوچھا: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ میرے سر میں تکلیف تھی تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بلایا گیا۔ حال یہ تھا کہ جوئیں میرے چہرے پر سے جھڑ رہی تھیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تجھے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ کیا تو ایک بکری لے سکتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ کہ ''اس کا فدیہ روزے ہیں یا صدقہ ہے یا قربانی ہے'' آپ نے فرمایا کہ تین دنوں کے روزے یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ہر مسکین کے لیے آدھا آدھا صاع کھانا کھلانا۔ کعبؓ فرماتے ہیں کہ یہ آیت خاص طور پر میرے بارے میں نازل ہوئی لیکن اس کا حکم تمہارے لیے بھی عام ہے۔

(۲۸۸۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْاَصْبَهَانِيِّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَعْقِلٍ حَدَّثَنِيْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُحْرِمًا فَقَمِلَ رَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَدَعَا الْحَلَّاقَ فَحَلَقَ رَاْسَهٗ ثُمَّ قَالَ لَهٗ هَلْ عِنْدَكَ نُسُكٌ قَالَ مَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّصُوْمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَوْ يُطْعِمَ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ لِكُلِّ مِسْكِيْنَيْنِ صَاعٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ خَاصَّةً ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ﴾ثُمَّ كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ عَامَّةً۔

(۲۸۸۴) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں نکلے تو ان کے سر اور داڑھی میں جوئیں پڑ گئیں۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر اُس کو بلا لیا اور ایک حجام کو بلوا کر اُس کا سر منڈوا دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس قربانی ہے؟ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں اس کی قدرت نہیں رکھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ تین روزے رکھیں یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلائیں ہر دو مسکینوں کے لیے ایک صاع کا کھانا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ نے خاص ایسے وقت آیت نازل فرمائی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا﴾ پھر اس آیت کا حکم مسلمانوں کے لیے عام ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں محرم کے سر میں جوئیں وغیرہ پڑنے کی وجہ سے سر منڈانے کا فدیہ اور اس کی مقدار بیان کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں آیت: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖ اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ﴾ [البقرۃ:۱۹۶] یعنی جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا اس کو تکلیف ہو سر کی تو بدلہ دے (یعنی فدیہ دے) روزے یا خیرات یا قربانی اس آیت کریمہ کے حاشیہ

میں تفسیر عثمانی میں علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اگر احرام کی حالت میں کوئی بیمار ہو جائے یا اس کے سر میں درد یا سر میں زخم ہو تو اس کو بضرورت احرام کی حالت میں سر کی حجامت کرنا جائز ہے مگر فدیہ دینا پڑے گا' تین روزے یا چھ محتاجوں کو کھانا کھلانا یا ایک دُنبے یا بکرے کی قربانی کرنا یہ دم جنایت ہے کہ احرام کی حالت میں بضرورت مرض لاچار ہو کر امور مخالف احرام کرنے پڑے۔

(تفسیر عثمانی مطبوعہ سعودی عرب ص ۳۸)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک محرم کے لیے احرام کی حالت میں بال کٹوانا یا سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں اگر محرم نے ایسا کر لیا تو اس کے ذمہ صدقہ لازمی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ کے تحت گزرا' واللہ اعلم بالصواب

۵۱۰: باب جَوَازِ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

(۲۸۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤسٍ وَعَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب: محرم کو پچھنے لگوانے کے جواز کے بیان میں

(۲۸۸۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں پچھنے لگوائے۔

(۲۸۸۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِيْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اِحْتَجَمَ بِطَرِيْقِ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَسَطَ رَاْسِهٖ۔

(۲۸۸۶) حضرت ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں مکہ کے راستے میں اپنے سر مبارک کے درمیانی حصہ میں پچھنے لگوائے۔

۵۱۱: باب جَوَازِ مُدَاوَاةِ الْمُحْرِمِ عَيْنَيْهِ

(۲۸۸۷) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَلَلٍ اشْتَكٰى عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَيْنَيْهِ فَلَمَّا كُنَّا بِالرَّوْحَاءِ اشْتَدَّ وَجَعُهٗ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْاَلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ اَنِ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَاِنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الرَّجُلِ اِذَا اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ ضَمَّدَهُمَا بِالصَّبِرِ۔

باب: احرام والے کے لیے اپنی آنکھوں کا علاج کروانے کے جواز کے بیان میں

(۲۸۸۷) نبیہ بن وہب سے روایت ہے' وہ کہتے ہیں کہ ہم ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکلے۔ یہاں تک کہ جب ہم ملل کے مقام پر پہنچے تو عمر بن عبید اللہ کی آنکھوں میں تکلیف ہوئی اور جب روحاء کے مقام پر پہنچے تو شدید درد ہونے لگا۔ تب انہوں نے ابان بن عثمان کی طرف اس مسئلہ کے بارے میں اپنا قاصد بھیجا۔ چنانچہ ابان نے اُن کو جواب بھیجا کہ ایلوے کا لیپ لگا لو کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی آنکھوں میں تکلیف پڑ گئی اور وہ آدمی احرام کی حالت میں تھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی آنکھوں پر ایلوے کا لیپ کرایا۔

(۲۸۸۸)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنِيْ نُبَيْهُ بْنُ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ رَمِدَتْ عَيْنُهُ فَاَرَادَ اَنْ يَّكْحُلَهَا فَنَهَاهُ اَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَاَمَرَهُ اَنْ يُّضَمِّدَهَا بِالصَّبِرِ وَحَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

(۲۸۸۸) حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبید اللہ بن معمر رضی اللہ عنہ کی آنکھیں دُکھنے لگیں تو انہوں نے اپنی آنکھوں میں سرمہ لگوانا چاہا تو حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو منع فرما دیا اور انہیں حکم فرمایا کہ ایلوے کا لیپ لگا لو کیونکہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے ایسے ہی کیا تھا۔

خلاصة الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر محرم کی آنکھوں میں کوئی تکلیف وغیرہ ہو تو باتفاق علماء کرام ایلوے وغیرہ کا لیپ کہ جس میں خوشبو وغیرہ نہ ہو دوا کے طور پر استعمال کرنا جائز ہے اور اس میں کسی قسم کا فدیہ واجب نہیں ہوتا' واللہ اعلم

۵۱۲: باب جَوَازِ غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَاْسَهٗ وَ بَدَنَهٗ

باب: احرام والے کو اپنا سر اور بدن دھونے کے جواز کے بیان میں

(۲۸۸۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ وَهٰذَا حَدِيْثُهٗ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْاَبْوَآءِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَاْسَهٗ فَاَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَسْاَلُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَوَجَدْتُّهٗ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يَسْتَتِرُ بِثَوْبٍ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُنَيْنٍ اَرْسَلَنِيْ اِلَيْكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَسْاَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَاْسَهٗ وَهُوَ

(۲۸۸۹) حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کے درمیان ابواء کے مقام پر اختلاف ہو گیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ احرام والا آدمی اپنا سر دھو سکتا ہے اور حضرت مسور فرماتے تھے کہ احرام والا آدمی اپنے سر کو نہیں دھو سکتا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف اس مسئلہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے بھیجا تو میں نے اُن کو دو لکڑیوں کے درمیان ایک کپڑے سے پردہ کیے ہوئے غسل کرتے ہوئے پایا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اُن پر سلام کیا تو انہوں نے فرمایا: کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں عبداللہ بن حنین ہوں۔ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کی طرف اس لیے بھیجا ہے تا کہ میں آپ سے پوچھوں کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کی حالت میں اپنا سر دھوتے تھے؟ حضرت ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے کپڑے کو نیچے کیا یہاں تک کہ آپ کا سر ظاہر ہوا۔ پھر انہوں نے کسی پانی ڈالنے والے کو فرمایا کہ پانی ڈالو تو اُس نے آپ

مُحْرِمٌ فَوَضَعَ اَبُوْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یَدَهٗ عَلَی الثَّوْبِ فَطَأْطَاَهٗ حَتّٰی بَدَالِیْ رَاْسُهٗ ثُمَّ قَالَ لِاِنْسَانٍ یَّصُبُّ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلٰی رَاْسِهٖ ثُمَّ حَرَّكَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَاَیْتُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْعَلُ۔

کے سر پر پانی ڈالا۔ پھر انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کو ہلایا۔ پھر ہاتھوں کو سر پر پھیر کر آگے سے پیچھے کی طرف لائے اور پیچھے سے آگے کی طرف لائے۔ پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(۲۸۹۰)وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَعَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فَاَمَرَّ اَبُوْ اَیُّوْبَ بِیَدَیْهِ عَلٰی رَاْسِهٖ جَمِیْعًا عَلٰی جَمِیْعِ رَاْسِهٖ فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ فَقَالَ الْمِسْوَرُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لَا اُمَارِیْكَ اَبَدًا۔

(۲۸۹۰) حضرت زید بن اسلم سے اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر پر آگے اور پیچھے پھیرا تو حضرت مسور نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میں کبھی بھی آپ سے حجت نہیں کروں گا۔

۵۱۳: باب مَا یُفْعَلُ بِالْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

باب: محرم جب انتقال کر جائے تو کیا کیا جائے؟

(۲۸۹۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَعِیْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّیًا۔

(۲۸۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے آدمی کے بارے میں کہ جو اپنے اُونٹ سے گرا اور مر گیا فرمایا کہ اُسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کے سر کو نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے تلبیہ پڑھتے ہوئے اُٹھائے گا۔

(۲۸۹۲)وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ وَاَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ اِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ قَالَ اَیُّوْبُ فَاَوْقَصَتْهُ اَوْ قَالَ فَاَقْعَصَتْهُ وَقَالَ عَمْرٌو فَوَقَصَتْهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِیْ ثَوْبَیْنِ وَلَا تُحَنِّطُوْهُ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ قَالَ اَیُّوْبُ فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مُلَبِّیًا وَقَالَ عَمْرٌو فَاِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُلَبِّیْ۔

(۲۸۹۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عرفات کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑا تھا اچانک وہ اپنی سواری پر سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور دو کپڑوں میں اس کو کفن دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا سر ڈھانپو کیونکہ اللہ قیامت کے دن اسے اس حال میں اُٹھائے گا کہ یہ تلبیہ کہہ رہا ہوگا۔

(۲۸۹۳)وَحَدَّثَنِیْهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ

(۲۸۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ نُبِّئْتُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ وَاقِفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَذَكَرَ نَحْوَ مَا ذَكَرَ حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ۔

ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں کھڑا تھا پھر آگے اسی طرح حدیث مبارکہ ذکر فرمائی۔

(۲۸۹۴)وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَّ مِنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَاَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُلَبِّيْ۔

(۲۸۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی احرام باندھے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آیا اور وہ اپنے اُونٹ سے گر پڑا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا آئے گا۔

(۲۸۹۵)وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا وَزَادَ لَمْ يُسَمِّ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ حَيْثُ خَرَّ۔

(۲۸۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں آیا۔ آگے حدیث اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ وہ تلبیہ پڑھ رہا ہوگا۔

(۲۸۹۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ. حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا اَوْقَصَتْهُ رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ وَلَا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّيًا۔

(۲۸۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو احرام کی حالت میں تھا اس کی سواری نے اس کی گردن توڑ دی اور وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اسے اس کے کپڑوں میں کفن دو اور اس کا چہرہ اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لبیک لبیک پکارتا ہوا اُٹھے گا۔

(۲۸۹۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُحْرِمًا فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ

(۲۸۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ وہ اپنی اونٹنی سے گرا اور مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اسے اسی کے کپڑوں میں کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ۔ اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن بال جمے ہوئے ہونے کی حالت میں اُٹھے گا۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِىْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تَمَسُّوْهُ بِطِيْبٍ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا۔

(۲۸۹۸)وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِىْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَهٗ بَعِيْرُهٗ وَهُوَ مُحْرِمٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا وَلَا يُخَمَّرَ رَاْسُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا۔

(۲۸۹۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی جو احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اُس کے اونٹ نے اس کی گردن توڑ دی (جس کی وجہ سے وہ مر گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر بھی نہ ڈھانکو کیونکہ یہ قیامت کے دن بال جمے ہوئے ہونے کی حالت میں اُٹھے گا۔

(۲۸۹۹)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بِشْرٍ يُّحَدِّثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَقَعَ مِنْ نَّاقَتِهٖ فَاَقْعَصَتْهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّغْسَلَ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَاَنْ يُّكَفَّنَ فِىْ ثَوْبَيْنِ وَلَا يُمَسَّ طِيْبًا خَارِجٌ رَاْسُهٗ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَدَّثَنِىْ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ خَارِجٌ رَاْسُهٗ وَوَجْهُهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُلَبِّدًا۔

(۲۸۹۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی احرام کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو وہ اپنی اُونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی (وہ مر گیا) تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے اور اسے خوشبو نہ لگائی جائے اور اس کا سر باہر رہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد انہوں نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ اس کا سر اور اس کا چہرہ باہر رہے کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

(۲۹۰۰)وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَقَصَتْ رَجُلًا رَاحِلَتُهٗ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّغْسِلُوْهُ بِمَآءٍ وَّسِدْرٍ وَاَنْ يَّكْشِفُوْا وَجْهَهٗ حَسِبْتُهٗ قَالَ وَرَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَهُوَ يُهِلُّ۔

(۲۹۰۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا اُس کی سواری نے اس آدمی کی گردن توڑ دی (وہ مر گیا) تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ اسے بیری کے پتوں کے پانی سے غسل دو اور اس کا چہرہ کھلا رکھو۔ راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اور اس کا سر کھلا رکھو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتا ہوا اُٹھے گا۔

(۲۹۰۱)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى اَخْبَرَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهٗ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوْهُ وَلَا تُقَرِّبُوْهُ طِيْبًا وَلَا تُغَطُّوْا وَجْهَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يُلَبِّىْ۔

(۲۹۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ نبی ﷺ کے ساتھ ایک آدمی تھا۔ اونٹنی نے اس کی گردن توڑ دی تو وہ مر گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے غسل دو اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ ہی اس کا چہرہ ڈھانپو کیونکہ (یہ قیامت کے دن) تلبیہ پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔

۵۱۴: باب جَوَازِ اشْتِرَاطِ الْمُحْرِمِ التَّحَلُّلَ بِعُذْرِ الْمَرَضِ وَنَحْوِهٖ

باب: یہ شرط لگا کر احرام باندھنا کہ بیماری یا اور کسی عذر کی بنا پر احرام کھول دوں گا کے جواز کے بیان میں

(۲۹۰۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتِ الزُّبَيْرِ فَقَالَ لَهَا اَرَدْتِ الْحَجَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا اَجِدُنِیْ اِلَّا وَجِعَةً فَقَالَ لَهَا حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ وَقُوْلِیْ اَللّٰهُمَّ مَحِلِّیْ حَيْثُ حَبَسْتَنِیْ وَكَانَتْ تَحْتَ الْمِقْدَادِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۲۹۰۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو اُن سے فرمایا کہ کیا تو نے حج کا ارادہ کیا ہے؟ حضرت ضباعہ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! مجھے درد (کی تکلیف ہے) تو آپ نے حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو حج کر اور یہ شرط لگا اور کہہ اے اللہ! میرے (حج کے احرام کا کھولنا) اس جگہ ہوگا جس جگہ تو مجھے روک دے گا اور حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔

(۲۹۰۳)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُرِيْدُ الْحَجَّ وَاَنَا شَاكِيَةٌ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَيْثُ حَبَسْتَنِیْ۔

(۲۹۰۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو حضرت ضباعہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں اور حال یہ ہے کہ میں بیمار ہوں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو حج کر اور یہ شرط لگا کہ میرے حلال ہونے (احرام کھولنے) کی وہی جگہ ہے جہاں تو مجھے روک دے گا۔

(۲۹۰۴)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا مِثْلَهٗ۔

(۲۹۰۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۲۹۰۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ وَاَبُوْ عَاصِمٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا وَعِكْرِمَةَ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

(۲۹۰۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا بن عبدالمطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میں ایک عورت ہوں اور میں حج بھی کرنا چاہتی ہوں تو آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ تو حج کا احرام باندھ لے اور یہ شرط لگا لے کہ میرے احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جس جگہ پر تو مجھے روک دے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ اس عورت نے حج پالیا۔

فَقَالَتْ اِنِّی امْرَاَۃٌ ثَقِیْلَۃٌ وَاِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ اَھِلِّیْ بِالْحَجِّ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ قَالَ فَاَدْرَکَتْ۔

(۲۹۰۶)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّیَالِسِیُّ حَدَّثَنَا حَبِیْبُ بْنُ یَزِیْدَ عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ وَعِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ ضُبَاعَةَ اَرَادَتِ الْحَجَّ فَاَمَرَهَا النَّبِیُّ ﷺ اَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ ذٰلِكَ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۲۹۰۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حج کا ارادہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے شرط لگانے کا حکم فرمایا تو حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ایسے ہی کیا۔

(۲۹۰۷)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ الْغَیْلَانِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَهُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا رَبَاحٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ مَعْرُوْفٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ حُجِّیْ وَاشْتَرِطِیْ اَنَّ مَحِلِّیْ حَیْثُ تَحْبِسُنِیْ وَفِیْ رِوَایَةِ اِسْحٰقَ اَمَرَ ضُبَاعَةَ۔

(۲۹۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ تو حج کر اور یہ شرط لگا کہ میری احرام کھولنے کی وہی جگہ ہے جس جگہ تو مجھے روک دے اور اسحٰق کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ضباعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اس کا حکم فرمایا تھا۔

۵۱۵:باب صِحَّةُ اِحْرَامِ النُّفَسَاءِ وَاسْتِحْبَابِ اغْتِسَالِهَا لِلْاِحْرَامِ وَکَذَا الْحَائِضُ

باب: حیض ونفاس والی عورتوں کے احرام اور احرام کے لیے غسل کے استحباب کے بیان میں

(۲۹۰۸)وَحَدَّثَنِیْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ وَزُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ کُلُّهُمْ عَنْ عَبْدَةَ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُفِسَتْ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَیْسٍ بِمُحَمَّدِ ابْنِ اَبِیْ بَکْرٍ بِالشَّجَرَةِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْمُرُهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

(۲۹۰۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کی پیدائش کی وجہ سے ایک درخت کے پاس (ذوالحلیفہ) میں نفاس شروع ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ یہ (اسماء) غسل کریں اور احرام باندھ لیں۔

(۲۹۰۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ یَحْیَى بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(۲۹۰۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جس وقت ذوالحلیفہ کے مقام پر نفاس شروع ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ حَدِيْثِ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ حِيْنَ نُفِسَتْ بِذِي الْحُلَيْفَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَمَرَهَا اَنْ تَغْتَسِلَ وَتُهِلَّ۔

وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حکم دیں کہ وہ غسل کرے اور احرام باندھ لے۔

۵۱۶: باب بَيَانِ وُجُوْهِ الْاِحْرَامِ وَاَنَّهٗ يَجُوْزُ اِفْرَادُ الْحَجِّ وَالتَّمَتُّعِ وَالْقِرَانِ وَجَوَازِ اِدْخَالِ الْحَجِّ عَلَى الْعُمْرَةِ وَمَتٰى يَحِلُّ الْقَارِنُ مِنْ نُسُكِهٖ

باب: احرام کی اقسام کے بیان میں

(۲۹۱۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَاَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيُهِلَّ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا قَالَتْ فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَاَنَا حَائِضٌ لَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْقُضِيْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَاَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْنَا الْحَجَّ اَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ فَقَالَ هٰذِهٖ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ اَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ اَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَانُوْا جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَاِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

(۲۹۱۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حجۃ الوداع والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو ہم نے عمرہ کا احرام باندھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس آدمی کے پاس قربانی کا جانور ہے وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے اور پھر اس وقت تک احرام نہ کھولے جب تک کہ وہ حج اور عمرہ دونوں سے حلال نہیں ہو جاتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مکہ آئی اس حال میں کہ میں حائضہ تھی نہ تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نہ ہی میں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنے سر کے بال کھول دے کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ لے اور عمرہ کو چھوڑ دے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا۔ جب ہم نے حج کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (میرے بھائی) کے ساتھ تنعیم کے مقام پر بھیجا تو میں نے عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: یہ تیرے عمرے کا بدل ہے۔ جن لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا' انہوں نے بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کیا پھر وہ حلال ہو گئے۔ پھر انہوں نے منیٰ سے واپس آنے کے بعد اپنے حج کے لیے ایک اور طواف کیا اور جن لوگوں نے حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا انہوں نے ایک ہی طواف کیا۔

(۲۹۱۱)وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي حَدَّثَنِي عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ حَتّٰى قَدِمْنَا مَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ حَتّٰى يَنْحَرَ هَدْيَهُ وَمَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَزَلْ حَائِضًا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَلَمْ أُهْلِلْ إِلَّا بِعُمْرَةٍ فَأَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَنْقُضَ رَأْسِي وَأَمْتَشِطَ وَأُهِلَّ بِحَجٍّ وَأَتْرُكَ الْعُمْرَةَ قَالَتْ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا قَضَيْتُ حَجَّتِي بَعَثَ مَعِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي بَكْرٍ وَأَمَرَنِي أَنْ أَعْتَمِرَ مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي أَدْرَكَنِي الْحَجُّ وَلَمْ أَحْلِلْ مِنْهَا۔

(۲۹۱۱)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لیے نکلے تو ہم میں سے کسی نے عمرہ کا احرام باندھا اور کسی نے حج کا احرام باندھا۔ جب ہم مکہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور قربانی ساتھ نہیں لایا تو وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے) اور جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہے اور قربانی ساتھ لایا ہے تو وہ حلال نہ ہو (احرام نہ کھولے) جب تک کہ اپنی قربانی ذبح نہ کر لے اور جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے حج کو پورا کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوگئی اور حالتِ حیض میں رہی یہاں تک کہ عرفہ کا دن آ گیا اور میں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے سر کے بال کھول دوں اور کنگھی کرلوں اور میں حج کے احرام باندھ لوں اور عمرہ کو چھوڑ دوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایسے ہی کیا۔ یہاں تک کہ جب میں حج سے فارغ ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ (میرے بھائی) کو میرے ساتھ بھیجا اور مجھے حکم فرمایا کہ میں مقام تنعیم سے عمرہ کروں۔ اپنے اس عمرہ کے بدلہ میں جسے میں نے (حائضہ ہونے کی وجہ سے) چھوڑ دیا تھا اور اس عمرہ کا احرام کھولنے سے پہلے میں نے حج کا احرام باندھ لیا تھا۔

(۲۹۱۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ أَكُنْ سُقْتُ الْهَدْيَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ عُمْرَتِهِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا قَالَتْ فَحِضْتُ فَلَمَّا دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۲۹۱۲)سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع والے سال نکلے تو میں نے عمرہ کا احرام باندھا اور میں قربانی کا جانور نہیں لائی تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو تو وہ اپنے عمرہ کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھے' وہ حلال نہ ہو (احرام نہ کھولے) یہاں تک کہ حج اور عمرہ دونوں سے فارغ ہو جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہوگئی تو جب عرفہ کی رات آئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا تو اب میں اپنا حج کیسے

وَسَلَّمَ اِنِّیْ کُنْتُ اَھْلَلْتُ بِعُمْرَۃٍ فَکَیْفَ اَصْنَعُ بِحَجَّتِیْ قَالَ انْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِی وَاَمْسِکِیْ عَنِ الْعُمْرَۃِ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَلَمَّا قَضَیْتُ حَجَّتِیْ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ فَاَرْدَفَنِیْ فَاَعْمَرَنِیْ مِنَ التَّنْعِیْمِ مَکَانَ عُمْرَتِی الَّتِیْ اَمْسَکْتُ عَنْھَا۔

کروں؟ آپ نے فرمایا: اپنے سر کے بال کھول ڈال اور کنگھی کر اور عمرہ (کی ادائیگی) سے رُک جا اور حج کا احرام باندھ لے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں اپنے حج سے فارغ ہوگئی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ کو حکم فرمایا تو انہوں نے مجھے تنعیم سے عمرہ کرایا اور یہ میرے اس عمرہ کی جگہ تھا جسے میں نے چھوڑ دیا تھا۔

(۲۹۱۳)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنْ عُرْوَۃَ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ یُّھِلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَۃٍ فَلْیَفْعَلْ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّھِلَّ بِحَجٍّ فَلْیُھِلَّ وَمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّھِلَّ بِعُمْرَۃٍ فَلْیُھِلَّ قَالَتْ عَآئِشَۃُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا فَاَھَلَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِحَجٍّ وَاَھَلَّ بِہٖ نَاسٌ مَعَہٗ وَاَھَلَّ نَاسٌ بِالْعُمْرَۃِ وَالْحَجِّ وَاَھَلَّ نَاسٌ بِعُمْرَۃٍ وَکُنْتُ فِیْمَنْ اَھَلَّ بِالْعُمْرَۃِ۔

(۲۹۱۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو آپ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا ارادہ ہو کہ وہ حج اور عمرہ کا احرام باندھ لے تو وہ اس طرح کر لے اور جس کا ارادہ ہو کہ وہ حج کا احرام باندھے تو وہ حج کا احرام باندھ لے اور جس کا ارادہ ہو کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا اور لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے بھی آپ کے ساتھ حج کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے آپ کے ساتھ عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا اور کچھ لوگوں نے صرف عمرہ کا احرام باندھا اور میں ان لوگوں میں سے تھی کہ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔

(۲۹۱۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ حَدَّثَنَا عَبْدَۃُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَآئِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ مُوَافِیْنَ لِھِلَالِ ذِی الْحِجَّۃِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ مِنْکُمْ اَنْ یُّھِلَّ بِعُمْرَۃٍ فَلْیُھِلَّ فَلَوْ لَا اَنِّیْ اَھْدَیْتُ لَاَھْلَلْتُ بِعُمْرَۃٍ قَالَتْ فَکَانَ مِنَ الْقَوْمِ مَنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ وَمِنْھُمْ مَنْ اَھَلَّ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَکُنْتُ اَنَا مِمَّنْ اَھَلَّ بِعُمْرَۃٍ فَخَرَجْنَا حَتّٰی قَدِمْنَا مَکَّۃَ فَاَدْرَکَنِیْ یَوْمُ عَرَفَۃَ وَاَنَا حَآئِضٌ لَمْ اَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِیْ فَشَکَوْتُ ذٰلِکَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعِیْ عُمْرَتَکِ وَانْقُضِیْ رَاْسَکِ وَامْتَشِطِیْ وَاَھِلِّیْ بِالْحَجِّ قَالَتْ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا کَانَتْ لَیْلَۃُ الْحَصْبَۃِ وَقَدْ قَضَی اللّٰہُ

(۲۹۱۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے لیے ذی الحجہ کے چاند کے مطابق نکلے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جس کا ارادہ ہو کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے تو وہ احرام باندھ لے اگر میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا تو میں بھی عمرہ کا احرام باندھتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور ان میں سے کچھ نے حج کا احرام باندھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اُن لوگوں میں سے تھی کہ جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ تو ہم نکلے یہاں تک کہ مکہ آ گئے۔ تو میں نے عرفہ کا دن اس حال میں پایا کہ میں حائضہ تھی اور میں اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئی تھی۔ تو میں نے اس کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے عمرہ کو چھوڑ دے اور اپنے سر کے بال کھول ڈال اور کنگھی کر اور حج کا احرام باندھ

حَجَّنَا اَرْسَلَ مَعِیَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَرْدَفَنِیْ وَخَرَجَ بِیْ اِلَی التَّنْعِیْمِ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَضَی اللّٰهُ حَجَّنَا وَعُمْرَتَنَا وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِكَ هَدْیٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَا صَوْمٌ۔

لے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اسی طرح کیا تو جب کنکریوں کی رات ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج کو پورا کر دیا تو آپ نے میرے ساتھ عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہ (میرے بھائی) کو بھیجا۔انہوں نے مجھے اپنے ساتھ سوار کیا اور تنعیم کی طرف نکلے تو میں نے عمرہ کا احرام باندھا تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے حج اور عمرہ کو پورا فرما دیا اور اس میں نہ کوئی قربانی کا جانور تھا اور نہ ہی کوئی صدقہ اور نہ کوئی روزہ تھا۔

(۲۹۱۵)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِیْنَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِهِلَالِ ذِی الْحِجَّةِ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَبَّ مِنْکُمْ اَنْ یُّهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْیُهِلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ عَبْدَةَ۔

(۲۹۱۵)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ہم حج کرنے کے سوا کچھ نہیں چاہتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو پسند کرتا ہو کہ وہ عمرہ کا احرام باندھے تو وہ عمرہ کا احرام باندھ لے اور اس سے آگے حدیث اسی طرح ہے جس طرح گزری۔

(۲۹۱۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُوَافِیْنَ لِهِلَالِ ذِی الْحِجَّةِ مِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَکُنْتُ فِیْمَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمَا وَقَالَ فِیْهِ قَالَ عُرْوَةُ فِیْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ قَضَی اللّٰهُ حَجَّهَا وَعُمْرَتَهَا قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ یَکُنْ فِیْ ذٰلِكَ هَدْیٌ وَلَا صِیَامٌ وَلَا صَدَقَةٌ۔

(۲۹۱۶)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ذی الحجہ کے چاند کے مطابق نکلے۔ہم میں سے کچھ نے صرف عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا اور کچھ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا۔اس سے آگے حدیث اسی طرح سے ہے جس طرح گزری۔اس سلسلہ میں عروہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حج اور ان کے عمرہ دونوں کو پورا فرما دیا ہے۔ہشام نے کہا کہ اس میں قربانی واجب ہوئی نہ روزہ اور نہ صدقہ واجب ہوا۔

(۲۹۱۷)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِحَجٍّ وَّعُمْرَةٍ وَمِنَّا مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَاَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَحَلَّ وَاَمَّا مَنْ اَهَلَّ

(۲۹۱۷)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم میں سے کچھ نے عمرہ کا احرام باندھا اور کچھ نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا اور کچھ نے صرف حج کا احرام باندھا ہوا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔تو جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا ہوا تھا وہ تو حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) اور جنہوں نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا احرام باندھا تھا تو وہ یوم

بِحَجٍّ اَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَلَمْ يَحِلُّوْا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

النحر (قربانی والے دن) سے پہلے حلال نہیں ہوئے۔ (احرام نہیں کھولے)

(۲۹۱۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرٰى اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْهَا حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ اَنَفِسْتِ يَعْنِى الْحَيْضَةَ قَالَتْ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ فَاقْضِىْ مَا يَقْضِى الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَغْتَسِلِىْ قَالَتْ وَضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نِّسَآئِهٖ بِالْبَقَرِ۔

(۲۹۱۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہمارا حج کے سوا کوئی ارادہ نہیں تھا یہاں تک کہ جب سرف (کے مقام) پر یا اُس کے قریب پہنچے تو میں حائضہ ہوگئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور میں رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا: کیا تو حائضہ ہوگئی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں پر لکھ دیا ہے۔ تو تو حج کے (مناسک ادا) کر سوائے اس کے کہ تو بیت اللہ کا طواف نہ کر جب تک کہ تو غسل نہ کر لے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے ایک گائے کی قربانی کی۔

(۲۹۱۹)وَ حَدَّثَنِىْ سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْغَيْلَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ سَلَمَةَ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْكُرُ اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ خَرَجْتُ الْعَامَ قَالَ مَا لَكِ لَعَلَّكِ نَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِفْعَلِىْ مَا يَفْعَلُ الْحَاجُّ غَيْرَ اَنْ لَّا تَطُوْفِىْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرِىْ قَالَتْ فَلَمَّا قَدِمْتُ مَكَّةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهِ اجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَاَحَلَّ النَّاسُ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْىُ قَالَتْ فَكَانَ الْهَدْىُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِى

(۲۹۱۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے۔ ہم سوائے حج کے اور کوئی ذکر نہیں کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم سرف کے مقام پر آئے تو میں حائضہ ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا: کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: اللہ کی قسم! کاش کہ میں اس سال نہ نکلتی۔ آپ نے فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ شاید کہ تو حائضہ ہوگئی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: یہ تو وہ چیز ہے کہ جسے اللہ نے آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ تم اسی طرح کرو جس طرح حاجی کرتے ہیں سوائے اس کے کہ بیت اللہ کا طواف نہ کرنا۔ جب تک کہ تو پاک نہ ہو جائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں مکہ میں آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تم اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کر ڈالو تو پھر لوگ حلال ہو گئے سوائے ان کے کہ جن کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر

الْيَسَارَةِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طُهِرْتُ فَاَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَضْتُ قَالَتْ فَاُتِيْنَا بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِسَآئِهِ الْبَقَرَ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ النَّاسُ بِحَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ وَاَرْجِعُ بِحَجَّةٍ قَالَتْ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاَرْدَفَنِیْ عَلٰی جَمَلِهٖ قَالَتْ فَاِنِّیْ لَاَذْكُرُ وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَيُصِيْبُ وَجْهِیْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ حَتّٰی جِئْنَا اِلَی التَّنْعِيْمِ فَاَهْلَلْتُ مِنْهَا بِعُمْرَةٍ جَزَآءً بِعُمْرَةِ النَّاسِ الَّتِیْ اعْتَمَرُوْا۔

رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر مالدار لوگوں کے پاس قربانی کے جانور تھے۔ پھر جس وقت وہ چلے تو انہوں نے احرام باندھ لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب (یوم النحر) قربانی کا دن ہوا تو میں پاک ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں طوافِ افاضہ کر لوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر ہمیں گائے کا گوشت دیا گیا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی تھی۔ تو جب محصب کی رات ہوئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ تو حج اور عمرہ کر کے واپس لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے واپس لوٹوں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو وہ مجھے اپنے اُونٹ پر بٹھا کر اپنے ساتھ لے گئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں ان دنوں ایک کم عمر لڑکی تھی۔ مجھے اُونگھ آ جاتی تو پالان کی پچھلی لکڑی میرے چہرہ کو لگتی تھی۔ یہاں تک کہ ہم تنعیم کی طرف آ گئے تو میں نے اس جگہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور یہ عمرہ اس عمرہ کے بدلہ میں تھا۔ جو لوگوں نے کیا تھا۔

(۲۹۲۰) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اَيُّوْبَ الْغَيْلَانِیُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ حَتّٰی اِذَا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الْمَاجِشُوْنِ غَيْرَ اَنَّ حَمَّادًا لَيْسَ فِیْ حَدِيْثِهٖ فَكَانَ الْهَدْیُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَعُمَرَ وَذَوِی الْيَسَارَةِ ثُمَّ اَهَلُّوْا حِيْنَ رَاحُوْا وَلَا قَوْلُهَا وَاَنَا جَارِيَةٌ حَدِيْثَةُ السِّنِّ اَنْعَسُ فَتُصِيْبُ وَجْهِیْ مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ۔

(۲۹۲۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نے حج کا تلبیہ پڑھا (حج کا احرام باندھا) یہاں تک کہ جب ہم سرف (کے مقام) پر آئے تو میں حائضہ ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے جبکہ میں رو رہی تھی۔ آگے پچھلی حدیث کی طرح ہے۔ سوائے اس کے کہ حماد کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور دوسرے صاحبِ ثروت صحابہؓ کے پاس قربانی کا جانور تھا اور نہ ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے کہ میں کم عمر لڑکی تھی اور اونگھنے لگتی تھی جس کی وجہ سے میرے چہرے پر کجاوے کی پچھلی لکڑی لگ جاتی تھی۔

(۲۹۲۱) وَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِیْ خَالِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

(۲۹۲۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کیا ہے۔

(۲۹۲۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا

(۲۹۲۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حج

اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَفْلَحَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ وَفِيْ حُرُمِ الْحَجِّ وَلَيَالِي الْحَجِّ حَتّٰى نَزَلْنَا بِسَرِفَ فَخَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ مِنْكُمْ هَدْيٌ فَاَحَبَّ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَا فَمِنْهُمُ الْاٰخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِمَّنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَاَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ وَمَعَ رِجَالٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ لَهُمْ قُوَّةٌ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قُلْتُ سَمِعْتُ كَلَامَكَ مَعَ اَصْحَابِكَ فَسَمِعْتُ بِالْعُمْرَةِ فَمُنِعْتُ الْعُمْرَةَ قَالَ وَمَا لَكِ قُلْتُ لَا اُصَلِّيْ قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ فَكُوْنِيْ فِيْ حَجِّكِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّرْزُقَكِيْهَا وَاِنَّمَا اَنْتِ مِنْ بَنَاتِ اٰدَمَ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكِ مَا كَتَبَ عَلَيْهِنَّ قَالَتْ فَخَرَجْتُ فِيْ حَجَّتِيْ حَتّٰى نَزَلْنَا مِنًى فَتَطَهَّرْتُ ثُمَّ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَصَّبَ فَدَعَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ اخْرُجْ بِاُخْتِكَ مِنَ الْحَرَمِ فَلْتُهِلَّ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ لِتَطُفْ بِالْبَيْتِ فَاِنِّيْ اَنْتَظِرُكُمَا هٰهُنَا قَالَتْ فَخَرَجْنَا فَاَهْلَلْتُ ثُمَّ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَجِئْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ مَنْزِلِهٖ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقَالَ هَلْ فَرَغْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَاٰذَنَ فِيْ اَصْحَابِهٖ بِالرَّحِيْلِ فَخَرَجَ فَمَرَّ بِالْبَيْتِ فَطَافَ بِهٖ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ۔

کے مہینوں میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر نکلے۔ جب ہم سرف کے مقام پر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف آئے اور فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ پسند کرتا ہو کہ اپنے اس احرام کو عمرہ کے احرام میں بدل لے تو وہ ایسے کر لے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ اس طرح نہ کرے تو ان میں سے کچھ نے اس پر عمل کیا اور کچھ نے چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قربانی کا جانور تھا اور آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جو آدمی اس کی طاقت رکھتے تھے اُن کے پاس بھی ہدی تھی۔ رسول اللہ ﷺ میری طرف تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اے عائشہ!) تم کس وجہ سے رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو جو فرمایا میں نے سن لیا اور میں نے عمرہ کے بارے میں سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: تجھے اِس سے کیا غرض؟ میں نے عرض کیا کہ میں نماز نہ پڑھ سکوں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اس سے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ تم اپنے حج میں رہو۔ شاید کہ اللہ تمہیں عمرہ کی بھی توفیق عطا فرما دے اور بات دراصل یہ ہے کہ تم حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں میں سے ہو۔ اللہ نے تمہارے لیے بھی وہی مقدر کیا ہے جو دوسری عورتوں کے لیے مقدر کیا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے مناسک حج کی ادائیگی کے لیے نکلی یہاں تک کہ جب ہم منیٰ پہنچ گئے تو میں وہاں پاک ہوگئی۔ پھر ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور نبی وادیٔ محصب میں اُترے تو حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا کہ اپنی بہن کے ساتھ حرم سے نکلو تا کہ یہ عمرہ کا احرام باندھ لیں۔ پھر بیت اللہ کا طواف کریں اور میں یہاں تم دونوں کا انتظار کر رہا ہوں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نکلے۔ میں نے احرام باندھا پھر میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کا طواف (سعی) کی پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کے درمیانی حصہ میں آپ کی جگہ میں آئے تو آپ نے فرمایا: کیا تم فارغ ہوگئی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں۔ پھر آپ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہاں سے کوچ کرنے کی اجازت عطا فرمائی تو آپ نکلے اور جب بیت اللہ کے پاس سے گزرے تو آپ

نے صبح کی نماز سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر آپ ﷺ مدینہ کی طرف نکلے۔

(۲۹۲۳)وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرِدًا وَمِنَّا مَنْ قَرَنَ وَمِنَّا مَنْ تَمَتَّعَ۔

(۲۹۲۳) اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم میں سے کچھ نے حج افراد کا احرام باندھا اور کچھ نے حج قران کا اور کچھ نے حج تمتع کا احرام باندھا۔

(۲۹۲۴)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ جَاءَتْ عَائِشَةُ حَاجَّةً۔

(۲۹۲۴) حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حج (کا احرام باندھ کر) آئی تھیں۔

(۲۹۲۵)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَاسُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ حَتَّى إِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ أَنْ يَحِلَّ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هَذَا فَقِيلَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَزْوَاجِهِ قَالَ يَحْيَى فَذَكَرْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِلْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ أَتَتْكَ وَاللَّهِ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ۔

(۲۹۲۵) حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ ماہِ ذی قعدہ سے ابھی پانچ دن باقی تھے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہمارا حج کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں تھا یہاں تک کہ جب ہم مکّہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بعد حلال ہو جائے (احرام کھول دے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قربانی کے دن ہماری طرف گائے کا گوشت آیا تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو مجھے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے گائے ذبح کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کو قاسم بن محمد سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ اللہ کی قسم! تو نے یہ حدیث بالکل اسی طرح بیان کی ہے۔

(۲۹۲۶)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَتْنِي عَمْرَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۲۹۲۶) حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند کے ساتھ اُسی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی۔

(۲۹۲۷)وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

(۲۹۲۷) اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

وَعَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ وَاَصْدُرُ بِنُسُكٍ وَّاحِدٍ قَالَ انْتَظِرِىْ فَاِذَا طَهُرْتِ فَاخْرُجِىْ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّىْ مِنْهُ ثُمَّ الْقَيْنَا عِنْدَ كَذَا وَكَذَا قَالَ اَظُنُّهٗ قَالَ غَدًا وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَصَبِكِ اَوْ قَالَ نَفَقَتِكِ۔

لوگ تو دو مناسک (حج اور عمرہ) کر کے واپس ہوں گے اور میں ایک ہی مناسک کر کے لوٹوں گی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو انتظار کر اور جب تو پاک ہو جائے گی تو تنعیم کی طرف نکل اور وہاں سے احرام باندھ۔ پھر ہم سے فلاں (مقام) کے پاس آ کر مل جانا۔

(۲۹۲۸)وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِىٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ وَاِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا اَعْرِفُ حَدِيْثَ اَحَدِهِمَا مِنَ الْاٰخَرِ اَنَّ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

(۲۹۲۸) اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ عرض کرتی ہیں: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! دوسرے لوگ تو دو عبادتیں کر کے واپس لوٹیں گے پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(۲۹۲۹)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا وَقَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَرٰى اِلَّا اَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْىَ اَنْ يَّحِلَّ قَالَتْ فَحَلَّ مَنْ لَّمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْىَ وَنِسَآؤُهٗ لَمْ يَسُقْنَ الْهَدْىَ فَاَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ اَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَّحَجَّةٍ وَاَرْجِعُ اَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ اَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِىَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِىْ مَعَ اَخِيْكِ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاَهِلِّىْ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا اُرَانِىْ اِلَّا حَابِسَتَكُمْ قَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اَوَ مَا كُنْتِ طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ بَلٰى قَالَ لَا بَاْسَ اِنْفِرِىْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَقِيَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۲۹۲۹) عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ نکلے اور حج کے علاوہ ہمارا اور کوئی ارادہ نہیں تھا تو جب ہم (مکہ) آ گئے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا۔ پھر رسول اللہؐ نے حکم فرمایا کہ جو آدمی ہدی (قربانی کا جانور) لے کر نہ آیا ہو تو وہ حلال ہو جائے (احرام کھول دے) عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ جو لوگ ہدی ساتھ نہیں لائے تھے وہ تو حلال ہو گئے اور آپ کی ازواجِ مطہراتؓ بھی ہدی ساتھ نہیں لائی تھیں اس لیے انہوں نے بھی احرام کھول دیئے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہو گئی اور میں بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی تو جب حصبہ کی رات ہوئی تو حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگ تو عمرہ اور حج کر کے واپس لوٹیں گے اور میں صرف حج کے ساتھ واپس لوٹوں گی؟ آپ نے فرمایا: (اے عائشہ!) کیا جن راتوں میں ہم مکہ آئے تھے (اُس وقت) تم نے طواف نہیں کیا تھا؟ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم کی طرف جاؤ اور وہاں سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کر لو اور پھر فلاں فلاں جگہ ہم سے آ کر مل جانا۔ حضرت صفیہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں تمہیں روکنے والی ہوں۔ آپ نے (پیار سے) فرمایا زخمی اور سر منڈی کیا تو نے قربانی کے دن (یوم نحر) طواف نہیں کیا تھا؟

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُصْعِدٌ مِنْ مَكَّةَ وَاَنَا مُنْهَبِطَةٌ عَلَيْهَا اَوْ اَنَا مُصْعِدَةٌ وَهُوَ مُنْهَبِطٌ مِنْهَا وَقَالَ اِسْحٰقُ مُتَهَبِّطَةٌ وَمُتَهَبِّطٌ۔

حضرت صفیہؓ نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اب چلو۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ؐ سے میں اس حال میں ملی کہ آپ مکّہ سے بلندی پر چڑھ رہے تھے اور میں اُتر رہی تھی یا میں بلندی پر چڑھ رہی تھی اور آپ اُتر رہے تھے۔

(۲۹۳۰)وَحَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُلَبِّي لَا نَذْكُرُ حَجًّا وَلَا عُمْرَةً وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَنْصُوْرٍ۔

(۲۹۳۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلے۔ نہ ہم نے حج کا ذکر کیا اور نہ ہی عمرہ کا ذکر کیا۔

(۲۹۳۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ مَوْلٰى عَآئِشَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ اَوْ خَمْسٍ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَهُوَ غَضْبَانُ فَقُلْتُ مَنْ اَغْضَبَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ قَالَ اَوَ مَا شَعَرْتِ اَنِّيْ اَمَرْتُ النَّاسَ بِاَمْرٍ فَاِذَا هُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ قَالَ الْحَكَمُ كَاَنَّهُمْ يَتَرَدَّدُوْنَ اَحْسِبُ وَلَوْ اَنِّي اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا سُقْتُ الْهَدْيَ مَعِيَ حَتّٰى اَشْتَرِيَهُ ثُمَّ اَحِلُّ كَمَا حَلُّوْا۔

(۲۹۳۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے چار یا پانچ دن گزرے تھے کہ غصہ کی حالت میں میرے پاس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس نے ناراض کیا ہے؟ اللہ اُس کو دوزخ میں داخل کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتیں کہ میں نے لوگوں کو ایک کام کے کرنے کا حکم دیا تھا جبکہ لوگ اس میں تردد کر رہے ہیں۔ حکم راوی کہتے ہیں گویا کہ وہ لوگ تردد میں ہیں اور میں گمان کرتا ہوں کہ اگر مجھے میرے معاملہ کا پہلے علم ہو جاتا تو میں قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا یہاں تک کہ میں قربانی کا جانور خریدتا پھر میں حلال ہوتا جس طرح کہ وہ حلال ہوئے (احرام کھولا)۔

(۲۹۳۲)وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ لِاَرْبَعٍ اَوْ خَمْسٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الشَّكَّ مِنَ الْحَكَمِ فِيْ قَوْلِهِ يَتَرَدَّدُوْنَ۔

(۲۹۳۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ ذی الحجہ کے چار یا پانچ (دن) گزرے ہوں گے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حدیث اسی طرح سے ہے۔

(۲۹۳۳)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ فَقَدِمَتْ

(۲۹۳۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمرہ کا احرام باندھا اور مکّہ آ گئیں اور ابھی بیت اللہ کا طواف نہیں کیا تھا کہ میں حائضہ ہوگئی تو پھر انہوں نے حج کا احرام

وَلَمْ تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَاضَتْ فَنَسَكَتِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا وَقَدْ اَهَلَّتْ بِالْحَجِّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّفْرِ يَسَعُكِ طَوَافُكِ لِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ فَاَبَتْ فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرَتْ بَعْدَ الْحَجِّ۔

باندھ کر حج کے تمام مناسک ادا کیے تو نبی ﷺ نے واپسی والے دن حضرت عائشہ ؓ سے فرمایا کہ تیرا طواف تیرے حج اور عمرہ کے لیے کافی ہو جائے گا تو حضرت عائشہ ؓ نے انکار کیا (اس کو مناسب نہ سمجھا) تو آپ نے عائشہ ؓ کو حضرت عبدالرحمٰن ؓ کے ساتھ تنعیم کی طرف بھیجا پھر انہوں نے حج کے بعد عمرہ ادا کیا۔

(۲۹۳۴)وَ حَدَّثَنِيْ حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا حَاضَتْ بِسَرِفَ فَتَطَهَّرَتْ بِعَرَفَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُجْزِئُ عَنْكِ طَوَافُكِ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ۔

(۲۹۳۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ سرف کے (مقام پر) حائضہ ہوگئیں اور وہ عرفہ کے دن حیض سے پاک ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ صفا اور مروہ کا طواف تیرے حج اور تیرے عمرہ کے طواف سے کفایت کر جائے گا۔

(۲۹۳۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا قُرَّةُ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ شَيْبَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَرْجِعُ النَّاسُ بِاَجْرَيْنِ وَاَرْجِعُ بِاَجْرٍ فَاَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يَّنْطَلِقَ بِهَا اِلَى التَّنْعِيْمِ قَالَتْ فَاَرْدَفَنِيْ خَلْفَهُ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ اَرْفَعُ خِمَارِيْ اَحْسُرُهُ عَنْ عُنُقِيْ فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ قُلْتُ لَهُ وَهَلْ تَرٰى مِنْ اَحَدٍ قَالَتْ فَاَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى انْتَهَيْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْحَصْبَةِ۔

(۲۹۳۵) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا لوگ دو اجر لے کر واپس لوٹیں گے اور میں ایک اجر لے کر واپس لوٹوں گی تو آپ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی ابوبکر ؓ کو حکم فرمایا کہ وہ حضرت عائشہ ؓ کو تنعیم لے کر چلیں۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ انہوں نے مجھے اپنے پیچھے اپنے اُونٹ پر بٹھا لیا۔ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں اپنے دوپٹے کو اپنی گردن سے ہٹاتی تو وہ سواری کے بہانے میرے پاؤں پر مارتے۔ میں نے اُن سے کہا کہ کیا تم کسی کو دیکھ رہے ہو؟ حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ میں نے عمرہ کا احرام باندھا پھر ہم واپس آئے یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس وادیٔ حصبہ میں پہنچ گئے۔

(۲۹۳۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو اَخْبَرَهُ عَمْرُو بْنُ اَوْسٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَهُ اَنْ يُّرْدِفَ عَائِشَةَ فَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

(۲۹۳۶) حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تنعیم سے عمرہ کروا کر لائیں۔

(۲۹۳۷)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ

(۲۹۳۷) حضرت جابر ؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

جَمِيعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِعُمْرَةٍ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتّٰى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّحِلَّ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَآءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيْبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُوْنَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتّٰى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذٰلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا اور حضرت عائشہ ؓ عمرہ کا احرام باندھ کر گئیں۔ یہاں تک کہ جب ہم مقام سرف پر پہنچے تو حضرت عائشہ ؓ حیض میں مبتلا ہو گئیں تو جب ہم مکہ آ گئے اور ہم نے کعبۃ اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان (سعی) کی تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم میں سے جس آدمی کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے (یعنی احرام کھول دے) ہم نے عرض کیا کہ حلال ہونے کا کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا کہ وہ سارا حلال ہو جائے۔ تو ہم اپنی عورتوں سے ہمبستر ہوئے اور ہم نے خوشبو لگائی اور ہم نے سلے ہوئے کپڑے پہنے اور ہمارے اور عرفہ کے درمیان صرف چار راتیں باقی تھیں پھر ہم نے یوم ترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھ لیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ ؓ کے پاس گئے تو ان کو روتا ہوا پایا تو آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا کہ میں حائضہ ہو گئی ہوں اور لوگ تو حلال ہو گئے اور میں حلال نہیں ہوئی اور نہ ہی میں نے بیت اللہ کا طواف کیا ہے اور لوگ اب حج کی طرف جا رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ ایک ایسا امر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے۔ غسل کر پھر حج کا احرام باندھ تو حضرت عائشہ ؓ نے اسی طرح کیا اور تمام ٹھہرنے کی جگہوں پر ٹھہریں۔ یہاں تک کہ جب وہ پاک ہو گئیں تو حضرت عائشہ ؓ نے کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی (سعی) کی۔ پھر آپ نے فرمایا کہ تم اپنے حج اور عمرہ سے حلال ہو گئی ہو۔ حضرت عائشہ ؓ نے عرض کیا کہ میں اپنے جی میں یہ بات محسوس کرتی ہوں کہ میں نے حج سے پہلے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! عائشہ ؓ کو لے جاؤ اور ان کو تنعیم سے عمرہ کراؤ اور یہ وادی محصب کی رات کی بات ہے۔

(۲۹۳۸) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَقَالَ عَبْدٌ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ

(۲۹۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس اس حال میں تشریف لے گئے کہ وہ رو رہی تھیں۔ پھر اس سے آگے

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى عَائِشَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلٰى اٰخِرِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا قَبْلَ هٰذَا مِنْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

آخر تک اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۲۹۳۹) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ مَطَرٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَزَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا سَهْلًا اِذَا هَوِيَتِ الشَّيْءَ تَابَعَهَا عَلَيْهِ فَاَرْسَلَهَا مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَهَلَّتْ بِعُمْرَةٍ مِنَ التَّنْعِيْمِ قَالَ مَطَرٌ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عَائِشَةُ اِذَا حَجَّتْ صَنَعَتْ كَمَا صَنَعَتْ مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۹۳۹) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے نبی ﷺ کے ساتھ حج وعمرہ کا احرام باندھا۔ پھر اس کے بعد لیث کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی اور اس حدیث میں یہ زائد ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نرم دل آدمی تھے۔ حضرت عائشہ ؓ جب بھی آپ سے کسی چیز کا مطالبہ کرتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پورا فرما دیتے۔ آپ نے حضرت عائشہ ؓ کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر ؓ کے ساتھ بھیجا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تنعیم سے احرام بندھوا کر عمرہ کرایا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ ؓ جب حج کرتیں تو اسی طرح کرتیں جس طرح انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔

(۲۹۴۰) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ مَعَنَا النِّسَآءُ وَالْوِلْدَانُ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ قَالَ قُلْنَا اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهٗ قَالَ فَاَتَيْنَا النِّسَآءَ وَلَبِسْنَا الثِّيَابَ وَمَسِسْنَا الطِّيْبَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ وَكَفَانَا الطَّوَافُ الْاَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّشْتَرِكَ فِي الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِنَّا فِيْ بَدَنَةٍ۔

(۲۹۴۰) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے جبکہ عورتیں اور بچے بھی ہمارے ساتھ تھے۔ جب ہم مکہ آ گئے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا کہ جس آدمی کے پاس ہدی (قربانی کا جانور) نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ حلال کیسے ہوں؟ آپ نے فرمایا کہ کلی طور پر حلال ہو جاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے اپنی عورتوں (بیویوں) سے مقاربت کی اور سلے ہوئے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی پھر جب ترویہ کا دن (آٹھ ذی الحجہ) ہوا تو ہم نے حج کا احرام باندھا اور ہمیں صفا مروہ کا پہلا طواف (سعی) ہی کافی ہو گیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ اُونٹ اور گائے کی قربانی میں ہم میں سے سات آدمی شریک ہو جائیں (یعنی سات آدمی مل کر ایک اونٹ یا ایک گائے کی قربانی کریں)

(۲۹۴۱) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۲۹۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ

سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَحْلَلْنَا اَنْ نُّحْرِمَ اِذَا تَوَجَّهْنَا اِلٰى مِنًى قَالَ فَاَهْلَلْنَا مِنَ الْاَبْطَحِ۔

جب ہم حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم احرام باندھ کر منیٰ جائیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابطح کے مقام سے احرام باندھا۔

(۲۹۴۲) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا اَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا زَادَ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ طَوَافَهُ الْاَوَّلَ۔

(۲۹۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف نہیں کیا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کیا مگر ایک ہی طواف کیا۔ محمد بن بکر کی حدیث میں یہ زائد ہے کہ پہلے والا طواف کیا۔

(۲۹۴۳) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ نَاسٍ مَعِيَ قَالَ اَهْلَلْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا وَحْدَهٗ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُبْحَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ قَالَ عَطَاءٌ قَالَ حِلُّوْا وَاَصِيْبُوا النِّسَآءَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَمْ يَعْزِمْ عَلَيْهِمْ وَلٰكِنْ اَحَلَّهُنَّ لَهُمْ فَقُلْنَا لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ اِلَّا خَمْسٌ اَمَرَنَا اَنْ نُّفْضِيَ اِلٰى نِسَآئِنَا فَنَاْتِيَ عَرَفَةَ تَقْطُرُ مَذَاكِيْرُنَا الْمَنِيَّ قَالَ يَقُوْلُ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِيَدِهٖ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى قَوْلِهٖ بِيَدِهٖ يُحَرِّكُهَا قَالَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُمْ اَنِّيْ اَتْقَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَصْدَقُكُمْ وَاَبَرُّكُمْ وَلَوْلَا هَدْيِيْ لَحَلَلْتُ كَمَا تَحِلُّوْنَ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِيْ مَا اسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْيَ فَحِلُّوْا فَحَلَلْنَا وَسَمِعْنَا وَاَطَعْنَا قَالَ عَطَاءٌ قَالَ جَابِرٌ فَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهٖ فَقَالَ بِمَ

(۲۹۴۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ذی الحجہ کی چار تاریخ کی صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمیں حکم فرمایا کہ ہم حلال ہو جائیں (احرام کھول دیں) عطاء کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ تم حلال ہو جاؤ اور اپنی بیویوں کے پاس جاؤ۔ عطا کہتے ہیں کہ یہ حکم ان پر ضروری نہ تھا لیکن ان کی بیویاں ان کے لیے حلال ہو گئی تھیں۔ ہم نے کہا کہ اب عرفہ میں صرف پانچ دن رہ گئے ہیں اور آپ نے ہمیں اپنی بیویوں سے مقاربت کا حکم فرمایا تو کیا ہم اس حال میں عرفہ میں آئیں گے کہ ہم سے مقاربت کے اثرات ظاہر ہو رہے ہوں گے۔ عطاء کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ یہ کہتے ہوئے اُٹھے ہاتھوں کو ہلا رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ تم خوب جانتے ہو کہ میں تم میں سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں اور تم میں سے سب سے زیادہ سچا ہوں اور تم میں سے سب سے زیادہ نیک ہوں اور اگر میں نے ہدی نہ بھیجی ہوتی تو میں بھی حلال ہو جاتا جیسا کہ تم حلال ہوئے ہو اور اگر میں اس معاملہ کی طرف پہلے متوجہ ہو جاتا جس طرف بعد میں متوجہ ہوا تو میں ہدی ہی نہ بھیجتا۔ اب تم حلال ہو جاؤ۔ تو ہم حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) اور ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی۔ عطاء کہتے ہیں کہ

اَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا اَهَلَّ بِهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا قَالَ وَاَهْدٰى لَهٗ عَلِیٌّ هَدْيًا فَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ قَالَ لِاَبَدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقات وغیرہ وصول کر کے آئے تو آپ نے فرمایا کہ تو نے احرام میں کیا ارادہ کیا تھا؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کے ساتھ نیت کی تھی (یعنی جس نیت سے آپ نے احرام باندھا تھا اُسی نیت سے میں نے بھی احرام باندھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنی ہدی بھیج دو اور احرام کی حالت میں ٹھہرے رہو۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کے لیے ہدی لائے۔ سراقہ بن مالک بن جعشم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم صرف اِس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کیلئے؟ آپ نے فرمایا: ہمیشہ کے لیے۔

(۲۹۴۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَّحِلَّ وَنَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيْنَا وَضَاقَتْ بِهٖ صُدُوْرُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا نَدْرِیْ اَشَیْءٌ بَلَغَهٗ مِنَ السَّمَآءِ اَمْ شَیْءٌ مِنْ قِبَلِ النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اَحِلُّوْا فَلَوْلَا الْهَدْیُ الَّذِیْ مَعِیَ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ قَالَ فَاَحْلَلْنَا حَتّٰى وَطِئْنَا النِّسَآءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

(۲۹۴۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہم نے حج کا احرام باندھا تو جب ہم مکہ میں آ گئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم حلال ہو جائیں اور اس احرام کو عمرہ کے احرام میں بدل لیں۔ تو یہ بات ہم کو دُشوار لگی اور ہم نے اپنے سینوں میں تنگی محسوس کی۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ گئی۔ ہم نہیں جانتے کہ آپ تک یہ بات کیسے پہنچی؟ آسمان سے یا لوگوں میں سے کسی نے آپ تک یہ بات پہنچائی۔ تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! تم حلال ہو جاؤ (احرام کھول دو) اور اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں بھی اسی طرح کرتا جس طرح کہ تم نے کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم نے احرام کھول دیا اور ہم نے اپنی بیویوں سے جماع کیا اور وہ سارے کام کیے جو ایک حلال کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن آیا یعنی ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ ہوئی تو ہم نے مکہ سے پشت پھیری اور ہم نے حج کا احرام باندھا۔

(۲۹۴۵) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا مُوْسٰى بْنُ نَافِعٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ مُتَمَتِّعًا بِعُمْرَةٍ قَبْلَ التَّرْوِيَةِ بِاَرْبَعَةِ اَيَّامٍ فَقَالَ النَّاسُ تَصِيْرُ حَجَّتُكَ الْاٰنَ مَكِّيَّةً فَدَخَلْتُ عَلٰى عَطَآءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ عَطَآءٌ حَدَّثَنِیْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ سَاقَ الْهَدْیَ مَعَهٗ وَقَدْ اَهَلُّوْا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ

(۲۹۴۵) حضرت موسیٰ بن نافع کہتے ہیں کہ میں عمرہ کے احرام سے تمتع کا احرام کر کے (ذی الحجہ کی آٹھ) یوم ترویہ سے چار دن پہلے مکہ آ گیا تو لوگوں نے کہا کہ اب تمہارا حج مکہ والوں کے حج کی طرح ہو جائے گا۔ میں عطاء بن ابی رباح کے پاس گیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو عطاء نے کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تھا اسی سال آپ کی ہدی آپ کے ساتھ

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحِلُّوْا مِنْ اِحْرَامِكُمْ فَطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَصِّرُوْا وَاَقِيْمُوْا حَلَالًا حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَاَهِلُّوْا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِيْ قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً قَالُوْا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ قَالَ افْعَلُوْامَا اٰمُرُكُمْ بِهٖ فَاِنِّيْ لَوْلَا اَنِّيْ سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِيْ اَمَرْتُكُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ لَّا يَحِلُّ مِنِّيْ حَرَامٌ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ فَفَعَلُوْا۔

تھی اور کچھ صحابہ ؓ نے حج افراد کا احرام باندھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسے احرام سے حلال ہو جاؤ اور تم بیت اللہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو اور بال کٹواؤ اور حلال ہو کر رہو۔ یہاں تک کہ جب ترویہ کا دن (آٹھ ذی الحجہ) ہوگا تو تم حج کا احرام باندھ لینا اور اپنے پہلے والے احرام کو تمتع کرلو۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم اسے تمتع کیسے کریں اور ہم نے تو حج کی نیت کی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ جس کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں تم وہی کرو کیونکہ اگر میں ہدی ساتھ نہ لاتا تو میں بھی اسی طرح کرتا جس طرح کرنے کا میں تمہیں حکم دے رہا ہوں اور میں اپنے احرام سے اُس وقت تک حلال نہیں ہوسکتا جب تک کہ ہدی اپنی جگہ نہ پہنچ جائے۔ تب انہوں نے اسی طرح کرلیا۔

(۲۹۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمُغِيْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً وَنَحِلَّ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً۔

(۲۹۴۶) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہم اس حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں اور ہم حلال ہو جائیں (عمرہ کر کے احرام کھولتے ہیں)۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اس لیے آپ اپنے اس حج کے احرام کو عمرہ کا احرام نہ کر سکے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں حج کی اقسام بیان کی گئی ہیں۔ حج کی تین قسمیں ہیں: (۱) حج تمتع' (۲) حج قران' (۳) حج افراد۔ میقات سے حج کے مہینوں میں صرف عمرہ کا احرام باندھا جانا اور پھر حج کے دنوں میں مکہ مکرمہ ہی سے حج کا احرام باندھنا حج تمتع کہلاتا ہے کیونکہ اس میں آدمی عمرہ کا احرام کھول کا فائدہ حاصل کرتا ہے اور حج قران یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا جائے اور اس میں آدمی عمرہ کا احرام باندھے ہوئے مکہ مکرمہ ہی میں رہتا ہے اور وہ حج سے فراغت کے بعد احرام کھولتا ہے اور حج افراد یہ ہے کہ صرف حج ہی کا احرام باندھا جائے۔ حج کی یہ تینوں قسمیں صحیح ہیں۔ اختلاف صرف اس میں ہے کہ اس میں سے کونسی قسم سب سے افضل ہے؟

امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک ان تینوں قسموں میں سے سب سے افضل حج قران ہے اور آپ ﷺ نے بھی قران کا احرام باندھا تھا اور دوسری بات ان احادیث سے یہ معلوم ہوئی کہ احرام کی حالت میں اگر عورت حائضہ ہو جائے اور وہ وقوفِ عرفہ سے پہلے طواف نہ کر سکے تو امام ابوحنیفہ ؒ کے نزدیک وہ عورت عمرہ کا احرام توڑ دے اور صرف حج کا احرام باندھے اور پھر پاک ہونے کے بعد عمرہ کے بدلہ میں دوسرا عمرہ کرے جیسا کہ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ کو آپ ﷺ نے تنعیم سے عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ ادا کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہ تمہارے اس عمرے کا بدل ہے جو تمہارے حائضہ ہونے کی وجہ سے رہ گیا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب

۵۱۷: باب فِي الْمُتْعَةِ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

(۲۹۴۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَاْمُرُ بِالْمُتْعَةِ وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنْهَا قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عَلٰى يَدَيَّ دَارَ الْحَدِيْثُ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَامَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ يُحِلُّ لِرَسُوْلِهٖ مَا شَآءَ بِمَاشَاءَ وَاِنَّ الْقُرْاٰنَ قَدْ نَزَلَ مَنَازِلَهٗ فَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ وَاَبِتُّوْا نِكَاحَ هٰذِهِ النِّسَآءِ فَلَنْ اُوْتٰى بِرَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً اِلٰى اَجَلٍ اِلَّا رَجَمْتُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔

(۲۹۴۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَافْصِلُوْا حَجَّكُمْ مِنْ عُمْرَتِكُمْ فَاِنَّهٗ اَتَمُّ لِحَجِّكُمْ وَاَتَمُّ لِعُمْرَتِكُمْ۔

(۲۹۴۹)وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَاَبُو الرَّبِيْعِ وَقُتَيْبَةُ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً۔

باب: حج اور عمرہ میں تمتع کے بیان میں

(۲۹۴۷) حضرت ابونضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہمیں حج تمتع کرنے کا حکم فرماتے تھے اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ حج تمتع سے منع فرماتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اُس کا ذکر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حدیث تو میرے ہی ہاتھوں سے (لوگوں میں پھیلی ہے) ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا ہے تو جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے (خلیفہ بنے) تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو چاہتا ہے جس طرح چاہتا ہے حلال کرتا ہے اور قرآن مجید نے اس کے احکام نازل فرمائے ہیں کہ تم حج اور عمرہ پورا کرو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے اور ان عورتوں سے نکاح کرو تو کوئی آدمی ایسا نہ لایا جائے جس نے ایک عورت سے مقررہ مدت تک نکاح کیا ہو (متعہ) ورنہ میں پتھروں کے ساتھ مار مار کر اُس کو رجم (ختم) کر دوں گا۔

(۲۹۴۸) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ یہ حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم اپنے حج کو اپنے عمرہ سے علیحدہ کرو کیونکہ اس سے تمہارا حج بھی پورا ہو جائے گا اور تمہارا عمرہ بھی پورا ہوگا۔

(۲۹۴۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اس حال میں کہ ہم حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے (حج کا احرام باندھا ہوا تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اِس حج کے احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں۔

۵۱۸: باب حَجَّةِ النَّبِيِّ ﷺ

(۲۹۵۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ حَاتِمٍ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی کیفیت کے بیان میں

(۲۹۵۰) حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے فرماتے ہیں کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس

إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَ عَنِ الْقَوْمِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيَّ فَقُلْتُ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى رَأْسِي فَنَزَعَ زِرِّي الْأَعْلَى ثُمَّ نَزَعَ زِرِّي الْأَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ شَابٌّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِكَ يَا ابْنَ أَخِي سَلْ عَمَّ شِئْتَ فَسَأَلْتُهُ وَهُوَ أَعْمَى وَحَضَرَ وَقْتُ الصَّلَاةِ فَقَامَ فِي نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا كُلَّمَا وَضَعَهَا عَلَى مَنْكِبِهِ رَجَعَ طَرَفَاهَا إِلَيْهِ مِنْ صِغَرِهَا وَرِدَاؤُهُ عَلَى جَنْبِهِ عَلَى الْمِشْجَبِ فَصَلَّى بِنَا فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بِيَدِهِ فَعَقَدَ تِسْعًا فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَكَثَ تِسْعَ سِنِينَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهِ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى أَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَصْنَعُ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَأَحْرِمِي فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَاءَ حَتَّى إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ عَلَى الْبَيْدَاءِ نَظَرْتُ إِلَى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ وَعَنْ يَمِينِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَعَنْ يَسَارِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَمِنْ خَلْفِهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهِ فَأَهَلَّ بِالتَّوْحِيدِ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهَذَا الَّذِي يُهِلُّونَ بِهِ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلْبِيَتَهُ

گئے تو انہوں نے قوم (لوگوں) کے بارے میں پوچھا یہاں تک کہ میری طرف متوجہ ہوئے (میرے بارے میں پوچھا) تو میں نے عرض کیا کہ میں محمد بن علی بن حسین ؓ ہوں تو حضرت جابر ؓ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور انہوں نے میری قمیص کا سب سے اُوپر والا بٹن کھولا پھر نیچے والا بٹن کھولا پھر حضرت جابر ؓ نے اپنی ہتھیلی میرے سینے کے درمیان میں رکھی اور میں اُن دنوں ایک نوجوان لڑکا تھا تو حضرت جابر ؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! خوش آمدید جو چاہے تو مجھ سے پوچھ تو میں نے حضرت جابر ؓ سے پوچھا اور حضرت جابر ؓ نابینا ہو چکے تھے اور نماز کا وقت بھی آ گیا تو حضرت جابر ؓ ایک چادر اوڑھے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ حضرت جابر ؓ جب بھی اپنی اس چادر کے دونوں کناروں کو اپنے کندھوں پر رکھتے تو چادر چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ کنارے نیچے گر جاتے اور ان کے بائیں طرف ایک کھونٹی کے ساتھ ایک چادر لٹکی ہوئی تھی۔ حضرت جابر ؓ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر میں نے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے حج کے بارے میں خبر دیں۔ پھر انہوں نے اپنے ہاتھ سے نو (۹) کا اشارہ کیا اور فرمانے لگے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینہ میں رہے اور آپ نے حج نہیں فرمایا پھر دسویں سال لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج کرنے والے ہیں چنانچہ مدینہ منورہ سے بہت سے لوگ آ گئے اور وہ سارے کے سارے اس بات کے متلاشی تھے کہ آپ کے ساتھ حج کے لیے جائیں تاکہ وہ آپ کے اعمالِ حج کی طرح اعمال کریں ہم آپ ﷺ کے ساتھ نکلے۔ جب ہم ذوالحلیفہ آئے تو حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما کی پیدائش ہوئی۔ حضرت اسماءؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ میں اب کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر اپنا احرام باندھ لو تو رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی پھر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی اونٹنی بیداء کے مقام پر سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے

قَالَ جَابِرٌ رَّضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ لَسْنَا نَنْوِیْ اِلَّا الْحَجَّةَ لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰی اِذَا اَتَیْنَا الْبَیْتَ مَعَهٗ اسْتَلَمَ الرُّکْنَ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰی اَرْبَعًا ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰی مَقَامِ اِبْرَاهِیْمَ فَقَرَاَ : ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ [البقرة : ۱۱۵] فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْبَیْتِ فَکَانَ اَبِیْ یَقُوْلُ وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَکَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْرَاُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ وَ ﴿قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الرُّکْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَی الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ : ﴿اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰہِ﴾ [البقرة : ۱۵۸] اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِیَ عَلَیْهِ حَتّٰی رَاَی الْبَیْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰہَ وَکَبَّرَهٗ وَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ثُمَّ دَعَا بَیْنَ ذٰلِکَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَی الْمَرْوَةِ حَتّٰی اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِیْ بَطْنِ الْوَادِیْ سَعٰی حَتّٰی اِذَا صَعِدَ تَامَشّٰی حَتّٰی اَتَی الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَی الْمَرْوَةِ کَمَا فَعَلَ عَلَی الصَّفَا حَتّٰی اِذَا کَانَ اٰخِرُ طَوَافٍ عَلَی الْمَرْوَةِ فَقَالَ لَوْ اَنِّیْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَااسْتَدْبَرْتُ لَمْ اَسُقِ الْهَدْیَ وَجَعَلْتُهَا عُمْرَةً فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ لَیْسَ مَعَهٗ هَدْیٌ فَلْیَحِلَّ وَ لْیَجْعَلْهَا عُمْرَةً فَقَامَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِکِ بْنِ جُعْشُمٍ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلِعَامِنَا هٰذَا اَمْ لِاَبَدٍ فَشَبَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِی الْاُخْرٰی وَقَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِی الْحَجِّ مَرَّتَیْنِ لَابَلْ لِاَبَدِ اَبَدٍ وَقَدِمَ عَلِیٌّ مِّنَ

انتہائے نظر تک اپنے سامنے دیکھا تو مجھے سواری پر اور پیدل چلتے ہوئے لوگ نظر آئے میرے دائیں' بائیں اور پیچھے لوگوں کا ایک ہجوم تھا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے اور آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا جس کی مراد آپؐ ہی زیادہ جانتے تھے اور آپؐ جو عمل کرتے تھے تو ہم بھی وہی عمل کرتے تھے۔ آپؐ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔ لَبَّیْکَ اللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ...... اور لوگوں نے بھی اسی طرح پڑھا اور رسول اللہ ﷺ نے ان تلبیہ کے کلمات پر اضافہ نہیں فرمایا اور رسول اللہ ﷺ یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے صرف حج کی نیت کی تھی اور ہم عمرہ کو نہیں پہچانتے تھے۔ یہاں تک کہ جب ہم بیت اللہ آئے تو آپ ﷺ نے حجر اسود کا استلام فرمایا اور (طواف کے پہلے) تین چکروں میں رمل کیا اور باقی چار چکروں میں عام چال چلے پھر آپؐ مقامِ ابراہیم کی طرف آئے اور آپؐ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی﴾ (اور تم بناؤ مقامِ ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ) پھر آپؐ نے مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا آپؐ نے دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دو رکعتوں میں آپؐ نے ﴿قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ﴾ اور ﴿قُلْ یٰاَیُّهَا الْکٰفِرُوْنَ﴾ پڑھی۔ آپؐ حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استلام کیا پھر آپ ﷺ دروازہ سے صفا کی طرف نکلے تو جب آپؐ صفا کے قریب ہو گئے تو آپؐ نے (یہ آیت) ﴿ان الصفا﴾ پڑھی۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ میں وہاں سے شروع کروں گا جہاں سے اللہ نے شروع کیا ہے۔ پھر آپؐ نے صفا سے آغاز فرمایا اور صفا پر چڑھے۔ آپؐ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف رخ کیا اور اللہ کی توحید اور اس کی بڑائی بیان کی اور فرمایا: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی ملک ہے اور اسی کے لئے ساری تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے' اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اس نے اکیلے سارے لشکروں کو شکست

الْيَمَنِ بِبُدْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ فَاطِمَةَ مِمَّنْ حَلَّ وَلَبِسَتْ ثِيَابًا صَبِيْغًا وَاكْتَحَلَتْ فَاَنْكَرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا قَالَ فَكَانَ عَلِيٌّ يَقُوْلُ بِالْعِرَاقِ فَذَهَبْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَرِّشًا عَلٰى فَاطِمَةَ لِلَّذِيْ صَنَعَتْ مُسْتَفْتِيًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا ذَكَرَتْ عَنْهُ فَاَخْبَرْتُهُ اَنِّيْ اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَقَالَ صَدَقَتْ صَدَقَتْ مَاذَا قُلْتَ حِيْنَ فَرَضْتَ الْحَجَّ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُهِلُّ بِمَآ اَهَلَّ بِهٖ رَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ فَلَا تَحِلُّ قَالَ فَكَانَ جَمَاعَةُ الْهَدْيِ الَّذِيْ قَدِمَ بِهٖ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنَ الْيَمَنِ وَالَّذِيْ اَتٰى بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً قَالَ فَحَلَّ النَّاسُ كُلُّهُمْ وَقَصَّرُوْا اِلَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنًى فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِّنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَآ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اَمْرِ

دی‘‘ پھر آپؐ نے دعا کی اور تین مرتبہ اسی طرح فرمایا پھر آپؐ مروہ کی طرف اترے یہاں تک کہ جب آپؐ کے قدم مبارک بطن کی وادی میں پہنچے تو آپؐ دوڑے یہاں تک کہ ہم بھی چڑھ گئے اور پھر آہستہ چلے یہاں تک کہ مروہ پر آ گئے اور مروہ پر بھی اسی طرح کیا جس طرح کہ صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب مروہ پر آخری چکر ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ لوگو میں اس طرف پہلے متوجہ ہو جاتا جس طرف کہ بعد میں متوجہ ہوا ہوں تو میں ہدی نہ بھیجتا اور میں اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیتا تو تم میں سے جس آدمی کے ساتھ ہدی نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور اسے عمرہ کے احرام میں بدل لے۔ تو سراقہ بن جعشم کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حکم اس سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالیں اور فرمایا کہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ دو مرتبہ نہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اور حضرت علیؓ یمن سے نبی ﷺ کا اونٹ لے کر آئے تو انہوں نے حضرت فاطمہؓ کو بھی انہی میں سے پایا کہ جو حلال ہو گئے (احرام کھول دیا ہے) اور حضرت فاطمہؓ نے رنگین کپڑے پہنے ہوئے ہیں اور سرمہ لگایا ہوا ہے تو حضرت علیؓ نے ان پر اعتراض فرمایا تو حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ مجھے میرے ابا نے اس کا حکم دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ عراق میں یہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت علیؓ عراق میں یہ کہہ رہے تھے کہ میں حضرت فاطمہؓ کے احرام کھولنے کی شکایت لے کر رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور فاطمہؓ نے جو کچھ مجھے بتایا اس کی خبر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دی اور اپنے اعتراض کرنے کا بھی ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ نے سچ کہا، سچ کہا۔ جس وقت تم نے حج کا ارادہ کیا تھا تو کیا کہا تھا؟ حضرت علیؓ نے کہا کہ میں نے کہا: اے اللہ! میں اس چیز کا احرام باندھتا ہوں کہ جس کے ساتھ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس تو ہدی ہے تو تم حلال نہ ہونا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ یمن سے جو اونٹ لے کر آئے تھے اور جو اونٹ رسول

الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ وَّدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ اِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ وَّرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَّ اَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ لَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَّ لَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ كِتَابُ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ تُسْاَلُوْنَ عَنِّيْ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْبَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيْلًا حَتّٰى غَابَتِ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ وَدَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ وَيَقُوْلُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ السَّكِيْنَةَ السَّكِيْنَةَ كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِّنَ الْحِبَالِ اَرْخٰى لَهَا قَلِيْلًا حَتّٰى تَصْعَدَ حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَّاحِدٍ وَّ اِقَامَتَيْنِ وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ

اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سارے جمع کر کے سو اونٹ ہو گئے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر سب لوگ حلال ہو گئے اور انہوں نے بال کٹوا لئے سوائے نبی ﷺ کے اور ان لوگوں کے جن کے ساتھ ہدی تھی تو جب ترویہ کا دن ہوا (آٹھ ذی الحجہ) تو انہوں نے منیٰ کی طرف جا کر حج کا احرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور آپؐ نے منیٰ میں ظہر' عصر' مغرب اور عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں پھر آپ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ ﷺ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو نمرہ کے مقام پر لگانے کا حکم فرمایا پھر رسول اللہ ﷺ چلے اور قریش کو اس بات کا یقین تھا کہ آپ ﷺ مشعر حرام کے پاس ٹھہریں گے جس طرح کہ قریش جاہلیت کے زمانہ میں کرتے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ تیار ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرفات کے میدان میں آ گئے وہاں آپؐ نے نمرہ کے مقام پر اپنا لگا ہوا خیمہ پایا۔ آپؐ اس خیمے میں ٹھہرے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا۔ پھر آپؐ نے اپنی اونٹنی قصواء کو تیار کرنے کا حکم فرمایا اور وادی بطن میں آ کر لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا کہ تمہارا خون اور تمہارا مال ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ آج کا دن' یہ مہینہ اور یہ شہر حرام ہیں۔ آگاہ رہو کہ جاہلیت کے زمانہ کے کاموں میں سے ہر چیز میرے قدموں کے نیچے پامال ہے اور جاہلیت کے زمانہ کے خون ایک دوسرے پر پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں اور وہ خون ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جب کہ بنو سعد دودھ پیتا بچہ تھا جسے ہذیل نے بنو سعد سے جنگ کے دوران قتل کر دیا تھا اور جاہلیت کے زمانہ کا سود بھی پامال کر دیا گیا ہے اور میں اپنے سود میں سب سے پہلے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کا سود معاف کرتا ہوں تم لوگ عورتوں کے حقوق ادا کرنے میں اللہ سے ڈرو کیونکہ اللہ کی امانت کے ساتھ انہیں حاصل کیا ہے اور تم نے اللہ کے حکم پر یہ حق ہے کہ وہ تمہارے بستروں پر ایسے کسی آدمی کو نہ آنے دیں کہ جن کو تم ناپسند کرتے ہو اگر وہ اس طرح کریں تو تم انہیں مار سکتے ہو مگر ایسی

اضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَّ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَكَبَّرَهُ وَهَلَّلَهُ وَوَحَّدَهُ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ رَجُلًا حَسَنَ الشَّعْرِ اَبْيَضَ وَسِيْمًا فَلَمَّا دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتْ بِهٖ ظُعُنٌ يَّجْرِيْنَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِنَّ فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَحَوَّلَ الْفَضْلُ وَجْهَهٗ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ عَلٰى وَجْهِ الْفَضْلِ فَصَرَفَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ يَنْظُرُ حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطٰى الَّتِيْ تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُّكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِّنْهَا مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَّسِتِّيْنَ بِيَدِهٖ ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِيْ هَدْيِهٖ ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجُعِلَتْ فِيْ قِدْرٍ فَطُبِخَتْ فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَشَرِبَا مِنْ مَّرَقِهَا ثُمَّ رَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ فَاَتٰى بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُوْنَ عَلٰى زَمْزَمَ فَقَالَ انْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَآ اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ فَنَاوَلُوْهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ۔

مار کہ ان کو چوٹ نہ لگے اور ان عورتوں کا تم پر بھی حق ہے کہ تم انہیں حسب استطاعت کھانا پینا اور لباس دو اور میں تم میں ایک چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور تم لوگ اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا اور تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا کہو گے؟ انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ہمیں اللہ کے احکام کی تبلیغ کر دی اور آپؐ نے اپنا فرض ادا کر دیا اور آپؐ نے خیر خواہی کی (یہ سن کر) آپؐ نے شہادت والی انگلی کو آسمان کی طرف بلند کرتے ہوئے اور لوگوں کی طرف منہ موڑتے ہوئے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا۔ اے اللہ! گواہ رہنا۔ آپؐ نے تین مرتبہ یہ کلمات کہے پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی پھر اقامت ہوئی تو آپؐ نے عصر کی نماز پڑھائی اور ان دونوں نمازوں کے درمیان (اور کوئی نماز نفل وسنن وغیرہ) نہیں پڑھی۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہو کر موقف میں آئے اور آپؐ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی طرف کر دیا جو کہ جبل رحمت کے دامن میں بچھے ہوئے تھے اور آپؐ جبل المشاۃ کو سامنے لے کر قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑے ہو گئے اور آپؐ دیر تک کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج غروب ہونے لگا اور کچھ زردی جاتی رہی یہاں تک کہ ٹکیہ غروب ہو گئی۔ اس وقت آپؐ نے حضرت اسامہؓ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کیا اور آپؐ چل پڑے اور اونٹنی قصواء کی مہار اتنی کھنچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصے سے لگ رہا تھا اور آپؐ اپنے دائیں ہاتھ کے اشارے سے فرما رہے تھے: اے لوگو! آہستہ آہستہ چلو اور جب کوئی پہاڑ کا ٹیلہ آ جاتا تو مہار ڈھیلی چھوڑ دیتے تھے تا کہ اونٹنی آسانی سے اوپر چڑھ سکے یہاں تک کہ مزدلفہ آ گئے تو یہاں آپؐ نے ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نفل وغیرہ نہیں پڑھے پھر رسول اللہ ﷺ (آرام کرنے کے لئے) لیٹ گئے یہاں تک کہ فجر طلوع ہو گئی اور جس وقت کہ صبح ظاہر ہوئی تو آپؐ نے اذان اور اقامت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھائی پھر آپؐ

قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر مشعر حرام آئے اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا، تکبیر اور تہلیل و توحید میں مصروف رہے۔ دیر تک وہاں کھڑے رہے جب خوب اجالا ہو گیا تو آپؐ نے فضل بن عباسؓ کو اپنے پیچھے سوار کیا اور طلوع آفتاب سے پہلے وہاں سے چل پڑے۔ فضل بن عباسؓ خوبصورت بالوں والے اور گورے رنگ والے ایک خوبصورت آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ جب انہیں ساتھ لے کر چلے تو کچھ عورتوں کی سواریاں بھی چلتی ہوئی انہیں ملیں تو فضل ان کی طرف دیکھنے لگے آپؐ نے اپنا ہاتھ مبارک فضل کے چہرے پر رکھ کر اُدھر سے چہرہ پھیر دیا۔ فضل دوسری طرف بھی عورتوں کی سواریاں دیکھنے لگے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اس طرف سے بھی فضل کا چہرہ پھیر دیا یہاں تک کہ وادی محشر میں پہنچ گئے۔ آپؐ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا کہ اس درمیانی راستہ سے چلنا شروع کیا کہ جو جمرہ کبریٰ کی طرف جا نکلتا ہے یہاں تک کہ درخت کے پاس جو جمرہ اس کے پاس پہنچ گئے اور اسے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر فرمایا اور آپؐ نے ہر کنکری وادی کے اندر سے شہادت والی انگلی کے اشارہ سے ماری جیسے چٹکی سے پکڑ کر کوئی چیز پھینکی جاتی ہے پھر آپ قربان گاہ کی طرف آئے اور آپؐ نے اپنے ہاتھوں سے تریسٹھ اونٹ قربان کیے (ذبح کیے) پھر علیؓ کو برچھا عطا فرمایا اور انہوں نے باقی قربانیاں ذبح کیں۔ آپؐ نے اپنی قربانیوں میں علیؓ کو شریک کر لیا تھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ قربانی کے ہر جانور میں سے ایک ایک بوٹی کٹوا کر ہانڈی میں پکوائی جائے پھر آپؐ اور علیؓ نے اس گوشت میں سے کچھ کھایا اور شوربہ بھی پیا پھر نبی ﷺ سوار ہو کر بیت اللہ کی طرف آئے اور آپؐ نے طواف افاضہ فرمایا اور مکہ میں ظہر کی نماز پڑھ کر بنو عبدالمطلب کے پاس آئے جو کہ زم زم پر کھڑے ہو کر لوگوں کو پانی پلا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عبدالمطلب کے خاندان والو! پانی زم زم سے کھینچتے رہو اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ تمہارے اس پانی پلانے کی خدمت پر غالب آ جائیں گے تو میں بھی تمہارے ساتھ مل کر پانی کھینچتا تو لوگوں نے آپؐ کو ایک ڈول پانی کا دیا اور آپؐ نے اس میں سے کچھ پیا۔

۲۹۵۱ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ اَتَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَسَاَلْتُهٗ عَنْ حَجَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ حَاتِمِ بْنِ اِسْمٰعِیْلَ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ وَکَانَتِ الْعَرَبُ یَدْفَعُ بِهِمْ اَبُوْسَیَّارَةَ عَلٰی حِمَارٍ عُرْیٍ فَلَمَّا اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ لَمْ تَشُكَّ قُرَیْشٌ اَنَّهٗ سَیَقْتَصِرُ عَلَیْهِ وَیَکُوْنُ مَنْزِلُهٗ ثَمَّ فَاَجَازَ وَلَمْ یَعْرِضْ لَهٗ حَتّٰی اَتٰی عَرَفَاتٍ فَنَزَلَ۔

۲۹۵۱: حضرت جعفر بن محمدؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں جابر بن عبداللہؓ کے پاس آیا اور میں نے آپ سے نبیؐ کے حج کے بارے میں پوچھا اور پھر انہوں نے حاتم بن اسمٰعیل کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی (اس حدیث میں ہے) کہ عرب کا دستور تھا کہ ابوسیارہ گدھے کی ننگی پشت پر سوار ہو کر انکو مزدلفہ واپس لاتا تھا تو جب نبیؐ مزدلفہ سے مشعر حرام کی طرف بڑھ گئے تو اہل قریش کو کوئی شک نہ رہا کہ آپ مشعر حرام میں قیام فرمائیں گے اور اسی جگہ پر آپ کا پڑاؤ ہوگا لیکن آپ تو اس سے بھی آگے بڑھ گئے اور آپؐ نے اس جگہ پر کوئی توجہ نہ دی یہاں تک کہ آپ عرفات کے میدان میں آ گئے۔

۵۱۹: باب مَا جَآءَ اَنَّ عَرَفَةَ کُلُّهَا مَوْقِفٌ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ میدانِ عرفہ سارا ہی ٹھہرنے کی جگہ ہے

(۲۹۵۲) وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِیَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَابِرٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ ذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحَرْتُ هٰهُنَا

(۲۹۵۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے یہاں قربانی کی اور منیٰ ساری کی ساری قربانی کی جگہ ہے تو تم جہاں اُترو وہیں قربانی کر لو اور میں یہاں ٹھہرا اور یہ

وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ فَانْحَرُوْا فِي رِحَالِكُمْ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ وَوَقَفْتُ هٰهُنَا وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سارے کا سارا (میدان) عرفات ہے اور ٹھہرنے کی جگہ ہے اور میں یہاں ٹھہرا (مزدلفہ) اور یہ ساری کی ساری ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

(۲۹۵۳)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا۔

(۲۹۵۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے تو آپ نے حجر اسود کو استلام (بوسہ) کیا۔ پھر اپنی دائیں طرف چلے اور طواف کے تین چکروں پر عمل کیا اور باقی چار چکروں میں (معمول کے مطابق) چل کر طواف کیا۔

۵۲۰: باب فِي الْوُقُوْفِ وَقَوْلِهٖ تَعَالٰى (ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ)

باب: وقوف اور اللہ تعالیٰ کے اِس فرمان کہ ''جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں وہاں سے تم بھی لوٹو'' کے بیان میں

(۲۹۵۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِيْنَهَا يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَكَانُوْا يُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ نَبِيَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْتِيَ عَرَفَاتٍ فَيَقِفَ بِهَا ثُمَّ يُفِيْضَ مِنْهَا فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ البقرة:۱۹۹۔

(۲۹۵۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ اہل قریش اور جو اُن کے دین سے موافقت رکھتے تھے وہ مزدلفہ میں ٹھہرتے تھے اور انہوں نے اپنا نام حمس رکھا ہوا تھا اور دیگر تمام اہلِ عرب عرفات کے میدان میں ٹھہرتے تھے۔ تو جب اسلام آیا تو اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ وہ عرفات کے میدان میں آئیں اور وہیں وقوف کریں پھر واپس اسی جگہ سے لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان: ﴿ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ میں یہی فرمایا کہ جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو۔

(۲۹۵۵)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتِ الْعَرَبُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرَاةً اِلَّا الْحُمْسَ وَالْحُمْسُ قُرَيْشٌ وَمَا وَلَدَتْ كَانُوْا يَطُوْفُوْنَ عُرَاةً اِلَّا اَنْ تُعْطِيَهُمُ الْحُمْسُ ثِيَابًا فَيُعْطِي الرِّجَالُ الرِّجَالَ وَالنِّسَاءُ النِّسَاءَ وَكَانَتِ الْحُمْسُ لَا يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ وَكَانَ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَبْلُغُوْنَ عَرَفَاتٍ قَالَ هِشَامٌ فَحَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ الْحُمْسُ هُمُ الَّذِيْنَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ

(۲۹۵۵) ہشام اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں' انہوں نے فرمایا کہ سوائے اہل حمس (قریش) کے اہلِ عرب بیت اللہ کا ننگا طواف کرتے تھے اور حمس قریش اور ان کی اولاد کو کہتے ہیں۔ یہ لوگ ننگا طواف کرتے تھے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کو حمس کپڑا دیں۔ مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو کپڑا دیتی تھیں اور حمس مزدلفہ سے آگے نہیں نکلتے تھے اور باقی سارے عرفات کے میدان میں پہنچتے تھے۔ ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حمس وہ لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ

وَجَلَّ فِيهِمْ ﴿ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يُفِيضُوْنَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَكَانَتِ الْحُمْسُ يُفِيضُوْنَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ لَا نُفِيضُ اِلَّا مِنَ الْحَرَمِ فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ رَجَعُوْا اِلَى عَرَفَاتٍ۔

نے فرمایا: ﴿ثُمَّ اَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ ''پھر تم لوٹو اُس جگہ سے جہاں سے دوسرے لوگ لوٹتے ہیں'' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ لوگ مزدلفہ ہی سے واپس لوٹ آتے تھے اور باقی لوگ عرفات کے میدان سے واپس لوٹتے تھے اور حمس مزدلفہ سے لوٹ کر کہتے تھے کہ ہم حرم کے علاوہ کسی اور جگہ سے نہیں لوٹتے پھر جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿اَفِيضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ﴾ تو وہ لوگ عرفات سے لوٹنے لگے۔

(۲۹۵۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ اَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ اَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا مَعَ النَّاسِ بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ اِنَّ هٰذَا لَمِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَاْنُهُ هٰهُنَا وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُعَدُّ مِنَ الْحُمْسِ۔

(۲۹۵۶) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک اُونٹ گم ہو گیا تو اس کو تلاش کرنے کے لیے عرفہ کے دن گیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات کے میدان میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے کہا اللہ کی قسم یہ تو حمس ہیں۔ ان کو کیا ہوا کہ یہ یہاں ہیں اور قریش حمس میں سے شمار کیے جاتے تھے۔

۵۲۱: باب جَوَازِ تَعْلِيقِ الْاِحْرَامِ وَ هُوَ اَنْ يُّحْرِمَ بِاِحْرَامٍ كَاِحْرَامِ فُلَانٍ

باب: اپنے احرام کو دوسرے محرم کے احرام کے ساتھ معلق کرنے کے جواز کے بیان میں

(۲۹۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ لِي اَحَجَجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِاِهْلَالٍ كَاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ طُفْ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ اَحِلَّ قَالَ طُفْتُ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِنْ بَنِي قَيْسٍ فَفَلَتْ رَاْسِي ثُمَّ اَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ قَالَ فَكُنْتُ اُفْتِي بِهِ النَّاسَ حَتّٰى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ

(۲۹۵۷) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بطحاء (مکہ) میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے۔ تو آپ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نے حج (کی نیت) کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے احرام باندھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے احرام کے ساتھ تلبیہ پڑھا ہے جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا تو نے بہت اچھا کیا۔ (اب) بیت اللہ کا طواف اور صفا اور مروہ کی سعی کرو اور حلال ہو جاؤ (یعنی احرام کھول دو)۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر میں قبیلہ بنی قیس کی ایک عورت کے پاس آیا۔ اس نے میرے سر میں جوئیں دیکھیں

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا اَفْتَيْنَاهُ فُتْيًا فَلْيَتَّئِدْ فَاِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهٖ فَائْتَمُّوْا قَالَ فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اِنْ نَّاْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِنَّ كِتَابَ اللّٰهِ يَاْمُرُ بِالتَّمَامِ وَ اِنْ نَّاْخُذْ بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى بَلَغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ۔

میں نے حج کا احرام باندھا اور میں لوگوں کو اسی کا فتویٰ دیتا تھا یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا دور آیا۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابوموسیٰ! یا اے عبداللہ بن قیس اپنے بعض فتوے رہنے دو کیونکہ آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے آپ کے بعد حج کے احکام میں کیا حکم بیان فرمایا ہے۔ تو حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے لوگو! جن کو ہم نے فتویٰ دیا ہے وہ غور کریں۔ کیونکہ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ تمہارے پاس تشریف لانے والے ہیں تم ان ہی کی اقتدا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے ان سے اسی چیز کا ذکر کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی پیروی کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی کتاب تو حج اور عمرہ دونوں کو پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اور اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس وقت تک حلال نہیں ہوئے (یعنی احرام نہیں کھولا) جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہیں پہنچی۔

(۲۹۵۸) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۲۹۵۸) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۲۹۵۹) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ مُنِيْخٌ بِالْبَطْحَآءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ اَتَيْتُ امْرَاَةً مِّنْ قَوْمِيْ فَمَشَطَتْنِيْ وَ غَسَلَتْ رَاْسِيْ فَكُنْتُ اُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِيْ اِمَارَةِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنِّيْ لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ اِذْ جَآءَنِيْ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ

(۲۹۵۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ بطحائے مکہ میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے۔ تو آپ نے فرمایا کیا تو نے احرام باندھ لیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے موافق احرام باندھا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو ہدی ساتھ لایا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تو بیت اللہ کا طواف کر اور صفا اور مروہ کی سعی کر پھر حلال ہو جا (احرام کھول دے)۔ تو میں نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کی سعی کی۔ پھر میں اپنی قوم کی ایک عورت کے پاس آیا۔ تو اس نے میرے سر میں کنگھی کی اور میرا سر دھویا اور میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں اسی چیز کا فتویٰ دیا کرتا تھا۔ تو میں حج کے موسم میں کھڑا ہوا۔ تو ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ نہیں جانتے کہ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے حج کے احکام کے بارے

شَأْنِ النُّسُكِ فَقُلْتُ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَهٰذَا أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَبِهِ فَأْتَمُّوْا فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا هٰذَا الَّذِيْ أَحْدَثْتَ فِيْ شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ قَالَ ﴿وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ لِلّٰهِ﴾ وَ إِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

میں کیا حکم فرمایا ہے۔ میں نے کہا اے لوگو! جن کو میں نے کسی چیز کے بارے فتویٰ دیا ہے وہ لوگ باز رہیں کیونکہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ تمہاری طرف آنے والے ہیں تم انہی کی اقتدا کرو۔ پھر جب حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ آپ نے حج کے بارے میں کیا حکم نافذ فرمایا ہے۔ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر ہم اللہ کی کتاب کی پیروی کرتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حج اور عمرہ کو اللہ کے لئے پورا کرو اور اگر ہم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہیں تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلال نہیں ہوئے جب تک آپ نے قربانی کو نحر نہیں فرما لیا۔

(۲۹۶۰) وَ حَدَّثَنِيْ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَنِيْ إِلَى الْيَمَنِ قَالَ فَوَافَقْتُهُ فِي الْعَامِ الَّذِيْ حَجَّ فِيْهِ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا مُوْسٰى كَيْفَ قُلْتَ حِيْنَ أَحْرَمْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ إِهْلَالًا كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ سُقْتَ هَدْيًا فَقُلْتُ لَا قَالَ فَانْطَلِقْ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ أَحِلَّ ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ شُعْبَةَ وَ سُفْيَانَ۔

(۲۹۶۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف بھیجا اور میں اسی سال آیا۔ جس سال آپ نے حج کا ارادہ فرمایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوموسیٰ تو نے کیا کہا تھا؟ (آپ نے اس وقت فرمایا) جس وقت آپ احرام باندھ رہے تھے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا تھا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام کے مطابق تلبیہ پڑھتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو ہدی لایا ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر تو چل اور بیت اللہ کا طواف کر اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کر پھر حلال ہو جا (یعنی احرام کھول دے)۔ پھر آگے شعبہ اور سفیان کی حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(۲۹۶۱) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُفْتِيْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ رُوَيْدَكَ بِبَعْضِ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا أَحْدَثَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي النُّسُكِ بَعْدُ حَتّٰى لَقِيَهُ بَعْدُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهُ وَ أَصْحَابُهُ

(۲۹۶۱) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ متعہ کا فتویٰ دیتے تھے۔ تو ایک آدمی نے ان سے کہا کہ اپنے فتووں کو رہنے دو کیونکہ آپ نہیں جانتے کہ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ نے آپ کے بعد حج کے بارے میں کیا حکم بیان فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ وہ حضرت امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ سے ملے اور اس سلسلے میں ان سے پوچھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے اسی طرح کیا ہے لیکن میں اس بات کو ناپسند سمجھتا ہوں کہ لوگ پیلو کے درختوں کے نیچے عورتوں سے

وَلٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ يَظَلُّوْا مُعْرِسِيْنَ بِهِنَّ فِي الْاَرَاكِ ثُمَّ يَرُوْحُوْنَ فِي الْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُهُمْ۔

شب باشی کریں۔ پھر حج میں جائیں تو ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے ہوں۔

۵۲۲: باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ

باب: (حج) تمتع کے جواز کے بیان میں

۲۹۶۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَقِيْقٍ كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَ كَانَ عَلِيٌّ يَاْمُرُ بِهَا فَقَالَ عُثْمَانُ لِعَلِيٍّ كَلِمَةً ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ لَقَدْ عَلِمْتَ اَنَّا قَدْ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا كُنَّا خَائِفِيْنَ۔

(۲۹۶۲) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن شقیق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تمتع سے منع فرمایا کرتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اس کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کوئی بات فرمائی تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج) تمتع کیا ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں لیکن اس وقت ہم ڈرتے تھے۔

(۲۹۶۳) وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۲۹۶۳) حضرت شعبہ رحمہ اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۲۹۶۴) و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَّ عُثْمَانُ بِعُسْفَانَ فَكَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ اَوِ الْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا تُرِيْدُ اِلٰى اَمْرٍ فَعَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنْهٰى عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَعْنَا مِنْكَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَدَعَكَ فَلَمَّا اَنْ رَاٰى عَلِيٌّ ذٰلِكَ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا۔

(۲۹۶۴) حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما مقام عسفان میں اکٹھے ہوئے۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (حج تمتع یا عمرہ سے (حج کے دنوں میں) منع فرماتے تھے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ اس کام کے بارے میں کیا چاہتے ہیں' جسے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے اور آپ اس سے روک رہے ہیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ہمیں ہمارے حال پر چھوڑ دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے آپ کو چھوڑنے کی ہمت نہیں ہے۔ پھر جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ حال دیکھا تو انہوں نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا۔

(۲۹۶۵) وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتِ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ لِاَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ خَاصَّةً۔

(۲۹۶۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حج تمتع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لئے مخصوص تھا۔

(۲۹۶۶) و حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ كَانَتْ لَنَا رُخْصَةً يَعْنِي الْمُتْعَةَ فِي الْحَجِّ۔

(۲۹۶۶) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا: حج میں تمتع کی ہمارے لئے رخصت تھی۔

(٢٩٦٧)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ لَا تَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا خَاصَّةً يَعْنِيْ مُتْعَةَ النِّسَآءِ وَ مُتْعَةَ الْحَجِّ۔

(٢٩٦٧)حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو متعے کسی کے لئے درست نہیں صرف ہمارے لئے ہی مخصوص تھے۔ یعنی ایک عورتوں سے متعہ اور دوسرا متعہ حج۔

(٢٩٦٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيَّ وَ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَهُمُّ اَنْ اَجْمَعَ الْعُمْرَةَ وَ الْحَجَّ الْعَامَ فَقَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخَعِيُّ لٰكِنْ اَبُوْكَ لَمْ يَكُنْ لِيَهُمَّ بِذٰلِكَ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ بَيَانٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ مَرَّ بِاَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَذَكَرَ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّمَا كَانَتْ لَنَا خَاصَّةً دُوْنَكُمْ۔

(٢٩٦٨)حضرت عبدالرحمٰن بن ابی شعثاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا کہ میں اس سال حج اور عمرہ اکٹھا کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ تیرے والد تو اس طرح نہیں کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے ربذہ کے مقام میں گزرے تو انہوں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ ہمارے لئے مخصوص تھا' نہ کہ تمہارے لئے۔

(٢٩٦٩)و حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ غُنَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ الْمُتْعَةِ فَقَالَ فَعَلْنَاهَا وَ هٰذَا يَوْمَئِذٍ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ يَعْنِيْ بُيُوْتَ مَكَّةَ۔

(٢٩٦٩)حضرت غنیم بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے تمتع کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ ہم نے اس کو کیا ہے اور یہ (یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ) اس دن مکہ مکرمہ کے گھروں میں کفر کی حالت میں تھے۔

(٢٩٧٠)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ يَعْنِيْ مُعَاوِيَةَ۔

(٢٩٧٠)حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور ایک روایت میں انہوں نے کہا یعنی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(٢٩٧١)و حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ جَمِيْعًا عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِهِمَا وَ فِيْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ الْمُتْعَةُ فِي الْحَجِّ۔

(٢٩٧١)حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ ان دونوں حدیثوں کی طرح روایت ہے اور سفیان کی حدیث میں حج میں تمتع کے الفاظ ہیں۔

(٢٩٧٢)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الْعَلَاءِ عَنْ مُطَرِّفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ

(٢٩٧٢)حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تجھے آج ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ آج کے بعد اس حدیث کے

حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ لَاُحَدِّثُكَ بِالْحَدِيْثِ الْيَوْمَ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ وَ اَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْمَرَ طَآئِفَةً مِنْ اَهْلِهٖ فِي الْعَشْرِ فَلَمْ تَنْزِلْ اٰيَةٌ تَنْسَخُ ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَضٰى لِوَجْهِهٖ اَرْتَاٰى كُلُّ امْرِءٍ بَعْدُ مَا شَآءَ اَنْ يَّرْتَئِيَ۔

ذریعہ سے اللہ تعالیٰ تجھے نفع عطا فرمائیں گے اور جان لے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں میں سے ایک جماعت کو (ذی الحج) کے عشرہ میں عمرہ کروایا۔ تو کوئی آیت اس کو منسوخ کرنے کی نازل نہیں ہوئی اور نہ آپ نے اس سے منع فرمایا یہاں تک کہ آپ اس (فانی دنیا) سے رخصت ہو گئے۔ اس کے بعد ہر آدمی جس طرح چاہے اپنی رائے سے بیان کرے۔

(۲۹۷۳)وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ كِلَا هُمَا عَنْ وَكِيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ فِي هٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ ارْتَاٰى رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَآءَ يَعْنِيْ عُمَرَ۔

(۲۹۷۳) حضرت جریری رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی ہے اور ابن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی روایت میں کہا کہ پھر ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا یعنی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۲۹۷۴)وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مُطَرِّفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهٖ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ قُرْاٰنٌ يُحَرِّمُهُ وَ قَدْ كَانَ يُسَلَّمُ عَلَيَّ حَتَّى اكْتَوَيْتُ فَتُرِكْتُ ثُمَّ تَرَكْتُ الْكَيَّ فَعَادَ۔

(۲۹۷۴) حضرت مطرفؒ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے عمران بن حصینؓ نے فرمایا کہ میں تجھ سے ایک حدیث بیان کروں گا۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے تجھے نفع دے۔ وہ یہ کہ رسول اللہؐ نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ اکٹھا کیا۔ پھر ان سے منع بھی نہیں فرمایا یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے اور نہ ہی اس کی حرمت کے بارے میں قرآن نازل ہوا اور مجھ پر سلام کیا جاتا تھا جب تک کہ میں نے داغ نہیں لگوایا' تو جب میں نے داغ لیا' تو سلام چھوٹ گیا' پھر میں نے داغ لینا چھوڑا تو مجھ پر پھر سلام کیا جانے لگا۔

(۲۹۷۵)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا قَالَ قَالَ لِيْ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ۔

(۲۹۷۵) حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح فرمایا۔

(۲۹۷۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ اِلَيَّ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَقَالَ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِاَ حَادِيْثَ لَعَلَّ

(۲۹۷۶) حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیماری میں کہ جس میں وہ وفات پا گئے۔ مجھے بلا بھیج کر فرمایا کہ میں تجھ سے کچھ احادیث بیان کروں گا۔ شائد کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے تجھے نفع عطا فرمائے تو اگر میں زندہ رہا تو تم (ان احادیث) کو میرے

اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَكَ بِهَا بَعْدِیْ فَاِنْ عِشْتُ فَاكْتُمْ عَنِّیْ وَ اِنْ مُتُّ فَحَدِّثْ بِهَا اِنْ شِئْتَ اِنَّهُ قَدْ سُلِّمَ عَلَیَّ وَاعْلَمْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَمَعَ بَیْنَ حَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ یَنْزِلْ فِیْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَ لَمْ یَنْهَ عَنْهَا نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَجُلٌ فِیْهَا بِرَاْیِهٖ فِیْهَا مَا شَآءَ۔

نام سے ظاہر نہ کرنا اور اگر میں وفات پا گیا تو اگر تو چاہے تو اسے بیان کر دینا کیونکہ مجھ پر (فرشتوں کی طرف سے) سلام کیا گیا اور میں اچھی طرح سے جانتا ہوں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کو ایک ساتھ اکٹھے ادا فرمایا پھر اس کے بارے میں اللہ کی کتاب میں کوئی حکم بھی نازل نہیں ہوا اور نہ ہی نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا تو ایک آدمی اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(۲۹۷۷)و حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسٰی ابْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَّ عُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهَا كِتَابُ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنْهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْهَا رَجُلٌ بِرَاْيِهٖ مَا شَآءَ۔

(۲۹۷۷) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں ایک ساتھ اکٹھے ادا فرمائے۔ پھر اس کے بارے میں قرآن بھی نازل نہیں ہوا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں حج اور عمرہ کو اکٹھا ادا کرنے سے منع فرمایا۔ تو ایک آدمی نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(۲۹۷۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَمْ يَنْزِلْ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ قَالَ رَجُلٌ فِيْهَا بِرَاْيِهٖ مَا شَآءَ۔

(۲۹۷۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (حج) تمتع کیا اور اس بارے میں قرآن بھی نازل نہیں ہوا تو ایک آدمی نے اس بارے میں اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(۲۹۷۹)وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ تَمَتَّعَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ وَ تَمَتَّعْنَا مَعَهٗ۔

(۲۹۷۹) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کے ساتھ روایت کیا ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (حج) تمتع فرمایا اور ہم نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (حج) تمتع کیا۔

(۲۹۸۰)وَ حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ رَجَآءٍ قَالَ قَالَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُتْعَةِ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ يَعْنِیْ مُتْعَةَ الْحَجِّ وَ اَمَرَنَا بِهَا

(۲۹۸۰) حضرت ابورجا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حج میں تمتع کی آیت اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں نازل ہوئی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسے کرنے کا حکم فرمایا پھر کوئی آیت نازل نہیں ہوئی کہ جس آیت نے حج میں تمتع کی آیت کو منسوخ کر دیا ہو اور نہ ہی رسول اللہ ﷺ

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ تَنْزِلْ ايَةٌ تَنْسَخُ ايَةَ مُتْعَةِ الْحَجِّ وَ لَمْ يَنْهَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ بَعْدُ مَا شَآءَ۔

نے اس سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ اس دنیا سے رحلت فرما گئے۔ (اب اس کے بعد) اس بارے میں ایک آدمی نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

(۲۹۸۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عِمْرَانَ الْقَصِيْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ فَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَمْ يَقُلْ وَ اَمَرَنَا بِهَا۔

(۲۹۸۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اسی حدیث کی طرح روایت کیا ہے سوائے اس کے کہ اس میں انہوں نے فرمایا فَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کو کیا اور (اس حدیث) میں اَمَرَنَا بِهَا یعنی ہمیں آپ نے اس کا حکم فرمایا۔ یہ نہیں فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے حج تمتع کا جواز معلوم ہوا اور یہ حج تمتع امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک حج افراد سے افضل ہے۔ تمتع اور تمتع فی الحج کا ایک ہی معنی ہے اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا کہ دو متعے ایسے تھے جو صرف ہمارے ہی لیے خاص تھے ایک متعہ نساء اور دوسرا متعہ حج۔ اس سلسلہ میں علماء نے لکھا ہے کہ متعہ نساء کچھ عرصہ کے لیے حلال ہوا تھا پھر اس کی حرمت قیامت تک کیلئے ثابت ہوگئی جس کی تفصیل ان شاء اللہ کتاب النکاح میں آئے گی۔

۵۲۳: باب وُجُوْبِ الدَّمِ عَلَى الْمُتَمَتِّعِ وَاَنَّهٗ اِذَا عَدَمَهٗ لَزِمَهٗ صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَ سَبْعَةٍ اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ

باب: حج تمتع کرنے والوں پر قربانی کے واجب ہونے اور اس بات کے بیان میں کہ قربانی کی استطاعت نہ ہونے کی صورت میں حج کے دنوں میں تین روزے اور اپنے گھر کی طرف لوٹ کر سات روزے رکھے

(۲۹۸۲) حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ وَ اَهْدٰى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ بَدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ تَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

(۲۹۸۲) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عمرہ کے ساتھ حج ملا کر فرمایا اور قربانی کی اور قربانی کے جانور ذی الحلیفہ سے اپنے ساتھ لے گئے اور شروع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ پھر اس کے بعد حج کا تلبیہ پڑھا اور لوگوں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عمرہ کے ساتھ حج کا تمتع کیا اور لوگوں میں سے کسی کے پاس اپنی قربانی تھی۔ وہ اپنی قربانی ساتھ لے کر چلا اور کسی کے پاس اپنی قربانی نہیں تھی۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ

اَهْدٰى فَسَاقَ الْهَدْىَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ اَهْدٰى فَاِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى يَقْضِىَ حَجَّهُ وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مِّنْكُمْ اَهْدٰى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ لْيُقَصِّرْ وَ لْيَحْلِلْ ثُمَّ لْيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَ لْيُهْدِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَ سَبْعَةً اِذَا رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهِ وَطَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ اَوَّلَ شَىْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَ مَشٰى اَرْبَعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِيْنَ قَضٰى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَاَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحْلِلْ مِنْ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰى قَضٰى حَجَّهُ وَ نَحَرَ هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَ اَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَىْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَهْدٰى وَسَاقَ الْهَدْىَ مِنَ النَّاسِ۔

تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم میں سے جس کے پاس قربانی ہو تو وہ ان کاموں میں سے کسی سے حلال نہ ہو جن سے احرام کی حالت میں دور رہا تھا۔ جب تک کہ وہ حج سے فارغ نہ ہو جائے اور تم میں سے جس کے پاس قربانی نہ ہو وہ بیت اللہ اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال کٹوا لے اور حلال ہو جائے۔ پھر حج کا تلبیہ پڑھے (احرام باندھے) اور اس کے بعد قربانی کرے اور اگر قربانی نہ پائے تو پھر وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے۔ جب اپنے گھر کی طرف واپس لوٹے تو سات روزے رکھے۔ الغرض جس وقت رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے طواف کیا اور حجر اسود کا استلام کیا۔ پھر طواف کے سات چکروں میں سے تین چکروں میں رمل فرمایا اور باقی چار چکروں میں اپنی حالت میں چلے۔ پھر جب طواف سے فارغ ہوئے تو بیت اللہ میں مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت پڑھیں۔ پھر سلام پھیرا اور لوٹے اور صفا پر تشریف لائے اور صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگائے پھر ان چیزوں میں سے کسی کو اپنے اوپر حلال نہیں فرمایا۔ جن کو احرام کی وجہ سے اپنے اوپر حرام کیا تھا۔ یہاں تک کہ اپنے حج سے فارغ ہو گئے اور قربانی کے دن اپنی قربانی ذبح کی اور پھر مکہ واپس لوٹ آئے اور طواف افاضہ کیا اور ان چیزوں کو جن کو احرام کی وجہ سے اپنے اوپر حرام کیا حلال کر لیا اور لوگوں میں سے جو لوگ اپنے ساتھ قربانی لائے تھے۔ انہوں نے بھی اسی طرح کیا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا۔

(۲۹۸۳) وَ حَدَّثَنِيْهِ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِىِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ تَمَتُّعِهِ بِالْحَجِّ اِلَى الْعُمْرَةِ وَ تَمَتُّعِ النَّاسِ مَعَهُ بِمِثْلِ الَّذِىْ اَخْبَرَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۲۹۸۳) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے تمتع بالحج اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگوں کے تمتع بالحج کی روایت اسی طرح نقل فرمائی جس طرح کہ حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

۵۲۴: باب بَيَانِ اَنَّ الْقَارِنَ لَا يَتَحَلَّلُ اِلَّا

باب: اِس بات کے بیان میں کہ قارن اس وقت

فِیْ وَقْتِ تَحَلُّلِ الْحَاجِّ الْمُفْرِدِ

احرام کھولے جس وقت کہ مفرد باحج احرام کھولتا ہے

(۲۹۸۴)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ حَفْصَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحْلِلْ اَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَ قَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

(۲۹۸۴)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ عرض کرتی ہیں۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا وجہ ہے کہ لوگ اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کو قلادہ ڈالا ہے تو میں حلال نہیں ہوں گا جب تک کہ قربانی نہ کرلوں۔

(۲۹۸۵)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالَكَ لَمْ تَحِلَّ بِنَحْوِهٖ۔

(۲۹۸۵)حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو کیا ہوا کہ آپ حلال نہیں ہوئے۔ باقی روایت اسی طرح سے ہے۔

(۲۹۸۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَ لَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ اِنِّیْ قَلَّدْتُ هَدْیِیْ وَ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

(۲۹۸۶)حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیا بات ہے کہ لوگ اپنے عمرہ سے حلال ہو گئے اور آپ اپنے عمرہ سے حلال نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنی قربانی کو قلادہ ڈالا ہے اور اپنے سر کے بال جمائے ہیں تو میں حلال نہیں ہوں گا جب تک کہ حج کا احرام نہ کھول دوں۔

(۲۹۸۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ حَفْصَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ مَالِكٍ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ۔

(۲۹۸۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم (پھر آگے) مالک کی حدیث کی طرح نقل کیا اور آپ نے فرمایا کہ میں حلال نہیں ہوں گا جب تک کہ قربانی نہ کرلوں۔

(۲۹۸۸)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمَخْزُوْمِیُّ وَ عَبْدُالْمَجِیْدِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَتْنِیْ حَفْصَةُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَزْوَاجَهٗ اَنْ یَّحْلِلْنَ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَتْ حَفْصَةُ فَقُلْتُ مَا یَمْنَعُكَ اَنْ تَحِلَّ قَالَ اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَ قَلَّدْتُ هَدْیِیْ فَلَا اَحِلُّ حَتّٰی اَنْحَرَ هَدْیِیْ۔

(۲۹۸۸)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے سال اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو حکم فرمایا کہ وہ حلال ہو جائیں تو میں نے عرض کیا کہ آپ کو کس چیز نے حلال ہونے سے روکا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے اپنے سر کے بالوں کو جمایا ہے اور اپنی قربانی کو قلادہ ڈال رکھا ہے تو میں حلال نہیں ہوں گا جب تک کہ میں اپنی قربانی ذبح نہ کرلوں۔

۵۲۵:باب جَوَازِ التَّحَلُّلِ بِالْاِحْصَارِ وَ

باب: احصار کے وقت احرام کھولنے کے جواز

جَوَازِ الْقِرَانِ وَ اقْتِصَارِ الْقَارِنِ عَلٰی طَوَافٍ وَّاحِدٍ وَّ سَعْيٍ وَّاحِدٍ

(۲۹۸۹)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا خَرَجَ فِي الْفِتْنَةِ مُعْتَمِرًا وَ قَالَ اِنْ صُدِدْتُّ عَنِ الْبَيْتِ صَنَعْنَا كَمَا صَنَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ فَاَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَ سَارَ حَتّٰى اِذَا ظَهَرَ عَلَى الْبَيْدَآءِ الْتَفَتَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اُشْهِدُ كُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ الْحَجَّ مَعَ الْعُمْرَةِ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا جَآءَ الْبَيْتَ طَافَ بِهٖ سَبْعًا وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ وَرَاٰى اَنَّهٗ مُجْزِئٌ عَنْهُ وَ اَهْدٰى۔

(۲۹۹۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ لِقِتَالِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ فَاِنَّا نَخْشٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَيْنَ النَّاسِ قِتَالٌ وَّيُحَالُ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا مَعَهٗ حِيْنَ حَالَتْ كُفَّارُ قُرَيْشٍ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْبَيْتِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً فَانْطَلَقَ حَتّٰى اَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ فَلَبّٰى بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ قَالَ اِنْ خُلِّيَ سَبِيْلِيْ قَضَيْتُ عُمْرَتِيْ وَ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهٗ فَعَلْتُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا مَعَهٗ ثُمَّ تَلَا ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ثُمَّ سَارَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَهْرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَا اَمْرُهُمَا اِلَّا وَاحِدٌ اِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْعُمْرَةِ حِيْلَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ الْحَجِّ اُشْهِدُ كُمْ اَنِّيْ قَدْ

قران اور قارن کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کے جواز کے بیان میں

(۲۹۸۹) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فتنہ کے دور میں عمرہ کی ادائیگی کے لئے نکلے اور فرمایا کہ اگر ہمیں بیت اللہ تک جانے سے روک دیا گیا۔ جس طرح کہ ہم (قریش) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا تھا تو وہ نکلے اور عمرہ کا احرام باندھا اور چلے یہاں تک کہ جب مقام بیداء پر آئے تو اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کرلیا ہے۔ تو وہ نکلے یہاں تک کہ جب وہ بیت اللہ پر آئے تو اس کے سات چکر لگائے اور صفا اور مروہ کے درمیان بھی سات چکر لگائے اس پر کچھ زیادہ نہیں کیا اور اسی کو کافی خیال کیا اور قربانی کی۔

(۲۹۹۰) حضرت نافع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا جس وقت کہ حجاج حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے قتال کے لئے آیا کہ آپ کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اگر آپ اس سال حج نہ کریں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ لوگوں کے درمیان قتال واقع نہ ہو جائے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان یہ چیز حائل ہوئی تو میں بھی اسی طرح کروں گا۔ جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ جس وقت کہ کفار قریش آپ اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہو گئے تھے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کرلیا ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ چلے جب ذوالحلیفہ آئے۔ تو آپ نے عمرہ کا تلبیہ پڑھا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اگر میرا راستہ چھوڑ دیا گیا۔ تو میں اپنا عمرہ پورا کرلوں گا اور اگر میرے اور بیت اللہ کے درمیان رکاوٹ پیدا کر دی گئی۔ تو میں وہی کروں گا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا اور میں آپ کے ساتھ تھا۔ پھر یہ آیت

اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَةٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى ابْتَاعَ بِقُدَيْدٍ هَدْيًا ثُمَّ طَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَّاحِدًا بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ مِنْهُمَا بِحَجَّةٍ يَوْمَ النَّحْرِ۔

تلاوت کی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ پھر چلے یہاں تک کہ جب بیداء کے مقام پر آئے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ دونوں کا ایک ہی حکم ہے اگر میرے اور عمرہ کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی تو حج کے درمیان بھی رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو بھی واجب کرلیا ہے۔ تو آپ نکلے اور مقام قدید سے قربانی خریدی اور حج اور عمرہ دونوں کے لئے بیت اللہ کا ایک طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی پھر ان سے حلال نہیں ہوئے۔ یہاں تک کہ یوم النحر (قربانی کے دن) حج کے ساتھ دونوں سے حلال ہوئے یعنی احرام کھولا۔

(۲۹۹۱)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَرَادَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا الْحَجَّ حِيْنَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ وَ اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ وَ قَالَ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ وَ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَّاحِدٌ وَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا۔

(۲۹۹۱) حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس وقت حج کا ارادہ فرمایا جس وقت کہ حجاج حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے قتال کرنے کے لئے آیا اور اس سے آگے حدیث اسی طرح سے ہے جیسے گزری اور اس کے آخر میں ہے کہ جو حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا کرے گا۔ اس کے لئے ایک طواف کافی ہے اور حلال نہ ہو یہاں تک کہ ان دونوں سے حلال نہ ہو جائے۔ یعنی احرام نہ کھولے۔

(۲۹۹۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَّ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يَّصُدُّوْكَ فَقَالَ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ اَصْنَعُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَآءِ قَالَ مَا شَاْنُ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ اِلَّا وَاحِدٌ اِشْهَدُوْا قَالَ ابْنُ رُمْحٍ اُشْهِدُكُمْ اِنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِيْ وَ اَهْدٰى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيْعًا حَتّٰى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ لَمْ يَزِدْ عَلٰى ذٰلِكَ وَ لَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَ

(۲۹۹۲) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جس سال کہ حجاج نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما پر نزول کیا' حج کا ارادہ کیا۔ ان سے کہا گیا کہ لوگوں کے درمیان لڑائی جھگڑے کے امکانات ہیں اور ہمیں ڈر ہے کہ کہیں وہ آپ کو حج سے نہ روک دیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی اتباع بہترین چیز ہے میں بھی اسی طرح کروں گا جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے۔ میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کو واجب کرلیا ہے۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نکلے یہاں تک کہ بیداء مقام پر آئے تو فرمایا کہ حج اور عمرہ کا ایک ہی حکم ہے۔ تو میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ کے ساتھ حج بھی واجب کرلیا ہے اور مقام قدید سے ایک قربانی کا جانور خرید کر ساتھ رکھ لیا اور پھر چلے اور حج اور عمرہ دونوں کا اکٹھا تلبیہ پڑھتے تھے یہاں

لَمْ یُقَصِّرْ وَ لَمْ یَحْلِلْ مِنْ شَیْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتّٰی کَانَ یَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَ حَلَقَ وَ رَاٰی اَنْ قَدْ قَضٰی طَوَافَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْاَوَّلِ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

تک کہ مکہ مکرمہ آئے اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان (سعی) کی اور اس پر کچھ زیادہ نہیں کیا اور نہ قربانی کی اور نہ سر منڈایا اور نہ ہی بال چھوٹے کروائے اور نہ ہی ان چیزوں میں سے کسی چیز سے حلال ہوئے جن کو احرام کی وجہ سے حرام کیا تھا یہاں تک کہ جب قربانی کا دن (۱۰ ذی الحجہ) ہوا تو قربانی کی اور سر منڈایا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے وہی پہلے والے طواف کو حج اور عمرہ کے لئے طواف کافی سمجھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔

(۲۹۹۳)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِیْ اِسْمَاعِیْلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ وَ لَمْ یَذْكُرِ النَّبِیَّ ﷺ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ الْحَدِیْثِ حِیْنَ قِیْلَ لَهٗ یَصُدُّوْكَ عَنِ الْبَیْتِ قَالَ اِذًا اَفْعَلُ كَمَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَذْكُرْ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ هٰكَذَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَمَا ذَكَرَهُ اللَّیْثُ۔

(۲۹۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی واقعہ نقل کیا گیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا سوائے پہلی حدیث کے۔ جس وقت ان سے کہا گیا کہ لوگ آپ کو بیت اللہ سے روک دیں گے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں وہی کروں گا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اور حدیث کے آخر میں یہ ذکر نہیں کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے جس طرح کہ لیث نے اس سے ذکر کیا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر حاجی یا عمرہ کرنے والے کو دورانِ سفر احرام کی حالت میں کوئی عذر یا کوئی خطرہ وغیرہ لاحق ہو جائے تو اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر اس دوران اس کی ہڈی وغیرہ ٹوٹ گئی اور وہ حج ادا کرنے سے معذور ہو گیا تو وہ آدمی احرام کھول کر وطن واپس آ جائے اور امام شافعیؒ امام مالکؒ امام احمد رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ دشمن سے خطرہ کے علاوہ حج سے رُک جانا جائز نہیں اور ایسے آدمی کو اپنے عذر کے دور ہو جانے کا انتظار کرنا چاہیے اگر حج کرنے کا موقع مل گیا تو حج کرے ورنہ احرام کھول کر واپس آ جائے اور پھر آئندہ سال حج کرے۔ مزید تفصیل فقہ کی کتب میں ملاحظہ کی جائے۔

۵۲۶:باب فِی الْاِفْرَادِ وَ الْقِرَانِ

باب: حج افراد اور قران کے بیان میں

(۲۹۹۴)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِیُّ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِیْ رِوَایَةِ یَحْیٰی قَالَ اَهْلَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا وَ فِیْ رِوَایَةِ ابْنِ عَوْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا۔

(۲۹۹۴) یحییٰ کی ایک روایت میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج افراد کا احرام باندھا اور ابن عون کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج افراد کا احرام باندھا۔

(۲۹۹۵)وَ حَدَّثَنَا سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ

(۲۹۹۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ

حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ بَكْرٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ جَمِيعًا قَالَ بَكْرٌ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِكَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ لَبّٰى بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا تَعُدُّونَا إِلَّا صِبْيَانًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا۔

علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا اکٹھا تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ بکر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کی۔ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ نے اکیلے حج کا تلبیہ پڑھا۔ (بکر کہتے ہیں کہ) میں پھر حضرت انس ؓ سے ملا اور میں نے ان کو حضرت ابن عمر ؓ کا قول بیان کیا تو حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ تم ہمیں بچہ سمجھتے ہو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا (عمرہ اور حج دونوں کا تلبیہ پڑھا)

(۲۹۹۶) و حَدَّثَنِي أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا أَنَسٌ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَهُمَا بَيْنَ الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ قَالَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ أَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ فَرَجَعْتُ إِلٰى أَنَسٍ فَأَخْبَرْتُهُ مَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ كَأَنَّمَا كُنَّا صِبْيَانًا۔

(۲۹۹۶) حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرہ دونوں کو جمع کیا ہے حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر ؓ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا ہم نے حج کا احرام باندھا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں حضرت انس ؓ کی طرف لوٹا اور میں نے ان کو خبر دی کہ حضرت ابن عمر ؓ کیا کہتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ گویا ہم بچے تھے۔

۵۲۷: باب اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْقُدُوْمِ لِلْحَاجِّ وَالسَّعْيِ بَعْدَهٗ

باب: حاجی کے لئے طواف قدوم اور اس کے بعد سعی کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۲۹۹۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا عَبْثَرٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ وَبَرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَيَصْلُحُ لِي أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُولُ لَا تَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَدْ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يَأْتِيَ الْمَوْقِفَ فَبِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ تَأْخُذَ أَوْ بِقَوْلِ

(۲۹۹۷) حضرت وبرہ ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عمر ؓ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ کیا میرے لئے وقوف عرفہ سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرنا درست ہے؟ تو حضرت ابن عمر ؓ نے فرمایا کہ ہاں تو اس نے عرض کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ وقوف عرفہ نہ کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا اور بیت اللہ کا طواف کیا اس سے پہلے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (عرفات) تشریف لاتے وقوف کے لئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا زیادہ حق ہے کہ اسے لیا جائے یا حضرت ابن عباس ؓ کے قول کا اگر تو سچا ہے (تو بتا کہ

ابْنِ عَبَّاسٍ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا۔

کس پر عمل کیا جائے)

(۲۹۹۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ بَیَانٍ عَنْ وَبَرَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ اَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَ قَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ فَقَالَ وَ مَا یَمْنَعُكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُ ابْنَ فُلَانٍ یَکْرَهُهٗ وَ اَنْتَ اَحَبُّ اِلَیْنَا مِنْهُ رَاَیْنَاهُ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْیَا قَالَ وَاَیُّنَا اَوْ اَیُّکُمْ لَمْ تَفْتِنْهُ الدُّنْیَا ثُمَّ قَالَ رَاَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَ طَافَ بِالْبَیْتِ وَ سَعٰی بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَسُنَّةُ اللّٰهِ وَ سُنَّةُ رَسُوْلِهٖ اَحَقُّ اَنْ تَتَّبِعَ مِنْ سُنَّةِ فُلَانٍ اِنْ کُنْتَ صَادِقًا؟۔

(۲۹۹۸)حضرت وبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا کہ کیا میں بیت اللہ کا طواف کر لوں؟ حالانکہ میں نے حج کا احرام باندھا ہوا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تجھے کس نے روکا ہے؟ تو وہ آدمی کہنے لگا کہ میں نے فلاں کے بیٹے کو دیکھا کہ وہ اسے ناپسند سمجھتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ تو ہمیں ان سے زیادہ محبوب ہیں ہم نے ان کو دیکھا کہ وہ دنیا کے فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم میں سے اور تم میں سے کون ایسا ہے کہ جسے دنیا کے فتنہ میں مبتلا نہ کر دیا گیا ہو۔ پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اور بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا فلاں آدمی کی سنت سے زیادہ حق ہے کہ اس کی پیروی کی جائے اگر تو سچا ہے (تو بتا)؟

۵۲۸: باب بَیَانِ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِعُمْرَةٍ لَا یَتَحَلَّلُ بِالطَّوَافِ قَبْلَ السَّعْیِ وَ اَنَّ الْمُحْرِمَ بِحَجٍّ لَا یَتَحَلَّلُ بِطَوَافِ الْقُدُوْمِ وَ کَذٰلِكَ الْقَارِنُ

باب: اس بات کے بیان میں کہ عمرہ کا احرام باندھنے والا طواف کے ساتھ سعی کرنے سے پہلے حلال نہیں ہوسکتا اور نہ ہی حج کا احرام باندھنے والا طواف قدوم سے پہلے حلال ہوسکتا ہے (یعنی احرام نہیں کھول سکتا)

(۲۹۹۹)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَاَلْنَا ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ بِعُمْرَةٍ فَطَافَ بِالْبَیْتِ وَ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ اَیَاْتِیْ امْرَاَتَهٗ فَقَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَ صَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ وَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ سَبْعًا وَ قَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(۲۹۹۹)حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی کے بارے میں پوچھا کہ وہ عمرہ کرنے کے لئے آیا اور اس نے بیت اللہ کا طواف کیا جبکہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہیں کیا وہ آدمی اپنی بیوی کے پاس آ سکتا ہے؟ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے (یعنی طواف کیا) اور مقام (ابراہیم) کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے یعنی سعی کی (اور فرمایا) کہ

تمہارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ بہترین نمونہ ہے۔

(۳۰۰۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ جَمِيْعًا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۳۰۰۰)اس سند کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح روایت نقل کی۔

(۳۰۰۱)وَحَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَّجُلٍ يُّهِلُّ بِالْحَجِّ فَاِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ اَيَحِلُّ اَمْ لَا فَاِنْ قَالَ لَكَ لَا يَحِلُّ فَقُلْ لَهُ اِنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَا يَحِلُّ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ اِلَّا بِالْحَجِّ قُلْتُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُوْلُ ذَاكَ قَالَ بِئْسَ مَا قَالَ فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَاَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ فَقُلْ لَهُ فَاِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ وَ مَا شَاْنُ اَسْمَاءَ وَ الزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذٰلِكَ قَالَ فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ لَا اَدْرِي قَالَ فَمَا بَالُهُ لَا يَاْتِيْنِي بِنَفْسِهٖ يَسْاَلُنِي اَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا قُلْتُ لَا اَدْرِي قَالَ فَاِنَّهُ قَدْ كَذَبَ قَدْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ اَنَّهُ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهُ تَوَضَّاَ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَجَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذٰلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَاَيْتُهُ اَوَّلُ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ اَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَاَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ رَاَيْتُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ يَفْعَلُوْنَ

(۳۰۰۱)حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراق والوں میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھو کہ جو حج کا احرام باندھ لے اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے تو کیا وہ حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو اگر وہ تجھے کہیں کہ وہ حلال نہیں ہو سکتا تو ان سے کہنا کہ ایک آدمی تو اس طرح کہتا ہے (یعنی حلال ہو سکتا ہے) حضرت عروہ نے کہا کہ اس نے جو کہا برا کہا پھر وہ آدمی (عراق والا) مجھ سے ملا اور مجھ سے اس نے پوچھا۔ تو میں نے اسے (حضرت عروہ کا قول) بیان کر دیا اس آدمی نے کہا حضرت عروہ سے کہو کہ ایک آدمی خبر دیتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا ہے اور حضرت اسماء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے کہ انہوں نے بھی اس طرح کیا۔ راوی محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت عروہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ خود میرے پاس آ کر کیوں نہیں پوچھتا' میرے خیال میں وہ عراقی ہے۔ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی نے جھوٹ بولا ہے۔ البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حج کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اس کی خبر دی کہ جس وقت آپ پہلے مکہ تشریف لائے تو آپ نے وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا پھر حج کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ میں نے

ذٰلِكَ ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ وَ هٰذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ اَفَلَا يَسْئَلُوْنَهُ وَ لَا اَحَدٌ مِمَّنْ مَضٰى مَا كَانُوْا يَبْدَاُوْنَ بِشَيْءٍ حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَا يَحِلُّوْنَ وَ قَدْ رَاَيْتُ اُمِّيْ وَ خَالَتِيْ حِيْنَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَاٰنِ بِشَيْءٍ اَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوْفَانِ بِهِ ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ وَ قَدْ اَخْبَرَتْنِيْ اُمِّيْ اَنَّهَا اَقْبَلَتْ هِيَ وَ اُخْتُهَا وَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوْا وَ قَدْ كَذَبَ فِيْمَا ذَكَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

ان کو دیکھا کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حج کیا پھر میں نے بھی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار بھی اسی طرح کرتے ہیں اور وہ بھی حج کے علاوہ کچھ نہیں کرتے پھر میں نے سب سے آخر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عمرہ کے بعد حج کے احرام کو نہیں کھولا اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو عراق والوں کے پاس موجود ہی ہیں یہ ان سے کیوں نہیں پوچھتے۔ اور جتنے اسلاف تھے سب کے سب مکہ میں آتے ہی بیت اللہ کے طواف سے ابتداء کرتے تھے پھر حلال نہیں ہوتے تھے (احرام نہیں کھولتے تھے) اور میں نے اپنی ماں اور خالہ کو بھی دیکھا کہ جس وقت وہ آئیں تو وہ بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتی تھیں پھر حلال نہیں ہوتی تھیں۔ میری ماں نے مجھے خبر دی کہ میں اور میری بہن (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں آدمی صرف عمرہ کرنے آئے تھے۔ تو جب رکن کو چھو لیا تو وہ سب حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) اور اس عراقی نے اس بارے میں جو تجھ سے ذکر کیا جھوٹ کیا۔

(۳۰۰۲) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مُحْرِمِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَقُمْ عَلٰى اِحْرَامِهٖ وَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ فَلَمْ يَكُنْ مَعِيَ هَدْيٌ فَحَلَلْتُ وَ كَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هَدْيٌ فَلَمْ يَحْلِلْ قَالَتْ فَلَبِسْتُ ثِيَابِيْ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَلَسْتُ اِلَى الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ قُوْمِيْ عَنِّيْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰى اَنْ اَثِبَ عَلَيْكَ۔

(۳۰۰۲) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم احرام باندھے ہوئے نکلے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ اپنے احرام پر قائم رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو تو وہ حلال ہو جائے اور میرے پاس قربانی کا جانور نہیں تھا۔ تو میں حلال ہو گئی (احرام کھول ڈالا) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس قربانی کا جانور تھا تو انہوں نے احرام نہیں کھولا۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے کپڑے پہنے پھر میں نکلی اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر بیٹھ گئی تو انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے کھڑی ہو جا (کیونکہ میں احرام کی حالت میں ہوں) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا تمہیں ڈر ہے کہ میں تجھ پر کود پڑوں گی۔

(۳۰۰۳) وَ حَدَّثَنِيْ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ

(۳۰۰۳) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی

حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمُغِیْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا وُ هَیْبٌ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَتْ قَدِ مْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ جُرَیْجٍ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ اسْتَرْخِیْ عَنِّیْ فَقُلْتُ اَتَخْشٰی اَنْ اَثِبَ عَلَیْکَ۔

ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ ہوئے آئے پھر ابن جریج کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی' سوائے اس کے اس میں سے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے دور ہو جا میں نے کہا کہ مجھ سے ایسے ڈرتے ہو کہ میں تجھ پر کود پڑوں گی۔

(۳۰۰۴)وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ وَ اَحْمَدُ ابْنُ عِیْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو عَنْ اَبِی الْاَسْوَدِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ مَوْلٰی اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ کَانَ یَسْمَعُ اَسْمَآءَ کُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهٗ هٰهُنَا وَ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ خِفَافُ الْحَقَائِبِ قَلِیْلٌ ظَهْرُنَا قَلِیْلَةٌ اَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ اَنَا وَ اُخْتِیْ عَآئِشَةُ وَ الزُّبَیْرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَیْتَ اَحْلَلْنَا ثُمَّ اَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِیِّ بِالْحَجِّ قَالَ هَارُوْنُ فِیْ رِوَایَتِهٖ اَنَّ مَوْلٰی اَسْمَآءَ وَ لَمْ یُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ۔

(۳۰۰۴) حضرت ابو اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ جو حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مولیٰ ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے سنا جب وہ حجون کے مقام سے گزریں تو فرماتیں کہ اللہ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرمائے کہ ہم آپ کے ساتھ یہاں اترے اور ہمارے پاس اس دن بوجھ تھوڑا تھا اور سواریاں کم تھیں اور زادِ راہ بھی تھوڑا تھا تو میں نے اور میری بہن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں' فلاں نے عمرہ کیا تو جب ہم نے بیت اللہ کا طواف کر لیا تو ہم حلال ہو گئے اور پھر شام کو ہم نے حج کا احرام باندھا۔ ہارون نے اپنی روایت میں حضرت اسماء کے مولیٰ ذکر کیا ہے اور عبداللہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

(۳۰۰۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُسْلِمٍ الْقُرِّیِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ فَرَخَّصَ فِیْهَا وَ کَانَ ابْنُ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا یَنْهٰی عَنْهَا فَقَالَ هٰذِهٖ اُمُّ ابْنِ الزُّبَیْرِ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْهَا فَادْخُلُوْا عَلَیْهَا فَاسْاَلُوْهَا قَالَ فَدَخَلْنَا عَلَیْهَا فَاِذَا امْرَاَةٌ ضَخْمَةٌ عَمْیَآءُ فَقَالَتْ قَدْ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا۔

(۳۰۰۵)مسلم قری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عباسؓ سے حج تمتع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اس بارے میں رخصت دے دی جبکہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ اس سے منع فرماتے تھے۔ ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ ابن زبیرؓ کی والدہ موجود ہیں جو بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے اس سلسلہ میں رخصت دی ہے تو تم ان کی خدمت میں جاؤ اور ان سے پوچھو تب ہم ان کے پاس گئے تو وہ ایک موٹی اور نابینا عورت تھیں (ہمارے پوچھنے پر) انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلہ میں رخصت دی ہے۔

(۳۰۰٦)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ح وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ جَمِیْعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فَاَمَّا عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَفِیْ

(۳۰۰٦) حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے باقی عبد الرحمٰن نے اپنی حدیث مبارکہ میں ''متعہ'' کا لفظ کہا اور ''متعۃ الحج'' کا لفظ نہیں کہا

حَدِيْثِهِ الْمُتْعَةُ وَلَمْ يَقُلْ مُتْعَةُ الْحَجِّ وَاَمَّا ابْنُ جَعْفَرٍ فَقَالَ قَالَ شُعْبَةُ قَالَ مُسْلِمٌ لَا اَدْرِيْ مُتْعَةُ الْحَجِّ اَوْ مُتْعَةُ النِّسَآءِ۔

اور ابن جعفر کی روایت میں ہے کہ شعبہ نے کہا ہے کہ مسلم قری نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم کہ ''متعة الحج'' یا ''متعة النساء'' کہا۔

(۳۰۰۷)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ الْقُرِّيُّ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَهَلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُمْرَةٍ وَ اَهَلَّ اَصْحَابُهُ بِحَجٍّ فَلَمْ يَحِلَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لَا مَنْ سَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ اَصْحَابِهِ وَ حَلَّ بَقِيَّتُهُمْ فَكَانَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فِيْمَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمْ يَحِلَّ۔

(۳۰۰۷)حضرت مسلم قری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ابن عباس ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کا احرام باندھا اور آپ ؐ کے ساتھیوں نے حج کا احرام باندھا تو نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہوئے اور نہ ہی آپ ؐ کے صحابہ ؓ میں سے جو قربانی ساتھ لایا تھا وہ حلال ہوئے اور ان میں سے باقی صحابہ ؓ حلال ہو گئے اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ ؓ انہی حضرات میں سے تھے جن کے ساتھ قربانی تھی اس لئے وہ حلال نہیں ہوئے (احرام نہیں کھولا)

(۳۰۰۸)وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَ كَانَ مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ الْهَدْيُ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَاَحَلَّا۔

(۳۰۰۸)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اس طرح نقل کی گئی ہے لیکن اس میں ہے کہ جن کے پاس قربانی نہیں تھی وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک دوسرے آدمی تھے تو وہ دونوں حلال ہو گئے۔

۵۲۹:باب جَوَازِ الْعُمْرَةِ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ

باب: حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کے جواز کے بیان میں

(۳۰۰۹)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ اَفْجَرِ الْفُجُوْرِ فِي الْاَرْضِ وَ يَجْعَلُوْنَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَ يَقُوْلُوْنَ اِذَا بَرَءَ الدَّبَرُ وَ عَفَا الْاَثَرُ وَ انْسَلَخَ صَفَرُ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهُ صَبِيْحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّيْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَجْعَلُوْهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اَيُّ الْحِلِّ قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ۔

(۳۰۰۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں (جاہلیت کے زمانہ میں) لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے اور وہ لوگ محرم کو صفر بناتے تھے اور وہ کہتے کہ جب اونٹنیوں کی پشتیں اچھی ہو جائیں اور راستہ سے حاجیوں کے پاؤں کے نشان مٹ جائیں اور صفر کا مہینہ ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والوں کے لئے عمرہ حلال ہو جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم ذی الحج کی چار تاریخ کی صبح حج کا احرام باندھے ہوئے آئے۔ تو آپ نے حکم فرمایا کہ اس احرام کو عمرہ کا احرام بنا ڈالو تو انہیں یہ گراں گزرا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کیسے حلال ہوئے؟ آپ نے فرمایا: تم سارے حلال ہو جاؤ۔

(۳۰۱۰)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ

(۳۰۱۰)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَّاءِ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَقَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ فَصَلَّى الصُّبْحَ وَ قَالَ لَمَّا صَلَّى الصُّبْحَ مَنْ شَآءَ اَنْ يَّجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَجْعَلْهَا عُمْرَةً۔

نے حج کا احرام باندھا اور ذی الحجہ کی چار تاریخ کی رات گزرنے کے بعد مکہ تشریف لائے اور آپ نے صبح کی نماز پڑھی اور فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز پڑھ لی ہے تو جو چاہتا ہے کہ عمرہ کرے تو وہ عمرہ کر لے۔

(۳۰۱۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْمُبَارَكِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ فِى هٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رَوْحٌ وَ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ فَقَالَا كَمَا قَالَ نَصْرٌ اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ وَ اَمَّا اَبُوْ شِهَابٍ فَفِىْ رِوَايَتِهٖ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نُهِلُّ بِالْحَجِّ وَ فِىْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ خَلَا الْجَهْضَمِىِّ فَاِنَّهٗ لَمْ يَقُلْهُ۔

(۳۰۱۱) حضرت شعبہ سے اس سند کی روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کا احرام باندھ کر چلے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بطحاء میں پہنچ کر فجر کی نماز پڑھی۔

(۳۰۱۲)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ السَّدُوْسِىُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ الْبَرَّآءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ ﷺ وَ اَصْحَابُهٗ لِاَرْبَعٍ خَلَوْنَ مِنَ الْعَشْرِ وَ هُمْ يُلَبُّوْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّجْعَلُوْهَا عُمْرَةً۔

(۳۰۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم چار تاریخ کو حج کا تلبیہ پڑھتے ہوئے مکہ تشریف لائے تو آپ نے ان کو عمرہ میں بدلنے کا حکم فرمایا۔

(۳۰۱۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِى الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ بِذِىْ طُوًى وَ قَدِمَ لِاَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِى الْحِجَّةِ وَ اَمَرَ اَصْحَابَهٗ اَنْ يُّحَوِّلُوْا اِحْرَامَهُمْ بِعُمْرَةٍ اِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْىُ۔

(۳۰۱۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز ذی طویٰ میں پڑھی اور ذی الحج کی چار تاریخ کو (مکہ) تشریف لائے اور اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ وہ لوگ اپنے احرام کو عمرہ کا احرام کرلیں سوائے اس کے کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو۔

(۳۰۱۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ عُمْرَةٌ اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ عِنْدَهُ الْهَدْىُ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهٗ فَاِنَّ الْعُمْرَةَ قَدْ دَخَلَتْ فِى الْحَجِّ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

(۳۰۱۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ عمرہ ہے۔ جس سے ہم نے نفع حاصل کیا ہے۔ تو جس آدمی کے پاس قربانی کا جانور نہیں ہے تو وہ پوری طرح حلال ہو جائے (احرام کھول دے) کیونکہ عمرہ قیامت تک حج میں داخل ہو گیا ہے۔

(۳۰۱۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا

(۳۰۱۵) حضرت ابو جمرہ ضبعی فرماتے ہیں کہ میں نے تمتع کیا تو

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا جَمْرَةَ الضُّبَعِيَّ قَالَ تَمَتَّعْتُ فَنَهَانِيْ نَاسٌ عَنْ ذٰلِكَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِهَا قَالَ ثُمَّ انْطَلَقْتُ اِلَى الْبَيْتِ فَنِمْتُ فَاَتَانِيْ اٰتٍ فِيْ مَنَامِيْ فَقَالَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ وَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ رَاَيْتُ فَقَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ سُنَّةُ اَبِي الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا۔ میں حضرت ابن عباس ؓ کی خدمت میں آیا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے اس کا حکم فرمایا حضرت ابوجمرہ کہتے ہیں کہ پھر میں بیت اللہ کی طرف چلا اور میں سو گیا تو کوئی آنے والا میرے خواب میں آیا اور اس نے کہا کہ عمرہ قبول کرلیا گیا اور حج مبرور حضرت ابوجمرہ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس ؓ کے پاس آیا اور (اس خواب کے بارے میں) انہیں خبر دی کہ میں نے دیکھا ہے تو حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر ابوالقاسم ﷺ کی یہی سنت ہے۔

۵۳۰: باب اِشْعَارِ الْبُدْنِ وَ تَقْلِيْدِهٖ عِنْدَ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کے وقت قربانی کے اونٹ کو شعار کرنے اور اسے قلادہ ڈالنے کے بیان میں

(۳۰۱۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِهٖ فَاَشْعَرَهَا فِيْ صَفْحَةِ سَنَامِهَا الْاَيْمَنِ وَ سَلَتَ الدَّمَ وَ قَلَّدَهَا نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهٖ عَلَى الْبَيْدَآءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

(۳۰۱۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ نے اپنی اونٹنی کو منگوایا اور اس کے کوہان میں دائیں طرف شعار کیا۔ جس سے خون بہا اور اس کے گلے میں دو جوتیوں کا ہار ڈالا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر سوار ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیداء کے مقام پر پہنچے تو آپ نے حج کا احرام باندھا۔

(۳۰۱۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ شُعْبَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لَمْ يَقُلْ صَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ۔

(۳۰۱۷) حضرت قتادہ ؓ سے ان سندوں میں اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ آئے اور اس میں ظہر کی نماز کا نہیں کہا۔

۵۳۱: باب قَوْلِهٖ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا هٰذَا الْفُتْيَا الَّتِيْ قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ ابن عباس ؓ سے لوگوں کا یہ کہنا کہ آپ کا یہ کیا فتویٰ ہے کہ جس میں لوگ مشغول ہیں

(۳۰۱۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ

(۳۰۱۸) حضرت قتادہ ؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں

الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَسَّانَ الْاَعْرَجِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْهُجَيْمِ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا هٰذِهِ الْفُتْيَا الَّتِي قَدْ تَشَغَّفَتْ اَوْ تَشَغَّبَتْ بِالنَّاسِ اَنَّ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنْ رَغِمْتُمْ۔

نے ابوحسان اعرج سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ بنی ہجیم کے ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ آپ کے اس فتویٰ کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کرلیا وہ حلال ہوگیا اس فتویٰ کی وجہ سے لوگوں میں کافی شور ہوگیا ہے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ اگرچہ تمہیں ناگوار لگے۔

(۳۰۱۹)وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي حَسَّانَ قَالَ قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ قَدْ تَفَشَّغَ النَّاسَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَقَدْ حَلَّ الطَّوَافُ عُمْرَةٌ فَقَالَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنْ رَغِمْتُمْ۔

(۳۰۱۹) حضرت ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ اس مسئلہ کی وجہ سے لوگوں میں کافی شور مچ گیا ہے کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کرلیا تو وہ حلال ہوگیا اور وہ اسے عمرہ کا طواف کر لے تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے اگرچہ تمہیں ناگوار ہو۔

(۳۰۲۰)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ لَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ حَاجٌّ وَ لَا غَيْرُ حَاجٍّ اِلَّا حَلَّ قُلْتُ لِعَطَاءٍ مِنْ اَيْنَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ قَالَ مِنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ ذٰلِكَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ هُوَ بَعْدَ الْمُعَرَّفِ وَ قَبْلَهُ وَكَانَ يَاْخُذُ ذٰلِكَ مِنْ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ يَحِلُّوْا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(۳۰۲۰) حضرت عطاء فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کوئی حج کرے یا نہ کرے بیت اللہ کا طواف کرنے سے حلال ہوجاتا ہے میں نے عطاء سے کہا کہ وہ کہاں سے یہ بات فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان ﴿ثُمَّ مَحِلُّهَا اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ﴾ پھر قربانی ذبح کرنے کا محل بیت اللہ ہے۔ راوی نے کہا کہ میں نے کہا کہ قربانی تو عرفات سے واپسی کے بعد ہوتی ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما یہی فرماتے تھے کہ عرفات کے بعد یا عرفات سے پہلے انہوں نے یہ مسئلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے لیا جس وقت کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں انہیں احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

۵۳۲: باب جَوَازِ تَقْصِيْرِ الْمُعْتَمِرِ مِنْ شَعْرِهٖ وَ اَنَّهٗ لَا يَجِبُ حَلْقُهٗ وَ اَنَّهٗ يُسْتَحَبُّ كَوْنَ حَلْقِهٖ اَوْ تَقْصِيْرِهٖ عِنْدَ الْمَرْوَةِ

باب: عمرہ کرنے والوں کے لئے اپنے بالوں کے کٹوانے یا اپنے سر کو منڈانے کے جواز کے بیان میں

(۳۰۲۱)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِيْ مُعَاوِيَةُ اَعَلِمْتَ اَنِّيْ قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لَهُ لَا اَعْلَمُ هٰذِهٖ اِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ۔

(۳۰۲۱) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے مروہ کے پاس نبی ﷺ کے سر کے بال تیر کے پیکان سے کاٹے تھے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ میں تو یہ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ آپ پر حجت ہے۔

(۳۰۲۲)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ وَ هُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ اَوْ رَاَيْتُهُ يُقَصَّرُ بِمِشْقَصٍ وَ هُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

(۳۰۲۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مروہ پر تیر کے پیکان سے کاٹے یا کہا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مروہ پر تیر کے پیکان سے بال کٹوا رہے ہیں۔

۵۳۳:باب جَوَازِ التَّمَتُّعِ فِي الْحَجِّ وَ الْقِرَانِ

باب: حج میں تمتع اور قران کے جواز کے بیان میں

(۳۰۲۳)حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ اَمَرَنَا اَنْ نَّجْعَلَهَا عُمْرَةً اِلَّا مَنْ سَاقَ الْهَدْيَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَ رُحْنَا اِلٰى مِنًى اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ۔

(۳۰۲۳) حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم چیخ چیخ کر حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔ تو جب ہم مکہ آ گئے تو آپ ؐ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جن لوگوں نے قربانی کا جانور بھیج دیا۔ ان کے علاوہ باقی لوگ اپنے احرام کو عمرہ کے احرام کر دیں۔ پھر جب ترویہ کا دن (آٹھ ذی الحج) ہوا تو ہم منیٰ کی طرف گئے اور ہم نے حج کا احرام باندھا۔

(۳۰۲۴)وَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَا قَدِمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَصْرُخُ بِالْحَجِّ صُرَاخًا۔

(۳۰۲۴) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے اس حال میں کہ ہم چیخ چیخ کر حج کا تلبیہ کہہ رہے تھے۔

(۳۰۲۵)حَدَّثَنِيْ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۳۰۲۵) حضرت ابونضرہ ؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ ؓ کے پاس تھا تو ایک آنے والے نے آ کر عرض کیا کہ حضرت ابن عباس ؓ اور حضرت ابن زبیر ؓ متعوں کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں۔ تو حضرت جابر ؓ نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو مرتبہ تمتع

اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ فَعَلْنَا هُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا۔

کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا پھر ہم نے دوبارہ نہیں کیا۔

۵۳۴:باب اِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هَدْيَهٗ

باب: نبی ﷺ کے احرام اور آپ ﷺ کی ہدی کے بیان میں

(۳۰۲۶)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مَرْوَانَ الْاَصْفَرِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ اَهْلَلْتَ فَقَالَ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ۔

(۳۰۲۶)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے واپس آئے تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تو نے احرام باندھتے وقت کس کی نیت کی تھی؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ میں نے نبی ﷺ کے احرام باندھنے کے ساتھ احرام باندھا (یعنی جیسے آپ کی نیت تھی ویسی ہی میری تھی) آپ نے فرمایا اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں حلال ہو جاتا۔

(۳۰۲۷)وَ حَدَّثَنِيْهِ حُجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَا حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ رِوَايَةِ بَهْزٍ لَحَلَلْتُ۔

(۳۰۲۷)اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۳۰۲۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ وَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَ حُمَيْدٍ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا اَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَهَلَّ بِهِمَا جَمِيْعًا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا۔

(۳۰۲۸)حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ دونوں کو اکٹھا احرام باندھتے ہوئے سنا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے) لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّ حَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا۔

(۳۰۲۹)وَحَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ وَ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ قَالَ يَحْيٰى سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَ حَجًّا وَ قَالَ حُمَيْدٌ قَالَ اَنَسٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجٍّ۔

(۳۰۲۹)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَّحَجًّا اور راوی حمید کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجٍّ فرماتے ہوئے سنا۔

(۳۰۳۰)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَ

(۳۰۳۰)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے حضرت ابن مریم فج الروحاء میں حج یا عمرہ یا دونوں کا تلبیہ پڑھیں گے۔

الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَآءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیَثْنِیَنَّهُمَا۔

(۳۰۳۱)وَ حَدَّثَنَاہُ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ قَالَ وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ۔

(۳۰۳۱) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے اور اس میں ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے۔

(۳۰۳۲)وَ حَدَّثَنِیْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِیٍّ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمَا۔

(۳۰۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے آگے گزشتہ دونوں حدیثوں کی طرح نقل فرمایا۔

۵۳۵:باب بَیَانِ عَدَدِ عُمَرِ النَّبِیِّ ﷺ وَ زَمَانِهِنَّ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کی تعداد کے بیان میں

(۳۰۳۳)وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَخْبَرَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ کُلُّهُنَّ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ اِلَّا الَّتِیْ مَعَ حَجَّتِهٖ عُمْرَةً مِنَ الْحُدَیْبِیَةِ اَوْ زَمَنَ الْحُدَیْبِیَةِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مِنْ جِعْرَانَةَ حَیْثُ قَسَمَ غَنَائِمَ حُنَیْنٍ فِیْ ذِی الْقَعْدَةِ وَ عُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهٖ۔

(۳۰۳۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار مرتبہ عمرہ کیا اور یہ سارے کے سارے عمرے ذی قعدہ میں کئے سوائے اس عمرہ کے جو آپ نے حج کے ساتھ کیا ہے ایک عمرہ صلح حدیبیہ کے موقع پر ذی القعد میں کیا تھا (اور دوسرا عمرہ) آنے والے سال ذی القعدہ میں کیا (اور تیسرا عمرہ) جعرانہ سے کیا۔ جہاں آپ غزوہ حنین کا مال غنیمت ذی القعدہ میں تقسیم کیا (اور چوتھا) عمرہ آپ نے اپنے حج کے ساتھ کیا ہے۔

(۳۰۳۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا کَمْ حَجَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ حَجَّةً وَّاحِدَةً وَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ ثُمَّ ذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ هَدَّابٍ۔

(۳۰۳۴) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کئے حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک حج اور چار عمرے کئے پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۳۰۳۵)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُوْسٰی حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَاَلْتُ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ کَمْ غَزَوْتَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قَالَ وَحَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ وَ اَنَّهٗ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَّاحِدَةً حَجَّةُ الْوَدَاعِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَ بِمَکَّةَ اُخْرٰی۔

(۳۰۳۵) حضرت ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے رسول اللہؐ کے ساتھ کتنے غزوات کئے ہیں؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سترہ غزوات میں مَیں شریک ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے انیس غزوات میں شرکت کی ہے اور آپ نے ہجرت کے بعد ایک حج کیا اور وہ حجۃ الوداع ہے۔ راوی ابو اسحٰق کہتے ہیں کہ مکہ میں آپ نے رہتے ہوئے دوسرا حج بھی نہیں کیا۔

(۳۰۳۶)وَ حَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يُخْبِرُ قَالَ اَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مُسْتَسْنِدَيْنِ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَ اِنَّا لَنَسْمَعُ ضَرْبَهَا بِالسِّوَاكِ تَسْتَنُّ قَالَ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَيْ اُمَّتَاهُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَتْ وَ مَا يَقُوْلُ قُلْتُ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَعَمْرِيْ مَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ وَ مَا اعْتَمَرَ مِنْ عُمْرَةٍ اِلَّا وَ اِنَّهُ لَمَعَهُ قَالَ وَ ابْنُ عُمَرَ يَسْمَعُ فَمَا قَالَ لَا وَلَا نَعَمْ سَكَتَ۔

(۳۰۳۶) حضرت عروہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت ابن عمرؓ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کی طرف ٹیک لگائے ہوئے تھے اور ہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مسواک کرنے کی آواز سن رہے تھے۔ تو میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ہاں تو میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا اے میری اماں کیا آپ نہیں سن رہیں کہ ابوعبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں۔ عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجب میں عمرہ کیا ہے۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اللہ ابوعبدالرحمٰن کی مغفرت فرمائے۔ میری عمر کی قسم کہ آپ نے رجب میں عمرہ نہیں کیا اور آپ نے جو عمرہ بھی کیا تو حضرت ابن عمرؓ آپ کے ساتھ تھے۔ راوی کہتے تھے کہ حضرت ابن عمرؓ سن رہے تھے تو انہوں نے نہ تو کہا ''نہیں اور نہ ہی کہا ہاں'' بلکہ وہ خاموش رہے۔

(۳۰۳۷)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ جَالِسٌ اِلٰى حُجْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ النَّاسُ يُصَلُّوْنَ الضُّحٰى فِي الْمَسْجِدِ فَسَاَلْنَاهُ عَنْ صَلٰوتِهِمْ فَقَالَ بِدْعَةٌ فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ فَكَرِهْنَا اَنْ نُكَذِّبَهُ وَ نَرُدَّ عَلَيْهِ وَ سَمِعْنَا اسْتِنَانَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فِي الْحُجْرَةِ فَقَالَ عُرْوَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلَا تَسْمَعِيْنَ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِلٰى مَا يَقُوْلُ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَتْ وَ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَ عُمَرٍ اِحْدٰهُنَّ فِي رَجَبٍ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(۳۰۳۷) حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو (دیکھا) کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک سے ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے اور لوگ مسجد میں چاشت کی نماز پڑھ رہے تھے۔ تو ہم نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لوگوں کی نماز کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ بدعت ہے۔ پھر حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے عمرے کئے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چار عمرے کئے اور ان میں سے ایک عمرہ آپ نے رجب میں کیا تو ہم نے ناپسند سمجھا کہ ہم ان کو جھٹلائیں اور ان کی تردید کریں۔ پھر ہم نے عائشہؓ کے حجرہ میں مسواک کرنے کی آواز سنی تو حضرت عروہ کہنے لگے: اے اُمّ المؤمنین! کیا آپ سن رہی ہیں کہ ابوعبدالرحمٰن کیا کہہ رہے ہیں؟ عائشہؓ نے فرمایا کہ وہ کیا کہتے ہیں؟ عروہ کہنے لگے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ہیں اور ان میں سے ایک عمرہ

مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَ هُوَ مَعَهٗ وَ مَا اعْتَمَرَ فِيْ رَجَبٍ قَطُّ۔

رجب میں کیا ہے۔ عائشہؓ نے فرمایا: اللہ ابوعبدالرحمٰن پر رحم فرمائے کہ رسول اللہ ﷺ نے کوئی عمرہ نہیں کیا۔ سوائے اس کے کہ وہ ان کے ساتھ تھے اور آپ نے رجب میں کوئی عمرہ نہیں کیا۔

۵۳۶: باب فَضْلِ الْعُمْرَةِ فِيْ رَمَضَانَ

باب: رمضان (کے مہینے میں) عمرہ کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۰۳۸) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ سَمَّاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَنَسِيْتُ اسْمَهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَحُجِّيْ مَعَنَا قَالَتْ لَمْ يَكُنْ لَنَا اِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ اَبُوْ وَلَدِهَا وَ ابْنُهَا عَلٰى نَاضِحٍ وَ تَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَنْضِحُ عَلَيْهِ قَالَ فَاِذَا جَآءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِيْ فَاِنَّ عُمْرَةً فِيْهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

(۳۰۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کی ایک عورت سے فرمایا (راوی نے کہا) کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا تھا میں اس کا نام بھول گیا ہوں (فرمایا) کہ تجھے ہمارے ساتھ حج کرنے سے کس نے منع کیا ہے؟ وہ عورت کہنے لگی کہ ہمارے پانی لانے والے دو اونٹ تھے۔ ایک اونٹ پر میرے لڑکے کا باپ (یعنی میرا خاوند) اور اس کا بیٹا حج کے لئے گیا ہوا ہے اور دوسرا اونٹ ہمارے لئے چھوڑ دیا تا کہ اس پر ہم پانی لائیں۔ آپ نے فرمایا کہ جب رمضان (کا مہینہ) آئے گا تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنے کا اجر حج کے برابر ہے۔

(۳۰۳۹) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا اُمُّ سِنَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا مَا مَنَعَكِ اَنْ تَكُوْنِيْ حَجَجْتِ مَعَنَا قَالَتْ نَاضِحَانِ كَانَا لِاَبِيْ فُلَانٍ زَوْجِهَا حَجَّ هُوَ وَابْنُهٗ عَلٰى اَحَدِهِمَا، وَ كَانَ الْاٰخَرُ يَسْقِيْ عَلَيْهِ غُلَامُنَا قَالَ فَعُمْرَةٌ فِيْ رَمَضَانَ تَقْضِيْ حَجَّةً اَوْ حَجَّةً مَعِيَ۔

(۳۰۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کی ایک عورت جسے اُمّ سنان رضی اللہ عنہا کہا جاتا ہے فرمایا کہ تجھے کس نے منع کیا کہ تو ہمارے ساتھ حج کرے۔ وہ عرض کرنے لگی کہ ہمارے دو اونٹ تھے۔ ان اونٹوں میں سے ایک پر میرا خاوند اور اس کا بیٹا حج کرنے کے لئے گیا ہوا ہے اور دوسرا اونٹ جس پر ہمارا غلام پانی لاتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ رمضان (کے مہینے میں) عمرہ کرنا حج کے برابر ہے (یا آپ نے فرمایا) کہ میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

۵۳۷: باب اِسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ الْخُرُوْجِ مِنَ الثَّنِيَّةِ

باب: باب مکّہ مکرمہ میں بلندی والے حصہ سے داخل ہونے اور نچلے والے حصے سے نکلنے کے

السُّفْلٰى

استحباب کے بیان میں

(۳۰۴۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيْقِ الشَّجَرَةِ وَ يَدْخُلُ مِنْ طَرِيْقِ الْمُعَرَّسِ وَ اِذَا دَخَلَ مَكَّةَ دَخَلَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ يَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلٰى۔

(۳۰۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درخت والے راستے سے نکلتے تھے اور معرس والے راستہ سے داخل ہوتے تھے اور جب آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے تو بلند گھاٹی سے داخل ہوتے اور جب مکہ مکرمہ سے نکلتے تو نچلے والی گھاٹی سے نکلتے تھے۔

(۳۰۴۱)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِیْ رِوَايَةِ زُهَيْرٍ الْعُلْيَا الَّتِیْ بِالْبَطْحَآءِ۔

(۳۰۴۱) حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ اس طرح روایت منقول ہے۔

(۳۰۴۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَ خَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا۔

(۳۰۴۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لاتے تھے۔ تو اس کی بلندی کی طرف سے داخل ہوتے تھے اور جب (واپس) نکلتے تو اس کے نچلے حصے کی طرف سے نکلتے تھے۔

(۳۰۴۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ كَدَآءٍ مِنْ اَعْلَا مَكَّةَ قَالَ هِشَامٌ فَكَانَ اَبِیْ يَدْخُلُ مِنْهُمَا كِلَيْهِمَا وَ كَانَ اَبِیْ اَكْثَرَ مَا يَدْخُلُ مِنْ كَدَآءٍ۔

(۳۰۴۳) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ تو مکہ کی بلندی والے حصہ کداء کی طرف سے داخل ہوئے۔ حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میرا باپ ان دونوں طرف سے داخل ہوتا تھا مگر زیادہ تر کداء کی طرف سے داخل ہوتے تھے۔

۵۳۸: باب اِسْتِحْبَابِ الْمَبِيْتِ بِذِیْ طُوًى عِنْدَ اِرَادَةِ دُخُوْلِ مَكَّةَ وَ الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِهَا وَ دُخُوْلِهَا نَهَارًا

باب: مکہ مکرمہ میں جب داخلہ ہو تو ذی طویٰ میں رات گزارنے اور غسل کرنے اور دن کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کے استحباب میں

(۳۰۴۴)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ بِذِیْ طُوًى حَتّٰى اَصْبَحَ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ قَالَ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَفْعَلُ

(۳۰۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذی طویٰ میں رات گزاری یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر آپ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی طرح کیا کرتے تھے اور ابن سعید کی روایت میں ہے کہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات گزاری)

ذٰلِكَ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ سَعِيْدٍ حَتّٰى صَلَّى الصُّبْحَ قَالَ يَحْيٰى اَوْ قَالَ حَتّٰى اَصْبَحَ۔

یہاں تک کہ آپ نے صبح کی نماز پڑھی۔ یحییٰ نے کہا: یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔

(۳۰۴۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْدَمُ مَكَّةَ اِلَّا بَاتَ بِذِيْ طُوًى حَتّٰى يُصْبِحَ وَ يَغْتَسِلَ ثُمَّ يَدْخُلُ مَكَّةَ نَهَارًا وَ يَذْكُرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ فَعَلَهٗ۔

(۳۰۴۵)حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ میں تشریف نہیں لاتے تھے سوائے اس کے کہ آپ ذی طویٰ میں رات گزارتے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر دن کے وقت مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور ذکر فرماتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۳۰۴۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِيْ طُوًى وَ يَبِيْتُ بِهٖ حَتّٰى يُصَلِّيَ الصُّبْحَ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى اَكَمَةٍ غَلِيْظَةٍ۔

(۳۰۴۶)حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت بھی مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو ذی طویٰ میں اُترتے اور وہیں رات گزارتے یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ ایک بلند ٹیلے پر ہوتی تھی نہ کہ اس مسجد میں جو کہ بعد میں بنائی گئی اور لیکن اس سے نیچے ایک بلند ٹیلے پر ہے۔

(۳۰۴۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِيْ اَنَسٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِيْ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ يَجْعَلُ الْمَسْجِدَ الَّذِيْ بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِطَرَفِ الْاَكَمَةِ وَ مُصَلّٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْاَكَمَةِ السَّوْدَآءِ يَدَعُ مِنَ الْاَكَمَةِ عَشْرَةَ اَذْرُعٍ اَوْ نَحْوَهَا ثُمَّ يُصَلِّيْ مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الطَّوِيْلِ الَّذِيْ بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الْكَعْبَةِ ﷺ۔

(۳۰۴۷)حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لمبے پہاڑ کی دونوں چوٹیاں کے درمیان کعبہ کی طرف رخ کرتے اور اس مسجد کو جو وہاں بنائی گئی ہے اسے ٹیلے کے بائیں طرف کر دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز پڑھنے کی جگہ اس سیاہ ٹیلے سے بھی نیچے ہے۔ اس سیاہ ٹیلے سے دس ہاتھ چھوڑ کر یا تقریباً اتنا ہی پھر اس لمبے پہاڑ کی دونوں چوٹیوں کے سامنے جو آپ کے اور کعبۃ اللہ کے درمیان ہے رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درود و سلام نازل فرمائے۔ آمین۔

۵۳۹: باب اِسْتِحْبَابِ الرَّمَلِ فِي الطَّوَافِ وَ الْعُمْرَةِ فِي الطَّوَافِ الْاَوَّلِ

باب: حج اور عمرہ کے پہلے طواف میں رمل کرنے کے استحباب کے

فِي الْحَجِّ | بیان میں

(۳۰۴۸)و حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ الطَّوَافَ الْاَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا وَ كَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(۳۰۴۸) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بھی بیت اللہ کا پہلا طواف کرتے تھے تو پہلے تین چکروں میں تیز تیز دوڑتے اور باقی چار چکروں میں عام چال چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرتے تو دو سبز نشانوں کے درمیان دوڑ کر چلتے تھے راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر ؓ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۳۰۴۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَاِنَّهٗ يَسْعٰى ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِيْ اَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّيْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ۔

(۳۰۴۹) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی (بیت اللہ آنے کے بعد) حج اور عمرہ سب سے پہلا جو طواف کرتے تو آپ بیت اللہ کے پہلے تین چکروں میں دوڑتے پھر (باقی) چار چکروں میں چل کر طواف کرتے پھر دو رکعت نماز پڑھتے اور پھر صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرتے۔

(۳۰۵۰)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ يَقْدَمُ مَكَّةَ اِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوْفُ حِيْنَ يَقْدَمُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِّنَ السَّبْعِ۔

(۳۰۵۰) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لاتے تو حجر اسود کا استلام فرماتے اور تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے طواف کے سات چکروں میں سے تین چکروں میں تیز چلتے تھے۔

(۳۰۵۱)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبَانَ الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلَاثًا وَ مَشٰى اَرْبَعًا۔

(۳۰۵۱) حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر (اسود) تک (پہلے) تین (چکروں) میں رمل فرمایا (اور باقی) چار (چکروں) میں عام چال چلے۔

(۳۰۵۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ وَ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهٗ۔

(۳۰۵۲) حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر ؓ نے حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

(۳۰۵۳)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا

(۳۰۵۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ۔

ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر (اسود) سے حجر اسود تک رمل فرمایا۔ یہاں تک کہ اس تک تین چکر ہو گئے۔

(۳۰۵۴) وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمَلَ الثَّلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ۔

(۳۰۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجر (اسود) سے حجر (اسود) تک (پہلے) تین چکروں میں رمل فرمایا۔

(۳۰۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَرَاَيْتَ هٰذَا الرَّمَلَ بِالْبَيْتِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ وَ مَشْيُ اَرْبَعَةِ اَطْوَافٍ اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ فَقَالَ صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّ مُحَمَّدًا وَ اَصْحَابَهُ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزَلِ وَ كَانُوْا يَحْسُدُوْنَهُ قَالَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلَاثًا وَ يَمْشُوْا اَرْبَعًا قَالَ قُلْتُ لَهُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الطَّوَافِ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رَاكِبًا اَسُنَّةٌ هُوَ فَاِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّهُ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَكَذَبُوْا قَالَ قُلْتُ مَا قَوْلُكَ صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثُرَ عَلَيْهِ النَّاسُ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مُحَمَّدٌ هٰذَا مُحَمَّدٌ حَتّٰى خَرَجَ الْعَوَاتِقُ مِنَ الْبُيُوْتِ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُضْرَبُ النَّاسُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ رَكِبَ وَ الْمَشْيُ وَ السَّعْيُ اَفْضَلُ۔

(۳۰۵۵) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ بیت اللہ کا طواف پہلے کے تین چکروں میں رمل اور چار چکروں میں عام چال چلنے کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا یہ سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کے لوگ اسے سنت سمجھ رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ سچے ہیں اور جھوٹے بھی ہیں اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مکہ تشریف لائے تو مشرکوں نے کہا کہ محمد ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم دبلے پتلے ہونے کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور انہوں نے کہا کہ مشرک آپ سے حسد کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ وہ طواف کے پہلے تین چکروں میں رمل کریں (یعنی سینہ نکال کر کندھے ہلا ہلا کر تھوڑا تیز چلیں) اور باقی چار چکروں میں عام چال چلیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ مجھے صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرنے کے بارے میں خبر دیں کہ کیا سوار ہو کر کرنا سنت ہے؟ کیونکہ آپ کی قوم کے لوگ اسے سنت سمجھ رہے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ آپ کے اس قول کے سچے بھی ہیں اور جھوٹے بھی ہیں کا کیا مطلب ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ

کے پاس بہت سے لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور وہ کہنے لگے کہ یہ محمد ﷺ ہیں۔ یہ محمد ﷺ ہیں۔ یہاں تک کہ نوجوان عورتیں بھی اپنے گھروں سے باہر نکل آئیں اور رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے سے لوگوں کو نہیں ہٹاتے تھے تو جب بہت زیادہ لوگ ہو گئے تو آپ ﷺ سوار ہو گئے اور پیدل چلنا اور دوڑنا یہ زیادہ بہتر ہے۔

(۳۰۵۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَزِيْدُ اَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ كَانَ اَهْلُ مَكَّةَ قَوْمٌ حُسَّدًا وَّلَمْ يَقُلْ يَحْسُدُوْنَهٗ۔

(۳۰۵۶) حضرت جریری اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اس میں انہوں نے کہا کہ مکہ کی قوم کے لوگ حسد کرنے والے تھے۔

(۳۰۵۷)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ قَوْمَكَ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ هِيَ سُنَّةٌ قَالَ صَدَقُوْا وَ كَذَبُوْا۔

(۳۰۵۷) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ آپ کی قوم کے لوگ خیال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف میں رمل کیا اور صفا و مروہ کے درمیان (سعی) کی اور یہی سنت ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ انہوں نے سچ بھی کہا اور جھوٹ بھی کہا۔

(۳۰۵۸)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ الْاَبْجَرِ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اُرَانِيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصِفْهُ لِيْ قَالَ قُلْتُ رَاَيْتُهٗ عِنْدَ الْمَرْوَةِ عَلٰى نَاقَةٍ وَ قَدْ كَثُرَ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ذَاكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يُدَعُّوْنَ عَنْهُ وَ لَا يُكْهَرُوْنَ۔

(۳۰۵۸) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے بیان کر کہ حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کو مروہ کے پاس اونٹنی پر دیکھا اور آپ کے پاس بہت سے لوگ تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے کیونکہ وہ لوگ (یعنی صحابہ رضی اللہ عنہم) نہ تو آپ کو چھوڑتے تھے اور نہ ہی آپ سے دور ہوتے تھے۔

۵۴۰: باب اِسْتِحْبَابِ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ فِي الطَّوَافِ دُوْنَ الرُّكْنَيْنِ الْاٰخَرَيْنِ

باب: طواف میں دو یمانی رکنوں کے استلام کے استحباب کے بیان میں

(۳۰۵۹)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَصْحَابُهٗ مَكَّةَ وَ قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ اِنَّهٗ يَقْدَمُ

(۳۰۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم مکہ تشریف لائے حال یہ کہ یثرب (مدینہ) کے بخار نے ان کو کمزور کر دیا تھا۔ تو مشرکوں نے کہا کہ کل تمہارے پاس ایسی قوم کے لوگ آئیں گے کہ جنہیں بخار نے کمزور

عَلَيْكُمْ غَدًا قَوْمٌ قَدْ وَ هَنَتْهُمُ الْحُمّٰى وَ لَقُوْا مِنْهَا شِدَّةً فَجَلَسُوْا مِمَّا يَلِي الْحِجْرَ وَ اَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْمُلُوْا ثَلَاثَةَ اَشْوَاطٍ وَ يَمْشُوْا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ لِيَرَى الْمُشْرِكُوْنَ جَلَدَهُمْ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّ الْحُمّٰى قَدْ وَهَنَتْهُمْ هٰؤُلَآءِ اَجْلَدُ مِنْ كَذَا وَ كَذَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ لَمْ يَمْنَعْهُ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ اَنْ يَّرْمُلُوا الْاَشْوَاطَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِبْقَآءُ عَلَيْهِمْ۔

دیا ہے اور انہیں اس سے سخت تکلیف ملی ہے۔ مشرک حجر کے قریب (حطیم) میں بیٹھے تھے۔ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ ؓ کو حکم فرمایا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور دو رکنوں کے درمیان عام چال چلیں تاکہ مشرکوں کو ان کی طاقت دکھائی جائے تو مشرکوں نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کے بارے میں تمہارا یہ خیال تھا کہ یہ بخار کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں یہ تو فلاں فلاں سے زیادہ طاقتور لگتے ہیں۔ حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ آپ نے ان کے تھک جانے کی وجہ سے ان کو تمام چکروں میں رمل کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔

(۳۰۶۰)وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّمَا سَعٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ رَمَلَ بِالْبَيْتِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهٗ۔

(۳۰۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کے طواف میں رمل اس لئے کیا تاکہ مشرکوں کو اپنی طاقت دکھائیں۔

(۳۰۶۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

(۳۰۶۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو یمانی رکنوں کے علاوہ بیت اللہ کی کسی چیز کو بوسہ دیتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(۳۰۶۲)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنْ اَرْكَانِ الْبَيْتِ اِلَّا الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ وَ الَّذِيْ يَلِيْهِ مِنْ نَحْوِ دُوْرِ الْجُمَحِيِّيْنَ۔

(۳۰۶۲) حضرت سالم اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے رکنوں کا استلام نہیں کرتے تھے سوائے رکن اسود (حجر اسود) اور اس کے ساتھ والے اس رکن کے کہ جو بنو جمح کے گھروں کی طرف ہے۔

(۳۰۶۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ وَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ۔

(۳۰۶۳) حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استلام نہیں کرتے تھے سوائے حجر (اسود) اور رکن یمانی کے۔

(۳۰۶۴)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِيْ

(۳۰۶۴) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے ان دو رکنوں یمانی اور حجر (اسود) کا استلام نہیں چھوڑا جس وقت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا استلام کرتے دیکھا

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اِسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَ وَ الْحَجَرَ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا فِيْ شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ۔

ہے۔سختی میں اور نہ ہی آسانی میں۔

(٣٠٦٥)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَبَّلَ يَدَهٗ وَ قَالَ مَا تَرَكْتُهٗ مُنْذُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُهٗ۔

(٣٠٦٥)حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے حجر (اسود) کا اپنے ہاتھ سے استلام کیا پھر انہوں نے اپنے ہاتھ کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ میں نے (اس کا استلام اور ہاتھ کو بوسہ دینا) جس وقت سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا' میں نے اس طرح کرنا نہیں چھوڑا۔

(٣٠٦٦)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاالطُّفَيْلِ الْبُكْرِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ لَمْ اَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَلِمُ غَيْرَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

(٣٠٦٦)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے دو رکن یمانیوں کو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے بیت اللہ کے چار ارکان میں سے دو ارکان کی عظمت معلوم ہوئی۔ایک حجر اسود کی اور دوسرے رکن یمانی کی۔

اس باب کی ایک حدیث سے جس کے راوی حضرت نافع رضی اللہ عنہ ہیں وہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا عمل نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حجر اسود کا اپنے ہاتھوں سے استلام کیا پھر انہیں بوسہ دیا اور پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے اس وقت سے میں بھی اسی طرح کر رہا ہوں۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے اس عمل اور قول سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بوسہ صرف حجر اسود کا ہے رکن یمانی کا نہیں۔مزید حجر اسود کی عظمت کے سلسلہ میں اگلے باب کی احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

٥٤١: باب اِسْتِحْبَابِ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فِي الطَّوَافِ

باب: طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے استحباب کے بیان میں

(٣٠٦٧)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَ عَمْرٌو ح وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ ابْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ قَبَّلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَجَرَ ثُمَّ قَالَ اَمَ وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا

(٣٠٦٧)حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے باپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر (اسود) کو بوسہ دیا پھر (حجر اسود کو مخاطب کر کے) فرمایا اللہ کی قسم میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے بوسہ نہ دیتا۔

قَبَّلْتُكَ زَادَ هَارُوْنُ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنِيْ بِمِثْلِهَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَسْلَمَ۔

(۳۰۶۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَ قَالَ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ۔

(۳۰۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر (اسود) کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں یہ اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے لیکن میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ تجھے بوسہ دیتے ہیں۔

(۳۰۶۹)وَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ الْمُقَدَّمِيُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادٍ قَالَ خَلَفٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَاَيْتُ الْاَصْلَعَ يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَ اِنِّيْ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَاَنَّكَ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ وَ فِيْ رِوَايَةِ الْمُقَدَّمِيِّ وَاَبِيْ كَامِلٍ رَاَيْتُ الْاُصَيْلِعَ۔

(۳۰۶۹) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر (اسود) کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں۔ اللہ کی قسم (اے حجر اسود) میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ تو نقصان دے سکتا ہے اور نہ ہی تو نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(۳۰۷۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ يُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَاُقَبِّلُكَ وَ اَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَ لَوْ لَا اَنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

(۳۰۷۰) حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ حجر (اسود) کو بوسہ دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ (اے حجر اسود) میں تجھے بوسہ دے رہا ہوں اور میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے اور اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے دیکھا نہ ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

(۳۰۷۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنْ سُوَيْدِ ابْنِ غَفَلَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَ الْتَزَمَهٗ وَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِكَ حَفِيًّا۔

(۳۰۷۱) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے حجر (اسود) کو بوسہ دیا اور اس سے چمٹ گئے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ وہ تجھے بہت چاہتے تھے۔

(۳۰۷۲)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ وَلٰكِنِّيْ

(۳۰۷۲) حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے لیکن اس میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَفِيًّا وَّ لَمْ يَقُلْ وَالْتَزَمَهُ۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ وہ (حجر اسود) کو بہت چاہتے تھے اور اس میں یہ ذکر نہیں کہ وہ حجر اسود سے چمٹ گئے ہوں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: یہ ہے حقیقت میں عشق رسول ﷺ کہ صرف وہی عمل کرنا کہ جو آپ ﷺ نے کیا ہے۔ اس عمل رسول ﷺ اور قول عمر رضی اللہ عنہ سے ان لوگوں کے اس غلط عمل کی تردید ہوگئی کہ جو قبروں یا قبروں پر لگی تختیوں کو بوسہ دیتے ہیں اور اپنے نفع ونقصان کا مالک سمجھتے ہیں۔ یہ سارے کام بدعت' ناجائز اور حرام ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے صرف ایک پتھر حجر اسود کو چوما ہے' اس لیے صرف اور صرف سنت رسول (ﷺ) اس پتھر ہی کو چومنا ہے' اس کے علاوہ باقی سب بدعت ہے۔

۵۴۲: باب جَوَازِ الطَّوَافِ عَلٰى بَعِيْرٍ وَّ غَيْرِهٖ وَ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ بِمِحْجَنٍ وَ نَحْوِهٖ لِلرَّاكِبِ

باب: اونٹ وغیرہ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف اور چھڑی وغیرہ سے حجر اسود کا استلام کرنے کے جواز کے بیان میں

(۳۰۷۳) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

(۳۰۷۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر طواف کیا اور چھڑی کے ساتھ حجر (اسود) کا استلام کیا۔

(۳۰۷۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ يَسْتَلِمُ الْحَجَرَ بِمِحْجَنِهٖ لِاَنْ يَّرَاهُ النَّاسُ وَ لِيُشْرِفَ وَ لِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ۔

(۳۰۷۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں بیت اللہ کا طواف اپنی سواری پر کیا اور اپنی چھڑی کے ساتھ حجر اسود کا استلام فرمایا (اس وجہ سے) تا کہ لوگ آپ کو دیکھ لیں اور لوگ آپ سے مسائل وغیرہ پوچھ سکیں اسلئے لوگوں نے آپ ﷺ کو گھیر رکھا تھا۔

(۳۰۷۵) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَ لِيُشْرِفَ وَ لِيَسْاَلُوْهُ فَاِنَّ النَّاسَ غَشُوْهُ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ خَشْرَمٍ وَلِيَسْاَلُوْهُ فَقَطْ۔

(۳۰۷۵) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنی سواری پر بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کے درمیان (سعی) کی (یہ بلند ہونا اس وجہ سے) تا کہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ سکیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (مسائل وغیرہ) پوچھ سکیں کیونکہ لوگوں نے آپ کو گھیر رکھا تھا۔

(۳۰۷۶) وَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ بْنُ مُوْسَى الْقَنْطَرِيُّ

(۳۰۷۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت

حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ طَافَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلٰی بَعِیْرِهٖ یَسْتَلِمُ الرُّكْنَ كَرَاهِیَةَ اَنْ یُّضْرَبَ عَنْهُ النَّاسُ۔

ہے فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبۃ اللہ کے گرد اپنے اونٹ پر طواف کیا اور حجر (اسود) کا استلام کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند فرماتے تھے کہ لوگوں کو اس سے ہٹایا جائے۔

(۳۰۷۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ حَدَّثَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ خَرَّبُوْذَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الطُّفَیْلِ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ وَ یَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ مَعَهٗ وَ یُقَبِّلُ الْمِحْجَنَ۔

(۳۰۷۷) حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور آپ کے پاس ایک چھڑی تھی جس سے حجر (اسود) کا استلام کرتے اور پھر اس چھڑی کو بوسہ دیتے۔

(۳۰۷۸)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَیْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا قَالَتْ شَكَوْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِّیْ اَشْتَكِیْ فَقَالَ طُوْفِیْ مِنْ وَّرَآءِ النَّاسِ وَ اَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ فَطُفْتُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَئِذٍ یُصَلِّیْ اِلٰی جَنْبِ الْبَیْتِ وَ هُوَ یَقْرَاُ ﴿وَالطُّوْرِ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ﴾۔

(۳۰۷۸) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ نے فرمایا کہ تو سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لے۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے جب طواف کیا تو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور آپ (نماز میں) ﴿وَالطُّوْرِ وَ كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ﴾ پڑھ رہے تھے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے اونٹ یا کسی اور سواری پر بیت اللہ کا طواف اور صفا ومروہ کے درمیان سعی کرنے کا جواز معلوم ہوا۔

علماء اور محدثین رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ آپ کا اونٹ پر طواف کرنا تکلیف وغیرہ کی بناء پر تھا اور اگر کوئی عذر ہو تو اونٹ پر یا کسی اور سواری پر بیٹھ کر بیت اللہ کا طواف کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ اسی باب کی آخری حدیث میں آپ نے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیماری کی بنا پر سواری پر طواف کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

علماء نے ایک اور وجہ یہ بھی بیان کی اور یہ وجہ ان احادیث سے بھی معلوم ہوئی کہ طواف کے دوران لوگوں کا بہت ہجوم تھا جس کی وجہ سے آپ لوگوں کے درمیان چھپ گئے اور دور دراز سے جو لوگ بیت اللہ کا طواف کرنے آئے یا جو لوگ آپ سے مسائل وغیرہ معلوم کرنا چاہتے تھے تو آپ نے ان لوگوں کی خاطر اونٹ پر سوار ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا۔

۵۴۳: باب بَیَانِ اَنَّ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ رُكْنٌ لَّا یَصِحُّ الْحَجُّ اِلَّا بِهٖ

باب: اس بات کا بیان کہ صفا ومروہ کے درمیان سعی حج کا رکن ہے اسکے بغیر حج نہیں

(۳۰۷۹)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ

(۳۰۷۹) حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ

تَعَالٰی عَنْهَا قَالَ قُلْتُ لَهَا اِنِّیْ لَاَظُنُّ رَجُلًا لَوْ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مَا ضَرَّهٗ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ فَقَالَتْ مَا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ امْرِئٍ وَ لَا عُمْرَتَهٗ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ لَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا وَ هَلْ تَدْرِیْ فِیْمَا کَانَ ذَاكَ اِنَّمَا کَانَ ذَاكَ اَنَّ الْاَنْصَارَ کَانُوْا یُهِلُّوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ لِصَنَمَیْنِ عَلٰی شَطِّ الْبَحْرِ یُقَالُ لَهُمَا اِسَافٌ وَ نَائِلَةُ ثُمَّ یَجِیْئُوْنَ فَیَطُوْفُوْنَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ ثُمَّ یَحْلِقُوْنَ فَلَمَّا جَآءَ الْاِسْلَامُ کَرِهُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَهُمَا لِلَّذِیْ کَانُوْا یَصْنَعُوْنَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ قَالَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ اِلٰی اٰخِرِهَا قَالَتْ فَطَافُوْا۔

میرا خیال ہے کہ کوئی آدمی اگر صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کرے تو کوئی نقصان نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ''کیوں'' میں نے عرض کیا کہ (قرآن مجید) میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ صفا اور مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں تو جو آدمی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو کوئی حرج نہیں کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی آدمی کا حج اور نہ ہی عمرہ پورا ہوگا جب تک کہ وہ صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کرے اور اگر اس طرح سے ہے جیسا کہ تو کہتا ہے تو (اللہ اس طرح فرماتے) (ترجمہ) کوئی حرج نہیں جو صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کرے اور کیا تجھے معلوم ہے کہ اس کا شانِ نزول کیا ہے اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں سمندر کے ساحل پر انصار دو بتوں کے نام کا احرام باندھتے تھے ان بتوں کو اساف اور نائلہ کہا جاتا ہے پھر وہ آتے اور صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرتے پھر حلق کراتے (یعنی سر منڈاتے) تو جب اسلام آیا تو انہوں نے ناپسند کیا کہ صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) کریں اس وجہ سے کہ جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس طرح کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا مروہ اللہ تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے آخر تک۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر انہوں نے سعی کی۔

(۳۰۸۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ قَالَ قُلْتُ لِعَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَا اَرٰی عَلَیَّ جُنَاحًا اَنْ لَّا اَتَطَوَّفَ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ قَالَتْ لِمَ قُلْتُ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَقُوْلُ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ الْاٰیَةَ فَقَالَتْ لَوْ کَانَ کَمَا تَقُوْلُ لَکَانَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ لَّا یَطَّوَّفَ بِهِمَا اِنَّمَا اُنْزِلَ هٰذَا فِیْ اُنَاسٍ مِنَ الْاَنْصَارِ کَانُوْا اِذَا اَهَلُّوْا اَهَلُّوْا لِمَنَاةَ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَلَا یَحِلُّ لَهُمْ اَنْ یَّطَّوَّفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَلَمَّا قَدِمُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَجِّ ذَکَرُوْا ذٰلِكَ

(۳۰۸۰) حضرت ہشام بن عروہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ اگر میں صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کروں تو مجھ پر کوئی گناہ نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ''کیوں؟'' میں نے عرض کیا کہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ کہ صفا مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو کوئی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کے درمیان طواف (سعی) کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جیسے تم کہتے ہو کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہ کرے تو یہ آیت انصار کے کچھ لوگوں کے بارے میں نازل کی گئی کہ وہ جاہلیت

لَهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ فَلَعَمْرِیْ مَا اَتَمَّ اللّٰهُ حَجَّ مَنْ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ۔

کے زمانہ میں مناۃ (بت کا نام) کا احرام باندھتے تھے۔ تو صفا مروہ کے درمیان طواف کرنا ان کے لئے حلال نہیں تھا تو جب وہ نبی ﷺ کے ساتھ حج کے لئے آئے تو انہوں نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ میری عمر کی قسم اللہ اس کا حج پورا نہیں کرے گا کہ جو صفا مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہیں کرے گا۔

(۳۰۸۱) وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِیَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرٰى عَلٰى اَحَدٍ لَّمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ شَيْئًا وَّ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَطُوْفَ بَيْنَهُمَا قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اُخْتِیْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ طَافَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَانَتْ سُنَّةً وَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ اَهَلَّ لِمَنَاةِ الطَّاغِيَةِ الَّتِیْ بِالْمُشَلَّلِ لَا يَطُوْفُوْنَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ سَاَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾ وَ لَوْ كَانَتْ كَمَا تَقُوْلُ لَكَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ لَّا يَطَّوَّفَ بِهِمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَاَعْجَبَهٗ ذٰلِكَ وَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ وَ لَقَدْ سَمِعْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا كَانَ مَنْ لَّا يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ مِنَ الْعَرَبِ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ طَوَافَنَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْحَجَرَيْنِ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ مِنَ الْاَنْصَارِ اِنَّمَا اُمِرْنَا بِالطَّوَافِ بِالْبَيْتِ وَ لَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَاُرَاهَا قَدْ نَزَلَتْ

(۳۰۸۱) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا: میری یہ رائے ہے کہ اگر کوئی صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرے (تو اس پر کوئی گناہ نہیں) اور میں بھی صفا و مروہ کے درمیان طواف نہ کرنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اے میرے بھانجے جو تو نے کہا برا کہا رسول اللہ ﷺ نے (صفا و مروہ کے درمیان) طواف کیا اور مسلمانوں نے بھی طواف (سعی) کیا اور یہی سنت ہے اور جو لوگ مشلل میں منات (بت) کا احرام باندھتے تھے وہ لوگ صفا و مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے تو جب اسلام آیا اور اس بارے میں ہم نے نبی ﷺ سے پوچھا۔ تو اللہ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تو جو آدمی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان کا طواف کرے۔ اور اگر اس طرح ہوتا جیسا کہ تم کہتے ہو تو یہ آیت اس طرح آتی کہ ان پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ ان دونوں کا طواف نہ کریں۔ زہری کہتے ہیں کہ اس نے حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے اس کا ذکر کیا تو وہ اس سے خوش ہوئے اور فرمایا کہ یہی دراصل علم ہے۔ اور میں نے اہل علم میں سے بہت سے لوگوں سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ صفا مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ان دو پتھروں کے درمیان ہمارا طواف کرنا جاہلیت کے زمانہ کے کاموں میں سے تھا۔ اور دوسرے انصار لوگوں نے کہا کہ ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا تھا اور ہمیں صفا مروہ کے درمیان طواف کا حکم نہیں دیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی کہ صفا مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

فِیْ هٰؤُلَاءِ وَ هٰؤُلَاءِ۔

(البقرہ) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ یہ آیت ان سب لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

(۳۰۸۲)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِهٖ وَ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَلَمَّا سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ اَنْ نَّطُوْفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا﴾قَالَتْ عَائِشَةُ قَدْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَیْنَهُمَا فَلَیْسَ لِاَحَدٍ اَنْ یَّتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

(۳۰۸۲) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا (اور پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی) اور اس حدیث میں ہے کہ جب انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اور عرض کیا (اے اللہ کے رسول ہم صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے میں حرج خیال کرتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (ترجمہ) صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تو جو کوئی آدمی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ صفا مروہ کے درمیان طواف کرے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کو مسنون قرار دیا ہے' تو اب کسی کے لئے بھی جائز نہیں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کو چھوڑ دے۔

(۳۰۸۳)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ الْاَنْصَارَ كَانُوْا قَبْلَ اَنْ یُّسْلِمُوْا هُمْ وَ غَسَّانُ یُهِلُّوْنَ لِمَنَاةَ فَتَحَرَّجُوْا اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ كَانَ ذٰلِكَ سُنَّةً فِیْ اٰبَائِهِمْ مَنْ اَحْرَمَ لِمَنَاةَ لَمْ یَطُفْ بَیْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ اِنَّهُمْ سَاَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ حِیْنَ اَسْلَمُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِكَ ﴿اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِیْمٌ﴾۔

(۳۰۸۳) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خبر دیتی ہیں کہ انصار کے لوگ اسلام لانے سے پہلے غسان اور مناۃ (بتوں کے نام) کے لئے احرام باندھتے تھے۔ تو وہ اس وجہ سے صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرنے کو گناہ سمجھتے تھے اور یہ ان کے آباء واجداد کا طریقہ تھا کہ جو مناۃ کے لئے احرام باندھتا تو وہ صفا مروہ کے درمیان طواف نہیں کرتا تھا۔ جس وقت وہ لوگ اسلام لے آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) کہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تو جو کوئی آدمی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی نفلی نیکی کرے گا تو اللہ قدردان اور جاننے والا ہے۔

(۳۰۸۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الْاَنْصَارُ یَكْرَهُوْنَ اَنْ یَّطُوْفُوْا بَیْنَ الصَّفَا وَ

(۳۰۸۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ انصار صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ آیت نازل ہوئی (ترجمہ) ''کہ صفا اور مروہ اللہ

الْمَرْوَةِ حَتّٰی نَزَلَتْ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا﴾۔

تعالیٰ کے شعائر میں سے ہے تو جو آدمی بیت اللہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) کرے۔''

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا حج کا رکن ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا اور جاہلیت کے زمانہ میں ساحل سمندر پر جو دو بت اساف اور نائلہ نامی رکھے ہوئے تھے ان بتوں کے نام پہ زمانہ جاہلیت کے لوگ احرام باندھتے اور وہیں سے آکر صفا و مروہ کے درمیان چکر لگاتے۔ ان بتوں کے رکھنے سے لوگوں کا مقصد یہ تھا کہ لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور بیت اللہ کا ادب کریں لیکن شیطان نے اس اصل مقصد کو بھلا دیا اور شرک و بت پرستی میں مبتلا کر دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ نے آکر ان بتوں کو توڑا اور شرک و بدعت سے دُنیائے عالم کو پاک و صاف کیا۔ اولیاء اللہ بزرگانِ دین اور صلحاء امت کی قبروں کا بھی آج کل یہی حال ہے کہ عوام الناس نے مسنون طریقے سے ان کی زیارت چھوڑ دی ہے اور ان کی قبروں پر سجدہ کرنے لگے ہیں اور ان کے نام کی منتیں اور نذر و نیاز اور چڑھاوے چڑھانے لگے ہیں اور معبود برحق اللہ تعالیٰ کی حقیقی عبادت کی طرح ان کی عبادت کی جانے لگی ہے تو ان حالات میں وارثانِ نبی علیہ السلام یعنی امت محمدیہ کے علماء حق کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس طرح کے تمام شرک و بدعات کے اڈوں کو ظاہری و باطنی طور پر توڑ ڈالیں اور ان قبروں کو زمین کے برابر کر دیں۔ ولو کرہ المشرکون یہی سنتِ ابراہیمی اور سنت محمد ﷺ ہے۔

۵۴۴: باب بَيَانِ اَنَّ السَّعْيَ لَا يُكَرَّرُ

باب: سعی مکرر نہ کرنے کے بیان میں

(۳۰۸۵) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ ﷺ وَلَا اَصْحَابُهٗ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

(۳۰۸۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم صفا اور مروہ کے درمیان طواف (سعی) نہیں کرتے تھے مگر ایک مرتبہ۔

(۳۰۸۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا طَوَافَهُ الْاَوَّلَ۔

(۳۰۸۶) ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اس طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں ہے کہ سوائے ایک طواف کے (اور وہ بھی) پہلے طواف کے۔

۵۴۵: باب اِسْتِحْبَابِ اِدَامَةِ الْحَاجِّ التَّلْبِيَةَ حَتّٰی يَشْرَعَ فِيْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب: حاجی کا قربانی کے دن جمرۂ عقبہ کی رمی تک تلبیہ پڑھتے رہنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۰۸۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيٰى وَ اللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

(۳۰۸۷) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں عرفات سے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا ہوا تھا تو جب رسول اللہ ﷺ مزدلفہ کے بائیں طرف ایک گھاٹی پر پہنچے تو آپ

مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ حَرْمَلَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَدِفْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَاتٍ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشِّعْبَ الْاَيْسَرَ الَّذِیْ دُوْنَ الْمُزْدَلِفَةِ اَنَاخَ فَبَالَ ثُمَّ جَآءَ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا ثُمَّ قُلْتُ الصَّلٰوةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی اَتَی الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰی ثُمَّ رَدِفَ الْفَضْلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَدَاةَ جَمْعٍ قَالَ كُرَيْبٌ فَاَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّیْ حَتّٰی بَلَغَ الْجَمْرَةَ۔

نے اپنا اونٹ بٹھایا اور پھر آپ نے پیشاب کیا۔ پھر آپ آئے اور میں نے آپ کو وضو کروایا' تو آپ نے ہلکا (مختصر) وضو کیا۔ پھر میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نماز (کا وقت ہو گیا ہے)۔ تو آپ نے فرمایا کہ نماز آگے ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ مزدلفہ آ گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ کی صبح فضل رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ راوی کریب کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کے بارے میں خبر دی (کہ وہ کہتے ہیں) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے یہاں تک کہ جمرہ تک پہنچ گئے۔

(۳۰۸۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ كِلَاهُمَا عَنْ عِيْسَی بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰی عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ اَخْبَرَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنْ جَمْعٍ قَالَ فَاَخْبَرَنِی ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ الْفَضْلَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(۳۰۸۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما خبر دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مزدلفہ سے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پڑھتے رہے' یہاں تک کہ جمرہ عقبہ تک کنکریاں مارنے کے لئے پہنچ گئے۔

(۳۰۸۹)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِیْ مَعْبَدٍ مَوْلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَ هُوَ كَافٌّ نَاقَتَهٗ حَتّٰی دَخَلَ مُحَسِّرًا وَّ هُوَ مِنْ مِّنًی قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَی الْخَذْفِ الَّذِیْ تُرْمٰی بِهِ الْجَمْرَةُ وَ قَالَ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُلَبِّیْ حَتّٰی رَمَی الْجَمْرَةَ۔

(۳۰۸۹) حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ عرفہ کی شام اور اگلے دن یعنی مزدلفہ کی صبح لوگوں سے فرماتے کہ آہستہ چلو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکتے ہوئے جاتے' یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وادی محسر میں داخل ہو گئے اور محسر منیٰ میں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر لازم ہے کہ جمرہ کو کنکریاں مارنے کے لئے کنکریاں اُٹھا لو۔ حضرت فضل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پڑھتے رہے۔

(۳۰۹۰)وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی ابْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ

(۳۰۹۰) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوالزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سند کے ساتھ حدیث

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ لَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْاِنْسَانُ۔

کی خبر دی۔ سوائے اس کے اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرہ کو کنکریاں مارنے تک تلبیہ پڑھتے رہے اور اس حدیث میں یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ فرماتے جس طرح کہ چٹکی سے پکڑ کر انسان کنکری مارتا ہے۔

(۳۰۹۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ وَ نَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

(۳۰۹۱) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ اور ہم مزدلفہ میں تھے تو میں نے آپ پر نازل کی گئی سورۃ البقرہ سنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر فرما رہے تھے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

(۳۰۹۲)وَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَبّٰى حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ فَقِيْلَ اَعْرَابِيٌّ هٰذَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَسِيَ النَّاسُ اَمْ ضَلُّوْا سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ يَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

(۳۰۹۲) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت مزدلفہ سے واپس ہوئے تو تلبیہ پڑھتے رہے تو لوگ کہنے لگے کہ کیا یہ دیہاتی آدمی ہیں؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کیا لوگ بھول گئے یا گمراہ ہو گئے ہیں؟ میں نے اس ذات سے سنا کہ جس پر سورۃ البقرہ نازل کی گئی ہے۔ وہ اس جگہ فرما رہے تھے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

(۳۰۹۳)وَ حَدَّثَنَاهُ حَسَنٌ الْحَلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُصَيْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۰۹۳) حضرت حصین رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

(۳۰۹۴)وَ حَدَّثَنِيْهِ يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادٌ يَعْنِي الْبَكَّائِيَّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُدْرِكٍ الْاَشْجَعِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ وَ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا سَمِعْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ هٰهُنَا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ثُمَّ لَبّٰى وَ لَبَّيْنَا مَعَهٗ۔

(۳۰۹۴) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید اور حضرت اسود بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دونوں فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ مزدلفہ میں فرما رہے تھے کہ میں نے اس ذات سے سنا کہ جس پر یہاں سورۃ البقرہ نازل کی گئی۔ آپ فرما رہے تھے لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ پھر حضرت عبداللہ نے بھی تلبیہ پڑھا اور ہم نے بھی ان کے ساتھ تلبیہ پڑھا۔

۵۴۶: باب التَّلْبِيَةِ وَ التَّكْبِيْرِ فِي الذَّهَابِ

باب: عرفہ کے دن منیٰ سے عرفات کی طرف

مِنْ مِنًى اِلَى عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ عَرَفَةَ

جاتے ہوئے تکبیر اور تلبیہ پڑھنے کے بیان میں

(٣٠٩٥) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَدَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مِّنًى اِلَى عَرَفَاتٍ مِنَّا الْمُلَبِّيْ وَ مِنَّا الْمُكَبِّرُ۔

(٣٠٩٥) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ہم ایک دن (صبح کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ منیٰ سے عرفات کی طرف گئے تو ہم میں سے کوئی تلبیہ پڑھ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی تکبیر پڑھ رہا تھا۔

(٣٠٩٦) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ يَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِيُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَدَاةِ عَرَفَةَ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَ مِنَّا الْمُهَلِّلُ فَاَمَّا نَحْنُ فَنُكَبِّرُ قَالَ قُلْتُ وَاللّٰهِ لَعَجَبًا مِنْكُمْ كَيْفَ لَمْ تَقُوْلُوْا لَهُ مَا ذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَصْنَعُ۔

(٣٠٩٦) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کی صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ تو ہم میں سے کوئی تکبیر کہہ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا تھا باقی ہم تکبیر کہہ رہے تھے راوی نے کہا کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا واللہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ تم نے ان سے کیوں نہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح کرتے تھے۔

(٣٠٩٧) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ الثَّقَفِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ اَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هُمَا غَادِيَانِ مِنْ مِّنًى اِلٰى عَرَفَةَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ يُهِلُّ الْمُهِلُّ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَ يُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ۔

(٣٠٩٧) حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا جبکہ وہ دونوں منیٰ سے عرفات کی طرف جا رہے تھے کہ تم اس دن یعنی عرفہ کے دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ کوئی تو ہم میں سے لا الٰہ الا اللہ پڑھتا تھا اور کوئی بھی اس پر نکیر نہیں کرتا تھا اور کوئی ہم میں سے اللہ اکبر کہتا تھا تو اس پر بھی کوئی نکیر نہیں کرتا تھا۔

(٣٠٩٨) وَ حَدَّثَنِيْ سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ رَجَاءٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ غَدَاةَ عَرَفَةَ مَا تَقُوْلُ فِي التَّلْبِيَةِ هٰذَا الْيَوْمَ قَالَ سِرْتُ هٰذَا الْمَسِيْرَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابِهٖ فَمِنَّا الْمُكَبِّرُ وَ مِنَّا الْمُهَلِّلُ وَلَا يَعِيْبُ اَحَدُنَا عَلٰى

(٣٠٩٨) حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ عرفہ کی صبح تلبیہ پڑھنے کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) اس سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو ہم میں سے کوئی تکبیر کہہ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی لا الٰہ الا اللہ کہہ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی بھی اپنے کسی ساتھی

صَاحِبِه۔

کو منع نہیں کرتا تھا۔

٥٤٧: باب الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ وَ اسْتِحْبَابِ صَلٰوتَيِ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ جَمِيعًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ

باب: عرفات سے مزدلفہ کی طرف واپسی اور اس رات مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اکٹھی پڑھنے کے استحباب کے بیان میں۔

(٣٠٩٩) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ لَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوْءَ فَقُلْتُ لَهُ الصَّلٰوةَ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيْرَهُ فِيْ مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيْمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّاهَا وَ لَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا۔

(٣٠٩٩) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے واپس ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ایک گھاٹی میں اُترے تو آپ نے پیشاب فرمایا۔ پھر وضو فرمایا اور وضو میں آپ نے پانی زیادہ نہیں بہایا (مختصر وضو کیا)۔ (حضرت اسامہ) کہتے ہیں کہ میں نے آپ سے عرض کیا کہ نماز آپ نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے (یعنی کچھ آگے چل کر پڑھیں گے)۔ آپ سوار ہوئے تو جب مزدلفہ آیا تو آپ اُترے اور وضو فرمایا اور پورا وضو فرمایا پھر نماز کی اقامت کہی گئی تو آپ نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر ہر انسان نے اپنے اونٹ کو ان کی جگہ میں بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت کہی گئی تو آپ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور مغرب اور عشاء کے درمیان آپ نے کوئی نماز (سنن و نوافل وغیرہ) نہیں پڑھی۔

(٣١٠٠) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الدَّفْعَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ إِلَى بَعْضِ تِلْكَ الشِّعَابِ لِحَاجَتِهِ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ فَقُلْتُ أَتُصَلِّيْ قَالَ الْمُصَلّٰى أَمَامَكَ۔

(٣١٠٠) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپسی کے بعد قضاء حاجت کے لئے کسی گھاٹی کی طرف گئے جب میں نے آپ کو وضو کرایا تو میں نے عرض کیا کہ کیا آپ نماز پڑھیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے (یعنی کچھ آگے چل کر نماز پڑھیں گے)

(٣١٠١) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ يَقُوْلُ أَفَاضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

(٣١٠١) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس ہوئے تو جب آپ ایک گھاٹی کی طرف اُترے تو آپ نے پیشاب کیا اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرانے کا نہیں کہا پھر آپ نے پانی منگوایا اور آپ نے مختصر وضو فرمایا حضرت اسامہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے

عَرَفَاتٍ فَلَمَّا انْتَهٰی اِلَی الشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ وَ لَمْ يَقُلْ اُسَامَةُ اَرَاقَ الْمَآءَ قَالَ فَدَعَا بِمَآءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا لَّيْسَ بِالْبَالِغِ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الصَّلٰوةَ قَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ قَالَ ثُمَّ سَارَ حَتّٰی بَلَغَ جَمْعًا فَصَلَّی الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ۔

رسول صلی اللہ علیہ وسلم! نماز؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے (یعنی نماز کچھ آگے چل کر پڑھیں گے) حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلے یہاں تک کہ جب آپ مزدلفہ پہنچے تو آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں (اکٹھی) پڑھیں۔

(۳۱۰۲)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ اَبُوْ خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِيْ كُرَيْبٌ اَنَّهٗ سَاَلَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ كَيْفَ صَنَعْتُمْ حِيْنَ رَدِفْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ جِئْنَا الشِّعْبَ الَّذِیْ يُنِيْخُ النَّاسُ فِيْهِ لِلْمَغْرِبِ فَاَنَاخَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَتَهٗ وَ بَالَ وَ مَا قَالَ اَهْرَاقَ الْمَآءَ ثُمَّ دَعَا بِالْوَضُوْءِ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا لَّيْسَ بِالْبَالِغِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ فَرَكِبَ حَتّٰی جِئْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَنَاخَ النَّاسُ فِيْ مَنَازِلِهِمْ وَ لَمْ يَحُلُّوْا حَتّٰی اَقَامَ الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ فَصَلّٰی ثُمَّ حَلُّوْا قُلْتُ فَكَيْفَ فَعَلْتُمْ حِيْنَ اَصْبَحْتُمْ قَالَ رَدِفَهُ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَانْطَلَقْتُ اَنَافِیْ سُبَّاقِ قُرَيْشٍ عَلٰی رِجْلَیَّ۔

(۳۱۰۲) حضرت ابراہیم بن عقبہ بیان کرتے ہیں کہ کریب نے مجھے خبر دی کہ انہوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جس وقت تم عرفہ کی شام کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار ہوئے تھے (تو اس کے بعد) آپ نے کیا کیا تھا؟ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس گھاٹی میں آئے جس میں لوگ مغرب کی نماز کے لئے اپنے اونٹوں کو بٹھاتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور آپ نے پیشاب کیا (اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے وضو کرانے کا نہیں فرمایا) پھر آپ نے وضو کے لئے پانی منگوایا اور مختصر وضو کیا پھر میں نے عرض کی اے اللہ کے رسول نماز؟ تو آپ نے فرمایا نماز تیرے آگے ہے (یعنی کچھ آگے چل کر پڑھتے ہیں) پھر ہم سوار ہوئے یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آ گئے تو مغرب کی اقامت ہوئی پھر لوگوں نے اونٹوں کو ان کی جگہوں پر بٹھا دیا اور پھر انہیں نہیں کھولا۔ یہاں تک کہ عشاء کی نماز کی اقامت ہوئی اور آپ نے نماز پڑھائی پھر لوگوں نے اپنے اونٹوں کو کھولا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ آپ نے صبح کے وقت کیا کیا۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما کو اپنے پیچھے بٹھایا اور میں قریش کے پہلے چلے جانے والوں میں سے پیدل جانے والا تھا۔

(۳۱۰۳)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَتَی النَّقْبَ الَّذِیْ يَنْزِلُهُ الْاُمَرَآءُ نَزَلَ فَبَالَ وَلَمْ يَقُلْ اَهْرَاقَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَتَوَضَّأَ وُضُوْءً ا خَفِيْفًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ

(۳۱۰۳) حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس گھاٹی پر آئے جس جگہ امراء (لوگ) اُترتے ہیں آپ اُترے اور آپ نے پیشاب کیا اور پانی بہانے کا نہیں کہا پھر آپ نے وضو کے لئے (پانی) منگوایا تو آپ نے وضو فرمایا مختصر وضو (حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول نماز تو آپ نے فرمایا کہ نماز تیرے آگے ہے (یعنی نماز کچھ

فَقَالَ الصَّلٰوةُ اَمَامَكَ۔

آگے چل کر پڑھیں گے)

(۳۱۰۴)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَآءٍ مَوْلٰى سِبَاعٍ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ فَلَمَّا جَآءَ الشِّعْبَ اَنَاخَ رَاحِلَتَهٗ ثُمَّ ذَهَبَ اِلَى الْغَائِطِ فَلَمَّا رَجَعَ صَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَكِبَ ثُمَّ اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَجَمَعَ بِهَا بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ۔

(۳۱۰۴)حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کی سواری پر سوار تھے۔ جس وقت کہ آپ عرفات سے واپس آئے تو جب آپ گھاٹی کے پاس آئے تو آپ نے اپنی سواری کو بٹھایا۔ پھر آپ قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے اور جب آپ لوٹے تو میں نے برتن سے پانی لے کر آپ کو وضو کروایا پھر آپ سوار ہوئے اور مزدلفہ آئے اور وہاں آپ نے مغرب اور عشاء دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھا۔

(۳۱۰۵)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ وَ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رِدْفُهٗ قَالَ اُسَامَةُ فَمَا زَالَ يَسِيْرُ عَلٰى هَيْئَتِهٖ حَتّٰى اَتٰى جَمْعًا۔

(۳۱۰۵)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفہ سے واپس لوٹے تو حضرت اسامہؓ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ حضرت اسامہ فرماتے ہیں کہ آپ چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ آ گئے۔

(۳۱۰۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ اُسَامَةُ وَ اَنَا شَاهِدٌ اَوْ قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْدَفَهٗ مِنْ عَرَفَاتٍ كَيْفَ كَانَ يَسِيْرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ قَالَ كَانَ يَسِيْرُ الْعَنَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ۔

(۳۱۰۶)حضرت ہشام رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا اور میں بھی وہاں موجود تھا یا فرمایا کہ میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ عرفات سے واپسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے سوار تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس ہوئے۔ تو کیسے چل رہے تھے۔ حضرت اسامہؓ فرماتے ہیں کہ آپ آہستہ آہستہ چل رہے تھے تو جب روشنی پاتے تو تیز رفتار ہو جاتے تھے۔

(۳۱۰۷)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ حُمَيْدٍ قَالَ هِشَامٌ وَّ النَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ۔

(۳۱۰۷)حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۱۰۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنِيْ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ الْخَطْمِيَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ اَخْبَرَهٗ

(۳۱۰۸)حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع کے موقع پر مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

اَنَّهٗ صَلّٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ۔

(۳۱۰۹)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ ابْنُ رُمْحٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْخَطْمِيِّ وَ كَانَ اَمِيْرًا عَلَى الْكُوْفَةِ عَلٰى عَهْدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

(۳۱۰۹)حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ اس سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں ابن رمح اپنی روایت میں حضرت عبداللہ بن یزید خطمی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں کوفہ کے امیر تھے۔

(۳۱۱۰)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِالْمُزْدَلِفَةِ جَمِيْعًا۔

(۳۱۱۰)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز اکٹھی پڑھی۔

(۳۱۱۱)وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ بِجَمْعٍ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ وَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَّ صَلَّى الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُصَلِّیْ بِجَمْعٍ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۳۱۱۱)حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما انہیں خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو اکٹھا پڑھا اور ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی سجدہ نہیں کیا (یعنی کوئی سنن وغیرہ نہیں پڑھیں) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں اور عشاء کی نماز کی دو رکعتیں تو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی طرح اکٹھی نمازیں پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ سے جا ملے۔

(۳۱۱۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ وَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهٗ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِجَمْعٍ وَّ الْعِشَآءَ بِاِقَامَةٍ ثُمَّ حَدَّثَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ صَلّٰى مِثْلَ ذٰلِكَ وَحَدَّثَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۳۱۱۲)حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھیں تو انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے بھی اسی طرح نماز پڑھی اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کرتے تھے۔

(۳۱۱۳)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ صَلَّاهُمَا بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

(۳۱۱۳)حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک ہی اقامت کے ساتھ نماز پڑھی۔

(۳۱۱۴)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

(۳۱۱۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کے درمیان اکٹھی

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ بِجَمْعٍ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلاثًا وَّ الْعِشَآءَ رَكْعَتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

نماز پڑھی۔ مغرب کی تین اور عشاء کی دو رکعت نماز ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھی۔

(۳۱۱۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ اَفَضْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ حَتّٰى اَتَيْنَا جَمْعًا فَصَلّٰى بِنَا الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هٰكَذَا صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ۔

(۳۱۱۵) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ چلے۔ یہاں تک کہ ہم مزدلفہ آ گئے تو انہوں نے ہمیں مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک ہی اقامت کے ساتھ پڑھائیں۔ پھر وہ پھرے اور فرمایا کہ یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس مقام پر اسی طرح پڑھائی۔

۵۴۸: باب اِسْتِحْبَابِ زِيَادَةِ التَّغْلِيْسِ بِصَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب: مزدلفہ میں نحر کے دن صبح کی نماز جلدی پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۱۱۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ وَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا لِمِيْقَاتِهَا اِلَّا صَلٰوتَيْنِ صَلٰوةَ الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَآءِ بِجَمْعٍ وَّ صَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا۔

(۳۱۱۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا سوائے اس کے کہ اس نماز کو اپنے مقررہ وقت میں پڑھتے۔ سوائے دو نمازوں کے مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں اور فجر کی نماز اس دن ان نمازوں کے مقررہ وقت سے پہلے پڑھتے تھے۔

(۳۱۱۷)وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ قَبْلَ وَ قْتِهَا بِغَلَسٍ۔

(۳۱۱۷) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور فرماتے ہیں کہ آپ نے فجر کی نماز فجر کے عام وقت سے پہلے غلس یعنی اندھیرے میں پڑھی۔

۵۴۹: باب اِسْتِحْبَابِ تَقْدِيْمِ دَفْعِ الضَّعَفَةِ مِنَ النِّسَآءِ وَ غَيْرِ هِنَّ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ اِلٰى مِنًى فِيْ اَوَاخِرِ اللَّيْلِ قَبْلَ زَحْمَةِ النَّاسِ

باب: کمزور لوگ اور عورتوں وغیرہ کو مزدلفہ سے منیٰ کی طرف رات کے حصہ میں روانہ ہونے کے استحباب کے بیان میں

(۳۱۱۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا

(۳۱۱۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ

اَفْلَحُ یَعْنِی ابْنَ حُمَیْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَاْذَنَتْ سَوْدَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ تَدْفَعُ قَبْلَهٗ وَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَ کَانَتِ امْرَاَةً ثَبِطَةً یَقُوْلُ الْقَاسِمُ وَ الثَّبِطَةُ الثَّقِیْلَةُ قَالَ فَاَذِنَ لَهَا فَخَرَجَتْ قَبْلَ دَفْعِهٖ وَ حُبِسْنَا حَتّٰی اَصْبَحْنَا فَدَفَعْنَا بِدَفْعِهٖ وَ لَاَنْ اَکُوْنَ اِسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَکُوْنُ اَدْفَعُ بِاِذْنِهٖ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ مَّفْرُوْحٍ بِهٖ۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے مزدلفہ کی رات رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگی کہ وہ آپ سے پہلے منیٰ چلی جائیں اور لوگوں کے ہجوم سے پہلے نکل جائیں۔ کیونکہ وہ بھاری بدن کی عورت تھیں۔ آپ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اجازت دے دی اور وہ آپ سے پہلے نکل گئیں اور ہم رکے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی پھر ہم آپ کے ساتھ نکلے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اگر میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لیتی کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت لی تو آپ کی اجازت سے جانا مجھے اس سے زیادہ پسند تھا کہ جس سے میں خوش ہو رہی تھی۔

(۳۱۱۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی جَمِیْعًا عَنِ الثَّقَفِیِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ سَوْدَةُ امْرَاَةً ضَخْمَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُفِیْضَ مِنْ جَمْعٍ بِلَیْلٍ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَلَیْتَنِیْ کُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ وَ کَانَتْ عَآئِشَةُ لَا تُفِیْضُ اِلَّا مَعَ الْاِمَامِ۔

(۳۱۱۹)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بھاری بدن کی عورت تھیں۔ جس کی وجہ سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مزدلفہ سے رات ہی کو واپس آنے کی اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت عطا فرما دی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کاش کہ میں بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگتی جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے اجازت مانگی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (مزدلفہ) سے واپس نہیں آتی تھیں سوائے امام کے ساتھ۔

(۳۱۲۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ اسْتَاْذَنْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَمَا اسْتَاْذَنَتْهُ سَوْدَةُ فَاُصَلِّی الصُّبْحَ بِمِنًی فَاَرْمِی الْجَمْرَةَ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَ النَّاسُ فَقِیْلَ لِعَآئِشَةَ فَکَانَتْ سَوْدَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اسْتَاْذَنَتْهُ قَالَتْ نَعَمْ اِنَّهَا کَانَتِ امْرَاَةً ثَقِیْلَةً ثَبِطَةً فَاسْتَاْذَنَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَذِنَ لَهَا۔

(۳۱۲۰)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں چاہتی تھی کہ میں رسول اللہ ﷺ سے اجازت مانگوں جیسا کہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اجازت مانگی اور صبح کی نماز منیٰ میں پڑھی تھی اور لوگوں کے آنے سے پہلے جمرہ کو کنکریاں مار لیتی تھیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کیا حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے اجازت مانگی تھی؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہاں کیونکہ وہ ایک بھاری جسم کی عورت تھیں تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اجازت عطا فرما دی۔

(۳۱۲۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ

(۳۱۲۱)حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے۔

كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۱۲۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْلٰى اَسْمَآءَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ قَالَتْ لِيْ اَسْمَآءُ وَ هِيَ عِنْدَ دَارِ الْمُزْدَلِفَةِ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لَا فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَابُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتِ ارْحَلْ بِيْ فَارْتَحَلْنَا حَتّٰى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ صَلَّتْ فِيْ مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا اَيْ هَنْتَاهُ لَقَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ كَلَّا اَيْ بُنَيَّ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِلظُّعُنِ۔

(۳۱۲۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے غلام) بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا حالانکہ وہ دار مزدلفہ کے پاس تھیں۔ کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کچھ وقت نماز پڑھی پھر فرمایا اے میرے بیٹے کیا چاند غروب ہوگیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ چلو میرے ساتھ تو ہم چلے یہاں تک کہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے جمرہ کو کنکریاں ماریں پھر انہوں نے اپنی جگہ میں نماز پڑھی۔ میں نے عرض کیا کہ ہم نے بہت جلدی کی ہے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہرگز نہیں اے میرے بیٹے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو جلدی جانے کی اجازت دی ہے۔

(۳۱۲۳)حَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَتْ لَا اَيْ بُنَيَّ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ لِظُعُنِهٖ۔

(۳۱۲۳) حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ اور ایک روایت میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نہیں اے میرے بیٹے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کو سفر کی اجازت دے دی تھی۔

(۳۱۲۴)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ ابْنَ شَوَّالٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بِهَا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

(۳۱۲۴) حضرت ابن شوال خبر دیتے ہیں کہ وہ حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں آئے۔ انہوں نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو) رات کے وقت ہی مزدلفہ بھیج دیا تھا۔

(۳۱۲۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ شَوَّالٍ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ كُنَّا نَفْعَلُهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ نُغَلِّسُ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى وَّ فِيْ رِوَايَةِ النَّاقِدِ نُغَلِّسُ مِنْ مُزْدَلِفَةَ۔

(۳۱۲۵) حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مزدلفہ سے منیٰ کی طرف صبح اندھیرے منہ ہی روانہ ہو جاتے تھے۔

(۳۱۲۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ حَمَّادٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

(۳۱۲۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بوجھل لوگوں میں بھیجا یا فرمایا کہ وہ

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الثَّقَلِ اَوْ قَالَ فِي الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

کمزور لوگ کہ جن کو رات کے وقت ہی مزدلفہ سے بھیج دیا تھا۔ (میں بھی انہی میں سے تھا)۔

(۳۱۲۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ يَزِيْدَ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

(۳۱۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کے جن کمزوروں کو پہلے بھیج دیا تھا۔ میں بھی انہی میں سے تھا۔

(۳۱۲۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَ عَنْ عَطَآءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيْمَنْ قَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ضَعَفَةِ اَهْلِهٖ۔

(۳۱۲۸) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے فرمایا کہ میں بھی ان لوگوں میں سے تھا کہ اپنے گھر کے جن ضعیف لوگوں کو رسول اللہ ﷺ نے پہلے بھیجا تھا۔

(۳۱۲۹)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَآءٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ بِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِسَحَرٍ مِّنْ جَمْعٍ فِيْ ثَقَلِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اَبَلَغَكَ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَ بِيْ بِلَيْلٍ طَوِيْلٍ قَالَ لَا اِلَّا كَذٰلِكَ بِسَحَرٍ قُلْتُ لَهٗ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا رَمَيْنَا الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ وَ اَيْنَ صَلَّى الْفَجْرَ قَالَ لَا اِلَّا كَذٰلِكَ۔

(۳۱۲۹) حضرت ابن جریج خبر دیتے ہیں کہ مجھے حضرت عطاء ؓ نے خبر دی کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ مجھے اللہ کے نبی ﷺ نے اپنا سامان دے کر مزدلفہ سے صبح سحری کے وقت بھیجا۔ (ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا) کہ کیا تجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا کہ مجھے آپ نے رات کو بہت پہلے بھیج دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں سوائے اس کے کہ وہ سحری کا وقت تھا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا ہے کہ ہم نے فجر سے پہلے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور فجر کی نماز کہاں پڑھی۔ انہوں نے کہا کہ نہیں سوائے اس کے (یعنی صرف اتنی بات کہی)

(۳۱۳۰)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُقَدِّمُ ضَعَفَةَ اَهْلِهٖ فَيَقِفُوْنَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ بِالْمُزْدَلِفَةِ بِاللَّيْلِ فَيَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مَا بَدَالَهُمْ ثُمَّ يَدْفَعُوْنَ قَبْلَ اَنْ يَّقِفَ الْاِمَامُ وَ قَبْلَ اَنْ يَّدْفَعَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَّقْدَمُ مِنًى لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّقْدَمُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاِذَا قَدِمُوْا رَمَوُا الْجَمْرَةَ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُوْلُ اَرْخَصَ فِيْ اُولٰٓئِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۱۳۰) حضرت ابن شہاب ؒ سے روایت ہے کہ حضرت سالم بن عبداللہ ؒ نے انہیں خبر دی کہ حضرت عبداللہ بن عمر ؓ اپنے گھر والوں میں سے کمزور لوگوں کو پہلے بھیج دیا کرتے تھے۔ اور وہ رات ہی کو مزدلفہ میں مشعر الحرام کے پاس وقوف کرتے تھے۔ اور اللہ کا ذکر کرتے جتنا چاہتے۔ پھر وہ امام کے وقوف اور اس کے آنے سے پہلے ہی واپس ہوتے تھے۔ اور ان میں سے کچھ لوگ فجر کی نماز کے وقت منیٰ میں پہنچتے اور کچھ اس کے بعد تو جب وہ پہنچ جاتے تو جمرہ کو کنکریاں مارتے اور حضرت ابن عمر ؓ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کمزوروں کے بارے میں رخصت دی ہے۔

۵۵۰: باب رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ وَ تَکُوْنُ مَکَّةُ عَنْ یَّسَارِهٖ وَ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ

باب: وادیِ بطن سے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنے اور ہر ایک کنکری مارنے کے ساتھ تکبیر کہنے کے بیان میں

(۳۱۳۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ رَمٰی عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقِیْلَ لَهٗ اِنَّ اُنَاسًا یَّرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(۳۱۳۱) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادیِ بطن سے جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں ماریں اور وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ تو اس کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ یہ ان کا مقام ہے کہ جن پر سورۃ البقرہ نازل کی گئی۔

(۳۱۳۲) وَ حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَارِثِ التَّمِیْمِیُّ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ یُوْسُفَ یَقُوْلُ وَ هُوَ یَخْطُبُ عَلَی الْمِنْبَرِ اَلِّفُوا الْقُرْاٰنَ کَمَا اَلَّفَهٗ جِبْرِیْلُ السُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْهَا الْبَقَرَةُ وَ السُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْهَا النِّسَآءُ وَ السُّوْرَةُ الَّتِیْ یُذْکَرُ فِیْهَا اٰلُ عِمْرَانَ قَالَ فَلَقِیْتُ اِبْرَاهِیْمَ فَاَخْبَرْتُهٗ بِقَوْلِهٖ فَسَبَّهٗ وَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ یَزِیْدَ اَنَّهٗ کَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَتٰی جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِیْ فَاسْتَعْرَضَهَا فَرَمَاهَا مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ بِسَبْعِ حَصَیَاتٍ یُکَبِّرُ مَعَ کُلِّ حَصَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اِنَّ النَّاسَ یَرْمُوْنَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ هٰذَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَیْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(۳۱۳۲) حضرت اعمش سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حجاج بن یوسف سے سنا وہ منبر پر خطبہ دیتے ہوئے کہہ رہا تھا کہ تم قرآن کو ایسے جمع کرو جیسا کہ قرآن کو حضرت جبریل علیہ السلام نے جمع کیا ہے وہ سورت کہ جس میں بقرہ کا ذکر کیا گیا اور وہ سورت کہ جس میں النساء کا ذکر کیا گیا اور وہ سورت کہ جس میں آل عمران کا ذکر کیا گیا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں ابراہیم سے ملا تو میں نے ان کو حجاج کے اس قول کی خبر دی تو انہوں نے حجاج کو برا بھلا کہا اور کہنے لگے کہ عبدالرحمٰن بن یزید نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔ تو وہ جمرہ عقبہ پر آئے اور اس کے سامنے وادی بطن سے جمرہ عقبہ پر سات کنکریاں ماریں اور وہ ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر کہتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! لوگ تو اس کے اوپر سے کنکریاں مارتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں یہی وہ مقام ہے (کنکریاں مارنے کی جگہ) جن پر سورۃ البقرہ نازل کی گئی۔

(۳۱۳۳) وَ حَدَّثَنِیْ یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنِیْ ابْنُ اَبِیْ

(۳۱۳۳) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں

زَآئِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْلُوْا سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَاقْتَصَّا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ۔

نے سنا کہ حجاج کہتا ہے کہ تم نہ کہو سورۃ البقرہ اس کے بعد باقی حدیث اس طرح سے ہے۔

(۳۱۳۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ حَجَّ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَرَمَى الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَّ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهٖ وَ مِنًى عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ قَالَ هٰذَا مَقَامُ الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(۳۱۳۴) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے سات کنکریوں کے ساتھ رمی جمار کی اور بیت اللہ کو اپنے بائیں طرف کیا اور منیٰ کو اپنے دائیں طرف کیا اور فرمایا کہ یہ اُس ذات کے رمی کرنے کا مقام ہے کہ جس پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

(۳۱۳۵)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلَمَّا اَتٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

(۳۱۳۵) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ جب وہ جمرۂ عقبہ آئے۔

(۳۱۳۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُحَيَّاةِ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى اَبُو الْمُحَيَّاةِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ اِنَّ اُنَاسًا يَرْمُوْنَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَاهَا عَبْدُاللّٰهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِیْ ثُمَّ قَالَ مِنْ هٰهُنَا وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ رَمَاهَا الَّذِیْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ۔

(۳۱۳۶) حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گیا کہ لوگ عقبہ کے اوپر سے جمرہ کو کنکریاں مارتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وادی بطن سے کنکریاں ماریں۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہاں سے قسم ہے اس ذات کی جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں کہ یہی اس ذات کی رمی کی جگہ ہے جن پر سورۃ البقرہ نازل کی گئی۔

۵۵۱: باب اِسْتِحْبَابِ رَمْیِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا وَ بَيَانِ قَوْلِهٖ ﷺ لِتَاْخُذُوْا عَنِّیْ مَنَاسِكَكُمْ

باب: قربانی کے دن جمرہ عقبہ کو سوار ہو کر کنکریاں مارنے کے استحباب اور نبی ﷺ کے اس فرمان کے بیان میں کہ تم مجھ سے حج کے احکام سیکھ لو

(۳۱۳۷)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ جَمِيْعًا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ قَالَ ابْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَرْمِیْ عَلٰى

(۳۱۳۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم نحر کو یعنی قربانی کے دن اپنی سواری پر (جمرہ عقبہ) کو کنکریاں مار رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ تم مجھ سے حج کے

رَاحِلَتِه يَوْمَ النَّحْرِ وَ يَقُوْلُ لِتَاخُذُوْا مَنَاسِكَكُمْ فَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلِّىْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجَّتِىْ هٰذِه۔

احکام سیکھ لو کیونکہ میں نہیں جانتا۔ شاید کہ اس حج کے بعد میں حج نہ کر سکوں۔

(۳۱۳۸)وَ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدَّتِه اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُهٗ حِيْنَ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ وَانْصَرَفَ وَ هُوَ عَلٰى رَاحِلَتِه وَ مَعَهٗ بِلَالٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اُسَامَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَدُهُمَا يَقُوْدُ بِه رَاحِلَتَهٗ وَ الْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ عَلٰى رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّمْسِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلًا كَثِيْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُّجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔

(۳۱۳۸) حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی حضرت اُمّ الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اُمّ الحصین رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ تو میں نے آپ کو دیکھا جس وقت کہ آپ جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار رہے ہیں۔ اس حال میں کہ آپ اپنی سواری پر سوار تھے اور بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ تھے ان دونوں میں سے ایک سواری کی مہار پکڑے جا رہا تھا اور دوسرے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر اپنا کپڑا بلند کیا ہوا تھا تا کہ آپ گرمی کی شدت سے بچ رہیں۔ اُمّ حصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی باتیں ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے سنا کہ آپ فرما رہے ہیں کہ اگر ایک حبشی غلام بھی تم پر حاکم مقرر ہو۔ اُمّ الحصینؓ فرماتی ہیں کہ وہ سیاہ فام اللہ کی کتاب سے تمہاری راہنمائی کرے تو اس سے سنو اور اس کی اطاعت کرو۔

(۳۱۳۹)وَ حَدَّثَنِىْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِىِّ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ فَرَاَيْتُ اُسَامَةَ وَ بِلَالًا وَ اَحَدُهُمَا آخِذٌ بِخِطَامِ نَاقَةِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ الْاٰخَرُ رَافِعٌ ثَوْبَهٗ يَسْتُرُهٗ مِنَ الْحَرِّ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَاسْمُ اَبِىْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ خَالِدُ بْنُ اَبِىْ يَزِيْدَ وَّ هُوَ خَالُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ رَوٰى عَنْهُ وَكِيْعٌ وَّ الْحَجَّاجُ الْاَعْوَرُ۔

(۳۱۳۹) حضرت اُمّ الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع کے موقعے پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو میں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ کہ ان دونوں میں سے ایک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی لگام پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے اپنا کپڑا بلند کیا ہوا تھا۔ تا کہ آپ گرمی سے محفوظ رہیں یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔

۵۵۲: باب اِسْتِحْبَابِ كَوْنِ حَصَى الْجِمَارِ بِقَدْرِ حَصَى الْخَذْفِ

باب: ٹھیکری کے بقدر کنکریاں مارنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۱۴۰)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

(۳۱۴۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیکری کے برابر جمرہ پر کنکریاں ماریں۔

۵۵۳: باب بَيَانِ وَقْتِ اسْتِحْبَابِ الرَّمْيِ

باب: کنکریاں مارنے کے مستحب وقت کے بیان میں

(۳۱۴۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ وَ ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَّ اَمَّا بَعْدُ فَاِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

(۳۱۴۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی والے دن چاشت کے وقت جمرۂ (عقبہ) پر کنکریاں ماریں اور بعد کے دنوں میں سورج کے ڈھلنے کے بعد کنکریاں ماریں۔

(۳۱۴۲) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۳۱۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح (کنکریاں مارتے تھے)۔

۵۵۴: باب بَيَانِ اَنَّ حَصَى الْجِمَارِ سَبْعٌ

باب: جمرات کو سات کنکریاں مارنے کے بیان میں

(۳۱۴۳) وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَ هُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَزَرِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِسْتِجْمَارُ تَوٌّ وَ رَمْيُ الْجِمَارِ تَوٌّ وَ السَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ تَوٌّ وَالطَّوَافُ تَوٌّ وَّ اِذَا اسْتَجْمَرَ اَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَجْمِرْ بِتَوٍّ۔

(۳۱۴۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھیلہ سے استنجاء طاق عدد اور جمرات کو کنکریاں بھی طاق اور صفا ومروہ کے درمیان سعی بھی طاق عدد ہے اور طواف بھی طاق عدد ہے۔ اور جب تم میں سے کوئی استنجاء کرے تو اسے چاہئے کہ طاق عدد سے کرے۔

۵۵۵: باب تَفْضِيْلِ الْحَلْقِ عَلَى التَّقْصِيْرِ وَ جَوَازِ التَّقْصِيْرِ

باب: قصر سے حلق کی زیادہ فضیلت ہے اور قصر کے جواز کے بیان میں

(۳۱۴۴) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ حَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَ قَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً اَوْ

(۳۱۴۴) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حلق کرایا (سر منڈایا) اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک جماعت نے حلق کرایا اور کچھ نے قصر (یعنی بال کٹوائے) حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قصر یعنی بال کٹوانے

مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

والوں پر بھی۔

(۳۱۴۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَالْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ۔

(۳۱۴۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول اور قصر کرانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا اے اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم عرض کیا اے اللہ کے رسول اور قصر کرانے والوں پر؟ آپ نے فرمایا اور قصر کرانے والوں پر بھی۔

(۳۱۴۶)اَخْبَرَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا وَ الْمُقَصِّرِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ۔

(۳۱۴۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور قصر کرانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ حلق کرانے والوں پر رحم فرمائے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اور قصر کرانے والوں پر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قصر کرانے والوں پر بھی۔

(۳۱۴۷)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ وَ الْمُقَصِّرِيْنَ۔

(۳۱۴۷) اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی اسی طرح ہے اس میں آپ نے چوتھی مرتبہ فرمایا اور قصر کرانے والوں یعنی بال کتروانے والوں پر بھی۔ (رحم فرما)

(۳۱۴۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِيْنَ۔

(۳۱۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اور قصر کرانے والے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور قصر کرانے والے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور قصر کرانے والوں (کی بھی مغفرت فرما)

(۳۱۴۹)وَ حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ

(۳۱۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ

حَدَّثَنَا رَوْحٌ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

علیہ وسلم سے اس طرح حدیث مبارکہ نقل فرمائی۔

(۳۱۵۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ دَعَا لِلْمُحَلِّقِيْنَ ثَلَاثًا وَّ لِلْمُقَصِّرِيْنَ مَرَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَمْ يَقُلْ وَكِيْعٌ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(۳۱۵۰)حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ اپنی دادی سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں حلق کرانے والوں کے بارے میں تین مرتبہ دُعا فرمائی اور قصر (یعنی بال کٹوانے والوں کے لئے) ایک مرتبہ دُعا فرمائی اور وکیع نے فی حجۃ الوداع نہیں کہا۔

(۳۱۵۱)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ كِلَاهُمَا عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَلَقَ رَاْسَهٗ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(۳۱۵۱)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اپنے سر کا حلق کرایا (یعنی منڈایا)

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حج یا عمرہ کے بعد احرام سے حلال ہونے کیلئے حلق کروانا یعنی سر منڈانا افضل ہے اور ایسے لوگوں کیلئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم اور مغفرت کی دُعا فرمائی ہے گوکہ قصر یعنی بال کٹوانے سے بھی فریضہ کی ادائیگی ہو جاتی ہے لیکن افضل حلق کروانا ہے واللہ اعلم بالصواب اور دائیں طرف سے سر منڈانا مستحب ہے۔

۵۵۶:باب بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ يَوْمَ النَّحْرِ اَنْ يَّرْمِيَ ثُمَّ يَنْحَرَ ثُمَّ يَحْلِقَ وَ الْاِبْتِدَآءِ فِي الْحَلْقِ بِالْجَانِبِ الْاَيْمَنِ مِنْ رَّاْسِ الْمَحْلُوْقِ

باب: قربانی کے دن کنکریاں مارنے پھر قربانی کرنے پھر حلق کرانے اور حلق میں دائیں جانب سے سر منڈانا شروع کرنے کی سنت کے بیان میں

(۳۱۵۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى مِنًى فَاَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰى مَنْزِلَهٗ بِمِنًى وَ نَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَ اَشَارَ اِلٰى جَانِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ الْاَيْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ يُعْطِيْهِ النَّاسَ۔

(۳۱۵۲)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے تو (پہلے) جمرۃ (عقبہ) پر آئے اور اسے کنکریاں ماریں پھر آپ منیٰ میں اپنی ٹھہرنے کی جگہ تشریف لائے اور قربانی کی۔ پھر حجام سے فرمایا کہ (استرہ) پکڑ اور دائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا (کہ دائیں طرف سے شروع کرو) پھر بائیں طرف سے پھر آپ نے وہ بال لوگوں کو عطا فرمائے۔

(۳۱۵۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ

(۳۱۵۳)حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ روایت ہے اور اس روایت میں ہے کہ آپ نے حجام سے فرمایا اور آپ نے ہاتھ کے ساتھ دائیں جانب کی طرف۔ (سے شروع کرنے کا)

لِلْحَلَّاقِ هَا وَ اَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْمَنِ هٰكَذَا فَقَسَمَ شَعَرَهٗ بَيْنَ مَنْ يَّلِيْهِ قَالَ ثُمَّ اَشَارَ اِلَى الْحَلَّاقِ وَ اِلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ اَمَّا فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ كُرَيْبٍ قَالَ فَبَدَءَ بِالشِّقِّ الْاَيْمَنِ فَوَزَّعَهُ الشَّعَرَةَ وَ الشَّعَرَتَيْنِ بَيْنَ النَّاسِ ثُمَّ قَالَ بِالْاَيْسَرِ فَصَنَعَ بِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ هٰهُنَا اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَدَفَعَهٗ اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

اشارہ فرمایا اور آپ نے ان بالوں کو جو کہ آپ کے قریب تھے ان میں تقسیم فرمایا۔ آپ نے پھر حجام کو بائیں جانب کی طرف اشارہ فرمایا تو اس نے وہ مونڈے تو آپ نے وہ بال حضرت اُمِّ سلیم رضی اللہ عنہا کو عطا فرمائے۔ اور ابوکریب کی روایت میں ہے کہ آپ نے دائیں طرف سے شروع فرمایا اور ایک ایک اور دو دو بال لوگوں کے درمیان تقسیم فرمائے۔ پھر آپ نے بائیں طرف سے بھی اسی طرح کیا پھر آپ نے فرمایا یہاں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ہیں تو وہ بال ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو عطا فرما دیئے۔

(۳۱۵۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْبُدْنِ فَنَحَرَهَا وَ الْحَجَّامُ جَالِسٌ وَ قَالَ بِيَدِهٖ عَنْ رَّاْسِهٖ فَحَلَقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَقَسَمَهٗ فِيْمَنْ يَّلِيْهِ ثُمَّ قَالَ اَحْلِقِ الشِّقَّ الْاٰخَرَ فَقَالَ اَيْنَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ۔

(۳۱۵۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں ماریں۔ پھر آپ اونٹوں کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو قربان کیا اور حجام بیٹھے تھے اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر کے بارے میں فرمایا تو اس نے دائیں طرف سے بال مونڈ دیئے تو آپ نے ان بالوں کو جو آپ کے قریب تھے ان میں تقسیم فرما دیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دوسری طرف سے مونڈ دے اور فرمایا کہ ابوطلحہ کہاں ہے تو آپ نے یہ بال ان کو عطا فرما دیئے۔

(۳۱۵۵) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَسَّانَ يُّخْبِرُ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَمٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَ نَحَرَ نُسُكَهٗ وَ حَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْاَيْمَنَ فَحَلَقَهٗ ثُمَّ دَعَا اَبَا طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْاَيْسَرَ فَقَالَ احْلِقْ فَحَلَقَهٗ فَاَعْطَاهُ اَبَا طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

(۳۱۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور قربانی ذبح کر لی۔ تو آپ نے اپنی دائیں جانب حجام کے سامنے کی تو اس نے وہ مونڈ دی۔ پھر آپ نے حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں یہ بال عطا فرمائے۔ پھر آپ نے اپنی بائیں جانب حجام کے سامنے کی اور اسے فرمایا کہ اسے مونڈ دے تو اس نے مونڈ دیئے تو آپ نے یہ بال حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو دے کر فرمایا کہ ان کو لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

۵۵۷: باب جَوَازِ تَقْدِيْمِ الذَّبْحِ عَلَى الرَّمْيِ وَ الْحَلْقِ عَلَى الذَّبْحِ وَ عَلٰى

باب: رمی سے پہلے قربانی ذبح کرنے اور قربانی ذبح کرنے سے پہلے حلق کرانے اور ان سب پر

الرَّمْيِ وَ تَقْدِيْمِ الطَّوَافِ عَلَيْهَا كُلِّهَا

(۳۱۵۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُوْنَهٗ فَجَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ ثُمَّ جَآءَ ہٗ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ فَمَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَ لَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

طواف کو مقدم کرنے کے بیان میں

(۳۱۵۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں منیٰ میں ٹھہرے۔ تاکہ لوگ آپ سے (مسائل وغیرہ) پوچھ سکیں تو ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق یعنی سر منڈا لیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں۔ اب قربانی ذبح کر لو۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔ تو آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مار لو۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس عمل کو بھی آگے پیچھے کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اب کر لو۔

(۳۱۵۷)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْاَلُوْنَهٗ فَيَقُوْلُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَشْعُرُ اَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ الرَّمْيِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَ طَفِقَ اٰخَرُ يَقُوْلُ اِنِّيْ لَمْ اَشْعُرْ اَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَيَقُوْلُ انْحَرْ وَلَا حَرَجَ فَمَا سَمِعْتُهٗ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ اَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ وَ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيْمِ بَعْضِ الْاُمُوْرِ قَبْلَ بَعْضٍ وَ اَشْبَاهِهَا اِلَّا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْعَلُوْا ذٰلِكَ وَ لَا حَرَجَ۔

(۳۱۵۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر کھڑے ہوئے تھے۔ تو لوگوں نے آپ سے پوچھنا شروع کر دیا ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے معلوم نہیں تھا کہ کنکریاں قربانی سے پہلے ماری جاتی ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اب کنکریاں مار لو اور کوئی حرج نہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دوسرے آدمی نے آ کر کہا کہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ قربانی سر منڈانے سے پہلے کی جاتی ہے اور میں نے قربانی کرنے سے پہلے سر منڈا لیا ہے۔ آپ نے فرمایا قربانی اب کر لو اور کوئی حرج نہیں (عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) اس دن آپ سے کسی بھی کام کو آگے پیچھے بھول کر یا جہالت کی بناء پر کرنے کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان تمام کاموں کے بارے میں) فرمایا کہ اب کر لو کوئی حرج نہیں۔

(۳۱۵۸)وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

(۳۱۵۸) حضرت زہری رحمہ اللہ سے آخر تک اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۱۵۹)وَ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ طَلْحَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَاهُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَّ كَذَا وَ كَذَا قَبْلَ كَذَا وَ كَذَا ثُمَّ جَآءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ اَحْسِبُ اَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ قَالَ افْعَلْ وَلَاحَرَجَ۔

(۳۱۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے قربانی کے دن خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول میں جانتا نہیں تھا کہ فلاں فلاں عمل فلاں فلاں عمل سے پہلے ہے۔ پھر ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرا گمان ہے کہ فلاں عمل فلاں عمل سے پہلے ہے۔ ان تینوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اب کرلو کوئی حرج نہیں۔

(۳۱۶۰)وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِيُّ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا رِوَايَةُ ابْنِ بَكْرٍ فَكَرِوَايَةِ عِيْسٰى اِلَّا قَوْلَهُ لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَاِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ ذٰلِكَ وَ اَمَّا يَحْيَى الْاُمَوِيُّ فَفِيْ رِوَايَتِهِ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ نَحَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ وَ اَشْبَاهَ ذٰلِكَ۔

(۳۱۶۰) حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ روایت ہے باقی اس میں تین کا ذکر نہیں اور یحییٰ اموی کی روایت میں یہ ہے کہ میں نے قربانی کرنے سے پہلے حلق کرایا اور میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی۔

(۳۱۶۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَذْبَحَ قَالَ فَاذْبَحْ وَلَا حَرَجَ قَالَ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

(۳۱۶۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے حلق کرلیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اب قربانی کرلو اور کوئی حرج نہیں (اسی طرح ایک اور آدمی نے آکر) عرض کیا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اب کنکریاں مارلو اور کوئی حرج نہیں۔

(۳۱۶۲)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى نَاقَةٍ بِمِنًى فَجَآءَهُ رَجُلٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ۔

(۳۱۶۲) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ روایت ہے (اس میں ہے کہ) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منیٰ میں دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہیں کہ آپ کی خدمت میں ایک آدمی آیا۔ آگے ابن عیینہ کی حدیث کی طرح ہے۔

(۳۱۶۳)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

(۳۱۶۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ایک آدمی قربانی کے دن آیا اور آپ جمرہ کے پاس کھڑے تھے۔ تو اس آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے حلق کر لیا

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اَتَاهُ رَجُلٌ يَّوْمَ النَّحْرِ وَ هُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَ لَا حَرَجَ وَ اَتَاهُ اٰخَرُ فَقَالَ اِنِّىْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَ لَا حَرَجَ وَ اَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ اِنِّىْ اَفَضْتُ اِلَى الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِىَ قَالَ ارْمِ وَ لَا حَرَجَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُهٗ سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَىْءٍ اِلَّا قَالَ افْعَلُوْا وَ لَا حَرَجَ۔

ہے۔آپ نے فرمایا اب کنکریاں مارلواور کوئی حرج نہیں۔اور ایک دوسرا آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی ذبح کر لی ہے۔آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔(اسی طرح) ایک تیسرا آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے بیت اللہ کا طواف افاضہ کر لیا ہے۔آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں اب کنکریاں مارلو۔راوی کہتے ہیں کہ اس دن میں نے نہیں دیکھا کہ آپ سے کسی بھی عمل کے بارے میں پوچھا گیا ہو سوائے اس کے کہ آپ نے فرمایا کہ کوئی حرج نہیں اب کرلو۔

(۳۱۶۴)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قِيْلَ لَهٗ فِى الذَّبْحِ وَ الْحَلْقِ وَ الرَّمْىِ وَ التَّقْدِيْمِ وَ التَّاْخِيْرِ فَقَالَ لَا حَرَجَ۔

(۳۱۶۴)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذبح اور حلق کرانے اور کنکریاں مارنے کے بارے میں آگے پیچھے (یعنی ترتیب) کے بارے میں پوچھا گیا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی گناہ نہیں۔

خلاصۃ الباب: حاجی کے لیے قربانی والے دن چار اعمال کرنے واجب ہیں: (۱) جمرۂ عقبہ کی رمی' (۲) قربانی' (۳) حلق یا قصر' (۴) طواف زیارت۔علماء کرام کا اس ترتیب پر اجماع ہے کیونکہ اس باب سے پہلے گزشتہ باب کی پہلی حدیث جس کے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے دن اعمال مبارک اس ترتیب سے بیان کیے ہیں لیکن اس باب کی احادیث میں جو تقدیم و تاخیر کا ذکر ہے اس کے جواز میں کوئی شبہ نہیں لیکن بعض صورتوں میں اس تقدیم و تاخیر سے دم واجب ہو جاتا ہے۔(مزید تفصیل کے لیے فقہ کی کتب دیکھیں)۔

۵۵۸:باب اِسْتِحْبَابِ طَوَافِ الْاِفَاضَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

باب:قربانی والے دن طواف افاضہ کے استحباب میں

(۳۱۶۵)وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَفَاضَ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَلَّى الظُّهْرَ بِمِنًى قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُفِيْضُ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيُصَلِّى الظُّهْرَ بِمِنًى وَ يَذْكُرُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهٗ۔

(۳۱۶۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی والے دن (طواف) افاضہ کیا پھر آپ لوٹے اور منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھی۔حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی قربانی والے دن طواف افاضہ کرتے تھے۔پھر لوٹتے اور منیٰ میں ظہر کی نماز پڑھتے اور فرماتے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا ہے۔

۵۵۹:باب اسْتِحْبَابُ النُّزُوْلِ

باب:وادیٔ محصب میں اُترنے کے استحباب کے

بِالْمُحَصَّبِ يَوْمَ النَّفْرِ

بیان میں

(۳۱۶۶)وَ حَدَّثَنِی زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُلْتُ اَخْبِرْنِی بِشَیْءٍ عَقَلْتَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَاَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ اِفْعَلْ مَا يَفْعَلُ اُمَرَآءُكَ۔

(۳۱۶۶)حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا میں نے عرض کیا کہ مجھے خبر دیں کہ ترویہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز کہاں پڑھی؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ منیٰ میں میں نے عرض کیا کہ روانگی والے دن عصر کی نماز آپ نے کہاں پڑھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ وادیٔ ابطح میں پھر فرمایا کہ تو وہی کر جو تیرے حکمران تجھے کرنے کا حکم دیتے ہیں۔

(۳۱۶۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ وَ اَبَا بَكْرٍ وَّ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ۔

(۳۱۶۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ابطح کی وادی میں اُترا کرتے تھے۔

(۳۱۶۸)وَ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى التَّحْصِيْبَ سُنَّةً وَ كَانَ يُصَلِّی الظُّهْرَ يَوْمَ النَّفْرِ بِالْحَصْبَةِ قَالَ نَافِعٌ قَدْ حَصَّبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ الْخُلَفَآءُ بَعْدَهٗ۔

(۳۱۶۸)حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وادیٔ محصب میں ٹھہرنے کو سنت خیال کرتے تھے اور ۱۰ قربانی کے دن ظہر کی نماز وادیٔ محصب میں پڑھا کرتے تھے۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء محصب کی وادی میں جاتے تھے۔

(۳۱۶۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ نُزُوْلُ الْاَبْطَحِ لَيْسَ بِسُنَّةٍ اِنَّمَا نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَنَّهٗ كَانَ اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهٖ اِذَا خَرَجَ۔

(۳۱۶۹)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ وادیٔ محصب میں اُترنا کوئی سنت نہیں ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اس لئے ٹھہرے کہ مکہ جاتے وقت آپ کے لئے اس جگہ سے نکلنا آسان تھا۔

(۳۱۷۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِی ابْنَ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبٌ الْمُعَلِّمُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۱۷۰)حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۳۱۷۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ اَنَّ اَبَابَكْرٍ وَّ

(۳۱۷۱)حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ وادیٔ ابطح میں اُترے

عُمَرَ وَ ابْنَ عُمَرَ كَانُوْا يَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُ ذٰلِكَ وَ قَالَتْ اِنَّمَا نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهُ كَانَ مَنْزِلًا اَسْمَحَ لِخُرُوْجِهِ۔

تھے۔ زہری کہتے ہیں کہ مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں خبر دی کہ وہ اس طرح نہیں کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ صرف اس لئے اُترے کہ وہ جگہ واپس روانگی کے لئے زیادہ بہتر تھی۔

(۳۱۷۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ اللَّفْظُ لِاَبِىْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيْبُ بِشَىْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۱۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ وادی محصب میں کچھ نہیں ہے کیونکہ وہ ایک منزل ہے۔ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے۔

(۳۱۷۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ لَمْ يَاْمُرْنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَنْزِلَ الْاَبْطَحَ حِيْنَ خَرَجَ مِنْ مِّنًى وَلٰكِنِّىْ جِئْتُ فَضَرَبْتُ فِيْهِ قُبَّتَهٗ فَجَاءَ فَنَزَلَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِىْ رِوَايَةِ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ وَ فِىْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ وَّ كَانَ عَلٰى ثَقَلِ النَّبِىِّ ﷺ۔

(۳۱۷۳) حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابو رافع نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں وادی ابطح میں اُترنے کا حکم نہیں فرمایا۔ جس وقت کہ آپ منیٰ سے نکلے لیکن میں آیا اور میں نے اس جگہ میں خیمہ لگایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور وہاں اُترے اور ایک روایت میں حضرت ابو رافع کے بارے میں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامان پر تھے۔

(۳۱۷۴)حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ نَنْزِلُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ غَدًا بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

(۳۱۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ نے چاہا تو کل ہم خیف بنی کنانہ میں ٹھہریں گے۔ جس جگہ کافروں نے آپس میں کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

(۳۱۷۵)حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِى الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ بِمِنًى نَازِلُوْنَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِىْ كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ وَ ذٰلِكَ اِنَّ قُرَيْشًا وَّ بَنِىْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ عَلٰى بَنِىْ هَاشِمٍ وَ بَنِى الْمُطَّلِبِ اَنْ لَّا يُنَاكِحُوْهُمْ وَ

(۳۱۷۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور ہم منیٰ میں تھے کہ ہم کل خیف بنی کنانہ میں اُترنے والے ہیں۔ جس جگہ کافروں نے کفر پر قسمیں کھائیں تھیں اور یہ کہ قریش اور بنو کنانہ نے قسم کھائی کہ وہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ نہ نکاح کریں گے اور نہ ہی ان کے ساتھ خرید و فروخت کریں گے۔ جب تک کہ وہ رسول

لَا يُبَايِعُوْهُمْ حَتّٰى يُسْلِمُوْا اِلَيْهِمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْمُحَصَّبَ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے سپرد نہ کر دیں یعنی وہ جگہ وادیٔ محصب تھی۔

(۳۱۷۶)و حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِيْ وَ رْقَاءُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْزِلُنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اِذَا فَتَحَ اللّٰهُ الْخَيْفُ حَيْثُ تَقَاسَمُوْا عَلَى الْكُفْرِ۔

(۳۱۷۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ نے ہمیں فتح عطا فرما دی تو اگر اللہ نے چاہا تو ہم خیف میں ٹھہریں گے۔ جس جگہ کافروں نے کفر پر قسمیں کھائی تھیں۔

۵۶۰: باب وُجُوْبِ الْمَبِيْتِ بِمِنًى لَيَالِيَ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَ التَّرْخِيْصِ فِيْ تَرْكِهٖ لِاَهْلِ السِّقَايَةِ

باب: تشریق کے دنوں میں منیٰ میں رات گزارنے کے وجوب کے بیان میں

(۳۱۷۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ الْعَبَّاسَ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اسْتَاْذَنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ اَجْلِ سِقَايَتِهٖ فَاَذِنَ لَهٗ۔

(۳۱۷۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کی اجازت مانگی کہ منیٰ کی راتوں میں زم زم پلانے کے لئے مکہ میں رات گزاریں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اجازت دے دی۔

(۳۱۷۸)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۱۷۸) حضرت عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایام تشریق میں رات کو منیٰ میں رہنا واجب ہے اور منیٰ آئے اور رمی جمار کے بعد پھر واپس چلا جائے تو اس پر کوئی دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا۔

۵۶۱: باب فَضْلِ الْقِيَامِ بِالسِّقَايَةِ وَ الثَّنَاءِ عَلٰى اَهْلِهَا وَ اِسْتِحْبَابِ الشُّرْبِ مِنْهَا

باب: حج کے دنوں میں پانی پلانے کی فضیلت اور اس سے پینے کے استحباب کے بیان میں

(۳۱۷۹)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيْلُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

(۳۱۷۹) حضرت بکر بن عبداللہ مزنی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں کعبۃ اللہ کے پاس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک دیہاتی آدمی آیا۔ اور اس نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ

مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَاَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى بَنِيْ عَمِّكُمْ يَسْقُوْنَ الْعَسَلَ وَ اللَّبَنَ وَ اَنْتُمْ تَسْقُوْنَ النَّبِيْذَ اَمِنْ حَاجَةٍ بِكُمْ اَوْ مِنْ بُخْلٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا بِنَا مِنْ حَاجَةٍ وَلَا بُخْلٍ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَ خَلْفَهٗ اُسَامَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاسْتَسْقٰى فَاَتَيْنَاهُ بِاِنَاءٍ مِّنْ نَبِيْذٍ فَشَرِبَ وَسَقٰى فَضْلَهٗ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَقَالَ اَحْسَنْتُمْ وَاَجْمَلْتُمْ كَذَا فَاصْنَعُوْا فَلَا نُرِيْدُ نُغَيِّرُ مَا اَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

آپ کے چچا زاد تو شہد اور دودھ پلاتے ہیں اور آپ نبیذ (یعنی کھجوروں کا پانی) پلاتے ہیں؟ کیا اس کی وجہ غربت یا بخل؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا الحمد للہ نہ تو ہم غریب ہیں اور نہ بخیل' (بات دراصل یہ ہے کہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر تشریف لائے اور اسامہ رضی اللہ عنہ (سواری پر) آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ تو آپ نے پانی طلب کیا۔ تو ہم نے آپ کی خدمت میں نبیذ کا برتن پیش کیا' تو آپ نے وہ پیا اور اس میں سے بچا ہوا اسامہ رضی اللہ عنہ نے پیا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے اچھا اور خوب کام کیا تو تم اسی طرح کرو۔ (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو حکم دیا ہے ہم اس میں کوئی تبدیلی نہیں کرنا چاہتے۔

۵۶۴: باب الصَّدَقَةِ بِلُحُوْمِ الْهَدَايَا وَ جُلُوْدِهَا وَ جِلَالِهَا وَ لَا يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنْهَا شَيْئًا وَ جَوَازِ الْاِسْتِنَابَةِ فِي الْقِيَامِ عَلَيْهَا

باب: قربانی کے جانوروں کا گوشت اور ان کی کھال اور ان کی جھول صدقہ کرنے کے بیان میں

(۳۱۸۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقُوْمَ عَلٰى بُدْنِهٖ وَ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِلَحْمِهَا وَ جُلُوْدِهَا وَ اَجِلَّتِهَا وَ اَنْ لَّا اُعْطِيَ الْجَزَّارَ مِنْهَا قَالَ نَحْنُ نُعْطِيْهِ مِنْ عِنْدِنَا۔

(۳۱۸۰) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں قربانی کے اونٹ پر کھڑا رہوں اور یہ کہ میں ان کے گوشت اور ان کی کھال اور ان کی جھول کو صدقہ کردوں اور ان میں سے قصاب کو اس کی مزدوری نہ دوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قصاب کو مزدوری ہم اپنے پاس سے دیں گے۔

(۳۱۸۱) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزَرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۱۸۱) حضرت عبدالکریم جزری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی۔

(۳۱۸۲) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ وَ قَالَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَجْرُ الْجَازِرِ۔

(۳۱۸۲) اس سند کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی لیکن ان دونوں حدیثوں میں قصاب کی اُجرت کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۱۸۳)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوْقٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِی الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ یَّقُوْمَ عَلٰی بُدْنِهٖ وَ اَمَرَهٗ اَنْ یُّقْسِمَ بُدْنَهٗ کُلَّهَا لُحُوْمَهَا وَجُلُوْدَهَا وَ جِلَالَهَا فِی الْمَسَاکِیْنِ وَ لَا یُعْطِیَ فِیْ جِزَارَتِهَا مِنْهَا شَیْئًا۔

(۳۱۸۳)حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ قربانی کے اونٹوں پر کھڑے رہیں اور ان کو یہ بھی حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹ کا گوشت اور اس کی کھال اور اس کے جھول مساکین میں تقسیم کر دیں اور ان میں سے قصاب کو اُجرت نہ دیں۔

(۳۱۸۴)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْکَرِیْمِ بْنُ مَالِکٍ الْجَزَرِیُّ اَنَّ مُجَاهِدًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ لَیْلٰی اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَمَرَهٗ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۱۸۴)اس سند کے ساتھ یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ خبر دیتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب نے خبر دی کہ نبی ﷺ نے ان کو اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا۔

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے قربانی کے متعلقہ بہت سے مسائل معلوم ہوئے' ان میں سے سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ قصاب کو مزدوری قربانی کے گوشت میں سے نہیں دی جائے گی اور نہ ہی قربانی کے جانور میں سے کوئی چیز کھال وغیرہ مزدوری میں دی جائے گی بلکہ علیحدہ اپنے پاس سے مزدوری دینا ہوگی اور قربانی کا گوشت خود بھی کھایا جا سکتا ہے اور اس کی کھال اپنے استعمال میں لائی جا سکتی ہے لیکن اگر کھال فروخت کر دی تو اس کی قیمت اپنے استعمال میں لانا جائز نہیں' واللہ اعلم بالصواب۔

۵۶۳: باب جَوَازِ الْاِشْتِرَاکِ فِی الْهَدْیِ

باب: قربانی کے جانوروں (اونٹ اور گائے) میں اشتراک کے جواز کے بیان میں

(۳۱۸۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا مَالِکٌ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِکٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(۳۱۸۵)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ والے سال سات آدمیوں کی طرف سے ایک اونٹ نحر کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے بھی ذبح کی۔

(۳۱۸۶)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُهِلِّیْنَ بِالْحَجِّ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۳۱۸۶)حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ کے ساتھ حج کا احرام باندھے ہوئے (تلبیہ کہتے ہوئے) نکلے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اونٹ اور گائے کی قربانیوں میں سات' سات آدمی شریک ہو جائیں۔

اَنْ نَشْتَرِكَ فِی الْاِبِلِ وَ الْبَقَرِ كُلُّ سَبْعَةٍ مِّنَّا فِیْ بَدَنَةٍ۔

(۳۱۸۷)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَحَرْنَا الْبَعِیْرَ عَنْ سَبْعَةٍ وَّ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

(۳۱۸۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا' تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے اونٹ ذبح کیا اور سات آدمیوں کی طرف سے ہی گائے ذبح کی۔

(۳۱۸۸)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَكْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْحَجِّ وَ الْعُمْرَةِ كُلُّ سَبْعَةٍ فِیْ بَدَنَةٍ فَقَالَ رَجُلٌ لِّجَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَیُشْتَرَكُ فِی الْبَدَنَةِ مَا یُشْتَرَكُ فِی الْجَزُوْرِ قَالَ مَا هِیَ اِلَّا مِنَ الْبُدْنِ وَ حَضَرَ جَابِرٌ الْحُدَیْبِیَةَ قَالَ نَحَرْنَا یَوْمَئِذٍ سَبْعِیْنَ بَدَنَةً اشْتَرَكْنَا كُلُّ سَبْعَةٍ فِیْ بَدَنَةٍ۔

(۳۱۸۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج اور عمرے میں شریک تھے۔ سات' سات آدمی قربانی کے ایک اونٹ میں شریک ہو گئے۔ تو ایک آدمی نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا جیسے قربانی کے اونٹ میں ہم شریک ہو سکتے ہیں۔ بعد میں خریدے گئے جانوروں میں بھی شرکت درست ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلے والے اور بعد میں خریدے گئے اونٹوں کا ایک ہی حکم ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ حدیبیہ میں حاضر تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس طرح ستر اونٹ ذبح کئے اور ہر اونٹ میں سات' سات آدمی شریک تھے۔

(۳۱۸۹)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یُحَدِّثُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فَاَمَرَنَا اِذَا اَحْلَلْنَا اَنْ نُّهْدِیَ وَ یَجْتَمِعَ النَّفَرُ مِنَّا فِی الْهَدِیَّةِ وَ ذٰلِكَ حِیْنَ اَمَرَهُمْ اَنْ یَّحِلُّوْا مِنْ حَجِّهِمْ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(۳۱۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم حلال ہوں تو قربانی کریں۔ اور ہم میں سے چند آدمی قربانی کے جانور (اونٹ یا گائے) میں اکٹھے ہو جائیں اور آپ نے ان کو یہ حکم اس وقت فرمایا جس وقت کہ وہ اپنے حج سے حلال ہوں (یعنی احرام کھولیں)

(۳۱۹۰)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعُمْرَةِ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ نَشْتَرِكُ فِیْهَا۔

(۳۱۹۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کیا کرتے تھے۔ اور ہم ایک گائے ذبح کرتے تھے کہ جس میں سات حصہ دار شریک ہوتے تھے۔

(۳۱۹۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ زَكَرِیَّا ابْنِ اَبِیْ زَآئِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَآئِشَةَ بَقَرَةً یَّوْمَ النَّحْرِ۔

(۳۱۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف سے (یوم النحر) قربانی کے دن ایک گائے ذبح کی۔

(۳۱۹۲)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ يَحْيَى الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نِّسَائِهٖ وَ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ بَقَرَةً فِیْ حَجَّتِهٖ۔

(۳۱۹۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کی طرف سے اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے اپنے حج میں ایک گائے نحر کی (یعنی ذبح کی)

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے قربانی کے جانور اُونٹ یا گائے میں سات حصہ داروں کا شریک ہو کر قربانی کرنے کا جواز معلوم ہوا اور علماء نے یہ مسئلہ بھی لکھا ہے کہ اگر سات حصہ داروں میں سے کسی کی نیت بھی اگر گوشت وغیرہ کھانے کی ہوئی تو پھر وہ قربانی کسی کی طرف سے بھی درست نہ ہوگی۔ اس لیے ضروری ہے کہ تمام حصہ داروں کی نیت صرف اور صرف اللہ کا قرب اور اللہ کی رضا حاصل کرنا ہو۔واللہ اعلم۔

۵۶۴: باب اِسْتِحْبَابِ نَحْرِ الْاِبِلِ قِيَامًا مُقَيَّدَةً

باب: کھڑے کھڑے اونٹ کے پاؤں باندھ کر اونٹ کو نحر کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۱۹۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَتٰى عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يَنْحَرُ بَدَنَتَهٗ بَارِكَةً فَقَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُّقَيَّدَةً سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۱۹۳) حضرت زیاد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کے پاس آئے کہ وہ قربانی کے اونٹ کو بٹھا کر نحر کر رہا ہے۔ تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ اسے کھڑا کر کے اس کے پاؤں باندھ کر اسے نحر کرو۔ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی سنت ہے۔

۵۶۵: باب اِسْتِحْبَابِ بَعْثِ الْهَدْیِ اِلَى الْحَرَمِ لِمَنْ لَّا يُرِيْدُ الذَّهَابَ بِنَفْسِهٖ وَ اسْتِحْبَابِ تَقْلِيْدِهٖ وَ فَتْلِ الْقَلَائِدِ وَاَنَّ بَاعِثَهٗ لَا يَصِيْرُ مُحْرِمًا وَّ لَا يَحْرُمُ عَلَيْهِ شَیْءٌ بِذٰلِكَ

باب: بذاتِ خود حرم نہ جانے والوں کے لئے قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈال کر بھیجنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۱۹۴)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُهْدِیْ

(۳۱۹۴) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرہ بنت عبدالرحمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ سے قربانی کا جانور (بھیجا تھا) اور میں نے خود ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا تھا۔ پھر آپ جانور کے بھیجنے کے بعد

مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِهِ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِّمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

ان چیزوں میں سے کسی سے نہیں بچتے تھے کہ جن سے احرام والا بچتا تھا۔

(۳۱۹۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۱۹۵) حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۱۹۶)وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيَّ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِهٖ۔

(۳۱۹۶) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ گویا کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار بنا کر ڈالا کرتی تھی۔

(۳۱۹۷)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ هَاتَيْنِ ثُمَّ لَا يَعْتَزِلُ شَيْئًا وَّلَا يَتْرُكُهٗ۔

(۳۱۹۷) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے ہاتھوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بناتی تھی۔ پھر آپ نہ کسی چیز سے بچتے تھے اور نہ ہی کسی چیز کو ترک کرتے تھے۔

(۳۱۹۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ اَشْعَرَهَا وَ قَلَّدَهَا ثُمَّ بَعَثَ بِهَا اِلَى الْبَيْتِ وَ اَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهٗ حِلًّا۔

(۳۱۹۸) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے اونٹوں کے ہار بناتی تھی۔ پھر آپ ان کے کوہان چیرتے اور ان کے گلے میں ہار ڈالتے۔ پھر آپ اسے بیت اللہ کی طرف بھیجتے اور آپ مدینہ میں ٹھہرتے تو آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو آپ کے لئے حلال تھی۔

(۳۱۹۹)وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ وَ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْعَثُ بِالْهَدْيِ اَفْتِلُ قَلَائِدَهَا بِيَدَيَّ ثُمَّ لَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ لَا يُمْسِكُ عَنْهُ الْحَلَالُ۔

(۳۱۹۹) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا جانور بھیجا کرتے تھے اور میں اپنے ہاتھوں سے ہار بنا کر اس کے گلے میں ڈالا کرتی تھی۔ پھر آپ کسی چیز کو نہ چھوڑتے کہ جس کو حلال نہ چھوڑتا ہو۔

(۳۲۰۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا فَاَصْبَحَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالًا يَاْتِيْ مَا يَاْتِيْ

(۳۲۰۰) اُمّ المؤمنین (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں یہ ہار اس اون سے بناتی تھی جو ہمارے پاس تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو حلال ہی تھے۔ تو جس طرح ایک حلال آدمی اپنی اہلیہ سے متمتع ہوتا ہے تو آپ بھی اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس

الْحَلَالُ مِنْ اَهْلِهٖ اَوْ يَاْتِیْ مَا يَاْتِی الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ۔

آتے۔

(۳۲۰۱)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ اَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يُقِيْمُ فِيْنَا حَلَالًا۔

(۳۲۰۱)حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میرا خیال ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں کے جانوروں کے ہار بکریوں کی اون سے بنتی تھی۔ آپ ﷺ ان کو بھیجتے تھے تو پھر بھی آپ حلال ہی رہتے۔

(۳۲۰۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْكُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا فَتَلْتُ الْقَلَائِدَ لِهَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهٗ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهٖ ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُ الْمُحْرِمُ۔

(۳۲۰۲)حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے جانوروں کے ہار زیادہ تر میں ہی بناتی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان جانوروں کے گلوں میں ڈال کر انہیں بھیجتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرتے اور ان چیزوں میں سے کسی چیز سے نہیں بچتے تھے کہ جن سے احرام والا بچتا ہے۔

(۳۲۰۳)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْكُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهْدٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً اِلَى الْبَيْتِ غَنَمًا فَقَلَّدَهَا۔

(۳۲۰۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بیت اللہ کی طرف قربانی کے جانور بھیجے تو ان کی گردنوں میں ہار ڈالے تھے۔

(۳۲۰۴)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاءَ فَنُرْسِلُ بِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَلَالٌ لَمْ يَحْرُمْ مِنْهُ شَیْءٌ۔

(۳۲۰۴)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہم بکریوں کی گردنوں میں ہار ڈال کر انہیں بھیجا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال ہی رہتے تھے اور کسی چیز کو اپنے اوپر حرام نہیں کرتے تھے۔

(۳۲۰۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ابْنَ زِيَادٍ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَنْ اَهْدٰى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتّٰى يُنْحَرَ الْهَدْیُ وَ قَدْ بَعَثْتُ بِهَدْيِیْ فَاكْتُبِیْ اِلَیَّ بِاَمْرِكِ قَالَتْ عَمْرَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَا

(۳۲۰۵)حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ خبر دیتی ہیں کہ ابن زیاد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف لکھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس آدمی نے قربانی کا جانور روانہ کر دیا اُس پر وہ سب کچھ حرام ہے کہ جو کچھ ایک حاجی پر احرام کی وجہ سے حرام ہوتا ہے۔ جب تک کہ وہ قربانی کا جانور ذبح نہ ہو جائے۔ تو میں نے بھی قربانی کا جانور بھیجا ہے۔ تو آپ اس مسئلہ کے بارے میں اپنا حکم مجھے لکھ کر بھیجیں۔ حضرت عمرہ

فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ اَبِيْ فَلَمْ يَحْرُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهٗ حَتّٰى نُحِرَ الْهَدْيُ۔

رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فرمانا (درست) نہیں۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہار بناتی تھی۔ پھر آپ ان کو میرے باپ کے ساتھ (مکہ) بھیج دیتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز حرام نہ ہوتی جن کو اللہ نے آپ کے لئے حلال کیا ہو۔ جب تک کہ قربانی کا جانور ذبح نہ کر لیا جاتا۔

(۳۲۰۶)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ هِيَ مِنْ وَّرَآءِ الْحِجَابِ تُصَفِّقُ وَ تَقُوْلُ كُنْتُ اَفْتِلُ قَلَآئِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا وَ مَا يُمْسِكُ عَنْ شَيْءٍ مِّمَّا يُمْسِكُ عَنْهُ الْمُحْرِمُ حَتّٰى يُنْحَرَ هَدْيُهٗ۔

(۳۲۰۶) حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ وہ پردہ کے پیچھے سے دستک دیتے ہوئے فرما رہی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے جانوروں کے ہار میں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا کرتی تھی۔ پھر آپ ان کو بھیجا کرتے اور آپ ان چیزوں میں کسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے کہ جن کو احرام والا نہیں چھوڑتا جب تک کہ آپ کی قربانی کا جانور ذبح نہ ہو جاتا۔

(۳۲۰۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا دَاوُدُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا كِلَاهُمَا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۳۲۰۷) اس سند کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو آدمی خود حرم میں نہ جا سکتا ہو تو وہ ہدی یعنی اونٹ یا گائے کو قلادہ ڈال کر حرم بھیج سکتا ہے' بکری وغیرہ کو قلادہ ڈالنا سنت نہیں اور علماء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قربانی کا جانور قلادہ ڈال کر حرم بھیجنے والا خود محرم نہیں ہوگا' واللہ اعلم۔

۵۲۲: باب جَوَازِ رُكُوْبِ الْبُدْنَةِ الْمُهْدَاةِ لِمَنِ احْتَاجَ اِلَيْهَا

باب: شدید مجبوری کی حالت میں قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے جواز کے بیان میں

(۳۲۰۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى رَجُلًا يَسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِيْ

(۳۲۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قربانی کے اُونٹ کو (پیچھے سے ہانکتا ہوا) لے کر جا رہا ہے۔ آپ نے اُس سے فرمایا: سوار ہو جا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اُونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: سوار ہو جا اور آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: تجھ میں

الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

خرابی ہو۔(سوار ہو جا)

(۳۲۰۹)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَسُوْقُ بَدَنَةً مُقَلَّدَةً۔

(۳۲۰۹)حضرت ابوالزناد سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ اس روایت میں ہے کہ ایک آدمی قربانی کے اونٹ کو ہانکتا ہوا لے کر جا رہا تھا اس حال میں کہ اس کے گلے میں ہار ڈالا ہوا تھا۔

(۳۲۱۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَقَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَّسُوْقُ بَدَنَةً مُّقَلَّدَةً قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا فَقَالَ بَدَنَةٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ ارْكَبْهَا۔

(۳۲۱۰)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی قربانی کے اُونٹ کو پیچھے سے ہنکاتا ہوا لے کر جا رہا تھا اور اس کی گردن میں ہار ڈالا ہوا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو سوار ہو جا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانی کا اُونٹ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو سوار ہو جا۔ تیرے لیے خرابی ہو سوار ہو جا۔

(۳۲۱۱)وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَسُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ وَاَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهٗ مِنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَّسُوْقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

(۳۲۱۱)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسے آدمی کے پاس سے گزر ہوا کہ وہ قربانی کے اُونٹ کو ہنکاتا ہوا لے کر جا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: سوار ہو جا۔ اُس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: سوار ہو جا۔ اُس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا اُونٹ ہے۔ آپ نے اُسے دو یا تین مرتبہ یہی فرمایا کہ سوار ہو جا۔

(۳۲۱۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِّسْعَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدَنَةٍ اَوْ هَدِيَّةٍ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ اِنَّهَا بَدَنَةٌ اَوْ هَدِيَّةٌ فَقَالَ وَاِنْ۔

(۳۲۱۲)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کوئی قربانی کا اُونٹ یا قربانی کا جانور لے کر گزرا تو آپ نے اُس سے فرمایا سوار ہو جا اُس نے عرض کیا کہ یہ قربانی کا اُونٹ ہے یا کہا کہ یہ قربانی کا جانور ہے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ قربانی کا جانور ہے۔(سوار ہو جا)

(۳۲۱۳)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ الْاَخْنَسِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِبَدَنَةٍ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۳۲۱۳)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قربانی کا اونٹ لے کر گزرا۔ پھر آگے حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۳۲۱۴)وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

(۳۲۱۴)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے قربانی کے جانور کی

سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا سُئِلَ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اِذَا اُلْجِئْتَ اِلَيْهَا حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔

سواریوں کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرماتے ہیں کہ دستور کے مطابق (شدید مجبوری کی حالت میں) جب تک دوسری سواری نہ پاؤ' سوار ہو جاؤ۔

(۳۲۱۵) وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رُكُوْبِ الْهَدْيِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوْفِ حَتّٰى تَجِدَ ظَهْرًا۔

(۳۲۱۵) حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے قربانی کے جانور کی سواریوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے ہیں دستور کے مطابق (شدید مجبوری کی حالت میں) جب تک کہ دوسری سواری نہ ملے' سوار ہو جاؤ۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اونٹ یا جانور قربانی کے لیے مخصوص کر دیا گیا ہو تو ایسے جانوروں پر سخت مجبوری کی حالت میں سواری کی جا سکتی ہے بشرطیکہ اور جانور نہ ملے۔ (عمدۃ القاری ج ا ص ۳۰) اور اکمال العلم و شرح سنوسی ج ۳ ص ۴۵ پر علامہ تورپشتی لکھتے ہیں کہ قربانی کے جانور پر شدید ضرورت کے تحت سواری کے دوران کسی ضرورت یا پیشاب وغیرہ کی وجہ سے نیچے اُتر گیا تو پھر جب تک پہلی جیسی شدید ضرورت پیش نہ آ جائے اُس وقت تک سوار نہ ہو۔

۵۶۷: باب مَا يَفْعَلُ بِالْهَدْيِ اِذَا عَطِبَ فِي الطَّرِيْقِ

باب: قربانی کا جانور (چلتے چلتے) جب راستے میں تھک جائے تو کیا کرے؟

(۳۲۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ الضُّبَعِيِّ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ سَلَمَةَ الْهُذَلِيُّ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَسِنَانُ بْنُ سَلَمَةَ مُعْتَمِرَيْنِ قَالَ وَانْطَلَقَ سِنَانٌ مَعَهُ بِبَدَنَةٍ يَسُوْقُهَا فَاَزْحَفَتْ عَلَيْهِ بِالطَّرِيْقِ فَعَيِيَ بِشَاْنِهَا اِنْ هِيَ اُبْدِعَتْ كَيْفَ يَاْتِيْ بِهَا فَقَالَ لَئِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِيَنَّ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاَضْحَيْتُ فَلَمَّا نَزَلْنَا الْبَطْحَآءَ قَالَ انْطَلِقْ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَتَحَدَّثْ اِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ لَهُ شَاْنَ بَدَنَتِهِ فَقَالَ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتَّ عَشْرَةَ بَدَنَةً مَعَ رَجُلٍ وَاَمَّرَهُ فِيْهَا قَالَ مَضٰى ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا

(۳۲۱۶) حضرت موسیٰ بن سلمہ ہذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور سنان بن سلمہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے چلے۔ راوی کہتے ہیں کہ سنان کے ساتھ قربانی کا ایک اونٹ تھا جسے ہنکاتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ راستے میں وہ اُونٹ تھک کر ٹھہر گیا۔ سنان کہنے لگے کہ اگر یہ اونٹ آگے نہ چلا تو میں کیا کروں گا؟ مجبوراً کہنے لگے کہ اگر میں شہر پہنچ گیا تو اس بارے میں ضرور مسئلہ پوچھوں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب دوپہر کا وقت ہوا اور جب ہم بطحا میں اُترے تو وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف چلے (تا کہ اُن سے اِس سلسلہ میں) بیان کریں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جا کر) اُن سے قربانی کے اُونٹ کا حال بیان کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ قربانی کے سولہ اونٹ ایک آدمی کے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَصْنَعُ بِمَا اُبْدِعَ عَلَيَّ مِنْهَا قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اصْبَغْ نَعْلَيْهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اجْعَلْهُ عَلٰى صَفْحَتِهَا وَلَا تَاْكُلْ مِنْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔

ساتھ بھیجے اور اونٹوں کی خدمت پر اُسے لگا دیا۔ سنان نے عرض کیا کہ کیا وہ آدمی گیا اور پھر واپس لوٹ آیا؟ (ابن عباس ؓ نے) عرض کیا: پھر وہ واپس لوٹ آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر اونٹوں میں سے کوئی تھک جائے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا: اُسے ذبح کرو پھر اس کے گلے میں جو جوتیاں ہیں ان کو خون میں رنگ کر کوہان کے ایک پہلو پر بھی خون کا نشان لگا دینا اور تم اور نہ ہی تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس اونٹ کا گوشت کھائے۔

(۳۲۱۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَبِي التَّيَّاحِ عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بِثَمَانَ عَشَرَةَ بَدَنَةً مَّعَ رَجُلٍ ثُمَّ ذَكَرَهٗ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَوَّلَ الْحَدِيْثِ۔

(۳۲۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کے ساتھ سولہ اونٹوں کو بھیجا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی اور حدیث کا ابتدائی حصہ ذکر نہیں فرمایا۔

(۳۲۱۸)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ ذُؤَيْبًا اَبَا قَبِيْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ مَعَهٗ بِالْبُدْنِ ثُمَّ يَقُوْلُ اِنْ عَطِبَ مِنْهَا شَيْءٌ فَخَشِيْتَ عَلَيْهِ مَوْتًا فَانْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِيْ دَمِهَا ثُمَّ اضْرِبْ بِهٖ صَفْحَتَهَا وَلَا تَطْعَمْهَا اَنْتَ وَلَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ رُفْقَتِكَ۔

(۳۲۱۸) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ حضرت ذویب ابو قبیصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ قربانی کے اونٹ بھیجا کرتے تھے۔ پھر فرماتے کہ اگر ان اونٹوں میں سے کوئی تھک جائے اور تجھے اس کے مرنے کا ڈر ہو تو اُسے ذبح کر دینا پھر اس کے گلے میں پڑی ہوئی جوتی کو اس کے خون میں ڈبو کر اُس کے کوہان کے ایک پہلو پر مارنا مگر تیرے اور تیرے ساتھیوں میں سے کوئی بھی اس کا گوشت نہ کھائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کسی حاجی کے قربانی کا اونٹ یا اور کوئی جانور راستے میں چلتے چلتے تھک جائے اور اس کے مرنے کا خطرہ پیدا ہو جائے تو اسے ذبح کر دیا جائے مگر اس کا گوشت کوئی نہ کھائے۔ علماء فرماتے ہیں کہ یہ حکم نفلی قربانی کا ہے لیکن اگر واجب قربانی کا ایسا جانور ہو تو اُس کا گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

۵۶۸: باب وُجُوْبِ طَوَافِ الْوَدَاعِ وَسُقُوْطِهٖ عَنِ الْحَآئِضِ

باب: طوافِ وداع کے وجوب اور حائضہ عورت سے (طواف) معاف ہونے کے بیان میں

(۳۲۱۹)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ

(۳۲۱۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ اَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهٖ بِالْبَيْتِ قَالَ زُهَيْرٌ يَنْصَرِفُوْنَ كُلَّ وَجْهٍ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ۔

فرمایا کہ لوگ ہر ایک راستے سے واپس پھر جایا کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی واپس نہ جائے جب تک کہ آخر میں بھی بیت اللہ کا طواف نہ کر لے۔ زہیر کی روایت میں ''فی'' کا لفظ نہیں۔

(۳۲۲۰)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّاسُ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ اِلَّا اَنَّهٗ خُفِّفَ عَنِ الْمَرْاَةِ الْحَائِضِ۔

(۳۲۲۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ لوگوں کو حکم دیا گیا کہ وہ آخر میں بیت اللہ کے پاس سے ہو کر جائیں۔ سوائے اُس کے کہ حیض والی عورت سے تخفیف ہو گئی ہے۔

(۳۲۲۱)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذْ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تُفْتِيْ اَنْ تَصْدُرَ الْحَائِضُ قَبْلَ اَنْ يَكُوْنَ اٰخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ اِمَّا لَا فَسَلْ فُلَانَةَ الْاَنْصَارِيَّةَ هَلْ اَمَرَهَا بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَرَجَعَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَضْحَكُ وَهُوَ يَقُوْلُ مَا اَرَاكَ اِلَّا قَدْ صَدَقْتَ۔

(۳۲۲۱) حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرمایا کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ فتویٰ دیتے ہیں کہ حیض والی عورت طواف وداع کرنے سے پہلے بیت اللہ سے واپس آ سکتی ہے؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن سے فرمایا کہ تم میرے اس فتویٰ کو نہیں مانتے تو فلاں انصاری عورت سے پوچھ لو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی حکم دیا تھا؟ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مسکراتے ہوئے آئے اور فرمایا کہ آپ ہمیشہ سچ فرماتے ہیں۔

(۳۲۲۲)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ حَاضَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَذَكَرْتُ حِيْضَتَهَا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا قَدْ كَانَتْ اَفَاضَتْ وَطَافَتْ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَاضَتْ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَنْفِرْ۔

(۳۲۲۲) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا طوافِ افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوگئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ان کے حیض کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وہ ہمیں روک رکھیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ طوافِ افاضہ کر چکی تھیں۔ طوافِ افاضہ کے بعد پھر حائضہ ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر چلیں۔

(۳۲۲۳)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى

(۳۲۲۳) اس سند کے ساتھ ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَحْمَدُ حَدَّثَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَتْ طَمِثَتْ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجُ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَعْدَ مَا اَفَاضَتْ طَاهِرًا بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ۔

روایت ہے کہ (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) فرماتی ہیں کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حجۃ الوداع میں پاکی کی حالت میں طواف افاضہ کرنے کے بعد حائضہ ہوگئیں۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر فرمائی۔

(۳۲۲۴)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ صَفِيَّةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِىِّ۔

(۳۲۲۴)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر فرمایا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حائضہ ہوگئیں ہیں۔ آگے زہری کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۲۲۵)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا اَفْلَحُ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نَتَخَوَّفُ اَنْ تَحِيْضَ صَفِيَّةُ قَبْلَ اَنْ تُفِيْضَ قَالَتْ فَجَآءَ نَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا صَفِيَّةُ قُلْنَا قَدْ اَفَاضَتْ قَالَ فَلَا اِذًا۔

(۳۲۲۵)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ ہمیں ڈر تھا کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا طواف افاضہ سے پہلے حائضہ ہو جائیں گی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا صفیہ ہمیں روک رکھیں گی؟ ہم نے عرض کیا کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب (رُکنا) نہیں۔

(۳۲۲۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَىٍّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ حَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا اَلَمْ تَكُنْ قَدْ طَافَتْ مَعَكُنَّ بِالْبَيْتِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجْنَ۔

(۳۲۲۶)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا حائضہ ہوگئیں ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شاید کہ وہ ہمیں روک رکھیں گی۔ کیا حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے سب کے ساتھ بیت اللہ کا طواف نہیں کیا؟ انہوں نے عرض کیا: ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر نکلو۔

(۳۲۲۷)وَحَدَّثَنِى الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ لَعَلَّهٗ قَالَ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَادَ مِنْ صَفِيَّةَ بَعْضَ

(۳۲۲۷)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے قربت کا ارادہ فرمایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ حائضہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو ہمیں روک رکھیں گی۔

مَا يُرِيْدُ الرَّجُلُ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالُوْا اِنَّهَا حَآئِضٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَاِنَّهَا لَحَابِسَتُنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا قَدْ زَارَتْ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَ فَلْتَنْفِرْ مَعَكُمْ۔

آپ سے عرض کیا گیا کہ اے اللہ کے رسول! وہ تو قربانی والے دن (۱۰ ذی الحجہ) کو طوافِ زیارت کر چکی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تمہارے ساتھ وہ چلیں۔

(۳۲۲۸) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَّنْفِرَ اِذَا صَفِيَّةُ عَلٰى بَابِ خِبَآئِهَا كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً فَقَالَ عَقْرٰى حَلْقٰى اِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ لَهَا اَكُنْتِ اَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَانْفِرِيْ۔

(۳۲۲۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ (مکّہ سے واپس چلیں) تو (دیکھا کہ) دروازے پر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا اُداس اور غمزدہ کھڑی ہیں (حائضہ ہونے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: تو تو ہمیں روک رکھے گی۔ پھر حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ کیا تو نے قربانی کے دن طوافِ افاضہ کر لیا تھا؟ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ہاں! آپ نے فرمایا: تو پھر چلو۔

(۳۲۲۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ الْحَكَمِ غَيْرَ اَنَّهُمَا لَا يَذْكُرَانِ كَئِيْبَةً حَزِيْنَةً۔

(۳۲۲۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں دو لفظ كَئِيْبَةً (اُداس) اور حَزِيْنَةً (غمزدہ) کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے پہلی بات تو یہ معلوم ہوئی کہ طوافِ وداع واجب ہے اور تمام علماء وائمہ کا یہی مسلک ہے لیکن اگر کوئی عورت مکّہ مکرمہ سے روانگی کے وقت حیض میں مبتلا ہو جاتی ہے اور طوافِ وداع نہیں کر سکتی تو ایسی عورت کے لیے طوافِ وداع معاف کر دیا گیا ہے۔ (نووی ج ا ص ۴۲۷)

۵۶۹: باب اِسْتِحْبَابِ دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ لِلْحَآجِّ وَغَيْرِهٖ وَالصَّلٰوةِ فِيْهَا

باب: حاجی اور غیر حاجی کے لئے کعبۃ اللہ میں داخلے اور اس میں نماز پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۲۳۰) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ ثُمَّ مَكَثَ فِيْهَا قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَسَاَلْتُ بِلَالًا حِيْنَ خَرَجَ مَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

(۳۲۳۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبۃ اللہ میں داخل ہوئے (اور آپ کے ساتھ) حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور کعبہ کا دروازہ آپ پر بند ہو گیا پھر آپ دیر تک اندر رہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ جس وقت باہر نکلے تو میں نے اُن سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اندر کیا کیا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ نے دو ستونوں کو اپنے بائیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعَلَ عَمُوْدَيْنِ عَنْ يَسَارِهِ وَعَمُوْدًا عَنْ يَمِيْنِهِ وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَّرَآءَهُ وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلّٰى۔

طرف اور ایک ستون کو اپنے دائیں طرف اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا اور بیت اللہ کے اس وقت چھ ستون تھے۔ پھر آپ نے نماز پڑھی۔

(۳۲۳۱)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ كُلُّهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَبُوْ كَامِلٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَزَلَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ وَاَرْسَلَ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَآءَ بِالْمِفْتَحِ فَفَتَحَ الْبَابَ قَالَ ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَاَمَرَ بِالْبَابِ فَاُغْلِقَ فَلَبِثُوْا فِيْهِ مَلِيًّا ثُمَّ فَتَحَ الْبَابَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَبَادَرْتُ النَّاسَ فَتَلَقَّيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا وَ بِلَالٌ عَلٰى اِثْرِهِ فَقُلْتُ لِبِلَالٍ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَيْنَ قَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ تِلْقَاءَ وَجْهِهِ قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُ كَمْ صَلّٰى۔

(۳۲۳۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن تشریف لائے اور کعبہ کے صحن میں اُترے۔ آپ نے حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا تو وہ چابی لے کر آئے اور دروازہ کھولا۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اُسامہ رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور دروازہ بند کرنے کا حکم دیا گیا پھر آپ کعبہ میں کچھ دیر ٹھہرے رہے پھر دروازہ کھلا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں جلدی میں سب لوگوں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا۔ جب آپ باہر نکلے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے تو میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہاں! میں نے کہا: کہاں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اپنے سامنے کے دو ستونوں کے درمیان۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں یہ بھول گیا کہ میں اُن سے پوچھتا کہ کتنی رکعتیں پڑھی تھیں؟

(۳۲۳۲)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ عَلٰى نَاقَةٍ لِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اَنَاخَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ دَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَقَالَ ائْتِنِيْ بِالْمِفْتَاحِ فَذَهَبَ اِلٰى اُمِّهٖ فَاَبَتْ اَنْ تُعْطِيَهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَتُعْطِيْنَهٗ اَوْ لَيَخْرُجَنَّ هٰذَا السَّيْفُ مِنْ صُلْبِيْ قَالَ فَاَعْطَتْهُ اِيَّاهُ فَجَآءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهٗ اِلَيْهِ فَفَتَحَ الْبَابَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

(۳۲۳۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی اونٹنی پر سوار تھے یہاں تک کہ آپ نے اونٹنی کو کعبہ کے صحن میں بٹھایا۔ پھر حضرت عثمان بن طلحہ کو بلایا اور ان سے فرمایا کہ مجھے چابی لا کر دو۔ وہ اپنی والدہ کی طرف (چابی لینے کیلئے) گئے تو انہوں نے انکار کیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ مجھے چابی دے دو ورنہ میں اپنی تلوار میان سے نکال لوں گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی والدہ نے اُن کو چابی دے دی تو وہ اسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آئے۔ آپ نے دروازہ کھولا پھر حماد بن زید کی حدیث کی طرح ذکر فرمایا۔

(۳۲۳۳)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى

(۳۲۳۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب

وَهُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ وَمَعَهٗ اُسَامَةُ وَبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ فَاَجَافُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ طَوِيْلًا ثُمَّ فُتِحَ فَكُنْتُ اَوَّلَ مَنْ دَخَلَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ اَيْنَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْمُقَدَّمَيْنِ فَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهٗ كَمْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت اُسامہؓ حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ پھر ان پر دروازہ بند ہوگیا۔ پھر کافی دیر بعد دروازہ کھلا تو سب سے پہلے میں داخل ہوا تو میری ملاقات حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو میں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا کہ اپنے سامنے والے دو ستونوں کے درمیان۔ تو میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے یہ پوچھنا بھول گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعتیں پڑھی ہیں؟

(۳۲۳۴)وَ حَدَّثَنِىْ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِىْ ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ دَخَلَهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِلَالٌ وَّاُسَامَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاَجَافَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْبَابَ قَالَ فَمَكَثُوْا فِيْهِ ثُمَّ فُتِحَ الْبَابُ فَخَرَجَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَقِيْتُ الدَّرَجَةَ فَدَخَلْتُ الْبَيْتَ فَقُلْتُ اَيْنَ صَلَّى النَّبِىُّ ﷺ قَالَ هٰهُنَا قَالَ وَنَسِيْتُ اَنْ اَسْاَلَهُمْ كَمْ صَلّٰى۔

(۳۲۳۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں کعبہ کی طرف پہنچا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت بلال اور اسامہ رضی اللہ عنہما کعبہ میں داخل ہوگئے تھے اور اُن پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر دیا تھا۔ آپ کعبہ میں کچھ دیر ٹھہرے پھر دروازہ کھولا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور میں سیڑھی سے اندر گیا اور بیت اللہ میں داخل ہوا اور میں نے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ یہاں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں یہ بھول گیا کہ میں ان سے پوچھتا کہ آپ نے کتنی رکعت پڑھی ہیں؟

(۳۲۳۵)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ ابْنُ طَلْحَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَاَغْلَقُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَلَمَّا فَتَحُوْا كُنْتُ فِىْ اَوَّلِ مَنْ وَّلَجَ فَلَقِيْتُ بِلَالًا فَسَاَلْتُهٗ هَلْ صَلّٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ صَلّٰى بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

(۳۲۳۵) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ اور حضرت بلال اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی آپ کے ساتھ تھے اور دروازہ اُن پر بند ہوگیا تو جب دروازہ کھولا گیا تو سب سے پہلے میں داخل ہوا اور میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! آپ نے دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

(۳۲۳۶)وَحَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ

(۳۲۳۶) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت

وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ وَّبِلَالٌ وَّعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ وَلَمْ یَدْخُلْهَا مَعَهُمْ اَحَدٌ ثُمَّ اُغْلِقَتْ عَلَیْهِمْ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَاَخْبَرَنِیْ بِلَالٌ اَوْ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ جَوْفِ الْكَعْبَةِ بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْیَمَانِیَیْنِ۔

کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں داخل ہوئے اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (بھی آپ کے ساتھ تھے) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ اندر داخل نہیں ہو سکے پھر ان پر دروازہ بند کر دیا گیا۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا عثمان بن طلحہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے وسط میں دو یمانی ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

(۳۲۳۷) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ اَسَمِعْتَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ اِنَّمَا اُمِرْتُمْ بِالطَّوَافِ وَلَمْ تُؤْمَرُوْا بِدُخُوْلِهٖ قَالَ لَمْ یَكُنْ یَنْهٰی عَنْ دُخُوْلِهٖ وَلٰكِنِّیْ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ الْبَیْتَ دَعَا فِیْ نَوَاحِیْهِ كُلِّهَا وَلَمْ یُصَلِّ فِیْهِ حَتّٰی خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ فِیْ قُبُلِ الْبَیْتِ رَكْعَتَیْنِ وَقَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ قُلْتُ لَهٗ مَا نَوَاحِیْهَا اَفِیْ زَوَایَاهَا قَالَ بَلْ فِیْ كُلِّ قِبْلَةٍ مِّنَ الْبَیْتِ۔

(۳۲۳۷) ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ کیا آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم کو کعبہ میں طواف کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے اندر داخل ہونے کا حکم نہیں دیا گیا۔ عطاء کہتے ہیں کہ وہ کعبہ کے اندر داخل ہونے سے نہیں روکتے لیکن میں نے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اس کے تمام کونوں میں دُعا مانگی اور اس میں نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ باہر تشریف لے آئے تو جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں اور آپ نے فرمایا یہ قبلہ ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کے کناروں کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بیت اللہ کا ہر کنارہ قبلہ ہے۔

(۳۲۳۸) حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ وَ فِیْهَا سِتُّ سَوَارٍ فَقَامَ عِنْدَ سَارِیَةٍ فَدَعَا وَلَمْ یُصَلِّ۔

(۳۲۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ اس میں چھ ستون تھے۔ آپ نے ہر ستون کے پاس کھڑے ہو کر دُعا مانگی اور نماز نہیں پڑھی۔

(۳۲۳۹) حَدَّثَنِیْ سُرَیْجُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ اَبِیْ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ صَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ الْبَیْتَ فِیْ عُمْرَتِهٖ قَالَ لَا۔

(۳۲۳۹) حضرت اسمٰعیل بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے صحابیٔ رسول حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عمر مبارک میں بیت اللہ میں داخل ہوئے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خانہ کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑھنے اور نہ پڑھنے کے بارے میں مختلف روایات ہیں لیکن بکثرت دلائل اس بات پر گواہ ہیں کہ آپؐ نے خانہ کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور

جمہور علماء وائمہ کرام رحمہم اللہ کے نزدیک خانہ کعبہ کے اندر فرائض اور نوافل کا پڑھنا جائز ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی نفی کی اس سلسلے میں علماء یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مطلق نماز کی نفی نہیں کی بلکہ فرض نماز کی نفی کی ہے یا پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا یہ مطلب ہوسکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھی اور اس بات کی آخری روایت میں حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خانہ کعبہ کے اندر داخل ہونے کی جو نفی کی ہے اس سلسلہ میں علماء نے لکھا ہے کہ یہ ۷ھ عمرۂ قضا کا واقعہ ہے کیونکہ اس وقت خانہ کعبہ کے اندر مشرکوں نے بت رکھے ہوئے تھے اور مشرک ان بتوں کو ہٹانے نہیں دیتے تھے اس وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے لیکن فتح مکہ کے بعد خانہ کعبہ کو بتوں سے پاک صاف کیا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ (نووی ج ۱)

۵۷۰: باب نَقْضِ الْكَعْبَةِ وَبِنَاءِ هَا

باب: کعبہ (کی عمارت) توڑنا اور اس کی تعمیر کے بیان میں

(۳۲۴۰) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا حَدَاثَةُ عَهْدِ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ وَلَجَعَلْتُهَا عَلَى أَسَاسِ إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّ قُرَيْشًا حِينَ بَنَتِ الْبَيْتَ اسْتَقْصَرَتْ وَلَجَعَلْتُ لَهَا خَلْفًا۔

(۳۲۴۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم (کے لوگوں نے) نیا نیا کفر چھوڑ کر اسلام قبول نہ کیا ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر بناتا کیونکہ قریش نے جس وقت بیت اللہ کو بنایا تو اسے کم (چھوٹا) کر دیا اور میں اس کے پیچھے بھی (دروازہ) بناتا۔

(۳۲۴۱) وَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

(۳۲۴۱) حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۲۴۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ أَخْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَمْ تَرَىْ أَنَّ قَوْمَكِ حِينَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ أَفَلَا تَرُدُّهَا عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيمَ! فَقَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَفَعَلْتُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أُرَى

(۳۲۴۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہاری قوم نے جس وقت کعبہ بنایا تو اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں سے چھوٹا کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اسے دوبارہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر کیوں نہیں بنا دیتے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری قوم نے کفر کو نیا نیا چھوڑا نہ ہوتا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوگی کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ جو دو کونے حجر (اسود) سے ملے ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استلام

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ الَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ۔

چھوڑ دیا ہے اس لیے کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں پر پورا نہیں بنا ہوا۔

(۳۲۴۳)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَخْرَمَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا مَوْلٰى ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ يُحَدِّثُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ اَوْ قَالَ بِكُفْرٍ لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْاَرْضِ وَلَاَدْخَلْتُ فِيْهَا مِنَ الْحِجْرِ۔

(۳۲۴۳)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ اگر تیری قوم نے جاہلیت کو یا فرمایا کہ کفر کو نیا نیا چھوڑا نہ ہوتا تو میں کعبہ کا خزانہ اللہ کے راستے میں خرچ کر دیتا اور میں اس کا دروازہ زمین کے ساتھ بناتا اور حطیم کو کعبہ میں ملا دیتا۔

(۳۲۴۴)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنِيْ ابْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ ابْنَ مِيْنَاءَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ خَالَتِيْ يَعْنِيْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُوْ عَهْدٍ بِشِرْكٍ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ فَاَلْزَقْتُهَا بِالْاَرْضِ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَ بَابًا غَرْبِيًّا وَزِدْتُّ فِيْهَا سِتَّةَ اَذْرُعٍ مِّنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قُرَيْشًا اقْتَصَرَتْهَا حَيْثُ بَنَتِ الْكَعْبَةَ۔

(۳۲۴۴)حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے میری خالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا۔ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تیری قوم کے لوگوں نے شرک نیا نیا چھوڑا نہ ہوتا تو میں کعبہ کو گرا کر اسے زمین سے ملا دیتا اور اس کے دو دروازے بناتا۔ ایک دروازہ مشرق کی طرف اور ایک دروازہ مغرب کی طرف اور حطیم کی طرف سے چھ ہاتھ جگہ کعبہ میں اور زیادہ کر دیتا کیونکہ قریش نے جب کعبہ (دوبارہ) بنایا تھا تو اسے چھوٹا کر دیا تھا۔

(۳۲۴۵)وَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ لَمَّا احْتَرَقَ الْبَيْتُ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ حِيْنَ غَزَاهُ اَهْلُ الشَّامِ فَكَانَ مِنْ اَمْرِهِ مَا كَانَ تَرَكَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَتّٰى قَدِمَ النَّاسُ الْمَوْسِمَ يُرِيْدُ اَنْ يُجَرِّئَهُمْ اَوْ يُحَرِّبَهُمْ عَلٰى اَهْلِ الشَّامِ فَلَمَّا صَدَرَ النَّاسُ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَشِيْرُوْا عَلَيَّ فِي الْكَعْبَةِ اَنْقُضُهَا ثُمَّ اَبْنِيْ بِنَاءَهَا اَوْ اُصْلِحُ مَا وَهٰى مِنْهَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنِّيْ قَدْ فُرِقَ لِيْ رَاْيٌ فِيْهَا اَرٰى اَنْ تُصْلِحَ

(۳۲۴۵)حضرت عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جس وقت کہ شام والوں نے مکہ والوں سے جنگ کی اور بیت اللہ جل گیا اور اس کے نتیجے میں جو ہونا تھا وہ ہو گیا تو حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے بیت اللہ کو اسی حال میں چھوڑ دیا تاکہ حج کے موسم میں لوگ آئیں۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ چاہتے تھے کہ وہ ان لوگوں کو شام والوں کے خلاف اُبھاریں اور انہیں برانگیختہ کریں۔ جب وہ لوگ واپس ہونے لگے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے کعبۃ اللہ کے بارے میں مشورہ دو۔ میں اسے توڑ کر دوبارہ بناؤں یا اس کی مرمت وغیرہ کروا دوں؟ حضرت

مَا وَهٰى مِنْهَا وَتَدَعَ بَيْتًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهِ وَاَحْجَارًا اَسْلَمَ النَّاسُ عَلَيْهَا وَبُعِثَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ لَوْ كَانَ اَحَدُكُمُ احْتَرَقَ بَيْتُهٗ مَا رَضِيَ حَتّٰى يُجِدَّهٗ فَكَيْفَ بَيْتُ رَبِّكُمْ اِنِّيْ مُسْتَخِيْرٌ رَبِّيْ ثَلَاثًا ثُمَّ عَازِمٌ عَلٰى اَمْرِيْ فَلَمَّا مَضَى الثَّلَاثُ اَجْمَعَ رَاْيَهٗ عَلٰى اَنْ يَّنْقُضَهَا فَتَحَامَاهُ النَّاسُ اَنْ يَّنْزِلَ بِاَوَّلِ النَّاسِ يَصْعَدُ فِيْهِ اَمْرٌ مِّنَ السَّمَآءِ حَتّٰى صَعِدَهٗ رَجُلٌ فَاَلْقٰى مِنْهُ حِجَارَةً فَلَمَّا لَمْ يَرَهُ النَّاسُ اَصَابَهٗ شَيْءٌ تَتَابَعُوْا فَنَقَضُوْهُ حَتّٰى بَلَغُوْا بِهِ الْاَرْضَ فَجَعَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اَعْمِدَةً فَسَتَّرَ عَلَيْهَا السُّتُوْرَ حَتّٰى ارْتَفَعَ بِنَاؤُهٗ وَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اِنِّيْ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ لَا اَنَّ النَّاسَ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَّلَيْسَ عِنْدِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يُقَوِّيْنِيْ عَلٰى بِنَآئِهٖ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَّ لَجَعَلْتُ لَهَا بَابًا يَّدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَ بَابًا يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ قَالَ فَاَنَا الْيَوْمَ اَجِدُ مَا اُنْفِقُ وَلَسْتُ اَخَافُ النَّاسَ قَالَ فَزَادَ فِيْهِ خَمْسَ اَذْرُعٍ مِنَ الْحِجْرِ حَتّٰى اَبْدٰى اُسًّا نَظَرَ النَّاسُ اِلَيْهِ فَبَنٰى عَلَيْهِ الْبِنَآءَ وَكَانَ طُوْلُ الْكَعْبَةِ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيْهِ اسْتَقْصَرَهٗ فَزَادَ فِيْ طُوْلِهٖ عَشَرَةَ ذِرَاعًا فَلَمَّا زَادَ فِيْهِ اسْتَقْصَرَهٗ فَزَادَ فِيْ طُوْلِهٖ عَشَرَ اَذْرُعٍ وَجَعَلَ لَهٗ بَابَيْنِ اَحَدُهُمَا يُدْخَلُ مِنْهُ وَالْاٰخَرُ يُخْرَجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَتَبَ الْحَجَّاجُ اِلٰى عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ يُخْبِرُهٗ بِذٰلِكَ وَيُخْبِرُهٗ اَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَدْ وَضَعَ الْبِنَآءَ عَلٰى اُسٍّ نَظَرَ اِلَيْهِ الْعُدُوْلُ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عَبْدُالْمَلِكِ اِنَّا لَسْنَا مِنْ تَلْطِيْخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ

ابن عباس ؓ فرمانے لگے کہ میری یہ رائے ہے کہ اس کا جو حصہ خراب ہو گیا اُس کو درست کروالیا جائے باقی بیت اللہ کو اُسی طرح رہنے دیا جائے جس طرح کہ لوگوں کے زمانہ میں تھا اور انہی پتھروں کو باقی رہنے دو کہ جن پر لوگ اسلام لائے اور جن پر نبی ﷺ کو مبعوث کیا گیا۔ تو حضرت ابن زبیر ؓ فرمانے لگے کہ اگر تم میں سے کسی کا گھر جل جائے تو وہ خوش نہیں ہوگا جب تک کہ اسے نیا نہ بنا لے تو اپنے ربّ کے گھر کو کیوں نہ بنایا جائے؟ میں تین مرتبہ استخارہ کروں گا پھر اس کام پر پختہ عزم کروں گا تو جب انہوں نے تین مرتبہ استخارہ کر لیا تو انہوں نے اسے توڑنے کا ارادہ کیا تو لوگوں کو خطرہ پیدا ہوا کہ جو آدمی سب سے پہلے بیت اللہ کو توڑنے کے لیے اس پر چڑھے گا تو اس پر آسمان سے کوئی چیز (بلا) نازل نہ ہو جائے۔ تو ایک آدمی اس پر چڑھا اور اس نے اس میں سے ایک پتھر گرایا تو جب لوگوں نے اس پر دیکھا کہ کوئی تکلیف نہیں پہنچی تو سب لوگوں نے اسے مل کر توڑ ڈالا یہاں تک کہ اسے زمین کے برابر کر دیا۔ حضرت ابن ابیر ؓ نے چند ستون کھڑے کر کے اس پر پردے ڈال دیئے یہاں تک کہ اس کی دیواریں بلند ہو گئیں اور حضرت ابن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اگر لوگوں نے کفر کو نیا نیا چھوڑا نہ ہوتا اور میرے پاس (اس کی تعمیر نو) کا خرچہ بھی نہیں ہے (اگر میں دوبارہ بناتا) تو حطیم میں سے پانچ ہاتھ جگہ بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس میں ایک دروازہ ایسا بناتا کہ جس میں سے لوگ اندر داخل ہوں اور ایک دروازہ ایسا بناتا کہ جس سے لوگ باہر نکلیں۔ حضرت ابن زبیر ؓ فرماتے ہیں کہ آج میرے پاس اس کا خرچہ بھی موجود ہے اور مجھے لوگوں کا ڈر بھی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر ؓ نے حطیم میں سے پانچ ہاتھ جگہ بیت اللہ میں زیادہ کر دی۔ یہاں تک کہ (اس جگہ سے) اس کی بنیاد ظاہر ہوئی (حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیاد) جسے لوگوں نے

تَعَالٰی عَنْهُمَا فِیْ شَیْءٍ اَمَّامَا زَادَ فِیْ طُوْلِهٖ فَاَقِرَّهٗ وَاَمَّا مَا زَادَ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَرُدَّهٗ اِلٰی بِنَآئِهٖ وَسُدَّ الْبَابَ الَّذِیْ فَتَحَهٗ فَنَقَضَهٗ وَاَعَادَهٗ اِلٰی بِنَآئِهٖ۔

دیکھا۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بنیاد پر دیوار کی تعمیر شروع کرا دی۔ اس طرح بیت اللہ لمبائی میں اٹھارہ ہاتھ ہو گیا۔ جب اس میں زیادتی کی تو اس کا طول کم معلوم ہونے لگا پھر اس کے طول میں دس ہاتھ زیادتی کی اور اس کے دو دروازے بنائے کہ ایک دروازہ سے داخل ہوں اور دوسرے دروازے سے باہر نکلا جائے تو جب حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو حجاج نے جواباً عبدالملک بن مروان کو اس کی خبر دی اور لکھا کہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبۃ اللہ کی جو تعمیر کی ہے وہ ان بنیادوں کے مطابق ہے جنہیں مکّہ کے با اعتماد لوگوں نے دیکھا ہے تو عبدالملک نے جواباً حجاج کو لکھا کہ ہمیں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے ردّ و بدل سے کوئی غرض نہیں۔ انہوں نے طول میں جو اضافہ کیا ہے اور حطیم سے جو زائد جگہ بیت اللہ میں داخل کی ہے اسے واپس نکال دو اور اسے پہلی طرح دوبارہ بنا دو اور جو دروازہ انہوں نے کھولا ہے اُسے بھی بند کر دو پھر حجاج نے بیت اللہ کو گرا کر دوبارہ پہلے کی طرح اُسے بنا دیا۔

(۳۲۴۶) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ وَالْوَلِيْدَ بْنَ عَطَآءٍ يُحَدِّثَانِ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ رَبِيْعَةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ وَفَدَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَلٰی عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ فِیْ خِلَافَتِهٖ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ مَا اَظُنُّ اَبَا خُبَيْبٍ يَعْنِی ابْنَ الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَا كَانَ يَزْعَمُ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْهَا قَالَ الْحَارِثُ بَلٰی اَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْهَا قَالَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ مَاذَا؟ قَالَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْا مِنْ بُنْيَانِ الْبَيْتِ وَلَوْ لَا حَدَاثَةُ عَهْدِهِمْ بِالشِّرْكِ اَعَدْتُّ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاِنْ بَدَا لِقَوْمِكِ مِنْ بَعْدِیْ اَنْ يَّبْنُوْهُ فَهَلُمِّیْ لِاُرِيَكِ مَا تَرَكُوْا مِنْهُ فَاَرَاهَا قَرِيْبًا مِنْ سَبْعَةِ اَذْرُعٍ هٰذَا حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَزَادَ عَلَيْهِ الْوَلِيْدُ بْنُ عَطَآءٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَلَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ مَوْضُوْعَيْنِ فِی الْاَرْضِ شَرْقِيًّا وَّغَرْبِيًّا وَهَلْ تَدْرِيْنَ لِمَ كَانَ قَوْمُكِ رَفَعُوْا بَابَهَا قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ تَعَزُّزًا اَنْ لَّا يَدْخُلَهَا اِلَّا

(۳۲۴۶) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حارث بن عبداللہ عبدالملک بن مروان کے دورِ خلافت میں اُن کے پاس وفد لے کر گئے تو عبدالملک کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ ابوخبیب یعنی حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنے بغیر روایت کرتے ہیں۔ حارث کہنے لگے کہ نہیں بلکہ میں نے خود حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنی ہے۔ عبدالملک کہنے لگا کہ تم نے جو سنا ہے اُسے بیان کرو۔ وہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری قوم کے لوگوں نے بیت اللہ کی بنیادوں کو کم کر دیا ہے اور اگر تیری قوم کے لوگوں نے شرک کو نیا نیا نہ چھوڑا ہوتا تو جتنا انہوں نے اس میں سے چھوڑ دیا ہے میں اُسے دوبارہ بنا دیتا تو اگر میرے بعد تیری قوم اسے دوبارہ بنانے کا ارادہ کرے تو آؤ میں تمہیں دکھاؤں کہ انہوں نے اس کی تعمیر میں سے کیا چھوڑا ہے۔ پھر آپ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو وہ جگہ دکھائی جو کہ تقریباً سات ہاتھ تھی۔ یہ عبداللہ بن عبید کی حدیث ہے اور اس پر ولید بن عطاء نے یہ اضافہ کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں بیت اللہ میں دو دروازے زمین کے ساتھ بنا دیتا۔ ایک مشرق کی طرف اور ایک مغرب کی طرف اور کیا تم جانتی ہو کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے اس کے دروازے کو بلند کیوں کر دیا تھا؟ حضرت

مَنْ اَرَادُوْا فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا هُوَ اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَهَا يَدْعُوْنَهٗ يَرْتَقِيْ حَتّٰى اِذَا كَادَ اَنْ يَّدْخُلَ دَفَعُوْهُ فَسَقَطَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ لِلْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنْتَ سَمِعْتَهَا تَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَنَكَتَ سَاعَةً بِعَصَاهُ ثُمَّ قَالَ وَدِدْتُ اَنِّيْ تَرَكْتُهٗ وَمَاتَحَمَّلَ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تکبر (اور غرور کی وجہ سے) کہ بیت اللہ میں کوئی داخل نہ ہو سوائے اُن لوگوں کے کہ جن کے لیے یہ چاہیں۔ تو جب کوئی آدمی بیت اللہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرتا تو وہ اسے بلاتے اور جب وہ داخل ہونے کے قریب ہوتا تو وہ اسے دھکا دیتے اور وہ گر پڑتا۔ عبدالملک نے حارث سے کہا: کیا تم نے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ: ہاں! راوی کہتے ہیں کہ عبدالملک کچھ دیر اپنی لاٹھی سے زمین کریدتا رہا اور کہنے لگا کہ کاش کہ میں نے اس کی تعمیر کو اسی حال پر چھوڑ دیا ہوتا۔

(۳۲۴۷) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ بَكْرٍ۔

(۳۲۴۷) حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ ابن بکر کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۲۴۸) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ قَزَعَةَ اَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَيْنَمَا هُوَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَيْثُ يَكْذِبُ عَلٰى اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْ لَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ حَتّٰى اَزِيْدَ فِيْهِ مِنَ الْحِجْرِ فَاِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرُوْا فِي الْبِنَاءِ فَقَالَ الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ لَا تَقُلْ هٰذَا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاَنَا سَمِعْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تُحَدِّثُ هٰذَا قَالَ لَوْ كُنْتُ سَمِعْتُهٗ قَبْلَ اَنْ اَهْدِمَهٗ لَتَرَكْتُهٗ عَلٰى مَا بَنَى ابْنُ الزُّبَيْرِ۔

(۳۲۴۸) ابوقزعہ سے روایت ہے کہ عبدالملک بن مروان بیت اللہ کے طواف کے دوران کہہ رہا تھا کہ اللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو ہلاک کرے وہ اُمّ المؤمنین پر جھوٹ کہتا تھا اور کہتا ہے کہ میں نے اُن سے سنا۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تیری قوم کے لوگوں نے نیا نیا کفر چھوڑا نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑ کر حطیم والے حصہ کو اس میں شامل کر دیتا کیونکہ تیری قوم کے لوگوں نے بیت اللہ کی تعمیر کو کم کر دیا ہے۔ حارث بن عبداللہ کہتے ہیں: اے امیر المؤمنین! آپ ایسے نہ کہیں کیونکہ میں نے اُمّ المؤمنین رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث خود سنی ہے۔ عبدالملک نے کہا کہ اگر میں یہ بات بیت اللہ کو گرانے سے پہلے سن لیتا تو میں حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ والی تعمیر کو قائم رہنے دیتا۔

۱۷۵: باب جَدْرِ الْكَعْبَةِ وَبَابِهَا

باب: کعبہ کی دیوار اور اس کے دروازے کے بیان میں

(۳۲۴۹) وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ بْنُ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَدْرِ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَلِمَ يُدْخِلُوْهُ الْبَيْتَ قَالَ

(۳۲۴۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (حطیم) کی دیوار کے بارے میں پوچھا (کہ کیا وہ بیت اللہ میں شامل ہے یا نہیں؟) آپ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا کہ پھر اسے بیت اللہ میں داخل کیوں نہیں کیا؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے لوگوں کے پاس اس کا خرچہ کم ہو گیا تھا۔ میں نے

اِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَانُ بَابِهِ مُرْتَفِعٌ قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوْا مَنْ شَآءُ وْا وَيَمْنَعُوْا مَنْ شَآءُ وْا وَلَوْ لَا اَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدِهِمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَخَافُ اَنْ تُنْكِرَ قُلُوْبُهُمْ لَنَظَرْتُ اَنْ اُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَاَنْ اُلْزِقَ بَابَهُ بِالْاَرْضِ۔

عرض کیا کہ اس کا دروازہ بلند کیوں ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تمہاری قوم کے لوگوں نے اس طرح کیا ہے تاکہ جسے چاہیں داخل کریں اور جسے چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کے لوگوں نے نیا نیا کفر نہ چھوڑا ہوتا اور مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ یہ نہیں ناگوار لگے گا تو میں حطیم کی دیواروں کو بیت اللہ میں داخل کر دیتا اور اس کے دروازے کو زمین کے ساتھ ملا دیتا۔

(۳۲۵۰)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ اَشْعَثَ ابْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحِجْرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِي الْاَحْوَصِ وَقَالَ فِيْهِ فَقُلْتُ فَمَا شَانُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا لَّا يُصْعَدُ اِلَيْهِ اِلَّا بِسُلَّمٍ وَّ قَالَ مَخَافَةَ اَنْ تَنْفِرَ قُلُوْبُهُمْ۔

(۳۲۵۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حطیم کے بارے میں پوچھا۔ آگے حدیث اسی طرح ہے اور اس میں ہے کہ بیت اللہ کا دروازہ اتنا بلند کیوں ہے کہ سوائے سیڑھی کے اس کی طرف نہیں چڑھا جا سکتا۔ فرمایا کہ ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہونے کا ڈر ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی روایات سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کو بوقت ضرورت شہید کر کے اسے از سر نو تعمیر کیا جا سکتا ہے اور آپ ﷺ نے اپنے دورِ نبوت میں جو اس کی تعمیر تو نہیں کی اس کی وجہ اس باب کی احادیث میں خود آپ ﷺ نے بیان فرما دی ہے کہ قوم کے فساد کی غرض سے خانہ کعبہ میں تبدیلی کو مناسب نہ سمجھا بلکہ آپ ﷺ صرف اس کی آرزو ہی کرتے رہے اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ شریعت کے بعض امور میں کسی شرعی مصلحت کی بنا پر اس میں تاخیر کرنا جائز ہے۔ امام نووی شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں کہ خانہ کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ ہوئی ہے: (۱) فرشتوں نے اس کی تعمیر کی' (۲) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے' (۳) زمانہ جاہلیت میں قریش نے اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ۲۵ یا ۳۵ سال کی تھی اور پھر' (۴) چوتھی مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی تمنا کے مطابق اس کی تعمیر کی' (۵) حجاج بن یوسف۔ اور آج تک خانہ کعبہ حجاج کی بنیاد پر قائم ہے۔ ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا تھا کہ کیا میں خانہ کعبہ کو شہید کر کے اسے دوبارہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی بنیاد کے مطابق بنا دوں تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے ہارون میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ خانہ کعبہ کو بادشاہوں کا کھلونا نہ بنا۔

۵۷۲: باب الْحَجِّ عَنِ الْعَاجِزِ لِزَمَانَةٍ وَّ هَرَمٍ وَّ نَحْوِهِمَا اَوْ لِلْمَوْتِ

باب: عاجز اور بوڑھا وغیرہ یا میّت کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

(۳۲۵۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيْفَ

(۳۲۵۱) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار تھے کہ ایک عورت آئی جو قبیلہ خثعم سے تھی۔ اُس نے آپ سے

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَآءَ تْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ اِلَيْهَا وَتَنْظُرُ اِلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَى الشِّقِّ الْاٰخَرِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَلٰى عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

مسئلہ پوچھا تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ اُس عورت کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت حضرت فضل رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف پھیر دیا۔ وہ عورت عرض کرتی ہے: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے۔ میرا باپ تو بہت بوڑھا ہے وہ طاقت نہیں رکھتا کہ سواری پر بیٹھ سکے تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ ہے۔

(۳۲۵۲)وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ عَلَيْهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَّسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ بَعِيْرِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَحُجِّيْ عَنْهُ۔

(۳۲۵۲) حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت عرض کرتی ہے: اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا باپ بہت بوڑھا ہے' اُن پر اللہ نے حج فرض کر دیا ہے اور وہ اپنے اونٹ کی پشت پر بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اُن کی طرف سے حج کر لے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی پر حج فرض ہوا اور وہ اتنا بیمار ہو یا کمزور ہو یا اور کوئی جائز عذر وغیرہ ہو تو اس کی طرف سے دوسرا آدمی حج بدل کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں احناف کا مسلک یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا عذر لاحق ہو کہ وہ زائل نہ ہو سکے مثلاً ایسی بیماری ہے کہ صحت کی اُمید نہیں۔ نابینا ہے یا لنگڑا وغیرہ ہے تو ایسے آدمی کی طرف سے حج بدل کیا جا سکتا ہے لیکن اگر کوئی ایسا عذر ہو کہ جو بعد میں درست ہو سکتا ہو تو اس کی طرف سے حج بدل نہیں کیا جا سکتا۔

۵۷۳: باب صِحَّةِ حَجِّ الصَّبِيِّ

باب: بچے کے حج کے صحیح ہونے کے بیان میں

(۳۲۵۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلٰى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَقِيَ رَكْبًا بِالرَّوْحَآءِ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ قَالُوا الْمُسْلِمُوْنَ فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَفَعَتْ اِلَيْهِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا فَقَالَتْ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

(۳۲۵۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روحاء کے مقام پر کچھ سواروں نے ملاقات کی تو آپ نے فرمایا کہ تم کونسی قوم ہو؟ وہ کہنے لگے: مسلمان۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ تو اُن میں سے ایک عورت نے اپنے بچے کو اُٹھا کر عرض کیا کہ کیا اس کا بھی حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا اور تجھے بھی اجر ملے گا۔

(۳۲۵۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ

(۳۲۵۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ ایک عورت نے اپنے بچے کو اُٹھا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس

ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَاَةٌ صَبِيًّا لَّهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تجھے بھی اس کا اجر ملے گا۔

(۳۲۵۵)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ اَنَّ امْرَاَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَّهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ اَجْرٌ۔

(۳۲۵۵) حضرت کریب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بچے کو اُٹھا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا اس کا حج ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور تجھے بھی اَجر ملے گا۔

(۳۲۵۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۲۵۶) اِس سند کے ساتھ حضرت ابن عباس ؓ سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۵۷۴: باب فَرْضِ الْحَجِّ مَرَّةً فِی الْعُمُرِ

باب: اس بات کے بیان میں کہ عُمر میں ایک مرتبہ حج فرض کیا گیا ہے

(۳۲۵۷)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ مُسْلِمٍ الْقُرَشِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآئِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ۔

(۳۲۵۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔ پس تم حج کرو تو ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال حج فرض کیا گیا ہے؟ تو آپ خاموش رہے۔ یہاں تک کہ اُس نے آپ سے تین مرتبہ عرض کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کہتا: ہاں! (تو ہر سال حج) واجب ہو جاتا اور تم اس کی طاقت نہ رکھتے پھر آپ نے فرمایا کہ جن باتوں کو میں چھوڑ دیا کروں تم ان کے بارے میں مجھ سے نہ پوچھا کرو کیونکہ تم سے پہلے لوگ کثرتِ سوال کی وجہ سے ہلاک ہوئے اور وہ اپنے نبیوں سے اختلاف کرتے تھے۔ جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم کروں تو حسب استطاعت تم اسے اپنا لو اور جب تمہیں کسی چیز سے روک دوں تو تم اسے چھوڑ دو۔

تشریح: اِس باب کی حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پوری زندگی میں ایک مرتبہ حج بیت اللہ فرض ہے اور علماء امت کا بھی اس بات پر اجماع ہے کہ پوری زندگی میں صرف ایک دفعہ شرعی اصولوں کے مطابق حج فرض ہے۔ (نووی ج ا)

۵۷۵: باب سَفَرِ الْمَرْاَةِ مَعَ مَحْرَمٍ اِلٰى

باب: عورت کو محرم کے ساتھ حج وغیرہ کا سفر کرنے

حَجٌّ وَّغَيْرِہٖ کے بیان میں

(۳۲۵۸)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۵۸)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت تین دن سفر نہ کرے سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ محرم ہو۔ (یعنی محرم کے بغیر عورت کو سفر کرنے سے منع فرما دیا گیا)

(۳۲۵۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَّ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْهِ ثَلَاثَةً اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۵۹)حضرت ابن نمیر نے اپنے باپ سے اس طرح روایت نقل کی ہے۔ اس روایت میں بھی یہی ہے کہ عورت تین دن کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔

(۳۲۶۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۶۰)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی عورت کے لیے جو کہ اللہ (عزوجل) پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ تین راتوں کی مسافت سفر کرے مگر یہ کہ اُس کے ساتھ محرم ہو۔

(۳۲۶۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنْهُ حَدِيْثًا فَاَعْجَبَنِىْ فَقُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَقُوْلُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ اَسْمَعْ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاتَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِىْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ يَوْمَيْنِ مِنَ الدَّهْرِ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا اَوْ زَوْجُهَا۔

(۳۲۶۱)حضرت قزعہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جو کہ مجھے بہت اچھی لگی چنانچہ میں نے اُن سے کہا کہ کیا یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ پر پس پردہ وہ بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کو میں نے آپ سے نہ سنا ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سامانِ سفر نہ باندھو سوائے تین مسجدوں کی طرف: (۱) میری یہ مسجد (مسجد نبوی)' (۲) مسجد حرام' (۳) مسجد اقصیٰ اور میں نے آپ سے یہ بھی سنا ہے: آپ فرماتے ہیں کہ کوئی عورت دو دن کا سفر نہ کرے سوائے اس کے کہ اُس کا کوئی محرم یا اُس کا خاوند اس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۶۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ قَزَعَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِىَّ قَالَ

(۳۲۶۲)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چار باتیں سنی ہیں جو مجھے بڑی اچھی لگیں (اُن میں سے ایک یہ کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو

سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعًا فَاَعْجَبْنَنِیْ وَاٰنَقْنَنِیْ نَهٰی اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمَيْنِ اِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ وَاقْتَصَّ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ۔

دو دن کی مسافت کا سفر کرنے سے منع فرمایا ہے' سوائے اس کے کہ اس کا خاوند یا محرم اُس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۶۳)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ ثَلَاثًا اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۶۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی عورت تین دن کا سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم اس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۶۴)حَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ اَبُوْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تُسَافِرِ امْرَاَةٌ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۶۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی عورت تین راتوں سے اُوپر سفر نہ کرے مگر یہ کہ محرم اس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۶۵)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۶۵) اِس سند کے ساتھ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ فرمایا کہ (کوئی عورت) تین دن سے زیادہ (سفر نہ کرے) مگر یہ کہ محرم اُس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۶۶)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ مُّسْلِمَةٍ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ لَيْلَةٍ اِلَّا وَ مَعَهَا رَجُلٌ ذُوْ حُرْمَةٍ مِّنْهَا۔

(۳۲۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی مسلمان عورت کے لیے ایک رات کی مسافت سفر کرنا بھی حلال نہیں سوائے اس کے کہ ایک آدمی اس کے ساتھ ہو اور وہ بھی محرم۔

(۳۲۶۷)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ اِلَّا مَعَ ذِیْ مَحْرَمٍ۔

(۳۲۶۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ ایک دن کی مسافت سفر کرے سوائے اس کے کہ محرم اس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۶۸)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُسَافِرُ

(۳۲۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے جو کہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ ایک دن اور ایک رات کی مسافت سفر کرے مگر یہ کہ محرم اس کے

مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ عَلَيْهَا۔

ساتھ ہو۔

(۳۲۶۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ اَنْ تُسَافِرَ ثَلَاثًا اِلَّا وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ مِنْهَا۔

(۳۲۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ وہ تین دن سفر کرے مگر یہ کہ اُس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۷۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

(۳۲۷۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی عورت کے لیے جو کہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ تین دن یا اس سے زیادہ سفر کرے مگر یہ کہ اس کا باپ یا اس کا بیٹا یا اس کا خاوند یا اس کا بھائی یا اس کا کوئی محرم اس کے ساتھ ہو۔

(۳۲۷۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۲۷۱) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۲۷۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ مَعْبَدٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُوْلُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ وَلَا تُسَافِرِ الْمَرْاَةُ اِلَّا مَعَ ذِىْ مَحْرَمٍ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ خَرَجَتْ حَاجَّةً وَّاِنِّيْ اُكْتُتِبْتُ فِيْ غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا قَالَ انْطَلِقْ فَحُجَّ مَعَ امْرَاَتِكَ۔

(۳۲۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا کہ آپ خطبہ دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے سوائے اس کے کہ اُس کا محرم اس کے ساتھ ہو اور نہ کوئی عورت سفر کرے سوائے اس کے کہ اس کا محرم اس کے ساتھ ہو۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی حج کے لیے نکلی ہے اور میرا نام فلاں فلاں غزوہ میں لکھ دیا گیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ تو جا اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔

(۳۲۷۳)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۲۷۳) حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۲۷۴)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الْمَخْزُوْمِيَّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا

(۳۲۷۴) حضرت ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور یہ ذکر نہیں کیا کہ کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے مگر یہ کہ اُس کا محرم اس کے ساتھ

وَ مَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔ ہو۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ محرم کے بغیر کسی عورت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں ہے اور علماء اُمت کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت پر بھی حج فرض ہے لیکن وجوب کی شرط عورت کے ساتھ محرم کا ہونا ہے اس کے علاوہ اس باب کی احادیث مبارکہ سے تین مسجدوں یعنی مسجد نبوی' مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا یا کسی بزرگ کے مزار کی طرف منت مان کر سفر کرنا یا بزرگوں کے عرسوں وغیرہ کے لیے سفر کرنا جائز نہیں' صرف ان تین مسجدوں کے علاوہ اور کسی مسجد یا کسی بزرگ کی قبر کی زیارت وغیرہ کی نیت سے سفر کرنا حرام ہے۔

(نووی ج۱' ص:۴۳۳)

۵۷۶: باب اِسْتِحْبَابِ الذِّكْرِ اِذَا رَكِبَ دَآبَّتَهٗ مُتَوَجِّهًا لِسَفَرِ حَجٍّ اَوْ غَيْرِهٖ وَبَيَانِ الْاَفْضَلِ مِنْ ذٰلِكَ

باب: سفر حج وغیرہ کے موقع پر ذکر کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۲۷۵) وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّ عَلِيًّا الْاَزْدِيَّ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ عَلَّمَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجًا اِلٰى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا قَالَ ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ اَللّٰهُمَّ نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِعَنَّا بُعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(۳۲۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی اپنے اُونٹ پر سوار ہو کر کسی سفر کے لیے نکلتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے: ﴿سُبْحَانَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف) ''پاک ہے وہ ذات کہ جس نے ہمارے لیے اسے مسخر فرما دیا اور ہم اسے مسخر کرنے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں'' (پھر یہ دُعا مانگے) ''اے اللہ! ہم اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا اور ان اعمال کا سوال کرتے ہیں کہ جن سے تو راضی ہوتا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر کو ہم پر آسان فرما اور اس کی مسافت کو تہہ فرما دے۔ اے اللہ! تو ہی (اس سفر میں) ہمارا رفیق ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی تکلیفوں اور رنج و غم سے اور اپنے مال اور گھر والوں کے بُرے انجام سے تیری پناہ مانگتا ہوں'' اور جب آپ سفر سے واپس آتے تو یہی دُعا پڑھتے اور ان میں ان کلمات کا اضافہ فرماتے: ''ہم واپس آنے والے ہیں' توبہ کرنے والے ہیں' عبادت کرنے والے ہیں اور اپنے ربّ کی حمد کرنے والے ہیں۔''

(۳۲۷۶) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(۳۲۷۶) حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر پر جاتے

سَرْجِسَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

تھے تو سفر کی تکلیفوں اور بُری چیزوں کے دیکھنے اور بُرے انجام اور آرام کے بعد تکلیف اور مظلوم کی بددُعا اور اہل اور مال میں بُرے انجام سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

(۳۲۷۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَزُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ كِلَاهُمَا عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ فِى الْمَالِ وَالْاَهْلِ وَفِىْ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ خَازِمٍ قَالَ يَبْدَاُ بِالْاَهْلِ اِذَا رَجَعَ وَفِىْ رِوَايَتِهِمَا جَمِيْعًا اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ۔

(۳۲۷۷) حضرت عاصم سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ صرف لفظی فرق ہے۔

۵۷۷: باب مَا يُقَالُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِ الْحَجِّ وَغَيْرِهٖ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ جب حج وغیرہ کے سفر سے واپس لوٹا جائے تو کیا (دُعائیں) پڑھے

(۳۲۷۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَفَلَ مِنَ الْجُيُوْشِ اَوِ السَّرَايَا اَوِ الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اِذَا اَوْفٰى عَلٰى ثَنِيَّةٍ اَوْ فَدْفَدٍ كَبَّرَ ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔

(۳۲۷۸) حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کسی لشکر یا جہاد یا یا حج یا عمرہ سے واپس لوٹتے تو کسی ٹیلے پر یا کسی ہموار میدان میں آتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور کوئی شریک نہیں' اسی کیلئے سلطنت اور اسی کے لیے تعریف ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہم لوٹنے والے' رجوع کرنے والے' عبادت کرنے والے' سجدہ کرنے والے اپنے ربّ کی خاص حمد کرنے والے ہیں۔ سچ کیا اپنے وعدہ کو اللہ نے اور اپنے بندے کی مدد کی اور اسی اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست دی۔

(۳۲۷۹)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ اِلَّا حَدِيْثَ اَيُّوْبَ فَاِنَّ فِيْهِ التَّكْبِيْرَ مَرَّتَيْنِ۔

(۳۲۷۹) حضرت ابن عمر ؓ نے نبی ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔ سوائے ایوب کی حدیث کے کہ اس میں دو مرتبہ تکبیر ہے۔

(۳۲۸۰)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ

(۳۲۸۰) حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ میں اور

ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَبُو طَلْحَةَ وَصَفِيَّةُ رَدِيفَتُهُ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ قَالَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ۔

حضرت ابوطلحہ نبی ﷺ کے ساتھ واپس آ رہے تھے اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے آپ کی اونٹنی پر سوار تھیں۔ یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ نے فرمایا: ہم لوٹ کر آنے والے ہیں۔ توبہ کرنے والے ہیں اور اپنے پروردگار کی عبادت کرنے والے ہیں۔ حمد بیان کرنے والے ہیں۔ یہاں تک کہ آپ یہی کلمات فرماتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہو گئے۔

(۳۲۸۱) وَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۳۲۸۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

۵۷۸: باب اسْتِحْبَابِ النُّزُولِ بِبَطْحَاءِ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالصَّلٰوةِ بِهَا إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَغَيْرِهِمَا فَمَرَّ بِهِمَا

باب: حج اور عمرہ وغیرہ کی غرض سے گزرنے والوں کے لئے ذی الحلیفہ میں نماز پڑھنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۲۸۲) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا قَالَ وَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

(۳۲۸۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذی الحلیفہ کی وادی میں اپنا اُونٹ بٹھایا اور اس کے ساتھ نماز پڑھی۔ راوی نافع کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

(۳۲۸۳) وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يُنِيخُ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُنِيخُ بِهَا وَيُصَلِّي بِهَا۔

(۳۲۸۳) حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ذی الحلیفہ کی وادی میں اپنا اُونٹ بٹھاتے تھے جس طرح کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا اُونٹ بٹھاتے تھے اور اس کے ساتھ نماز پڑھتے تھے۔

(۳۲۸۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْمُسَيَّبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسٌ يَعْنِي أَبَا ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا صَدَرَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ الَّتِي كَانَ يُنِيخُ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۲۸۴) حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب حج یا عمرہ سے واپسی پر ذی الحلیفہ کی وادی میں اپنا اُونٹ بٹھاتے تھے (اسی جگہ جس جگہ) کہ رسول اللہ ﷺ اپنا اُونٹ بٹھاتے تھے۔

(۳۲۸۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ مُوْسٰى وَهُوَ ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ۔

(۳۲۸۵) حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ذی الحلیفہ میں رات کے آخری حصہ میں پہنچے تو آپ سے عرض کیا گیا کہ یہ بطحاء مبارکہ ہے۔

(۳۲۸۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ وَسُرَيْجُ ابْنُ يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ وَهُوَ فِيْ مُعَرَّسِهٖ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ فَقِيْلَ اِنَّكَ بِبَطْحَآءَ مُبَارَكَةٍ قَالَ مُوْسٰى وَقَدْ اَنَاخَ بِنَا سَالِمٌ بِالْمُنَاخِ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُنِيْخُ بِهٖ يَتَحَرّٰى مُعَرَّسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ اَسْفَلُ مِنَ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ بِبَطْنِ الْوَادِيْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَسَطًا مِّنْ ذٰلِكَ۔

(۳۲۸۶) حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک فرشتہ آیا اس حال میں کہ آپ ذی الحلیفہ کی وادی میں رات کے آخری حصہ میں پہنچے ہوئے تھے۔ آپ سے کہا گیا کہ آپ بطحاء مبارکہ میں ہیں۔ موسیٰ راوی کہتے ہیں کہ سالم نے ہمارے ساتھ مسجد کے قریب اُس جگہ اُونٹ بٹھایا جس جگہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اُونٹ بٹھاتے تھے اور اس جگہ کو تلاش کرتے تھے کہ جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے آخری حصہ میں اُترتے تھے اور وہ جگہ اس مسجد کی جگہ سے نیچی ہے جو کہ بطن وادی میں ہے اور وہ جگہ مسجد اور قبلہ کے درمیان میں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں جہاں رسول اللہ ﷺ کا ذی الحلیفہ کے مقام پر اُونٹ بٹھانا اور پھر نماز پڑھنا ثابت ہے اس کے ساتھ ساتھ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی سنت کے ساتھ محبت اور عقیدت بھی واضح ہوتی ہے کہ عین اُسی جگہ کی تلاش اور پھر اُسی جگہ اور اُسی انداز میں سارے اعمال کرنا جس طرح کہ انہوں نے اپنے محبوب ﷺ کو کرتے دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی آپ ﷺ کے ساتھ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں سے محبت وعقیدت عطا فرمائے۔ آمین

۵۷۹: باب لَا يَحُجُّ الْبَيْتَ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَبَيَانِ يَوْمِ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ

باب: اِس بات کے بیان میں کہ مشرک نہ تو بیت اللہ کا حج کرے اور نہ ہی بیت اللہ کا کوئی برہنہ ہو کر طواف کرے اور حج اکبر کے دن کے بیان میں

(۳۲۸۷)وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ

(۳۲۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجا اس حج میں کہ جس پر حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر بنا کر بھیجا (یہ کہ) حجۃ الوداع سے پہلے قربانی کے دن لوگوں کی ایک جماعت کے ساتھ یہ اعلان کرانے کے لیے کہ اس

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِی الْحَجَّةِ الَّتِیْ اَمَّرَهٗ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِیْ رَهْطٍ يُؤَذِّنُوْنَ فِی النَّاسِ يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَّلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ يَوْمُ النَّحْرِ يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ مِنْ اَجْلِ حَدِيْثِ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ (ننگا) بیت اللہ کا طواف کرے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ حمید بن عبدالرحمن حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی وجہ سے کہتے تھے کہ قربانی کا دن ہی حج اکبر کا دن ہے۔

۵۸۰: باب فَضْلِ يَوْمِ عَرَفَةَ

باب: عرفہ کے دن کی فضیلت کے بیان میں

(۳۲۸۸) حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ وَاَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ بْنَ يُوْسُفَ يَقُوْلُ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ اَكْثَرَ مِنْ اَنْ يُّعْتِقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ وَاِنَّهٗ لَيَدْنُوْ ثُمَّ يُبَاهِیْ بِهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ فَيَقُوْلُ مَا اَرَادَ هٰٓؤُلَآءِ۔

(۳۲۸۸) حضرت ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عرفہ کے دن سے زیادہ کسی دن اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا اور اللہ اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں پر فخر فرماتے ہوئے فرماتا ہے کہ یہ سارے بندے کس ارادہ سے آئے ہیں؟

۵۸۱: باب فَضْلِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب: حج اور عمرہ کی فضیلت کے بیان میں

(۳۲۸۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ مَوْلٰی اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةُ۔

(۳۲۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ کے بعد دوسرا عمرہ درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور (یعنی نیکیوں والے حج) کا بدلہ تو صرف جنت ہے۔

(۳۲۹۰) وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُخْتَارٍ عَنْ سُهَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ كُلُّ هٰٓؤُلَآءِ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ۔

(۳۲۹۰) اس سند کے ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح نقل فرمایا۔

(۳۲۹۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَيْتَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔

(۳۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی بیت اللہ آئے اور پھر نہ تو وہ بیہودہ گفتگو کرے اور نہ ہی وہ گناہ کے کام کرے تو وہ بیت اللہ سے واپس اس حال میں لوٹے گا جیسا کہ وہ اپنی ماں (کے پیٹ) سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

(۳۲۹۲)وَحَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ وَاَبِی الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مِسْعَرٍ وَ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِیْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا مَّنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ۔

(۳۲۹۲) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور ان ساری حدیثوں میں ہے کہ جس آدمی نے حج کیا اور پھر نہ تو کوئی بیہودہ باتیں کیں اور نہ ہی کوئی گناہ کا کام کیا۔

(۳۲۹۳)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۳۲۹۳) اس سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل فرمائی۔

۵۸۲:باب نُزُوْلِ الْحَاجِّ بِمَكَّةَ وَتَوْرِيْثِ دُوْرِهَا

باب: حجاج کا مکہ میں اُترنے اور مکہ کے گھروں کی وراثت کے بیان میں

(۳۲۹۴)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ حُسَيْنٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَنْزِلُ فِیْ دَارِكَ بِمَكَّةَ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَّلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِیٌّ شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَّطَالِبٌ كَافِرَيْنِ۔

(۳۲۹۴) حضرت اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں اپنے گھر میں اُتریں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے مکہ میں کوئی زمین یا کوئی گھر چھوڑا ہے؟ عقیل اور طالب' ابو طالب کے وارث تھے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُن کے ترکہ میں سے کچھ نہیں ملا تھا کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

(۳۲۹۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِیُّ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ

(۳۲۹۵) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہم

ابْنُ مِهْرَانَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا وَّ ذٰلِكَ فِيْ حَجَّتِهٖ حِيْنَ دَنَوْنَا مِنْ مَّكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مَّنْزِلًا۔

کہاں اُتریں گے؟ اور جس وقت کہ ہم اپنے حج کے سلسلہ میں مکہ کے قریب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا ہمارے لیے عقیل نے کوئی گھر چھوڑا ہے؟

(۳۲۹۶)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا الرَّوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَا نَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ ذٰلِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ قَالَ وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيْلٌ مِّنْ مَّنْزِلٍ۔

(۳۲۹۶) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر اللہ نے چاہا تو کل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں اُتریں گے؟ اور یہ فتح مکہ کا زمانہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی گھر چھوڑا ہے؟

۵۸۳:باب اِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ

باب: مہاجر کے مکہ مکرمہ میں قیام کرنے کے بیان میں

(۳۲۹۷)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ هَلْ سَمِعْتَ فِي الْاِقَامَةِ بِمَكَّةَ شَيْئًا فَقَالَ السَّائِبُ سَمِعْتُ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِلْمُهَاجِرِ اِقَامَةُ ثَلَاثٍ بَعْدَ الصَّدَرِ بِمَكَّةَ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ لَا يَزِيْدُ عَلَيْهَا۔

(۳۲۹۷) حضرت عبدالرحمٰن بن حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' انہوں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے سنا' وہ سائب بن یزید سے پوچھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیا تو نے مکہ میں قیام کرنے کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت سائب کہنے لگے کہ میں نے حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے' وہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ مہاجر کے لیے فرماتے ہیں کہ وہ منیٰ سے واپسی کے بعد مکہ میں تین (دن) تک قیام کر سکتا ہے گویا کہ آپ فرماتے ہیں کہ وہ اس سے زیادہ نہ کرے۔

(۳۲۹۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَقُوْلُ لِجُلَسَائِهٖ مَا سَمِعْتُمْ فِيْ سُكْنٰى مَكَّةَ فَقَالَ السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ سَمِعْتُ الْعَلَآءَ اَوْ قَالَ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقِيْمُ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَآءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

(۳۲۹۸) حضرت عبدالرحمٰن بن حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' فرمایا کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیز سے سنا وہ اپنے ہم نشینوں سے فرماتے ہیں کہ تم نے مکہ میں قیام کے بارے میں کیا سنا ہے؟ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علاء یا فرمایا کہ حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہاجر مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مکہ میں تین (دن) قیام کر سکتا ہے۔

(۳۲۹۹)وَ حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

(۳۲۹۹) حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

جَمِيعًا عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ يَسْاَلُ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ فَقَالَ السَّآئِبُ سَمِعْتُ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ ثَلَاثُ لَيَالٍ يَمْكُثُهُنَّ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ۔

میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ منیٰ سے واپسی کے بعد مہاجر تین رات تک مکہ مکرمہ میں ٹھہر سکتا ہے۔

(۳۳۰۰)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَمْلَاهُ عَلَيْنَا اِمْلَاءً اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ السَّآئِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ الْعَلَآءَ بْنَ الْحَضْرَمِیَّ اَخْبَرَهٗ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مُكْثُ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهٖ ثَلَاثًا۔

(۳۳۰۰) حضرت علاء بن حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مناسک حج کی ادائیگی کے بعد مہاجر مکہ میں تین (دن) تک ٹھہر سکتا ہے۔

(۳۳۰۱)وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۳۰۱) حضرت ابن جریج سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔

۵۸۴: باب تَحْرِيمِ صَيْدِ مَكَّةَ وَغَيْرِهٖ

باب: مکہ مکرمہ میں شکار کی حرمت کا بیان

(۳۳۰۲)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِیُّ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ لَاهِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَّاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا وَقَالَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَكَّةَ اِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَاِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيْهِ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَمْ يَحِلَّ لِیْ اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهٗ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهٗ وَلَا يَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّهٗ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوْتِهِمْ فَقَالَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

(۳۳۰۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دن مکہ فتح ہوا تو فرمایا کہ ہجرت نہیں لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تمہیں (جہاد کے لیے) بلایا جائے تو جاؤ اور آپ نے فتح مکہ کے دن فرمایا کہ اس شہر کو اللہ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے دن حرم قرار دیا تھا تو یہ اللہ کے حرم قرار دینے کی وجہ سے قیامت تک حرم رہے گا اور اس حرم میں میرے سے پہلے کسی کے لیے بھی قتال حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی ایک دن میں تھوڑی دیر کے لیے قتال حلال ہوا تھا تو اب یہ اللہ کے حرم قرار دینے کی وجہ سے قیامت تک حرم رہے گا۔ نہ اس کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ ہی اس کے شکار کو بھگایا جائے اور کوئی بھی یہاں گری پڑی چیز کو نہ اُٹھائے سوائے اس کے کہ اسے اس کے مالک کو پہنچائی جائے اور نہ اس کی گھاس کاٹی جائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سوائے گھاس کے (یعنی گھاس کو مستثنیٰ قرار دے دیں) کیونکہ یہ گھاس لوہاروں اور زرگروں (سنار) کے کام آتی ہے تو آپ نے فرمایا: سوائے گھاس کے (آپ ﷺ نے گھاس کو مستثنیٰ فرما دیا کیونکہ یہ جلانے کے کام آتی ہے)۔

(۳۳۰۳)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ یَذْکُرْ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَقَالَ بَدَلَ الْقِتَالِ الْقَتْلَ وَقَالَ لَایَلْتَقِطُ لُقَطَتَهٗ اِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا۔

(۳۳۰۳)حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ مذکورہ حدیث کی طرح روایت منقول ہے اور اس حدیث میں یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کا ذکر نہیں اور اس کے علاوہ الفاظ کا ردّ و بدل ہے۔

(۳۳۰۴)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَهُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّةَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّهَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْهُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ اَنَّهٗ حَمِدَاللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ یُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلَا یَحِلُّ لِامْرِیءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِكَ بِهَا دَمًا وَّلَا یَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا فَقُوْلُوْا لَهٗ اِنَّ اللّٰهَ اَذِنَ لِرَسُوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکُمْ وَاِنَّمَا اَذِنَ لِیْ فِیْهَا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِهَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَكَ عَمْرٌو قَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِذٰلِكَ مِنْكَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَّلَا فَآرًّا بِدَمٍ وَّلَا فَآرًّا بِخَرْبَةٍ۔

(۳۳۰۴)حضرت ابو شریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے کہا جس وقت کہ وہ مکہ کی طرف اپنی فوج بھیج رہے تھے۔ اے امیر! آپ مجھے اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے وہ حدیث بیان کروں جسے یوم فتح کی صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے اسے یاد رکھا اور میری آنکھوں نے دیکھا جس وقت کہ آپ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثناء بیان فرمائی پھر فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے حرم بنایا اور لوگوں نے اسے حرم نہیں بنایا تو ایسے آدمی کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو یہ کہ وہ مکہ میں خون بہائے اور نہ ہی وہ یہاں کے درخت کاٹے تو اگر کوئی اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جنگ کی وجہ سے حرم میں قتال جائز سمجھتا ہو تو تم اسے کہہ دو کہ اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت دی تھی اور تمہارے لیے اجازت نہیں اور مجھے بھی صرف ایک دن کے کچھ وقت کے لیے اجازت ملی تھی اور آج پھر مکہ کی حرمت پہلے کی طرح لوٹ آئی ہے جس طرح کل تھی اور جو (اس وقت یہاں) موجود ہے وہ غائبین تک یہ بات پہنچا دے۔ حضرت ابو شریح سے کہا گیا کہ عمرو نے تجھے کیا کہا تھا؟ اس نے کہا کہ اے ابو شریح! میں اس بارے میں تجھ سے زیادہ جانتا ہوں کہ حرم کسی نافرمان کو پناہ نہیں دیتا اور نہ ہی قتل اور چوری کر کے نکلنے والے کو بھاگنے دیتا ہے۔

(۳۳۰۵)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ جَمِیْعًا عَنِ الْوَلِیْدِ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰی

(۳۳۰۵)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر مکہ کو فتح فرمایا تو آپ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اللہ نے مکہ پر اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور مؤمنوں کو غلبہ عطا فرمایا اور مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے

رَسُوْلِهٖ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ كَانَ قَبْلِيْ وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ وَاِنَّهَا لَنْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلٰى شَوْكُهَا وَلَا تَحِلُّ سَاقِطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ وَمَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُّفْدٰى وَاِمَّا اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَّا الْاِذْخِرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّا نَجْعَلُهٗ فِيْ قُبُوْرِنَا وَبُيُوْتِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَقَامَ اَبُوْ شَاهٍ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوْا لِاَبِيْ شَاهٍ قَالَ الْوَلِيْدُ فَقُلْتُ لِلْاَوْزَاعِيِّ مَا قَوْلُهٗ اكْتُبُوْا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِيْ سَمِعَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

لیے بھی ایک دن کے کچھ وقت کے لیے حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا۔ اس لیے یہاں سے شکار بھگایا نہ جائے اور نہ ہی یہاں کے کانٹے کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز کسی کے لیے حلال ہے سوائے اعلان کرنے والے کے (یعنی گمشدہ چیز کو اُٹھا کر اگر اُس کا اعلان کرے اسے اس تک پہنچائے تو اس کے لیے حلال ہے) اور جس آدمی کو کوئی قتل کر دے تو اس کے (لواحقین کے) لیے دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا اس کی دیت لے لے یا اسے قصاصاً قتل کر دے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گھاس کو مستثنیٰ فرما دیں کیونکہ ہم اسے اپنی قبروں اور گھروں میں استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھاس کو مستثنیٰ فرما دیا (یعنی حرم کی حدود میں گھاس کاٹنے کی اجازت ہے) تو ابوشاہ کھڑا ہوا جو کہ یمن کا ایک آدمی تھا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوشاہ کو لکھ دو۔ ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے کہا کہ ابوشاہ کے اس کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اے اللہ کے رسول! مجھے لکھوا دیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ خطبہ کہ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا۔

(۳۳۰۶) حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوْا رَجُلًا مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيْلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوْهُ فَاُخْبِرَ بِذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهٗ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيْلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُوْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا وَاِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ وَلَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ بَعْدِيْ اَلَا وَاِنَّهَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ اَلَا وَاِنَّهَا سَاعَتِيْ هٰذِهٖ حَرَامٌ لَا يُخْبَطُ شَوْكُهَا

(۳۳۰۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنوخزاعہ نے بنی لیث کا ایک آدمی قتل کیا ہوا تھا۔ فتح مکہ کے دن بنی لیث نے اپنے مقتول کے بدلہ میں بنوخزاعہ کا ایک آدمی قتل کر دیا تو اس کی خبر رسول اللہ کو دی گئی تو آپ نے اپنی سواری پر سوار ہو کر خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ نے مکہ سے ہاتھی والوں کو روکا تھا اور اللہ نے مکہ پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غلبہ عطا فرمایا۔ آگاہ رہو کہ مکہ مجھ سے پہلے بھی کسی کے لیے حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا اور میرے لیے بھی مکہ دن کے کچھ وقت کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس وقت بھی حرام ہے مکہ کے کانٹے نہ کاٹے جائیں اور نہ مکہ کے درختوں کو کاٹا جائے اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز کو اُٹھایا جائے۔

وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا اِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يُعْطَى يَعْنِي الدِّيَةَ وَاِمَّا اَنْ يُقَادَ اَهْلُ الْقَتِيْلِ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ شَاهٍ فَقَالَ اكْتُبْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اكْتُبُوْا لِاَبِىْ شَاهٍ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا الْاِذْخِرَ فَاِنَّا نَجْعَلُهُ فِىْ بُيُوْتِنَا وَقُبُوْرِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الْاِذْخِرَ۔

سوائے اعلان کرنے والے کے (اعلان کے ذریعے اس کے مالک تک پہنچائے) اور جس کا کوئی قتل کر دیا جائے تو اسے دو چیزوں میں سے ایک کا اختیار ہے ایک یہ کہ یا تو اسے دیت دی جائے اور دوسرا یہ کہ یا پھر وہ قاتل سے قصاص لے گا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر یمن کا ایک آدمی آیا جسے ابو شاہ کہا جاتا ہے اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ (خطبہ) لکھوا دیں تو آپ نے فرمایا کہ ابو شاہ کو لکھ دو تو قریش کے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مکہ کی گھاس کو مستثنیٰ فرما دیں کیونکہ گھاس کو ہم اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے گھاس کو مستثنیٰ فرما دیا۔

۵۸۵: باب النَّهْيِ عَنْ حَمْلِ السَّلَاحِ بِمَكَّةَ مِنْ غَيْرِ حَاجَةٍ

باب: مکہ مکرمہ میں ضرورت کے بغیر اسلحہ اُٹھانے کی ممانعت کے بیان میں

(۳۳۰۷) وَ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَحْمِلَ بِمَكَّةَ السِّلَاحَ۔

(۳۳۰۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ تم میں سے کسی کے لیے حلال نہیں کہ مکہ مکرمہ میں اسلحہ اُٹھائے۔

۵۸۶: باب جَوَازِ دُخُوْلِ مَكَّةَ بِغَيْرِ الْاِحْرَامِ

باب: احرام کے بغیر مکّہ مکرمہ میں داخل ہونے کے جواز کے بیان میں

(۳۳۰۸) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ وَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَمَّا الْقَعْنَبِىُّ فَقَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّاَمَّا قُتَيْبَةُ فَقَالَ نَا مَالِكٌ وَّقَالَ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قُلْتُ لِمَالِكٍ اَحَدَّثَكَ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهٖ مِغْفَرٌ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالَ مَالِكٌ نَعَمْ۔

(۳۳۰۸) حضرت یحییٰ فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے پوچھا کہ کیا آپ سے حضرت ابن شہاب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ بن مالک سے روایت کردہ یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی ﷺ فتح مکہ والے سال مکہ مکرمہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ کے سر پر خود تھا تو جب آپ نے اسے اُتارا تو ایک آدمی آیا اور اس نے عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردے کو پکڑے ہوئے ہے تو آپ نے کہا: اسے قتل کر دو۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ہاں! (مجھ سے ابن شہاب نے یہ حدیث بیان کی ہے)۔

(۳۳۰۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ يَحْيَى اَنَا وَقَالَ قُتَيْبَةُ نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ الدُّهْنِيُّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَ قَالَ قُتَيْبَةُ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ وَّفِي رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ قَالَ نَااَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ۔

(۳۳۰۹)حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور قتیبہ نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن اس حال میں مکہ میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام کے بغیر تھے۔

(۳۳۱۰)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ اَخْبَرَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

(۳۳۱۰)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن مکہ مکرمہ میں اس حال میں داخل ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳۳۱۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا اَنَا وَكِيْعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ۔

(۳۳۱۱)حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس حال میں خطبہ دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

(۳۳۱۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَفِي رِوَايَةِ الْحُلْوَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَآءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَلَمْ يَقُلْ اَبُوْبَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

(۳۳۱۲)حضرت جعفر بن عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گویا کہ میں اب بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں منبر پر دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے (سر) پر سیاہ عمامہ ہے اور اس عمامہ کے دونوں کنارے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں اور ابوبکر نے منبر کا لفظ نہیں کہا۔

۵۸۷: باب فَضْلِ الْمَدِيْنَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيْمِهَا وَتَحْرِيْمِ صَيْدِهَا وَبَيَانِ حُدُوْدِ حَرَمِهَا

باب: مدینہ منورہ کی فضیلت اور اس میں نبی کریم ﷺ کی برکت کی دُعا اور اس کی حدودِ حرم کے بیان میں

(۳۳۱۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ

(۳۳۱۳)حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ حرم قرار دیا اور مکہ میں رہنے والوں کے لیے دعا فرمائی تھی اور میں

ابْنِ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَدَعَا لِاَھْلِھَا وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِیْنَۃَ کَمَا حَرَّمَ اِبْرَاھِیْمُ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ دَعَوْتُ فِیْ صَاعِھَا وَمُدِّھَا بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ لِاَھْلِ مَکَّۃَ۔

مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا اور میں مدینہ کے صاع اور اس کے مد میں اس سے دوگنی برکت کی دُعا کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ والوں کے لیے کی تھی۔

(۳۳۱۴) حَدَّثَنِیْہِ اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ الْمُخْتَارِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ حَدَّثَنَا وُھَیْبٌ کُلُّھُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ یَحْیٰی ھُوَ الْمَازِنِیُّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَدِیْثُ وُھَیْبٍ فَکَرِوَایَۃِ الدَّرَاوَرْدِیِّ بِمِثْلَیْ مَا دَعَا بِہٖ اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَاَمَّا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ وَعَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ فَفِیْ رِوَایَتِھِمَا مِثْلَ مَا دَعَا اِبْرَاھِیْمُ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

(۳۳۱۴) حضرت عمرو بن یحییٰ سے ان سندوں سے اس طرح روایت نقل کی گئی ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میں ان دُعاؤں سے دوگنا دُعائیں کرتا ہوں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دُعائیں مانگیں تھیں۔

(۳۳۱۵) وَ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا بَکْرٌ یَعْنِی ابْنَ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْھَادِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا یُرِیْدُ الْمَدِیْنَۃَ۔

(۳۳۱۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں اس کے دونوں پتھریلے کناروں والی جگہ یعنی مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔

(۳۳۱۶) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عُتْبَۃَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَکَمِ خَطَبَ النَّاسَ فَذَکَرَ مَکَّۃَ وَاَھْلَھَا وَحُرْمَتَھَا فَنَادَاہُ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فَقَالَ مَالِیْ اَسْمَعُکَ ذَکَرْتَ مَکَّۃَ وَاَھْلَھَا وَحُرْمَتَھَا وَلَمْ تَذْکُرِ الْمَدِیْنَۃَ وَاَھْلَھَا وَحُرْمَتَھَا قَدْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا وَ ذٰلِکَ عِنْدَنَا فِیْ اَدِیْمٍ خَوْلَانِیٍّ اِنْ شِئْتَ اَقْرَاْتُکَہٗ فَسَکَتَ مَرْوَانُ ثُمَّ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ بَعْضَ ذٰلِکَ۔

(۳۳۱۶) حضرت نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے مکہ اور مکہ کے رہنے والوں اور مکہ کی حرمت کا تذکرہ کیا تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے مروان کو پکارا اور فرمایا کہ میں تجھ سے کیا سن رہا ہوں کہ تو مکہ اور مکہ والوں کا اور مکہ کی حرمت کا ذکر کر رہا ہے اور تو مدینہ اور مدینہ کے رہنے والوں اور مدینہ کی حرمت کا ذکر نہیں کر رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پتھریلے علاقے کے دونوں کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیا ہے اور یہ (حکم نامہ) ہمارے پاس خولانی چمڑے پر لکھا ہوا موجود ہے۔ اگر تو چاہے تو میں اس سے پڑھ کر سناؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ مروان خاموش ہو گیا پھر کہا کہ میں نے بھی کچھ اسی طرح سنا ہے۔

(۳۳۱۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَعَمْرٌو

(۳۳۱۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا

النَّاقِدُ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ اَحْمَدَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَسَدِیُّ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَاِنِّیْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا لَا يُقْطَعُ عِضَاهُهَا وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں۔ مدینہ کے دونوں طرف کے پتھریلے علاقے کے درمیانی حصہ میں سے نہ کوئی درخت کاٹا جا سکتا ہے اور نہ ہی کسی جانور کا شکار کیا جا سکتا ہے۔

(۳۳۱۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ حَدَّثَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَابَتَیِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا وَقَالَ الْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ لَا يَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ وَلَا يَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَآئِهَا وَجَهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۳۳۱۸) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں نہ تو مدینہ کے خاردار درختوں کو کاٹا جائے گا اور نہ ہی مدینہ کے شکار کو قتل کیا جائے گا اور آپ نے فرمایا کہ یہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ یہ جان لیں تو جو آدمی مدینہ سے اعراض کر کے یہاں رہنے کو چھوڑ دے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں یہاں ایسے آدمی کو جگہ عطا فرمائیں گے جو اس سے بہتر ہوگا اور جو آدمی بھی مدینہ کی بھوک پیاس اور محنت و مشقت پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اُس کی سفارش کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(۳۳۱۹)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ الْاَنْصَارِیُّ اَخْبَرَنِیْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَزَادَ فِی الْحَدِيْثِ وَلَا يُرِيْدُ اَحَدٌ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ اِلَّا اَذَابَهُ اللّٰهُ فِی النَّارِ ذَوْبَ الرَّصَاصِ اَوْ ذَوْبَ الْمِلْحِ فِی الْمَآءِ۔

(۳۳۱۹) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی اور اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ کوئی آدمی مدینہ والوں کو کوئی تکلیف دینے کا ارادہ نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ اُسے آگ میں اس طرح پگھلائے گا جیسا کہ سیسہ پگھلتا ہے یا فرمایا کہ جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ (مدینہ والوں کو تکلیف دینے والا آگ میں اسی طرح پگھلے گا)

(۳۳۲۰)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنِ الْعَقَدِیِّ قَالَ عَبْدٌ اَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ سَعْدًا رَكِبَ اِلٰی قَصْرِهٖ

(۳۳۲۰) حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے مکان عقیق کی طرف گئے تو انہوں نے وہاں ایک غلام کو درخت کاٹتے ہوئے پایا یا اس درخت کے کانٹے کاٹتے ہوئے پایا یا اس درخت کے کانٹے توڑ رہا تھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ

بِالْعَقِيْقِ فَوَجَدَ عَبْدًا يَقْطَعُ شَجَرًا اَوْ يَخْبِطُ فَسَلَبَهُ فَلَمَّا رَجَعَ سَعْدٌ جَآءَهُ اَهْلُ الْعَبْدِ فَكَلَّمُوْهُ اَنْ يَرُدَّ عَلٰى غُلَامِهِمْ اَوْ عَلَيْهِمْ مَا اَخَذَ مِنْ غُلَامِهِمْ فَقَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ اَرُدَّ شَيْئًا نَفَّلَنِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبٰى اَنْ يَّرُدَّ عَلَيْهِمْ۔

نے اس کا سامان چھین لیا تو جب سعد رضی اللہ عنہ واپس آئے تو اس غلام کے گھر والوں نے آپ سے بات کی تاکہ وہ سامان اس غلام کو یا اس کے گھر والوں کو واپس کر دیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ کی پناہ کہ میں وہ چیز واپس کر دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے ان کو سامان واپس کرنے سے انکار کر دیا۔

(۳۳۲۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ بْنُ سَعِيْدٍ وَّقُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَلْتَمِسْ لِيْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِيْ فَخَرَجَ بِيْ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُرْدِفُنِيْ وَرَآءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا بَدَا لَهُ اُحُدٌ قَالَ هٰذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ فَلَمَّا اَشْرَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

(۳۳۲۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم اپنے غلاموں میں سے کوئی غلام تلاش کرو (تاکہ) وہ میری خدمت کرے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھا کر لے آئے تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا تھا جب بھی آپ اُترتے اور راوی نے کہا کہ اس حدیث میں ہے کہ جب آپ تشریف لا رہے تھے یہاں تک کہ جب آپ کے سامنے اُحد (پہاڑ) ظاہر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ آ گئے تو فرمایا: اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیتا ہوں جس طرح کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا تھا (اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی) اے اللہ! مدینہ والوں کے لیے ان کے مد اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما۔

(۳۳۲۲)وَ حَدَّثَنَاهُ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا يَعْقُوْبُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا۔

(۳۳۲۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت نقل کی ہے۔

(۳۳۲۳)وَ حَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ مَا بَيْنَ كَذَا اِلٰى كَذَا فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيْ هٰذِهِ شَدِيْدَةٌ

(۳۳۲۳) حضرت عاصم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں! فلاں جگہ سے فلاں جگہ تک۔ تو جو آدمی مدینہ میں کوئی نیا کام (یعنی کوئی جرم وغیرہ) کرے گا۔ حضرت عاصم کہتے ہیں کہ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا

مَنْ اَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا قَالَ فَقَالَ ابْنُ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا۔

کہ یہ بہت سخت گناہ ہوگا کہ جو آدمی مدینہ میں کوئی نیا کام (یعنی بدعت گناہ وغیرہ) کرے گا تو اُس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت برسے گی۔ قیامت کے دن اُس آدمی سے نہ کوئی فرض اور نہ ہی کوئی نفل (عبادت) قبول کی جائے گی۔ حضرت ابن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یا کسی نے ایسے آدمی کو پناہ دی۔ (تو وہ بھی اسی سزا کی زد میں ہوگا)

(۳۳۲۴) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَحَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ قَالَ نَعَمْ هِيَ حَرَامٌ لَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

(۳۳۲۴) حضرت عاصم احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کو حرم قرار دیا ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں! مدینہ کی گھاس تک کاٹنا حرام ہے اور جو اس طرح کرے گا اُس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔

(۳۳۲۵) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مِكْيَالِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ صَاعِهِمْ وَبَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ۔

(۳۳۲۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! ان کے لیے ان کے پیمانے میں برکت عطا فرما اور ان کے لیے ان کے صاع میں اور ان کے لیے ان کے مد میں بھی برکت عطا فرما۔

(۳۳۲۶) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّامِيُّ قَالَا اَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ يُوْنُسَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ۔

(۳۳۲۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں اس سے دوگنا برکتیں فرما جتنی برکتیں مکہ میں تو نے (نازل فرمائیں)۔

(۳۳۲۷) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةَ قَالَ وَ صَحِيْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِيْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَقَدْ كَذَبَ فِيْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَفِيْهَا قَالَ النَّبِيُّ

(۳۳۲۷) حضرت ابراہیم تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا کہ جو آدمی یہ خیال کرتا ہے کہ ہمارے پاس وہ چیز ہے جسے ہم پڑھتے ہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفے کے (اس صحیفے کی طرف اشارہ فرمایا) کہ جو آپ کی تلوار کی نیام کے ساتھ لٹکا ہوا تھا (اس طرح کا خیال کرنے والا آدمی) جھوٹا ہے۔ اس صحیفے میں تو اونٹوں کی عمروں اور کچھ زخموں کی دیت کا ذکر ہے اور اس میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عیر پہاڑ اور ثور پہاڑ تک کے درمیان مدینہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَانْتَهٰی حَدِیْثُ اَبِیْ بَکْرٍ وَّزُهَیْرٍ عِنْدَ قَوْلِهٖ یَسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ وَلَمْ یَذْکُرَا مَا بَعْدَهٗ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ۔

کا جو علاقہ ہے یہ حرم ہے تو جو آدمی اس حرم میں کوئی گناہ کرے گا یا کسی مجرم آدمی کو پناہ دے گا تو اُس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن اللہ اُس سے نہ کوئی فرض اور نہ کوئی نفل قبول کریں گے اور پناہ دینا تمام مسلمانوں کا ایک ہی ہے۔ان میں سے اَدنیٰ مسلمان کی پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جاتا ہے اور جس آدمی نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کی طرف کی یا جس غلام نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے غیر کی طرف منسوب کیا اُس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی بھی لعنت۔ اللہ اُس سے قیامت کے دن نہ کوئی اس کا فرض اور نہ کوئی اُس کا نفل قبول کرے گا۔ ابوبکر کی حدیث یہاں پوری ہوگئی ہے اور زبیر کی روایت اس قول تک تھی کہ جہاں ادنیٰ مسلمانوں کی پناہ کا ذکر آتا ہے اور اس کے بعد کا بھی اس میں ذکر نہیں اور ان دونوں حدیثوں میں صحیفہ کا تلوار کی نیام میں لٹکے ہوئے ہونے کا بھی ذکر نہیں۔

(۳۳۲۸)وَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ قَالَ اَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ جَمِیْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ اَبِیْ کُرَیْبٍ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَزَادَ فِی الْحَدِیْثِ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا مَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ وَلَیْسَ فِیْ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ ذِکْرُ یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔

(۳۳۲۸) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ ابوکریب کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے اور اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ جو آدمی کسی مسلمان کی پناہ توڑے گا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن نہ اُس سے اس کا کوئی فرض اور نہ ہی کوئی نفل قبول کیا جائے گا۔

(۳۳۲۹)وَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا سُفْیٰنُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ مُسْهِرٍ وَ وَکِیْعٍ اِلَّا قَوْلَهٗ مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ وَذِکْرُ اللَّعْنَةِ لَهٗ۔

(۳۳۲۹) حضرت اعمش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ ابن مسہر اور وکیع کی حدیث کی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۳۳۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ

(۳۳۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ حرم ہے تو جو آدمی اس حرم میں کوئی نیا کام یعنی گناہ وغیرہ کرے گا یا ایسے کرنے والے کو پناہ دے گا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی اور قیامت کے دن نہ اُس سے

اَوٰی مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ۔

کوئی فرض اور نہ ہی کوئی نفل قبول کیا جائے گا۔

(۳۳۳۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِی النَّضْرِ حَدَّثَنِیْ اَبُو النَّضْرِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْاَشْجَعِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَقُلْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزَادَ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِيْنَ وَاحِدَةٌ يُسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ فَمَنْ اَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ۔

(۳۳۳۱) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح حدیث نقل کی گئی ہے لیکن اس میں قیامت کے دن کا ذکر نہیں ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ تمام مسلمانوں کا ذمہ ایک ہی ہے اور ایک عام مسلمان کے پناہ دینے کا بھی اعتبار کیا جا سکتا ہے تو جو آدمی کسی مسلمان کی پناہ کو توڑے گا اُس پر اللہ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہوگی۔ قیامت کے دن اس سے کوئی نفل اور نہ کوئی فرض قبول کیا جائے گا۔

(۳۳۳۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ لَوْ رَاَيْتُ الظِّبَآءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِيْنَةِ مَا ذَعَرْتُهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا حَرَامٌ۔

(۳۳۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مدینہ میں ہرنیوں کو چرتا ہوا دیکھوں تو میں انہیں ہراساں نہیں کروں گا (اس لیے کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو پتھریلے کناروں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

(۳۳۳۳)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا بَيْنَ لَا بَتَیِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَوْ وَجَدْتُ الظِّبَآءَ مَا بَيْنَ لَا بَتَيْهَا مَا ذَعَرْتُهَا وَجَعَلَ اثْنَیْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًی۔

(۳۳۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے دو پتھریلے کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں مدینہ کے دو پتھریلے کناروں کے درمیانی حصہ میں ہرنیوں کو چرتا ہوا دیکھوں تو میں انہیں ہراساں نہیں کروں گا اور آپ نے مدینہ کے اردگرد بارہ میل کو حرم قرار دیا۔

(۳۳۳۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ النَّاسُ اِذَا رَاَوْا اَوَّلَ الثَّمَرِ جَآءُوْا بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا اَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِیْ

(۳۳۳۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب لوگ شروع کا پھل دیکھتے تو وہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے آتے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پکڑتے اور دُعا فرماتے: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے

مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَبْدُكَ وَخَلِيْلُكَ وَنَبِيُّكَ وَاِنِّيْ عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَاِنَّهٗ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَاِنِّيْ اَدْعُوْكَ لِلْمَدِيْنَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهٖ مَعَهٗ قَالَ ثُمَّ يَدْعُوْا اَصْغَرَ وَلِيْدٍ لَّهٗ فَيُعْطِيْهِ ذٰلِكَ الثَّمَرَ۔

اللہ! ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے اور تیرے خلیل اور تیرے نبی ہیں اور میں تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں اور انہوں نے مکہ کے لیے تجھ سے دُعا کی تھی اور میں مدینہ کے لیے تجھ سے ان دعاؤں کا دوگنا کی دُعا کرتا ہوں جو کہ تجھ سے (حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) مکہ کے لیے کی تھیں پھر آپ کسی چھوٹے بچے کو بلا کر اُسے یہ پھل عطا فرماتے۔

(٣٣٣٥) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُؤْتٰى بِاَوَّلِ الثَّمَرِ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَّعَ بَرَكَةٍ ثُمَّ يُعْطِيْهِ اَصْغَرَ مَنْ يَّحْضُرُهٗ مِنَ الْوِلْدَانِ۔

(۳۳۳۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہلا پھل لایا جاتا تھا تو آپ فرماتے: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت در برکت عطا فرما۔ پھر آپ وہ پھل جو آپ کے پاس موجود ہوتا لڑکوں میں سے سب سے چھوٹے کو عطا فرماتے۔

٥٨٨: باب التَّرْغِيْبِ فِيْ سُكْنَى الْمَدِيْنَةِ وَفَضْلِ الصَّبْرِ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَشِدَّتِهَا

باب: مدینہ میں رہنے والوں کو تکالیف پر صبر کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(٣٣٣٦) وَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ قَالَ نَا اَبِيْ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ اَنَّهٗ حَدَّثَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ بِالْمَدِيْنَةِ جَهْدٌ وَّ شِدَّةٌ وَاَنَّهٗ اَتٰى اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ اِنِّيْ كَثِيْرُ الْعِيَالِ وَقَدْ اَصَابَتْنَا شِدَّةٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَنْقُلَ عِيَالِيْ اِلٰى بَعْضِ الرِّيْفِ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ لَا تَفْعَلِ الْزَمِ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّا خَرَجْنَا مَعَ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَظُنُّ اَنَّهٗ قَالَ حَتّٰى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَاَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ وَاللّٰهِ مَا نَحْنُ هٰهُنَا فِيْ شَيْءٍ وَاِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوْفٌ مَا نَاْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ مِنْ حَدِيْثِكُمْ مَا اَدْرِيْ كَيْفَ قَالَ وَالَّذِيْ اَحْلِفُ بِهٖ اَوْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ هَمَمْتُ اَوْ اِنْ شِئْتُمْ لَا اَدْرِيْ اَيَّتَهُمَا قَالَ لَاٰمُرَنَّ

(۳۳۳۶) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ (مولی مہری) سے روایت ہے جب مدینہ کے لوگ قحط سالی اور تنگی میں مبتلا ہوئے تو وہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے عرض کیا کہ میرے بچے بہت زیادہ ہیں اور تنگی میں مبتلا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے بچوں کو کسی خوشحال جگہ کی طرف لے جاؤں تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرنا اور مدینہ میں رہنا کیونکہ ہم ایک مرتبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے تو راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہاں تک کہ عسفان کے مقام پر آئے تو آپ نے اس مقام پر کچھ راتیں قیام فرمایا تو لوگ کہنے لگے: اللہ کی قسم! یہاں ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے اور پیچھے ہمارے بچوں کی نگرانی کرنے والا بھی کوئی نہیں ہے اور ہم ان کی طرف سے مطمئن نہیں ہیں تو یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ تمہاری یہ کس طرح کی باتیں مجھ تک پہنچتی ہیں؟ (راوی کہتا ہے) کہ میں نہیں جانتا کہ آپ نے کس طرح فرمایا اور اس کے ساتھ آپ نے حلف اُٹھایا (یا فرمایا)

بِنَاقَتِيْ تُرْحَلُ ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَهَا عُقْدَةً حَتّٰى اَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ حَرَّمَ مَكَّةَ فَجَعَلَهَا حَرَمًا وَاِنِّيْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ حَرَامًا مَّا بَيْنَ مَاْزِمَيْهَا اَنْ لَّا يُهْرَاقَ فِيْهَا دَمٌ وَلَا يُحْمَلَ فِيْهَا سِلَاحٌ لِقِتَالٍ وَلَا يُخْبَطَ فِيْهَا شَجَرَةٌ اِلَّا لِعَلَفٍ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ شِعْبٌ وَّلَا نَقْبٌ اِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتّٰى تَقْدَمُوْا اِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ارْتَحِلُوْا فَارْتَحَلْنَا فَاَقْبَلْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَوَالَّذِيْ نَحْلِفُ بِهٖ اَوْ يُحْلَفُ بِهٖ الشَّكُّ مِنْ حَمَّادٍ مَّا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِيْنَ دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اَغَارَ عَلَيْنَا بَنُوْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيْجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ۔

کہ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ اگر تم چاہتے ہو تو میں اپنی اونٹنی پر زین کسنے کا حکم کروں اور جب تک مدینہ نہ پہنچ جاؤں اس کی گرہ نہ کھولوں اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا تھا اور میں مدینہ کو حرم بناتا ہوں۔ مدینہ کے دونوں پہاڑوں کے درمیان کا حصہ حرم ہے۔ اس حرم میں خون نہ بہایا جائے اور نہ اس میں جنگ کے لیے ہتھیار اُٹھائے جائیں اور نہ ہی یہاں کے درختوں کے پتے توڑے جائیں۔ سوائے (جانوروں) کے چارہ کے۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے صاع میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے مد میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! ہمارے مدینہ میں برکت عطا فرما۔ اے اللہ! مدینہ میں مکہ کی بنسبت دوگنا برکت فرما اور قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ مدینہ کی ہر گھاٹی اور درّہ پر دو فرشتے مقرر ہیں اور تمہارے واپس آنے تک اس کی حفاظت کرتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا کہ اب نکلو پھر ہم چلے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کی ہم قسم کھاتے ہیں کہ ابھی ہم نے مدینہ میں داخل ہو کر سامان نہیں اُتارا تھا کہ بنو عبداللہ بن غطفان نے ہم پر حملہ کر دیا حالانکہ اس سے قبل ان میں کسی طرح کوئی بے چینی نہیں پائی جاتی تھی۔

(۳۳۳۷) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا وَ صَاعِنَا وَاجْعَلْ مَعَ الْبَرَكَةِ بَرَكَتَيْنِ۔

(۳۳۳۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت عطا فرما اور ایک برکت کے ساتھ دو برکتیں کر دے۔

(۳۳۳۸) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنَا شَيْبَانُ ح وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۳۳۸) حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رحمۃ اللہ علیہ سے ان سندوں کے ساتھ اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۳۳۳۹) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ

(۳۳۳۹) حضرت ابوسعید مولیٰ مہری سے روایت ہے کہ وہ حرہ کی

سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ مَوْلَى الْمَهْرِيِّ اَنَّهٗ جَآءَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَيَالِيَ الْحَرَّةِ فَاسْتَشَارَهٗ فِي الْجَلَآءِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَشَكٰى اِلَيْهِ اَسْعَارَهَا وَكَثْرَةَ عِيَالِهٖ وَاَخْبَرَهٗ اَنْ لَّا صَبْرَ لَهٗ عَلٰى جَهْدِ الْمَدِيْنَةِ وَلَاْوَآئِهَا فَقَالَ لَهٗ وَيْحَكَ لَا آمُرُكَ بِذٰلِكَ اِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰى لَاْوَآئِهَا فَيَمُوْتُ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِذَا كَانَ مُسْلِمًا۔

رات میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے مدینہ سے واپس چلے جانے کے بارے میں مشورہ طلب کیا اور شکایت کی کہ مدینہ میں مہنگائی بہت ہے اور ان کی عیالداری (بال بچے) زیادہ ہیں اور میں مدینہ کی مشقت اور اس کی تکلیفوں پر صبر نہیں کر سکتا تو حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ تجھ پر افسوس ہے میں تجھے اس کا حکم (مشورہ) نہیں دوں گا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے اور اسی حال میں اس کی موت آ جائے تو میں اس کی سفارش کروں گا یا فرمایا کہ میں قیامت کے دن اُس کے حق میں گواہی دوں گا جبکہ وہ مسلمان ہو۔

(۳۳۴۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ كُرَيْبٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ اُسَامَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَّابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنِّىْ حَرَّمْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ كَمَا حَرَّمَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ كَانَ اَبُوْ سَعِيْدٍ يَاْخُذُ وَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَجِدُ اَحَدَنَا فِىْ يَدِهِ الطَّيْرَ فَيَفُكُّهٗ مِنْ يَدِهٖ ثُمَّ يُرْسِلُهٗ۔

(۳۳۴۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیانی حصہ کو حرم قرار دیا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی کے ہاتھ میں (مدینہ میں) پرندہ دیکھ لیتے تو اس کے ہاتھ سے اُسے چھڑا لیتے‘ آزاد کر دیتے۔

(۳۳۴۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ يُسَيْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ اَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ اِنَّهَا حَرَمٌ اٰمِنٌ۔

(۳۳۴۱) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے‘ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے مدینہ کی طرف اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ یہ حرم ہے اور امن کی جگہ ہے۔

(۳۳۴۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَهِيَ وَبِيْئَةٌ فَاشْتَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاشْتَكٰى بِلَالٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكْوٰى اَصْحَابِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَمَا

(۳۳۴۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے‘ فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو وہاں بخار کی وبا آئی ہوئی تھی تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بیماری دیکھی تو فرمایا: اے اللہ! جیسا کہ تو نے ہمارے لیے مکہ کو محبوب بنایا‘ مدینہ کو بھی اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے اور مدینہ کو صحت کی جگہ بنا دے اور ہمارے لیے مدینہ کے صاع میں اور

حَبَّبْتَ مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِىْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَحَوِّلْ حُمَّاهَا اِلَى الْجُحْفَةِ۔

ان کے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کے بخار کو جحفہ کی طرف پھیر دے۔

(۳۳۴۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۳۴۳) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی حدیث کی طرح روایت منقول ہے۔

(۳۳۴۴)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنِىْ عِيْسَى بْنُ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ نَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَآئِهَا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا اَوْ شَهِيْدًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۳۳۴۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا تو میں اس کے لیے سفارش کروں گا یا قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(۳۳۴۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ قَطَنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِى الْفِتْنَةِ فَاَتَتْهُ مَوْلَاةٌ لَهٗ تُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّىْ اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ يَا اَبَاعَبْدِ الرَّحْمٰنِ اشْتَدَّ عَلَيْنَا الزَّمَانُ فَقَالَ لَهَا عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اقْعُدِىْ لَكَاعِ فَاِنِّىْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَشِدَّتِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(۳۳۴۵) حضرت یحنس رضی اللہ عنہ (مولیٰ زبیر رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ خبر دیتے ہیں کہ میں فتنہ (کے دور میں) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کی آزاد کردہ باندی اُن کے پاس آئی اور اس نے آپ کو سلام کیا اور عرض کرنے لگی کہ اے ابوعبدالرحمٰن! ہم پر زمانے کی سختی ہے (معاشی حالات کی تنگی ہے) جس کی وجہ سے میں نے یہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا ہے۔ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت سے فرمایا کہ یہیں بیٹھی رہو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں اور اس کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں اس کی سفارش کروں گا یا آپ نے فرمایا کہ میں قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(۳۳۴۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ قَطَنٍ الْخُزَاعِيِّ عَنْ يُحَنِّسَ مَوْلٰى مُصْعَبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَآئِهَا وَشِدَّتِهَا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا اَوْ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِى الْمَدِيْنَةَ۔

(۳۳۴۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو آدمی مدینہ کی تکلیفوں اور اس کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں قیامت کے دن اُس کے حق میں گواہی دوں گا یا فرمایا کہ میں اس کے لیے سفارش کروں گا۔

(۳۳۴۷)وَ حَدَّثَنِىْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

(۳۳۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت میں سے جو کوئی بھی مدینہ کی تکلیفوں اور اس

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَصْبِرُ عَلٰی لَاْوَآءِ الْمَدِیْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ اِلَّا کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ اَوْشَهِیْدًا۔

کی سختیوں پر صبر کرے گا تو میں اس کے لیے قیامت کے دن سفارش کروں گا یا اُس کے حق میں گواہی دوں گا۔

(۳۳۴۸)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِیْ هَارُوْنَ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عِیْسٰی سَمِعَ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۳۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا ہے۔

(۳۳۴۹)وَ حَدَّثَنَا یُوْسُفُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ نَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ اَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَصْبِرُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَآءِ الْمَدِیْنَةِ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۳۴۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی بھی مدینہ کی تکلیفوں پر صبر کرے گا۔ پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

۵۸۹: باب صِیَانَةِ الْمَدِیْنَةِ مِنْ دُخُوْلِ الطَّاعُوْنِ وَالدَّجَّالِ اِلَیْهَا

باب: طاعون اور دجال سے مدینہ منورہ کے محفوظ رہنے کے بیان میں

(۳۳۵۰)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِیْنَةِ مَلٰٓئِکَةٌ لَّا یَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ۔

(۳۳۵۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں۔ مدینہ میں نہ طاعون داخل ہوگا اور نہ ہی دجال۔

(۳۳۵۱)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ جَمِیْعًا عَنْ اِسْمَاعِیْلَ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِی الْعَلَاءُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یَاْتِی الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ یَهْلِكُ۔

(۳۳۵۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسیح دجال مشرق کی طرف سے آئے گا اور مدینہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے گا یہاں تک کہ اُحد پہاڑ کے پچھلی طرف اُترے گا پھر فرشتے اُس کا منہ وہیں سے شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہ وہیں ہلاک ہو جائے گا۔

۵۹۰: باب الْمَدِیْنَةِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتُسَمّٰی طَابَةً وَّطَیْبَةً

باب: مدینہ منورہ کا خبیث چیزوں سے پاک ہونے اور مدینہ کا نام طابہ اور طیبہ رکھے جانے کے بیان میں

(۳۳۵۲)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنِ الْعَلَآءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

(۳۳۵۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اپنے چچازاد بھائیوں

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَدْعُو الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِيْبَهٗ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَى الرَّخَاءِ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِيْهَا خَيْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِيْنَةَ كَالْكِيْرِ تُخْرِجُ الْخَبِيْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْفِيَ الْمَدِيْنَةُ شِرَارَهَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

اور رشتہ داروں کو بلا کر کہیں گے کہ جس جگہ آسانی اور سہولت ہو اُس جگہ کوچ کر چلو اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔ کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ اللہ وہاں سے کسی کو نہیں نکالے گا سوائے اس کے کہ جو وہاں سے اعراض کرے گا تو اللہ اس کی جگہ وہاں اُسے آباد فرمائیں گے کہ جو اس سے بہتر ہوگا۔ آگاہ رہو کہ مدینہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو خبیث چیز یعنی میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے اور قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ مدینہ اپنے میں سے بُرے لوگوں کو باہر نکال پھینکے گا جس طرح کہ لوہار کی بھٹی لوہے کے میل کچیل کو باہر نکال دیتی ہے۔

(۳۳۵۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحُبَابِ سَعِيْدَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَاْكُلُ الْقُرٰى يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ۔

(۳۳۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے اس بستی (کی طرف ہجرت کا) حکم دیا گیا ہے کہ جو ساری بستیوں کو کھا جاتی ہے۔ لوگ اُسے یثرب کہتے ہیں اور وہ مدینہ ہے۔ وہ بُرے لوگوں کو اس طرح دُور کرے گا جس طرح بھٹی لوہے کے میل کچیل کو دُور کرتی ہے۔

(۳۳۵۴)وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ الْخَبَثَ وَلَمْ يَذْكُرَا الْحَدِيْدَ۔

(۳۳۵۴) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور اس میں حدید کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۳۵۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِيْ بَيْعَتِيْ فَاَبٰى فَخَرَجَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْمَدِيْنَةُ

(۳۳۵۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو اُس دیہاتی کو مدینہ میں شدید بخار ہو گیا تو نبی ﷺ کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا: اے محمد! میری بیعت واپس لوٹا دو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انکار فرمایا۔ وہ پھر آپ کے پاس آیا اور اُس نے عرض کیا کہ میری بیعت واپس لوٹا دو تو آپ نے انکار فرمایا تو وہ دیہاتی مدینہ سے نکل گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو کہ اس میں آئے میل کچیل وغیرہ کو دُور کرتا ہے اور اس کے پاک کو خالص اور صاف ستھرا

كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا۔

بنا تا ہے۔

(۳۳۵۶)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِنَّهَا طَيْبَةُ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ وَاِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْفِضَّةِ۔

(۳۳۵۶)حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طیبہ ہے یعنی مدینہ اور یہ مدینہ میل کچیل کو اس طرح دُور کرتا ہے جیسے کہ چاندی کے میل کو آگ دُور کرتی ہے۔

(۳۳۵۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ وَاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالُوْا نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةَ۔

(۳۳۵۷)حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ (عزوجل) نے مدینہ (منورہ) کا نام طابہ رکھا ہے۔

۵۹۱: باب تَحْرِيْمِ اِرَادَةِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ بِسُوْءٍ وَاَنَّ مَنْ اَرَادَهُمْ بِهٖ اَذَا بَهُ اللّٰهُ

باب: مدینہ والوں کو تکلیف پہنچانے کی حرمت اور یہ کہ جو اُن کو تکلیف دے گا اللہ اُسے تکلیف میں ڈالے گا

(۳۳۵۸)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَا نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُحَنَّسَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ اَنَّهٗ قَالَ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ بِسُوْءٍ يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ۔

(۳۳۵۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی اس شہر (مدینہ) والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اُسے ایسے پگھلا دے گا جیسے کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(۳۳۵۹)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّاِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَا نَا حَجَّاجٌ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْقَرَّاظَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَزْعُمُ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ يُّرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا يَذُوْبُ الْمِلْحُ فِي الْمَآءِ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ يُحَنَّسَ بَدَلَ قَوْلِهٖ بِسُوْءٍ شَرًّا۔

(۳۳۵۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اُسے ایسے پگھلا دیں گے جیسے کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ ابن حاتم نے ابن یحنس کی حدیث میں بِسُوْءٍ شَرًّا کا قول نقل کیا۔

(۳۳۶۰)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ هٰرُوْنَ مُوْسَى بْنِ اَبِيْ عِيْسٰى ح وَثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ

(۳۳۶۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل فرمائی۔

قَالَ نَا الدَّرَاوَرْدِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو جَمِیْعًا سَمِعَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظَ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ۔

(۳۳۶۱)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا حَاتِمٌ یَعْنِی ابْنَ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ نُبَیْهٍ اَخْبَرَنِیْ دِیْنَارٌ الْقَرَّاظُ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَرَادَ اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ۔

(۳۳۶۱) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اُسے ایسے پگھلا دے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

(۳۳۶۲)وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اِسْمَاعِیْلُ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ نُبَیْهِ الْكَعْبِیِّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ بِدَهْمٍ اَوْ بِسُوْءٍ۔

(۳۳۶۲) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

(۳۳۶۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا اُسَامَةُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ الْقَرَّاظِ قَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَعْدًا یَقُوْلَانِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِاَهْلِ الْمَدِیْنَةِ فِیْ مُدِّهِمْ وَسَاقَ الْحَدِیْثَ وَفِیْهِ مَنْ اَرَادَ اَهْلَهَا بِسُوْءٍ اَذَابَهُ اللّٰهُ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ۔

(۳۳۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ دونوں حضرات فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (دُعا) فرمائی۔ اے اللہ! مدینہ والوں کے لیے اُن کے مد میں برکت عطا فرما۔ آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے گزری اور اس حدیث میں ہے کہ جو آدمی مدینہ والوں کو تکلیف دینے کا ارادہ کرے گا تو اللہ اُسے ایسے پگھلا دے گا جیسا کہ پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔

۵۹۲: باب تَرْغِیْبِ النَّاسِ فِیْ سُكْنَی الْمَدِیْنَةِ عِنْدَ فَتْحِ الْاَمْصَارِ

باب: فتوحات کے دَور میں مدینہ میں لوگوں کو سکونت اختیار کرنے کی ترغیب کے بیان میں

(۳۳۶۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنْ سُفْیَانَ بْنِ اَبِیْ زُهَیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تُفْتَحُ الشَّامُ فَیَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِیْهِمْ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ثُمَّ یُفْتَحُ الْیَمَنُ فَیَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِیْهِمْ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ثُمَّ یُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَیَخْرُجُ مِنَ الْمَدِیْنَةِ قَوْمٌ بِاَهْلِیْهِمْ یَبُسُّوْنَ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ

(۳۳۶۴) حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ملک شام فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ پھر یمن فتح کیا جائے گا تو پھر ایک قوم اپنے گھر والوں کو لے کر اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہے۔ کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ پھر عراق فتح کیا جائے گا تو مدینہ سے ایک قوم اپنے گھر والوں کو اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے نکلے گی

لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

اور مدینہ ان کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔

(۳۳۶۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَبِىْ زُهَيْرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَاْتِىْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَاْتِىْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَاْتِىْ قَوْمٌ يَبُسُّوْنَ فَيَتَحَمَّلُوْنَ بِاَهْلِيْهِمْ وَمَنْ اَطَاعَهُمْ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ۔

(۳۳۶۵)حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ یمن فتح کیا جائے گا تو ایک قوم اپنے گھر والوں اور اپنے خادموں کو لیے ہوئے اور اپنا سامان اُٹھائے ہوئے اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے چلی جائے گی اور مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ پھر شام فتح کیا جائے گا تو ایک قوم اپنے گھر والوں اور اپنے خادموں کو لیے ہوئے اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے چلی جائے گی اور مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔ پھر عراق فتح کیا جائے گا تو ایک قوم اپنے گھر والوں اور اپنے خادموں کو لیے ہوئے اپنے اونٹوں کو ہنکاتے ہوئے چلی جائے گی اور مدینہ اُن کے لیے بہتر ہے کاش کہ وہ لوگ جان لیں۔

۵۹۳: باب اِخْبَارِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَرْكِ النَّاسِ الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ خبر دینے کے بیان میں کہ لوگ مدینہ ہی کو بخیر ہونے کے باوجود چھوڑیں گے

(۳۳۶۶) وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ يَعْنِىْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ الْاُمَوِىَّ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ ح وَ حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمَدِيْنَةِ لَيَتْرُكَنَّهَا اَهْلُهَا عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ مُذَلَّلَةً لِّلْعَوَافِىْ يَعْنِى السِّبَاعَ وَالطَّيْرَ قَالَ مُسْلِمٌ اَبُوْ صَفْوَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ يَتِيْمُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَشْرَ سِنِيْنَ كَانَ فِىْ حَجْرِهٖ۔

(۳۳۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کے لیے فرمایا کہ لوگ اسے خیر پر ہونے کے باوجود درندوں اور پرندوں کے لیے چھوڑ دیں گے۔ صاحب مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ابوصفوان یتیم تھے اور وہ ابن جریج کی گود میں دس سال رہے۔

(۳۳۶۷)وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَتْرُكُوْنَ

(۳۳۶۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ لوگ مدینہ کو خیر پر ہونے کے باوجود چھوڑ دیں گے اور درندے اور پرندے مدینہ میں رہیں گے پھر قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ

الْمَدِيْنَةَ عَلٰى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا اِلَّا الْعَوَافِىْ يُرِيْدُ عَوَافِىَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ ثُمَّ يَخْرُجُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيْدَانِ الْمَدِيْنَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا حَتّٰى اِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلٰى وُجُوْهِهِمَا۔

آنے کے ارادے سے اپنی بکریوں کو ہنکاتے ہوئے لائیں گے تو مدینہ میں وحشی جانوروں کو پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ وداع پہاڑی کے پاس پہنچیں گے تو وہ اپنے چہروں کے بل گر پڑیں گے۔

۵۹۴: باب فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهٖ

باب: آپ ﷺ کی قبر مبارک اور آپ ﷺ کے منبر کی درمیانی جگہ (ریاض الجنہ) اور آپ ﷺ کے منبر والی جگہ کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۶۸) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ فِيْمَا قُرِئَ عَلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْمَازِنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَمِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

(۳۳۶۸) حضرت عبداللہ بن زید مازنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کا جو حصہ ہے) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(۳۳۶۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِىُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ مِنْبَرِىْ وَ بَيْتِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔

(۳۳۶۹) حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان کا جو (حصہ) ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔

(۳۳۷۰) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِىْ وَ مِنْبَرِىْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِىْ عَلٰى حَوْضِىْ۔

(۳۳۷۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا جو (حصہ) ہے وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔

۵۹۵: باب فَضْلِ اُحُدٍ

باب: اُحد پہاڑ کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۷۱) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ قَالَ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ اَبِىْ حُمَيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ

(۳۳۷۱) حضرت ابوحمید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں نکلے اور باقی حدیث اسی طرح ہے جیسے گزر چکی اور اس حدیث میں ہے کہ پھر جب ہم واپس ہوئے یہاں تک کہ ہم وادیٔ قریٰ

غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَفِيْهِ ثُمَّ اَقْبَلْنَا حَتّٰى قَدِمْنَا وَادِيَ الْقُرٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ مُسْرِعٌ فَمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ فَلْيُسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَمْكُثْ فَخَرَجْنَا حَتّٰى اَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ هٰذِهٖ طَابَةُ وَهٰذَا اُحُدٌ وَّهُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهٗ۔

میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں جلدی میں ہوں اور تم میں سے جو چاہے تو وہ میرے ساتھ جلد چلے اور جو ٹھہرنا چاہتا ہے تو وہ ٹھہر جائے تو ہم نکلے۔ یہاں تک کہ جب ہم مدینہ کے قریب آئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ طابہ ہے اور یہ اُحد ہے اور یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۳۳۷۲)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ نَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

(۳۳۷۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

(۳۳۷۳)وَ حَدَّثَنِيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ قَالَ نَا قُرَّةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اُحُدٍ فَقَالَ اِنَّ اُحُدًا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهٗ۔

(۳۳۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُحد (پہاڑ) کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اُحد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۵۹۶: باب فَضْلِ الصَّلٰوةِ بِمَسْجِدَيْ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ

باب: مکّہ اور مدینہ کی مسجدوں میں نماز پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۷۴)وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

(۳۳۷۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پہنچی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد کی بہ نسبت ایک ہزار نمازوں سے زیادہ فضیلت ہے۔

(۳۳۷۵)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْ غَيْرِهٖ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

(۳۳۷۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد میں ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر ہے۔

(۳۳۷۶)وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِمْصِيُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ

(۳۳۷۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور حضرت ابوعبداللہ اغر (حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں میں سے ہیں) سے روایت

قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْاَغَرِّ مَوْلَى الْجُهَنِيِّيْنَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدَهٗ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ لَمْ نَشُكَّ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ عَنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَنَعَنَا ذٰلِكَ اَنْ نَسْتَثْبِتَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حَتّٰى اِذَا تُوُفِّيَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ تَذَاكَرْنَا ذٰلِكَ وَتَلَاوَمْنَا اَنْ لَّا نَكُوْنَ كَلَّمْنَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِي ذٰلِكَ حَتّٰى يُسْنِدَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ كَانَ سَمِعَهٗ مِنْهُ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ جَالَسَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ الْحَدِيْثَ وَالَّذِيْ فَرَّطْنَا فِيْهِ مِنْ نَصِّ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَشْهَدُ اَنِّيْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّيْ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ اٰخِرُ الْمَسَاجِدِ۔

ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہیں اور آپ کی مسجد آخری مسجد ہے۔ حضرت ابوسلمہ اور حضرت ابوعبداللہ کہتے ہیں کہ ہم اس میں کوئی شک نہیں کرتے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی حیثیت سے فرمائی تھی اور ہم اس حدیث کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یقینی طور پر معلوم نہ کر سکے یہاں تک کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو ہم اس کو یاد کرنے لگے اور افسوس کرنے لگے کہ اس حدیث کے بارے میں ہم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بات نہیں کر سکے (اگر ہم بات کر لیتے تو) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث نقل کر کے سنا دیتے۔ ہم اس سلسلہ میں یہ بات کر رہے تھے کہ حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ ہمارے ساتھ آ کر بیٹھ گئے تو ہم نے اس حدیث کے بارے میں اُن سے ذکر کیا جو ہم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے معلوم کرنی تھی تو حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے ہم سے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں انبیاء علیہم السلام میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد مساجد میں آخری مسجد ہے۔

(۳۳۷۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ الثَّقَفِيِّ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا صَالِحٍ هَلْ سَمِعْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ فَضْلَ الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ قَارِظٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِي مَسْجِدِيْ

(۳۳۷۷) حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو صالح سے پوچھا کہ کیا تو نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت کا ذکر کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ نہیں لیکن حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ نے مجھ خبر دی ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں نماز پڑھنا ہزار نمازیں پڑھنے سے بہتر

هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ اَوْ كَاَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

ہے یا فرمایا کہ مسجد حرام کے علاوہ باقی مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے کی طرح ہے۔

(۳۳۷۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى الْقَطَّانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۳۷۸)حضرت یحییٰ بن سعید سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(۳۳۷۹)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

(۳۳۷۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

(۳۳۸۰)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۳۸۰)حضرت عبید اللہ سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے۔

(۳۳۸۱)وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُوْسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۳۸۱)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح فرماتے ہیں۔

(۳۳۸۲)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۳۸۲)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث مبارکہ کی طرح روایت کرتے ہیں۔

(۳۳۸۳)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قُتَيْبَةُ نَا لَيْثٌ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْبَدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ امْرَاَةً اشْتَكَتْ شَكْوٰى فَقَالَتْ اِنْ شَفَانِي اللّٰهُ لَاَخْرُجَنَّ فَلَاُصَلِّيَنَّ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَبَرَاَتْ ثُمَّ تَجَهَّزَتْ تُرِيْدُ الْخُرُوْجَ فَجَاءَتْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَاَخْبَرَتْهَا ذٰلِكَ فَقَالَتْ اِجْلِسِيْ فَكُلِيْ مَا صَنَعْتِ وَصَلِّيْ فِيْ

(۳۳۸۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت کو کچھ تکلیف ہوگئی تو وہ کہنے لگی کہ اگر مجھے اللہ نے شفا دے دی تو میں ضرور بیت المقدس میں جا کر نماز پڑھوں گی تو وہ ٹھیک ہوگئی پھر اس نے نکلنے کی تیاری شروع کر دی تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ کی خدمت میں آئی۔ اُن پر سلام کیا اور پھر انہیں اس کی خبر دی۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ بیٹھ جا اور جو تو نے کھانا بنایا ہے اسے کھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں نماز پڑھ کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ صَلوٰةٌ فِيْهِ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلوٰةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس مسجد نبوی میں نماز پڑھنا مسجد کعبہ کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔

۵۹۷:باب فَضْلِ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ

باب: تین مسجدوں کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۸۴)وَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِيْ هٰذَا وَمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰى۔

(۳۳۸۴)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات پہنچی۔ ارشاد فرمایا کہ کجاوے نہ باندھے جائیں یعنی سفر نہ کیا جائے سوائے تین مسجدوں کی طرف: (۱)میری یہ مسجد (مسجد نبوی ﷺ) (۲)مسجد حرام (۳)مسجد اقصیٰ۔

(۳۳۸۵)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ۔

(۳۳۸۵)حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ روایت ہے سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ تین مسجدوں کی طرف سفر کیا جائے۔

(۳۳۸۶)وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ اَنَّ عِمْرَانَ بْنَ اَبِيْ اَنَسٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ سُلَيْمَانَ الْاَغَرَّ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا يُسَافَرُ اِلٰى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ وَمَسْجِدِيْ وَمَسْجِدِ اِيْلِيَاءَ۔

(۳۳۸۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر کیا جائے تین مسجدوں کی طرف: کعبہ کی مسجد اور میری مسجد (مسجد نبوی) اور مسجد ایلیا (مسجد اقصیٰ)

۵۹۸:باب بَيَانِ الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب: اُس مسجد کے بیان میں جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی

(۳۳۸۷)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الْخَرَّاطِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ مَرَّبِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ كَيْفَ سَمِعْتَ اَبَاكَ يَذْكُرُ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ قَالَ اَبِيْ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ

(۳۳۸۷)حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ میرے پاس سے گزرے۔حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن سے عرض کیا کہ آپ نے اپنے باپ سے اس مسجد کے بارے میں کیا ذکر سنا ہے کہ جس مسجد کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی زوجۂ مطہرہ کے گھر

بَعْضِ نِسَآئِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمَسْجِدَيْنِ الَّذِیْ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى قَالَ فَاَخَذَ كَفًّا مِّنْ حَصْبَآءٍ فَضَرَبَ بِهِ الْاَرْضَ ثُمَّ قَالَ هُوَ مَسْجِدُكُمْ هٰذَا لِمَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَقُلْتُ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ اَبَاكَ هٰكَذَا يَذْكُرُهٗ۔

میں گیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دو مسجدوں میں سے کونسی وہ مسجد ہے کہ جس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے؟ حضرت عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ آپ نے کنکریوں کی ایک مٹھی لے کر اسے زمین پر مارا پھر فرمایا کہ تمہاری وہ مسجد یہ مسجد مدینہ ہے۔ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے آپ کے باپ سے اسی طرح ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔

(۳۳۸۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَسَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ قَالَ سَعِيْدٌ اَنَا وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِیْ سَعِيْدٍ فِی الْاِسْنَادِ۔

(۳۳۸۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث نقل کی۔

۵۹۹: باب فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَآءٍ وَفَضْلِ الصَّلٰوةِ فِيْهِ وَزِيَارَتِهٖ

باب: مسجدِ قباء کی فضیلت اور اس میں نماز پڑھنے کی اور اُس کی زیارت کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۳۸۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ قَالَ نَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُوْرُ قُبَآءَ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا۔

(۳۳۸۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد) قبا کی زیارت کے لیے سواری پر بھی اور پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے۔

(۳۳۹۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَّاَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْتِیْ مَسْجِدَ قُبَآءٍ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا فَيُصَلِّیْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فِیْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فَيُصَلِّیْ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ۔

(۳۳۹۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء کبھی سواری پر اور کبھی پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ ابوبکر نے اپنی روایت میں کہا کہ ابن نمیر کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قباء میں دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

(۳۳۹۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاْتِیْ قُبَآءَ رَاكِبًا وَّ مَاشِيًا۔

(۳۳۹۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء سواری پر اور پیدل بھی جاتے تھے۔

(۳۳۹۲)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ زَيْدُ بْنُ يَزِيْدَ الثَّقَفِیُّ بَصْرِیٌّ ثِقَةٌ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِیْ ابْنَ الْحَارِثِ

(۳۳۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ قطان کی حدیث کی طرح روایت کیا۔

عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی الْقَطَّانِ۔

(۳۳۹۳)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً رَاكِبًا وَّ مَاشِیًا۔

(۳۳۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء سواری پر بھی اور پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے۔

(۳۳۹۴)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ وَابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ یَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَاْتِیْ قُبَآءً رَّاكِبًا وَّ مَاشِیًا۔

(۳۳۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قباء سواری پر بھی اور پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے۔

(۳۳۹۵)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً كُلَّ سَبْتٍ وَّكَانَ یَقُوْلُ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْهِ كُلَّ سَبْتٍ۔

(۳۳۹۵) حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر ہفتہ قباء تشریف لاتے تھے اور فرماتے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر ہفتہ قباء تشریف لے جاتے تھے۔

(۳۳۹۶)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَاْتِیْ قُبَآءً كُلَّ سَبْتٍ كَانَ یَاْتِیْهِ رَاكِبًا وَّ مَاشِیًا قَالَ ابْنُ دِیْنَارٍ وَّ كَانَ ابْنُ عُمَرَ یَفْعَلُهٗ۔

(۳۳۹۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتہ قباء (کی مسجد) میں تشریف لاتے۔ آپ سواری پر بھی تشریف لے جاتے تھے اور پیدل چل کر بھی تشریف لے جاتے تھے۔ ابن دینار کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(۳۳۹۷)وَ حَدَّثَنِیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ نَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ كُلَّ سَبْتٍ۔

(۳۳۹۷) حضرت ابن دینار سے اس سند کے ساتھ روایت منقول ہے اور اس میں ہر ہفتہ کا ذکر نہیں ہے۔

کتاب النکاح

۶۰۰: باب اِسْتِحْبَابِ النِّكَاحِ لِمَنِ اسْتَطَاعَ

باب: جس میں استطاعت (طاقت) ہو اُس کے لیے نکاح کے استحباب کے بیان میں

(۳۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ جَمِيعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَلَا نُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً لَعَلَّهَا تُذَكِّرُكَ بَعْضَ مَا مَضٰى مِنْ زَمَانِكَ قَالَ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

(۳۳۹۸) حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ کی طرف چل رہا تھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی تو اُن کے ساتھ کھڑے ہو کر باتیں کرنے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُن سے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم تیرا نکاح ایک ایسی جوان لڑکی سے نہ کر دیں جو تجھے تیری گزری ہوئی عمر میں سے کچھ یاد دلا دے؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر آپ یہ فرماتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اے جوانوں کے گروہ! تم میں جو نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح آنکھوں کو بہت زیادہ نیچے رکھنے والا اور زنا سے محفوظ رکھنے والا ہے اور جو نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے رکھنا اس کے لیے خصی (نامرد) ہونا ہے۔

(۳۳۹۹) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ اِنِّيْ لَاَمْشِيْ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِمِنًى اِذَا لَقِيَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ فَقَالَ هَلُمَّ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَاسْتَخْلَاهُ فَلَمَّا رَاٰى عَبْدُاللّٰهِ اَنْ لَّيْسَتْ لَهُ حَاجَةٌ قَالَ قَالَ لِيْ تَعَالَ يَا عَلْقَمَةُ قَالَ فَجِئْتُ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ اَلَا نُزَوِّجُكَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ جَارِيَةً بِكْرًا لَعَلَّهُ يَرْجِعُ اِلَيْكَ مِنْ نَّفْسِكَ مَا كُنْتَ تَعَهَّدُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

(۳۳۹۹) حضرت علقمہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ منیٰ کی طرف جا رہا تھا کہ (راستے میں) حضرت عبداللہ کی حضرت عثمان بن عفانؓ سے ملاقات ہوئی تو حضرت عثمانؓ نے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! اِدھر آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ حضرت عبداللہؓ کو علیحدہ لے گئے تو جب حضرت عبداللہؓ نے دیکھا کہ حضرت عثمانؓ کو کوئی خاص کام نہیں ہے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے علقمہ تم بھی آ جاؤ سو میں بھی آ گیا تو عثمانؓ نے عبداللہؓ سے فرمایا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا ہم تیرا نکاح نوجوان کنواری لڑکی سے نہ کرا دیں تاکہ گزرے ہوئے زمانے کی یاد پھر تازہ ہو جائے تو حضرت عبداللہؓ نے فرمایا اگر آپ یہ کہتے ہیں آگے حدیث ابومعاویہؓ کی حدیث کی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۳۴۰۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ۔

(۳۴۰۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اے نوجوانوں کے گروہ! جو تم میں سے نکاح کرنے کی طاقت رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح کرنا نگاہ کو بہت زیادہ نیچا رکھنے والا اور زنا سے محفوظ رکھنے والا ہے اور جو نکاح کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزے رکھنا یہ اُس کے لیے خصی ہونے کے مترادف ہے۔

(۳۴۰۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمِّىْ عَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ وَاَنَا شَابٌّ يَوْمَئِذٍ فَذَكَرَ حَدِيْثًا رُئِيْتُ اَنَّهٗ حَدَّثَ بِهٖ مِنْ اَجْلِىْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِىْ مُعَاوِيَةَ وَ زَادَ فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ۔

(۳۴۰۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان دنوں میں نوجوان تھا۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی اور انہوں نے بیان کیا کہ یہ حدیث آپ نے میری وجہ سے بیان کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابو معاویہ کی حدیث ہی کی طرح ہے اور زیادتی یہ ہے کہ میں نے بغیر تاخیر کیے شادی کر لی۔

(۳۴۰۲)حَدَّثَنِىْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ الْاَشَجِّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ وَاَنَا اَحْدَثُ الْقَوْمِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ۔

(۳۴۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں قوم میں سے نوجوان تھا۔ باقی حدیث ان کی حدیث کی طرح ذکر کی اور اس میں فَلَمْ اَلْبَثْ حَتّٰى تَزَوَّجْتُ ذکر نہیں کیا۔

(۳۴۰۳)وحَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعِ الْعَبْدِىُّ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلُوْا اَزْوَاجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَمَلِهٖ فِى السِّرِّ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اٰكُلُ اللَّحْمَ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا اَنَامُ عَلٰى فِرَاشٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ قَالُوْا كَذَا وَ كَذَا لٰكِنِّىْ اُصَلِّىْ وَ اَنَامُ وَ اَصُوْمُ وَ اُفْطِرُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِىْ فَلَيْسَ مِنِّىْ۔

(۳۴۰۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب النبیؐ میں سے ایک جماعت نے ازواجِ نبیؐ سے آپ کے گھریلو اعمال کے بارے میں سوال کیا تو ان میں سے بعض نے کہا میں عورتوں سے شادی نہیں کروں گا اور بعض نے کہا کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا اور بعض نے کہا کہ میں بستر پر نیند نہیں کروں گا۔ آپ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور فرمایا: قوم کو کیا ہو گیا ہے کہ انہوں نے اس اس طرح گفتگو کی ہے۔ حالانکہ میں نماز پڑھتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں۔ روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں اور میں عورتوں سے شادی بھی کرتا ہوں۔ پس جس نے میری سنّت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔ (میرے طریقے پر نہیں)

(۳۴۰۴)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا۔

(۳۴۰۴) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون پر مجرد رہنے کو رد کیا۔ اگر انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

(۳۴۰۵)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عِمْرَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِیَادٍ قَالَ نَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدًا یَقُوْلُ رُدَّ عَلٰی عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلُ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَیْنَا۔

(۳۴۰۵) حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعد کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے عثمان بن مظعون کے مجرد رہنے کو رد فرمایا اگر آپ اسے اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

(۳۴۰۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَیْنُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا لَیْثٌ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ یَقُوْلُ اَرَادَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ یَتَبَتَّلُ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ اَجَازَ لَهٗ ذٰلِكَ لَاخْتَصَیْنَا۔

(۳۴۰۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون نے مجرد یعنی غیر شادی شدہ رہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرما دیا اور اگر آپ ﷺ اسے اجازت دے دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ صاحب استطاعت کو نکاح کرنا چاہیے اور نکاح بعض صورتوں میں واجب بعض میں فرض اور بعض صورتوں میں مستحب اور بعض میں مکروہ ہے۔ جس کو نکاح کیے بغیر زنا میں مشغول ہو جانے کا یقین ہو تو ایسی صورت میں نکاح کرنا فرض ہے اور اگر خطرہ ہو تو واجب ہے اور اگر بیوی کے حقوق ادا کر سکتا ہو تو مستحب ہے اور اگر شہوت بھی نہ ہو اور بیوی کے حقوق بھی نہ ادا کر سکتا ہو تو نکاح کرنا مکروہ ہے۔ نکاح نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور نکاح کی طاقت ہونے کے باوجود نکاح نہ کرنا آپ ﷺ کے احکام اور سنت کی خلاف ورزی ہے۔ خلوت میں عبادت کرنے سے نکاح کرنا افضل ہے۔ نکاح کے منعقد ہونے کے لیے ایجاب وقبول دو گواہوں کی موجودگی میں شرط ہے۔

۶۰۱: باب نَدْبِ مَنْ رَاٰی اِمْرَاَةً فَوَقَعَتْ فِیْ نَفْسِهٖ اِلٰی اَنْ یَّاْتِیَ امْرَاَتَهٗ اَوْ جَارِیَتَهٗ فَیُوَاقِعَهَا

باب: اس آدمی کے بیان میں جس نے کسی عورت کو دیکھا اور اپنے نفس میں میلان پایا تو چاہیے کہ وہ مرد اپنی بیوی یا لونڈی سے آ کر صحبت کر لے

(۳۴۰۷)حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰی قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ

(۳۴۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی زینب رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور وہ اس وقت کھال کو رنگ دے رہی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَاَتٰى امْرَاَتَهٗ زَيْنَبَ وَهِىَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَّهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِىْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَ تُدْبِرُ فِىْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمْ امْرَاَةً فَلْيَاْتِ اَهْلَهٗ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِىْ نَفْسِهٖ۔

تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حاجت پوری فرمائی۔ پھر اپنے صحابہ ؓ کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا کہ عورت شیطان کی شکل میں سامنے آتی ہے اور شیطانی صورت میں پیٹھ پھیرتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے تو اپنی بیوی کے پاس آئے۔

(۳۴۰۸) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبُ ابْنُ اَبِى الْعَالِيَةِ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ رَاٰى امْرَاَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاَتٰى امْرَاَتَهٗ زَيْنَبَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَهِىَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً وَّلَمْ يَذْكُرْ تُدْبِرُ فِىْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ۔

(۳۴۰۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا پھر اسی طرح حدیث ذکر کی اس میں یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیوی زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور وہ کھال کو دباغت دے رہی تھیں اور یہ ذکر نہیں کیا ہے کہ وہ شیطانی صورت میں جاتی ہے۔

(۳۴۰۹) وَ حَدَّثَنِىْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْيَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ جَابِرٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اَحَدُكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْاَةُ فَوَقَعَتْ فِىْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَاَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِىْ نَفْسِهٖ۔

(۳۴۰۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا جب تم میں سے کسی کو کوئی عورت اچھی لگے اور اس کے دل میں واقع ہو جائے تو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی طرف ارادہ کرے اور اُس سے صحبت کرے کیونکہ یہ اُس کے دل کے میلان کو دُور کرنے والا ہے۔

۶۰۲: باب نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَ بَيَانِ اَنَّهٗ اُبِيْحَ ثُمَّ نُسِخَ ثُمَّ اُبِيْحَ ثُمَّ نُسِخَ وَاسْتَقَرَّ تَحْرِيْمُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

باب: نکاحِ متعہ اور اس کے بیان میں کہ وہ جائز کیا گیا پھر منسوخ کیا گیا پھر جائز کیا گیا پھر منسوخ کیا گیا اور پھر قیامت تک کے لیے اُس کی حرمت باقی رکھی گئی

(۳۴۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِىُّ قَالَ نَا اَبِىْ وَ وَكِيْعٌ وَ ابْنُ بِشْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا نَغْزُوْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا نِسَآءٌ فَقُلْنَا اَلَا نَسْتَخْصِىْ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ

(۳۴۱۰) حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شرکت کرتے تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ ہوتی تھیں۔ ہم نے عرض کیا: کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ آپ نے ہمیں اس سے روک دیا۔ پھر ہمیں اجازت دی کہ ہم کسی عورت سے کپڑے کے بدلے مقررہ مدت تک کے لیے نکاح کر لیں۔ پھر

ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَنْكِحَ الْمَرْاَةَ بِالثَّوْبِ اِلَى اَجَلٍ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ﴾۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی: ''اے ایمان والو! پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو جنہیں اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے اور نہ حد سے تجاوز کرو۔ بے شک اللہ تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔''

(۳۴۱۱)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِىْ خَالِدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيْنَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَلَمْ يَقُلْ قَرَءَ عَبْدُاللّٰهِ۔

(۳۴۱۱) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ہے کہ پھر انہوں نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت کی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تلاوت کی نہیں کہا۔

(۳۴۱۲)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ كُنَّا وَ نَحْنُ شَبَابٌ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَسْتَخْصِىْ وَلَمْ يَقُلْ نَغْزُوْ۔

(۳۴۱۲) یہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے اس میں یہ ہے کہ ہم نوجوان تھے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم خصی نہ ہو جائیں؟ ہم جہاد کرتے تھے نہیں کہا۔

(۳۴۱۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَا خَرَجَ عَلَيْنَا مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ اَذِنَ لَكُمْ اَنْ تَسْتَمْتِعُوْا يَعْنِىْ مُتْعَةَ النِّسَآءِ۔

(۳۴۱۳) حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی آیا تو اُس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں نکاحِ متعہ کی اجازت دی ہے۔

(۳۴۱۴)وَحَدَّثَنِىْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِىُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِىْ ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتَانَا فَاَذِنَ لَنَا فِى الْمُتْعَةِ۔

(۳۴۱۴) حضرت سلمہ بن اکوع اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں نکاحِ متعہ کی اجازت دی۔

(۳۴۱۵)وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَآءٌ قَدِمَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ مُعْتَمِرًا فَجِئْنَاهُ فِىْ مَنْزِلِهٖ فَسَاَلَهُ الْقَوْمُ عَنْ اَشْيَآءَ ثُمَّ ذَكَرُوا الْمُتْعَةَ فَقَالَ نَعَمْ اسْتَمْتَعْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِىْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا۔

(۳۴۱۵) حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عمرہ کے لیے تشریف لائے تو ہم ان کی قیام گاہ پر حاضر ہوئے۔ لوگوں نے مختلف چیزوں کے بارے میں آپ سے سوال کیے۔ پھر لوگوں نے متعہ کا ذکر کیا۔ آپ نے کہا جی ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ میں متعہ کیا تھا۔

(۳۴۱۶)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

(۳۴۱۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک

قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كُنَّا نَسْتَمْتِعُ بِالْقُبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ وَالدَّقِيْقِ الْاَيَّامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى نَهٰى عَنْهُ عُمَرُ فِيْ شَاْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ۔

مٹھی کھجور یا ایک مٹھی آٹے کے عوض مقررہ دنوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں متعہ کر لیتے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمرو بن حریث کے واقعہ کی وجہ سے (متعہ سے) منع فرما دیا۔

(۳۴۱۷)حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَاَتَاهُ اٰتٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ ابْنُ الزُّبَيْرِ اخْتَلَفَا فِي الْمُتْعَتَيْنِ فَقَالَ جَابِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَلْنَاهُمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَهَانَا عَنْهُمَا عُمَرُ فَلَمْ نَعُدْ لَهُمَا۔

(۳۴۱۷) حضرت ابونضرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت جابر بن عبداللہ کے پاس بیٹھا تھا ایک آنے والا آپ کے پاس حاضر ہوا اور کہا کہ ابن عباس اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم کے درمیان دونوں (متعہ حج و نکاح) میں اختلاف ہو گیا ہے۔ سو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم ان دونوں (متعۂ حج و نکاح) کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرتے تھے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں ان سے منع کر دیا تو اس کے بعد ہم نے انہیں نہیں لوٹایا۔ (نہیں کیا)

(۳۴۱۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ اِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ اَوْطَاسٍ فِي الْمُتْعَةِ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهٰى۔

(۳۴۱۸) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ اوطاس (فتح مکہ) کے سال تین دن تک متعہ کرنے کی اجازت دی پھر منع فرما دیا۔

(۳۴۱۹)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ الرَّبِيْعِ ابْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ سَبْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَآءُ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْ فَقُلْتُ رِدَآئِيْ وَقَالَ صَاحِبِيْ رِدَآئِيْ وَ كَانَ رِدَآءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَآئِيْ وَ كُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلٰى رِدَآءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَاِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَ رِدَآؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ النِّسَآءِ الَّتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ

(۳۴۱۹) ربیع بن سبرہ الجہنیؒ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نکاح متعہ کی اجازت دے دی تو میں اور ایک آدمی بنی عامر کی ایک عورت کی طرف چلے جو نوجوان اور لمبی گردن والی تھی۔ ہم نے اپنے آپ کو اُس کے سامنے پیش کیا تو اُس نے کہا تم مجھے کیا عطا کرو گے؟ میں نے کہا: اپنی چادر اور میرے ساتھی نے کہا میں اپنی چادر اور میرے ساتھی کی چادر میری چادر سے زیادہ عمدہ تھی اور میں اس سے زیادہ نوجوان تھا۔ پس اس عورت نے جب میرے ساتھی کی چادر کی طرف دیکھا تو اُسے پسند کیا اور جب میری طرف دیکھا تو مجھے پسند کیا۔ پھر اس نے کہا تو اور تیری چادر مجھے کافی ہے۔ پس میں اُس کے ساتھ تین دن تک ٹھہرا رہا۔ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جس کے پاس مقررہ مدت نکاح والی عورتیں

سَبِيْلَهَا۔

ہوں جن سے وہ فائدہ اُٹھاتا ہے تو چاہیے کہ وہ انہیں آزاد کردے۔

(۳۴۲۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ فَاَقَمْنَا بِهَا خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلَاثِيْنَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَّ يَوْمٍ فَاَذِنَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَخَرَجْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِيْ وَلِيَ عَلَيْهِ فَضْلٌ فِي الْجَمَالِ وَهُوَ قَرِيْبٌ مِنَ الدَّمَامَةِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدٌ فَبُرْدِيْ خَلَقٌ وَاَمَّا بُرْدُ ابْنِ عَمِّيْ فَبُرْدٌ جَدِيْدٌ غَضٌّ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِاَسْفَلِ مَكَّةَ اَوْ بِاَعْلَاهَا فَتَلَقَّتْنَا فَتَاةٌ مِثْلُ الْبَكْرَةِ الْعَنَطْنَطَةِ فَقُلْنَا هَلْ لَكِ اَنْ يَسْتَمْتِعَ مِنْكِ اَحَدُنَا قَالَتْ وَمَا ذَا تَبْذُلَانِ فَنَشَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بُرْدَهُ فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَى الرَّجُلَيْنِ وَيَرَاهَا صَاحِبِيْ يَنْظُرُ اِلٰى عِطْفِهَا فَقَالَ اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ وَ بُرْدِيْ جَدِيْدٌ غَضٌّ فَتَقُوْلُ بُرْدُ هٰذَا لَا بَاْسَ بِهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اسْتَمْتَعْتُ مِنْهَا فَلَمْ اَخْرُجْ حَتّٰى حَرَّمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۴۲۰) حضرت ربیع بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں شرکت کی۔ انہوں نے کہا: پس ہم نے مکہ میں پندرہ دن (یعنی دن رات تیس) قیام کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نکاح متعہ کی اجازت دی۔ پس میں اور میری قوم میں سے ایک آدمی نکلے اور میں خوبصورتی میں اس پر فضیلت کا حامل تھا اور وہ بدصورتی کے قریب تھا اور ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک ایک چادر تھی۔ پس میری چادر پرانی تھی اور میرے چچازاد بھائی کی چادر نئی اور عمدہ تھی۔ جب ہم مکہ کے نیچے یا اُونچے علاقے میں آئے تو ہمیں ایک عورت ملی جو کہ باکرہ نوجوان اور لمبی گردن والی تھی۔ ہم نے اس سے کہا کیا تو ہم میں سے کسی ایک سے نکاح متعہ کر سکتی ہے۔ اس نے کہا تم دونوں کیا خرچ کرو گے؟ ہر ایک نے چادر پھیلائی۔ پس اُس نے دونوں آدمیوں کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور میرا ساتھی اسے دیکھتا تھا کہ اس کا میلان میری طرف ہے تو اُس نے کہا یہ چادر پرانی ہے اور میری چادر نئی اور عمدہ ہے اس عورت نے دو یا تین مرتبہ کہا کہ اس چادر میں کوئی حرج نہیں۔ پھر میں نے اس سے نکاح متعہ کیا اور میں اس کے پاس سے اُس وقت تک نہ آیا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے میرے لیے حرام نہ کر دیا۔

(۳۴۲۱)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ نَا اَبُو النُّعْمَانِ قَالَ نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ اِلٰى مَكَّةَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ بِشْرٍ وَزَادَ قَالَتْ وَهَلْ يَصْلُحُ ذٰلِكَ وَ فِيْهِ قَالَ اِنَّ بُرْدَ هٰذَا خَلَقٌ مَحٌّ۔

(۳۴۲۱) حضرت ربیع بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فتح مکہ کے سال نکلے۔ باقی حدیث بشر کی طرح ہی ذکر کی ہے اور اضافہ یہ ہے کہ اس عورت نے کہا یہ درست ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ ان کے ساتھی نے کہا یہ چادر پرانی اور گئی گزری ہے۔

(۳۴۲۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ

(۳۴۲۲) حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ

سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ قَدْ كُنْتُ اَذِنْتُ لَكُمْ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ وَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهُ وَلَا تَاْخُذُوْا مِمَّا اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں عورتوں سے نکاحِ متعہ کی اجازت دی تھی اور تحقیق اللہ نے اُسے قیامت تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ پس جس کے پاس ان میں سے کوئی عورت ہو تو اُسے آزاد کر دے اور ان سے جو کچھ تم نے انہیں دیا ہے نہ لے۔

(۳۴۲۳)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْبَابِ وَهُوَ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(۳۴۲۳)اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ ہے: راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن اور بابِ کعبہ کے درمیان کھڑے ہوئے یہ ارشاد فرماتے دیکھا۔ ابن نمیر کی حدیث کی طرح۔

(۳۴۲۴)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُتْعَةِ عَامَ الْفَتْحِ حِيْنَ دَخَلْنَا مَكَّةَ ثُمَّ لَمْ نَخْرُجْ حَتّٰى نَهَانَا عَنْهَا۔

(۳۴۲۴)حضرت عبدالملک بن ربیع بن سبرہ الجہنی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فتح مکہ کے سال مکہ میں داخلہ کے وقت نکاحِ متعہ کی اجازت دی۔ پھر ہم مکہ سے نکلے ہی نہ تھے کہ آپ نے ہمیں اس سے منع فرما دیا۔

(۳۴۲۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الرَّبِيْعِ بْنُ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ رَبِيْعَ بْنَ سَبْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ اَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالتَّمَتُّعِ مِنَ النِّسَآءِ قَالَ فَخَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّيْ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ حَتّٰى وَجَدْنَا جَارِيَةً مِّنْ بَنِيْ عَامِرٍ كَاَنَّهَا بَكْرَةٌ عَيْطَآءُ فَخَطَبْنَاهَا اِلٰى نَفْسِهَا وَ عَرَضْنَا عَلَيْهَا بُرْدَيْنَا فَجَعَلَتْ تَنْظُرُ فَتَرَانِيْ اَجْمَلَ مِنْ صَاحِبِيْ وَ تَرٰى بُرْدَ صَاحِبِيْ اَحْسَنَ مِنْ بُرْدِيْ فَاٰمَرَتْ نَفْسَهَا سَاعَةً ثُمَّ اخْتَارَتْنِيْ عَلٰى صَاحِبِيْ فَكُنَّ مَعَنَا ثَلَاثًا ثُمَّ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِفِرَاقِهِنَّ۔

(۳۴۲۵)حضرت سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کو فتح مکہ کے سال عورتوں سے نکاحِ متعہ کی اجازت دی۔ راوی کہتے ہیں پس میں اور میرا ایک ساتھی بنی سلیم سے نکلے۔ یہاں تک کہ ہم نے بنی عامر کی ایک عورت کو پایا جو کہ نوجوان اور لمبی گردن والی معلوم ہوتی تھی۔ ہم نے اسے نکاحِ متعہ کا پیغام دیا اور اس کے سامنے ہم نے اپنی اپنی دو چادریں پیش کیں۔ پس اُس نے مجھے دیکھنا شروع کیا کیونکہ میں اپنے ساتھی سے زیادہ خوبصورت تھا اور میرے ساتھی کی چادر کو دیکھا جو کہ میری چادر سے زیادہ عمدہ تھی۔ تھوڑی دیر تک اُس نے سوچا پھر مجھے میرے ساتھی سے پسند کر لیا۔ پس وہ میرے ساتھ تین دن تک رہی پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (مسلمانوں کو) اُن کے چھوڑنے کا حکم دے دیا۔

(۳۴۲۶)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الرَّبِيْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ

(۳۴۲۶)حضرت ربیع بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے منع

اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ نِکَاحِ الْمُتْعَةِ۔

فرمایا۔

(۳۴۲۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّھْرِیِّ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَھٰی یَوْمَ الْفَتْحِ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ۔

(۳۴۲۷) حضرت ربیع بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن عورتوں کے ساتھ نکاحِ متعہ سے منع فرمایا۔

(۳۴۲۸)وَحَدَّثَنِیْهِ حَسَنُ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ اَنَا ابْنُ شِھَابٍ عَنِ الرَّبِیْعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُھَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَھٰی عَنِ الْمُتْعَةِ زَمَانَ الْفَتْحِ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَاَنَّ اَبَاهُ کَانَ تَمَتَّعَ بِبُرْدَیْنِ اَحْمَرَیْنِ۔

(۳۴۲۸) حضرت ربیع بن سبرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے زمانہ میں عورتوں کے ساتھ نکاحِ متعہ سے منع فرمایا اور ان کے والد یعنی سبرہ دو سرخ چادروں کے بدلہ میں نکاح متعہ کرتے تھے۔

(۳۴۲۹)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَامَ بِمَکَّةَ فَقَالَ اِنَّ نَاسًا اَعْمَی اللّٰهُ قُلُوْبَھُمْ کَمَا اَعْمٰی اَبْصَارَھُمْ یُفْتُوْنَ بِالْمُتْعَةِ یُعَرِّضُ بِرَجُلٍ فَنَادَاهُ فَقَالَ اِنَّكَ لَجِلْفٌ جَافٍ فَلَعَمْرِیْ لَقَدْ کَانَتِ الْمُتْعَةُ تُفْعَلُ فِیْ عَھْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ یُرِیْدُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ الزُّبَیْرِ فَجَرِّبْ بِنَفْسِكَ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ فَعَلْتَھَا لَاَ رْجُمَنَّكَ بِاَحْجَارِكَ قَالَ ابْنُ شِھَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ خَالِدُ بْنُ الْمُھَاجِرِ بْنِ سَیْفِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَیْنَا ھُوَ جَالِسٌ عِنْدَ رَجُلٍ جَآءَهٗ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَاهُ فِی الْمُتْعَةِ فَاَمَرَهٗ بِھَا فَقَالَ لَهٗ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِیُّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ مَھْلًا قَالَ مَا ھِیَ وَاللّٰهِ لَقَدْ فُعِلَتْ فِیْ عَھْدِ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عَمْرَةَ اِنَّھَا کَانَتْ رُخْصَةً فِیْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ لِمَنِ اضْطُرَّ اِلَیْھَا کَالْمَیْتَةِ وَالدَّمِ وَلَحْمِ الْخِنْزِیْرِ ثُمَّ اَحْکَمَ اللّٰهُ الدِّیْنَ وَنَھٰی عَنْھَا قَالَ ابْنُ شِھَابٍ وَاَخْبَرَنِیْ رَبِیْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُھَنِیُّ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ قَدْ کُنْتُ اسْتَمْتَعْتُ فِیْ عَھْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

(۳۴۲۹) حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے مکہ میں قیام کیا تو فرمایا کہ لوگوں کے دلوں کو اللہ نے اندھا کر دیا ہے جیسا کہ وہ بینائی سے نابینا ہیں کہ وہ متعہ کا فتویٰ دیتے ہیں۔ اتنے میں ایک آدمی نے انہیں پکارا اور کہا کہ تم کم علم اور نادان ہو میری عُمر کی قسم! امام المتقین یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں متعہ کیا جاتا تھا۔ تو ان سے (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے) ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا تم اپنے آپ پر تجربہ کر لو۔ اللہ کی قسم! اگر آپ نے ایسا عمل کیا تو میں تجھے پتھروں سے سنگسار کر دوں گا۔ ابن شہاب نے کہا مجھے خالد بن مہاجر بن سیف اللہ نے خبر دی کہ وہ ایک آدمی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی نے اُس سے آ کر متعہ کے بارے میں فتویٰ طلب کیا۔ تو اُس نے اسے اس کی اجازت دے دی تو اس سے ابن ابی عمرہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ٹھہر جا۔ انہوں نے کہا: کیا بات ہے؟ حالانکہ امام المتقین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایسا کیا گیا۔ ابن ابی عمرہ نے فرمایا کہ یہ رخصت ابتدائے اسلام میں مضطر آدمی کے لیے تھی۔ مُردار اور خون اور خنزیر کے گوشت کی طرح پھر اللہ نے دین کو مضبوط کر دیا اور متعہ سے منع کر دیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھے ربیع بن سبرہ الجہنی نے خبر دی کہ اُس کے باپ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بنی عامر کی عورت سے دو سرخ چادروں

وَسَلَّمَ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ عَامِرٍ بِبُرْدَیْنِ اَحْمَرَیْنِ ثُمَّ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتْعَةِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ سَمِعْتُ رَبِیْعَ بْنَ سَبْرَةَ یُحَدِّثُ ذٰلِكَ عُمَرَ ابْنَ عَبْدِ الْعَزِیْزِ وَاَنَا جَالِسٌ۔

کے بدلے نکاح متعہ کیا تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں متعہ سے منع فرما دیا۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں نے ربیع بن سبرہ کو یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کرتے سنا اس حال میں کہ میں وہاں بیٹھا ہوا تھا۔

(۳۴۳۰)وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَبْلَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ حَدَّثَنِی الرَّبِیْعُ بْنُ سَبْرَةَ الْجُهَنِیُّ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَالَ اَلَا اِنَّهَا حَرَامٌ مِّنْ یَّوْمِكُمْ هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ كَانَ اَعْطٰی شَیْئًا فَلَا یَاْخُذْهُ۔

(۳۴۳۰) حضرت ربیع بن سبرہ جہنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ متعہ سے ممانعت فرمائی اور فرمایا آگاہ رہو یہ آج کے دن سے قیامت کے دن تک حرام ہے اور جس نے کوئی چیز دی ہو تو اُسے (واپس) نہ لے۔

(۳۴۳۱)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

(۳۴۳۱) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے نکاح متعہ کرنے سے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(۳۴۳۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَآءَ الضُّبَعِیُّ قَالَ نَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ سَمِعَ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ لِفُلَانٍ اِنَّكَ رَجُلٌ تَائِهٌ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیٰی بْنِ یَحْیٰی عَنْ مَالِكٍ۔

(۳۴۳۲) حضرت مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب کو ایک آدمی سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ اسے کہہ رہے تھے کہ تو ایک بھٹکا ہوا آدمی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (متعہ) سے منع فرمایا۔ باقی حدیث یحیٰی بن مالک کی حدیث کی طرح ہے۔

(۳۴۳۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِیَّةِ۔

(۳۴۳۳) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(۳۴۳۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ

(۳۴۳۴) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عورتوں کے متعہ میں نرمی کرتے

عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یُلَیِّنُ فِیْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ فَقَالَ مَهْلًا یَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْهَا یَوْمَ خَیْبَرَ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

ہوئے سنا تو فرمایا ٹھہر جاؤ اے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور پالتو گدھوں کے گوشت سے بھی۔

(۳۴۳۵)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَنْ اَبِیْهِمَا اَنَّهٗ سَمِعَ عَلِیَّ ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ لِابْنِ عَبَّاسٍ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ یَوْمَ خَیْبَرَ وَ عَنْ اَکْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِیَّةِ۔

(۳۴۳۵) حضرت محمد بن علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب کو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر کے دن عورتوں سے نکاحِ متعہ کرنے اور گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے نکاحِ متعہ کی حرمت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے۔ متعہ کے متعلق کچھ تفصیل ملاحظہ فرمایئے:

تعریف متعہ:

کسی متعینہ مدت کے لیے ایک متعینہ شی کے عوض نکاح کرنے کو متعہ کہتے ہیں۔ نکاح کا یہ خاص طریقہ یعنی متعہ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں تو جائز تھا مگر بعد میں حرام قرار دے دیا گیا جیسے مذکورہ باب کی روایات سے واضح ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ متعہ دو مرتبہ حلال قرار دیا گیا اور ہر مرتبہ حرام ہوا۔ پہلی مرتبہ تو جنگِ خیبر سے پہلے کسی جہاد میں جب صحابہ رضی اللہ عنہم تجرد کی وجہ سے سخت پریشان ہوئے یہاں تک کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے خصی ہونے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں متعہ کی اجازت دے دی۔ پھر جنگِ خیبر کے دن جو ۷ھ کا واقعہ ہے آپ ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دیا۔ اس کے بعد فتح مکہ ۸ھ کے دن متعہ جائز کیا گیا پھر اس کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کے لیے حرام قرار دے دیا گیا جیسا کہ مذکورہ باب کی احادیث میں واضح ہے۔ شیعہ اب بھی متعہ کو نہ صرف جائز سمجھتے ہیں بلکہ اس کے من گھڑت فضائل بھی بیان کر کے متعہ کی ترغیب دیتے ہیں حالانکہ ان کی اپنی ہی کتابوں میں متعہ کی حرمت واضح طور پر موجود ہے اللہ ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔

۶۰۳: باب تَحْرِیْمِ الْجَمْعِ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا فِی النِّکَاحِ

باب: ایک عورت اور اُس کی پھوپھی یا خالہ کو ایک نکاح میں جمع کرنے کی حرمت کا بیان

(۳۴۳۶)حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ نَا مَالِكٌ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا۔

(۳۴۳۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھتیجی اور اس کی پھوپھی اور بھانجی اور اس کی خالہ کو (ایک آدمی کے نکاح میں) جمع نہیں کیا جائے گا۔

(۳۴۳۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَرْبَعِ نِسْوَةٍ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَهُنَّ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا۔

(۳۴۳۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی اور اس کی پھوپھی اور بھانجی اور اس کی خالہ کو۔

(۳۴۳۸)وَحَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ مَدَنِیٌّ مِنَ الْاَنْصَارِ مِنْ وَلَدِ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُنْكَحُ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ الْاَخِ وَلَا ابْنَةُ الْاُخْتِ عَلَى الْخَالَةِ۔

(۳۴۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھوپھی کا نکاح بھائی کی بیٹی پر اور بہن کی بیٹی پر خالہ کا نکاح نہ کیا جائے۔

(۳۴۳۹)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ قَبِيْصَةُ بْنُ ذُوَيْبٍ الْكَعْبِیُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَخَالَتِهَا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرٰى خَالَةَ اَبِيْهَا وَ عَمَّةَ اَبِيْهَا بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ۔

(۳۴۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ آدمی بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو ایک ہی نکاح میں جمع کرے۔ ابن شہاب نے کہا کہ ہم اس عورت کے والد کی خالہ اور پھوپھی کو اسی مقام میں خیال کرتے ہیں۔

(۳۴۴۰)وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ كَتَبَ اِلَيْهِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَلَا عَلٰى خَالَتِهَا۔

(۳۴۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی عورت کا نکاح اُس کی خالہ یا اُس کی پھوپھی پر نہ کیا جائے۔

(۳۴۴۱)وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ يَحْيٰى حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۴۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی اسی طرح یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۳۴۴۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا يَسُوْمُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا

(۳۴۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے اور نہ بھاؤ کرے کوئی اپنے بھائی کے بھاؤ پر اور نہ کسی عورت کا نکاح اُس کی پھوپھی اور اُس کی خالہ پر کیا جائے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے تا کہ اُس کے برتن کو اپنے لیے لوٹ

وَلَا عَلٰی خَالَتِهَا وَلَا تَسْاَلُ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

لے اور چاہیے کہ نکاح کرے اور اس کو وہی ملے گا جو اللہ نے اُس کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔

(۳۴۴۳)وَحَدَّثَنِیْ مُحْرِزُ بْنُ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ عَوْنٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰی عَمَّتِهَا اَوْ خَالَتِهَا اَوْ اَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا فَاِنَّ اللّٰهَ رَازِقُهَا۔

(۳۴۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کسی عورت کا نکاح اُس کی پھوپھی یا خالہ پر کیا جائے یا کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے تاکہ وہ عورت اُس کا برتن اپنے لیے لوٹ لے۔ پس بے شک اللہ اس کو رزق دینے والا ہے۔

(۳۴۴۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی وَابْنِ نَافِعٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّجْمَعَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ عَمَّتِهَا وَ بَيْنَ الْمَرْاَةِ وَ خَالَتِهَا۔

(۳۴۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کسی عورت کو اس کی خالہ اور پھوپھی کے ساتھ ایک نکاح میں جمع کیا جائے۔

(۳۴۴۵)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۴۴۵) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی روایات سے معلوم ہوا کہ دو بہنوں کو ایک وقت میں ایک ہی آدمی کے نکاح میں جمع کرنا حرام ہے اور اسی طرح ان دو عورتوں کو بھی ایک نکاح میں جمع کرنا حرام ہے جن میں سے اگر ایک کو مرد اور دوسری کو عورت قرار دیا جائے اور ان کا آپس میں جانبین سے نکاح جائز نہ ہو اور قرآن مجید میں بھی اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ﴾ [النساء:۲۳] لیکن شیعہ اور خوارج دو بہنوں کو بھی ایک نکاح میں جمع کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔

۶۰۴: باب تَحْرِيْمِ نِكَاحِ الْمُحْرِمِ وَ كَرَاهَةِ خِطْبَتِهٖ

باب: حالتِ احرام میں نکاح کی حرمت اور پیغامِ نکاح کی کراہت کے بیان میں

(۳۴۴۶)حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَرَادَ اَنْ يُّزَوِّجَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ بِنْتَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ فَحَضَرَ ذٰلِكَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْحَجِّ فَقَالَ اَبَانٌ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكَحُ وَلَا يَخْطُبُ۔

(۳۴۴۶) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالتِ احرام میں نکاح نہ کرو اور نہ کسی کے لیے کیا جائے اور نہ پیغامِ نکاح دے۔

(۳۴۴۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ الْمُقَدَّمِیُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ حَدَّثَنِیْ نُبَیْهُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ بَعَثَنِیْ عُمَرُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ وَّکَانَ یَخْطُبُ بِنْتَ شَیْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ عَلٰی ابْنِهٖ فَاَرْسَلَنِیْ اِلٰی اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ عَلَی الْمَوْسِمِ فَقَالَ اَلَا اُرَاهُ اَعْرَابِیًّا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا یَنْکِحُ وَلَا یُنْکِحُ اَنَا بِذٰلِکَ عُثْمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۴۴۷) حضرت نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ مجھے عمر بن عبیداللہ بن معمر نے (مسئلہ معلوم کرنے کے لیے) ابان بن عثمان کے پاس بھیجا اور وہ اپنے بیٹے کا نکاح شیبہ بن عثمان کی بیٹی سے کرنا چاہتے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں اسے دیہاتی خیال کرتا ہوں کیونکہ حالت احرام میں نہ اپنا نکاح کر سکتا ہے نہ دوسرے کا۔ ہمیں حضرت عثمان نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کی خبر دی۔

(۳۴۴۸)وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰی ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْخَطَّابِ زِیَادُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَآءٍ قَالَا جَمِیْعًا حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ مَّطَرٍ وَّ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا یُنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

(۳۴۴۸) حضرت عثمان بن عفان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا محرم نکاح نہ کرے اور نہ اُس کا نکاح کیا جائے اور نہ وہ پیغام نکاح دے۔

(۳۴۴۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ زُهَیْرٌ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ اَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْمُحْرِمُ لَا یَنْکِحُ وَلَا یَخْطُبُ۔

(۳۴۴۹) حضرت عثمان سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا محرم نہ نکاح کرے اور نہ پیغام نکاح دے۔

(۳۴۵۰)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِکِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ قَالَ نَا اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ عَنْ نُبَیْهِ بْنِ وَهْبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اَرَادَ اَنْ یُّنْکِحَ ابْنَهٗ طَلْحَةَ بِنْتَ شَیْبَةَ بْنِ جُبَیْرٍ فِی الْحَجِّ وَاَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ یَوْمَئِذٍ اَمِیْرُ الْحَاجِّ فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبَانَ اِنِّیْ قَدْ اَرَدْتُّ اَنْ اُنْکِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ فَاُحِبُّ اَنْ تَحْضُرَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَهٗ اَبَانٌ اَلَا اُرَاکَ عِرَاقِیًّا جَافِیًا اِنِّیْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ۔

(۳۴۵۰) حضرت نبیہ بن وہب سے روایت ہے کہ عمر بن عبیداللہ بن معمر نے ارادہ کیا کہ وہ اپنے بیٹے طلحہ کا نکاح ایام حج میں شیبہ بن جبیر کی بیٹی سے کرے اور ابان بن عثمان ان دنوں امیر الحجاج تھے۔ تو عمر بن عبیداللہ نے ابان کی طرف پیغام بھیجا کہ میں نے طلحہ بن عمر کے نکاح کا ارادہ کیا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ اس میں تشریف لائیں۔ تو اسے ابان نے کہا کہ میں تجھے عراقی اور عقل سے خالی جانتا ہوں۔ میں نے عثمان بن عفان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حالتِ احرام میں نکاح نہ کرے۔

(۳۴۵۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ وَاِسْحٰقُ الْحَنْظَلِیُّ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ قَالَ ابْنُ

(۳۴۵۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں نکاح کیا۔ ابن نمیر

نُمَیْرٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ اَبِی الشَّعْثَاءِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَ وَھُوَ مُحْرِمٌ زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ فَحَدَّثْتُ بِہِ الزُّھْرِیَّ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ یَزِیْدُ ابْنُ الْاَصَمِّ اَنَّہٗ نَکَحَھَا وَھُوَ حَلَالٌ۔

نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے یہ حدیث زہری سے بیان کی تو اُس نے کہا مجھے یزید بن اصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح احرام کھو لنے کے بعد کیا۔

(۳۴۵۲)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا دَاوٗدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَیْدٍ اَبِی الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّہٗ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔

(۳۴۵۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

(۳۴۵۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا یَحْیَی ابْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ نَا اَبُوْ فَزَارَۃَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ مَیْمُوْنَۃُ بِنْتُ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تَزَوَّجَھَا وَھُوَ حَلَالٌ قَالَ وَ کَانَتْ خَالَتِیْ وَ خَالَۃَ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

(۳۴۵۳) حضرت یزید بن اصم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے نکاح احرام کھو لنے کے بعد کیا اور کہتے ہیں سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میری اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خالہ تھیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ محرم کا حالت احرام میں عقد نکاح کرنا جائز نہیں لیکن احناف کے نزدیک نکاح کرنا جائز ہے البتہ عمل ازدواج جائز نہیں کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نکاح کو جائز کہا ہے اور کسی بھی وقت میں نکاح سے ممانعت نہیں کی اور احادیث سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت احرام میں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا ثابت ہے۔
امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے دلائل میں احادیث بھی موجود ہیں اور آپ کا عمل بھی اور ان روایات کو وطی پر محمول کیا جائے گا کیونکہ نکاح کا ایک معنی وطی بھی ہے اور نکاح سے منع فرمانا اس وجہ سے ہے کہ نکاح وطی کا سبب ہے اس لیے بالکراہت نکاح کرنا جائز ہے۔
واللہ اعلم

۶۰۵: باب تَحْرِیْمِ الْخِطْبَۃِ عَلٰی خِطْبَۃِ اَخِیْہِ حَتّٰی یَاْذَنَ اَوْ یَتْرُکَ

باب: کسی مسلمان بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دینے کی حرمت کے بیان میں یہاں تک کہ وہ اجازت دے یا چھوڑ دے

(۳۴۵۴)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا یَخْطُبْ بَعْضُکُمْ عَلٰی خِطْبَۃِ بَعْضٍ۔

(۳۴۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی دوسرے کی بیع (خریدنا یا بیچنا) پر بیع نہ کرے اور نہ کوئی دوسرے آدمی کے نکاح کے پیغام پر پیغام نکاح دے۔

(۳۴۵۵)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى الْقَطَّانِ قَالَ زُهَيْرٌ نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِعِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔

(۳۴۵۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر اُس کی اجازت کے بغیر پیغامِ نکاح دے۔

(۳۴۵۶)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِیُّ ابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۴۵۶)اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۳۴۵۷)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۴۵۷)ایک اور سند اسی حدیث مبارکہ کی ذکر کی ہے۔

(۳۴۵۸)وَحَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ اَوْ يَتَنَاجَشُوْا اَوْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اَوْ يَبِيْعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِهَا اَوْ مَا فِیْ صَحْفَتِهَا زَادَ عَمْرٌو فِیْ رِوَايَتِهٖ وَلَا يَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ۔

(۳۴۵۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ شہری آدمی دیہاتی کا مال بیچے یا بغیر ارادۂ خریداری مال کی قیمت بڑھائے یا کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دے یا اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا سوال کرے اس لیے تاکہ انڈیل لے اپنے لیے جو اس کے برتن یا رکابی میں ہے۔ عمرو نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرے۔

(۳۴۵۹)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَبِعِ الْمَرْءُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَخْطُبِ الْمَرْءُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْئَلِ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ الْاُخْرٰى لِتَكْتَفِیَٔ مَا فِیْ اِنَائِهَا۔

(۳۴۵۹)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خریدنے کے ارادہ کے بغیر چیز کی قیمت نہ بڑھاؤ اور نہ بیچے شہری دیہاتی کا مال اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دے اور نہ کوئی عورت دوسری عورت کی طلاق کا سوال کرے تاکہ وہ انڈیل لے اپنے لیے وہ جو اُس کے برتن میں ہے۔

(۳۴۶۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ وَلَا يَزِدِ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔

(۳۴۶۰)ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے البتہ معمر کی حدیث میں ہے کہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر زیادتی نہ کرے۔

(۳۴۶۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ جَمِيْعًا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ ابْنُ اَيُّوْبَ نَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ اَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰى سَوْمِ الْمُسْلِمِ وَلَا يَخْطُبْ عَلٰى خِطْبَتِهٖ۔

(۳۴۶۱)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان مسلمان کے بھاؤ پر بھاؤ نہ کرے۔ (بولی پر بولی نہ لگائے) اور نہ اُس کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دے۔

(۳۴۶۲)وَحَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۳۴۶۲)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مبارکہ اسی طرح روایت کی ہے۔

(۳۴۶۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا اَنَّهُمْ قَالُوْا عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَ خِطْبَةِ اَخِيْهِ۔

(۳۴۶۳)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مبارکہ روایت کرتے ہیں اس میں یہ ہے: اپنے بھائی کے بھاؤ اور اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر۔

(۳۴۶۴)وَحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنِ اللَّيْثِ وَ غَيْرِهٖ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ فَلَا يَحِلُّ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يَّبْتَاعَ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبَ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَذَرَ۔

(۳۴۶۴)حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے اس نے عقبہ بن عامر سے منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن، مؤمن کا بھائی ہے۔ تو کسی مؤمن کے لیے یہ حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کی بیع پر خریداری کرے اور نہ اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی روایات میں کسی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دینے سے منع فرمایا گیا۔ جمہور علماء رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب منگنی کرنے والے کا پیغام صراحتًا منظور کرلیا جائے اور وہ اس رشتہ کو ترک نہ کرے تو اب کسی اور آدمی کے لیے پیغامِ نکاح جائز نہیں اور اگر کسی نے اس صورت میں پیغام دیا اور نکاح کرلیا تو نکاح صحیح ہے لیکن گناہ گار ہوگا۔ منگنی پر منگنی کی تحریم اس صورت میں ہے جب رشتہ منظور کرلیا گیا ہو اور اگر رشتہ یا پیغام منظور نہ کیا ہو تو منگنی پر منگنی جائز ہے۔

۶۰۶: باب تَحْرِيْمِ نِكَاحِ الشِّغَارِ وَ بُطْلَانِهٖ

باب: نکاحِ شغار (وٹہ سٹہ) کی حرمت اور اس کے باطل ہونے کے بیان میں

(۳۴۶۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَ الشِّغَارُ اَنْ

(۳۴۶۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے اور شغار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ اپنی بیٹی کا نکاح اسے کر کے دے گا اور

يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى اَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ۔

ان کے درمیان مہر مقرر نہ کیا جائے۔ (دونوں عورتوں کو ایک دوسری کا مہر تصور کیا جائے)

(۳۴۶۶) وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَا الشِّغَارُ۔

(۳۴۶۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح روایت کرتے ہیں۔ عبیداللہ کی حدیث میں یہ ہے کہ میں نے نافع سے کہا شغار کیا ہے؟

(۳۴۶۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّرَّاجِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ۔

(۳۴۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع کیا ہے۔

(۳۴۶۸) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ۔

(۳۴۶۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام میں نکاح شغار نہیں ہے۔ (بغیر مہر مقرر کے وٹہ سٹہ کرنا)

(۳۴۶۹) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَّالشِّغَارُ اَنْ يَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ زَوِّجْنِیْ ابْنَتَكَ وَ اُزَوِّجُكَ ابْنَتِیْ وَ زَوِّجْنِیْ اُخْتَكَ وَ اُزَوِّجُكَ اُخْتِیْ۔

(۳۴۶۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا اور ابن نمیر نے یہ اضافہ بیان کیا ہے: شغار یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے سے کہے تو اپنی بیٹی کا نکاح مجھے دے میں تجھے اپنی بیٹی کا نکاح دوں گا یا تو اپنی بہن کا مجھے نکاح کر دے میں اپنی بہن کا نکاح تجھے کر دوں گا۔

(۳۴۷۰) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ زِيَادَةَ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(۳۴۷۰) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن ابن نمیر کا اضافہ ذکر نہیں کیا۔

(۳۴۷۱) وَحَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشِّغَارِ۔

(۳۴۷۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار سے منع فرمایا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح شغار (وٹہ سٹہ) سے منع فرمایا یہ دور جاہلیت کا نکاح ہے۔ لوگ ایک عورت کو دوسری عورت کا مہر دے کر نکاح کرتے تھے جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور اگر ایسی صورت سے نکاح کر لیا گیا تو وہ منعقد جائے گا لیکن دونوں عورتوں کا مہر مثلی لازم ہوگا جو کہ علیحدہ علیحدہ ہر عورت کو ادا کیا جائے گا۔

۶۰۷: باب الْوَفَاءِ بِالشُّرُوْطِ فِی النِّکَاحِ

باب: شرائط نکاح کو پورا کرنے کے بیان میں

(۳۴۷۲) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ نَا هُشَیْمٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِی ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا وَکِیْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَامُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا یَحْیٰی وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِی حَبِیْبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْیَزَنِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحَقَّ الشَّرْطِ اَنْ یُّوْفٰی بِهٖ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوْجَ هٰذَا لَفْظُ حَدِیْثِ اَبِی بَکْرٍ وَّ ابْنِ الْمُثَنّٰی غَیْرَ اَنَّ ابْنَ الْمُثَنّٰی قَالَ الشُّرُوْطَ۔

(۳۴۷۲) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پورا کرنے کے اعتبار سے سب سے حقدار وہ شرط ہے جس کے ذریعے تم نے عورتوں کی شرمگاہوں کو اپنے لیے حلال کیا ہے اور ابن مثنیٰ کی روایت میں شُرُوْط کا لفظ ہے۔

۶۰۸: باب اِسْتِیْذَانِ الثَّیِّبِ فِی النِّکَاحِ بِالنُّطْقِ وَالْبِکْرِ بِالسُّکُوْتِ

باب: بیوہ کا نکاح میں زبان سے اجازت دینے اور غیر شادی شدہ کی اجازت خاموشی کے ساتھ ہونے کے بیان میں

(۳۴۷۳) حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَیْسَرَةَ الْقَوَارِیْرِیُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ نَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ کَیْفَ اِذْنُهَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ۔

(۳۴۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے نکاحی عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ باکرہ کا نکاح کیا جائے یہاں تک کہ اس سے اجازت لے لی جائے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اُس کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ وہ خاموش ہو جائے۔

(۳۴۷۴) حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ نَا الْحَجَّاجُ بْنُ اَبِیْ عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا عِیْسٰی یَعْنِی ابْنَ یُوْنُسَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حُسَیْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَیْبَانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ قَالَ نَا مُعَاوِیَةُ کُلُّهُمْ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِی کَثِیْرٍ بِمِثْلِ مَعْنٰی حَدِیْثِ هِشَامٍ وَّ شَیْبَانَ وَ مُعَاوِیَةَ بْنِ سَلَّامٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(۳۴۷۴) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۳۴۷۵) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِی شَیْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِ

(۳۴۷۵) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لڑکی کے بارے میں سوال کیا جس کے گھر والے اس کا نکاح کرتے ہیں کیا اُس سے

الرَّزَّاقِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ آنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِي مُلَيْكَةَ يَقُوْلُ قَالَ ذَكْوَانُ مَوْلٰى عَآئِشَةَ سَمِعْتُ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَارِيَةِ يُنْكِحُهَا اَهْلُهَا اَتُسْتَاْمَرُ اَمْ لَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ تُسْتَاْمَرُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ فَقُلْتُ لَهٗ فَاِنَّهَا تَسْتَحْيِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذٰلِكَ اِذْنُهَا اِذَا هِيَ سَكَتَتْ۔

اجازت لی جائے گی یا نہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لی جائے گی۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے عرض کیا: وہ حیاء کرے گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب وہ خاموش رہے (ایسے موقع پر تو) یہی اُس کی اجازت ہے۔

(۳۴۷۶) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ نَّافِعِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۳۴۷۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیوہ عورت اپنے ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور نوجوان کنواری سے اس کے نفس کے بارے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اس کی اجازت ہے انہوں نے کہا ہاں۔

(۳۴۷۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُّخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْمَرُ وَاِذْنُهَا سُكُوْتُهَا۔

(۳۴۷۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شادی شدہ عورت اپنے آپ کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ عورت سے اجازت لی جائے گی اور اس کا سکوت اس کی اجازت ہے۔

(۳۴۷۸) وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ الثَّيِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَاْذِنُهَا اَبُوْهَا فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا وَ رُبَّمَا قَالَ وَ صَمْتُهَا اِقْرَارُهَا۔

(۳۴۷۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے اور کہا شادی شدہ عورت اپنے نفس کی اپنے ولی سے زیادہ حقدار ہے اور باکرہ (نوجوان) عورت سے اسکے نفس کے بارے میں اُسکا باپ اجازت طلب کرے گا اور اُسکا خاموش رہنا اس کی طرف سے اجازت ہے اور کبھی فرمایا اسکی خاموشی اُسکا اقرار ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بالغہ اپنا نکاح از خود کرے خواہ کنواری ہو یا بیوہ تو یہ نکاح صحیح ہے خواہ خاوند اس کا کفو ہو یا نہ ہو البتہ اگر اس کا کفو یعنی برادری وغیرہ میں برابر نہ ہو تو اولیاء کو اعتراض کا حق حاصل ہے لیکن فسخ نکاح کا حق اولیاء کو نہیں۔ باقی ایجاب وقبول کے وقت کنواری عورت اگر خاموش رہے یا ہنس دے تو یہ اس کی اجازت کی علامت ہوگی اور بیوہ کی اجازت زبانی لینا ضروری ہے اُس کا سکوت اجازت متصور نہ ہوگا۔

۶۰۹: باب جَوَازِ تَزْوِيْجِ الْاَبِ الْبِكْرَ — باب: چھوٹی کنواری لڑکی کے باپ کو اس کا نکاح

الصَّغِيْرَةَ

کرنے کے جواز کے بیان میں

(۳۴۷۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ وَجَدْتُ فِیْ كِتَابِیْ عَنْ اَبِیْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِيْنَ وَ بَنٰی بِیْ وَاَنَا ابْنَةُ تِسْعِ سِنِيْنَ قَالَتْ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَوُعِكْتُ شَهْرًا فَوَفَا شَعْرِیْ جُمَيْمَةً فَاَتَتْنِیْ اُمُّ رُوْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَاَنَا عَلٰی اُرْجُوْحَةٍ وَّمَعِیَ صَوَاحِبِیْ فَصَرَخَتْ بِیْ فَاَتَيْتُهَا وَمَا اَدْرِیْ مَا تُرِيْدُ بِیْ فَاَخَذَتْ بِيَدِیْ فَاَوْقَفَتْنِیْ عَلَی الْبَابِ فَقُلْتُ هَهْ هَهْ حَتّٰی ذَهَبَ نَفَسِیْ فَاَدْخَلَتْنِیْ بَيْتًا فَاِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقُلْنَ عَلَی الْخَيْرِ وَالْبَرَكَةِ وَ عَلٰی خَيْرِ طَائِرٍ فَاَسْلَمَتْنِیْ اِلَيْهِنَّ فَغَسَلْنَ رَاْسِیْ وَاَصْلَحْنَنِیْ فَلَمْ يَرُعْنِیْ اِلَّا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضُحًی فَاَسْلَمْنَنِیْ اِلَيْهِ۔

(۳۴۷۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے نکاح کیا تو میری عُمر چھ سال تھی اور مجھ سے زفاف کیا تو میں نو سال کی تھی۔ فرماتی ہیں کہ ہم مدینہ آئے تو مجھے ایک ماہ تک بخار رہا اور میرے بال کانوں تک ہوگئے (جھڑ گئے) پس میرے پاس اُمِ رومان آئیں تو میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولے پر تھی۔ انہوں نے مجھے پکارا۔ میں اُن کے پاس آئی اس حال میں کہ میں ان کا اپنے بارے میں ارادہ نہیں جانتی تھی۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے دروازہ پر لا کھڑا کیا اور میں (سانس پھولنے کی وجہ سے) ہاہ ہاہ کر رہی تھی یہاں تک کہ میرا سانس پھولنا بند ہوگیا تو مجھے گھر میں داخل کیا۔ وہاں چند انصاری عورتیں موجود تھیں۔ تو انہوں نے کہا اللہ خیر و برکت عطا کرے اور خیر و بھلائی سے حصّہ عطا ہو۔ غرض میری والدہ نے مجھے ان کے سپرد کر دیا۔ انہوں نے میرا سر دھویا اور میرا سنگھار کیا اور مجھے کوئی خوف نہیں پہنچا کہ چاشت کے وقت رسول اللہ ﷺ آئے اور مجھے آپ ﷺ کے سپرد کر دیا۔

(۳۴۸۰)وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِی النَّبِیُّ ﷺ وَاَنَا بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَ بَنٰی بِیْ وَاَنَا بِنْتُ تِسْعٍ۔

(۳۴۸۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تو میں چھ سال کی لڑکی تھی اور (آپ ﷺ) مجھ سے ہم بستر ہوئے تو میں نو (۹) سال کی تھی۔

(۳۴۸۱)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهِیَ بِنْتُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَ زُفَّتْ اِلَيْهِ وَهِیَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ وَلُعَبُهَا مَعَهَا وَمَاتَ عَنْهَا وَهِیَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

(۳۴۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِن سے نکاح کیا تو وہ سات سال کی لڑکی تھیں اور ان سے زفاف کیا گیا تو وہ نو سال کی لڑکی تھیں اور اُن کے کھلونے اُن کے ساتھ تھے اور جب آپ کا انتقال ہوا تو اِن کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(۳۴۸۲)وَحَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰی

(۳۴۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اِن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا تو اِن کی عمر چھ

وَاِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَّبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَّمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانَ عَشْرَةَ۔

سال تھی اور ان سے صحبت کی تو ان کی عمر نو سال تھی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال کیا تو ان (عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر باپ دادا نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دیں تو یہ نکاح صحیح ہے اور بالغ ہونے کے بعد اس لڑکی کو اپنا نکاح فسخ کرنے کا حق نہیں ہے اور اگر باپ دادا کے علاوہ کسی دوسرے ولی نے نابالغہ کا نکاح کیا تو اس لڑکی کو خیارِ بلوغ دیا جائے گا کہ اگر وہ جس مجلد میں بالغ ہوا سی میں انکار کر دے تو یہ نکاح فسخ ہو جائے گا۔

۶۱۰: باب اِسْتِحْبَابِ التَّزَوُّجِ فِيْ شَوَّالٍ وَّالدُّخُوْلِ فِيْهِ

باب: ماہِ شوال میں نکاح اور صحبت کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۴۸۳) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ نَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ شَوَّالٍ وَّ بَنٰى بِيْ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَاۗءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ اَحْظٰى عِنْدَهٗ مِنِّيْ قَالَ وَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاۗءَهَا فِيْ شَوَّالٍ۔

(۳۴۸۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے شوال میں نکاح فرمایا اور مجھ سے صحبت بھی شوال میں کی۔ پس کونسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک مجھ سے زیادہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیاری تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مستحب تصور کرتی تھیں اس بات کو کہ شوال میں عورتوں سے صحبت کی جائے۔

(۳۴۸۴) وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِعْلَ عَائِشَةَ۔

(۳۴۸۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا فعل مذکور نہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے ماہِ شوال میں نکاح کرنے کا جواز معلوم ہوا کیونکہ دورِ جاہلیت میں ماہِ شوال میں نکاح کرنے کو برا سمجھا جاتا تھا اس کی تردید کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ میں نکاح کر کے اس رسم کو توڑا اور اسی طرح ہمارے زمانہ میں ایک رسمِ بد چل نکلی ہے کہ ماہِ محرم الحرام میں نکاح کرنے کو اچھا نہیں سمجھا جاتا اس کی بھی کوئی اصل نہیں۔ نکاح کسی بھی وقت اور کسی بھی مہینہ میں منع نہیں ہے۔

۶۱۱: باب نُدْبِ مَنْ اَرَادَ نِكَاحَ امْرَاَةٍ اِلٰى اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى وَجْهِهَا وَ كَفَّيْهَا قَبْلَ

باب: جو آدمی کسی عورت سے نکاح کا ارادہ کرے تو اس کے لیے اس عورت کے چہرے اور ہتھیلیوں کو ایک نظر پیغامِ نکاح سے پہلے دیکھنے کے جواز کے

خِطْبَتِهَا

بیان میں

(۳۴۸۵)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَظَرْتَ اِلَیْهَا قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْیُنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا۔

(۳۴۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ آپ کے پاس ایک آدمی نے آکر آپ کو خبر دی کہ اس نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تُو نے اسے دیکھا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: جا اور اُسے دیکھ کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔

(۳۴۸۶)وَحَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِیَةَ الْفَزَارِیُّ قَالَ نَا یَزِیْدُ بْنُ کَیْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ نَظَرْتَ اِلَیْهَا فَاِنَّ فِیْ عُیُوْنِ الْاَنْصَارِ شَیْئًا قَالَ قَدْ نَظَرْتُ اِلَیْهَا قَالَ عَلٰی کَمْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی اَرْبَعِ اَوَاقٍ کَاَنَّمَا تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ مِنْ عُرْضِ هٰذَا الْجَبَلِ مَا عِنْدَنَا مَا نُعْطِیْكَ وَلٰکِنْ عَسٰی اَنْ نَّبْعَثَكَ فِیْ بَعْثٍ تُصِیْبُ مِنْهُ قَالَ فَبَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ عَبْسٍ بَعَثَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فِیْهِمْ۔

(۳۴۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اُس نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: کیا تُو نے اسے دیکھا ہے کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے۔ اُس نے کہا: میں نے اُسے دیکھا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے اس سے کتنے مہر پر شادی کی؟ اُس نے کہا: چار اوقیہ پر۔ تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار اوقیہ پر گویا کہ تم اس پہاڑ سے چاندی کھود لاتے ہو جو ہمارے پاس نہیں ہے۔ البتہ عنقریب ہم تمہیں ایک قافلہ میں بھیجیں گے تا کہ تجھے اس سے کچھ مل جائے۔ چنانچہ آپ نے قبیلہ بنی عبس کی طرف ایک لشکر بھیجا اور اس آدمی کو بھی اس لشکر میں روانہ کیا۔

خُلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس عورت سے نکاح کا ارادہ ہو اسے منگنی وغیرہ سے پہلے ایک نظر دیکھ لینا یا کسی ماہر عورت کے ذریعہ اس عورت کی معلومات لینا جائز اور مستحب ہے تا کہ منگنی کے بعد اسے مسترد کرنا لازم نہ آئے۔ جس سے عورت کی دِل آزاری ہو اس لیے سوچ سمجھ کر قدم اُٹھانا چاہیے۔ منگنی ٹوٹنے کے بعد مرد کو تو بالعموم کوئی فرق نہیں آتا لیکن عورت کی بقیہ زندگی مشکل ہو جاتی ہے۔ اسے پوری زندگی لوگوں کے طعنے برداشت کرنے پڑتے ہیں اور دیکھنے کے لیے عورت کی اجازت ضروری نہیں۔ احادیث میں مطلقًا اجازت ہے۔

۶۱۲: باب الصَّدَاقِ وَ جَوَازِ کَوْنِهٖ تَعْلِیْمَ قُرْآنٍ وَّ خَاتَمَ حَدِیْدٍ وَّ غَیْرَ ذٰلِكَ

باب: مہر کے بیان میں اور تعلیم قرآن اور لوہے وغیرہ کی انگوٹھی کا مہر ہونے کے بیان میں

(۳۴۸۷)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ الثَّقَفِیُّ قَالَ نَا یَعْقُوْبُ

(۳۴۸۷) حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ اَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَآءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ اَهَبُ لَكَ نَفْسِيْ فَنَظَرَ اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ فِيْهَا وَ صَوَّبَهُ ثُمَّ طَاْطَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَاْسَهُ فَلَمَّا رَاَتِ الْمَرْاَةُ اَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ لَّمْ تَكُنْ لَّكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا فَقَالَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلٰى اَهْلِكَ فَانْظُرْ هَلْ تَجِدُ شَيْئًا فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ وَلَوْ خَاتِمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا خَاتِمٌ مِنْ حَدِيْدٍ وَّلٰكِنْ هٰذَا اِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهٗ رِدَآءٌ فَلَهَا نِصْفُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِاِزَارِكَ اِنْ لَبِسْتَهٗ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَّاِنْ لَبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى اِذَا طَالَ مَجْلِسُهٗ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَلِّيًا فَاَمَرَ بِهٖ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ مَا ذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ مَعِيَ سُوْرَةُ كَذَا وَسُوْرَةُ كَذَا عَدَّدَهَا فَقَالَ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَقَدْ مُلِّكْتَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ هٰذَا حَدِيْثُ ابْنِ اَبِي حَازِمٍ وَّحَدِيْثُ يَعْقُوْبَ يُقَارِبُهٗ فِي اللَّفْظِ۔

ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے پاس اپنے نفس کو آپ کے لیے ہبہ کرنے آئی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اُس کی طرف اُوپر سے نیچے تک دیکھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا۔ جب اس عورت نے خیال کیا کہ آپ نے اس کے بارے میں کچھ فیصلہ نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں ہے تو اس کا نکاح مجھ سے کر دیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی چیز موجود ہے؟ اُس نے کہا: نہیں' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے فرمایا: اپنے اہل کے پاس جاؤ اور دیکھو کیا تم کوئی چیز پاتے ہو؟ وہ گیا۔ واپس آیا تو عرض کیا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کوئی چیز نہیں پائی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو اگر لوہے ہی کی کوئی انگوٹھی ہو۔ وہ گیا پھر واپس آیا تو عرض کی: نہیں! اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ہے۔ صرف یہی میری تہبند ہے۔ سہل نے کہا اس کے پاس چادر بھی نہ تھی اور کہا میں اسے آدھا (چادر سے) دے سکتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تیرے ازار کا کیا کرے گی؟ اگر تُو اسے پہن لے گا تو اس کے پاس کچھ نہ ہوگا اور اس نے اگر پہنا تو تجھ پر کچھ نہ ہوگا۔ وہ آدمی کافی دیر تک بیٹھا رہا۔ پھر جب کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ نے اسے واپس جاتے ہوئے دیکھا۔ تو حکم دیا اور اسے بلایا گیا جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا: تجھے قرآن کریم آتا ہے؟ اُس نے کہا: مجھے فلاں فلاں سورتیں یاد ہیں اور کئی سورتوں کو شمار کیا۔ آپ نے فرمایا: تو انہیں زبانی پڑھ سکتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: جا! میں نے اُس عورت کو اس قرآن کی تعلیم کے عوض جو تجھے یاد ہے' تیری ملکیت میں دے دیا۔ یہ حدیث ابن ابی حازم کی ہے اور یعقوب کی حدیث الفاظ میں اس کے قریب قریب ہے۔

(۳۴۸۸) وَحَدَّثَنَاهُ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ

(۳۴۸۸) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث مذکور کی مزید اسناد

زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَآئِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ يَزِيْدُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ زَآئِدَةَ قَالَ انْطَلِقْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا فَعَلِّمْهَا مِنَ الْقُرْاٰنِ

ذکر کی ہیں۔ زائدہ کی حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: جاؤ! میں نے تیرا نکاح اس سے کر دیا تو اسے قرآن سکھا دے۔

(۳۴۸۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ ابْنِ الْهَادِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ يَزِيْدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَمْ كَانَ صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهٗ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صَدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَزْوَاجِهٖ۔

(۳۴۸۹) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہر کتنا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کے لیے مہر بارہ اوقیہ اور نش تھا۔ سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: کیا تُو جانتا ہے کہ نش کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ اور یہ پانچ سو درہم تھے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کے لیے یہ مہر ہوتا تھا۔

(۳۴۹۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى عَلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(۳۴۹۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زردی کے نشان دیکھے تو فرمایا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے گٹھلی کھجور کے ہم وزن سونے پر شادی کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے لیے مبارک کرے۔ ولیمہ کر چاہے ایک بکری سے ہی ہو۔

(۳۴۹۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَزَوَّجَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

(۳۴۹۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونے پر شادی کی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ولیمہ کر چاہے بکری ہی سے ہو۔

(۳۴۹۲) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ

(۳۴۹۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم

الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ وَاَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ اَوْلِمْ وَلَوْبِشَاةٍ۔

وزن سونے کے مہر پر شادی کی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ولیمہ کر چاہے ایک بکری ہی سے ہو۔

(۳۴۹۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ وَهْبٍ قَالَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً۔

(۳۴۹۳)اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۳۴۹۴)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَاٰنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلَیَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا فَقُلْتُ نَوَاةً فِیْ حَدِيْثِ اِسْحٰقَ مِنْ ذَهَبٍ۔

(۳۴۹۴)حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا اور مجھ پر شادی کی خوشی کے آثار تھے۔تو میں نے عرض کیا: میں نے ایک انصاری عورت سے شادی کی ہے۔تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو نے اُس کا مہر کتنا ادا کیا؟ میں نے عرض کیا: ایک گٹھلی کے برابر اور اسحٰق کی حدیث میں ہے سونے سے۔

(۳۴۹۵)وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ حَمْزَةَ قَالَ شُعْبَةُ وَاسْمُهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً عَلٰی وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ۔

(۳۴۹۵)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے کھجور کی گٹھلی کے ہم وزن سونے پر نکاح کیا۔

(۳۴۹۶)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا وَهْبٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ وَّلَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

(۳۴۹۶)ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے سوائے اس کے کہ عبدالرحمٰن بن عوف کے بیٹوں میں سے ایک آدمی نے مِنْ ذَهَبٍ کے الفاظ کہے ہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے مہر کا اثبات معلوم ہوا۔احناف کے نزدیک کم از کم مہر دس درہم ہونا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ اور مخصوص مقدار متعین نہیں ہے۔دس درہم یا اس کی مقدار کے برابر کوئی بھی چیز دینا جائز ہے۔ان روایات میں تعلیم قرآن پر نکاح کرنے کا جو بیان ہے اس سے یہ مراد نہیں کہ تعلیم قرآن کو آپ ﷺ نے مہر مقرر کیا تھا بلکہ یہ مطلب ہے کہ قرآن کا یاد ہونا نکاح کا سبب ہے لیکن اگر کوئی تعلیم قرآن کو مہر مقرر کر لے تو مہر نکاح صحیح ہے اور مہر مثلی واجب ہوگا۔عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ مہر میں سے جب تک کچھ دے نہ دیا جائے اس وقت تک عورت سے صحبت کرنا جائز نہیں ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ہاں! مستحب یہی ہے کہ کچھ نہ کچھ مہر ادا کر دیا جائے لیکن واجب وضروری نہیں اور نہ ہی ادائے مہر سے پہلے وہ عورت اس پر حرام ہوتی ہے اور نہ ہی صحبت' زنا کے حکم میں ہے یہ ''اغلاط العوام'' میں سے ہے۔

۶۱۳: باب فَضِيْلَةِ اِعْتَاقِهٖ اَمَتَهٗ ثُمَّ

باب: اپنی باندی کو آزاد کر کے پھر اُس کے ساتھ

يَتَزَوَّجُهَا

(۳۴۹۷)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلٰوةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِيْ لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اِنِّيْ لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالْعَزِيْزِ وَ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً وَّ جُمِعَ السَّبْيُ فَجَآءَ دِحْيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطِنِيْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ فَقَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَاَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَآءَ رَجُلٌ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيْرِ لَا تَصْلُحُ اِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوْهُ بِهَا قَالَ فَجَآءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ اِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ وَاَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهٗ ثَابِتٌ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا اَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا اَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالطَّرِيْقِ جَهَّزَتْهَا لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ فَاَهْدَتْهَا لَهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوْسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهٖ وَ بَسَطَ نِطْعًا قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْئُ بِالْاَقِطِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ

شادی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۴۹۷)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کا غزوہ لڑا۔ ہم نے اس (خیبر) کے پاس ہی صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کی تو اللہ کے نبی ﷺ سوار ہوئے اور ابوطلحہ بھی سوار ہوئے اور میں ابوطلحہ کے پیچھے بیٹھا۔ نبی کریم ﷺ نے خیبر کے کوچوں میں دوڑ لگانا شروع کر دی اور میرا گھٹنا اللہ کے نبی ﷺ کی ران سے لگ جاتا تھا اور نبی کریم ﷺ کا ازار بھی آپ کی ران سے کھسک گیا تھا اور میں اللہ کے نبی ﷺ کی ران کی سفیدی دیکھتا تھا۔ جب آپ بستی میں پہنچے تو فرمایا: اللہ اکبر! خیبر ویران ہوگیا۔ بے شک ہم جب کسی میدان میں اُترتے ہیں تو اس قوم کی صبح بُری ہو جاتی ہے جن کو ڈرایا جاتا ہے۔ ان الفاظ کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا اور لوگ اپنے اپنے کاموں کی طرف نکل چکے تھے۔ انہوں نے کہا محمد ﷺ آ چکے ہیں۔ عبدالعزیز نے کہا کہ ہمارے بعض ساتھیوں نے یہ بھی کہا کہ لشکر بھی آ چکا۔ راوی کہتے ہیں ہم نے خیبر کو جبراً فتح کرلیا اور قیدی جمع کیے گئے اور آپ کے پاس دِحیہ حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے قیدیوں میں سے باندی عطا کر دیں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور ایک باندی لے لو۔ انہوں نے صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی کو لے لیا تو اللہ کے نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی نے آ کر کہا: اے اللہ کے نبی! آپ نے دِحیہ کو صفیہ بنت حیی بنو قریظہ و بنو نضیر کی سردار عطا کر دی۔ وہ آپ کے علاوہ کسی کے شایانِ شان نہیں۔ آپ نے فرمایا: دِحیہ کو باندی کے ہمراہ بلاؤ۔ چنانچہ وہ اُسے لے کر حاضر ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ نے اُسے دیکھا تو فرمایا کہ تُو اس کے علاوہ قیدیوں میں سے کوئی باندی لے لے اور آپ نے انہیں آزاد کیا اور ان سے شادی کی۔ ثابت راوی نے کہا: اے ابوحمزہ! اس کا مہر کیا تھا؟ فرمایا: ان کو آزاد کرنا اور شادی کرنا ہی مہر تھا۔ جب آپ راستہ میں پہنچے تو اسے اُمِ سلیم نے تیار کر کے رات کے وقت آپ کی خدمت میں بھیج دیا اور نبی کریم ﷺ

يَجِيْءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوْا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے بحالتِ عروسی صبح کی۔ آپ نے فرمایا جس کے پاس جو کچھ ہو وہ لے آئے اور ایک چمڑے کا دسترخوان بچھوا دیا۔ چنانچہ بعض آدمی پنیر اور بعض کھجوریں اور بعض گھی لے کر حاضر ہوئے۔ پھر انہوں نے اس سب کو ملا کر مالیدہ (حلوا) تیار کر لیا اور یہی رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

(۳۴۹۸)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَّ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ وَّ شُعَيْبِ بْنِ حَبْحَابٍ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ اٰدَمَ وَ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ عَنْ اَنَسٍ كُلُّهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اَعْتَقَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَ فِيْ حَدِيْثِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ تَزَوَّجَ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاَصْدَقَهَا عِتْقَهَا۔

(۳۴۹۸) مختلف اسناد سے روایت ذکر کی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور اُن کی آزادی کو اُن کا مہر مقرر کیا اور معاذ نے اپنے باپ سے حدیث روایت کی ہے کہ آپ نے صفیہ سے شادی کی اور اُن کا مہر اُن کی آزادی کو مقرر کیا۔

(۳۴۹۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِيْ يُعْتِقُ جَارِيَتَهٗ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا لَهٗ اَجْرَانِ۔

(۳۴۹۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے بارے میں جو اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اُس سے شادی کرے فرمایا: اُس کے لیے دوہرا اجر ہے۔

(۳۵۰۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ نَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِيْ طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ قَدَمِيْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَاَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَ قَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ وَخَرَجُوْا بِفُئُوْسِهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ وَ مُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَ وَ هَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَ وَقَعَتْ فِيْ سَهْمِ دِحْيَةَ جَارِيَةٌ جَمِيْلَةٌ

(۳۵۰۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر کے دن ابوطلحہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ ﷺ کے قدمِ مبارک کو چھوجاتا تھا۔ سورج کے طلوع ہوتے ہی ہم خیبر جا پہنچے اور لوگوں نے اپنے جانوروں کو باہر نکال لیا تھا اور وہ اپنے کدال اور پھاوڑے اور ٹوکریاں لے کر نکلے انہوں نے کہا: محمد (ﷺ) بھی ہیں اور لشکر بھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیبر برباد ہوگیا۔ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو اُن کی صبح بُری ہوجاتی ہے جن کو ڈرایا جاتا ہے۔ بالآخر اللہ نے انہیں شکست دی اور حضرت دحیہ کے حصہ میں ایک خوبصورت باندی آئی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان سے اس

فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعَةِ اَرْؤُسٍ ثُمَّ دَفَعَهَا اِلٰى اُمِّ سُلَيْمٍ تُصَنِّعُهَا وَ تُهَيِّئُهَا قَالَ وَاَحْسِبُهُ قَالَ وَ تَعْتَدُّ فِيْ بَيْتِهَا وَهِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلِيْمَتَهَا التَّمْرَ وَالْاَقِطَ وَالسَّمْنَ فُحِصَتِ الْاَرْضُ اَفَاحِيْصَ وَجِيْءَ بِالْاَنْطَاعِ فَوُضِعَتْ فِيْهَا وَ جِيْئَ بِالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَشَبِعَ النَّاسُ قَالَ وَ قَالَ النَّاسُ لَا نَدْرِيْ اَتَزَوَّجَهَا اَمِ اتَّخَذَهَا اُمَّ وَلَدٍ قَالُوْا اِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ امْرَاَتُهٗ وَاِنْ لَّمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ اُمُّ وَلَدٍ فَلَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّرْكَبَ حَجَبَهَا فَقَعَدَتْ عَلٰى عَجُزِ الْبَعِيْرِ فَعَرَفُوْا اَنَّهٗ قَدْ تَزَوَّجَهَا فَلَمَّا دَنَوْا مِنَ الْمَدِيْنَةِ دَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدَفَعْنَا قَالَ فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ الْعَضْبَاءُ وَ نَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَدَرَتْ فَقَامَ فَسَتَرَهَا وَقَدْ اَشْرَفَتِ النِّسَاءُ يَقُلْنَ اَبْعَدَ اللّٰهُ الْيَهُوْدِيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا اَبَا حَمْزَةَ اَوَقَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِيْ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَقَعَ قَالَ اَنَسٌ وَشَهِدْتُّ وَلِيْمَةَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَشْبَعَ النَّاسَ خُبْزًا وَ لَحْمًا وَّ كَانَ يَبْعَثُنِيْ فَاَدْعُوا النَّاسَ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ وَ تَبِعْتُهٗ فَتَخَلَّفَ رَجُلَانِ اسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ لَمْ يَخْرُجَا فَجَعَلَ يَمُرُّ عَلٰى نِسَآئِهٖ فَيُسَلِّمُ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَيْفَ اَنْتُمْ يَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَيَقُوْلُوْنَ بِخَيْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ وَجَدْتَّ اَهْلَكَ فَيَقُوْلُ بِخَيْرٍ فَلَمَّا فَرَغَ رَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا بَلَغَ الْبَابَ اِذَا هُوَ بِالرَّجُلَيْنِ قَدِ اسْتَاْنَسَ بِهِمَا الْحَدِيْثُ فَلَمَّا رَاَيَاهُ قَدْ رَجَعَ قَامَا فَخَرَجَا فَوَاللّٰهِ مَا اَدْرِيْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ اَمْ اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بِاَنَّهُمَا قَدْ خَرَجَا فَرَجَعَ وَ رَجَعْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهٗ فِيْ اُسْكُفَّةِ الْبَابِ اَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ

باندی کو سات باندیوں کے بدلے میں خرید لیا۔ پھر اسے اُمِ سلیم کی طرف بھیجا کہ وہ اسے بنا سنوار کر تیار کر دیں اور راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے آپ نے یہ اس لیے فرمایا تا کہ انہی کے گھر میں وہ اپنی عدت پوری کر لیں اور یہ باندی صفیہ بنت حیی تھیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ولیمہ میں کھجور، پنیر اور مکھن کا کھانا تیار کروایا۔ زمین کو کھودا گیا' گڑھوں میں چمڑے کے دستر خوان لا کر رکھے گئے اور پنیر اور مکھن لایا گیا اور لوگوں نے خوب سیر ہو کر (پیٹ بھر کر) کھایا اور لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے یا اُمِ ولد بنایا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اگر آپ انہیں پردہ کروائیں تو آپ کی بیوی ہوں گی اور اگر انہیں پردہ نہ کروایا تو اُمِ ولد ہو گی۔ پس جب آپ نے سوار ہونے کا ارادہ کیا تو انہیں پردہ کروایا اور وہ اُونٹ کے پچھلے حصہ پر بیٹھ گئیں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوا کہ آپ نے ان سے شادی کی ہے۔ جب سب مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی کو دوڑانا شروع کیا تو ہم نے بھی اپنی سواریاں تیز کر دیں۔ آپ کی عضباء اونٹنی نے ٹھوکر کھائی اور رسول اللہ ﷺ اور صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے۔ آپ اُٹھے اور ان پر پردہ کیا اور معزز عورتوں نے کہنا شروع کر دیا: اللہ اس یہودیہ کو دُور کرے۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا رسول اللہ ﷺ گر پڑے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں! اللہ کی قسم! آپ گر پڑے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں زینب رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں حاضر ہوا تو آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو روٹی اور گوشت سے پیٹ بھر کر کھلایا اور لوگوں کو بلانے کے لیے آپ نے مجھے بھیجا تھا۔ جب آپ فارغ ہو کر اُٹھے تو میں آپ کے پیچھے چلا اور دو آدمیوں نے کھانے کے بعد بیٹھ کر گفتگو شروع کر دی' وہ نہ نکلے۔ آپ اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کے پاس تشریف لے گئے۔ ان میں سے ہر ایک کو سلام کیا اور فرماتے: سلام علیکم۔ اے گھر والو! تم کیسے ہو؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! خیریت کے ساتھ۔ آپ نے اپنی بیوی کو کیسا پایا؟

وَ بَيْنَهٗ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾۔

آپ فرماتے: بہت بہتر ہے۔ جب واپس دروازہ پر پہنچے تو وہ دونوں آدمی محو گفتگو تھے۔ آپ انہیں دیکھ کر لوٹ آئے۔ وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔ اللہ کی قسم! مجھے یاد نہیں کہ میں نے آپ کو خبر دی یا آپؐ پر وحی نازل کی گئی کہ وہ جا چکے ہیں تو آپ لوٹے اور میں واپس آیا۔ جب آپ نے اپنا پاؤں دروازہ کی چوکھٹ پر رکھا تو میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل کی: ﴿لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ﴾ ''نبی (ﷺ) کے گھروں میں مت داخل ہو سوائے اس کے کہ تمہیں اجازت دی جائے''۔

(۳۵۰۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ هَاشِمِ بْنِ حَيَّانَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ نَا اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ صَارَتْ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لِدِحْيَةَ فِيْ مَقْسَمِهٖ وَجَعَلُوْا يَمْدَحُوْنَهَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَ يَقُوْلُوْنَ مَا رَاَيْنَا فِي السَّبْيِ مِثْلَهَا قَالَ فَبَعَثَ اِلٰى دِحْيَةَ فَاَعْطَاهُ بِهَا مَا اَرَادَ ثُمَّ دَفَعَهَا اِلٰى اُمِّيْ فَقَالَ اَصْلِحِيْهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا جَعَلَهَا فِيْ ظَهْرِهٖ نَزَلَ ثُمَّ ضَرَبَ عَلَيْهَا الْقُبَّةَ فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ فَضْلُ زَادٍ فَلْيَاْتِنَا بِهٖ قَالَ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيْءُ بِفَضْلِ التَّمْرِ وَ فَضْلِ السَّوِيْقِ حَتّٰى جَعَلُوْا مِنْ ذٰلِكَ سَوَادًا حَيْسًا فَجَعَلُوْا يَاْكُلُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَيْسِ وَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ حِيَاضٍ اِلٰى جَنْبِهِمْ مِنْ مَّآءِ السَّمَآءِ قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ فَكَانَتْ تِلْكَ وَلِيْمَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اِذَا رَاَيْنَا جُدُرَ الْمَدِيْنَةِ هِشْنَا اِلَيْهَا فَرَفَعْنَا مَطِيَّنَا وَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَطِيَّتَهٗ قَالَ وَ صَفِيَّةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا خَلْفَهٗ قَدْ اَرْدَفَهَا قَالَ فَعَثَرَتْ مَطِيَّةُ

(۳۵۰۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تقسیم میں صفیہ رضی اللہ عنہا دحیہ رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آئیں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اُن کی تعریف کرنا شروع کر دی اور انہوں نے کہا کہ قیدیوں میں ایسی عورت ہم نے نہیں دیکھی۔ آپ نے دِحیہ کی طرف پیغام بھیجا تو اس نے آپ کے ارادہ کے مطابق اسے آپ کو عطا کر دیا۔ پھر اسے میری والدہ کی طرف بھیجا اور کہا کہ اس کی اصلاح کر دو (نہلا دھلا دو) پھر رسول اللہ ﷺ خیبر سے نکلے۔ یہاں تک کہ اسے اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے اُترے۔ پھر ان کے لیے ایک قبہ بنایا گیا۔ پس جب صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس زادِ راہ زائد ہو وہ ہمارے پاس لے آئے۔ کہتے ہیں کہ آدمیوں نے زائد کھجوریں اور ستو لانا شروع کر دیا یہاں تک کہ انہوں نے اس سے مالیدہ بنایا اور ڈھیر لگ گیا اور اس مالیدہ سے کھانا شروع کیا اور اپنے پہلو کی جانب آسمانی پانی کے حوض سے پانی پیتے تھے۔ انس نے کہا صفیہ سے نکاح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ولیمہ تھا۔ پس ہم چلے یہاں تک کہ جب ہم نے مدینہ کی دیواریں دیکھیں اور ہم مدینہ کے مشتاق ہوئے تو ہم نے اپنی سواریاں دوڑائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو دوڑایا اور حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا آپ کے پیچھے ردیف تھیں۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری نے ٹھوکر کھائی۔ آپ اور سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا گر پڑے اور کوئی بھی صحابی آپ کی طرف یا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی طرف نہ دیکھتا تھا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصُرِعَ وَ صُرِعَتْ قَالَ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَلَا اِلَيْهَا حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَسَتَرَهَا قَالَ فَاَتَيْنَاهُ فَقَالَ لَمْ نُضَرَّ قَالَ فَدَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ فَخَرَجَ جَوَارِیْ نِسَآئِهٖ يَتَرَائَيْنَهَا وَ يَشْمَتْنَ بِصَرْعَتِهَا۔

سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا پر پردہ کیا۔ پھر ہم آپ کے پاس آئے۔ تو آپ نے فرمایا: ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ کہتے ہیں ہم مدینہ میں داخل ہوئے اور ازواج رضی اللہ عنہن میں سے جو کم سن تھیں وہ سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو دیکھنے کیلئے نکلیں اور گرنے پر انہیں ملامت کرنے لگیں۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی اپنی لونڈی کو آزاد کرے پھر اس سے نکاح کرے تو یہ باعث فضیلت ہے کیونکہ اس ایک غیر حیثیت عورت کو حیثیت دی اور اس کو پورے حقوق عطا کیے۔ باقی عورت کی آزادی کو ہی مہر قرار دینا جائز نہیں ہے بلکہ اس کا مہر مثلی لازم آئے گا اور بغیر مہر آزادی کو مہر قرار دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بغیر مہر شادی کرنا جائز ہے تو آزادی کو مہر قرار دینا بطریق اولیٰ جائز ہوا۔ باقی اُمت میں سے کسی کے لیے نہ بغیر مہر نکاح جائز ہے اور نہ آزادی کو مہر قرار دے کر نکاح کرنا جائز ہے۔

۶۱۴: باب زَوَاجِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَّ نُزُوْلِ الْحِجَابِ وَاِثْبَاتِ الْوَلِيْمَةِ

باب: سیّدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی اور آیاتِ پردہ کے نزول اور ولیمہ کے اثبات کے بیان میں

(۳۵۰۲) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا بَهْزٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا اَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَا جَمِيْعًا نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ وَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ هٰذَا حَدِيْثُ بَهْزٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِزَيْدٍ فَاذْكُرْهَا عَلَیَّ قَالَ فَانْطَلَقَ زَيْدٌ حَتّٰى اَتَاهَا وَهِیَ تُخَمِّرُ عَجِيْنَهَا قَالَ فَلَمَّا رَاَيْتُهَا عَظُمَتْ فِیْ صَدْرِیْ حَتّٰى مَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَنْظُرَ اِلَيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَهَا فَوَلَّيْتُهَا ظَهْرِیْ وَ نَكَصْتُ عَلٰى عَقِبِیْ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ اَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُكِ قَالَتْ مَا اَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى اُوَامِرَ رَبِّیْ فَقَامَتْ اِلٰى مَسْجِدِهَا وَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهَا بِغَيْرِ اِذْنٍ قَالَ

(۳۵۰۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ زینب رضی اللہ عنہا سے میرا ذکر کرو۔ زید رضی اللہ عنہ گئے یہاں تک کہ اُن کے پاس پہنچے اور وہ آٹے کا خمیر کر رہی تھیں۔ زید کہتے ہیں جب میں نے انہیں دیکھا تو میرے دل میں اُن کی عظمت آئی۔ یہاں تک کہ مجھ میں اُن کی طرف دیکھنے کی طاقت نہ تھی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ذکر کیا تھا۔ چنانچہ میں نے ان سے پیٹھ پھیری اور اپنی ایڑیوں پر لوٹا۔ پھر میں نے کہا: اے زینب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف پیغام بھیجا ہے اور آپؐ تجھے یاد کرتے ہیں۔ اُس نے کہا: میں کچھ بھی نہیں کر سکتی اس وقت تک جب تک کہ میرے ربّ کا حکم نہ آئے۔ (استخارہ کرلوں) اور وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑی ہوگئی اور قرآن نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس بغیر اجازت آئے پھر آپ نے کہا جو کہا اور ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ

فَقَالَ وَلَقَدْ رَاَیْتُنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَطْعَمَنَا الْخُبْزَ وَاللَّحْمَ حِیْنَ امْتَدَّ النَّهَارُ فَخَرَجَ النَّاسُ وَ بَقِیَ رِجَالٌ یَتَحَدَّثُوْنَ فِی الْبَیْتِ بَعْدَ الطَّعَامِ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّبَعْتُهٗ فَجَعَلَ یَتَتَبَّعُ حُجَرَ نِسَآئِهٖ یُسَلِّمُ عَلَیْهِنَّ وَ یَقُلْنَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَیْفَ وَ جَدْتَّ اَهْلَكَ قَالَ فَمَا اَدْرِیْ اَنَا اَخْبَرْتُهٗ اَنَّ الْقَوْمَ قَدْ خَرَجُوْا اَوْ اَخْبَرَنِیْ قَالَ فَانْطَلَقَ حَتّٰی دَخَلَ الْبَیْتَ فَذَهَبْتُ اَدْخُلُ مَعَهٗ فَاَلْقَی السِّتْرَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ وَ نَزَلَ الْحِجَابُ قَالَ وَ وُعِظَ الْقَوْمُ بِمَا وُعِظُوْا بِهٖ زَادَ ابْنُ رَافِعٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ:﴿لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نَاظِرِیْنَ اِنٰهُ﴾اِلٰی قَوْلِهٖ:﴿وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ﴾۔

ﷺ نے ہمیں روٹی اور گوشت کھلایا اور جب دن چڑھ گیا تو لوگ کھا کر چلے گئے اور باقی لوگوں نے گھر میں ہی کھانے کے بعد گفتگو کرنا شروع کر دی۔ پس رسول اللہ ﷺ تشریف لے چلے اور میں آپ کے پیچھے پیچھے چلا۔ پس آپ اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کے حجرات کی طرف گئے۔ انہیں سلام کیا اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اپنے گھر والوں کو کیسا پایا۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں میں نے آپ کو خبر دی کہ لوگ جا چکے ہیں یا آپ نے مجھے خبر دی۔ آپ چلے یہاں تک کہ گھر میں داخل ہوئے اور میں نے آپ کے ساتھ داخل ہونا چاہا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور آیت حجاب نازل ہوئی۔ کہتے ہیں قوم کو نصیحت کی گئی جو کرنا تھی۔ اس آیت کے ذریعے ابن رافع نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے:﴿لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّآ اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ﴾ سے ﴿وَاللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ﴾ تک آیت نازل ہوئی۔ یعنی ''نبی (ﷺ) کے گھروں میں مت داخل ہو سوائے اس کے کہ تمہیں کھانے کے لیے بلایا جائے۔ برتنوں کو دیکھنے والے نہ ہو اللہ حق بات کہنے سے حیا نہیں فرماتا''۔

(۳۵۰۳)حَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ وَ اَبُوْ کَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالُوْا نَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَیْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ کَامِلٍ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ مَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْلَمَ عَلَی امْرَاَةٍ وَ قَالَ اَبُوْ کَامِلٍ عَلٰی شَیْءٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ فَاِنَّهٗ ذَبَحَ شَاةً۔

(۳۵۰۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا کہ آپ نے جیسا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا کسی دوسری زوجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر کیا ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بکری ذبح کی تھی۔

(۳۵۰۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَبَلَةَ ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُهَیْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی امْرَاَةٍ مِّنْ نِّسَآئِهٖ اَکْثَرَ اَوْ اَفْضَلَ مِمَّا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَ ثَابِتُ الْبُنَانِیُّ بِمَا اَوْلَمَ قَالَ اَطْعَمَهُمْ خُبْزًا وَلَحْمًا حَتّٰی تَرَکُوْهُ۔

(۳۵۰۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے نکاح پر زینب رضی اللہ عنہا کے نکاح سے زیادہ اور افضل ولیمہ نہیں کیا۔ ثابت البنانی نے کہا کہ آپ نے کس چیز کے ساتھ ولیمہ کیا؟ کہا: آپ نے انہیں گوشت اور روٹی کھلائی یہاں تک کہ انہوں نے چھوڑ دیا۔ (سیر ہو کر کھایا)

(۳۵۰۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ وَ عَاصِمُ ابْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى كُلُّهُمْ عَنْ مُعْتَمِرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَبِيبٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ نَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَعَا الْقَوْمَ فَطَعِمُوْا ثُمَّ جَلَسُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُوْمُوْا فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ زَادَ عَاصِمٌ وَابْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ فَقَعَدَ ثَلَاثَةٌ وَّإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوْسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوْا فَانْطَلَقُوْا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوْا قَالَ فَجَآءَ حَتّٰى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ قَالَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾۔

(۳۵۰۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا۔ انہوں نے کھایا پھر باتیں کرنے بیٹھ گئے۔ آپ اُٹھنے کے لیے تیار ہوئے گویا کہ آپ انہیں اُٹھنے کا اشارہ فرما رہے تھے لیکن وہ نہ اُٹھے۔ جب آپ نے یہ دیکھا تو آپ کھڑے ہو گئے۔ جب آپ اُٹھے جو قوم میں سے اُٹھے جو اُٹھے۔ عاصم اور ابن عبدالاعلیٰ نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے: تین آدمی بیٹھے رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تا کہ داخل ہوں۔ دیکھا تو لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر وہ کھڑے ہوئے اور چلے گئے۔ میں حاضر ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ وہ جا چکے ہیں۔ آپ تشریف لائے اور (حجرہ میں) داخل ہوئے۔ میں نے بھی داخل ہونا چاہا تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا۔ اور اللہ نے آیت حجاب نازل کی: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا﴾ تک۔ یعنی: ''اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہوسوائے اس کے کہ تم کو اجازت دی جائے کھانے کی طرف برتن کی طرف دیکھے بغیر۔''

(۳۵۰۶)وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ إِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ لَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِيْ عَنْهَا قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَرُوْسًا بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ وَ كَانَ تَزَوَّجَهَا بِالْمَدِيْنَةِ فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَلَسَ مَعَهُ رِجَالٌ بَعْدَ مَا قَامَ الْقَوْمُ حَتّٰى قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَشٰى فَمَشَيْتُ

(۳۵۰۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حجاب کے بارے میں لوگوں سے زیادہ علم رکھتا ہوں اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ مجھ سے پردے کے بارے میں پوچھتے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے شادی کیے ہوئے صبح کی اور کہا کہ آپ نے ان سے شادی مدینہ میں کی۔ آپ نے لوگوں کو دن کے بلند ہونے کے بعد کھانے کے لیے بلایا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی آپ کے پاس بیٹھ گئے۔ لوگوں کے کھڑے ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھے۔ پس آپ چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ یہاں تک کہ آپ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دروازے پر پہنچے۔ پھر گمان کیا کہ صحابہ جا

مَعَهٗ حَتّٰی بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا ثُمَّ ظَنَّ اَنَّهُمْ قَدْ خَرَجُوْا فَرَجَعَ وَ رَجَعْتُ مَعَهٗ فَاِذَا هُمْ جُلُوْسٌ مَكَانَهُمْ فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ الثَّانِيَةَ حَتّٰی بَلَغَ حُجْرَةَ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ فَاِذَا هُمْ قَدْ قَامُوْا فَضَرَبَ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُ السِّتْرَ وَ اُنْزِلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ۔

چکے ہیں۔ آپ لوٹ آئے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ پس لوگ اپنی جگہوں پر ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس آپ لوٹے اور میں بھی دوسری بار آپ کے ساتھ واپس آیا۔ یہاں تک کہ آپ عائشہؓ کے حجرہ کے پاس پہنچے۔ پھر آپ لوٹے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ گیا۔ تو صحابہؓ جا چکے تھے تو آپ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اور پردہ کی آیت نازل کی گئی۔

(۳۵۰۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَعْفَرٌ يَعْنِیْ ابْنَ سُلَيْمٰنَ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ فَصَنَعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِیْ تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّیْ وَهِیَ تُقْرِءُ كَ السَّلَامَ وَ تَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ تَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لَنَا فُلَانًا وَ فُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ وَ سَمّٰی رِجَالًا قَالَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰی وَمَنْ لَقِيْتُ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوْا قَالَ زُهَآءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ وَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوْا حَتّٰی امْتَلَاَتِ الصُّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيْهِ قَالَ فَاَكَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا قَالَ فَخَرَجَتْ طَآئِفَةٌ وَ دَخَلَتْ طَآئِفَةٌ حَتّٰی اَكَلُوْا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِیْ يَا اَنَسُ اِرْفَعْ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِیْ حِيْنَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِيْنَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ طَوَآئِفُ مِنْهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فِیْ بَيْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی

(۳۵۰۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے اور میری والدہ اُمِ سلیم نے مالیدہ بنایا اور اسے ایک تھالی میں رکھا۔ پھر کہا: اے انس! یہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جا اور کہہ یہ میری والدہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے اور وہ آپ کو سلام کہہ رہی تھیں اور کہہ رہی ہیں کہ یہ قلیل ہدیہ ہے' ہماری طرف سے آپ کے لیے اے اللہ کے رسول۔ کہتے ہیں میں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا اور میں نے عرض کیا میری والدہ آپ کو سلام عرض کرتی ہیں اور کہتی ہیں یہ حقیر سا ہدیہ آپ کے لیے ہماری طرف سے ہے۔ آپ نے فرمایا اسے رکھ دو پھر فرمایا: جاؤ اور فلاں فلاں اور جو تجھے ملے اور بعض آدمیوں کے نام لیے بلا لاؤ۔ کہتے ہیں میں نے بلایا جو مجھے ملا اور جس کا نام لیا تھا۔ راوی کہتا ہے میں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہا تقریباً کتنی تعداد تھی؟ انہوں نے کہا: تقریباً تین سو اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے انس! وہ طباق لے آؤ۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم آئے یہاں تک کہ صفہ اور حجرۂ مبارک بھر گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاہیے کہ دس دس کا حلقہ بنالو اور چاہیے کہ ہر آدمی اپنے سامنے سے کھائے۔ انہوں نے سیر ہو کر کھایا۔ ایک گروہ نکلا تو دوسرا گروہ داخل ہوا۔ یہاں تک کہ سب نے کھا لیا۔ تو آپ نے مجھے فرمایا: اے انس! کھانا اُٹھا لے۔ میں نے اُٹھا لیا تو میں نہ جان سکا کہ جب میں نے رکھا تھا اُس وقت کھانا زیادہ تھا یا جب میں نے اُٹھایا اور ان میں سے کچھ جماعتیں رسول اللہ ﷺ کے گھر میں باتیں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَ زَوْجَتُهٗ مُوَلِّيَةٌ وَجْهَهَا اِلَى الْحَآئِطِ فَثَقُلُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلٰى نِسَآئِهٖ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَاَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّهُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا كُلُّهُمْ وَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَرْخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَثْ اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَلَيَّ وَاُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ﴾ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَهْدًا بِهٰذِهِ الْاٰيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَآءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کرنے بیٹھ گئیں اور رسول اللہ ﷺ بھی تشریف فرما تھے اور آپ کی زوجہ مطہرہ اپنا منہ پھیرے بیٹھی تھیں اور ان کا چہرہ دیوار کی طرف تھا۔ وہ رسول اللہ ﷺ پر بوجھ بن گئے۔ رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں سلام کیا پھر واپس آئے۔ جب صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوٹ آئے ہیں تو انہوں نے گمان کیا کہ وہ آپ پر بوجھ ہیں اور دروازے کی طرف جلدی کی اور سب کے سب چلے گئے اور رسول اللہ ﷺ تشریف لائے' پردہ ہٹایا اور داخل ہو گئے اور میں حجرہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ آپ تھوڑی دیر ہی ٹھہرے۔ یہاں تک کہ میرے پاس تشریف لائے اور یہ آیت نازل کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ان آیات کو لوگوں کے سامنے تلاوت کیا: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ﴾ آخر آیت تک۔ جعد نے کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگوں میں سب سے پہلے یہ آیات میں نے سنیں اور ازواج النبی ﷺ پردہ میں رہنے لگیں۔

(۳۵۰۸) حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَهْدَتْ لَهٗ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا فِيْ تَوْرٍ مِّنْ حِجَارَةٍ فَقَالَ اَنَسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْهَبْ فَادْعُ لِيْ مَنْ لَقِيْتَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَدَعَوْتُ لَهٗ مَنْ لَقِيْتُ فَجَعَلُوْا يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِ فَيَاْكُلُوْنَ وَ يَخْرُجُوْنَ وَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهٗ عَلَى الطَّعَامِ فَدَعَا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ وَلَمْ اَدَعْ اَحَدًا لَقِيْتُهٗ اِلَّا دَعَوْتُهٗ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا وَخَرَجُوْا وَ بَقِيَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَطَالُوْا عَلَيْهِ الْحَدِيْثَ

(۳۵۰۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے زینب رضی اللہ عنہا سے شادی کی۔ اُمِ سلیم نے آپ کے لیے مالیدہ کا ہدیہ ایک پتھر کی تھالی میں بھیجا۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور مسلمانوں میں سے جو بھی تجھے ملے اُسے میری طرف سے دعوت دو۔ پس میں نے ہر اُس کو دعوت دی جو مجھے ملا۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنا شروع ہو گئے۔ وہ کھاتے جاتے اور نکلتے جاتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک اس کھانے میں رکھا اور برکت کی دُعا کی اور جو اللہ کو منظور تھا پڑھا اور میں نے کسی کو بھی نہ چھوڑا جو مجھے ملا مگر اسے آپ کی دعوت دی۔ پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے کھایا اور سیر ہو گئے اور چلے گئے اور ان میں سے ایک جماعت باقی رہ گئی اور انہوں نے آپ کے

فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحْيِي مِنْهُمْ أَنْ يَقُوْلَ لَهُمْ شَيْئًا فَخَرَجَ وَتَرَكَهُمْ فِي الْبَيْتِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِيْنَ إِنَاهُ﴾ قَالَ قَتَادَةُ غَيْرَ مُتَحَيِّنِيْنَ طَعَامًا ﴿وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿ذٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ﴾۔

ساتھ گفتگو کو لمبا کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے حیاء کرتے تھے کہ انہیں کچھ کہیں۔ آپ تشریف لے گئے اور انہیں گھر میں چھوڑ دیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ إِلٰى طَعَامٍ﴾ قتادہ نے کہا: کھانے کا انتظار نہ کرنے والے ہوں۔ جب تمہیں بلایا جائے تب آؤ۔

۶۱۵: باب الْأَمْرِ بِالْإِجَابَةِ الدَّاعِيْ إِلٰى دَعْوَةٍ

باب: دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کے حکم کے بیان میں

(۳۵۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيَأْتِهَا۔

(۳۵۰۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس کسی کو ولیمہ کے لیے بلایا جائے تو اسے اُس کے لیے آنا چاہیے۔

(۳۵۱۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيْمَةِ فَلْيُجِبْ قَالَ خَالِدٌ فَإِذَا عُبَيْدُاللَّهِ يُنَزِّلُهُ عَلَى الْعُرْسِ۔

(۳۵۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو چاہیے کہ قبول کر لے۔ خالد نے کہا عبید اللہ اس سے شادی کی دعوت مراد لیتے تھے۔

(۳۵۱۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا أَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلٰى وَلِيْمَةِ عُرْسٍ فَلْيُجِبْ۔

(۳۵۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو چاہیے کہ قبول کرے۔

(۳۵۱۲) حَدَّثَنِيْ أَبُو الرَّبِيْعِ وَ أَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا أَيُّوْبُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيْتُمْ۔

(۳۵۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کو دعوت کے لیے بلایا جائے تو (دعوت کے لیے) آؤ۔

(۳۵۱۳) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَقُوْلُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُجِبْ عُرْسًا كَانَ أَوْ نَحْوَهُ۔

(۳۵۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اُس کا بھائی شادی (ولیمے) کی دعوت دے تو چاہیے کہ قبول کر لے۔

(۳۵۱۴) وَحَدَّثَنِيْ إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عِيْسٰى

(۳۵۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

ابْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا بَقِيَّةُ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ دُعِيَ اِلٰى عُرْسٍ اَوْ نَحْوِهٖ فَلْيُجِبْ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کوشادی یا اسی طرح کی کسی دعوت کے لیے بلایا جائے تو چاہیے کہ قبول کرے۔

(۳۵۱۵)حَدَّثَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَاهِلِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ائْتُوا الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ۔

(۳۵۱۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تمہیں دعوت کے لیے بلایا جائے تو (دعوت کے لیے) آؤ۔

(۳۵۱۶)وَحَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَجِيْبُوْا هٰذِهِ الدَّعْوَةَ اِذَا دُعِيْتُمْ لَهَا قَالَ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَاْتِی الدَّعْوَةَ فِی الْعُرْسِ وَغَيْرِ الْعُرْسِ وَيَاْتِيْهَا وَ هُوَ صَائِمٌ۔

(۳۵۱۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس دعوت کو قبول کرو جس کی تمہیں دعوت دی جائے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شادی اور غیر شادی کی دعوت میں تشریف لاتے تھے اور روزہ کی حالت میں بھی تشریف لاتے۔

(۳۵۱۷)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِذَا دُعِيْتُمْ اِلٰى كُرَاعٍ فَاَجِيْبُوْا۔

(۳۵۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر تمہیں بکری کے کھر کی دعوت کے لیے (بھی) بلایا جائے تو قبول کرو۔

(۳۵۱۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَا نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ شَآءَ طَعِمَ وَاِنْ شَآءَ تَرَكَ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى اِلٰى طَعَامٍ۔

(۳۵۱۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تم میں سے کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کر لے پس اگر چاہے تو کھا لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے لیکن ابن مثنیٰ نے اِلٰی طَعَامٍ کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۵۱۹)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۵۱۹) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۲۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ وَاِنْ كَانَ مُفْطِرًا فَلْيَطْعَمْ۔

(۳۵۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے تو چاہیے کہ قبول کر لے پس اگر روزہ دار ہو تو دُعا کرے اور اگر افطار کرنے والا ہو تو کھا لے۔

(۳۵۲۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ بِئْسَ الطَّعَامُ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُدْعَى إِلَيْهِ الْأَغْنِيَاءُ وَ يُتْرَكُ الْمَسَاكِينُ فَمَنْ لَمْ يَأْتِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَ رَسُولَهُ۔

(۳۵۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے تھے بُرا کھانا اُس ولیمے کا کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور مساکین کو چھوڑ دیا جائے اور جو دعوت کو نہ آیا تو تحقیق اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔

(۳۵۲۲)حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ يَا أَبَابَكْرٍ كَيْفَ هَذَا الْحَدِيثُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ فَضَحِكَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْأَغْنِيَاءِ قَالَ سُفْيَانُ وَ كَانَ أَبِي غَنِيًّا فَأَفْزَعَنِي هَذَا الْحَدِيثُ حِينَ سَمِعْتُ بِهِ فَسَأَلْتُ عَنْهُ الزُّهْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُالرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

(۳۵۲۲) حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے زہری سے کہا: اے ابوبکر! یہ حدیث کیسے ہے کہ کھانوں میں سے بُرا کھانا امیروں کا ہے؟ تو وہ ہنس پڑے اور کہا کہ امیروں کا کھانا بُرا کھانا نہیں ہے۔ سفیان نے کہا کہ میرے والد امیر تھے اور مجھے اس حدیث نے گھبراہٹ میں ڈال دیا جب سے میں نے اسے سنا۔ میں نے زہری سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: مجھے عبدالرحمن الاعرج نے حدیث بیان کی۔ انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے: کھانوں میں سے بُرا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے۔ پھر مالک کی حدیث کی طرح ذکر کیا۔

(۳۵۲۳)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَالَ أَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ۔

(۳۵۲۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بُرا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے۔ باقی مالک کی حدیث کی طرح بیان کیا۔

(۳۵۲۴)وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَ ذَلِكَ۔

(۳۵۲۴) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۳۵۲۵)وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا الْأَعْرَجَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِيمَةِ يُمْنَعُهَا مَنْ يَأْتِيهَا وَ يُدْعَى إِلَيْهَا مَنْ يَأْبَاهَا وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُولَهُ۔

(۳۵۲۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بُرا کھانا اُس ولیمہ کا کھانا ہے جس میں آنے والے کو روکا جائے اور انکار کرنے والے کو بلایا جائے اور جو دعوت قبول نہ کرے اُس نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں ولیمہ کی دعوت اور عام دعوت کو قبول کرنے کے بارے میں حکم دیا گیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس دعوت کا قبول کرنا اور دعوت میں جانا ضروری ہے جو فواحش اور منکرات و معاصی سے پاک ہوں ورنہ ایسی دعوت کا رد کرنا اور نہ جانا ہی افضل اور دین کی سلامتی کا ذریعہ ہے اور ایسی دعوت کو قبول کرنا مکروہ ہے جس میں گانا بجانا' ریشم کا فرش' جاندار کی تصاویر' بے پردگی' ڈھول

تماشے، سونے چاندی کے برتن، مخلوط اجتماع، ویڈیو اور ایسے ہی دیگر غیر شرعی اُمور موجود ہوں۔

۶۱۶: باب لَا تَحِلُّ الْمُطَلَّقَةُ ثَلٰثًا لِمُطَلِّقِهَا حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ وَ يَطَاَهَا ثُمَّ يُفَارِقَهَا وَ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا

باب: تین طلاق سے مطلقہ عورت طلاق دینے والے کیلئے حلال نہیں' الّا وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح کرے' وہ اس سے وطی کرے پھر جدائی ہو اور اسکی عدت پوری ہو جائے

(۳۵۲۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْيٰنُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِیْ فَبَتَّ طَلَاقِیْ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهٗ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ قَالَتْ وَ اَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهٗ وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ بِالْبَابِ يَنْتَظِرُ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهٗ فَنَادٰى يَا اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَسْمَعُ هٰذِهٖ مَا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۵۲۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا میں رفاعہ کے پاس تھی تو اُس نے مجھے طلاق دے دی ہے اور تین طلاقیں اور میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے شادی کر لی اور اس کا ساتھ کپڑے کے کنارے کی طرح ہے (نامرد ہے)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا: کیا تیرا ارادہ ہے کہ تو رفاعہ رضی اللہ عنہ کے پاس واپس لوٹ جائے۔ نہیں! یہاں تک کہ تُو اس کا مزہ چکھے اور وہ تیرا مزہ چکھے۔ فرماتی ہیں کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس موجود تھے اور خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازہ پر تھے اس انتظار میں کہ اسے بھی اجازت دی جائے تو خالد رضی اللہ عنہ نے دروازہ پر سے پکار کر کہا اے ابوبکر! کیا تم نہیں سن رہے کہ یہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا آواز بلند کر رہی ہے۔

(۳۵۲۷) حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ نَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهٗ وَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ فَجَآءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ رِفَاعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ

(۳۵۲۷) اُمّ المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور تین طلاقیں دیں اس عورت نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی۔ پھر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں رفاعہ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی۔ اس نے مجھے آخری طلاق (تین طلاقیں) دیدیں تو میں نے اس کے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اللہ کی قسم اُس کے پاس کچھ نہیں سوائے کپڑے کے کنارے کے (نامرد ہے) اور اس نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑ کر بتایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلکھلا کر مسکرائے۔

وَاِنَّهٗ وَ اللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ الْهُدْبَةِ فَاَخَذَتْ بِهُدْبَةٍ مِّنْ جِلْبَابِهَا قَالَ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكًا فَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِىْ اِلٰى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَ تَذُوْقِىْ عُسَيْلَتَهٗ وَاَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ جَالِسٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لَمْ يُؤْذَنْ لَهٗ قَالَ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِىْ اَبَا بَكْرٍ اَلَا تَزْجُرُ هٰذِهٖ عَمَّا تَجْهَرُ بِهٖ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

پھر فرمایا: شاید تو ارادہ رکھتی ہے کہ تُو رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لوٹ جائے۔ نہیں! یہاں تک کہ وہ تیرا مزہ چکھ لے اور تُو اُس کا مزہ چکھ لے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ انہیں اجازت نہیں دی گئی تھی۔ خالد نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پکارنا شروع کر دیا۔ اے ابوبکر! تم اس عورت کو ڈانٹ کیوں نہیں دیتے کہ یہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا گفتگو کر رہی ہے۔

(۳۵۲۸)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِىَّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَهَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَجَآءَتِ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ۔

(۳۵۲۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ اس (عورت) سے عبدالرحمٰن بن زبیر نے شادی کر لی۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! رفاعہ نے اسے آخری طلاق دے دی (تین طلاقیں) باقی یونس کی حدیث کی طرح ہے۔

(۳۵۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِىُّ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمَرْاَةِ يَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُطَلِّقُهَا فَتَزَوَّجَ رَجُلًا اٰخَرَ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا اَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْاَوَّلِ قَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا۔

(۳۵۲۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ایک آدمی نے شادی کی پھر اُسے طلاق دے دی۔ تو اُس سے ایک دوسرے آدمی نے شادی کر لی اور اس نے اسے دخول سے قبل ہی طلاق دے دی۔ کیا یہ عورت پہلے خاوند کیلئے حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ دوسرا مرد اُس سے جماع کی لذت چکھ لے۔

(۳۵۳۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ جَمِيْعًا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۵۳۰) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۳۵۳۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَاَرَادَ زَوْجُهَا الْاَوَّلُ اَنْ يَتَزَوَّجَهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ

(۳۵۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدیں۔ تو اُس سے ایک دوسرے آدمی نے شادی کر لی۔ پھر اُس نے صحبت کرنے سے پہلے اُسے طلاق دے دی اب اس کے پہلے خاوند نے اُس سے شادی کا ارادہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخِرُ مِنْ عُسَيْلَتِهَا مَا ذَاقَ الْاَوَّلُ۔

فرمایا: نہیں! یہاں تک کہ دوسرا مرد اسی طرح جماع کی لذت چکھ لے جس طرح پہلے نے چکھی۔

(۳۵۳۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ حقَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِى ابْنَ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ فِىْ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

(۳۵۳۲)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے پھر اس سے نکاح کرنا چاہے تو وہ عورت اُس وقت تک اسکے لیے حلال نہیں جب تک کہ اُس سے دوسرا مرد نکاح کرے اور اس سے صحبت کرے پھر اس کی عدت پوری نہ ہو جائے۔ عام طور پر آج کل جو حلالہ کیا جاتا ہے وہ ناجائز ہے کہ طلاق کو ابھی چند دن ہوئے تھے کہ دوسرے مرد سے نکاح کیا۔ ایک رات گزارنے کے بعد اُس نے طلاق دے دی اور پھر پہلے آدمی نے نکاح کر لیا یہ ناجائز اور حرام ہے۔ اصل طریقہ یہ ہے کہ پہلے طلاق کی عدت پوری ہو پھر دوسرے مرد سے نکاح کرے اور پھر وہ طلاق دے پھر اُسکی عدت پوری ہو پھر پہلا مرد نکاح کر سکتا ہے۔

۱۷۷: باب مَا يُسْتَحَبُّ اَنْ يَّقُوْلَهٗ عِنْدَ الْجِمَاعِ؟

باب: جماع کے وقت کیا دُعا پڑھنا مستحب ہے؟

(۳۵۳۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَا اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّاْتِىَ اَهْلَهٗ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَاِنَّهٗ اِنْ يُّقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِىْ ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْطَانٌ اَبَدًا۔

(۳۵۳۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم میں سے کوئی ایک جب اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرے تو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا ''اللہ کے نام سے۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے بچا اور تو جو ہمیں عطا کرے اُسے بھی شیطان سے بچا'' پڑھ لے اگر میاں بیوی کیلئے اس جماع میں بچہ مقدر ہے تو اُسے شیطان کبھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

(۳۵۳۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنِ الثَّوْرِىِّ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ غَيْرَ اَنَّ شُعْبَةَ لَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهٖ ذِكْرُ بِسْمِ اللّٰهِ وَفِىْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِىِّ بِسْمِ اللّٰهِ وَ فِىْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ اُرَاهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

(۳۵۳۴)اسی حدیث کی مختلف اسناد ذکر کی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ بعض میں بسم اللہ کا ذکر ہے اور بعض میں نہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جماع کے وقت اس دعا کو پڑھ لینا شیطان سے حفاظت کا ذریعہ ہے لیکن اس دعا کو زبان سے نہ پڑھا جائے بلکہ دل میں ادا کیا جائے کیونکہ حالتِ برہنگی میں کسی قسم کی گفتگو کرنا یا کوئی دُعا پڑھنا جائز نہیں ہے۔

۶۱۸: باب جَوَازِ جِمَاعِهِ امْرَاَتَهُ فِیْ قُبُلِهَا مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ وَّرَآئِهَا مِنْ غَیْرِ تَعَرُّضٍ لِلدُّبُرِ

باب: اپنی بیوی سے قبل میں خواہ آگے سے یا پیچھے سے جماع کرے لیکن دُبر میں نہ کرنے کے بیان میں

(۳۵۳۵)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَکْرٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ کَانَتِ الْیَهُوْدُ تَقُوْلُ اِذَا اَتَی الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ مِنْ دُبُرِهَا فِیْ قُبُلِهَا کَانَ الْوَلَدُ اَحْوَلَ فَنَزَلَتْ ﴿نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾۔

(۳۵۳۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب آدمی اپنی عورت کے پیچھے سے اس کے اگلے مقام میں وطی کرے تو بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو آیت مبارکہ: ﴿نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں پس تم اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ'' نازل ہوئی

(۳۵۳۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ یَهُوْدَ کَانَتْ تَقُوْلُ اِذَا اُتِیَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ دُبُرِهَا فِیْ قُبُلِهَا ثُمَّ حَمَلَتْ کَانَ وَلَدُهَا اَحْوَلَ قَالَ فَاُنْزِلَتْ ﴿نِسَآءُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾۔

(۳۵۳۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ یہود نے کہا جب عورت سے اس کے پیچھے کی جانب سے اُس کے اگلے حصہ میں وطی کی جائے تو اُس کا بچہ بھینگا پیدا ہوگا تو آیت: ﴿نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ﴾ نازل کی گئی۔

(۳۵۳۷)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ عَنْ اَیُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ نَا سُفْیَانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبُوْ مَعْنٍ الرَّقَاشِیُّ قَالُوْا نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ یُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ قَالَ نَا مُعَلَّی بْنُ اَسَدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ وَهُوَ ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ کُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ وَ زَادَ فِیْ حَدِیْثِ النُّعْمَانِ عَنِ الزُّهْرِیِّ اِنْ شَآءَ مُجَبِّیَةً وَاِنْ شَآءَ غَیْرَ مُجَبِّیَةٍ غَیْرَ اَنَّ ذٰلِكَ فِیْ صِمَامٍ وَّاحِدٍ۔

(۳۵۳۷) مختلف اسناد سے وہی حدیث مروی ہے۔ زہری کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شوہر اگر چاہے تو اپنی بیوی کو اوندھا لٹا کر جماع کرے اور اگر چاہے تو سیدھا لٹا کر صحبت کرے۔ مگر جماع ایک سوراخ میں کرے یعنی آگے والے حصہ میں۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ عورت سے صحبت قبل یعنی آگے والے حصے میں ہو خواہ پیچھے سے ہو کر یا کسی اور طریقہ سے بیوی سے پیچھے کی طرف صحبت کرنا یعنی اس کی دُبر میں وطی کرنا حرام اور نا جائز ہے۔ یہ باعث عذاب ہے اور گناہِ کبیرہ ہے۔

۶۱۹ : باب تَحْرِيْمِ امْتِنَاعِهَا مِنْ فِرَاشِ زَوْجِهَا

باب: عورت کا اپنے خاوند کے بستر سے اپنے آپ کو روکنے کی حرمت کے بیان میں

(۳۵۳۸) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا بَاتَتِ الْمَرْاَةُ هَاجِرَةً فِرَاشَ زَوْجِهَا لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

(۳۵۳۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کے بستر سے جدا ہو کر (باوجود بلانے کے) رات گزارے تو صبح تک فرشتے اُس (خاتون) پر لعنت کرتے ہیں۔

(۳۵۳۹) وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ حَتّٰى تَرْجِعَ۔

(۳۵۳۹) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے: یہاں تک کہ لوٹ آئے۔

(۳۵۴۰) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيْدَ يَعْنِي ابْنَ كَيْسَانَ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهَا فَتَاْبٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا۔

(۳۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی آدمی جب اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلائے اور وہ اس کے بلانے پر انکار کر دے تو آسمان والا یعنی اللہ اُس عورت پر اس کے خاوند کے راضی ہونے تک ناراض رہتا ہے۔

(۳۵۴۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا جَرِيْرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَلَمْ تَاْتِهٖ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ۔

(۳۵۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی نے اپنی بیوی کو اپنے بستر کی طرف بلایا اور وہ نہ آئی اُس نے اِس پر ناراضگی کی حالت میں رات گزاری تو اُس عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اِس باب میں عورت کے ذمہ خاوند کے حقوق میں سے ایک حق حقِ صحبت ادا نہ کرنے پر وعید سنائی گئی ہے۔ عورت کے ذمہ لازم ہے کہ وہ مرد کی ہر جائز خواہش کو پورا کرے۔ اگر وہ رات اس کی ناراضگی میں گزارے گی تو فرشتے ساری رات اُس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔

۶۲۰ : باب تَحْرِيْمِ اِفْشَآءِ سِرِّ

باب: عورت کے راز ظاہر کرنے کی حرمت کے

الْمَرْاَةِ

بیان میں

(۳۵۴۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا مَرْوَانُ ابْنُ مُعَاوِیَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ الْعُمَرِیِّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدَرِیِّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلَ یُفْضِیْ اِلَی امْرَاَتِهٖ وَ تُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا۔

(۳۵۴۲)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بُرا اللہ کے نزدیک مرتبہ کے اعتبار سے قیامت کے دن وہ آدمی ہوگا جو اپنی عورت کے پاس جائے اور اس سے جماع کرے پھر اُس عورت کے راز کو پھیلاتا ہے۔

(۳۵۴۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْاَمَانَةِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الرَّجُلَ یُفْضِیْ اِلَی امْرَاَتِهٖ وَ تُفْضِیْ اِلَیْهِ ثُمَّ یَنْشُرُ سِرَّهَا وَ قَالَ ابْنُ نُمَیْرٍ اِنَّ اَعْظَمَ۔

(۳۵۴۳)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے بڑی امانت جو ہوگی وہ یہ ہے کہ مرد اپنی عورت کے پاس جائے اور اس سے جماع کرے اور پھر اس کے راز کو ظاہر کردے۔ ابن نمیر نے اِنَّ اَعْظَمَ کہا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے مراد یہ ہے کہ جماع کے وقت کی بات چیت اور بیوی کے مخصوص اعضاء کی ساخت وغیرہ کے بارے میں کسی غیر کو بتانا ممنوع اور ناجائز ہے۔

۶۲۱: باب حُكْمِ الْعَزْلِ

باب: عزل کے حکم کے بیان میں

(۳۵۴۴)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ رَبِیْعَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ صِرْمَةَ عَلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ فَسَاَلَهٗ اَبُوْ صِرْمَةَ فَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَذْكُرُ الْعَزْلَ فَقَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةً بِالْمُصْطَلِقِ فَسَبَیْنَا كَرَائِمَ الْعَرَبِ فَطَالَتْ عَلَیْنَا الْعُزْبَةُ وَ رَغِبْنَا فِی الْفِدَآءِ فَاَرَدْنَا اَنْ نَّسْتَمْتِعَ وَ نَعْزِلَ فَقُلْنَا نَفْعَلُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

(۳۵۴۴)حضرت ابن محیریز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور ابو صرمہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ابوصرمہ نے ان سے پوچھا: اے ابوسعید! کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بنی مصطلق میں شرکت کی۔ پس ہم نے عرب کی معزز عورتوں کو قیدی بنایا اور ہم پر عورتوں سے علیحدہ رہنے کی مدت لمبی ہوگئی تھی اور ہم نے اس میں رغبت کی کہ فدیہ حاصل کریں (عورتوں کے بدلے کفار سے) اور یہ بھی ہم نے ارادہ کیا کہ ہم ان سے نفع حاصل کریں اور عزل کریں۔ ہم نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آپ سے پوچھے بغیر ایسا کریں گے؟ تو ہم نے

بَیْنَ اَظْهُرِنَا لَا نَسْئَلُهُ فَسَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَا تَفْعَلُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ خَلْقَ نَسَمَةٍ هِیَ کَائِنَةٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلَّا سَتَکُوْنُ۔

رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ فرمایا: نہیں! تم پر لازم ہے کہ تم ایسا نہ کرو (عزل نہ کرو) کیونکہ جس روح کے پیدا ہونے کو اللہ نے قیامت کے دن تک لکھ دیا وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

(۳۵۴۵)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ قَالَ نَا مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ مَعْنٰی حَدِیْثِ رَبِیْعَةَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ کَتَبَ مَنْ هُوَ خَالِقٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

(۳۵۴۵)ان اسناد سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ نے لکھ دیا ہے قیامت کے دن تک پیدا کرنے والا کون ہے؟

(۳۵۴۶)وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِیُّ قَالَ نَا جُوَیْرِیَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ ابْنِ مُحَیْرِیْزٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ قَالَ اَصَبْنَا سَبَایَا فَکُنَّا نَعْزِلُ ثُمَّ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَنَا وَاِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ وَاِنَّکُمْ لَتَفْعَلُوْنَ مَا مِنْ نَسَمَةٍ کَائِنَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلَّا هِیَ کَائِنَةٌ۔

(۳۵۴۶)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں قیدی عورتیں ملیں اور ہم عزل کرتے تھے۔ پھر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم ضرور ایسا کرتے ہو تم ضرور ایسا کرتے ہو تم ضرور ایسا کرتے ہو۔ (تاکیداً دہرایا)۔مگر کوئی بھی (ذی روح) جس کو قیامت تک پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

(۳۵۴۷)وَحَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِیٍّ الْجَهْضَمِیُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَعَمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

(۳۵۴۷)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں تم پر لازم ہے کہ تم عزل نہ کرو کیونکہ یہ طے شدہ معاملہ ہے۔

(۳۵۴۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ وَ بَهْزٌ قَالُوْا جَمِیْعًا نَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِهِمْ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فِی الْعَزْلِ لَا عَلَیْکُمْ اَنْ لَّاتَفْعَلُوْا ذٰلِکُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ وَفِیْ رِوَایَةِ بَهْزٍ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لَهٗ سَمِعْتَهٗ مِنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ نَعَمْ۔

(۳۵۴۸)اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ ان احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عزل کے بارے میں ارشاد فرمایا: نہیں! تم پر لازم ہے کہ تم ایسا عمل نہ کرو کیونکہ یہ تقدیر کا معاملہ ہے اور بہز کی روایت ہے کہ شعبہ نے کہا کہ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے ابن ابی سعید سے سنا ہے؟ تو انہوں نے کہا: ہاں۔

(۳۵۴۹)حَدَّثَنِیْ اَبُو الرَّبِیْعِ الزَّهْرَانِیُّ وَ اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ کَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَهُوَ

(۳۵۴۹)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں سوال کیا گیا تو

ابْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ بِشْرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَدَّهٗ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِىُّ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا ذَاكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ قَوْلُهٗ لَا عَلَيْكُمْ اَقْرَبُ اِلَى النَّهْىِ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ تم پر لازم ہے کہ تم ایسا نہ کرو کیونکہ یہ تقدیر کا معاملہ ہے۔ محمد نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول: لَا عَلَيْكُمْ نہی کے قریب ہے۔

(۳۵۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِىِّ قَالَ فَرَدَّ الْحَدِيْثَ حَتّٰى رَدَّهٗ اِلٰى اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ النَّبِىِّ ﷺ فَقَالَ وَمَا ذَاكُمْ قَالُوا الرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْمَرْاَةُ تُرْضِعُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَ يَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ وَالرَّجُلُ تَكُوْنُ لَهُ الْاَمَةُ فَيُصِيْبُ مِنْهَا وَ يَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ فَلَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا ذَاكُمْ فَاِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ هٰذَا زَجْرٌ۔

(۳۵۵۰) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں کیا ہے؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ایک آدمی ہے۔ اُس کی بیوی دودھ پلاتی ہے۔ وہ اس سے صحبت کرتا ہے اور اس سے حمل کو ناپسند کرتا ہے اور ایک آدمی کی لونڈی و باندی ہے وہ اُس سے صحبت کرتا ہے اور ناپسند کرتا ہے کہ اُسے اِس سے حمل ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! تم پر لازم ہے کہ تم یہ عمل نہ کرو۔ ابن عون نے کہا: یہ حدیث میں نے حسن سے بیان کی تو انہوں نے کہا گویا کہ یہ ڈانٹ ہے۔

(۳۵۵۱) حَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثْتُ مُحَمَّدًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بِحَدِيْثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ بِشْرٍ يَعْنِىْ حَدِيْثَ الْعَزْلِ فَقَالَ اِيَّاىَ حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ۔

(۳۵۵۱) حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے محمد کو یہ ابراہیم کے واسطہ سے عبدالرحمٰن بن بشر کی حدیث عزل بیان کی تو انہوں نے کہا: (یقیناً) یہی بیان کیا عبدالرحمٰن بن بشر نے۔

(۳۵۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْنَا لِاَبِىْ سَعِيْدٍ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ فِى الْعَزْلِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ اِلٰى قَوْلِهِ الْقَدَرُ۔

(۳۵۵۲) حضرت معبد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عزل کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۳۵۵۳) حَدَّثَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِىُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ ابْنُ عَبْدَةَ اَنَا سُفْيَانُ وَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ

(۳۵۵۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کا ذکر کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایک ایسا کیوں کرتا ہے؟ اور یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایک ایسا نہ کرے کیونکہ کوئی جان ایسی

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ وَلِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ وَلَمْ يَقُلْ فَلَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ فَاِنَّهُ لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا۔

نہیں جو پیدا کی گئی ہو مگر اُس کا خالق اللہ ہے۔

(۳۵۵۴)حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِیُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُعَاوِيَةُ يَعْنِی ابْنَ صَالِحٍ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ سَمِعَهُ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ خَلْقَ شَیْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَیْءٌ۔

(۳۵۵۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عزل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منی (مادۂ حیات) کے ہر قطرے سے بچہ نہیں ہوتا اور جب اللہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اُسے کوئی چیز نہیں روکتی۔

(۳۵۵۵)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْبَصْرِیُّ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَلْحَةَ الْهَاشِمِیُّ عَنْ اَبِی الْوَدَّاكِ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۵۵۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۳۵۵۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ جَارِيَةً هِیَ خَادِمُنَا وَسَانِيَتُنَا وَاَنَا اَطُوْفُ عَلَيْهَا وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ اعْزِلْ عَنْهَا اِنْ شِئْتَ فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا فَلَبِثَ الرَّجُلُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الْجَارِيَةَ قَدْ حَبِلَتْ فَقَالَ قَدْ اَخْبَرْتُكَ اَنَّهُ سَيَاْتِيْهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

(۳۵۵۶) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا: میری ایک باندی ہے۔ یہ ہماری خادمہ ہے اور ہمارا پانی لاتی ہے اور میں اِس سے صحبت کرتا ہوں لیکن میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ حاملہ ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگر تُو چاہے تو اس سے عزل کر۔ اس لیے جو اُس کی تقدیر میں لکھا ہے وہ آ جائے گا۔ وہ آدمی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر آیا اور عرض کیا: لونڈی کو حمل ہو گیا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے تجھے خبر دی تھی کہ جو اُس کے مقدر میں لکھا ہے وہ آ ہی جائے گا۔

(۳۵۵۷)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِیُّ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عِيَاضٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ عِنْدِیْ جَارِيَةً لِیْ وَاَنَا اَعْزِلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ ذٰلِكَ لَمْ يَمْنَعْ شَيْئًا اَرَادَهُ اللّٰهُ قَالَ فَجَآءَ الرَّجُلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْجَارِيَةَ الَّتِیْ كُنْتُ ذَكَرْتُهَا لَكَ حَمَلَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ۔

(۳۵۵۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میرے پاس میری ایک باندی ہے اور میں اُس سے عزل کرتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے بارے میں اللہ نے کچھ ارادہ فرمایا اُسے کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ آدمی پھر آیا اور عرض کیا کہ وہی باندی جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا حاملہ ہو گئی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔

(۳۵۵۸)وَحَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَیْرِیُّ قَالَ نَا سَعِیْدُ بْنُ حَسَّانَ قَاصُّ اَهْلِ مَکَّةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ عِیَاضِ بْنِ عَدِیِّ بْنِ الْخِیَارِ النَّوْفَلِیُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ سُفْیَانَ۔

(۳۵۵۸)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث مبارکہ سفیان کی حدیث کی طرح ہے۔

(۳۵۵۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ یَنْزِلُ زَادَ اِسْحٰقُ قَالَ سُفْیَانُ لَوْ کَانَ شَیْئًا یُنْهٰی عَنْهُ لَنَهَانَا عَنْهُ الْقُرْاٰنُ۔

(۳۵۵۹)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زمانہ نزولِ قرآن میں عزل کرتے تھے۔ اسحٰق نے یہ اضافہ کیا ہے: سفیان نے کہا اگر یہ کوئی ایسی چیز ہوتی جس سے منع کیا جانا ہوتا تو قرآن ہمیں اس سے روک دیتا۔

(۳۵۶۰)وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ عَطَآءٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا یَقُوْلُ لَقَدْ کُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۵۶۰)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زمانہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں عزل کرتے تھے۔

(۳۵۶۱)وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ یَعْنِیْ ابْنَ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا نَعْزِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَلَغَ ذٰلِکَ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ یَنْهَنَا عَنْهُ۔

(۳۵۶۱)حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عزل کرتے تھے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پہنچی اور آپ نے ہمیں اس سے منع نہیں فرمایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے عزل کے احکام معلوم ہوئے اور عزل کہتے ہیں حمل سے بچنے کے لیے انزال کے وقت مرد کا اپنے آلۂ تناسل کو عورت کی فرج سے نکال لینے اور اخراج میں منی باہر کرنے کو۔ تنگیٔ رزق کی وجہ سے عزل کرنا ناجائز ہے اور موجودہ منصوبہ بندی والے بھی یہی ترویج واشاعت کرتے ہیں کہ دو بچے خوشحال گھرانہ یا چھوٹا خاندان زندگی آسان وغیرہ اور ان کی ساری کاوش اور محنت کا مقصد بڑھتی ہوئی آبادی کو کم کرنا ہوتا ہے یہ ناجائز ہے۔ احناف کے نزدیک لونڈی کی اجازت کے بغیر عزل جائز ہے اور بیوی سے اجازت لیے بغیر عزل کرنا جائز نہیں کیونکہ وطی آزاد بیوی کا حق ہے تاکہ اُس کی شہوت پوری ہو اور اولاد کا حصول ہو۔

عزل کی کراہت:

اس کی دو وجوہات علماء نے بیان کی ہیں: (۱) یہ کہ اگر آلۂ تناسل کو باہر نکال کر انزال کیا جائے تو اس سے عورت کے لطف اور لذت میں کمی آتی ہے۔ (۲) یہ ہے کہ یہ عمل بظاہر تقدیر پر ایمان کے خلاف ہے جیسے روایات مذکورہ میں بھی موجود ہے لیکن جب سے لوگوں نے منصوبہ بندی کرنے کا عمل شروع کیا ہے اللہ نے بھی جڑواں بچے زیادہ پیدا کرنے شروع کر دیے ہیں۔ جس نے دُنیا میں آنا ہے اُسے کوئی روک نہیں سکتا اور منصوبہ بندی پر لاکھوں روپے جو خرچ کیے جاتے ہیں وہ سراسر ناجائز ہیں۔

۶۲۲: باب تَحْرِيمِ وَطْئِ الْحَامِلِ الْمَسْبِيَّةِ

باب: قیدی حاملہ عورت سے وطی کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۳۵۶۲)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ اَتٰى بِامْرَاَةٍ مُجِحٍّ عَلٰى بَابِ فُسْطَاطٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ يُرِيْدُ اَنْ يُّلِمَّ بِهَا فَقَالُوْا نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَلْعَنَهُ لَعْنًا يَدْخُلُ مَعَهُ قَبْرَهُ كَيْفَ يُوَرِّثُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ كَيْفَ يَسْتَخْدِمُهُ وَهُوَ لَا يَحِلُّ لَهُ۔

(۳۵۶۲) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت خیمہ کے دروازہ پر لائی گئی جبکہ اس کا زمانہ ولادت بالکل قریب تھا۔ آپ نے فرمایا: شاید وہ آدمی اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا کہ میں اس پر ایسی لعنت کروں جو قبر میں بھی اُس کے ساتھ ہی داخل ہو۔ وہ کیسے اس بچہ کا وارث بن سکتا ہے حالانکہ اس کے لیے یہ حلال ہی نہیں ہے اور وہ کیسے اس بچہ کو اپنا خادم بنا سکتا ہے حالانکہ اُس کے لیے حلال نہیں۔

(۳۵۶۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۵۶۳) اسی حدیث مبارکہ کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

خُلاصَةُ البَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر قیدی عورت حاملہ ہو تو اُس سے وطی کرنا جائز نہیں کیونکہ اس سے بچے کا نسب غیر معلوم وغیر متعین ہو جائے گا جو اُس کے پیٹ میں ہے۔ اگر کسی آدمی کی ملکیت میں کوئی باندی آئے تو اُس کے لیے مستحب یہ ہے کہ ایک ماہ گزرنے تک اُس سے جماع نہ کرے تاکہ وضاحت ہو جائے کہ اُس کے پیٹ میں بچہ تو نہیں اگر حمل واضح ہو جائے تو وضع حمل تک اُس سے جدا رہے ورنہ وطی کر سکتا ہے۔

۶۲۳: باب جَوَازِ الْغِيْلَةِ وَهِيَ وَطْئُ الْمُرْضِعِ وَ كَرَاهَةِ الْعَزْلِ

باب: غیلہ یعنی دودھ پلانے والی عورت سے وطی کے جواز اور عزل کی کراہت کے بیان میں

(۳۵۶۴)وَحَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَ فَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ وَاَمَّا خَلَفٌ

(۳۵۶۴) حضرت جدامہ بنت وہب اسدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میں نے غیلہ سے منع کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ یہاں تک کہ مجھے یاد آیا کہ اہلِ روم و فارس ایسا کرتے ہیں اور ان کی اولاد کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور خلف نے جذامہ اسدیہ سے روایت کی ہے یعنی نام کا اختلاف ہے لیکن امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں صحیح وہ ہے جو یحییٰ نے کہا ہے۔ ذال کے ساتھ نہ کہ دال

فَقَالَ عَنْ جُذَامَةَ الْاَسَدِيَّةِ قَالَ مُسْلِمٌ وَالصَّحِيحُ مَا قَالَهُ يَحْيٰى بِالدَّالِ غَيْرِ مَنْقُوْطَةٍ۔

غیر منقوطہ کے ساتھ۔

(۳۵۶۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا الْمُقْرِئُ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الْاَسْوَدِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ اُخْتِ عُكَّاشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اُنَاسٍ وَّهُوَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ فَنَظَرْتُ فِی الرُّوْمِ وَ فَارِسَ فَاِذَا هُمْ يُغِيْلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَاَلُوْهُ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ الْوَاْدُ الْخَفِیُّ زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فِیْ حَدِيْثِهٖ عَنِ الْمُقْرِئِ وَهِیَ ﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ﴾۔

(۳۵۶۵) حضرت جدامہ بنت وہب عکاشہ رضی اللہ عنہا کی بہن سے روایت ہے کہ لوگوں کی موجودگی میں مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے میں نے غیلہ سے منع کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ پس میں نے اہلِ روم و فارس میں دیکھا کہ اُن کی اولادیں غیلہ کرتی ہیں اور ان کی اولاد کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ پھر آپ سے عزل کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ پوشیدہ طور پر زندہ درگور کرنا ہے۔ عبیداللہ نے اپنی حدیث میں مقری سے ﴿وَ اِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ﴾ اضافہ ذکر کیا ہے۔

(۳۵۶۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيٰى ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا يَحْيٰى بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسَدِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ اَيُّوْبَ فِی الْعَزْلِ وَ الْغِيْلَةِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ الْغِيَالِ۔

(۳۵۶۶) حضرت جدامہ بنت وهب اسدیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ باقی حدیث سعید بن ابوایوب کی عزل اور غیلہ کے بارے میں حدیث کی طرح ذکر کی۔ اس میں غیلہ کی بجائے غیال کا لفظ ہے۔

(۳۵۶۷) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَ وَالِدَهٗ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ اَعْزِلُ عَنِ امْرَاَتِیْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِمَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ اُشْفِقُ عَلٰى وَلَدِهَا اَوْ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ ضَارًّا ضَرَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ وَقَالَ زُهَيْرٌ فِیْ رِوَايَتِهٖ اِنْ كَانَ لِذٰلِكَ فَلَا مَا ضَارَّ ذٰلِكَ فَارِسَ وَلَا الرُّوْمَ۔

(۳۵۶۷) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس نے عرض کیا کہ میں اپنی بیوی سے عزل کرتا ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ اُس آدمی نے عرض کیا اس عورت کے بچے یا اولاد پر شفقت و مہربانی کرتے ہوئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ نقصان دہ ہوتا تو فارس و روم والوں کو نقصان ہوتا۔ زہیر نے اپنی روایت میں کہا کہ اگر ایسا ہوتا تو اہلِ روم و فارس کو تکلیف دہ اور ضرر رساں ثابت ہوتا۔

خُلاصَۃُ الباب: اس باب کی احادیث میں مدت رضاعت کے دوران عورت سے صحبت کرنے اور عزل کے بارے میں احکام بیان کیے گئے ہیں۔عزل پر گفتگو پیچھے ہو چکی ہے۔دودھ پلانے کے دوران وطی کرنے سے حمل کے ٹھہر جانے کی وجہ سے بچہ کے مزاج میں خرابی اور قوی ہو جانے کے خوف کی وجہ سے اہلِ عرب اپنی بیوی سے صحبت کرنے سے احتراز کرتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ اہلِ روم و فارس دورانِ رضاعت صحبت کرتے ہیں اور ان کے بچوں کو کچھ اثر نہیں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دورانِ رضاعت صحبت کرنے کی اجازت دے دی تا کہ اس اعتقادِ باطل کا خاتمہ ہو۔چنانچہ دودھ پلانے والے عورت سے وطی کرنا جائز ہے۔

کتاب الرضاع

۶۲۴: باب یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ

باب: جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں' وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں کے بیان میں

(۳۵۶۸)حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَاَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ یَسْتَاْذِنُ فِیْ بَیْتِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَیًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَیَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ۔

(۳۵۶۸)حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُسے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آواز سنی کہ ایک آدمی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اجازت مانگ رہا ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ آدمی آپ کے گھر کی اجازت مانگ رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا خیال ہے کہ یہ فلاں ہوگا۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رضاعی چچا کے بارے میں فرمایا۔ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میرا رضاعی چچا زندہ ہوتا تو کیا وہ میرے پاس ملاقات کیلئے آ سکتا تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں بے شک رضاعت بھی اُن رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جن کو ولادت حرام کرتی ہے۔

(۳۵۶۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَعْمَرٍ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْهُذَلِیُّ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ هَاشِمِ الْبَرِیْدِ جَمِیْعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

(۳۵۶۹)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو رشتے ولادت سے حرام ہوتے ہیں' رضاعت سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔

(۳۵۷۰)وَحَدَّثَنِیْهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِیْثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ۔

(۳۵۷۰)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں اُمت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو رشتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ تمام رشتے رضاع سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا رضاعی ماں' نانی' دادی' بیٹی' پوتی' نواسی' بہن خواہ سگی ہو یا باپ شریک یا ماں شریک' اسی طرح تینوں قسم کی پھوپھیاں' خالائیں' چچا' ماموں اور تمام اصول فروع اسی طرح حرام ہیں جس طرح نسبی رشتے حرام ہیں۔ مدتِ رضاعت تیس ماہ ہے اور اس میں اکٹھے ایک ہی عرصہ میں دودھ پینے کا ہی اعتبار نہیں جس جس نے بھی ایک عورت کا جس وقت بھی دودھ

پیا وہ رضاعی بہن بھائی بن جائیں گے۔

۶۲۵: باب تَحْرِيمِ الرَّضَاعَةِ مِنْ مَاءِ الْفَحْلِ

(۳۵۷۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَآءَ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ اَنْ اُنْزِلَ الْحِجَابُ قَالَتْ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرْتُهٗ بِالَّذِيْ صَنَعْتُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ عَلَيَّ۔

(۳۵۷۲)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اَتَانِيْ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَفْلَحُ ابْنُ اَبِيْ قُعَيْسٍ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ وَ زَادَ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ تَرِبَتْ يَدَاكِ اَوْ يَمِيْنُكِ۔

(۳۵۷۳)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ جَآءَ اَفْلَحُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلَيْهَا بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ وَ كَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ اَبَا عَائِشَةَ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ وَ اللّٰهِ لَا اٰذَنُ لِاَفْلَحَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اَبَا الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ اَرْضَعَنِيْ وَلٰكِنْ اَرْضَعَتْنِي امْرَاَتُهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَلَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَفْلَحَ اَخَا اَبِي الْقُعَيْسِ جَآءَ نِيْ

باب: رضاعت کی حرمت میں مرد کی تاثیر کے بیان میں

(۳۵۷۱)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابوالقعیس کا بھائی افلح آیا اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے اجازت طلب کی اور وہ آپ کا رضاعی چچا تھا۔آیت پردہ کے نزول کے بعد۔فرماتی ہیں کہ میں نے اسے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اِس عمل کی خبر دی تو آپ نے حکم دیا کہ اسے اپنے پاس آنے کی اجازت دو۔

(۳۵۷۲)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس میرا رضاعی چچا افلح بن ابی قعیس آیا۔باقی مالک کی حدیث کی طرح ذکر کی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے کہا کہ مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے نہ کہ آدمی نے۔آپ نے (محاورۃ) فرمایا: تیرا ہاتھ یا فرمایا تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو۔(یہ جملہ عرب میں بطورِ محبت بولا جاتا ہے)۔

(۳۵۷۳)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو القعیس رضی اللہ عنہ کا بھائی افلح آیت پردہ کے نزول کے بعد آیا اور ان کے پاس آنے کی اجازت مانگی اور ابوالقعیس سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی باپ تھے۔عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں افلح کو اجازت نہیں دوں گی یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ مانگ لوں کیونکہ ابوقعیس نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ اس کی بیوی نے مجھے دودھ پلایا ہے۔عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوقعیس کے بھائی افلح نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے آپ سے اجازت لینے سے پہلے اُسے اجازت دینے کو ناپسند کیا۔ نبی

يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَكَرِهْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَأْذِنَكَ قَالَ قَالَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِيْ لَهٗ قَالَ عُرْوَةُ فَبِذٰلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُوْلُ حَرِّمُوْا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا تُحَرِّمُوْنَ مِنَ النَّسَبِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے اجازت دے دو۔ عروہ نے کہا اسی وجہ سے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی تھیں کہ رضاعت سے اُن رشتوں کو حرام کرو (سمجھو) جنہیں تم نسب سے حرام کرتے ہو۔

(۳۵۷۴) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ جَآءَ اَفْلَحُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَخُوْ اَبِي الْقُعَيْسِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَفِيْهِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ وَكَانَ اَبُو الْقُعَيْسِ زَوْجَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ اَرْضَعَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

(۳۵۷۴) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ ابوقعیس کا بھائی افلح رضی اللہ عنہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور آپ کے پاس حاضر ہونے کی اجازت طلب کی۔ باقی حدیث گزر چکی اس میں یہ بھی ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ تیرا چچا ہے۔ تیرا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو اور ابوالقعیس رضی اللہ عنہ اُس عورت کے خاوند تھے جس نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دودھ پلایا تھا۔

(۳۵۷۵) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَأْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ اِنَّ عَمِّيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ آذَنَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ عَمُّكِ قُلْتُ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ اِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ۔

(۳۵۷۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے رضاعی چچا آئے اور میرے پاس آنے کی اجازت مانگی تو میں نے اُنہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا اُس وقت تک کہ رسول اللہ ﷺ سے معلوم کرلوں۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا کہ میرے رضاعی چچا نے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی لیکن میں نے اُسے اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا چچا تیرے پاس آ سکتا ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے آدمی نے نہیں پلایا۔ آپ نے فرمایا: وہ تیرا چچا ہے اس لیے تیرے پاس آ سکتا ہے۔

(۳۵۷۶) حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ اَخَا اَبِيْ قُعَيْسٍ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۳۵۷۶) دوسری سند ذکر کی ہے اس میں ہے کہ ابوقعیس کے بھائی نے سیّدہ رضی اللہ عنہا سے اجازت مانگی۔

(۳۵۷۷) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهَا اَبُو الْقُعَيْسِ۔

(۳۵۷۷) اسی حدیث کی طرح اس سند سے بھی حدیث مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابوالقعیس رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی۔

(۳۵۷۸) وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ

(۳۵۷۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے رضاعی چچا ابوالجعد نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی تو

عَنْ عَطَآءٍ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَیَّ عَمِّیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَبُو الْجَعْدِ فَرَدَدْتُّهٗ قَالَ لِیْ هِشَامٌ اِنَّمَا هُوَ اَبُو الْقُعَیْسِ فَلَمَّا جَآءَ النَّبِیُّ ﷺ اَخْبَرْتُهٗ ذٰلِكَ قَالَ فَهَلَّا اَذِنْتِ لَهٗ تَرِبَتْ یَمِیْنُكِ اَوْ یَدُكِ۔

میں نے اُنہیں واپس کر دیا۔ راوی کہتا ہے کہ ہشام نے مجھ سے کہا وہ ابوالقعیس تھے۔ جب نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے اسے کیوں اجازت نہ دی؟ تیرا دایاں ہاتھ یا ہاتھ خاک آلود ہو۔

(۳۵۷۹) وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ یُسَمّٰی اَفْلَحَ اِسْتَاْذَنَ عَلَیْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاَخْبَرَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا لَا تَحْتَجِبِیْ مِنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا یَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

(۳۵۷۹) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کا رضاعی چچا جسے افلح کہا جاتا تھا نے مجھ سے ملاقات کی اجازت مانگی تو میں نے اُن سے پردہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: اُس سے پردہ نہ کر کیونکہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

(۳۵۸۰) وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتِ اسْتَاْذَنَ عَلَیَّ اَفْلَحُ بْنُ قُعَیْسٍ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَاَرْسَلَ اِنِّیْ عَمُّكِ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِیْ فَاَبَیْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِیَدْخُلْ عَلَیْكِ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ۔

(۳۵۸۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ افلح بن قعیس رضی اللہ عنہ نے میرے پاس آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے اُنہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا تو انہوں نے پیغام بھیجا کہ میں آپ کا چچا ہوں۔ میرے بھائی کی بیوی نے آپ کو دودھ پلایا ہے۔ میں نے پھر بھی اُنہیں اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: وہ تیرے پاس آ سکتا ہے کیونکہ وہ تیرا چچا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں اُمت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ کسی عورت کے دودھ پلانے سے جو حرمت کے احکام ثابت ہوتے ہیں وہ صرف اس عورت تک محدود نہیں رہتے بلکہ اس کے شوہر' شوہر کے اصل وفروع اور اُس کے بھائی' بہنوں میں بھی جاری ہوتے ہیں کیونکہ اس کا دودھ اس کے شوہر کے سبب سے اُترا ہے' اس وجہ سے شوہر بھی اس حکم میں شریک ہوگا۔

۶۲۶: باب تَحْرِیْمِ ابْنَةِ الْاَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

باب: رضاعی بھتیجی کی حرمت کے بیان میں

(۳۵۸۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَالَكَ تَنَوَّقُ فِیْ قُرَیْشٍ وَ تَدَعُنَا فَقَالَ وَ عِنْدَكُمْ شَیْءٌ

(۳۵۸۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا وجہ ہے کہ آپ قریش کی طرف مائل ہیں اور ہمیں چھوڑ رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی رشتہ ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! حمزہ کی بیٹی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں کیونکہ وہ میرے

قُلْتُ نَعَمْ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَتُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

(۳۵۸۲)وَحَدَّثَنَاهُ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ جَرِيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۵۸۲)ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۳۵۸۳)وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ جَابِرِ ابْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُرِيْدَ عَلَى ابْنَةِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّحِمِ۔

(۳۵۸۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنت حمزہ رضی اللہ عنہ کیلئے ارادہ کیا گیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے اس لیے میرے لیے حلال نہیں ہے اور جو رشتے رحم سے حرام ہوتے ہیں، رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں۔

(۳۵۸۴)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ مِهْرَانَ الْقُطَعِيُّ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ مُسْهِرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِاِسْنَادِ هَمَّامٍ سَوَآءً غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ شُعْبَةَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ ابْنَةُ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ وَّاِنَّهٗ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ وَفِيْ رِوَايَةِ بِشْرِ بْنِ عُمَرَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ۔

(۳۵۸۴)یہی حدیث ان مختلف اسناد سے بھی مروی ہے اور سعید کی حدیث میں یہ ہے کہ رضاعت سے بھی وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں اور بسر بن عمر کی روایت میں ہے کہ میں نے جابر بن زید سے سنا۔

(۳۵۸۵)وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِيُّ وَ اَحْمَدُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيْنَ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنِ ابْنَةِ حَمْزَةَ اَوْ قِيْلَ اَلَا تَخْطُبُ بِنْتَ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ اِنَّ حَمْزَةَ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

(۳۵۸۵)زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی کے بارے میں کہا گیا۔ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں؟ یا کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بنت حمزہ بن عبدالمطلب کو پیغام نکاح کیوں نہیں دیتے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے رضاعی بھائی ہیں۔

۶۲۷: باب تَحْرِيْمِ الرَّبِيْبَةِ وَاُخْتِ الْمَرْاَةِ

باب: سوتیلی بیٹی اور بیوی کی بہن کی حرمت کے بیان میں

(۳۵۸۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَنَا هِشَامٌ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ بِنْتِ اَبِىْ سُفْيَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَىَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ هَلْ لَّكَ فِىْ اُخْتِىْ بِنْتِ اَبِىْ سُفْيَانَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَفْعَلُ مَا ذَا قُلْتُ تَنْكِحُهَا قَالَ اَوَ تُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ قُلْتُ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِىْ فِى الْخَيْرِ اُخْتِىْ قَالَ فَاِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِىْ قُلْتُ فَاِنِّىْ اُخْبِرْتُ اَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِىْ فِىْ حِجْرِىْ مَا حَلَّتْ لِىْ اِنَّهَا ابْنَةُ اَخِىْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِىْ وَاَبَاهَا ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَىَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

(۳۵۸۶) حضرت اُمِ حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ سے عرض کیا: میری بہن بنت ابوسفیان کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ نے فرمایا: میں کیا کروں؟ میں نے عرض کیا: آپ اُس سے نکاح کر لیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو اِس بات کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا: میں آپ کے درمیان حائل ہونے والی نہیں ہوں اور میں شرکت خیر میں اپنی بہن کو زیادہ پسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: وہ میرے لیے حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ آپ درہ بنت ابوسلمہ کو پیغامِ نکاح دیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا اُمِ سلمہ کی بیٹی کو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ میری گود میں میری ربیبہ نہ ہوتی تو ایسا ہوتا حالانکہ وہ میرے لیے حلال نہیں ہے کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اس کے باپ کو ثویبہ نے دودھ پلایا۔ پس تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور بہنیں پیش نہ کرو۔

(۳۵۸۷)وَحَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِىْ زَائِدَةَ ح قَالَ وَ نَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنَا زُهَيْرٌ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ سَوَآءً۔

(۳۵۸۷) ان اسناد سے بھی یہی حدیث مذکور ہے۔

(۳۵۸۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ شِهَابٍ كَتَبَ يَذْكُرُ اَنَّ عُرْوَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِىْ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِىِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْكِحْ اُخْتِىْ عَزَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتُحِبِّيْنَ ذٰلِكِ فَقَالَتْ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَاَحَبُّ مَنْ شَرِكَنِىْ فِىْ خَيْرٍ اُخْتِىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ ذٰلِكَ لَا يَحِلُّ لِىْ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّكَ تُرِيْدُ

(۳۵۸۸) اُم المومنین حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ میری بہن عزہ سے نکاح کر لیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اس بات کو پسند کرتی ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! اے اللہ کے رسول میں آپ کے لیے مخل ہونے والی نہیں اور میں دوسری کی نسبت زیادہ پسند کرتی ہوں اپنی بہن کو بھلائی میں اپنا شریک بنانا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لیے یہ حلال نہیں ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم تو گفتگو کر رہی تھیں کہ آپ درّہ بنت ابی سلمہ سے نکاح کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا ابوسلمہ کی بیٹی سے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ میری گود میں میری

اَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ اَبِیْ سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيْبَتِیْ فِیْ حَجْرِیْ مَا حَلَّتْ لِیْ اِنَّهَا ابْنَتُ اَخِیْ مِنَ الرَّضَاعَةِ اَرْضَعَتْنِیْ وَ اَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَیَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا اَخَوَاتِكُنَّ۔

ربیبہ نہ ہوتی کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔ مجھے اور اُس کے باپ ابوسلمہ کو ثوبیہ نے دودھ پلایا ہے۔ پس تم مجھ پر اپنی بیٹیاں اور اپنی بہنیں پیش نہ کرو۔

(۳۵۸۹)وَحَدَّثَنِيْهِ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الزُّهْرِیُّ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ كِلَا هُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِاِسْنَادِ ابْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْهُ نَحْوَ حَدِيْثِهِ وَلَمْ يُسَمِّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ فِیْ حَدِيْثِهِ عَزَّةَ غَيْرُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ۔

(۳۵۸۹)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن ان سب میں سے سوائے یزید بن ابی حبیب کے کسی نے بھی اپنی حدیث میں عزہ کا نام ذکر نہیں کیا۔

خُلاصۃُ البَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سوتیلی بیٹی سے نکاح کرنا جائز نہیں۔ چاہے وہ اُس کی گود میں پرورش کرے یا نہ کرے۔

۶۲۸: باب فِی الْمَصَّةِ وَالْمَصَّتَانِ

باب: ایک دو دفعہ چوسنے سے رضاعت کے بیان میں

(۳۵۹۰)حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح قَالَ وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ كِلَا هُمَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ سُوَيْدٌ وَّ زُهَيْرٌ اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ۔

(۳۵۹۰)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ (پستانِ عورت کو) چوسنا یا دو دفعہ چوسنا اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور حضرت سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ و زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

(۳۵۹۱)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَيُّوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ دَخَلَ اَعْرَابِیٌّ عَلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِیْ بَيْتِیْ فَقَالَ يَا نَبِیَّ اللّٰهِ! اِنِّیْ كَانَتْ لِیْ امْرَاَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا اُخْرٰی فَزَعَمَتِ امْرَاَتِی الْاُوْلٰی اَنَّهَا اَرْضَعَتِ امْرَاَتِی الْحُدْثٰی رَضْعَةً اَوْ رَضْعَتَيْنِ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَالْاِمْلَاجَتَانِ۔

(۳۵۹۱)حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرے پاس ایک بیوی تھی اور میں نے اُس پر ایک دوسری عورت سے شادی کر لی تو میری پہلی بیوی نے گمان کیا کہ اُس نے میری اس نئی بیوی کو ایک یا دو گھونٹ دودھ پلایا ہے۔ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۳۵۹۲)حَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِیُّ قَالَ نَا مُعَاذٌ ح قَالَ وَ ثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ هَلْ تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ قَالَ لَا۔

(۳۵۹۲) حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی عامر بن صعصعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایک گھونٹ سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔

(۳۵۹۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا حَدَّثَتْ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّةُ اَوِ الْمَصَّتَانِ۔

(۳۵۹۳) حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک یا دو گھونٹ، ایک یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۳۵۹۴)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَیْمٰنَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اِسْحٰقُ فَقَالَ کَرِوَایَةِ ابْنِ بِشْرٍ اَوِ الرَّضْعَتَانِ اَوِ الْمَصَّتَانِ وَاَمَّا ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ فَقَالَ وَالرَّضْعَتَانِ وَالْمَصَّتَانِ۔

(۳۵۹۴) حضرت ابن عروبہ رضی اللہ عنہ سے ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس سند میں اختلاف الفاظ ذکر کیا ہے۔ مطلب و مفہوم ایک ہی ہے۔

(۳۵۹۵)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْاِمْلَاجَةُ وَ الْاِمْلَاجَتَانِ۔

(۳۵۹۵) حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ یا دو مرتبہ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔

(۳۵۹۶)حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ الدَّارِمِیُّ قَالَ نَا حَبَّانُ قَالَ نَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ اَتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ فَقَالَ لَا۔

(۳۵۹۶) حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا ایک دفعہ کے چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔

۶۲۹: باب التَّحْرِیْمِ بِخَمْسِ رَضَعَاتٍ

باب: پانچ دفعہ دودھ پینے سے حرمت کے بیان میں

(۳۵۹۷)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ

(۳۵۹۷) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اس بارے میں جو قرآن میں نازل کیا گیا وہ دس مقرر شدہ گھونٹ تھے جو حرام کر دیتے تھے۔ پھر ان کو پانچ مقرر گھونٹوں سے منسوخ کر

الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ فِيْمَا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔

دیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات دے دی گئی اور یہ اسی طرح قرآن میں پڑھا جاتا ہے۔

(۳۵۹۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ وَهِيَ تَذْكُرُ الَّذِيْ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ عَمْرَةُ فَقَالَتْ عَآئِشَةُ نَزَلَ فِي الْقُرْاٰنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اَيْضًا خَمْسٌ مَعْلُوْمَاتٌ۔

(۳۵۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ان باتوں کا ذکر کر رہی تھیں جو رضاعت کی وجہ سے حرمت کا ذریعہ ہیں۔ عمرہ نے کہا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: قرآن میں دس مقررہ گھونٹ نازل ہوئے۔ پھر پانچ مقرر شدہ بھی نازل ہوئے۔

(۳۵۹۹) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَمْرَةُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۵۹۹) حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اس نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اسی طرح سنا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی حدیث میں بڑے آدمی کے دودھ پینے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ اُمت مسلمہ کا اجماعی فتویٰ ہے کہ مدتِ رضاعت یعنی اڑھائی سال کی عمر کے بعد حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور اس حدیث میں جو حضرت سالم کو دودھ پلانے کا بتایا گیا ہے وہ ان کی خصوصیت ہے نہ کہ اصولی ضابطہ اور قاعدہ کیونکہ حدیث میں ہے کہ: ((انما الرضاعة من المجاعة)) رضاعت بھوک سے ہوتی ہے اور رضاع کی اصل علت ماں کے دودھ کا جزوِ بدن بننا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ بات چھوٹے بچے میں ہی متصور ہوسکتی ہے کہ اُس کے بدن میں جو چیز جاتی ہے جزوِ بدن بنتی ہے اور بڑے آدمی کے پیٹ میں جانے والی ہر چیز اُس کے بدن کا جزو نہیں بنتی اور مزید یہ کہ بڑے آدمی کو رضیع نہیں کہا جاتا اور نہ ہی اُسے دودھ پلانے والے کی مرضعہ کہا جاتا ہے۔

۶۳۰: باب رِضَاعَةِ الْكَبِيْرِ

باب: بڑے کی رضاعت کے بیان میں

(۳۶۰۰) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ وَهُوَ حَلِيْفُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ قَالَتْ وَكَيْفَ اُرْضِعُهٗ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيْرٌ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۳۶۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ میں سالم کے آنے کی وجہ سے کچھ (ناراضگی) کے آثار دیکھے ہیں حالانکہ وہ اُن کا حلیف ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اُسے دودھ پلا دو۔ اُس نے عرض کیا: میں اسے کیسے دودھ پلاؤں حالانکہ وہ نوجوان آدمی ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ وہ نوجوان آدمی ہے۔ حضرت عمرو نے اپنی

وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّهٗ رَجُلٌ كَبِيْرٌ زَادَ عَمْرٌو فِیْ حَدِیْثِهٖ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَ فِیْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِیْ عُمَرَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۶۰۱)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِیْعًا عَنِ الثَّقَفِیِّ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا كَانَ مَعَ اَبِیْ حُذَيْفَةَ وَاَهْلِهٖ فِیْ بَيْتِهِمْ فَاَتَتْ تَعْنِیْ بِنْتَ سُهَيْلٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَتْ اِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَ عَقَلَ مَا عَقَلُوْا وَاِنَّهٗ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَاِنِّیْ اَظُنُّ اَنَّ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَيْفَةَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَقَالَ لَهَا النَّبِیُّ ﷺ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِیْ عَلَيْهِ وَيَذْهَبِ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اِنِّیْ قَدْ اَرْضَعْتُهٗ فَذَهَبَ الَّذِیْ فِیْ نَفْسِ اَبِیْ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ۔

(۳۶۰۲)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْنِ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ اَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو جَآءَتِ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا مَوْلٰی اَبِیْ حُذَيْفَةَ مَعَنَا فِیْ بَيْتِنَا وَ قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَ عَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ اَرْضِعِيْهِ تَحْرُمِیْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَكَثْتُ سَنَةً اَوْ قَرِيْبًا مِنْهَا لَا اُحَدِّثُ بِهٖ وَهِبْتُهٗ ثُمَّ لَقِيْتُ الْقَاسِمَ فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ حَدَّثْتَنِیْ حَدِيْثًا مَا حَدَّثْتُهٗ بَعْدُ قَالَ فَمَا هُوَ فَاَخْبَرْتُهٗ قَالَ فَحَدِّثْهُ عَنِّیْ اَنَّ عَآئِشَةَ

حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ (سالم) بدر میں حاضر ہوئے تھے اور ابن ابی عمر کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھلکھلا کر ہنسے۔

(۳۶۰۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سالم جو کہ ابو حذیفہ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) تھے وہ ابو حذیفہ اور ان کے گھر والوں کے ساتھ اُن کے گھر میں رہتے تھے۔تو بنت سہیل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ سالم نو جوانوں کی طرح جوان ہو گیا اور مَردوں کی طرح ہر بات سمجھنے لگا ہے۔وہ ہمارے پاس آتا جاتا رہتا ہے اور میرا گمان ہے کہ ابو حذیفہ کے دل میں اس کے بارے میں کوئی بات ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ارشاد فرمایا: تو اُسے دودھ پلا دے تو تو اُس پر حرام ہو جائے گی اور ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دِل میں جو بات ہے وہ چلی جائے گی۔وہ پھر حاضر خدمت ہوئیں اور عرض کیا میں نے (سالم کو) دودھ پلایا اور ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دِل سے کراہت جاتی رہی۔

(۳۶۰۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ابو حذیفہ (کا مولی سالم) ہمارے ساتھ ہمارے گھر میں رہتا ہے اور وہ حد بلوغ کو پہنچ گیا ہے اور وہ باتیں سمجھ لیتا ہے جو مَرد سمجھتے ہیں۔آپ نے فرمایا: تو اُسے دودھ پلا دے تو تو اُس پر حرام ہو جائے گی۔راوی کہتا ہے پھر میں ایک سال یا اُس کے قریب زمانہ ٹھہرا رہا اور اس حدیث کو خوف کی وجہ سے بیان نہیں کیا۔پھر میں قاسم سے ملا۔تو اُن سے کہا کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے ایک حدیث بیان کی لیکن میں نے اُس کے بعد اِسے بیان نہیں کیا۔انہوں نے کہا وہ حدیث کیا ہے۔میں نے ان کو اس کی خبر دی تو اُنہوں نے کہا: تم یہ حدیث مجھ سے

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْنِيهِ۔

روایت کرو کہ عائشہ نے یہ حدیث مجھے بیان کی۔

(۳۶۰۳)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لِعَائِشَةَ اِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ الْغُلَامُ الْاَيْفَعُ الَّذِيْ مَا اُحِبُّ اَنْ يَّدْخُلَ عَلَيَّ قَالَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ اَمَالَكِ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ قَالَتْ اِنَّ امْرَاَةَ اَبِيْ حُذَيْفَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيَّ وَهُوَ رَجُلٌ وَفِيْ نَفْسِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْهُ شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرْضِعِيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ عَلَيْكِ۔

(۳۶۰۳) حضرت زینب بنت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تیرے پاس ایفع (نامی) نوجوان آتا ہے جس کا میں اپنے پاس آنا پسند نہیں کرتی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا تیرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ نہیں ہے۔ کہا ابوحذیفہ کی بیوی نے کہا: اے اللہ کے رسول! سالم میرے پاس آتا ہے حالانکہ وہ نوجوان ہے اور ابوحذیفہ کو اس بارے میں ناگواری ہوتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُسے دودھ پلا دے جس سے وہ تیرے پاس آ سکے گا۔

(۳۶۰۴)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَاللَّفْظُ لِهَارُوْنَ قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدَ بْنَ نَافِعٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُوْلُ لِعَائِشَةَ وَ اللّٰهِ مَا تَطِيْبُ نَفْسِيْ اَنْ يَّرَانِي الْغُلَامُ قَدِ اسْتَغْنٰى عَنِ الرَّضَاعَةِ فَقَالَتْ لِمَ قَدْ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُوْلِ سَالِمٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِعِيْهِ فَقَالَتْ اِنَّهُ ذُوْلِحْيَةٍ فَقَالَ اَرْضِعِيْهِ يَذْهَبْ مَا فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَ اللّٰهِ مَا عَرَفْتُهُ فِيْ وَجْهِ اَبِيْ حُذَيْفَةَ۔

(۳۶۰۴) حضرت اُمّ المؤمنین اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے وہ لڑکا دیکھے جو رضاعت سے مستغنی ہو چکا ہو۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیوں؟ حالانکہ سہلہ بنت سہیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم میں ابوحذیفہ کے چہرہ پر سالم کے آنے کی وجہ سے ناگواری محسوس کرتی ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اُسے دودھ پلا دے۔ تو سہلہ نے عرض کیا وہ تو داڑھی والا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو اُسے دودھ پلا دے۔ اس سے ابوحذیفہ کے دل میں جو کراہت ہے وہ جاتی رہے گی۔ کہتی ہیں اللہ کی قسم پھر میں نے ابوحذیفہ کے چہرہ پر ناگواری کے اثرات نہیں دیکھے۔

(۳۶۰۵)حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ اَنَّ اُمَّهُ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اُمَّهَا اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَتْ تَقُوْلُ اَبٰى سَائِرُ

(۳۶۰۵) حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُس کی والدہ اُمِ سلمہ زوجۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تھیں کہ تمام ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے انکار کیا اس بات سے کہ کوئی اس رضاعت کی وجہ سے اُن کے پاس آئے اور انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: اللہ کی قسم ہم نے سوائے خصوصاً سالم کے علاوہ

اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يُّدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ اَحَدًا بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَ قُلْنَ لِعَآئِشَةَ وَ اللّٰهِ مَا نَرٰى هٰذَا اِلَّا رُخْصَةً اَرْخَصَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِسَالِمٍ خَاصَّةً فَمَا هُوَ بِدَاخِلٍ عَلَيْنَا اَحَدٌ بِهٰذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا رَائِيْنَا۔

کسی کے لیے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے رخصت دی ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس ایسا دودھ پلا کر کسی کو (ملاقات کیلئے) داخل نہیں کرتے تھے اور نہ ہمیں کسی کے سامنے کیا۔

۶۳۱: باب اِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ

باب: رضاعت کے بھوک سے ثابت ہونے کے بیان میں

(۳۶۰۶) وَحَدَّثَنِيْ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ نَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدِيْ رَجُلٌ قَاعِدٌ فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ وَرَاَيْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ اَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ قَالَتْ فَقَالَ انْظُرْنَ اِخْوَتَكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَاِنَّمَا الرَّضَاعَةُ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

(۳۶۰۶) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے جبکہ میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جو آپ کو ناگوار گزرا اور میں نے آپ کے چہرۂ انور پر غصہ کے اثرات دیکھے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! یہ میرا رضاعی بھائی ہے۔ آپ نے فرمایا: اپنے رضاعی بھائیوں کو دیکھ لیا کرو کیونکہ رضاعت وہی معتبر ہے جو بھوک کے وقت ہو۔ (یعنی مدتِ رضاعت کے اندر ہو)

(۳۶۰۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَا جَمِيْعًا نَا شُعْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا حُسَيْنٌ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَآئِدَةَ كُلُّهُمْ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَآءِ بِاِسْنَادِ اَبِي الْاَحْوَصِ كَمَعْنٰى حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّهُمْ قَالُوْا مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

(۳۶۰۷) اُوپر والی وہی حدیث ان مختلف اسناد سے بھی روایت کی گئی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث میں ثبوتِ رضاعت کے لیے دودھ پینے کی مقدار بیان کی گئی ہے۔ علماء نے یہ وضاحت کی ہے کہ رضاعِ قلیل وکثیر میں کوئی فرق نہیں یعنی دونوں سے یکساں حکم ثابت ہو جاتا ہے۔ رضاعِ قلیل کی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ جس مقدار سے روزہ دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اس سے حکم رضاع بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ یعنی ثبوتِ رضاع کے لیے دودھ کا حلق سے اُترنا کافی ہے۔ خواہ ایک آدھ قطرہ ہی ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشادِ پاک ہے: ﴿وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ﴾ ''اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے) اس میں دودھ پلانے کو حرمت کا سبب مقرر کیا گیا ہے جو قلیل وکثیر مقدار کو شامل ہے۔ اس مطلق حکم کو مطلق ہی رہنے دینا زیادہ مناسب ہے اور مقید کر کے ایک یا دو قطروں سے بیان کرنا مناسب نہیں۔

۶۳۲: باب جَوَازِ وَطْءِ الْمَسْبِيَّةِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَآءِ وَاِنْ كَانَ لَهَا زَوْجٌ

باب: وضع حمل کے بعد قیدی عورت سے وطی کے جواز کے بیان میں اگرچہ اس کا شوہر ہو کیونکہ قید،

انْفَسَخَ نِكَاحُهَا بِالسَّبْيِ
جانے کی وجہ سے اُس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے

(۳۶۰۸)وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ فَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ وَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا فَكَأَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ أَجْلِ أَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي ذَٰلِكَ: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ أَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

(۳۶۰۸)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن ایک لشکر کو اوطاس کی طرف بھیجا۔ اُن کی دشمن سے مڈبھیڑ ہوئی اور ان کو قتل کیا اور ان پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے غلبہ حاصل کیا اور انہوں نے (کافروں کو) قیدی بنایا۔ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے بعض لوگوں نے ان سے صحبت کرنے کو اچھا نہ سمجھا اس لیے کہ ان کے مشرک شوہر موجود تھے تو اللہ نے اس بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ ''اور شوہر والی عورتیں بھی (تم پر حرام) ہیں مگر وہ جو (قیدی ہو کر لونڈیوں کی طرح) تمہارے قبضے میں آئیں۔'' یعنی وہ تمہارے لیے حلال ہیں جب ان کی عدت پوری ہو جائے۔

(۳۶۰۹)وَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْنُ بَشَّارٍ قَالُوا نَا عَبْدُالْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ حَدَّثَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ يَوْمَ حُنَيْنٍ سَرِيَّةً بِمَعْنَى حَدِيثِ يَزِيدَ ابْنِ زُرَيْعٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْهُنَّ فَحَلَالٌ لَكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ۔

(۳۶۰۹)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ حنین کے دن ایک سریہ (چھوٹا لشکر) بھیجا۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے: ﴿إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ یعنی ''جو تمہارے قبضے میں آ جائیں'' ان میں سے بھی تمہارے لیے حلال ہیں اور اس میں ان کی عدت گزرنے کا ذکر نہیں۔

(۳۶۱۰)وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ بِهَٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۳۶۱۰)حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

(۳۶۱۱)وَحَدَّثَنِيهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَصَابُوا سَبْيًا يَوْمَ أَوْطَاسٍ لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فَتَخَوَّفُوا فَأُنْزِلَتْ هَٰذِهِ الْآيَةُ ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾۔

(۳۶۱۱)حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اوطاس کی قیدی عورتیں ملیں جن کے خاوند تھے یعنی شادی شدہ تھیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے خوف کیا تو یہ آیت مبارکہ نازل کی گئی: ﴿وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾

(۳۶۱۲)وَحَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا

(۳۶۱۲)حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی

خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ۔ ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں ائمہ اربعہ ؒاور جمہور فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر حربی عورت کو اکیلے قید کر لیا جائے تو اس کا اپنے خاوند سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور بطور مالِ غنیمت جس آدمی کے حصہ میں وہ لونڈی آئی ہو وہ وضع حمل یا حمل نہ ہونے کی وضاحت کے بعد اس سے مجامعت کر سکتا ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ وہ باندی اہلِ کتاب میں سے ہو یا مسلمان ہو گئی ہو اور اگر وہ لونڈی بُت پرست مجوسیہ وغیرہ ہو تو اس سے مباشرت جائز نہیں ہے اور اگر خاوند بھی گرفتار ہو تو اُس کا نکاح فسخ نہ ہوگا۔

۶۳۳: باب الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَتَوَقِّي الشُّبُهَاتِ

باب: بچہ صاحب فراش کا ہے اور شبہات سے بچنے کے بیان میں

(۳۶۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ انَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِيْ غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنُ اَخِيْ عُتْبَةَ ابْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَهِدَ اِلَيَّ اَنَّهُ ابْنُهُ اُنْظُرْ اِلٰى شَبَهِهٖ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ هٰذَا اَخِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وُلِدَ عَلٰى فِرَاشِ اَبِيْ مِنْ وَلِيْدَتِهٖ فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى شَبَهِهٖ فَرَاٰى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِيْ مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَوْلَهٗ يَا عَبْدُ۔

(۳۶۱۳) سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ ؓ ایک غلام کے بارے میں جھگڑ پڑے تو سعد نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے اور انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس کا بیٹا ہے۔ ایک شباہت کی طرف دیکھو اور عبد بن زمعہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا۔ ان کی باندی کے بطن سے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی شباہت کو دیکھا تو اسے واضح طور پر عتبہ کے مشابہہ پایا تو فرمایا: اے عبد یہ تیرا ہے کیونکہ بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے اور زانی کو پتھر مارے جائیں گے۔ ان سے پردہ کرو۔ اے سودہ بنت زمعہ۔ اُس نے عرض کیا کہ سودہ کو اس حکم کے بعد اس نے بالکل نہیں دیکھا اور محمد بن رمح نے آپ کا قول یا عَبْدُ ذکر نہیں کیا۔

(۳۶۱۴) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَعَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّ مَعْمَرًا وَابْنَ عُيَيْنَةَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلَمْ يَذْكُرَا لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

(۳۶۱۴) سابقہ حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔ اس میں معمر اور ابن عیینہ کی حدیث میں اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ تک ہے اور لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ذکر نہیں کیا۔

(۳۶۱۵) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَّعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ

(۳۶۱۵) حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

نے فرمایا: بچہ صاحب بستر (جس کا نکاح ہو) کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔

(۳۶۱۶)وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالُوْا اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَمَّا ابْنُ مَنْصُوْرٍ فَقَالَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَمَّا عَبْدُالْاَعْلٰى فَقَالَ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَوْ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ سَعِيْدٍ اَوْ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ كِلَاهُمَا اَوْ اَحَدُهُمَا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ قَالَ عَمْرٌو نَا سُفْيَانُ مَرَّةً عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ وَ مَرَّةً عَنْ سَعِيْدٍ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ مَرَّةً عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ۔

(۳۶۱۶) سابقہ حدیث کی مختلف اسناد ذکر کی ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں ایک اصول اور ضابطہ بیان فرمایا اور یہ نسب کی حفاظت کا انتظام ہے اگر ایسا حکم نہ دیا جاتا تو جو چاہتا دوسرے کے بچے پر اپنے ہونے کا دعویٰ کر دیتا اور بچے کا نسب مجہول ہو جاتا اور پوری زندگی اس بچے کی بدنامی کا باعث ہوتا۔ بتایا کہ بچہ اسی کا ہوگا جس کے نکاح میں وہ عورت ہوگی اور زانی کو اُس کے گناہ کی پوری پوری سزا دی جائے گی۔

۶۳۴: باب الْعَمَلِ بِالْحَاقِ الْقَائِفِ الْوَلَدَ

باب: الحاقِ ولد میں قیافہ شناس کی بات پر عمل کرنے کے بیان میں

(۳۶۱۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَیَّ مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَقَالَ اِنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاَ قْدَامِ لَمِنْ بَعْضٍ۔

(۳۶۱۷) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی۔ پھر فرمایا کہ کیا تو نے مجزز کو نہیں دیکھا کہ اُس نے ابھی ابھی زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قدموں کو دیکھ کر کہا کہ ان میں سے ایک قدم دوسرے قدم کا جزء ہے۔

(۳۶۱۸)وَحَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالُوْا اَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُوْرًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلَمْ تَرَیْ اَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِیَّ دَخَلَ عَلَیَّ فَرَاٰی اُسَامَةَ وَ زَيْدًا وَ عَلَيْهِمَا قَطِيْفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوْسَهُمَا وَ بَدَتْ اَقْدَامُهُمَا فَقَالَ اِنَّ

(۳۶۱۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے پھر فرمایا: اے عائشہ! کیا تو نے مجزز مدلجی کو نہیں دیکھا وہ میرے پاس آیا تو اُس نے اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا اور ان دونوں پر چادریں تھیں جن سے اُنہوں نے اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پیر (چادر سے) باہر تھے۔ اُس نے کہا کہ یہ پاؤں ایک دوسرے

هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

سے ملتے جلتے ہیں۔

(۳۶۱۹)وَحَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ قَالَ نَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ قَائِفٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاهِدٌ وَّ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مُضْطَجِعَانِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ الْاَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ فَسُرَّ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَاَعْجَبَهٗ وَاَخْبَرَ بِهٖ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

(۳۶۱۹)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک قیافہ شناس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں آیا۔ اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لیٹے ہوئے تھے۔تو اُس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں اور اس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے اور متعجب (بوجہ خوشی) ہو کر آپ نے اس بات کی خبر عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دی۔

(۳۶۲۰)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ وَابْنُ جُرَيْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ وَ زَادَ فِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ كَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا۔

(۳۶۲۰)اِسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں اور یونس کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ: مجزز قیافہ شناس تھا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے جو معلوم ہوا کہ قیافہ شناس کی بات پر بچے کے نسب کو ثابت کیا جا سکتا ہے لیکن احناف کے ہاں نسب ولد میں قیافہ شناس کی بات کی کوئی حیثیت نہیں۔جس پر ایک دلیل تو گزشتہ باب میں گزر چکی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اصل اعتبار تو فراش نطفہ کا نہیں کیونکہ اس سے پیدا ہونے اور نہ ہونے کو معلوم کرنے کی کوئی صورت نہیں۔خود وطی کرنے والے کو بھی اس کا علم نہ ہوتا اور اگر قیافہ شناس ہی کی بات کو معتبر جانتے ہوئے بچے کے نسب کا فیصلہ کرنا ہوتا تو لعان کا حکم کیوں دیا جاتا؟ لعان کا حکم دیا جانا بھی اس بات کا متقاضی ہے کہ قیافہ شناس کی بات کی کوئی حیثیت نہیں۔

۶۳۵:باب قَدْرِ مَا تَسْتَحِقُّهُ الْبِكْرُ وَ الثَّيِّبُ مِنْ اِقَامَةِ الزَّوْجِ عِنْدَهَا عَقْبَ الزِّفَافِ

باب: باکرہ (کنواری) اور ثیبہ (شادی شدہ) کے پاس شب زفاف گزارنے کے بعد شوہر کے ٹھہرنے کی مقدار کے بیان میں

(۳۶۲۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا

(۳۶۲۱)حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی تو اُن کے ہاں تین دن قیام فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تم اپنے شوہر کے ہاں حقیر نہیں ہو۔اگر تو چاہے تو تیرے پاس میں ایک ہفتہ قیام کروں اور اگر میں نے تیرے پاس ایک ہفتہ قیام کیا تو اپنی باقی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس بھی ایک ایک ہفتہ

وَقَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِيْ۔

رہوں گا۔

(۳۶۲۲)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ وَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَهَا لَيْسَ بِكِ عَلٰى اَهْلِكِ هَوَانٌ اِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ عِنْدَكِ وَاِنْ شِئْتِ ثَلَّثْتُ ثُمَّ دُرْتُ قَالَتْ ثَلِّثْ۔

(۳۶۲۲) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور آپ نے اُن کے پاس صبح کی تو آپ نے فرمایا کہ تو اپنے خاوند کے ہاں حقیر نہیں ہے۔ اگر تو چاہے تو میں ہفتہ تیرے پاس رہوں اگر چاہے تو میں تین دن گزاروں پھر دورہ کروں (یعنی باقی بیویوں کے پاس بھی اُتنا ہی وقت گزاروں) تو انہوں نے کہا: تین روز ہی قیام فرمائیں۔

(۳۶۲۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تَزَوَّجَ اُمَّ سَلَمَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَاَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ اَخَذَتْ بِثَوْبِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتِ زِدْتُكِ وَحَاسَبْتُكِ بِهٖ لِلْبِكْرِ سَبْعٌ وَّلِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ۔

(۳۶۲۳) حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کی اور ان سے دخول کیا اور آپ نے جب ان سے جدا ہونا چاہا' انہوں نے آپ کو کپڑے سے پکڑ لیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس زیادہ ٹھہروں اور اس مدت کا حساب رکھوں۔ باکرہ کے لیے سات دن اور ثیبہ کے لیے تین دن ٹھہرنا چاہیے۔

(۳۶۲۴)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۶۲۴) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۳۶۲۵)حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ اَيْمَنَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَ ذَكَرَ اَشْيَآءَ هٰذَا فِيْهِ قَالَ اِنْ شِئْتِ اَنْ اُسَبِّعَ لَكِ وَاُسَبِّعَ لِنِسَآئِيْ وَاِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَآئِيْ۔

(۳۶۲۵) حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اِن سے رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اس میں جو اُمور پیش آئے ذکر کیے۔ آپ نے فرمایا: اگر تو چاہے کہ تیرے لیے میں سات دن ٹھہروں اور سات دن ہر بیوی کے لیے۔ اگر میں نے تیرے پاس سات دن قیام کیا تو دوسری ازواج کے پاس بھی سات سات دن مقرر کروں گا۔

(۳۶۲۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِذَا تَزَوَّجَ الْبِكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا

(۳۶۲۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ نے باکرہ سے ثیبہ پر شادی کی تو باکرہ کے پاس سات دن قیام کیا اور جب ثیبہ سے باکرہ پر شادی کی تو اُسکے پاس تین

وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى الْبِكْرِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا قَالَ خَالِدٌ وَلَوْ قُلْتُ اِنَّهٗ رَفَعَهٗ لَصَدَقْتُ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ كَذٰلِكَ۔

دن قیام کیا۔ خالد نے کہا اگر میں یہ کہوں کہ انہوں نے مرفوع حدیث بیان کی تو میں سچا ہوں۔ لیکن انہوں نے کہا: سنّت اسی طرح ہے۔

(۳۶۲۷)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ وَ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّقِيْمَ عِنْدَ الْبِكْرِ سَبْعًا قَالَ خَالِدٌ وَّلَوْ شِئْتُ قُلْتُ رَفَعَهٗ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ۔

(۳۶۲۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت میں ہے کہ باکرہ کے پاس سات دن قیام کیا جائے۔ خالد نے کہا: اگر میں چاہتا تو کہتا کہ انہوں نے اس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری عورت سے شادی کرنے کے بعد دونوں بیویوں کے درمیان باری مقرر کرنے کے بارے میں احکام بیان کیے گئے ہیں۔ احناف کے نزدیک اگر کوئی آدمی پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی سے نکاح کر لے تو دونوں بیویوں میں سے ایک کو دوسری پر کوئی ترجیح نہیں ہے۔ شب زفاف کے بعد جتنے دن نئی بیوی کے پاس گزارے گا اُتنے ہی دن پہلی بیوی کے پاس بھی گزارے گا۔ باقی کم یا زیادہ مقرر کرنے کا اختیار شوہر کو ہے لیکن افضل یہ ہے کہ بیویوں کی رضامندی سے دن متعین کرے لیکن سب میں عدل وانصاف کرنا لازم ہے احناف کے دلائل میں سب سے پہلی دلیل آیت قرآنیہ: ﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً﴾ ہے کہ اگر خوف ہو کہ تم انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک عورت ہی کافی ہے اور حدیث میں بھی ہے کہ جس شخص کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک کی طرف مائل ہو جائے تو قیامت کے دن وہ ایک پہلو کو کھینچ رہا ہوگا جو کہ مفلوج ہوگا۔ اسی طرح اور احادیث بھی اس میں موجود ہیں جن میں تمام ازواج کے ساتھ برابری کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۶۳۶: باب الْقَسْمِ بَيْنَ الزَّوْجَاتِ وَ بَيَانِ اَنَّ السُّنَّةَ اَنْ تَكُوْنَ لِكُلِّ وَاحِدَةٍ لَيْلَةٌ مَعَ يَوْمِهَا

باب: بیویوں کے درمیان برابری کرنے اور ہر بیوی کے پاس ایک رات اور دن گزارنے کی سنّت کے بیان میں

(۳۶۲۸)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ اِذَا قَسَمَ بَيْنَهُنَّ لَا يَنْتَهِیْ اِلَى الْمَرْاَةِ الْاُوْلٰى اِلَّا فِیْ تِسْعٍ فَكُنَّ يَجْتَمِعْنَ كُلَّ لَيْلَةٍ فِیْ بَيْتِ الَّتِیْ يَاْتِيْهَا فَكَانَ فِیْ بَيْتِ عَآئِشَةَ فَجَآءَ تْ زَيْنَبُ فَمَدَّ يَدَهٗ اِلَيْهَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ زَيْنَبُ فَكَفَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَتَقَاوَلَتَا حَتّٰى اسْتَخَبَتَا وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَمَرَّ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى

(۳۶۲۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں۔ پس جب آپ اُن کے درمیان باری مقرر فرماتے تو ہر عورت کے پاس نویں دن ہی تشریف لاتے اور وہ سب ہر رات اس گھر میں جمع ہو جاتیں جس میں آپ نے تشریف لانا ہوتا۔ آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ سیدہ زینب رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ نے اپنا ہاتھ اُن کی طرف بڑھایا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ زینب ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ دونوں کے درمیان تکرار شروع ہو گئی یہاں تک کہ آواز بلند ہو گئی۔ نماز کی تکبیر ہو گئی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ

ذٰلِكَ فَسَمِعَ اَصْوَاتَهُمَا فَقَالَ اخْرُجْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَاحْثُ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ الْاٰنَ يَقْضِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ فَيَجِيْءُ اَبُوْبَكْرٍ فَيَفْعَلُ لِيْ وَ يَفْعَلُ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ اَتَاهَا اَبُوْبَكْرٍ فَقَالَ لَهَا قَوْلًا شَدِيْدًا وَّقَالَ اَتَصْنَعِيْنَ هٰذَا۔

قریب سے گزرے تو انہوں نے ان دونوں کی آواز کو سنا تو فرمایا: اے اللہ کے رسول! آپ نماز کے لیے تشریف لے چلیں اور ان کے مُنہ میں مٹی ڈالیں۔ نبی کریم ﷺ تشریف لے گئے تو عائشہ ؓ نے کہا: اب نبی کریم ﷺ نماز پوری فرما کر تشریف لائیں گے اور ابوبکر بھی آئیں گے اور مجھے بُرا بھلا کہیں گے۔ جب نبی کریم ﷺ نماز پوری کر چکے تو عائشہ ؓ کے پاس ابوبکر ؓ آئے اور سخت سست کہا اور کہا: کیا تو ایسا ایسا کرتی ہے۔

۶۳۷: باب جَوَازِ هِبَتِهَا نَوْبَتَهَا لِضَرَّتِهَا

باب: اپنی باری سوکن کو ہبہ کر دینے کے جواز کے بیان میں

(۳۶۲۹) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ امْرَاَةً اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اَكُوْنَ فِيْ مِسْلَاخِهَا مِنْ سَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ مِنِ امْرَاَةٍ فِيْهَا حِدَّةٌ قَالَتْ فَلَمَّا كَبِرَتْ جَعَلَتْ يَوْمَهَا مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِعَائِشَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ جَعَلْتُ يَوْمِيْ مِنْكَ لِعَائِشَةَ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ لِعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَوْمَيْنِ يَوْمَهَا وَ يَوْمَ سَوْدَةَ۔

(۳۶۲۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے زیادہ اپنے نزدیک محبوب کوئی عورت نہیں دیکھی اور میں پسند کرتی ہوں کہ میں اُس کے جسم کا حصہ ہوتی اور ان کے مزاج میں تیزی تھی۔ جب وہ بوڑھی ہوگئیں تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے دن کی باری سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دے دی تو رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے دو دن تقسیم کیے ایک دن اُن کا اپنا اور ایک دن سودہ ؓ کا۔

(۳۶۳۰) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَا زُهَيْرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا يُوْنُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَرِيْكٌ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ سَوْدَةَ لَمَّا كَبِرَتْ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ شَرِيْكٍ قَالَتْ وَ كَانَتْ اَوَّلَ امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا بَعْدِيْ۔

(۳۶۳۰) اِسی کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ شریک کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ وہ (سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سب سے پہلی عورت ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بعد شادی کی۔

(۳۶۳۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَغَارُ عَلَى اللَّاتِيْ وَ هَبْنَ

(۳۶۳۱) سیّدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ مجھے ان عورتوں پر غیرت آتی تھی جنھوں نے اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے لیے ہبہ اور سپرد کر دیا تھا اور میں کہتی تھی کہ کیا عورت بھی اپنے آپ کو ہبہ کر

اَنْفُسَهُنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَقُوْلُ اَوَتَهَبُ الْمَرْاَةُ نَفْسَهَا فَلَمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِیْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ قَالَتْ قُلْتُ وَ اللّٰهِ مَا اَرٰی رَبَّكَ اِلَّا يُسَارِعُ لَكَ فِیْ هَوَاكَ۔

سکتی ہے؟ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِیْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ﴾ ''اے نبی! (ﷺ) جسے تو چاہے اپنے سے دُور کر اور جسے تو چاہے ان میں سے اُسے اپنے پاس جگہ دے۔'' تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کا رب تو آپ کی خواہش پوری کرنے میں آپ ﷺ پر سبقت کرتا ہے۔

(۳۶۳۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَقُوْلُ اَمَا تَسْتَحْيِیْ امْرَاَةٌ تَهَبُ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِیْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ فَقُلْتُ اِنَّ رَبَّكَ لَيُسَارِعُ لَكَ فِیْ هَوَاكَ۔

(۳۶۳۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ کہتی تھیں کہ کیا کوئی عورت اپنے آپ کو کسی آدمی کے لیے ہبہ کرنے سے شرم محسوس نہیں کرتی؟ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے آیت نازل فرمائی: ﴿تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِیْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ آخر تک نازل فرمائی اور میں نے عرض کیا: آپ کا ربّ البتہ سبقت کرنے والا ہے آپ سے آپ کی خواہش میں۔

(۳۶۳۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَآءٌ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا جَنَازَةَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهٖ زَوْجُ النَّبِیِّ ﷺ فَاِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْا وَلَا تُزَلْزِلُوْا وَارْفُقُوْا فَاِنَّهٗ كَانَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعٌ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَلَا يَقْسِمُ لِوَاحِدَةٍ قَالَ عَطَآءٌ الَّتِیْ لَا يَقْسِمُ لَهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَیِّ بْنِ اَخْطَبَ۔

(۳۶۳۳) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ زوجۂ نبی اکرم ﷺ سیّدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے جنازہ میں مقام سرف میں حاضر تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ہیں۔ جب تم ان کی نعش اُٹھاؤ تو نہ حرکت دینا اور نہ زیادہ ہلانا اور نرمی برتو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نو بیویاں تھیں اور آپ آٹھ کے لیے تقسیم فرماتے تھے اور ایک کے لیے تقسیم نہ کرتے۔ عطاء نے کہا جس کے لیے آپ تقسیم نہ فرماتے وہ صفیہ بنت حیی بن اخطب تھیں۔

(۳۶۳۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ عَطَآءٌ كَانَتْ اٰخِرَهُنَّ مَوْتًا مَاتَتْ بِالْمَدِيْنَةِ۔

(۳۶۳۴) اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے اور عطاء نے اس میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے اور یہ آپ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سب سے آخری ہیں' موت کے اعتبار سے مدینہ میں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں سوکن کا اپنی باری کسی دوسری بیوی کو ہبہ کرنے کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ چنانچہ علماء نے لکھا کہ اگر کوئی عورت اپنی باری کسی دوسری بیوی کیلئے ہبہ کر دے تو یہ ہبہ کرنا اصل میں بیوی کا اپنا حق ساقط کرنا ہے۔ لہٰذا شوہر کو اختیار ہے کہ وہ دن اسکی متعین کردہ سوکن کیلئے ہی مخصوص کر دے یا اپنی کسی دوسری بیوی کے حصے میں لگا دے پھر واہبہ کو اختیار ہے

کہ وہ جب چاہے اپنے ہبہ سے رجوع کرے اور لفظ ہبہ سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اگر مہر متعین کیا ہو تو ٹھیک ورنہ مہر مثلی واجب ہو گا اور بغیر ہبہ سے نکاح رسول اللہ ﷺ کی خصوصیت ہے۔ اُمت میں سے کسی کے لیے جائز نہیں۔

۶۳۸: باب اِسْتِحْبَابِ نِكَاحِ ذَاتِ الدِّيْنِ

باب: دیندار عورت سے نکاح کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۶۳۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَا لِهَا وَلِحَسَبِهَا وَ لِجَمَالِهَا وَ لِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

(۳۶۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: عورت سے چار وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے: (۱) اُس کے مال کی وجہ سے (۲) شرافت نسب کی وجہ سے (۳) اُس کی خوبصورتی کی وجہ سے اور (۴) اُس کی دینداری کی وجہ سے۔ تو حاصل کر دیندار عورت کے ساتھ کامیابی۔ تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔

(۳۶۳۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِىْ سُلَيْمٰنَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَةً فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَقِيْتُ النَّبِىَّ ﷺ فَقَالَ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قُلْتُ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِىْ اَخَوَاتٍ فَخَشِيْتُ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنِىْ وَ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ اِذًا اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ۔

(۳۶۳۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے شادی کی پھر میں رسول اللہ ﷺ سے ملا تو آپ نے فرمایا: اے جابر! تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: تم نے کنواری عورت سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اُس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری (یتیم) بہنیں ہیں تو میں نے یہ اندیشہ محسوس کیا کہ کہیں وہ میرے اور ان کے درمیان حائل نہ ہو جائے۔ تو آپ نے فرمایا: اس صورتِ حال میں یہی تیرے لیے بہتر ہے اور عورت سے اُس کے دین اور مال پر نکاح کیا جاتا ہے۔ پس تجھے دیندار عورت مقدم ہونی چاہیے۔ تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں۔ (ازراہِ محبت کہا)

۶۳۹: باب اِسْتِحْبَابِ نِكَاحِ الْبِكْرِ

باب: کنواری عورت سے نکاح کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۳۶۳۷) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ

(۳۶۳۷) جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے شادی کر لی

تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْعَذَارٰی وَ لِعَابِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَذَكَرْتُهُ لِعَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ فَقَالَ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاِنَّمَا قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ۔

ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ تو آپ نے فرمایا: تم کنواری عورتوں کی حالت اور دِل لگی سے کیوں غافل رہے؟ شعبہ نے کہا: میں نے عمرو بن دینار سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: میں نے بھی جابر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے اور آپ نے فرمایا: تو نے کسی (کنواری) لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اُس سے کھیلتے اور وہ تم سے۔

(۳۶۳۸)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِیُّ قَالَ يَحْيٰی اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَ تَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ قَالَ سَبْعَ فَتَزَوَّجْتُ امْرَاَةً ثَيِّبًا فَقَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا جَابِرُ تَزَوَّجْتَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَبِكْرٌ اَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ اَوْ قَالَ تُضَاحِكُهَا وَ تُضَاحِكُكَ قَالَ قُلْتُ لَهٗ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ هَلَكَ وَ تَرَكَ تِسْعَ بَنَاتٍ اَوْ سَبْعَ وَ اِنِّیْ كَرِهْتُ اَنْ آتِيَهُنَّ اَوْ اَجِيْئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَجِیْءَ بِامْرَاَةٍ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَ تُصْلِحُهُنَّ قَالَ فَبَارَكَ اللّٰهُ لَكَ اَوْ قَالَ لِیْ خَيْرًا وَفِیْ رِوَايَةِ اَبِی الرَّبِيْعِ تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ وَ تُضَاحِكُهَا وَ تُضَاحِكُكَ۔

(۳۶۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ انتقال کر گئے اور نو یا سات بیٹیاں چھوڑیں۔ میں نے ایک بیوہ عورت سے شادی کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جابر! تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: کنواری یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: تو نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اسے کھیلاتے اور وہ تمہیں کھلاتی یا فرمایا: تم اسے ہنساتے اور وہ تمہیں ہنساتی۔ میں نے آپ سے عرض کیا کہ (میرے والد) عبداللہ فوت ہو گئے اور انہوں نے نو یا سات بیٹیاں چھوڑی ہیں اور میں نے ناپسند کیا کہ میں اُن جیسی ایک اور عورت لے آؤں اور میں نے اس بات کو پسند کیا کہ میں ایک ایسی عورت لاؤں جو اُن کی خبر گیری کرے اور خدمت بھی کرے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تیرے لیے برکت دے یا مجھے فرمایا: تیرے لیے بھلائی ہو۔ دوسری روایت میں تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ وَ تُضَاحِكُهَا وَ تُضَاحِكُكَ کے الفاظ ہیں۔

(۳۶۳۹)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ نَكَحْتَ يَا جَابِرُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ اِلٰی قَوْلِهٖ امْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَ تَمْشُطُهُنَّ قَالَ اَصَبْتَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۳۶۳۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے جابر! کیا تو نے نکاح کرلیا ہے؟ باقی حدیث گزر چکی ہے لیکن اس میں: اِمْرَاَةً تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ وَ تَمْشُطُهُنَّ تک ہے اور فرمایا: تو نے اچھا کیا اور اس کے بعد (حدیث) ذکر نہیں کی۔

(۳۶۴۰)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ

(۳۶۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ جب ہم لوٹے تو میں نے اپنے

تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا اَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِّيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهُ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَآءٍ مِنَ الْاِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا يُعْجِلُكَ يَا جَابِرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ فَقَالَ اَبِكْرًا تَزَوَّجْتَهَا اَمْ ثَيِّبًا قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَآءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَ تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ قَالَ وَ قَالَ اِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ۔

سُست اُونٹ کو جلدی دوڑایا۔ ایک شخص پیچھے سے آ پہنچا اور اپنے پاس موجود چھڑی سے میرے اونٹ کو ایک کونچا لگایا (چھڑی چھوئی)۔ تو میرا اُونٹ اس قدر تیز چلنے لگا کہ دیکھنے والے نے ایسا عمدہ اونٹ نہ دیکھا ہوگا۔ جب میں نے توجہ کی تو میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے جابر! کس چیز نے تجھ کو تیز کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری شادی ابھی ابھی ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے کنواری سے شادی کی یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: کنواری لڑکی سے کیوں نہ شادی کی؟ تو اُسے کھلاتا اور وہ تجھے کھلاتی۔ جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے داخل ہونا چاہا۔ آپ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ ہم رات کو یعنی شام کو داخل ہوں گے تاکہ پراگندہ بالوں والی کنگھی کر لے اور اُسترہ لے لے۔ وہ عورت جس کا شوہر باہر گیا ہوا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: جب تو جائے گا تو پھر جماع ہی جماع ہوگا۔

(۳۶۴۱) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَجِيْدِ الثَّقَفِيَّ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَاَبْطَاَ بِيْ جَمَلِيْ فَاَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ يَا جَابِرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا شَاْنُكَ قُلْتُ اَبْطَاَ بِيْ عَلَيَّ جَمَلِيْ وَاَعْيٰى فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ فَحَجَنَهُ بِمِحْجَنِهٖ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ اَكُفُّهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَزَوَّجْتَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قُلْتُ اِنَّ لِيْ اَخَوَاتٍ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ امْرَاَةً تَجْمَعُهُنَّ وَ تَمْشُطُهُنَّ وَ تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ قَالَ اَمَا اِنَّكَ قَادِمٌ فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ

(۳۶۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلا اور میرے اُونٹ نے مجھے پیچھے کر دیا تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے فرمایا: اے جابر! میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا: میرے اُونٹ نے دیر لگائی اور مجھے تھکا دیا' تو میں پیچھے رہ گیا۔ آپ اُترے اور اسے اپنی چھڑی سے کونچا دیا۔ پھر فرمایا: سوار ہو۔ میں سوار ہوا تو میں نے دیکھا کہ اُونٹ اس قدر تیز ہوا کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ (کے اونٹ) سے آگے بڑھ جانے سے روکتا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے شادی کر لی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کنواری سے یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا: نہیں بلکہ بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: تو نے کنواری لڑکی سے شادی کیوں نہ کی تم اُس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی میں نے عرض کیا: میری بہنیں ہیں' میں نے یہ پسند کیا کہ میں ایسی عورت سے شادی کروں جو اُنہیں اکٹھا رکھے' کنگھی کرے اور ان کی نگرانی

قَالَ اَتَبِيْعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّىْ بِاُوْقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْتُ الْمَسْجِدَ فَوَجَدْتُهٗ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْاٰنَ حِيْنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ وَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَزِنَ لِىْ اُوْقِيَّةً فَوَزَنَ لِىْ بِلَالٌ فَاَرْجَحَ فِى الْمِيْزَانِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ ادْعُ لِىْ جَابِرًا فَدُعِيْتُ فَقُلْتُ الْاٰنَ يَرُدُّ عَلَىَّ الْجَمَلَ وَلَمْ يَكُنْ شَىْءٌ اَبْغَضَ اِلَىَّ مِنْهُ فَقَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَ لَكَ ثَمَنُهٗ۔

رکھے۔آپ نے فرمایا: تم پہنچنے والے ہو۔ جب تم گھر پہنچ جاؤ گے تو پھر جماع ہی جماع ہوگا۔ پھر فرمایا: کیا تم اپنا اُونٹ فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! تو آپ نے مجھ سے وہ اُونٹ ایک اوقیہ چاندی کے عوض خرید لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور میں صبح پہنچا۔ میں مسجد کی طرف آیا تو آپ کو مسجد کے دروازہ پر موجود پایا۔ آپ نے فرمایا: تو اب آیا ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے فرمایا: اپنا اُونٹ چھوڑ دے۔ (مسجد میں) داخل ہو اور رکعتیں نماز (نفل) ادا کر۔ کہتے ہیں میں داخل ہوا' نماز ادا کی پھر واپس آیا تو آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ مجھے ایک اوقیہ چاندی تول دے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مجھے وزن کر دیا اور وزن کرنے میں جھکاؤ کے ساتھ تولا۔ کہتے ہیں میں چلا۔ جب میں نے پیٹھ پھیری تو آپ نے فرمایا: جابر کو میرے پاس بلا لاؤ۔ پس مجھے بلایا گیا تو میں نے (دل میں) کہا کہ آپ میرا اُونٹ مجھے واپس کر دیں گے اور کوئی چیز (مجھے) اُس سے زیادہ ناپسند نہ تھی۔ تو آپ نے فرمایا: اپنا اُونٹ لے اور اُس کی قیمت بھی تیرے لیے ہے۔

(۳۶۴۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ نَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِىْ قَالَ نَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِىْ مَسِيْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ اِنَّمَا هُوَ فِىْ اُخْرَيَاتِ النَّاسِ قَالَ فَضَرَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ نَخَسَهٗ اُرَاهُ قَالَ بِشَىْءٍ كَانَ مَعَهٗ قَالَ فَجَعَلَ بَعْدَ ذَالِكَ يَتَقَدَّمُ النَّاسَ يُنَازِعُنِىْ حَتّٰى اِنِّىْ لَاَ كُفُّهٗ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَ اللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَكَذَا وَ اللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قَالَ قُلْتُ هُوَ لَكَ قَالَ وَ قَالَ لِىْ اَتَزَوَّجْتَ بَعْدَ اَبِيْكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ثَيِّبًا اَمْ بِكْرًا قَالَ قُلْتُ ثَيِّبًا قَالَ فَهَلَّا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُضَاحِكُكَ وَ تُضَاحِكُهَا وَ تُلَاعِبُكَ وَ تُلَاعِبُهَا قَالَ

(۳۶۴۲)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور میں اپنے پانی لانے والے اُونٹ پر سوار تھا اور وہ سب لوگوں سے پیچھے تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُسے مارا یا کونچا دیا۔ میرا گمان ہے کہ اپنے پاس موجود کسی چیز سے۔ پس اِس کے بعد وہ لوگوں سے آگے بڑھنے لگا اور مجھ سے لڑتا تھا اور میں اُسے روکتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اسے مجھے اتنے اتنے (دام) کے عوض بیچتا ہے؟ اللہ تجھے بخش دے گا۔ میں نے عرض کیا: یہ آپ کا ہے اے اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے فرمایا: کیا تو اتنی اتنی قیمت کے عوض یہ اُونٹ مجھے بیچتا ہے اور اللہ تجھے بخش دے۔ میں نے عرض کیا وہ آپ کا ہے اور پھر آپ نے مجھے فرمایا: کیا تو نے اپنے والد کے بعد شادی کی ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: بیوہ سے یا کنواری سے؟ میں نے عرض کیا: بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا: تو نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی۔ وہ تجھے ہنساتی اور تو اُسے ہنساتا اور وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اُس

اَبُوْ نَضْرَةَ وَ کَانَتْ کَلِمَةً یَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ کَذَا وَ کَذَا وَ اللّٰهُ یَغْفِرُلَكَ۔

سے کھیلتا۔ ابونضرہ نے کہا کہ یہ کلمہ مسلمانوں کا تکیہ کلام ہو گیا کہ تو اس طرح کر' اللہ تجھے بخش دے گا۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ مجلس نکاح کا زیادہ اہتمام کرنا شریعت میں مطلوب نہیں۔ باکرہ و کنواری عورت سے شادی کرنا افضل ہے۔ شوہر کو اپنی بیوی سے کھیل کود' ہنسی مذاق' خوش طبعی اور اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ ہر وقت کوڑا اُٹھا کر غصہ میں رہنا مناسب نہیں۔ بڑوں کو چھوٹوں کے احوال پوچھتے رہنا چاہیے۔

۶۴۰: باب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَآءِ

باب: عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بیان میں

(۳۶۴۳) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ لَّنْ تَسْتَقِیْمَ لَكَ عَلٰی طَرِیْقَةٍ فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ بِهَا اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَبِهَا عِوَجٌ وَّاِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهَا کَسَرْتَهَا وَ کَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

(۳۶۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کو پسلی کی ہڈی سے پیدا کیا گیا ہے اور تجھ سے کبھی سیدھی نہیں چل سکتی۔ پس اگر تو اس سے نفع اُٹھانا چاہتا ہے تو اُٹھا لے اور اس کا ٹیڑھا پن (اپنی جگہ) قائم رہے گا اور اگر تو نے اسے سیدھا کرنا چاہا تو اُسے توڑ دے گا اور اس کا توڑنا اسے طلاق دینا ہے۔

(۳۶۴۴) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ مَیْسَرَةَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْیَتَکَلَّمْ بِخَیْرٍ اَوْ لِیَسْکُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ خَیْرًا فَاِنَّ الْمَرْاَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِیْمُهٗ کَسَرْتَهٗ وَاِنْ تَرَکْتَهٗ لَمْ یَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَآءِ۔

(۳۶۴۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُس کے لیے ضروری ہے کہ جب کوئی اَمر پیش آئے تو چاہیے کہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے اور عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو کیونکہ عورت پسلی کی ہڈی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی میں اُوپر کا حصہ زیادہ ٹیڑھا ہے اگر تو اسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ لے گا اور اگر تو نے اسے چھوڑ دیا تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی۔ (پس چاہیے کہ) عورتوں کے ساتھ خیر خواہی کرو۔

(۳۶۴۵) وَحَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُوْسَی الرَّازِیُّ قَالَ نَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا عَبْدُالْحَمِیْدِ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَفْرُكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ کَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِیَ مِنْهَا اٰخَرَ اَوْ قَالَ غَیْرَهٗ۔

(۳۶۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مؤمن مرد کسی مؤمن عورت کو دشمن نہ رکھے۔ اگر کوئی ایک عادت اُسے ناپسند ہو گی تو اُس کی دوسری عادت سے خوش ہو جائے گا یا اس کے علاوہ اور کچھ فرمایا۔

(۳۶۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ

(۳۶۴۶) اِن اسناد سے بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ

نَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا عِمْرَانُ بْنُ اَبِيْ اَنَسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی ہے۔

۶۴۱: باب لَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ

باب: اگر حوا نہ ہوتیں تو قیامت تک کوئی عورت اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی

(۳۶۴۷)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا يُوْنُسَ مَوْلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

(۳۶۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت زندگی بھر اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔

(۳۶۴۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا بَنُوْ اِسْرَآئِيْلَ لَمْ يَخْبُثِ الطَّعَامُ وَلَمْ يَخْنَزِ اللَّحْمُ وَلَوْ لَا حَوَّآءُ لَمْ تَخُنْ اُنْثٰى زَوْجَهَا الدَّهْرَ۔

(۳۶۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کھانا خراب نہ ہوتا اور نہ گوشت بدبودار ہوتا اور اگر حوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت زندگی بھر اپنے خاوند سے خیانت نہ کرتی۔

۶۴۲: باب خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ

باب: دُنیا کی بہترین متاع نیک بیوی کا ہونا کے بیان میں

(۳۶۴۹)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ نَا حَيْوَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَ خَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ۔

(۳۶۴۹) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دُنیا متاع یعنی سامان ہے اور دُنیا کا بہترین مال و متاع نیک بیوی ہے۔

۶۴۳: باب الْوَصِيَّةِ بِالنِّسَاءِ

باب: عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کے بیان میں

(۳۶۵۰)وَحَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ

(۳۶۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورت پسلی کی ہڈی کی طرح ہے۔ جب تو اُسے سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ بیٹھے گا اور اگر تو نے

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَرْاَةَ كَالضِّلَعِ اِذَا ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا وَاِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا وَ فِيْهَا عِوَجٌ۔ اسے چھوڑ دیا تو اس سے نفع حاصل کر سکے گا اور اس میں ٹیڑھا پن رہے گا۔

(۳۶۵۱)وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَا هُمَا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ سَوَآءً۔ (۳۶۵۱)اِس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب کی احادیث مبارکہ میں مردوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ اچھا سلوک اختیار کریں۔ اگر اُن سے کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو درگزر کریں۔ بات بات پر ڈانٹنا' زدوکوب کرنا وغیرہ مناسب نہیں اور یہ کہ انہیں عورت ہی رہنے دیں' مرد بنانے کی کوشش نہ کریں۔

کتاب الطلاق

۶۴۴: باب تَحْرِيْمِ طَلَاقِ الْحَائِضِ بِغَيْرِ رِضَاهَا وَاَنَّهُ لَوْ خَالَفَ وَقَعَ الطَّلَاقُ وَ يُؤْمَرُ بِرَجْعَتِهَا

باب: حائضہ عورت کو اس کی رضامندی کے بغیر طلاق دینے کی حرمت اور اگر کوئی طلاق دے دے تو طلاق واقع ہوگئی اور مرد کو رجوع کرنے کا حکم دینے کے بیان میں

(۳۶۵۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ اِنْ شَآءَ اَمْسَكَ بَعْدُ وَاِنْ شَآءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ۔

(۳۶۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اپنی بیوی کو اس حال میں طلاق دی کہ وہ حائضہ تھیں تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: ان کو حکم دو کہ وہ رجوع کر لیں پھر وہ اسی حالت میں رہے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر حائضہ ہو جائے پھر پاک ہو جائے پھر اس کے بعد اگر چاہیں روک رکھیں اور اگر چاہیں تو طلاق دے دیں۔ اس سے پہلے کہ اُن کو چھوئیں تو یہی وہ عدت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کیلئے حکم دیا ہے جنہیں طلاق دی گئی ہو۔

(۳۶۵۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ قُتَيْبَةُ نَا لَيْثٌ وَّقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَةً لَّهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً فَاَمَرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا فَاِنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِيْنَ تَطْهُرَ مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ وَ زَادَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ وَ

(۳۶۵۳) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی' ایک طلاق۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا پھر وہ اس سے رُکے رہے یہاں تک کہ وہ پاک ہوگئی پھر انہی کے پاس حیض آیا' دوسرا حیض پھر اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ وہ پاک ہوگئی اپنے حیض سے۔ پس اگر وہ اسے طلاق دینے کا ارادہ کرتے تو اسے طلاق دیتے' جب وہ پاک ہوئی جماع کرنے سے پہلے۔ پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے' اُن کیلئے جن عورتوں کو طلاق دی گئی ہو اور ابن رمح نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ عبداللہ سے جب اس بارے میں پوچھا جاتا تو فرماتے کہ اگر تو نے اپنی بیوی کو ایک یا دو مرتبہ طلاق دی

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ اِذَا سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ لِاَحَدِهِمْ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَنِيْ بِهٰذَا وَ اِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَ عَصَيْتَ اللّٰهَ فِيْمَا اَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ قَالَ مُسْلِمٌ جَوَّدَ اللَّيْثُ فِيْ قَوْلِهٖ تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً۔

تھی۔(تو تم رجوع کر سکتے ہو) کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہی حکم دیا تھا اگر تو نے تین طلاقیں دیں تو تجھ پر حرام ہوگئی۔ یہاں تک کہ تیرے علاوہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے اور تو نے اللہ کی نافرمانی کی جو اُس نے تجھے تیری بیوی کی طلاق کے متعلق حکم دیا۔ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: لیث اپنے قول تَطْلِيْقَةً وَّاحِدَةً میں زیادہ مضبوط ہے۔

(۳۶۵۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَدَعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ اَنْ يُّجَامِعَهَا اَوْ يُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ قُلْتُ لِنَافِعٍ مَّا صُنِعَتِ التَّطْلِيْقَةُ قَالَ وَاحِدَةٌ اعْتُدَّ بِهَا۔

(۳۶۵۴)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو زمانہ رسول اللہ ﷺ میں حالت حیض میں طلاق دی پھر عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اُسے حکم دو کہ وہ رجوع کر لے۔ پھر اُسے چھوڑ دے یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر اُسے دوسرا حیض آئے جب وہ پاک ہو جائے تو اُسے طلاق دو۔ اس سے جماع کرنے سے پہلے یا اُسے روکے رکھو۔ یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ نے ان عورتوں کو حکم دیا ہے جنہیں طلاق دی گئی ہو۔ عبیداللہ نے کہا: میں نے نافع سے کہا کہ اس طلاق کا کیا ہوا جو عدت کے وقت دی گئی تھی۔ تو انہوں نے کہا: ایک شمار کی گئی۔

(۳۶۵۵)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ عُبَيْدِ اللّٰهِ لِنَافِعٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ رِوَايَتِهٖ فَلْيَرْجِعْهَا وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلْيُرَاجِعْهَا۔

(۳۶۵۵)ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۳۶۵۶)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُوْلُ اَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا وَاحِدَةً اَوِ

(۳۶۵۶)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ نے حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔ پھر اسے چھوڑے رکھے یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آئے۔ پھر بھی اسے چھوڑے رکھے۔ یہاں تک کہ پاک ہو جائے پھر اُس کو چھونے سے پہلے طلاق دیدے۔ پس یہ وہ عدت ہے جس کا اللہ عزوجل نے ان عورتوں کو حکم دیا ہے جنہیں طلاق دی گئی ہو۔ نافع کہتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اُس آدمی کے بارے میں پوچھا جاتا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی ہوتی تو وہ

اثْنَتَيْنِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا وَاَمَّا اَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيْمَا اَمَرَكَ بِهٖ مِنْ طَلَاقِ امْرَاَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ۔

فرماتے: تو نے ایک طلاق دی یا دو؟ اور رسول اللہ ﷺ نے اُسے حکم دیا رجوع کرنے کا پھر اسے چھوڑے رکھا یہاں تک کہ اُسے دوسرا حیض آئے۔ پھر اُسے چھوڑ دے یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر اُسے چھونے سے پہلے طلاق دے اور اگر تو نے اسے تین طلاقیں (اکٹھی) دے دیں تو تو نے اپنے ربّ کی نافرمانی کی اس حکم میں جو اُس نے تجھے تیری بیوی کو طلاق دینے کے بارے میں دیا اور وہ تجھ سے بائنہ (جدا) ہو جائے گی۔

(۳۶۵۷)وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدٌ وَّهُوَ ابْنُ اَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ اَنَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِيْ وَهِيَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ حَيْضَةً مُّسْتَقْبَلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتِيْ طَلَّقَهَا فِيْهَا فَاِنْ بَدَالَهٗ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِّنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا قَالَ فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً فَحُسِبَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللّٰهِ كَمَا اَمَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۶۵۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے۔ پھر فرمایا: اُسے حکم دو کہ وہ رجوع کر لے یہاں تک کہ آنے والا حیض آئے۔ سوائے اس حیض کے جس میں اُسے طلاق دی گئی۔ پس اگر مناسب سمجھیں کہ اسے طلاق دینی ہے تو چاہیے کہ اسے چھونے سے پہلے حیض سے پاکی کی حالت میں طلاق دے۔ پس یہ طلاق عدت کے لیے ہوگی جیسا کہ اللہ نے حکم دیا ہے اور عبداللہ نے اُسے طلاق دے دی تھی۔ پھر (ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر رجوع کر لیا تھا۔

(۳۶۵۸)وَحَدَّثَنِيْهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهٖ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحُسِبَتْ لَهَا التَّطْلِيْقَةُ الَّتِيْ طَلَّقْتُهَا۔

(۳۶۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ پھر میں نے اس سے رجوع کر لیا اور اس بیوی کے لیے وہ طلاق بھی شمار ہوئی جو میں نے اسے دی تھی۔

(۳۶۵۹)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالُوْا نَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلٰى آلِ طَلْحَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَآئِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا۔

(۳۶۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا: اُسے رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر چاہیے کہ حالت طہر یا حمل میں طلاق دے۔

(۳۶۶۰)وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ

(۳۶۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

الْاَوْدِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ حَيْضَةً اُخْرٰى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقْ بَعْدُ اَوْ يُمْسِكْ۔

انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے حکم دو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔ یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے دوسرا حیض آئے پھر پاک ہو پھر اُس کے بعد طلاق دے یا روک لے۔

(۳۶۶۱)وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ مَكَثْتُ عِشْرِيْنَ سَنَةً يُحَدِّثُنِي مَنْ لَا اَتَّهِمُ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلٰثًا وَهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا فَجَعَلْتُ لَا اَتَّهِمُهُمْ وَلَا اَعْرِفُ الْحَدِيْثَ حَتّٰى لَقِيْتُ اَبَا غَلَّابٍ يُوْنُسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبَتٍ فَحَدَّثَنِي اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَحَدَّثَهٗ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ تَطْلِيْقَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَاُمِرَ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ اَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ قَالَ فَمَهْ اَوَ اِنْ عَجَزَ وَ اسْتَحْمَقَ۔

(۳۶۶۱) حضرت ابن سیرینؒ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا رہا۔ ایک راوی کی روایت پر جسے میں متہم نہیں کرتا ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے دیں تو انہیں حکم دیا گیا کہ وہ اس سے رجوع کر لیں۔ میں جھوٹ سے بچنا چاہتا تھا اور میں یہ حدیث نہیں جانتا تھا۔ یہاں تک کہ میں ابو غلاب یونس بن جبیر باہلی سے ملا اور وہ حافظہ والا تھا۔ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس نے ابن عمرؓ سے پوچھا تو انہوں نے اس سے بیان کیا کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اس حال میں کہ وہ حائضہ تھی تو اسے رجوع کرنے کا حکم دیا گیا۔ میں نے کہا: کیا یہ طلاق اُس پر شمار ہوگی؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ کیا میں عاجز ہو گیا ہوں یا احمق۔

(۳۶۶۲)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ۔

(۳۶۶۲) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا۔

(۳۶۶۳)وَحَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يُّرَاجِعَهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِّنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَّقَالَ يُطَلِّقُهَا فِي قُبُلِ عِدَّتِهَا۔

(۳۶۶۳) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا۔ یہاں تک کہ اُسے طہر میں طلاق دے، جماع کیے بغیر اور عدت کے شروع میں طلاق دے دیں۔

(۳۶۶۴)وَحَدَّثَنِي يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۳۶۶۴) حضرت یونس بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ ایک آدمی نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہے تو انہوں نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ عبداللہ بن

عَنْهُمَا رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَاِنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ فَاَتٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّرْجِعَهَا ثُمَّ تَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَهِیَ حَآئِضٌ اَیَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِیْقَةِ قَالَ فَمَهْ اَوْ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا تو آپ نے رجوع کرنے کا حکم دیا اور وہ عورت پھر دوبارہ عدت شروع کرے۔ راوی کہتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: جب کوئی آدمی اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دے تو کیا وہ طلاق شمار کی جائے گی؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں! کیا وہ عاجز ہو گیا ہے یا احمق جو شمار نہ کرے۔

(۳۶۶۵)وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ نَا سَمِعْتُ یُوْنُسَ بْنَ جُبَیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَآئِضٌ فَاَتٰی عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَاِنْ شَآءَ فَلْیُطَلِّقْهَا قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَفَتَحْتَسِبُ بِهَا فَقَالَ مَا یَمْنَعُهٗ اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

(۳۶۶۵) حضرت یونس بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہیے کہ اس سے رجوع کرے جب پاک ہو جائے۔ اگر چاہے تو اسے طلاق دے دے۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے اس طلاق کو شمار بھی کیا؟ تو انہوں نے کہا: اس میں کیا مانع موجود ہے؟ کیا تم ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عاجز یا احمق خیال کرتے ہو۔

(۳۶۶۶)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ امْرَاَتِهِ الَّتِیْ طَلَّقَ قَالَ طَلَّقْتُهَا وَهِیَ حَآئِضٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعُمَرَ فَذَكَرَهٗ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا فَاِذَا طَهُرَتْ فَلْیُطَلِّقْهَا لِطُهْرِهَا قَالَ فَرَاجَعْتُهَا ثُمَّ طَلَّقْتُهَا لِطُهْرِهَا قُلْتُ فَاعْتَدَدْتَّ بِتِلْكَ التَّطْلِیْقَةِ الَّتِیْ طَلَّقْتَ وَهِیَ حَآئِضٌ قَالَ مَالِیْ لَا اَعْتَدُّبِهَا وَاِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ۔

(۳۶۶۶) حضرت انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اُن کی اُس بیوی کے متعلق پوچھا جسے انہوں نے طلاق دی تھی۔ تو انہوں نے کہا میں نے اُسے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ پھر میں نے اس کا ذکر عمر رضی اللہ عنہ سے کیا اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے فرمایا: اُسے حکم دو کہ وہ رجوع کر لے۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کو طہر کی وجہ سے طلاق دے۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا: کیا آپ نے وہ طلاق شمار کی تھی جو آپ نے حالت حیض میں دی تھی؟ انہوں نے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں اسے شمار نہ کرتا؟ کیا میں عاجز اور احمق ہو گیا ہوں۔

(۳۶۶۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَنَسٍ

(۳۶۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَآئِضٌ فَاَتٰی عُمَرُ النَّبِیَّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ اِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ اَفَحَسِبْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ۔

کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: اُسے رجوع کرنے کا حکم دو۔ پھر جب وہ پاک ہو جائے تو طلاق دیدے۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی تھی؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔

(۳٦٦۸)وَحَدَّثَنِيْهِ يَحْيَی بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِهِمَا لِيَرْجِعْهَا وَ فِیْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ قُلْتُ لَهُ اَتَحْتَسِبُ بِهَا قَالَ فَمَهْ۔

(۳٦٦۸) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ راوی کہتا ہے میں نے اُن سے کہا کیا تم نے وہ طلاق شمار کی تھی؟ تو انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔

(۳٦٦۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا يُسْاَلُ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَآئِضًا فَقَالَ اَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَآئِضًا فَذَهَبَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُّرَاجِعَهَا قَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ يَزِيْدُ عَلٰی ذٰلِكَ لِاَبِيْهِ۔

(۳٦٦۹) ابن طاؤس رحمہ اللہ نے اپنے باپ سے روایت کی ہے انہوں نے سنا کہ ابن عمر سے اُس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو پہچانتا ہے؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ تو کہا اُس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی اور عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس بات کی خبر دی۔ آپ نے اُسے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ ابن طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے باپ سے نہیں سنی۔

(۳٦۷۰)حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَيْمَنَ مَوْلٰی عَزَّةَ يَسْئَلُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَاَبُو الزُّبَيْرِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَسْمَعُ ذٰلِكَ كَيْفَ تَرٰی فِیْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ حَآئِضًا فَقَالَ طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا امْرَاَتَهُ وَهِیَ حَآئِضٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِیَ حَآئِضٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا

(۳٦۷۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن عزہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا اور ابوالزبیر سن رہے تھے کہ جس آدمی نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی آپ اس کے بارے میں کیا حکم بیان کرتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی ہے۔ تو انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کرنے کا فرمایا اور کہا کہ جب وہ پاک ہو جائے تو چاہے طلاق دیدے چاہے روک لے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت

وَقَالَ اِذَا طَهُرَتْ فَلْیُطَلِّقْ اَوْ لِیُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَ قَرَاَ النَّبِیُّ ﷺ ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾۔

فرمائی: ﴿یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''اے نبی! جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دو تو اُنہیں اُن کی عدت کی ابتداء میں طلاق دو۔''

(۳۶۷۱)حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَ هٰذِهِ الْقِصَّةِ۔

(۳۶۷۱)اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۶۷۲) وَحَدَّثَنِیْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَیْمَنَ مَوْلٰی عُرْوَةَ یَسْاَلُ ابْنَ عُمَرَ وَ اَبُو الزُّبَیْرِ یَسْمَعُ بِمِثْلِ حَدِیْثِ حَجَّاجٍ وَ فِیْهِ بَعْضُ الزِّیَادَةِ قَالَ مُسْلِمٌ اَخْطَاَ حَیْثُ قَالَ مَوْلٰی عُرْوَةَ اِنَّمَا هُوَ مَوْلٰی عَزَّةَ۔

(۳۶۷۲)حضرت عبدالرحمٰن بن ایمن مولی عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے پوچھا گیا جبکہ ابوالزبیر سن رہے تھے۔ باقی حدیث حجاج کی طرح ہے اور اس میں بعض اضافہ بھی ہے۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ راوی نے مولی عروہ کہنے میں غلطی کی ہے حقیقتاً یہ مولی عزہ ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں حائضہ عورت کو طلاق دینے کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حائضہ کو طلاق دینا حرام ہے لیکن اگر کوئی آدمی ایسی حائضہ بیوی کو طلاق دے دے تو وہ واقع ہو جائے گی اور یہ آدمی گناہ گار ہوگا اور اس شخص کو طلاق سے رجوع کا حکم دیا جائے گا۔

۶۴۵: باب طَلَاقِ الثَّلَاثِ

باب: تین طلاقوں کے بیان میں

(۳۶۷۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ سَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَةً فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ قَدْ كَانَتْ لَهُمْ فِیْهِ اَنَاةٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَاهُ عَلَیْهِمْ فَاَمْضَاهُ عَلَیْهِمْ۔

(۳۶۷۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دورِ خلافت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو سال تک تین طلاق ایک ہی شمار کی جاتی تھیں۔ سو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اس حکم میں جس میں انہیں مہلت دی گئی تھی لوگوں نے جلدی شروع کر دی ہے۔ پس اگر ہم تین ہی نافذ کر دیں تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے تین طلاق ہی واقع ہو جانے کا حکم دیدیا۔

(۳۶۷۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَتَعْلَمُ اَنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ

(۳۶۷۴)حضرت ابن طاوس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ تین طلاق رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے تین سال تک ایک ہی کر دی جاتی تھیں تو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: جی ہاں۔

تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ ثَلَاثًا مِّنْ اِمَارَةِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا نَعَمْ۔

(۳۶۷۵)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ اَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ اَلَمْ يَكُنِ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبِيْ بَكْرٍ وَاحِدَةً فَقَالَ قَدْ كَانَ ذٰلِكَ فَلَمَّا كَانَ فِيْ عَهْدِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَتَايَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَاَجَازَهُ عَلَيْهِمْ۔

(۳۶۷۵)حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوالصہباء نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: اپنے دل سے یاد کر کے بتاؤ کیا تین طلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ایک نہ ہوتی تھیں؟ انہوں نے کہا: ایسے ہی تھا۔ جب زمانہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لوگوں نے پے در پے طلاقیں دینا شروع کر دیں تو آپ نے ان پر تین طلاق نافذ ہونے کا حکم دے دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں تین طلاق کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ جمہور علماء رحمہم اللہ اور فقہاء کے نزدیک تینوں طلاقیں اکٹھی دے دینا فعل حرام اور بدعت ہے اور اسی طرح دورِ حاضر کا معرکۃ الآراء مسئلہ یہ ہے کہ اگر تینوں طلاقیں اکٹھی دے دی جائیں تو کیا ایک طلاق ہوگی یا تین؟ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اور جمہور علمائے سلف وخلف کا اس بات پر اجماع ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاق دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی اور بیوی ان کے ذریعہ مغلظہ ہو جائے گی اور حلالہ شرعیہ کے بغیر پہلے شوہر کے لیے حلال نہیں ہو سکتی اور اس پر بیسیوں احادیث کتب احادیث میں موجود ہیں اور ویسے بھی تین کو ایک کہنا عقلمند آدمی کا کام نہیں۔ دورِ صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ میں بھی تین طلاقیں تین شمار کی جاتی تھیں۔ تفصیلی دلائل کتاب ''حدیث اور اہلحدیث'' میں موجود ہیں۔ تین طلاق کو ایک شمار کر کے بغیر حلالہ شرعیہ دوبارہ نکاح کرانا اور میاں بیوی بنا دینا ناجائز اور زنا ہے۔

۶۴۲: باب وُجُوْبِ الْكَفَّارَةِ عَلٰى مَنْ حَرَّمَ امْرَاَتَهٗ وَلَمْ يَنْوِ الطَّلَاقَ

باب: اُس آدمی پر کفارہ کے وجوب کے بیان میں جس نے اپنے اُوپر اپنی بیوی کو حرام کر لیا اور طلاق کی نیت نہیں کی

(۳۶۷۶)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي الدَّسْتَوَائِيَّ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ يَحْيَى بْنُ كَثِيْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ يَقُوْلُ فِي الْحَرَامِ يَمِيْنٌ يُكَفِّرُهَا وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾۔

(۳۶۷۶)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب کوئی اپنی بیوی سے قسم کے ساتھ کہے کہ تو (مجھ پر) حرام ہے تو اس کا کفارہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ تحقیق! تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بہترین نمونہ ہے۔

(۳۶۷۷)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بِشْرٍ الْحَرِيْرِيُّ قَالَ نَا

(۳۶۷۷)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب آدمی

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ اَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَاَتَهُ فَهِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا وَ قَالَ ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾۔

اپنی بیوی کو اپنے اُوپر حرام کرے تو یہ قسم ہے اور اس کا کفارہ لازم ہوگا اور کہا: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(۳۶۷۸) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَطَاءٌ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُخْبِرُ اَنَّهُ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُخْبِرُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا قَالَتْ فَتَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا مَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَلْتَقُلْ اِنِّي اَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ اَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهُ فَنَزَلَ ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (اِلٰى قَوْلِهِ) اِنْ تَتُوْبَا﴾ لِعَائِشَةَ وَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا ﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

(۳۶۷۸) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرتے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے۔ پس میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے اس بات پر اتفاق کیا کہ جب ہم میں سے کسی کے پاس بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں تو وہ یہ کہے کہ میں آپ سے مغافیر (پیاز کی ایک قسم) کی بُو پاتی ہوں۔ کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ ان میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لے گئے تو اُس نے آپ سے یہی کہا تو آپ نے فرمایا بلکہ میں نے تو زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس شہد پیا ہے اور آئندہ ہرگز نہ پیوں گا تو یہ آیت اُتری: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ (اِلٰى قَوْلِهِ) اِنْ تَتُوْبَا﴾ ''اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ اپنے اوپر اُس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جسے اللہ نے آپ کیلئے حلال رکھا ہے'' اور فرمایا: یہ دونوں عائشہ و حفصہ رضی اللہ عنہما اگر توبہ کر لیں تو ان کے دل جھک گئے اور یہ جو فرمایا: ﴿وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات اپنی بعض ازواج سے چپکے سے کہی'' اس سے مقصود یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: بلکہ میں نے شہد پیا ہے۔

(۳۶۷۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَ الْعَسَلَ فَكَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ دَارَ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُوْ مِنْهُنَّ فَدَخَلَ عَلَى حَفْصَةَ فَاحْتَبَسَ عِنْدَهَا اَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ فَسَاَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لِي اَهْدَتْ لَهَا امْرَاَةٌ مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ فَسَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهُ شَرْبَةً فَقُلْتُ اَمَا وَ اللّٰهِ لَنَحْتَالَنَّ لَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ

(۳۶۷۹) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند کرتے تھے۔ آپ جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تو اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کے پاس چکر لگاتے اور اُن کے پاس تشریف لایا کرتے۔ ایک دن حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور معمول سے زیادہ دیر تک اُن کے پاس ٹھہرے رہے۔ میں نے اس بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ ان کی قوم کی ایک عورت نے ان کو شہد کی ایک کپی ہدیہ بھیجی تھی۔ جو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا ہے۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم میں آپ سے ایک حیلہ کروں گی اور میں نے اس کا سودہ رضی اللہ عنہا سے ذکر کیا اور میں نے کہا

لِسَوْدَةَ وَ قُلْتُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ سَيَدْنُوْ مِنْكِ فَقُوْلِیْ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ لَا فَقُوْلِیْ لَهٗ مَا هٰذِهِ الرِّيْحُ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَشْتَدُّ عَلَيْهِ اَنْ يُّوْجَدَ مِنْهُ الرِّيْحُ فَاِنَّهٗ سَيَقُوْلُ لَكِ سَقَتْنِیْ حَفْصَةُ شَرْبَةَ عَسَلٍ فَقُوْلِیْ لَهٗ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ وَ سَاَقُوْلُ ذٰلِكَ لَهٗ وَ قُوْلِيْهِ اَنْتِ يَا صَفِيَّةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰی سَوْدَةَ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ وَالَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَقَدْ كِدْتُّ اَنْ اُبَادِيَهٗ بِالَّذِیْ قُلْتِ لِیْ وَاِنَّهٗ لَعَلَی الْبَابِ فَرَقًا مِنْكِ فَلَمَّا دَنٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَلْتَ مَغَافِيْرَ قَالَ لَا قَالَتْ فَمَا هٰذِهِ الرِّيْحُ قَالَ سَقَتْنِیْ حَفْصَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا شَرْبَةَ عَسَلٍ قَالَتْ جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَیَّ قُلْتُ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ دَخَلَ عَلٰی صَفِيَّةَ فَقَالَتْ مِثْلَ ذٰلِكَ فَلَمَّا دَخَلَ عَلٰی حَفْصَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اَسْقِيْكَ مِنْهُ قَالَ لَا حَاجَةَ لِیْ بِهٖ قَالَتْ تَقُوْلُ سَوْدَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ قَالَتْ قُلْتُ لَهَا اسْكُتِیْ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ بِهٰذَا سَوَآءً۔

کہ جب آپ تمہارے پاس تشریف لائیں اور تمہارے قریب ہوں تو تم آپ سے کہنا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے۔پس اگر آپ تجھ سے کہیں کہ نہیں تو تم آپ سے کہنا یہ بدبُو کیسی ہے؟ اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے آپ سے بدبُو آنا سخت ناپسند تھا۔ پس اگر آپ تجھے یہ کہیں کہ مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے تو تم آپ کو یہ کہو کہ شہد کی مکھی نے عرفط درخت کا رس چوسا ہے۔(اسی درخت کی مغافیر بنتی تھی) میں بھی آپ کو یہی کہوں گی اور تم بھی' اے صفیہ یہی کہنا۔ پس جب آپ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے' فرماتی ہیں کہ سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں تحقیق ارادہ کیا کہ میں آپ کو وہی بات کہوں جو تم نے مجھے کہی تھی۔ اس حال میں کہ آپ دروازہ پر ہی ہوں۔تجھ سے ڈرتے ہوئے۔ پس رسول اللہ ﷺ قریب تشریف لائے تو اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے مغافیر کھایا ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ انہوں نے عرض کیا: یہ بدبُو کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا: حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے شہد کا شربت پلایا ہے۔انہوں نے کہا کہ شہد کی مکھیوں نے عرفط کے درخت سے رس لیا ہوگا۔ پس جب آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی آپ ﷺ سے اسی طرح کہا۔ پھر آپ ﷺ صفیہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی آپ کو اسی طرح کہا۔ جب آپ حفصہ کے ہاں تشریف لائے تو اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا میں آپ کو اس (شہد) سے پلاؤں؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس کی ضرورت و حاجت نہیں ہے۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سودہ نے سبحان اللہ کہا! اللہ کی قسم ہم نے آپ کو شہد سے روک دیا ہے۔ میں نے اُن سے کہا: خاموش رہو۔ آگے ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۳۶۸۰)وَحَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۶۸۰)ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اپنی بیوی کو اپنے اُوپر حرام کر لینے کے الفاظ استعمال کرنے والے کے بارے میں حکم بیان کیا گیا ہے تو علماء کہتے ہیں کہ اس قول کے متکلم سے اسکی نیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اگر اُس نے ایلاء' ظہار' ایک طلاق یا تین طلاق کی نیت کی ہو تو اس کا اعتبار کیا جائیگا اور اگر اس نے کچھ بھی نیت نہ کی ہو تو اس سے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جائیگی۔ البتہ

دوصورتوں میں اس کی نیت کا اعتبار نہ کیا جائے گا۔ایک تو یہ کہ وہ دعویٰ کرے کہ میں نے جھوٹ بولا تھا دوسرے یہ کہ وہ دو طلاقوں کی نیت کرے تو ان دونوں صورتوں میں ایک طلاق بائن واقع ہوگی۔

۶۴۷: باب بَيَانِ اَنَّ تَخْيِيْرَهُ لِامْرَاَتِهٖ لَا يَكُوْنُ طَلَاقًا اِلَّا بِالنِّيَّةِ

باب: اپنی بیوی کو اختیار دینے کے بیان میں اور یہ کہ اس سے طلاق نہیں واقع ہوتی جب تک نیت نہ ہو

(۳۶۸۱)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَبِيْ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ قَالَ ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًاo وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ قَالَتْ قُلْتُ فِيْ اَيِّ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ۔

(۳۶۸۱)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن کے بارے میں اختیار دینے کا حکم دیا گیا تو آپ نے مجھ سے شروع کیا اور فرمایا کہ میں تجھے ایک معاملہ ذکر کرنے والا ہوں۔پس تم پر لازم ہے کہ جلدی نہ کر یہاں تک کہ تو اپنے والدین سے مشورہ کرلے اور آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی بھی آپ سے جدائی کا مشورہ نہیں دیں گے۔کہتی ہیں پھر آپ نے فرمایا: اللہ نے فرمایا ہے: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًاo وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ ''اے نبی! اپنی بیویوں سے کہہ دو کہ اگر تم دُنیا کی زندگی اور اُس کی آرائش کا ارادہ رکھتی ہو تو آؤ میں تمہیں آرام کی چیزیں اور عمدہ سامان دے دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور قیامت کی عافیت کی طلبگار ہو تو اللہ نے تم میں سے نیک عورتوں کے لیے اجرِ عظیم تیار کر رکھا ہے۔'' میں نے عرض کیا کہ اس میں کونسی بات ہے جس کے بارے میں مَیں اپنے والدین سے مشورہ کروں۔ میں تو اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کی عافیت کی طلبگار رہوں۔فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی ازواج رضی اللہ عنہن نے بھی اسی طرح کہا جو میں نے کہا تھا۔

(۳۶۸۲)حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاْذِنُنَا اِذَا كَانَ فِيْ يَوْمِ الْمَرْاَةِ مِنَّا بَعْدَ مَا نَزَلَتْ ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِيْ اِلَيْكَ

(۳۶۸۲)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اجازت لیتے تھے جب ہم میں سے کسی عورت کا دن ہوتا۔ ﴿تُرْجِيْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُؤْوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ﴾ کے نازل ہونے کے بعد۔تو ان سے معاذہ نے کہا: تم رسول اللہ صلی اللہ

مَنْ تَشَآءُ﴾ فَقَالَتْ لَهَا مُعَاذَةُ فَمَا كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَاذَنَكِ قَالَتْ كُنْتُ اَقُوْلُ اِنْ كَانَ ذٰلِكَ اِلَيَّ لَمْ اُوْثِرْ اَحَدًا عَلٰى نَفْسِيْ۔

علیہ وسلم کو کیا کہتی تھیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تجھ سے اجازت طلب کرتے تھے؟ کہا: میں کہتی تھی اگر یہ معاملہ میرے سپرد ہوتا تو میں اپنی ذات پر کسی کو ترجیح نہ دیتی۔

(۳۶۸۳)وَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ اَنَا عَاصِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۶۸۳) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۳۶۸۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ نَا عَبْثَرٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَتْ عَآئِشَةُ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نَعُدَّهٗ طَلَاقًا۔

(۳۶۸۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا تو ہم نے اُس اختیار کو طلاق شمار نہیں کیا۔

(۳۶۸۵)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ مَا اُبَالِيْ خَيَّرْتُ امْرَاَتِيْ وَاحِدَةً اَوْ مِائَةً اَوْ اَلْفًا بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِيْ وَلَقَدْ سَاَلْتُ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ قَدْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَكَانَ طَلَاقًا۔

(۳۶۸۵) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے اس بات سے پرواہ نہیں ہے کہ میں اپنی بیوی کو ایک یا سو یا ہزار مرتبہ اختیار دوں جبکہ وہ مجھے پسند کر چکی ہو اور میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا تو کیا یہ طلاق ہو گئی تھی؟ (اظہارِ تعجب کیا یعنی نہیں ہوئی تھی)۔

(۳۶۸۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَ نِسَآءَهٗ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

(۳۶۸۶) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کو اختیار دیا جو کہ طلاق نہ (شمار) ہوئی۔

(۳۶۸۷) وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ وَ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهٗ طَلَاقًا۔

(۳۶۸۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ کو ہی پسند کیا۔ تو یہ طلاق شمار نہ کی گئی۔

(۳۶۸۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعْدُدْهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

(۳۶۸۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اختیار دیا تو ہم نے آپ ہی کو پسند کیا۔ آپ نے اُسے کچھ بھی (طلاق) شمار نہ کیا۔

(۳۶۸۹)حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ

(۳۶۸۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح اس سند سے بھی

ابْنُ زَكَرِيَّا قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَآئِشَةَ وَعَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ بِمِثْلِهٖ۔

یہ حدیث مروی ہے۔

(۳۶۹۰) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ يُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ فَاُذِنَ لِاَبِيْ بَكْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاْذَنَ فَاُذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَآءُهٗ وَاجِمًا سَاكِتًا قَالَ فَقَالَ لَاَ قُوْلَنَّ شَيْئًا اُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ رَاَيْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِي النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَيْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ هُنَّ حَوْلِيْ كَمَا تَرٰى يَسْاَلْنَنِي النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا يَجَاُ عُنُقَهَا وَ قَامَ عُمَرُ اِلٰى حَفْصَةَ يَجَاُ عُنُقَهَا كِلَا هُمَا يَقُوْلُ تَسْاَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَيْسَ عِنْدَهٗ قُلْنَ وَ اللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا اَبَدًا لَيْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ قَالَ فَبَدَاَ بِعَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَ يَا عَآئِشَةُ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَيْكِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَشِيْرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَمَا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَتَلٰى عَلَيْهَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ قَالَتْ اَفِيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِيْرُ اَبَوَيَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْئَلُكَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ

(۳۶۹۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے اجازت مانگی تو صحابہ رضی اللہ عنہم کو آپ کے دروازہ پر بیٹھے ہوئے پایا۔ ان میں سے کسی کو اجازت نہ دی گئی۔ ابوبکر کو اجازت دی گئی تو وہ داخل ہوگئے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آئے اجازت مانگی تو انہیں بھی اجازت دے دی گئی۔ تو انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیٹھے ہوئے پایا کہ آپ کے اردگرد آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن غمگین اور خاموش بیٹھی تھیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں ضرور کسی بات کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنساؤں گا۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول اگر آپ خارجہ کی بیٹی کو دیکھتے (جو کہ اُن کی بیوی ہیں) اس نے مجھ سے نفقہ مانگا تو میں اُس کا گلا دبانے کیلئے اُٹھ کھڑا ہوا۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ فرمایا: یہ میرے اردگرد ہیں جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ یہ مجھ سے نفقہ مانگتی ہیں۔ پس ابوبکر رضی اللہ عنہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا گلا دبانے کے لیے کھڑے ہوگئے اور عمر رضی اللہ عنہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا گلا دبانے کے لیے اُٹھے اور یہ دونوں اُن سے کہہ رہے تھے کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا سوال کرتی ہو جو آپ کے پاس نہیں ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ایسی چیز نہیں مانگیں گی جو آپ کے پاس نہ ہو۔ پھر آپ اُن سے ایک ماہ یا اُنتیس دن علیحدہ رہے۔ پھر آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ سے ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ تک۔ پس آپ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے شروع فرمایا اور فرمایا: اے عائشہ! میں ارادہ رکھتا ہوں کہ تیرے سامنے ایک معاملہ پیش کروں اور میں پسند کرتا ہوں کہ تو اس میں جلدی نہ کرے یہاں تک کہ اپنے والدین سے مشورہ کر لے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے اُن کے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ سیّدہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا

امْرَاَةً مِّنْ نِسَآئِكَ بِالَّذِيْ قُلْتُ قَالَ لَا تَسْاَلُنِي امْرَاَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمْ يَبْعَثْنِيْ مُعَنِّتًا وَّلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰكِنْ بَعَثَنِيْ مُعَلِّمًا مُيَسِّرًا۔

میں آپ کے معاملہ میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ بلکہ میں اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ اور آخرت کے گھر کو پسند کرتی ہوں۔ میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ اپنی دوسری ازواج رضی اللہ عنہن سے اس کا ذکر نہ فرمائیں جو میں نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو اُن میں سے مجھ سے پوچھے گی تو میں اُسے خبر دے دوں گا کیونکہ اللہ نے مجھے مشکلات میں ڈالنے والا اور سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔

۶۴۸: باب فِي الْاِيْلَاءِ وَاعْتِزَالِ النِّسَاءِ وَ تَخْيِيْرِهِنَّ وَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ

باب: ایلاء اور عورتوں سے جدا ہونے اور انہیں اختیار دینے اور اللہ کے قول وَاِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ کے بیان میں

(۳۶۹۱) حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ قَالَ نَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ سِمَاكٍ اَبِيْ زُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اعْتَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ نِسَآءَهٗ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصٰى وَ يَقُوْلُوْنَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نِسَآءَهٗ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّؤْمَرْنَ بِالْحِجَابِ قَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ لَاَ عْلَمَنَّ ذٰلِكَ الْيَوْمَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ يَا بِنْتَ اَبِيْ بَكْرٍ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَاْنِكِ اَنْ تُؤْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ مَالِيْ وَمَالَكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَلَيْكَ بِعَيْبَتِكَ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ فَقُلْتُ لَهَا يَا حَفْصَةُ اَقَدْ بَلَغَ مِنْ شَاْنِكِ اَنْ تُؤْذِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَ اللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا يُحِبُّكِ وَلَوْ لَا اَنَا لَطَلَّقَكِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَبَكَتْ اَشَدَّ الْبُكَآءِ فَقُلْتُ لَهَا اَيْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ هُوَ فِيْ خِزَانَتِهٖ فِي الْمَشْرُبَةِ فَدَخَلْتُ فَاِذَا اَنَا بِرَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ

(۳۶۹۱) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ جب اپنی ازواج رضی اللہ عنہن سے علیحدہ ہوگئے۔ (اُس وقت) میں مسجد میں داخل ہوا تو لوگوں کو کنکریاں اُلٹ پلٹ کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے۔ یہ انہیں پردے کا حکم دیئے جانے سے پہلے کا واقعہ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے کہا میں آج کے حالات ضرور معلوم کروں گا۔ پس میں سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور کہا: اے ابوبکر کی بیٹی! تمہارا یہ حال کیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو تکلیف دینے لگی ہو۔ انہوں نے کہا: اے ابن خطاب مجھے تجھ سے اور تجھ کو مجھ سے کیا کام۔ تم پر اپنی گٹھڑی کا خیال رکھنا لازم ہے۔ (حفصہ رضی اللہ عنہا کا) پھر میں حفصہ بنت عمر کے پاس گیا اور میں نے اُسے کہا: اے حفصہ! تمہارا یہ حال کیا ہے کہ تم رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینے لگی ہو اور اللہ کی قسم! تو جانتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تجھ سے محبت نہیں کرتے اور اگر میں نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ تجھے طلاق دے چکے ہوتے۔ پس وہ روئیں اور خوب روئیں تو میں نے اُن سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کہاں ہیں؟ تو اُس نے کہا: وہ اپنے گودام اور بالا خانے (اُوپر والے کمرے) میں ہیں۔ میں حاضر ہوا تو دیکھا رسول اللہ ﷺ کا

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا عَلٰى اُسْكُفَّةِ الْمَشْرُبَةِ مُدَلٍّ رِجْلَيْهِ عَلٰى نَقِيْرٍ مِنْ خَشَبٍ وَهُوَ جِذْعٌ يَرْقٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَنْحَدِرُ فَنَادَيْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَظَرَ رَبَاحٌ اِلَى الْغُرْفَةِ ثُمَّ نَظَرَ اِلَيَّ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ رَفَعْتُ صَوْتِيْ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ اسْتَاْذِنْ لِيْ عِنْدَكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّيْ اَظُنُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ظَنَّ اَنِّيْ جِئْتُ مِنْ اَجْلِ حَفْصَةَ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَرْبِ عُنُقِهَا لَاَضْرِبَنَّ عُنُقَهَا وَ رَفَعْتُ صَوْتِيْ فَاَوْمَاَ اِلَيَّ اَنِ ارْقَهْ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى حَصِيْرٍ فَجَلَسْتُ فَاَدْنٰى عَلَيْهِ اِزَارَهٗ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهٗ وَاِذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِهٖ فَنَظَرْتُ بِبَصَرِيْ فِيْ خِزَانَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا اَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيْرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَ مِثْلِهَا قَرَظًا فِيْ نَاحِيَةِ الْغُرْفَةِ وَاِذَا اَفِيْقٌ مُعَلَّقٌ قَالَ فَابْتَدَرَتْ عَيْنَايَ قَالَ مَا يُبْكِيْكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَمَا لِيْ لَا اَبْكِيْ وَ هٰذَا الْحَصِيْرُ قَدْ اَثَّرَ فِيْ جَنْبِكَ وَ هٰذِهٖ خِزَانَتُكَ لَا اَرٰى فِيْهَا اِلَّا مَا اَرٰى وَ ذَاكَ قَيْصَرُ وَ كِسْرٰى فِي الثِّمَارِ وَالْاَنْهَارِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَفْوَتُهٗ وَ هٰذِهٖ خِزَانَتُكَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اَلَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَنَا الْاٰخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا قُلْتُ بَلٰى قَالَ وَ دَخَلْتُ وَاَنَا اَرٰى فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَشُقُّ عَلَيْكَ مِنْ شَاْنِ النِّسَآءِ فَاِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهُنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مَعَكَ وَ مَلَآئِكَتَهٗ وَ جِبْرِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ اَنَا وَ اَبُوْبَكْرٍ وَّالْمُؤْمِنُوْنَ

غلام رباح اس بالا خانے کے دروازے پر اپنے پاؤں ایک کھدی ہوئی لکڑی پر لٹکائے جو کہ کھجور دکھائی دے رہی تھی بیٹھا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی پر سے چڑھتے اور اُترتے تھے۔ میں نے آواز دی اے رباح! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کے لیے اجازت لو۔ رباح نے کمرے کی طرف دیکھا' پھر میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہیں کی۔ پھر میں نے کہا: اے رباح! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت لو۔ تو رباح نے بالا خانے کی طرف دیکھا پھر میری طرف دیکھا لیکن کوئی بات نہیں کی۔ پھر میں نے بآوازِ بلند کہا: اے رباح! میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کی اجازت لو۔ پس میں نے اندازہ لگایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گمان کیا کہ میں حفصہ کی وجہ سے حاضر ہوا ہو حالانکہ اللہ کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اُس کی گردن مار دینے کا حکم دیتے تو میں اُس کی گردن مار دیتا اور میں نے اپنی آواز بلند کی تو اس نے اشارہ کیا کہ میں چڑھ آؤں۔ پس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ ایک چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں بیٹھ گیا اور آپ نے اپنی چادر اپنے اوپر لے لی اور آپ کے پاس اس کے علاوہ کوئی کپڑا نہ تھا اور چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو (کمر) پر لگے ہوئے تھے۔ پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانہ کو بغور دیکھا تو اس میں چند مٹھی جو تھے جو کہ ایک صاع کی مقدار میں ہوں گے اور اس کے برابر سلم کے پتے ایک کونہ میں پڑے ہوئے تھے اور ایک کچا چمڑا جس کی دباغت اچھی طرح نہ ہوئی تھی' لٹکا ہوا تھا۔ پس میری آنکھیں بھر آئیں تو آپ نے فرمایا: اے ابن خطاب! تجھے کس چیز نے رُلا دیا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے کیا ہو گیا کہ میں نہ روؤں حالانکہ یہ چٹائی کے نشانات آپ کے پہلو پر ہیں اور یہ آپ کا خزانہ ہے؟ میں نہیں دیکھتا اس میں کچھ مگر وہی جو سامنے ہے اور وہ قیصر و کسریٰ ہیں جو پھلوں اور نہروں میں زندگی گزارتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے رسول اور اُس کے برگزیدہ بندے ہیں اور یہ

مَعَكَ وَ قَلَّ مَا تَكَلَّمْتُ وَ اَحْمَدُ اللّٰهَ بِكَلَامٍ اِلَّا رَجَوْتُ اَنْ يَكُوْنَ اللّٰهُ يُصَدِّقُ قَوْلِي الَّذِيْ اَقُوْلُ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اٰيَةُ التَّخْيِيْرِ ﴿عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗٓ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ﴾ ﴿وَ اِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِيْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ﴾ وَ كَانَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ حَفْصَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَظَاهَرَانِ عَلٰى سَائِرِ نِسَآءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَطَلَّقْتَهُنَّ قَالَ لَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَالْمُسْلِمُوْنَ يَنْكُتُوْنَ بِالْحَصٰى يَقُوْلُوْنَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَهٗ اَفَاَنْزِلُ فَاُخْبِرَهُمْ اَنَّكَ لَمْ تُطَلِّقْهُنَّ قَالَ نَعَمْ اِنْ شِئْتَ فَلَمْ اَزَلْ اُحَدِّثُهٗ حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ وَ حَتّٰى كَشَرَ فَضَحِكَ وَكَانَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ ثَغْرًا ثُمَّ نَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلْتُ اَتَشَبَّثُ بِالْجِذْعِ وَ نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا يَمْشِيْ عَلَى الْاَرْضِ مَا يَمَسُّهٗ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كُنْتَ فِي الْغُرْفَةِ تِسْعَةً وَّ عِشْرِيْنَ قَالَ اِنَّ الشَّهْرَ يَكُوْنُ تِسْعًا وَّعِشْرِيْنَ فَقُمْتُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَنَادَيْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِيْ لَمْ يُطَلِّقْ نِسَآءَهٗ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ﴿وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ﴾ فَكُنْتُ اَنَا اسْتَنْبَطْتُ ذَاكَ الْاَمْرَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ اٰيَةَ التَّخْيِيْرِ۔

آپ کا خزانہ ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اے ابن خطاب! کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ہمارے لیے آخرت ہے اور اُن کے لیے دُنیا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اور میں آپ کے پاس جب حاضر ہوا تو میں نے آپ کے چہرۂ انور پر غصہ دیکھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو عورتوں کی طرف سے کیا مشکل پیش آئی؟ اگر آپ انہیں طلاق دے چکے ہیں تو اللہ آپ کے ساتھ ہے۔ (نصرت و مدد) اس کے فرشتے جبریل اور میکائیل ہیں اور ابوبکر اور مؤمنین آپ کے ساتھ ہیں اور اکثر جب میں گفتگو کرتا اور اللہ کی تعریف کرتا کسی گفتگو کے ساتھ تو اس اُمید کے ساتھ کہ اللہ اس کی تصدیق کرے گا جو بات میں کرتا ہوں اور آیت تخییر نازل ہوئی: ﴿عَسٰى رَبُّهٗٓ اِنْ طَلَّقَكُنَّ﴾ ﴿وَ اِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ﴾ ''قریب ہے کہ نبی ﷺ اگر تم کو طلاق دے دیں تو اُس کا پروردگار اُس کو تم سے بہتر بیویاں عطا کر دے اور تم دونوں نے ان پر زور دیا تو اللہ ہی اُس کا مددگار اور جبریل اور نیک مؤمنین اور فرشتے اُس کے بعد پشت پناہی کرنے والے ہیں'' اور عائشہ بنت ابوبکر اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ کی تمام بیویوں پر زور دیا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے انہیں طلاق دیدی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مسجد میں داخل ہوا اور لوگ کنکریاں اُلٹ پلٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی ہے۔ کیا میں اُتر کر اُنہیں خبر نہ دوں کہ آپ نے انہیں طلاق نہیں دی۔ آپ نے فرمایا: ہاں! اگر تو چاہے۔ میں آپ سے گفتگو میں مشغول رہا یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ سے دُور ہوگیا یہاں تک کہ آپ نے دانت مبارک کھولے اور مسکرائے اور آپ کے دانتوں کی ہنسی سب لوگوں سے خوبصورت تھی۔ پھر اللہ کے نبی ﷺ اُترے اور میں بھی اُترا اس کھجور کی لکڑی کو پکڑتا ہوا اور رسول اللہ ﷺ اس طرح اُترے گویا زمین پر چل رہے ہیں۔ آپ نے اس لکڑی کو ہاتھ تک نہ لگایا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اُنتیس دن سے اس کمرہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا: مہینہ کبھی اُنتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔ مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر میں نے پکارا کہ آپ نے اپنی ازواج رضی اللہ عنہن کو طلاق نہیں دی اور یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَ اِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ﴾ ''جب اُنکے پاس کوئی خبر چین یا خوف کی آتی ہے تو اسے مشہور کر دیتے ہیں اور اگر وہ اسکو رسول ﷺ اور اپنے اہلِ امر کی طرف لوٹاتے تو لوگ جان لیتے ان لوگوں کو جو ان میں سے استنباط کرنے والے ہیں تو میں نے اس سے اس حقیقت کو چن لیا۔'' پھر اللہ عزوجل نے آیت تخییر نازل کی۔

(۳۶۹۲)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يُحَدِّثُ قَالَ مَكَثْتُ سَنَةً وَّاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اٰيَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَسْئَلَهٗ هَيْبَةً لَّهٗ حَتّٰى خَرَجَ حَاجًّا فَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا رَجَعَ فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ عَدَلَ اِلَى الْاَرَاكِ لِحَاجَةٍ لَّهٗ فَوَقَفْتُ لَهٗ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ سِرْتُ مَعَهٗ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَقَالَ تِلْكَ حَفْصَةُ وَ عَآئِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهٗ وَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُ لَاُرِيْدُ اَنْ اَسْئَلَكَ عَنْ هٰذَا مُنْذُ سَنَةٍ فَمَا اَسْتَطِيْعُ هَيْبَةً لَّكَ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ مَا ظَنَنْتَ اَنَّ عِنْدِيْ مِنْ عِلْمٍ فَسَلْنِيْ عَنْهُ فَاِنْ كُنْتُ اَعْلَمُهٗ اَخْبَرْتُكَ قَالَ وَ قَالَ عُمَرُ وَ اللّٰهِ اِنْ كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَا نَعُدُّ لِلنِّسَآءِ اَمْرًا حَتّٰى اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِنَّ مَا اَنْزَلَ وَ قَسَمَ لَهُنَّ مَا قَسَمَ قَالَ فَبَيْنَمَا اَنَا فِيْ اَمْرٍ اَتَئَمَّرُهٗ اِذْ قَالَتْ لِي امْرَاَتِيْ لَوْ صَنَعْتَ كَذَا وَ كَذَا فَقُلْتُ لَهَا وَ مَالَكِ اَنْتِ وَلِمَا هٰهُنَا وَمَا تَكَلُّفُكِ فِيْ اَمْرٍ اُرِيْدُهٗ فَقَالَتْ لِيْ عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ مَا تُرِيْدُ اَنْ تُرَاجَعَ اَنْتَ وَاِنَّ ابْنَتَكَ لَتُرَاجِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهٗ غَضْبَانَ قَالَ عُمَرُ فَاٰخُذُ رِدَآئِيْ ثُمَّ اَخْرُجُ مَكَانِيْ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا بُنَيَّةُ اِنَّكِ لَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ

(۳۶۹۲)حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ میں ایک سال تک ارادہ کرتا رہا کہ میں عمر بن خطاب ؓ سے اس آیت کے بارے میں پوچھوں لیکن ان کے رُعب کی وجہ سے پوچھنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔ یہاں تک کہ وہ حج کے لیے نکلے اور میں بھی اُن کے ساتھ تھا۔ جب ہم لوٹے تو کسی راستہ میں وہ ایک بار پیلو کے درختوں کی طرف قضائے حاجت کے لیے جھکے اور میں ان کے لیے ٹھہر گیا۔ یہاں تک کہ وہ فارغ ہوئے۔ پھر میں ان کے ساتھ چلا تو میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ﷺ کی ازواج رضی اللہ عنہن میں سے کون ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ پر زور ڈالا؟ تو انہوں نے کہا: وہ حفصہ اور عائشہ تھیں۔ میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم اگر میں چاہتا تو آپ سے اس بارے میں ایک سال پہلے پوچھ لیتا لیکن آپ کے رُعب کی وجہ سے ہمت نہ رکھتا تھا۔ انہوں نے کہا: ایسا نہ کرو جو تجھے اندازہ ہو کہ اس کا علم میرے پاس ہے تو اس بارے میں مجھ سے پوچھ لیا کرو۔ اگر میں اسے جانتا ہوا تو تجھے خبر دے دوں گا اور عمر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! جب ہم جاہلیت میں تھے تو عورتوں کے بارے میں کسی امر کو شمار نہ کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ نے ان کے بارے میں اپنے احکام نازل فرمائے اور ان کے لیے باری مقرر کی جو مقرر کی۔ چنانچہ ایک دن میں کسی کام میں مشورہ کر رہا تھا۔ میری بیوی نے مجھے کہا: اگر آپ اس طرح کر لیتے۔ میں نے اُس سے کہا: تجھے میرے کام میں کیا ہے اور یہاں کہاں؟ اور میں جس کام کا ارادہ کرتا ہوں تجھ پر اُس کا بوجھ نہیں ڈالتا۔ اُس نے کہا: اے ابن خطاب تعجب ہے آپ پر۔ آپ نہیں چاہتے کہ آپ کو کوئی جواب دیا جائے حالانکہ آپ کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ آپ کا (پورا) دن غصہ کی حالت میں گزرتا

اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى يَظَلَّ يَوْمَهُ غَضْبَانَ فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَ اللّٰهِ اِنَّا لَنُرَاجِعُهُ فَقُلْتُ تَعْلَمِيْنَ اَنِّيْ اُحَذِّرُكِ عُقُوْبَةَ اللّٰهِ وَ غَضَبَ رَسُوْلِهٖ يَا بُنَيَّةُ لَا تَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِيْ قَدْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا وَحُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاهَا ثُمَّ خَرَجْتُ حَتّٰى اَدْخُلَ عَلٰى اُمِّ سَلَمَةَ لِقَرَابَتِيْ مِنْهَا فَكَلَّمْتُهَا فَقَالَتْ لِيْ اُمُّ سَلَمَةَ عَجَبًا لَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ قَدْ دَخَلْتَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَبْتَغِيَ اَنْ تَدْخُلَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَيْنَ اَزْوَاجِهٖ قَالَ فَاَخَذَتْنِيْ اَخْذًا كَسَرَتْنِيْ عَنْ بَعْضِ مَا كُنْتُ اَجِدُ فَخَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهَا وَ كَانَ لِيْ صَاحِبٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اِذَا غِبْتُ اَتَانِيْ بِالْخَبَرِ وَاِذَا غَابَ كُنْتُ اَنَا اٰتِيْهِ بِالْخَبَرِ وَ نَحْنُ حِيْنَئِذٍ نَتَخَوَّفُ مَلِكًا مِنْ مُلُوْكِ غَسَّانَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّهٗ يُرِيْدُ اَنْ يَّسِيْرَ اِلَيْنَا فَقَدِ امْتَلَاَتْ صُدُوْرُنَا مِنْهُ فَاَتٰى صَاحِبِي الْاَنْصَارِيُّ يَدُقُّ الْبَابَ وَ قَالَ افْتَحْ افْتَحْ فَقُلْتُ جَآءَ الْغَسَّانِيُّ فَقَالَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ اعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْوَاجَهٗ فَقُلْتُ رَغِمَ اَنْفُ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا ثُمَّ اٰخُذُ ثَوْبِيْ فَاَخْرُجُ حَتّٰى جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَشْرُبَةٍ لَّهٗ يُرْتَقٰى اِلَيْهَا بِعَجَلِهَا وَ غُلَامٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْوَدُ عَلٰى رَاْسِ الدَّرَجَةِ فَقُلْتُ هٰذَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاُذِنَ لِيْ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَصَصْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَدِيْثَ اُمِّ سَلَمَةَ تَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّهٗ لَعَلٰى حَصِيْرٍ مَّا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ شَيْءٌ وَ تَحْتَ رَاْسِهٖ وِسَادَةٌ مِّنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ وَاِنَّ عِنْدَ

ہے۔عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: پھر میں نے اپنی چادر لی اور میں اپنے گھر سے نکلا یہاں تک کہ حفصہ کے پاس پہنچا۔ تو اُس سے کہا: اے میری بیٹی! کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جواب دیتی ہے یہاں تک کہ آپ کا دن غصہ میں گزرتا ہے؟ حفصہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپ کو جواب دیتی ہوں۔ میں نے کہا: جان لے کہ میں تجھے اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے غصہ سے۔ اے میری بیٹی! تجھے اس بیوی کا حسن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دھوکے میں نہ ڈالے۔ پھر میں نکلا۔ یہاں تک کہ اُمّ سلمہ کے پاس اپنی رشتہ داری کی وجہ سے گیا۔ میں نے ان سے گفتگو کی تو انہوں نے مجھے کہا: اے ابن خطاب! تجھ پر تعجب ہے کہ تم ہر معاملہ میں دخل اندازی کرتے ہو یہاں تک چاہتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن کے معاملہ میں بھی دخل دو۔ مجھے ان کی اس بات سے اس قدر دُکھ ہوا کہ مجھے اس غم نے اس نصیحت سے بھی روک دیا جو میں انہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں ان کے پاس سے نکلا اور میرے ساتھ ایک انصاری رفیق تھا۔ جب میں آپ کی (مجلس سے) غائب ہوتا تو وہ میرے پاس خبر لاتا اور جب وہ غائب ہوتا تو میں اُسے خبر پہنچاتا اور ان دنوں ہم شاہانِ غسان میں سے ایک بادشاہ (کے حملے) سے ڈرتے تھے۔ ہمیں ذکر کیا گیا کہ وہ ہماری طرف چلنے والا ہے۔ تحقیق ہمارے سینے اُس کے خوف سے بھرے ہوئے تھے کہ میرے انصاری ساتھی نے دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا کھولو تو میں نے کہا کیا غسانی آ گیا؟ اُس نے کہا: اس سے سخت معاملہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا: حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما کی ناک خاک آلود ہو۔ پھر میں نے اپنا کپڑا لیا (باہر) نکلا اور (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس) آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بالا خانہ میں تشریف فرما تھے اور اس پر ایک کھجور کی جڑ کے ذریعہ چڑھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سیاہ فام غلام اُس کے کنارے پر تھا۔ میں نے کہا: یہ عمر ہے میرے لیے اجازت لو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول

رِجْلَيْهِ قَرَظًا مَّصْبُوْرًا وَّ عِنْدَ رَأْسِهٖ اُهُبًا مُّعَلَّقَةً فَرَاَيْتُ اَثَرَ الْحَصِيْرِ فِيْ جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ كِسْرٰى وَ قَيْصَرَ فِيْمَا هُمَا فِيْهِ وَاَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَكَ الْاٰخِرَةُ۔

اللہ ﷺ سے سارا واقعہ بیان کیا۔ جب میں اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کی بات پر پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور آپ ایک چٹائی پر تھے آپ اور اُس (چٹائی) کے درمیان کوئی چیز نہ تھی اور آپ کے سر مبارک کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا جو کھجور کے چھلکے سے بھرا ہوا تھا اور آپ کے پاؤں کے پاس سلم (جس سے چمڑے کو رنگا جاتا ہے) کے پتے تھے اور آپ کے سر کی طرف ایک کچا چمڑہ لٹکا ہوا تھا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پہلو پر چٹائی کے نشان دیکھے تو میں رو دیا۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے رُلا دیا؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قیصر و کسریٰ کیسے عیش و عشرت میں ہیں اور آپ تو اللہ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ ان کے لیے دُنیا اور تمہارے لیے آخرت ہے۔

(۳۶۹۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَفَّانُ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ عُمَرَ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ كَنَحْوِ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْتُ شَاْنُ الْمَرْاَتَيْنِ قَالَ حَفْصَةُ وَ اُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ زَادَ فِيْهِ فَاَتَيْتُ الْحُجَرَ فَاِذَا فِيْ كُلِّ بَيْتٍ بُكَآءٌ وَّ زَادَ اَيْضًا وَ كَانَ اٰلٰى مِنْهُنَّ شَهْرًا فَلَمَّا كَانَ تِسْعًا وَّ عِشْرِيْنَ نَزَلَ اِلَيْهِنَّ۔

(۳۶۹۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں آیا یہاں تک کہ جب ہم مرالظہران (بستی) پر تھے۔ باقی حدیث سلیمان کی حدیث کی طرح گزر چکی۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ میں نے کہا: وہ دو عورتیں کون تھیں؟ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: حفصہ اور امّ سلمہ رضی اللہ عنہا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حجروں کی طرف آیا تو ہر گھر میں رونا تھا اور مزید اضافہ یہ بھی کہ آپ نے اُن سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا تھا۔ (قسم کھائی) جب اُنتیس دن (مہینہ پورا) ہو گئے تو اُن کی طرف تشریف لے گئے۔

(۳۶۹۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ حُنَيْنٍ وَّهُوَ مَوْلَى الْعَبَّاسِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَظَاهَرَتَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَبِثْتُ سَنَةً مَّا اَجِدُ لَهٗ مَوْضِعًا حَتّٰى صَحِبْتُهٗ اِلٰى مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ يَقْضِيْ حَاجَتَهٗ فَقَالَ اَدْرِكْنِيْ بِاِدَاوَةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَاَتَيْتُهٗ بِهَا فَلَمَّا قَضٰى حَاجَتَهٗ وَ رَجَعَ ذَهَبْتُ اَصُبُّ عَلَيْهِ وَ ذَكَرْتُ

(۳۶۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں ارادہ کرتا تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ سے ان دو عورتوں کے بارے میں پوچھوں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زور ڈالا تھا۔ میں نے ایک سال تک اس کے لیے موقعہ نہ پایا۔ یہاں تک کہ میں نے مکہ کی طرف (سفر میں) اُن کی رفاقت کی۔ جب وہ مر الظہران میں تھے اور اپنی حاجت کے لیے جانے لگے تو کہا: مجھے پانی کا برتن دو۔ میں نے وہ دیا۔ جب آپ اپنی ضرورت سے فارغ ہو کر لوٹے تو میں نے پانی ڈالنا شروع کیا اور مجھے یاد آیا تو اُن سے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ (دو) عورتیں کون تھیں؟ میں ابھی اپنی بات پوری بھی نہ کر پایا تھا کہ

فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ فَمَا قَضَیْتُ کَلَامِیْ حَتّٰی قَالَ عَآئِشَةُ وَ حَفْصَةُ۔

آپ نے کہا: عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما۔

(۳۶۹۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَ تَقَارَبَا فِی لَفْظِ الْحَدِیْثِ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ نَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَّضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِیْصًا اَنْ اَسْئَلَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ الْمَرْاَتَیْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ اللَّتَیْنِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی ﴿اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا﴾ حَتّٰی حَجَّ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ حَجَجْتُ مَعَهٗ فَلَمَّا کُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِیْقِ عَدَلَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَ عَدَلْتُ مَعَهٗ بِالْاِدَاوَةِ فَتَبَرَّزَ ثُمَّ اَتَانِیْ فَسَکَبْتُ عَلٰی یَدَیْهِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ ﷺ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا ﴿اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا﴾ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاعَجَبًا لَّکَ یَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ الزُّهْرِیُّ کَرِهَ وَاللّٰهِ مَا سَئَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ یَکْتُمْهُ قَالَ هِیَ حَفْصَةُ وَعَآئِشَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ثُمَّ اَخَذَ یَسُوْقُ الْحَدِیْثَ قَالَ کُنَّا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا یَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ قَالَ وَ کَانَ مَنْزِلِیْ فِیْ بَنِیْ اُمَیَّةَ بْنِ زَیْدٍ بِالْعَوَالِیْ فَتَغَضَّبْتُ یَوْمًا عَلٰی امْرَاَتِیْ فَاِذَا هِیَ تُرَاجِعُنِیْ فَاَنْکَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ مَا تُنْکِرُ اَنْ اُرَاجِعَکَ فَوَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ ﷺ لَیُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدَاهُنَّ الْیَوْمَ اِلَی اللَّیْلِ فَانْطَلَقْتُ فَدَخَلْتُ

(۳۶۹۵)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں ہمیشہ اس بات کا حریص اور خواہش مند رہا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اُن دو عورتوں کے بارے میں پوچھوں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا: اگر تم دونوں رجوع کرلو اللہ کی طرف تو تمہارے دِل جھک جائیں گے۔ یہاں تک کہ عمر رضی اللہ عنہ نے حج کیا اور میں نے بھی ان کے ساتھ حج کیا۔ ہم جب کسی راستہ میں تھے اور عمر رضی اللہ عنہ راستہ سے کنارہ پر ہوئے تو میں بھی برتن لے کر کنارے پر ہوگیا۔ انہوں نے حاجت پوری کی۔ پھر وہ میرے پاس آئے۔ میں نے اُن پر پانی ڈالنا شروع کیا تو انہوں نے وضو کیا۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! وہ دو عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں میں سے کون تھیں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اگر تم اللہ کی طرف رجوع کرلو تو تمہارے دِل جھک رہیں'' عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن عباس! تیرے لیے تعجب ہے۔ زہری نے کہا: عمر رضی اللہ عنہ کو ان کا اس بارے میں پوچھنا ناپسند ہوا اور کیوں (لاعلمی میں) اسے چھپائے رکھا۔ کہا: وہ حفصہ اور عائشہ رضی اللہ عنہما تھیں۔ پھر حدیث بیان کرنا شروع کی اور کہا: ہم قریش کے نوجوان ایسی قوم تھے جو عورتوں پر غلبہ رکھتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسی قوم پائی کہ انہیں ان کی عورتیں مغلوب رکھتی تھیں۔ ہماری عورتوں نے ان کی عورتوں کی عادات اختیار کرنا شروع کر دیں اور میرا گھر مدینہ کی بلندی پر بنی اُمیہ بن زید میں تھا۔ میں ایک دن اپنی بیوی پر غصے ہوا تو اُس نے مجھے جواب دیا۔ میں نے اس کے جواب دینے کو بُرا جانا۔ اُس نے کہا: تم میرے جواب دینے کو کیوں بُرا جانتے ہو؟ اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک آپ کو چھوڑ دیتی ہے دن سے رات تک۔ میں چلا اور حفصہ رضی اللہ عنہا (اپنی بیٹی) کے پاس پہنچا۔ میں نے کہا: کیا تو رسول

عَلٰى حَفْصَةَ فَقُلْتُ اَتُرَاجِعِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ نَعَمْ فَقُلْتُ اَتَهْجُرُهُ اِحْدَاكُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْكُنَّ وَخَسِرَ اَفَتَاْمَنُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهِ ﷺ فَاِذَا هِيَ قَدْ هَلَكَتْ لَا تُرَاجِعِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَسْئَلِيْهِ شَيْئًا وَ سَلِيْنِيْ مَا بَدَالَكِ وَلَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْ سَمَ وَاَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْكِ يُرِيْدُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَ وَ كَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْزِلُ يَوْمًا وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ فَكُنَّا نَتَحَدَّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا فَنَزَلَ صَاحِبِيْ ثُمَّ اَتَانِيْ عِشَآءً فَضَرَبَ بَابِيْ ثُمَّ نَادَانِيْ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ مَا ذَا اَجَآءَ تْ غَسَّانُ قَالَ لَا بَلْ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَ اَطْوَلُ طَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ نِسَآءَهٗ فَقُلْتُ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَ خَسِرَتْ وَ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا حَتّٰى اِذَا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ نَزَلْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ لَا اَدْرِيْ مَا هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ فَاَتَيْتُ غُلَامًا لَهٗ اَسْوَدَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَانْطَلَقْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا عِنْدَهٗ رَهْطٌ جُلُوْسٌ يَبْكِيْ بَعْضُهُمْ فَجَلَسْتُ قَلِيْلًا ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ ثُمَّ اَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَصَمَتَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا فَاِذَا الْغُلَامُ يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اَذِنَ لَكَ

اللہ ﷺ کو جواب دیتی ہے؟ اُس نے کہا: ہاں! میں نے کہا: کیا تم سے کوئی ایک آپ کو دن سے رات تک چھوڑے رکھتی ہے؟ اُس نے کہا ہاں! میں نے کہا: تم میں سے جس نے ایسا کیا وہ محروم اور نقصان اُٹھائے گی۔ کیا تم میں سے ہر ایک اِس بات سے نہیں ڈرتی کہ اللہ اس پر اپنے رسول ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے غصہ کرے جس کی وجہ سے وہ اچانک ہلاک ہو جائے گی۔ تم رسول اللہ ﷺ کو جواب نہ دیا کرو اور نہ آپ سے کسی چیز کا سوال کرو اور جو تیری ضرورت ہو وہ مجھ سے مانگ لے اور تجھے تیری ہمسائی دھوکے میں نہ ڈالے۔ وہ تجھ سے زیادہ حسین ہے اور رسول اللہ ﷺ کو زیادہ محبوب ہے۔ یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا اور میرا ایک ہمسایہ انصاری تھا۔ پس ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس باری باری حاضر ہوتے تھے۔ ایک دن وہ آتا اور ایک دن میں۔ وہ میرے پاس وحی وغیرہ کی خبر لاتا میں بھی اسی طرح اُس کو خبر دیتا اور ہم گفتگو کرتے تھے کہ غسان کا بادشاہ اپنے گھوڑوں کے (پیروں میں) نعل لگوا رہا ہے تاکہ وہ ہم سے لڑیں۔ پس میرا ساتھی آپ کے پاس گیا۔ پھر عشاء کو میرے پاس آیا اور میرا دروازہ کھٹکھٹا کر مجھے آواز دی۔ میں اُس کی طرف نکلا تو اُس نے کہا: ایک بڑا واقعہ پیش آیا ہے۔ میں نے کہا: کیا بادشاہ غسان آ گیا ہے۔ اُس نے کہا: نہیں! اس سے بھی بڑا اور سخت کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ میں نے کہا: بدنصیب ہوئی حفصہ اور گھاٹے میں پڑی اور میں گمان کرتا تھا کہ یہ ہونے والا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے صبح کی نماز ادا کی۔ اپنے کپڑے پہنے پھر نیچے کی جانب اُترا اور حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے تم کو طلاق دے دی ہے؟ اُس نے کہا: میں نہیں جانتی۔ آپ ہم سے علیحدہ ہو کر اُس بالا خانہ میں تشریف فرما ہیں۔ میں آپ کے غلام اسود کے پاس آیا۔ میں نے کہا: عمر کے لیے اجازت لو۔ وہ اندر داخل ہوا پھر میری طرف آیا اور کہا کہ میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے۔

فَدَخَلْتُ فَسَلَّمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰی رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ اَثَّرَ فِیْ جَنْبِهٖ فَقُلْتُ اَطَلَّقْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَآءَ كَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَیَّ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَاَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ قَوْمًا نَغْلِبُ النِّسَآءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَآءُ هُمْ فَطَفِقَ نِسَآءُ نَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلٰی امْرَاَتِیْ يَوْمًا فَاِذَا هِیَ تُرَاجِعُنِیْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِیْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ اَنْ اُرَاجِعَكَ فَوَ اللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَ تَهْجُرُهٗ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَی اللَّيْلِ فَقُلْتُ قَدْ خَابَ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَ خَسِرَ اَفَتَاْمَنُ اِحْدَاهُنَّ اَنْ يَّغْضَبَ اللّٰهُ عَلَيْهَا لِغَضَبِ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هِیَ قَدْ هَلَكَتْ فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ فَقُلْتُ لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِیَ اَوْسَمَ مِنْكِ وَاَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكِ فَتَبَسَّمَ اُخْرٰی فَقُلْتُ اَسْتَاْنِسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ فَجَلَسْتُ فَرَفَعْتُ رَاْسِیْ فِی الْبَيْتِ فَوَ اللّٰهِ مَا رَاَيْتُ فِيْهِ شَيْئًا يَرُدُّ الْبَصَرَ اِلَّا اُهُبًا ثَلَاثَةً فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَسِّعَ عَلٰی اُمَّتِكَ فَقَدْ وَسَّعَ عَلٰی فَارِسَ وَالرُّوْمِ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَاسْتَوٰی جَالِسًا ثُمَّ قَالَ اَفِیْ شَكٍّ اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقُلْتُ اسْتَغْفِرْلِیْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ اَقْسَمَ اَنْ لَّا يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ

میں چلا یہاں تک کہ منبر تک پہنچا اور میں بیٹھ گیا اور یہاں پاس ہی کچھ لوگ بیٹھے تھے اور ان میں سے بعض رو رہے تھے۔ میں تھوڑی دیر بیٹھا رہا پھر مجھے اسی خیال کا غلبہ ہوا میں پھر غلام کے پاس آیا۔ اُس سے کہا کہ عمر کے لیے اجازت لو۔ وہ داخل ہوا پھر میری طرف نکلا تو کہا میں نے آپ سے تمہارا ذکر کیا لیکن آپ خاموش رہے۔ میں پیٹھ پھیر کر واپس ہوا کہ غلام نے مجھے پکار کر کہا: داخل ہو جائیں آپ کے لیے اجازت دے دی گئی ہے۔ میں نے داخل ہو کر رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ایک بوریے کی چٹائی پر تکیہ لگائے ہوئے تھے جس کے نشانات آپ کے پہلو پر لگ چکے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ تو آپ نے میری طرف اپنا سر اُٹھا کر فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: اللہ اکبر! کاش آپ ہمیں دیکھتے اے اللہ کے رسول! کہ قریشی قوم تھے۔ عورتوں کو مغلوب رکھتے تھے۔ جب ہم مدینہ آئے تو ہم نے ایسی قوم پائی جن پر ان کی عورتیں غالب تھیں۔ ہماری عورتوں نے ان کی عورتوں سے عادات سیکھنا شروع کر دیں۔ میں ایک دن اپنی عورت پر غصے ہوا تو اُس نے مجھے جواب دینا شروع کر دیا۔ میں نے (اُس کے جواب دینے کو) بُرا محسوس کیا تو اس نے کہا کیا تم میرے جواب دینے کو بُرا تصور کرتے ہو؟ اللہ کی قسم! نبی کریم ﷺ کی بیویاں بھی آپ کو جواب دیتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک آپ کو دن سے رات تک چھوڑ بھی دیتی ہے۔ تو میں نے کہا: بدنصیب ہوئی ان میں سے جس نے ایسا کیا اور نقصان اُٹھایا۔ ان میں سے کوئی اللہ کے غضب سے اور رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی سے کیسے بچ سکتی ہے۔ پس وہ ہلاک ہی ہوگئی۔ تو رسول اللہ ﷺ مسکرائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حفصہ کے پاس گیا۔ میں نے کہا تجھے دھوکہ میں نہ ڈالے کہ تیری ہمسائی تجھ سے زیادہ خوبصورت اور رسول اللہ ﷺ کی پسندیدہ ہے۔ آپ نے دوسری مرتبہ تبسم فرمایا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کوئی

شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حَتّٰى عَاتَبَهُ اللّٰهُ۔ دِل لگانے والی بات کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ سر اُٹھا کر نظر دوڑائی۔ پھر میں نے گھر میں سر اُٹھایا تو اللہ کی قسم! میں نے کوئی چیز نہ دیکھی جسے دیکھ کر میری نگاہ پھرتی۔ سوائے تین چمڑوں کے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دُعا کریں کہ اللہ آپ کی اُمت پر وسعت کر دے جیسا کہ فارس و روم پر وسعت کی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ پس آپ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔ پھر فرمایا: اے ابنِ خطاب کیا تُو شک میں ہے؟ ان لوگوں کی عمدہ چیزیں انہیں دنیا ہی میں دے دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت طلب کریں اور آپ نے سخت غصہ کی وجہ سے قسم کھائی کہ ایک مہینہ تک اپنی بیویوں کے پاس نہ جاؤں گا۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ پر عتاب فرمایا۔

(۳۶۹۶) قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَضٰى تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَاَ بِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ اَقْسَمْتَ اَنْ لَّا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَّ اِنَّكَ دَخَلْتَ مِنْ تِسْعٍ وَّ عِشْرِيْنَ اَعُدُّهُنَّ فَقَالَ اِنَّ الشَّهْرَ تِسْعٌ وَّ عِشْرُوْنَ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَّكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَّا تَعْجَلِيْ فِيْهِ حَتّٰى تَسْتَامِرِيْ اَبَوَيْكِ ثُمَّ قَرَاَ عَلَيَّ الْاٰيَةَ ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ حَتّٰى بَلَغَ ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَدْ عَلِمَ وَ اللّٰهِ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ قَالَتْ فَقُلْتُ اَوَفِيْ هٰذَا اَسْتَامِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِيْ اَيُّوْبُ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ لَا تُخْبِرْ نِسَآءَكَ اَنِّيْ اخْتَرْتُكَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنِيْ مُبَلِّغًا وَّلَمْ يُرْسِلْنِيْ مُتَعَنِّتًا قَالَ قَتَادَةُ: ﴿صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ قَالَ مَالَتْ قُلُوْبُكُمَا۔

(۳۶۹۶) زہری نے کہا: مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خبر دی۔ انہوں نے کہا: جب اُنتیس راتیں گزر گئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے (بیویوں کو ملنے کا) آغاز فرمایا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے ہمارے پاس آنے کی ایک مہینہ کی قسم اُٹھائی تھی حالانکہ آپ اُنتیس دن کے بعد ہی تشریف لے آئے ہیں، میں انہیں شمار کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مہینہ (کبھی کبھی) اُنتیس دن کا (بھی) ہوتا ہے۔ پھر فرمایا: اے عائشہ! میں تجھ سے ایک معاملہ پیش کرنے والا ہوں تجھ پر اس میں جلدی نہ کرنا لازم ہے۔ یہاں تک کہ تو اپنے والدین سے مشورہ کر لے۔ پھر میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ﴾ سے ﴿اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ تک۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: تحقیق اللہ کی قسم! آپ جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی بھی آپ سے جدا ہونے کا مشورہ نہ دیں گے۔ میں نے کہا کیا میں اس معاملہ میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ میں تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آخرت کے گھر کا ارادہ کرتی ہوں۔ معمر نے کہا: مجھے ایوب نے خبر دی کہ عائشہ نے کہا: آپ اپنی بیویوں کو اس بات کی خبر نہ دیں کہ میں نے آپ کو اختیار کیا ہے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ نے مجھے مبلغ بنا کر بھیجا ہے، تکلیف میں ڈالنے والا بنا کر مبعوث نہیں فرمایا۔ قتادہ نے ﴿صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا﴾ کا معنی تمہارے دِل جھک رہے ہیں، کیا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے دو مسائل معلوم ہوئے۔ (۱) تخییر: اگر شوہر اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دے دے اور بیوی طلاق کے بجائے شوہر کو اختیار کر لے تو اس سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ ائمہ اربعہ رحمہم اللہ اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کا

اسی پر عمل ہے اور اگر وہ عورت خاوند کی بجائے طلاق کو اختیار کر لے جیسے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کے بجائے طلاق کو پسند کیا تو اس سے احناف کے نزدیک ایک طلاقِ بائن واقع ہوگی۔ بشرطیکہ عورت اسی مجلس میں اپنا دلی اظہار کر دے۔ (۲) ایلاء: لفظی معنی قسم کھانا ہے اور ایلاء کہتے ہیں کسی خاوند کا چار ماہ کے لیے اپنی بیوی کے پاس جانے سے قسم اُٹھا لینے کو اور پھر اگر چار ماہ تک اپنی بیوی سے علیحدہ رہا تو اس عورت کو طلاق بائنہ ہو جائے گی اور اگر مدت ایلاء سے پہلے رجوع کر لیا تو اس صورت میں مرد پر قسم کا کفارہ لازم آئے گا اور عورت پر طلاق نہ ہوگی اور چار ماہ سے کم کی اگر قسم کھائی جیسے ان احادیث سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ایک ماہ کی قسم کا مروی ہے تو اگر قسم توڑ دے تو کفارۂ قسم اور اگر قسم پوری کرے تو کچھ بھی نہ ہوگا' نہ کفارہ اور نہ طلاق' واللہ اعلم۔

۶۴۹: باب الْمُطَلَّقَةِ الْبَائِنِ لَا نَفَقَةَ لَهَا

باب: مطلقہ بائنہ کیلئے نفقہ نہ ہونے کے بیان میں

(۳۶۹۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ مَوْلَى الْاَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا وَكِيْلُهُ بِشَعِيْرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ فَاَمَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَاَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِيْ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهٗ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ وَ اَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ وَاَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهٗ انْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهٗ ثُمَّ قَالَ انْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهٗ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَّ اغْتُبِطْتُ۔

(۳۶۹۷) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمرو بن حفص نے اُسے طلاقِ بائن دی اور وہ غائب تھے۔ تو اس (ابو عمر) نے اپنے وکیل کو جو دے کر اس کی طرف بھیجا۔ وہ اُس سے ناراض ہوئی۔ اس نے کہا اللہ کی قسم ہمارے اوپر تیری کوئی چیز لازم نہیں ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ نے فرمایا: اس پر تیرا نفقہ لازم نہیں ہے اور آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اُمّ شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں اپنی عدت پوری کرے۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہیں جہاں ہمارے صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر جمع ہوتے رہتے ہیں۔ تو ابن اُمّ مکتوم (اپنے چچا کے بیٹے) کے پاس عدت پوری کر کیونکہ وہ نابینا آدمی ہیں۔ وہاں تم اپنے کپڑوں کو اُتار سکتی ہو۔ جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔ کہتی ہیں جب میں نے عدت پوری کر لی تو میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی کہ معاویہ بن ابوسفیان اور ابوجہم نے مجھے پیغامِ نکاح دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ابوجہم اپنی لاٹھی کو کندھے سے نہیں اُتارتا یعنی سخت طبیعت ہے اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اس لیے تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔ میں نے اسے ناپسند کیا۔ آپ نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کر۔ میں نے اُس سے نکاح کیا تو اللہ نے اس میں ایسی خیر وخوبی عطا کی کہ مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

(۳۶۹۸) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ حَازِمٍ وَّ قَالَ قُتَيْبَةُ اَيْضًا نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي

(۳۶۹۸) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اُس کے خاوند نے اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ

ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِیَّ كِلَيْهِمَا عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّهٗ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ وَ كَانَ اَنْفَقَ عَلَيْهَا نَفَقَةَ دُوْنٍ فَلَمَّا رَاَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَاُعْلِمَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاِنْ كَانَتْ لِیْ نَفَقَةٌ اَخَذْتُ الَّذِیْ يُصْلِحُنِیْ وَاِنْ لَّمْ تَكُنْ لِّیْ نَفَقَةٌ لَّمْ آخُذْ مِنْهُ شَيْئًا قَالَتْ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ وَلَا سُكْنٰی۔

میں طلاق دی اور اس کے لیے کچھ تھوڑا سا نفقہ دیا۔ جب اُس نے یہ دیکھا تو کہا اللہ کی قسم! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دوں گی۔ پس اگر میرے لیے نفقہ ہوا تو میں بقدرِ کفایت لے لوں گی اور اگر میرے لیے خرچہ نہ ہوا تو میں اس سے کچھ بھی نہ لوں گی۔ کہتی ہیں پھر میں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے نہ نفقہ ہے اور نہ مکان۔

(۳۶۹۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ اَبِیْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَئَلْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ فَاَخْبَرَتْنِیْ اَنَّ زَوْجَهَا الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا فَاَبٰی اَنْ يُّنْفِقَ عَلَيْهَا فَجَآءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخْبَرَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَانْتَقِلِیْ فَاذْهَبِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَكُوْنِیْ عِنْدَهٗ فَاِنَّهٗ رَجُلٌ اَعْمٰی تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ۔

(۳۶۹۹)حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے خاوند مخزومی نے انہیں طلاق دیدی اور اس کو خرچہ دینے سے انکار کر دیا۔ اُس نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو اس بات کی خبر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے خرچہ نہیں ہے اور تو ابن اُمّ مکتوم کے ہاں منتقل ہو جا اور انہی کے پاس رہ کیونکہ وہ نابینا آدمی ہیں اور تو اپنے کپڑے اُس کے پاس اُتار سکتی ہے۔

(۳۷۰۰)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيٰی وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ اَبَا حَفْصِ بْنَ الْمُغِيْرَةِ الْمَخْزُوْمِیَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ انْطَلَقَ اِلَی الْيَمَنِ فَقَالَ لَهَا اَهْلُهٗ لَيْسَ لَكِ عَلَيْنَا نَفَقَةٌ فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فِیْ نَفَرٍ فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ فَقَالُوْا اِنَّ اَبَا حَفْصٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا مِنْ نَّفَقَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَتْ لَهَا نَفَقَةٌ وَ عَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَاَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنْ لَّا تَسْبِقِيْنِیْ بِنَفْسِكِ وَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلٰی اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلَيْهَا اَنَّ اُمَّ شَرِيْكٍ يَاْتِيْهَا الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ فَانْطَلِقِیْ اِلَی ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰی فَاِنَّكِ اِذَا وَضَعْتِ خِمَارَكِ لَمْ يَرَكِ

(۳۷۰۰)حضرت فاطمہ بنت قیس ضحاک بن قیس کی بہن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو حفص بن مغیرہ مخزومی نے اسے تین طلاقیں دیدیں پھر یمن کی طرف چلا گیا۔ تو اس کے گھر والوں نے ان سے کہا: ہمارے لیے تیرا نفقہ لازم نہیں۔ خالد بن ولید چند لوگوں کے ساتھ چلے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس میمونہ کے گھر میں آئے۔ انہوں نے کہا ابو حفص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ کیا اُس کا نفقہ ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس کے لیے نفقہ نہیں بلکہ عدت ہے اور اس کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے مشورہ کے بغیر اپنے نکاح پر جلدی نہ کرنا اور اُسے حکم دیا کہ وہ اُمّ شریک کی طرف منتقل ہو جائے۔ پھر اس کی طرف پیغام بھیجا کہ اُمّ شریک کے پاس مہاجرین اوّلین آتے ہیں اس لیے تو ابن اُمّ مکتوم نابینا کے پاس چلی جا۔ جب تو اپنے دوپٹہ اُتارے گی تو وہ تجھے نہ دیکھیں گے۔ پس وہ اُس کی طرف چلی۔ جب اُس کی عدت پوری ہوگئی تو

فَانْطَلَقَتْ اِلَيْهِ فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا نکاح اُسامہ بن زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

(۳۷۰۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَ كَتَبْتُ ذٰلِكَ مِنْ فِيْهَا كِتَابًا قَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَاَرْسَلْتُ اِلٰى اَهْلِهٖ اَبْتَغِي النَّفَقَةَ وَاقْتَصُّوا الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو لَا تَفُوْتِيْنَا بِنَفْسِكِ۔

(۳۷۰۱) حضرت ابوسلمہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے اُن کے بارے میں ان کی طرف ایک خط لکھا تو فاطمہ نے کہا کہ میں بنی مخزوم میں سے ایک آدمی کے پاس تھی۔ اُس نے مجھے طلاقِ بتہ دیدی۔ چنانچہ میں نے اس کے گھر والوں کی طرف نفقہ کا مطالبہ کرتے ہوئے پیغام بھیجا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۳۷۰۲)حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ نَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرِو ابْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَطَلَّقَهَا اٰخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَسْتَفْتِيْهِ فِيْ خُرُوْجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَنْتَقِلَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ الْاَعْمٰى فَاَبٰى مَرْوَانُ اَنْ يُّصَدِّقَهٗ فِيْ خُرُوْجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَقَالَ عُرْوَةُ اِنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا۔

(۳۷۰۲) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھی۔ اُس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں۔ پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی' اپنے گھر سے نکلنے کے بارے میں فتویٰ لینے کے لیے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے حکم دیا کہ وہ ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا کی طرف منتقل ہو جائے اور مروان نے ان کی تصدیق کرنے سے انکار کر دیا کہ مطلقہ اپنے گھر سے نکلے اور عروہ نے کہا کہ عائشہ نے بھی فاطمہ بنت قیس کی اس بات کو ماننے سے انکار کر دیا۔

(۳۷۰۳)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ مَعَ قَوْلِ عُرْوَةَ اِنَّ عَائِشَةَ اَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ۔

(۳۷۰۳) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۷۰۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ خَرَجَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَاَرْسَلَ اِلٰى

(۳۷۰۴) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ' علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن کی طرف گئے۔ تو اس نے اپنی بیوی کی طرف طلاق بھیجی جو اُس کی طلاق سے باقی تھی اور اس کے لیے نفقہ کا حارث بن ہشام اور عیاش بن ابو ربیعہ کو حکم دیا۔ ان دونوں نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم

امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ كَانَتْ بَقِيَتْ مِنْ طَلَاقِهَا وَاَمَرَلَهَا الْحَارِثُ ابْنَ هِشَامٍ وَ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَةٍ فَقَالَا لَهَا وَاللّٰهِ مَالَكِ نَفَقَةٌ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَامِلًا فَاَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ لَهٗ قَوْلَهُمَا فَقَالَ لَا نَفَقَةَ لَكِ فَاسْتَاْذَنَتْهُ فِي الْاِنْتِقَالِ فَاَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِلَى ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَّ كَانَ اَعْمٰى تَضَعُ ثِيَابَهَا عِنْدَهٗ وَلَا يَرَاهَا فَلَمَّا مَضَتْ عِدَّتُهَا اَنْكَحَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا مَرْوَانُ قَبِيْصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ يَسْئَلُهَا عَنِ الْحَدِيْثِ فَحَدَّثَتْهُ بِهٖ فَقَالَ مَرْوَانُ لَمْ نَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ اِلَّا مِنِ امْرَاَةٍ سَنَاْخُذُ بِالْعِصْمَةِ الَّتِيْ وَجَدْنَا النَّاسَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ بَلَغَهَا قَوْلُ مَرْوَانَ فَبَيْنِيْ وَ بَيْنَكُمُ الْقُرْاٰنُ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ﴾ الْاٰيَةَ قَالَتْ هٰذَا لِمَنْ كَانَتْ لَهٗ مُرَاجَعَةٌ فَاَيُّ اَمْرٍ يَحْدُثُ بَعْدَ الثَّلَاثِ فَكَيْفَ تَقُوْلُوْنَ لَا نَفَقَةَ لَهَا اِذَا لَمْ تَكُنْ حَامِلًا فَعَلَامَ تَحْبِسُوْنَهَا۔

تیرے لیے نفقہ نہیں سوائے اس کے کہ تو حاملہ ہوتی۔ اُس نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر آپ کو اُن کے قول کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تیرے لیے نفقہ نہیں ہے اور آپ سے اُس نے انتقال (مکان) کی اجازت مانگی تو اُسے اجازت دیدی گئی۔ اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کہاں جاؤں؟ آپ نے فرمایا: ابن اُم مکتوم کی طرف اور وہ نابینا ہیں' تو اپنے کپڑے اُس کے پاس اُتار (آسانی سے تبدیل کر) سکتی ہے اور وہ اُسے نہ دیکھے گا۔ جب اس کی عدت گزر گئی تو نبی کریم ﷺ نے اُس کا نکاح اُسامہ بن زید سے کر دیا۔ فاطمہ کی طرف مروان نے قبیصہ بن ذویب کو بھیجا کہ اس سے حدیث کے بارے میں پوچھو تو اُس نے اسے بیان کیا۔ تو مروان نے کہا: ہم نے یہ حدیث ایک عورت کے سوا کسی سے نہیں سنی اور ہم وہی معاملہ اختیار کریں گے جس پر عام لوگوں کو ہم نے پایا ہے۔ جب فاطمہ کو مروان کا یہ قول پہنچا تو اُس نے کہا: پس میرے اور تمہارے درمیان (فیصلہ کرنے والا) قرآن ہے۔ اللہ نے فرمایا ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ﴾ انہیں اپنے گھروں سے نہ نکالو۔ فاطمہ نے کہا: یہ آیت اس کیلئے ہے جس کے لیے رجوع ہو۔ پس تین طلاق کے بعد کونسا معاملہ ہونے والا ہے۔ پھر تم کیسے کہتے ہو کہ اُس کے لیے نفقہ نہ ہونا اس صورت میں ہے جب وہ حاملہ نہ ہو اور تم اسے کس دلیل سے روکو گے۔

(۳۷۰۵) وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنَا سَيَّارٌ وَّ حُصَيْنٌ وَ مُغِيْرَةُ وَاَشْعَثُ وَ مُجَالِدٌ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ وَ دَاوٗدُ قَالَ دَاوٗدُ نَا كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهَا قَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَقَالَتْ فَخَاصَمْتُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِّيْ سُكْنٰى وَالنَّفَقَةَ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِّيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَّاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

(۳۷۰۵) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنت قیس کے پاس آیا اور میں نے اُس سے اِس کے اپنے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ پوچھا۔ اُس نے کہا کہ اس کے خاوند نے اُسے طلاقِ بتہ دیدی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکان اور خرچہ کا مقدمہ پیش کیا۔ کہتی ہیں کہ مجھے نہ مکان دیا گیا اور نہ خرچہ اور مجھے حکم دیا (نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہ میں عدت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پوری کروں۔

(۳۷۰۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ وَّ دَاوُدَ وَ مُغِيْرَةَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اَشْعَثَ عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ عَنْ هُشَيْمٍ۔

(۳۷۰۶)حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں فاطمہ بنت قیس کی خدمت میں حاضر ہوا۔ باقی حدیث زہیر عن ہشام کی طرح ہے۔

(۳۷۰۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ الْهُجَيْمِيُّ قَالَ نَا قُرَّةُ قَالَ نَا سَيَّارٌ اَبُو الْحَكَمِ قَالَ نَا الشَّعْبِيُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَاَتْحَفَتْنَا بِرُطَبِ ابْنِ طَابٍ وَ سَقَتْنَا سَوِيْقَ سُلْتٍ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا اَيْنَ تَعْتَدُّ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ بَعْلِيْ ثَلَاثًا فَاَذِنَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ اَهْلِيْ۔

(۳۷۰۷)حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے تو انہوں نے ہمیں ابن طاب کی تر کھجوریں کھلائیں اور جو کا ستو پلایا۔ میں نے اُن سے اس مطلقہ کے بارے میں پوچھا جسے تین طلاق دی گئیں کہ وہ عدت کہاں گزارے؟ انہوں نے کہا کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دے دیں۔ تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اجازت دی کہ میں اپنے اہل میں عدت پوری کروں۔

(۳۷۰۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ۔

(۳۷۰۸)حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں جسے طلاقیں ہو گئیں فرمایا: اس کے لیے نہ مکان ہے اور نہ نفقہ۔

(۳۷۰۹)وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَت طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا فَاَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ عِنْدَهٗ۔

(۳۷۰۹)حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دیدیں اور میں نے منتقل ہونے کا ارادہ کیا۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو آپ نے فرمایا کہ اپنے چچا کے بیٹے عمرو بن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف منتقل ہو جا اور اُس کے پاس عدت پوری کر۔

(۳۷۱۰)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ قَالَ اَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ كُنْتُ مَعَ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْاَعْظَمِ وَ مَعَنَا الشَّعْبِيُّ فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيْثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا

(۳۷۱۰)حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اور ہمارے ساتھ شعبی رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ شعبی نے فاطمہ بنت قیس کی حدیث روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے نہ رہائش مقرر کی اور نہ خرچہ۔ پھر اسود نے کنکریوں کی ہتھیلی بھر لی اور انہیں شعبی کو مارا تو اُس نے کہا: ہلاکت ہو تم اس جیسی احادیث بیان کرتے ہو۔ عمر نے کہا: ہم

نَفَقَةً ثُمَّ اَخَذَ الْاَسْوَدُ كَفًّا مِّنْ حَصًى فَحَصَبَهٗ بِهٖ فَقَالَ وَ يْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَّا نَدْرِيْ لَعَلَّهَا حَفِظَتْ اَوْ نَسِيَتْ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾۔

اللہ کی کتاب اور ہمارے نبی ﷺ کی سنت کو اس عورت کے قول کی وجہ سے نہیں چھوڑتے۔ ہم نہیں جانتے کہ اس نے شاید یاد رکھا ہے یا بھول گئی۔ اس کے لیے رہائش اور خرچہ ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ﴾ ”تم انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کرنے لگیں۔“

(٣٧١١) وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اَحْمَدَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ بِقِصَّتِهٖ۔

(٣٧١١) حضرت عمار بن زریق رحمۃ اللہ علیہ سے اسی قصہ کے ساتھ حدیث مروی ہے۔

(٣٧١٢) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ بْنِ صُخَيْرٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلٰثًا فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَاٰذَنْتُهٗ فَخَطَبَهَا مُعَاوِيَةُ وَ اَبُوْ جَهْمٍ وَّ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ تَرِبٌ لَّا مَالَ لَهٗ وَ اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ ضَرَّابٌ لِّلنِّسَآءِ وَلٰكِنْ اُسَامَةُ فَقَالَتْ بِيَدِهَا هٰكَذَا اُسَامَةُ اُسَامَةُ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَاعَةُ اللّٰهِ وَ طَاعَةُ رَسُوْلِهٖ خَيْرٌ لَّكِ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهٗ فَاغْتُبِطْتُ۔

(٣٧١٢) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُس کے خاوند نے اُسے تین طلاق دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے نہ مکان تجویز کیا' نہ نفقہ۔ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا تم جب اپنی عدت پوری کر چکو تو مجھے اطلاع دینا۔ میں نے آپ کو اطلاع دی کہ معاویہ اور ابوجہم اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام نکاح بھیجے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاویہ تو غریب و مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں ہے اور ابوجہم عورتوں کو بہت مارنے والا آدمی ہے۔ لیکن اُسامہ (بہتر ہے!) تو فاطمہ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا: اسامہ؟ اُسامہ؟ یعنی انکار کیا اور آپ نے اُسے فرمایا اللہ کی اطاعت اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت میں تیرے لیے بہتری ہے۔ میں نے اُس سے شادی کر لی۔ تو مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

(٣٧١٣) وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ اَبُوْ عَمْرِو بْنُ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَيَّاشَ بْنَ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِطَلَاقِيْ وَاَرْسَلَ مَعَهٗ

(٣٧١٣) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے شوہر ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ نے میری طرف عیاش بن ابی ربیعہ کو طلاق دے کر بھیجا جبکہ اُس کے ساتھ پانچ صاع کھجور اور پانچ صاع جو بھی بھیجے۔ میں نے کہا: کیا میرے لیے اس کے علاوہ کوئی نفقہ نہیں ہے؟ اور کیا میں عدت بھی تمہارے گھر نہ گزاروں گی؟ اُس نے

بِخَمْسَةِ اٰصُعٍ تَمْرٍ وَّ خَمْسَةِ اٰصُعٍ شَعِيْرٍ فَقُلْتُ اَمَالِىْ نَفَقَةٌ اِلَّا هٰذَا وَلَا اَعْتَدُّ فِىْ مَنْزِلِكُمْ قَالَ لَا قَالَتْ فَشَدَدْتُ عَلَىَّ ثِيَابِىْ وَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ قُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ صَدَقَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ اعْتَدِّىْ فِىْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِىْ ثَوْبَكِ عِنْدَهٗ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَاٰذِنِيْنِىْ قَالَتْ فَخَطَبَنِىْ خُطَّابٌ مِّنْهُمْ مُعَاوِيَةُ وَ اَبُو الْجَهْمِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ تَرِبٌ خَفِيْفُ الْحَالِ وَ اَبُو الْجُهَيْمِ مِنْهُ شِدَّةٌ عَلَى النِّسَآءِ اَوْ يَضْرِبُ النِّسَآءَ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَلٰكِنْ عَلَيْكِ بِاُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ۔

کہا: نہیں۔ کہتی ہیں میں نے اپنے کپڑے پہنے اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اس نے تجھے کتنی طلاقیں دیں؟ میں نے کہا: تین۔ آپ نے فرمایا: اُس نے سچ کہا تیرا نفقہ نہیں ہے اور تو اپنی عدت اپنے چچا کے بیٹے ابن اُمّ مکتوم کے پاس پوری کر۔ وہ نابینا آدمی ہیں۔ تو اپنے کپڑے اُس کے ہاں اُتار سکتی ہے۔ پس جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا۔ پس مجھے پیغام نکاح دیئے گئے اور ان میں سے معاویہ اور ابوجہم بھی تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ معاویہ غریب اور کمزور حالات والے ہیں اور ابوجہم کی طرف سے عورت پر سختی ہوتی ہے یا عورتوں کو مارتا ہے یا اسی طرح (کچھ) فرمایا لیکن تم اُسامہ بن زید کو اختیار (نکاح) کر لو۔

(۳۷۱۴)وَحَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِى الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْنَا هَا فَقَالَتْ كُنْتُ عِنْدَ اَبِىْ عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ فَخَرَجَ فِىْ غَزْوَةِ نَجْرَانَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ مَهْدِىٍّ وَ زَادَ قَالَتْ فَتَزَوَّجْتُهٗ فَشَرَّفَنِى اللّٰهُ بِاَبِىْ زَيْدٍ وَّ كَرَّمَنِى اللّٰهُ بِاَبِىْ زَيْدٍ۔

(۳۷۱۴) حضرت ابوبکر بن ابوجہم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور ہم نے اُن سے پوچھا تو اُنہوں نے کہا کہ میں ابوعمر بن حفص بن مغیرہ کے پاس تھی۔ وہ غزوۂ نجران میں نکلے۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں یہ زیادتی ہے کہ میں نے اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شادی کر لی تو اللہ نے مجھے ابوزید کی وجہ سے معزز بنایا اور اللہ نے مجھے ابوزید کی وجہ سے مکرم بنایا۔

(۳۷۱۵)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْبَكْرٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ اَبُوْ سَلَمَةَ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَمَنَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَحَدَّثَتْنَا اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَاتًّا بِنَحْوِ حَدِيْثِ سُفْيٰنَ۔

(۳۷۱۵) حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں اور ابوسلمہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں فاطمہ بنت قیس کے پاس آئے۔ اُس نے ہمیں بیان کیا کہ اس کے شوہر نے اُسے قطعی طلاق دے دی تھی۔ باقی حدیث مبارکہ حدیث سفیان کی طرح ہے۔

(۳۷۱۶)وَحَدَّثَنِىْ حَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ نَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ السُّدِّىِّ عَنِ الْبَهِىِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۳۷۱۶) حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاق دے دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے مکان اور نفقہ کو لازم قرار نہ دیا۔

عَنْهَا قَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا فَلَمْ یَجْعَلْ لِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةً۔

(۳۷۱۷)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ تَزَوَّجَ یَحْیَی بْنُ سَعِیْدِ ابْنِ الْعَاصِ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَكَمِ فَطَلَّقَهَا فَاَخْرَجَهَا مِنْ عِنْدِهٖ فَعَابَ ذٰلِكَ عَلَیْهِمْ عُرْوَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالُوْا اِنَّ فَاطِمَةَ قَدْ خَرَجَتْ قَالَ عُرْوَةُ فَاَتَیْتُ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَاَخْبَرْتُهَا بِذٰلِكَ فَقَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا خَیْرٌ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا الْحَدِیْثَ۔

(۳۷۱۷)حضرت ہشام رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے باپ نے حدیث بیان کی کہ یحییٰ بن سعید بن عاص رحمہ اللہ نے عبدالرحمن بن حکم رحمہ اللہ کی بیٹی سے نکاح کیا۔ پھر اُسے طلاق دی تو اُسے اپنے پاس سے نکال دیا تو عروہ نے ان لوگوں پر عیب لگایا (جنہوں نے اس پر رضامندی ظاہر کی) انہوں نے کہا: فاطمہ کو بھی نکال دیا تھا۔ عروہ نے کہا میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا اور آپ کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے بھلائی نہیں کہ وہ اس حدیث کو ذکر کرے۔

(۳۷۱۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِیَاثٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَیْسٍ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِیْ طَلَّقَنِیْ ثَلَاثًا وَاَخَافُ اَنْ یُّقْتَحِمَ عَلَیَّ قَالَ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

(۳۷۱۸)حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دیدی ہیں اور میں ڈرتی ہوں کہ مجھ پر سختی کی جائے۔ تو آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ دوسری جگہ چلی جائے۔

(۳۷۱۹)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ مَا لِفَاطِمَةَ خَیْرٌ اَنْ تَذْكُرَ هٰذَا تَعْنِیْ قَوْلَهَا لَا سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةَ۔

(۳۷۱۹)سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ کے لیے بھلائی نہیں ہے کہ وہ یہ ذکر کرتی یعنی اس کا قول: قَوْلَهَا لَا سُكْنٰی وَلَا نَفَقَةَ نہ رہائش اور نہ خرچہ۔

(۳۷۲۰)وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ لِعَآئِشَةَ اَلَمْ تَرَیْ اِلٰی فُلَانَةَ بِنْتِ الْحَكَمِ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَرَجَتْ فَقَالَتْ بِئْسَ مَا صَنَعَتْ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعِیْ اِلٰی قَوْلِ فَاطِمَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهٗ لَا خَیْرَ لَهَا فِیْ ذِكْرِ ذٰلِكَ۔

(۳۷۲۰)حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا آپ نے فلانہ بنت حکم کو نہیں دیکھا کہ اُس کے خاوند نے اُسے قطعی طلاق دیدی تو وہ نکل گئی تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اُس نے کیا بُرا کیا؟ تو عروہ نے کہا: کیا آپ فاطمہ کا قول نہیں سنتیں؟ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اُس کے لیے (اس) بات کو ذکر کرنے میں کوئی خیر و خوبی نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: احادیث مبارکہ میں مطلقہ عورت کے لیے دورانِ عدت خرچ وغیرہ کے بارے میں احکام بیان فرمائے گئے ہیں کہ جس عورت کو طلاقِ رجعی دے دی گئی ہو اُس کے لیے دورانِ عدت کھانے اور رہائش کا خرچ بالاجماع مرد کے ذمہ واجب ہے۔ البتہ جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اُس کے لیے دورانِ عدت کھانے اور رہائش کا خرچ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک خاوند پر واجب ہے خواہ وہ عورت حاملہ ہو یا غیر حاملہ اور مطلقہ حاملہ کیلئے نان و نفقہ پر بھی سب کا اتفاق ہے صرف غیر حاملہ پر اختلاف ہے اور احناف کے

دلائل قرآنی آیات اور احادیث ہیں اور اس باب کی احادیث میں جو نفقہ وغیرہ نہ ہونا معلوم ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہ (جن کا قصہ ان احادیث میں مذکور ہے) قدرے غصہ والی تھیں' جس کی وجہ سے سسرال سے بن نہ پاتی تھی اور انہوں نے از خود شوہر کے گھر سے منتقل ہونے کے مطالبہ کیا تھا اور ان کے شوہر نے بذریعہ وکیل جو نفقہ وغیرہ اُن کے پاس بھیجا تھا وہ انہوں نے اپنے حق سے کم سمجھ کر واپس کر دیا تھا۔ تو ہو سکتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو انکار کیا تھا وہ اس سے زائد نفقہ دینے سے انکار کیا ہو' مطلقاً نفقہ سے انکار نہ تھا۔

٦٥٠: باب جَوَازِ خُرُوْجِ الْمُعْتَدَّةِ الْبَآئِنِ وَالْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي النَّهَارِ لِحَاجَتِهَا

باب: مطلقہ بائنہ اور متوفی عنہا زوجہا کا دورانِ عدت دن کے وقت اپنی ضرورت وحاجت میں باہر نکلنے کے جواز کا بیان

(۳۷۲۱) وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ حقَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جُرَیْجٍ حقَالَ وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ طُلِّقَتْ خَالَتِیْ فَاَرَادَتْ اَنْ تَجُدَّ نَخْلَهَا فَزَجَرَهَا رَجُلٌ اَنْ تَخْرُجَ فَاَتَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ بَلٰی فَجُدِّیْ نَخْلَكِ فَاِنَّكِ عَسٰی اَنْ تَصَدَّقِیْ اَوْ تَفْعَلِیْ مَعْرُوْفًا۔

(۳۷۲۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ کو طلاق دی گئی۔ اُس نے اپنی کھجوروں کو کاٹنا چاہا تو اسے ایک آدمی نے ڈانٹ دیا کہ وہ نکل جائے۔ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیوں نہیں! تو اپنی کھجور کاٹ کیونکہ قریب ہے کہ تو صدقہ یا اور کوئی نیکی کا کام کرے گی۔

خُلاصَۃُ الباب: اس باب کی حدیث مبارکہ میں دورانِ عدت گھر سے نکلنے کے بارے میں حکم بیان کیا گیا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے وہ اپنی عدت کے دوران ضرورت کے وقت دن کو باہر نکل سکتی ہے لیکن جو طلاق کی عدت گزار رہی ہو اُس کے لیے باہر نکلنا قطعاً جائز نہیں کیونکہ اس کا نفقہ خرچ وغیرہ خاوند کے ذمہ ہے اور باہر نکلنے کی اس کو حاجت نہیں ہے اور اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ کے لیے جو باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو یہ احکامِ عدت کے نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے یا انہوں نے شوہر سے زمانہ عدت کے نفقہ ہی کے بدلے خلع لیا ہو اور انہیں اپنی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہو اور یہ جائز ہے' واللہ اعلم۔

٦٥١: باب انْقِضَآءِ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَ غَيْرِهَا بِوَضْعِ الْحَمْلِ

باب: جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور اُس کے علاوہ مطلقہ عورت کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جانے کے بیان میں

(۳۷۲۲) وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی وَ

(۳۷۲۲) حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَ حَرْمَلَةُ نَا وَقَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَاهُ كَتَبَ اِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ يَاْمُرُهُ اَنْ يَّدْخُلَ عَلٰى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْاَسْلَمِيَّةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَيَسْاَلَهَا عَنْ حَدِيْثِهَا وَ عَمَّا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ اَنَّ سُبَيْعَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ فِيْ بَنِيْ عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَّ كَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ اَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهٖ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا اَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَبْدِالدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَالِيْ اَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تَرْجِيْنَ النِّكَاحَ اِنَّكِ وَاللّٰهِ مَا اَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتّٰى تَمُرَّ عَلَيْكِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِيْ ذٰلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ حِيْنَ اَمْسَيْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ فَاَفْتَانِيْ بِاَنِّيْ قَدْ حَلَلْتُ حِيْنَ وَضَعْتُ حَمْلِيْ وَاَمَرَنِيْ بِالتَّزَوُّجِ اِنْ بَدَالِيْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَلَا اَرٰى بَاْسًا اَنْ تَتَزَوَّجَ حِيْنَ وَضَعَتْ وَ اِنْ كَانَتْ فِيْ دَمِهَا غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَقْرَبُهَا زَوْجُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ۔

کہ اس کے باپ عبداللہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کے پاس لکھا اور انہیں حکم دیا کہ وہ سبیعہ بنت حارث کے پاس جائے اور اس سے اس کی مروی حدیث کے بارے میں پوچھے اور اس کے بارے میں پوچھو جو اُس کے فتویٰ طلب کرنے کے جواب میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ تو عمر بن عبداللہ نے عبداللہ بن عتبہ کو لکھا اور اسے اس کی خبر دی کہ سبیعہ نے اسے خبر دی ہے کہ وہ سعد بن خولہ کے نکاح میں تھی جو بنی عامر بن لوئی میں سے تھے اور جنگِ بدر میں بھی شریک ہوئے اور ان کی وفات حجۃ الوداع میں ہوگئی اور وہ حاملہ تھی۔ پس اس کی وفات کے تھوڑے ہی دنوں کے بعد وضع حمل ہوگیا۔ پس جب وہ نفاس سے فارغ ہوگئی تو اُس نے پیغامِ نکاح دینے والوں کے لیے بناؤ سنگار کیا۔ تو بنوعبدالدار میں سے ایک آدمی ابوالسنابل بن بعکک اس کے پاس آیا۔ تو اُس نے کہا مجھے کیا ہے کہ میں تجھے بناؤ سنگار کیے ہوئے دیکھتا ہوں۔ شاید کہ تو نکاح کی اُمید رکھتی ہے۔ اللہ کی قسم! تو اس وقت تک نکاح نہیں کرسکتی جب تک تجھ پر چار ماہ دس دن نہ گزر جائیں۔ جب اُس نے مجھے یہ کہا تو میں نے اپنے کپڑے اپنے اُوپر لپیٹے اور شام کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے مجھے فتویٰ دیا کہ میں وضع حمل ہوتے ہی آزاد ہو چکی ہوں اور مجھے نکاح کا حکم دیا۔ اگر میں چاہوں۔ ابن شہاب نے کہا کہ میں وضع حمل ہوتے ہی عورت کے نکاح میں کوئی حرج نہیں خیال کرتا۔ اگر چہ وہ خونِ نفاس میں مبتلا ہو لیکن جب تک خونِ نفاس سے پاک نہ ہوجائے شوہر اُس سے صحبت نہیں کرسکتا۔

(۳۷۲۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمٰنُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اجْتَمَعَا عِنْدَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُمَا يَذْكُرَانِ

(۳۷۲۳) حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس جمع ہوئے اور وہ دونوں ذکر کررہے تھے اُس عورت کا جسے اُس کے شوہر کی وفات کے چند دنوں بعد وضع حمل ہو گیا تھا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اس کی عدت دونوں سے لمبی عدت ہوگی اور ابو

الْمَرْاَةُ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عِدَّتُهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ قَدْ حَلَّتْ فَجَعَلَا يَتَنَا زَعَانِ ذٰلِكَ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْئَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَ هُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ اِنَّ سُبَيْعَةَ الْاَ سْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ وَاَنَّهَا ذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَتَزَوَّجَ۔

سلمہ نے کہا: وہ حلال یعنی آزاد ہو چکی ہے اور وہ دونوں اس میں جھگڑنے لگے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں۔ پھر انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب کو اُمّ سلمہ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا وہ ان کے پاس آئے اور انہیں خبر دی کہ اُمّ سلمہ نے کہا ہے سبیعہ اسلمیہ کو اس کے خاوند کی وفات کے چند دنوں بعد وضع حمل ہو گیا تھا۔ تو اُس نے اس بات کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے اُسے حکم دیا کہ وہ نکاح کر لے۔

(۳۷۲۴) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ كِلَاهُمَا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ اللَّيْثَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَاَرْسَلُوْا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ وَلَمْ يُسَمِّ كُرَيْبًا۔

(۳۷۲۴) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ لیث نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ انہوں یعنی ابو سلمہؓ ابو ہریرہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُمّ سلمہ کی طرف پیغام بھیجا۔ کریب کا نام ذکر نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں بیوہ اور مطلقہ کی عدت کی مدت کو بیان کیا گیا ہے۔ یہاں پر ہم مزید وضاحت کیلئے کچھ تفصیل بیان کرتے ہیں:

بیوہ:

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اُس کی عدت اگر حاملہ ہو تو وضع حمل ہے خواہ انتقال خاوند سے تھوڑی ہی دیر بعد ہو جائے اور اگر حاملہ نہیں ہے تو چار ماہ دس دن ہے۔

مطلقہ:

جس عورت کو طلاق دی گئی ہو اُس کی عدت تین حیض ہے اور اگر حاملہ ہو تو وضع حمل۔ خواہ وہ عورت لونڈی ہو یا آزاد۔ ولادت ہوتے ہی اُس کی عدت پوری ہو جائے گی۔

باندی:

باندی یعنی مملوکہ عورت کی مدت عدت طلاق کی صورت میں ایک حیض ہے اور اگر حیض نہ آتا ہو تو ڈیڑھ ماہ اور اگر خاوند فوت ہو جائے تو دو ماہ پانچ دن عدت ہوگی خواہ حیض آتا ہو یا نہ آتا ہو۔

۶۵۲: باب وُجُوْبِ الْاِحْدَادِ فِيْ عِدَّةِ الْوَفَاةِ وَ تَحْرِيْمِهٖ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ اِلَّا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ

باب: بیوہ عورت کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ کی حرمت کے بیان میں

(۳۷۲۵) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى

(۳۷۲۵) حضرت حمید بن نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت

مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ هٰذِهِ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا دَخَلْتُ عَلٰى اُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّیَ اَبُوْهَا اَبُوْ سُفْيَانَ فَدَعَتْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةٌ خَلُوْقٌ اَوْ غَيْرُهٗ فَدَهَنَتْ مِنْهُ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِیْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو ان تین حدیثوں کی خبر دی۔ انہوں نے فرمایا کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں' حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جس وقت کہ ان کے باپ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے ایک خوشبو منگوائی جس میں زرد رنگ تھا۔ ایک باندی نے وہ زرد رنگ کی خوشبو اُن کے رخساروں پر لگائی۔ پھر زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر فرما رہے تھے ایسی عورت کے لیے حلال نہیں کہ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اُس کے کہ خاوند کی وفات پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

(۳۷۲۶) قَالَتْ زَيْنَبُ ثُمَّ دَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا حِيْنَ تُوُفِّیَ اَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَالِیْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

(۳۷۲۶) حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پھر میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جس وقت اُن کے بھائی وفات پا گئے تو انہوں نے بھی خوشبو منگوا کر لگائی۔ پھر فرمانے لگیں: اللہ کی قسم! مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی سوائے اس کے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا کہ ایسی عورت کیلئے حلال نہیں جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ کسی بھی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے اُس کے کہ جس کا خاوند وفات پا جائے تو وہ اپنے خاوند پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

(۳۷۲۷) قَالَتْ زَيْنَبُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَمِعْتُ اُمِّیْ اُمَّ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَقُوْلُ جَآءَ تِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ ابْنَتِیْ تُوُفِّیَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِیَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِی الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِیْ

(۳۷۲۷) حضرت زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں' میں نے اپنی ماں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ فرماتی ہیں' ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیٹی کا خاوند وفات پا گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتے ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ دو یا تین مرتبہ پوچھا گیا' ہر مرتبہ آپ فرماتے: نہیں۔ پھر فرمایا کہ یہ سوگ چار ماہ اور دس دن تک ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں تو تم سال کے گزرنے کے بعد مینگنی پھینکا کرتی

بِالْبَعَرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ۔

تھیں۔

(۳۷۲۸)قَالَ حُمَيْدٌ فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ وَمَا تَرْمِيْ بِالْبَعَرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ فَقَالَتْ زَيْنَبُ كَانَتِ الْمَرْأَةُ اِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَ لَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيْبًا وَلَا شَيْئًا حَتّٰى يَمُرَّبِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتٰى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ اَوْ شَاةٍ اَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهٖ فَقَلَّ مَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ اِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطٰى بَعَرَةً فَتَرْمِيْ بِهَا ثُمَّ تُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيْبٍ اَوْ غَيْرِهٖ۔

(۳۷۲۸) راوی حمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے پوچھا سال گزرنے کے بعد مینگنی کے پھینکنے کا کیا مطلب ہے؟ تو حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب کسی عورت کا خاوند وفات پا جاتا تھا تو وہ ایک تنگ مکان میں چلی جاتی تھی اور خراب کپڑے پہنتی تھی اور خوشبو نہیں لگاتی تھی اور نہ ہی کوئی اور چیز' یہاں تک کہ جب اس طرح ایک سال گزر جاتا تو پھر ایک جانور گدھا یا بکری یا اور کوئی پرندہ وغیرہ اس کے پاس لایا جاتا تو وہ اُس پر ہاتھ پھیرتی۔ بسا اوقات ایسا ہو جاتا تھا کہ جس پر وہ ہاتھ پھیرتی وہ مر جاتا پھر وہ اس مکان سے باہر نکلتی' اُس کو مینگنی دی جاتی جسے وہ پھینک دیتی پھر اُس کے بعد خوشبو وغیرہ یا جو چاہتی استعمال کرتی۔

(۳۷۲۹)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَدَعَتْ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْهُ بِذِرَاعَيْهَا وَ قَالَتْ اِنَّمَا اَصْنَعُ هٰذَا لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

(۳۷۲۹) حضرت حمید بن نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' میں نے حضرت زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا' وہ فرماتی ہیں کہ حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کا کوئی رشتہ دار فوت ہو گیا تو انہوں نے زرد رنگ کی خوشبو منگوا کر اپنی کلائیوں پر لگائی اور کہنے لگیں کہ میں یہ اس وجہ سے کر رہی ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپ فرماتے تھے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ کسی میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے سوائے خاوند کے کہ اُس پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے۔

(۳۷۳۰)وَحَدَّثَتْهُ زَيْنَبُ عَنْ اُمِّهَا وَ عَنْ زَيْنَبَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ عَنِ امْرَاَةٍ مِنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۳۷۳۰) حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے اس حدیث کو اپنی والدہ سے روایت کر کے بیان کیا یا حضرت زینب رضی اللہ عنہا' نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ نے یا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی عورت سے روایت کیا۔

(۳۷۳۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ زَيْنَبَ بِنْتَ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّهَا اَنَّ امْرَاَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا فَخَافُوْا عَلٰى عَيْنِهَا فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاْذَنُوْهُ فِيْ

(۳۷۳۱) حضرت حمید بن نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ میں نے حضرت زینب بنت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے سنا' وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت کا خاوند وفات پا گیا۔ لوگوں کو اس کی آنکھوں کی تکلیف کا خوف ہوا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آنکھوں میں سرمہ ڈالنے کی اجازت طلب کی تو

الْكُحْلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَكُوْنُ فِيْ شَرِّ بَيْتِهَا فِيْ اَحْلَاسِهَا اَوْ فِيْ شَرِّ اَحْلَاسِهَا فِيْ بَيْتِهَا حَوْلًا فَاِذَا مَرَّ كَلْبٌ رَمَتْ بِبَعَرَةٍ فَخَرَجَتْ اَفَلَا اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم عورتوں میں سے (پہلے جس کسی کا خاوند فوت ہو جاتا تھا) تو وہ اپنے گھر کے بُرے حصّہ میں چادر پہنے چلی جاتی تھی یا وہ بُری چادر پہنے ایک سال تک اس گھر میں رہتی تھی اور جب ایک سال بعد کوئی کتا گزرتا تو اس پر مینگنی پھینک کر باہر نکلتی تھی (تو اب تم) کیا چار مہینے دس دن تک بھی نہیں ٹھہر سکتی؟

(۳۷۳۲)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ بِالْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ فِي الْكُحْلِ وَ حَدِيْثِ اُمِّ سَلَمَةَ وَ اُخْرٰى مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ تُسَمِّهَا زَيْنَبُ نَحْوَ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ۔

(۳۷۳۲) حضرت حمید بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکٹھی دو حدیثوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی دوسری زوجۂ مطہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے گزری ہوئی حدیث کی طرح بیان کرتے ہیں۔

(۳۷۳۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْنَبَ بِنْتَ اَبِيْ سَلَمَةَ تُحَدِّثُ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ وَ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا تَذْكُرَ اِنَ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ اَنَّ ابْنَةً لَّهَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَاشْتَكَتْ عَيْنُهَا فَهِيَ تُرِيْدُ اَنْ تَكْحُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ تَرْمِيْ بِالْبَعَرَةِ عِنْدَ رَاْسِ الْحَوْلِ وَاِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

(۳۷۳۳) حضرت حمید بن نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سنا وہ حضرت اُمّ سلمہ اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئی اور اُس نے عرض کیا کہ اُس کی ایک بیٹی ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور اس کی آنکھوں میں تکلیف ہو گئی ہے وہ اپنی آنکھوں میں سرمہ ڈالنا چاہتی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (زمانہ جاہلیت میں) تو تم عورتوں میں سے کوئی سال کے بعد مینگنی پھینکا کرتی تھیں اور یہ تو صرف چار ماہ اور دس دن ہیں۔

(۳۷۳۴)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمَّا اَتٰى اُمَّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا نَعِيُّ اَبِيْ سُفْيَانَ دَعَتْ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ بِصُفْرَةٍ فَمَسَحَتْ بِهٖ ذِرَاعَيْهَا وَعَارِضَيْهَا وَقَالَتْ كُنْتُ عَنْ هٰذَا غَنِيَّةً سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ

(۳۷۳۴) حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ فرماتی ہیں کہ جب حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے تیسرے دن زرد رنگ کی خوشبو منگوا کر اپنی کلائیوں اور اپنے رُخساروں پر لگائی اور فرماتی ہیں کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں تھی۔ میں نے نبی ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ (وہ اپنی میت پر) تین دن سے

لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے خاوند پر کہ اُس پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

(۳۷۳۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ اَبِىْ عُبَيْدٍ حَدَّثَتْهُ عَنْ حَفْصَةَ اَوْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَوْ عَنْ كِلْتَيْهِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَوْ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

(۳۷۳۵) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صفیہ بنت ابی عبید' حضرت حفصہ یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا دونوں سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو یا اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ میّت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے۔ سوائے اِس کے کہ وہ اپنے خاوند پر۔ (تین دن سے زیادہ یعنی چار ماہ دس دن سوگ کر سکتی ہے۔)

(۳۷۳۶)وَحَدَّثَنَاهُ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ مُسْلِمٍ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ نَّافِعٍ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ مِثْلَ رِوَايَتِهٖ۔

(۳۷۳۶) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۷۳۷)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِىُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُحَدِّثُ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ ابْنِ دِيْنَارٍ وَ زَادَ فَاِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا۔

(۳۷۳۷) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت صفیہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجۂ مطہرہ رضی اللہ عنہا سے سنا وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آگے حدیث اسی طرح سے ہے۔

(۳۷۳۸)وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ جَمِيْعًا عَنْ نَّافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ اَبِىْ عُبَيْدٍ عَنْ بَعْضِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِهِمْ۔

(۳۷۳۸) حضرت صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن سے روایت کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اسی طرح نقل کی۔

(۳۷۳۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ

(۳۷۳۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی عورت کے لیے جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو حلال نہیں کہ وہ میّت پر تین (دن) سے زیادہ سوگ کرے۔ سوائے اپنے خاوند کے۔

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

(۳۷۴۰)وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ نَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُحِدُّ امْرَاَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَّلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ۔

(۳۷۴۰)حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی عورت میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے سوائے خاوند کے کہ اُس پر چار ماہ اور دس دن سوگ کرے اور وہ عورت رنگ دار کپڑے نہیں پہن سکتی سوائے رنگ دار بنے ہوئے کپڑوں کے اور سرمہ نہیں لگا سکتی اور نہ ہی خوشبو لگا سکتی ہے سوائے اس کے کہ حیض سے طہارت حاصل کرتے وقت خوشبو لگا سکتی ہے۔

(۳۷۴۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ كِلَا هُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَا عِنْدَ اَدْنٰى طُهْرِهَا نُبْذَةً مِنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ۔

(۳۷۴۱)اِس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

(۳۷۴۲)وَحَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا نُنْهٰى اَنْ نُّحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلُ وَلَا نَتَطَيَّبُ وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَّصْبُوْغًا وَ قَدْ رُخِّصَ لِلْمَرْاَةِ فِىْ طُهْرِهَا اِذَا اغْتَسَلَتْ اِحْدَانَا مِنْ مَّحِيْضِهَا فِىْ نُبْذَةٍ مِنْ قُسْطٍ وَّ اَظْفَارٍ۔

(۳۷۴۲)حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ ہمیں منع کر دیا گیا ہے کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کریں سوائے خاوند کے اُس پر چار ماہ اور دس دن سوگ کریں۔ ہم نہ سرمہ لگائیں اور نہ ہی خوشبو لگائیں اور نہ ہی رنگا ہوا کپڑا پہنیں اور عورت کیلئے اسکی پاکی میں رخصت دی گئی ہے کہ جب ہم میں سے کوئی حیض (سے فارغ ہو کر) غسل کرے تو وہ خوشبو دار چیز سے غسل کر سکتی ہے۔

خُلاصَۃُ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جس مسلمان بالغ عورت پر اپنے خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا واجب ہے اور خاوند کے علاوہ کسی کے لیے بھی تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں اور دورانِ عدت خواہ خاوند کی فوتگی پر ہو یا مطلقہ یا بائنہ ہو تو عورت کے لیے بناؤ سنگار کرنا' زیورات' ریشمی کپڑے' خوشبو' تیل' کنگھی وغیرہ سے پرہیز لازمی ہے۔ سرمہ اور مہندی بھی نہ لگائے گی لیکن بیماری کی وجہ سے سرمہ وغیرہ رات اور دن میں لگانا جائز ہے اور بلاضرورتِ شدیدہ نہ دن میں جائز ہے اور نہ رات میں اور جو عورت عدتِ وفات میں ہو اُس کے لیے بوقتِ ضرورت بقدرِ ضرورت باہر نکلنا جائز ہے لیکن رات کا اکثر حصہ گھر میں گزارے اور مطلقہ کے لیے دورانِ عدت باہر نکلنے کی کسی بھی صورت میں اجازت نہیں' واللہ اعلم۔

کتاب اللعان

(۳۷۴۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَآءَ اِلَى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ الْاَنْصَارِيِّ فَقَالَ لَهُ اَرَاَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَاسْئَلْ لِيْ عَنْ ذٰلِكَ يَا عَاصِمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عَاصِمٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ اِلٰى اَهْلِهِ جَآءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَا ذَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَاْتِنِيْ بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْئَلَةَ الَّتِيْ سَاَلْتُهُ عَنْهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا اَنْتَهِيْ حَتّٰى اَسْاَلَهُ عَنْهَا فَاَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهِ رَجُلًا اَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُوْنَهُ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَتَلَاعَنَا وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَكَانَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ۔

(۳۷۴۳) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں خبر دی ہے کہ حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ، حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف آئے اور ان سے کہا: اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پائے تو کیا وہ اُسے قتل کر دے؟ اگر وہ اسی طرح کرے تو کیا تم اسے قتل کر دو گے؟ اے عاصم! اس بارے میں تم میرے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے مسائل کے بارے میں پوچھنے کو ناپسند فرمایا اور اس کی مذمت فرمائی۔ حضرت عاصم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات سن کر گراں گزرا۔ جب حضرت عاصم اپنے گھر والوں کی طرف آئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اُن کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا ہے؟ عاصم رضی اللہ عنہ عویمر رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے کہ میں کوئی بھلائی (کی خبر) نہیں لایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو جو میں نے آپ سے پوچھا تھا اسے ناپسند فرمایا۔ عویمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اللہ کی قسم! میں نہیں رکوں گا مگر یہاں تک کہ میں آپ سے اس بارے میں پوچھ لوں۔ عویمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو اور لوگ بھی وہاں موجود تھے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پائے تو کیا وہ اسے قتل کر دے؟ اگر وہ ایسا کرے تو کیا آپ اُسے قتل کر دیں گے یا وہ کیا کرے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں آیت نازل ہوئی ہے جاؤ اور اپنی بیوی کو لے کر آؤ۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اُن دونوں نے لعان کیا اور میں بھی لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا تو جب وہ دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو عویمر نے

کہا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اسے اپنے ساتھ رکھوں تو میں جھوٹا ہوں گا اور اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم فرمانے سے پہلے ہی اپنی اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ پھر لعان کرنے والوں کے بارے میں یہی طریقہ جاری ہوگیا۔

(۳۷۴۴) وَحَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ عُوَيْمِرًا الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ اَتٰى عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَّ اَدْرَجَ فِي الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَ كَانَ فِرَاقُهٗ اِيَّاهَا بَعْدُ سُنَّةً فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَ زَادَ فِيْهِ قَالَ سَهْلٌ وَ كَانَتْ حَامِلًا فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعٰى اِلٰى اُمِّهٖ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ اَنَّهٗ يَرِثُهَا وَ تَرِثُ مِنْهُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهَا۔

(۳۷۴۴) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ حضرت عویمر انصاری رضی اللہ عنہ جو کہ قبیلہ بنو عجلان سے تھے وہ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ آگے حدیث اسی طرح ہے جیسے مالک کی حدیث گزری ہے لیکن اس حدیث میں یہ بھی زائد ہے کہ حضرت عویمر انصاری رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی سے علیحدہ ہونا' بعد میں لعان کرنے والوں کا معمول بن گیا اور اس حدیث میں یہ بھی زائد ہے کہ حضرت سہل فرماتے ہیں ان کی بیوی حاملہ تھی اور اس کے بیٹے کو اس کی ماں کی طرف منسوب کیا گیا پھر یہ طریقہ (بھی) جاری ہو گیا کہ ایسا بچہ اپنی ماں کا وارث ہوتا تھا اور ماں اس کی وارث ہوتی تھی جو اللہ نے ان کے لیے مقرر فرمایا۔

(۳۷۴۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَ عَنِ السُّنَّةِ فِيْهِمَا عَنْ حَدِيْثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَخِيْ بَنِيْ سَاعِدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا وَّ ذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ زَادَ فِيْهِ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا شَاهِدٌ وَّ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَارَقَهَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكُمُ التَّفْرِيْقُ بَيْنَ كُلِّ مُتَلَاعِنَيْنِ۔

(۳۷۴۵) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کا ایک آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی آدمی کو پاتا ہے۔ پھر اس سے آگے وہی قصہ روایت کیا گیا ہے اور اس روایت میں یہ زائد ہے کہ دونوں (میاں' بیوی) نے مسجد میں لعان کیا اور میں بھی وہاں موجود تھا اور اس حدیث میں یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو حکم فرماتے اس آدمی نے اپنی اس عورت کو تین طلاقیں دے دیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی ہی میں اُس سے جدا ہو گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر لعان کرنے والوں کے درمیان اسی طرح جدائی ہوگی۔

(۳۷۴۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمٰنَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ

(۳۷۴۶) حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نہیں جانتا

الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي امْرَاَةِ مُصْعَبٍ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ فَمَا دَرَيْتُ مَا اَقُوْلُ فَمَضَيْتُ اِلٰى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بِمَكَّةَ فَقُلْتُ لِلْغُلَامِ اسْتَاْذِنْ لِيْ قَالَ اِنَّهٗ قَائِلٌ فَسَمِعَ صَوْتِيْ قَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ادْخُلْ فَوَ اللّٰهِ مَا جَآءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ اِلَّا حَاجَةٌ فَدَخَلْتُ فَاِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةً مُتَوَسِّدٌ وِسَادَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ نَعَمْ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ سَاَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اَنْ لَّوْ وَجَدَ اَحَدُنَا امْرَاَتَهٗ عَلٰى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ اِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِاَمْرٍ عَظِيْمٍ وَّاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هٰؤُلَآءِ الْاٰيٰتِ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَ وَعَظَهٗ وَ ذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ قَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنَّهٗ لَكَاذِبٌ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

تھا کہ میں کیا کہوں؟ چنانچہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر مکہ گیا۔ میں نے غلام سے کہا: میرے لیے اجازت لو۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے میرے کہنے کی آواز سن لی اور فرمانے لگے کہ ابن جبیر ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں! فرمانے لگے: اندر آ جاؤ۔ اللہ کی قسم! تم بغیر کسی ضروری کام کے اس وقت نہیں آئے ہو گے (حضرت سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ میں اندر داخل ہوا تو انہوں نے ایک کمبل بچھایا ہوا تھا اور تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے (وہ تکیہ) کہ جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے ابو عبدالرحمٰن! کیا لعان کرنے والے دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں! کیونکہ سب سے پہلے جس نے اس بارے میں پوچھا وہ فلاں بن فلاں تھا۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر ہم میں سے کوئی اپنی بیوی کو فحش کام (زنا) کرتا ہوا پائے تو وہ کیا کرے؟ اگر وہ کسی سے بات کرے تو یہ بہت بڑی بات کہے گا اور اگر خاموش رہے تو اس جیسی بات پر کیسے خاموش رہا جا سکتا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے اور اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ آدمی پھر آیا اور اُس نے عرض کیا کہ جس مسئلہ کے بارے میں میں نے آپ سے پوچھا تھا اب میں خود اس میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے سورۃ النور میں ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ﴾ آیات نازل فرمائیں۔ آپ نے اُن آیات کو اس پر تلاوت فرمایا اور اسے نصیحت فرمائی اور اُسے سمجھایا کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے۔ اُس آدمی نے کہا: نہیں! اُس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں نے اس عورت پر جھوٹ نہیں بولا۔ پھر آپ نے اس عورت کو بلایا اور اسے وعظ و نصیحت فرمائی اور اُسے خبر دی کہ دُنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے ہلکا ہے۔ اُس عورت نے کہا: نہیں اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے یہ آدمی جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اُس آدمی سے آغاز فرمایا اور اس نے چار مرتبہ گواہی دی اور کہا: اللہ کی قسم! وہ (میں) سچا ہوں اور پانچویں مرتبہ اُس نے کہا کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر آپ اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے تو اُس عورت نے چار مرتبہ گواہی

دی کہ یہ آدمی جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ اُس عورت نے کہا کہ اِس عورت پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر یہ آدمی سچا ہو۔ پھر آپ نے ان دونوں کے درمیان (مستقل) جدائی ڈال دی۔

(۳۷۴۷)وَحَدَّثَنِيْهِ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِي سُلَيْمٰنَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ زَمَنَ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمْ اَدْرِ مَا اَقُوْلُ فَاَتَيْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ اَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(۳۷۴۷)حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے زمانہ (خلافت) میں مجھ سے لعان کرنے والوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا تھا۔ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور میں نے اُن سے کہا کہ لعان کرنے والوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی جائے گی؟ پھر ابن نمیر کی حدیث کی طرح ذکر فرمایا۔

(۳۷۴۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ قَالَ لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا قَالَ زُهَيْرٌ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۷۴۸)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والوں کے لیے فرمایا: تمہارا حساب اللہ پر ہے۔ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ تیرے لیے اس عورت پر کوئی راستہ (حق) نہیں ہے۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا مال؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرے لیے مال بھی نہیں (مال پر کوئی حق نہیں) اگر تُو سچا ہے تو وہ مال اس کی فرج کے بدلہ میں ہے اور اگر تُو جھوٹا ہے تو یہ تیرے لیے اس (عورت) سے زیادہ بعید ہے کہ (تُو مال کا) مطالبہ کرے۔

(۳۷۴۹)وَحَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ۔

(۳۷۴۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عجلان کے میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں سے کوئی توبہ کرنے والا ہے؟

(۳۷۵۰)حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِي عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ اللِّعَانِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ

(۳۷۵۰)حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا فرمایا کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح

ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

ذکر فرمایا۔

(۳۷۵۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِلْمِسْمَعِيِّ وَابْنِ الْمُثَنّٰى قَالُوْا نَا مُعَاذٌ وَّهُوَ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقْ مُصْعَبٌ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَرَّقَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ۔

(۳۷۵۱) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت مصعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی نہیں ڈالی۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوعجلان کے دو میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالی تھی۔

(۳۷۵۲)وَحَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا لَا عَنَ امْرَاَتَهٗ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَفَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِاُمِّهٖ قَالَ نَعَمْ۔

(۳۷۵۲) یحییٰ بن یحییٰ کہتے ہیں میں نے مالکؒ سے پوچھا کیا آپ سے نافع نے ابن عمرؓ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں لعان کیا چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈلوادی اور لڑکے کو اس کی ماں کے ساتھ ملا دیا۔ (منسوب کیا) انہوں نے کہا۔

(۳۷۵۳)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَا نَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَامْرَاَتِهٖ وَ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

(۳۷۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے ایک آدمی اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی۔

(۳۷۵۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۷۵۴) حضرت عبیداللہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۷۵۵)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِنَّا لَلَيْلَةَ جُمُعَةٍ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْ تُّمُوْهُ اَوْ

(۳۷۵۵) حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ میں جمعہ کی رات مسجد میں تھا کہ انصار کا ایک آدمی آیا اور اُس نے عرض کیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) آدمی کو پائے تو وہ کیا کرے؟ اگر تو وہ یہ بات کرے تو تم اسے کوڑے لگاؤ گے یا اگر اُس نے قتل کر دیا تو تم اُسے (قصاصا) قتل کرو گے اور اگر وہ خاموش رہا تو سخت غصہ میں خاموش رہے گا۔ اللہ کی قسم! میں اس مسئلہ کہ بارے

قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ وَاِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰی غَيْظٍ وَاللّٰهِ لَاَسْئَلَنَّ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا وَّجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَتَكَلَّمَ جَلَدْتُّمُوْهُ اَوْ قَتَلَ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰی غَيْظٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ افْتَحْ وَ جَعَلَ يَدْعُوْ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ اللِّعَانِ ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ﴾ هٰذِهِ الْاٰيَاتُ فَابْتُلِيَ بِهٖ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَجَآءَ هُوَ وَامْرَاَتُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاعَنَا فَشَهِدَ الرَّجُلُ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ثُمَّ لَعَنَ الْخَامِسَةَ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ فَذَهَبَتْ لِتَلْعَنَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ فَاَبَتْ فَلَعَنَتْ فَلَمَّا اَدْبَرَا قَالَ لَعَلَّهَا اَنْ تَجِيْٓءَ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا فَجَآءَتْ بِهٖ اَسْوَدَ جَعْدًا۔

میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا۔ جب وہ اگلے دن رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اُس نے آپ سے پوچھا اور کہا کہ اگر کوئی آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) آدمی کو پائے۔ اگر وہ یہ بات کرے تو آپ اسے کوڑے لگائیں گے یا اگر وہ قتل کر دے تو آپ اُسے (قصاصاً) قتل کریں گے اور اگر وہ خاموش رہے تو سخت غصہ کی حالت میں خاموش رہے گا۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! (اس مسئلہ) کو کھول دے اور آپ دُعا فرماتے رہے پھر لعان کی یہ آیت نازل ہوئی: ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ہیں اور اُن کے پاس کوئی گواہ نہیں سوائے ان کے اپنی ذات کے۔'' وہ آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنی بیوی کو لایا اور ان دونوں نے لعان کیا۔ مرد نے اللہ کو گواہ بنا کر چار مرتبہ گواہی دی کہ وہ سچوں میں سے ہے پھر پانچویں مرتبہ میں لعان کیا کہ اگر وہ جھوٹوں میں سے ہے تو اُس پر اللہ کی لعنت ہو اور اسی طرح عورت نے بھی لعان کیا تو نبی ﷺ نے اُس سے فرمایا: ٹھہر جا! اس عورت نے انکار کیا اور لعان کیا تو جب وہ دونوں چلے گئے تو آپ نے فرمایا: شاید کہ اس عورت کے ہاں سیاہ گھنگریالے بالوں والا لڑکا پیدا ہو تو اس عورت کے ہاں سیاہ گھنگریالے بالوں والا لڑکا ہی پیدا ہوا۔ (یعنی جس شخص سے زنا کیا تھا اُس کی مشابہت تھی)۔

(۳۷۵۶) وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۷۵۶) حضرت اعمش سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۳۷۵۷) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُ الْاَعْلٰی قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وَاَنَا اُرٰی اَنَّ عِنْدَهٗ مِنْهُ عِلْمًا فَقَالَ اِنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَذَفَ امْرَاَتَهٗ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ وَ كَانَ اَخَا الْبَرَآءِ بْنِ مَالِكٍ لِاُمِّهٖ وَكَانَ اَوَّلَ رَجُلٍ لَاعَنَ فِي الْاِسْلَامِ قَالَ فَلَاعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۳۷۵۷) حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور میرا یہ خیال تھا کہ ان کو زیادہ علم ہوگا (میں نے یہ پوچھا کہ) حضرت ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی اور وہ حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے اخیافی بھائی تھے اور یہ پہلا آدمی تھا جس نے اسلام میں لعان کیا اور اس عورت سے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس عورت کو دیکھتے رہو اگر تو سفید رنگ، سیدھے بال اور

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اَبْيَضَ سَبْطًا قَضِيْئَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ بْنِ اُمَيَّةَ وَ اِنْ جَآءَ تْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَآءَ قَالَ فَاُنْبِئْتُ اَنَّهَا جَآءَ تْ بِهٖ اَكْحَلَ جَعْدًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ۔

سرخ آنکھوں والا بچہ اس کے ہاں پیدا ہوا تو وہ حضرت ہلال بن اُمیہ کا ہوگا اور اگر سرمگیں آنکھوں والا' گھنگریالے بالوں والا اور باریک پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس عورت کے ہاں سرمگیں آنکھوں والا' گھنگریالے بالوں والا اور باریک پنڈلیوں والا بچہ پیدا ہوا۔

(۳۷۵۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيَّانِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ يَشْكُوْ اِلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ مَعَ اَهْلِهٖ رَجُلًا فَقَالَ عَاصِمٌ مَّا ابْتُلِيْتُ بِهٰذَا اِلَّا لِقَوْلِيْ فَذَهَبَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهٗ بِالَّذِيْ وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَاَتَهٗ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعٰى اَلَيْهِ اَنَّهٗ وَجَدَ عِنْدَ اَهْلِهٖ خَدْلًا اٰدَمَ كَثِيْرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيْهًا بِالرَّجُلِ الَّذِيْ ذَكَرَ زَوْجُهَا اَنَّهٗ وَجَدَهٗ عِنْدَ هَا فَلَا عَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فِي الْمَجْلِسِ اَهِيَ الَّتِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَاتِلْكَ امْرَاَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْاِسْلَامِ السُّوْءَ۔

(۳۷۵۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لعان کا ذکر کیا گیا۔ حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں کچھ کہا اور پھر وہ چلے گئے تو اُن کی قوم کا ایک آدمی آیا اور اُن سے شکایت کرنے لگا کہ اس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں اپنے قول کی وجہ سے اس میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ پھر حضرت عاصم رضی اللہ عنہ اس آدمی کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلے گئے اور آپ کو اس آدمی نے اس کی خبر دی کہ اُس نے اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پایا ہے اور وہ زرد' پتلا دُبلا اور سیدھے بالوں والا تھا اور اُس نے جس آدمی پر دعویٰ کیا کہ وہ اس کی بیوی کے پاس تھا وہ آدمی موٹی پنڈلیوں والا' گندمی رنگ والا اور بہت موٹے جسم والا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ (اس مسئلہ کو) واضح فرما۔ پھر اُس عورت نے ایک بچے کو جنا جو کہ اُس آدمی کے مشابہ تھا کہ جس کے بارے میں اس عورت کے خاوند نے ذکر کیا کہ اس نے اپنی بیوی کے پاس ایک آدمی کو پایا ہے۔ پھر انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپس میں لعان کیا۔ مجلس میں موجود لوگوں میں سے ایک آدمی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: کیا یہ وہی عورت ہے جس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو بغیر گواہوں کے رجم کرتا تو میں اس عورت کو رجم کرتا؟ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ وہ عورت تھی جو اسلام لانے کے بعد بھی برسرعام بدکاری کرتی تھی۔

(۳۷۵۹)وَحَدَّثَنِيْهِ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ قَالَ نَا

(۳۷۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَیْسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُلَیْمٰنُ یَعْنِی ابْنَ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ قَالَ ذُکِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَ زَادَ بَعْدَ قَوْلِہٖ کَثِیْرَ اللَّحْمِ قَالَ جَعْدًا قَطَطًا۔

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا۔ باقی حدیث اُسی طرح ہے صرف اتنا زائد ہے کہ (وہ غیر آدمی) بہت گوشت والا یعنی موٹا اور سخت گھنگریالے بالوں والا تھا۔

(۳۷۶۰)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَا بْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَۃَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ شَدَّادٍ وَ ذُکِرَ الْمُتَلَاعِنَانِ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ شَدَّادٍ اَھُمَا اللَّذَانِ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْ کُنْتُ رَاجِمًا اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ لَرَجَمْتُھَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْکَ امْرَاَۃٌ اَعْلَنَتْ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ رِوَایَتِہٖ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ۔

(۳۷۶۰) حضرت عبداللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس دو لعان کرنے والوں کا ذکر کیا گیا تو ابن شداد نے عرض کیا: کیا یہ وہی دونوں ہیں (کہ جن کے بارے میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میں بغیر کسی گواہ کے کسی کو رجم کرتا تو اس عورت کو رجم کرتا؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: نہیں وہ عورت برسرعام بدکاری کرتی تھی۔

(۳۷۶۱)حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِیْزِ یَعْنِی الدَّرَاوَرْدِیَّ عَنْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ الْاَنْصَارِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ الرَّجُلَ یَجِدُ مَعَ امْرَاَتِہٖ رَجُلًا اَیَقْتُلُہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا قَالَ سَعْدٌ بَلٰی وَالَّذِیْ اَکْرَمَکَ بِالْحَقِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ۔

(۳۷۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ ایک آدمی کو پاتا ہے کیا وہ اُسے قتل کر دے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ (یعنی میں تو قتل کر کے رہوں گا) اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ معزز کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! تمہارا سردار کیا کہہ رہا ہے۔

(۳۷۶۲)وَحَدَّثَنِیْ زُھَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْحٰقُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ نَا مَالِکٌ عَنْ سُھَیْلٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ وَّجَدْتُّ مَعَ امْرَاَتِیْ رَجُلًا اُمْھِلُہٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَۃِ شُھَدَآءَ قَالَ نَعَمْ۔

(۳۷۶۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی (غیر) آدمی کو پاؤں تو کیا میں اُسے اتنی مہلت دوں کہ میں چار گواہ لے آؤں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

(۳۷۶۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُھَیْلٌ عَنْ

(۳۷۶۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اپنی بیوی کے

اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَّمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ قَالَ كَلَّا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنْ كُنْتُ لَاُعَاجِلُهٗ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُكُمْ اِنَّهٗ لَغَیُوْرٌ وَّاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ۔

ساتھ کسی غیر آدمی کو پاؤں تو کیا میں اُسے اِس وقت تک ہاتھ نہ لگاؤں جب تک کہ میں چار گواہ نہ لے آؤں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: ہرگز نہیں! قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں جلدی میں اس سے پہلے ہی اُسے قتل کر دوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سردار کی طرف دھیان کرو کہ وہ کیا فرما رہے ہیں کیونکہ وہ غیرت مند ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے۔

(۳۷۶۴)حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ الْجَحْدَرِیُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ كَامِلٍ قَالَا نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِیْرَةِ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ لَوْ رَاَیْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَاَتِیْ لَضَرَبْتُهٗ بِالسَّیْفِ غَیْرُ مُصْفِحٍ عَنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ غَیْرَةِ سَعْدٍ فَوَاللّٰهِ لَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ مِنْ اَجْلِ غَیْرَةِ اللّٰهِ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا شَخْصَ اَغْیَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ بَعَثَ اللّٰهُ الْمُرْسَلِیْنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ وَلَا شَخْصَ اَحَبُّ اِلَیْهِ الْمِدْحَةُ مِنَ اللّٰهِ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وَعَدَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ۔

(۳۷۶۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اگر میں اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر آدمی کو دیکھوں تو میں بغیر کسی پوچھ گچھ کے تلوار کے ساتھ اُسے مار دوں گا۔ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم سعد کی غیرت سے تعجب کرتے ہو؟ اللہ کی قسم میں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ مجھ سے بھی زیادہ غیرت مند ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی غیرت کی وجہ سے فحش کے تمام ظاہری اور باطنی کاموں کو حرام قرار دیا ہے اور کوئی نہیں کہ جو اللہ سے زیادہ کسی کے عذر کو پسند کرے۔ اسی وجہ سے اللہ نے اپنے رسولوں کو بھیجا ہے جو خوشخبری سنانے والے ہیں اور ڈرانے والے ہیں اور کوئی آدمی نہیں جسے اللہ تعالیٰ سے زیادہ مدح و ثناء پسند ہو۔ اسی وجہ سے اللہ نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے۔

(۳۷۶۵)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَقَالَ غَیْرَ مُصْفِحٍ وَّلَمْ یَقُلْ عَنْهُ۔

(۳۷۶۵) حضرت عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت ہے اور اس روایت میں غَیْرَ مُصْفِحٍ کہا اور عَنْهُ نہیں کہا۔

(۳۷۶۶) وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّاللَّفْظُ لِقُتَیْبَةَ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ

(۳۷۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی فزارہ کا ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کرنے لگا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے پاس اُونٹ ہیں؟ اُس نے عرض

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُھَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَھَلْ فِیْھَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِیْھَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰی اَتَاھَا ذَاکَ قَالَ عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ نَزَعَۃُ عِرْقٌ قَالَ وَ ھٰذَا عَسٰی اَنْ یَکُوْنَ نَزَعَۃُ عِرْقٌ۔

کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: ان کے رنگ کیا ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ اُس نے عرض کیا: کہ ہاں! اُن میں خاکی رنگ کا بھی اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ ان میں کیسے آ گیا؟ اُس نے عرض کیا کہ شاید کہ اس اونٹ کے بڑے آباؤ اجداد کی کسی رگ نے وہ رنگ کھینچ لیا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تیرے لڑکے میں بھی کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا ہو۔

(۳۷۶۷)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْکٍ قَالَ اَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ جَمِیْعًا عَنِ الزُّھْرِیِّ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ مَعْمَرٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَدَتِ امْرَاَتِیْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَھُوَ حِیْنَئِذٍ یُعَرِّضُ بِاَنْ یَّنْفِیَہٗ وَ زَادَ فِیْ اٰخِرِ الْحَدِیْثِ قَالَ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَہٗ فِی الْاِنْتِفَاءِ مِنْہُ۔

(۳۷۶۷) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اس سند کے ساتھ معمر کی حدیث کی طرح روایت کیا ہے اس میں ہے کہ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا لڑکا جنا ہے۔ وہ آدمی اُس وقت اپنے نسب کی نفی کر رہا تھا۔ اس حدیث کے آخر میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نسب کی نفی کرنے کی اجازت نہیں دی۔

(۳۷۶۸)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاھِرِ وَ حَرْمَلَۃُ بْنُ یَحْیٰی وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَۃَ قَالَا اَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِھَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا اَلْوَانُھَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَھَلْ فِیْھَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَنّٰی ھُوَ قَالَ لَعَلَّہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَکُوْنُ نَزَعَۃُ عِرْقٍ لَہٗ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھٰذَا لَعَلَّہٗ اَنْ یَکُوْنَ نَزَعَۃُ عِرْقٍ لَہٗ۔

(۳۷۶۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کے لڑکے کو پیدا کیا ہے اور میں اس لڑکے کا انکار کرتا ہوں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دیہاتی سے فرمایا: کیا تیرے پاس اُونٹ ہیں؟ اُس نے عرض کیا کہ ہاں! آپ نے فرمایا کہ ان اونٹوں کا رنگ کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ کیا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے؟ اُس نے عرض کیا: ہاں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ان میں کیسے آ گیا؟ اُس دیہاتی نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! شاید کہ کسی رگ نے اسے کھینچ لیا ہو۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دیہاتی سے فرمایا: اس بچے کو بھی شاید کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

(۳۷۶۹) وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَيْنٌ قَالَ نَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّهُ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۳۷۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس کتاب کی احادیث میں لعان کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ لعان لعن سے مشتق ہے جس کے معنی دھتکارنے اور دُور کرنے کے ہیں اور اسے لعان اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ میاں بیوی ایک دوسرے پر لعنت کرتے ہیں۔ لعان اُس وقت مشروع ہے جب کوئی شخص اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگائے لیکن چار گواہ مرد پیش نہ کر سکے جب وہ قاضی کو شکایت کرے گا تو قاضی میاں بیوی سے چار چار قسمیں لینے کے بعد ان میں تفریق کرا دے گا۔ احناف کے نزدیک لعان شہادت ہے اس لیے اس میں شہادت کی اہلیت کا ہونا شرط ہے اور یہ صرف ایسے دو مسلمانوں میں ہو سکتا ہے جو آزاد عاقل بالغ ہوں اور محدود فی القذف نہ ہوں اور لعان کے بعد قاضی کے فیصلہ سے میاں بیوی میں جدائی واقع ہو جائے گی۔ جب شوہر اپنی بیوی کے بچے کو اپنا تسلیم نہ کرے تو لعان کے بعد اس بچے کے نسب کی نفی ہو جائے گی اور بچے کو ماں کی طرف منسوب کر دیا جائے گا اور وہ ایک دوسرے کے وارث ہوں گے۔

طریقۂ لعان:

ابتداءً مرد چار بار یہ کہے کہ میں اللہ کو اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ (میری اس بیوی نے) فلاں مرد کے ساتھ زنا کیا ہے اور میں اپنی اس تہمت میں سچا ہوں اور پانچویں بار یہ کہے کہ اگر وہ اپنی تہمت میں جھوٹا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتی ہوں کہ اس شخص نے مجھ پر جو زنا کی تہمت لگائی ہے یہ اس تہمت میں جھوٹوں میں سے ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اگر یہ سچوں میں سے ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو۔

یہاں عورت کو اپنے اوپر لعنت کی بجائے غضب کا لفظ استعمال کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ عورت کے نزدیک لعنت ایک معمولی چیز ہے کیونکہ عورتیں لعنت کا لفظ ''عادۃً'' کہتی رہتی ہیں اور غضب میں مزید شدت تھی۔ اس کے گناہ کی شدت کی وجہ سے اس لفظ بھی ''لعنت'' سے سخت ''غضب'' کا کہلوایا گیا۔

کتاب العتق

۶۵۳: باب مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ

باب: مشترکہ غلام آزاد کرنے کے بیان میں

(۳۷۷۰) وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَةَ الْعَدْلِ فَاُعْطِیَ شُرَكَآءُهٗ حِصَصَهُمْ وَ عَتَقَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا اَعْتَقَ۔

(۳۷۷۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مشترک غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کر دے اور اُس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے تو اس غلام کی انداز ے کے ساتھ قیمت لگائی جائے گی اور باقی شرکاء کو ان کے حصوں کی قیمت ادا کی جائے گی اور اس کی طرف سے وہ غلام آزاد ہو جائے گا۔ ورنہ جتنا اُس نے اپنے حصہ کا غلام آزاد کیا اُتنا ہی ہوگا۔ یعنی پورا آزاد نہ ہوگا۔

(۳۷۷۱) وَحَدَّثَنَاهُ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِیْعًا عَنِ اللَّیْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ نَا جَرِیْرُ بْنُ حَازِمٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ نَا اَیُّوْبُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ نَا اَبِیْ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیٰی بْنَ سَعِیْدٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اُمَیَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ نَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ نَا ابْنُ اَبِیْ فُدَیْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ۔

(۳۷۷۱) اِسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

۶۵۴: باب ذِكْرِ سِعَایَةِ الْعَبْدِ

باب: غلام کی محنت کے بیان میں

(۳۷۷۲) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ فِی الْمَمْلُوْكِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ فَیُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ یَضْمَنُ۔

(۳۷۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس غلام کے بارے میں فرمایا جو دو آدمیوں کے درمیان مشترک ہے۔ پھر ایک ان میں سے (اپنا حصہ) آزاد کر دے تو وہ دوسرے شریک کے حصّے کا ضامن ہوگا۔ (اگر مالدار ہو)

(۳۷۷۳) وَحَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِقْصًا لَهٗ فِیْ

(۳۷۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اُس کا چھڑانا (دوسرے حصے کا آزاد کرنا) بھی اُس کے مال سے ہوگا۔ اگر اُس کے پاس

عَبْدٍ فَخَلَاصُهُ فِيْ مَالِهِ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

مال ہو اور اگر وہ مالدار نہ ہو تو اس پر جبر کیے بغیر غلام محنت و مزدوری کرے۔

(۳۷۷۴)وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ قِيْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

(۳۷۷۴) حضرت سعید بن ابی عروبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی انہی اسناد کے ساتھ حدیث مروی ہے اور زیادتی یہ ہے کہ اگر وہ (آزاد کرنے والا) مالدار نہ ہو تو غلام کی درمیانی قیمت لگائی جائے گی پھر وہ غلام اپنے غیر آزاد شدہ حصہ کے لیے محنت کرے مگر اس پر جبر نہ ہوگا۔

(۳۷۷۵)حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ وَ ذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةُ عَدْلٍ۔

(۳۷۷۵) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی حضرت ابن ابی عروبہ ہی کی طرح حدیث منقول ہے۔ الفاظ کی تبدیلی ہے' معنی و مفہوم وہی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی غلام دو فریق میں مشترک ہو ان میں سے ایک فریق اپنا حصہ آزاد کر دے تو اگر آزاد کرنے والا مالدار ہو تو دوسرا فریق اس کو بطور ضامن مان کر غلام آزاد کر دے گا اور اگر آزاد کرنے والا مالدار نہ ہو تو پھر فریق ثانی کو اختیار ہے خواہ وہ غلام سے اپنے حصہ کی کمائی کرا کے آزاد کر دے یا اپنے حصہ ہی کو آزاد کر دے۔

۶۵۵: باب بَيَانِ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ

باب: ولاء آزاد کرنے والے ہی کا حق ہے کے بیان میں

(۳۷۷۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ وَلَآءَ هَا لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

(۳۷۷۶) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا لہٰذا باندی والوں نے کہا ہم باندی کو اس شرط پر فروخت کریں گے کہ اسکی ولاء ہمارے لیے ہو۔ میں نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا: تجھے یہ بات نہ منع کرے (خریدنے سے) ولاء صرف آزاد کرنے والا کا حق ہے۔

(۳۷۷۷)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَآئِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَآءَ تْ عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَآئِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ

(۳۷۷۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنی مکاتبت میں مدد مانگنے کے لیے آئی اور اُس نے اپنی مکاتبت میں سے کچھ ادا نہ کیا تھا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اُس سے کہا اپنے مالکوں کے پاس واپس جاؤ۔ پس اگر وہ پسند کریں تو میں تمہارا بدل کتابت ادا کر دوں گی اور تیرا حق

كِتَابَتَكِ وَ يَكُوْنُ وَلَاءُ كِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَآءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَ يَكُوْنُ لَنَا وَلَآءُ كِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَاعِيْ فَاَعْتِقِيْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا بَالَ اُنَاسٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنْ شَرَطَ مِائَةَ مَرَّةٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

ولاء میرے لیے ہو جائے گا۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا کہ اگر عائشہ رضی اللہ عنہا ثواب کی نیت سے تجھ پر (احسان) کرنا چاہیں تو تجھ کو آزاد کر دیں لیکن تیرے ولاء پر ہمارا حق ہوگا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تم خرید و اور آزاد کر دو کیونکہ ولاء اُسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اور جو ایسی شرط لگائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں تو اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ اگر چہ وہ ایسی شرط سو مرتبہ لگائے۔ اللہ کی طرف سے لگائی جانے والی شرط (فرمان) ہی پوری کرنے کے لیے زیادہ حقدار اور مضبوط ہے۔

(۳۷۷۸)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ جَآءَ تْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَقِيَّةٌ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ زَادَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ۔

(۳۷۷۸) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے ہاں آئی اور کہا: اے عائشہ! میرے مالکوں نے مجھے نو اوقیہ پر مکاتب بنایا ہے کہ ہر سال میں ایک اوقیہ (چالیس درہم) ادا کروں۔ باقی حدیث حضرت لیث کی حدیث ہی کی طرح ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اس بات سے اپنے ارادہ کو ترک نہیں کر دینا چاہیے۔ تو اُسے خرید اور آزاد کر اور فرمایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے لوگوں میں پس اللہ کی تعریف اور ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: اما بعد! باقی حدیث گزر چکی۔

(۳۷۷۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ بَرِيْرَةُ فَقَالَتْ اِنَّ اَهْلِيْ كَاتَبُوْنِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ تِسْعِ سِنِيْنَ (فِيْ) كُلِّ سَنَةٍ وُقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ فَقُلْتُ لَهَا اِنْ شَآءَ اَهْلُكِ اَنْ اَعُدَّهَا لَهُمْ عَدَّةً وَّاحِدَةً وَّاُعْتِقَكِ وَ يَكُوْنَ الْوَلَآءُ لِيْ فَعَلْتُ

(۳۷۷۹) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور کہا کہ میرے مالکوں نے مجھے نو اوقیہ نو سالوں میں (ہر سال میں ایک اوقیہ) ادا کرنے پر مکاتب بنایا ہے۔ آپ میری مدد کریں۔ تو میں نے اس سے کہا: اگر تیرے مالک چاہیں تو میں ان کو یہ بدلِ کتابت ایک ہی دفعہ ادا کر دوں اور تجھے آزاد کر دوں اور ولاء میرے لیے ہو جائے گا۔ تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا اپنے مالکوں سے ذکر کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا سوائے اس

فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لَهُمْ فَاَتَتْنِيْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ قَالَتْ فَانْتَهَرْتُهَا فَقَالَتْ لَاهَاءَ اللّٰهِ اِذًا قَالَتْ فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَنِيْ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَاَعْتِقِيْهَا وَاشْتَرِطِيْ لَهُمُ الْوَلَاءَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلْتُ قَالَتْ ثُمَّ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى مَا كَانَ مِنْ شَرْطٍ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ بَاطِلٌ وَّاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ كِتَابُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ مَا بَالُ رِجَالٍ مِّنْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِيْ اِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

کے کہ ولاء ان کے لیے ہو۔ وہ میرے پاس آئیں اور اس کا ذکر کیا تو میں نے اسے جھڑکا تو اس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم ایسا نہیں۔ جب اُس نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ نے سنا اور مجھ سے پوچھا تو میں نے آپ کو خبر دی۔ آپ نے فرمایا: تو اُس کو خرید اور آزاد کر اور ولاء کی شرط انہیں کے لیے کر لے کیونکہ ولاء کا حق تو اُس کو ملے گا جس نے آزاد کیا۔ تو میں نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ نے شام کو خطبہ دیا۔ اللہ کی حمد و ثناء بیان کی جیسے اُس کے لائق ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ایسی شرائط باندھتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں۔ جو شرط اللہ کی کتاب میں نہیں ہے وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو شرائط ہوں تو بھی اللہ کی کتاب کی شرط زیادہ حقدار ہے اور اللہ کی شرط ہی زیادہ مضبوط ہے۔ تم میں سے ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں آزاد کرے اور ولاء کا حق میرے لیے ہو۔ بے شک ولاء کا حق اُسی کیلئے ہے جس نے آزاد کیا۔

(۳۷۸۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ ثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ اَبِيْ اُسَامَةَ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ قَالَ وَ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَّمْ يُخَيِّرْهَا وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمْ اَمَّا بَعْدُ۔

(۳۷۸۰) حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا خاوند غلام تھا۔ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا (نکاح میں رہنے یا نہ رہنے کا) تو بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے نفس کو اختیار کیا (یعنی نکاح میں نہ رہنے کا فیصلہ کیا) اور اگر وہ آزاد ہوتے تو اُس کو اِس بات کا اختیار نہ دیا جاتا۔ باقی حدیث اُوپر والی حدیث ہی کی طرح ہے۔

(۳۷۸۱)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ فِيْ بَرِيْرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ اَرَادَ اَهْلُهَا اَنْ يَبِيْعُوْهَا وَ يَشْتَرِطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا

(۳۷۸۱) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تین مسائل پیدا ہوئے: ایک تو یہ کہ اُس کے مالکوں نے اُس کے بیچنے کا تو ارادہ کیا لیکن اُس کے ولاء کی شرط رکھی۔ میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اُس کو خرید لے اور آزاد کر دے۔ بے شک ولاء کا حق اسی کو ہے جس نے آزاد کیا۔ دوسرا یہ کہ وہ آزاد کر دی گئیں۔ رسول

وَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ قَالَتْ وَ عُتِقَتْ فَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَتْ وَ کَانَ النَّاسُ یَتَصَدَّقُوْنَ عَلَیْهَا وَ تُهْدِیْ لَنَا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَکُمْ هَدِیَّةٌ فَکُلُوْهُ۔

اللہ ﷺ نے اُسے اختیار دیا تو اُس نے اپنے نفس کو یعنی علیحدگی کو پسند کیا۔ تیسرا یہ کہ لوگ بریرہ کو صدقہ دیا کرتے تھے اور وہ ہمارے لیے ہدیہ کرتی تھیں۔ میں نے اس بات کا نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: وہ اس پر صدقہ ہے اور تمہارے لیے ہدیہ ہے اس کو کھاؤ۔

(۳۷۸۲) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حُسَیْنُ ابْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِیْرَةَ مِنْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاشْتَرَطُوا الْوَلَآءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَآءُ لِمَنْ وَلِیَ النِّعْمَةَ وَخَیَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَکَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَاَهْدَتْ لِعَآئِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَآئِشَةُ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِیَّةٌ۔

(۳۷۸۲) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے انصاریوں سے بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لیا اور انہوں نے ولاء کی شرط رکھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اُس کا حق ہے جو نعمت کا والی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو خیارِ آزادی دیا اور اس کا خاوند غلام تھا اور اس نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کیلئے گوشت ہدیہ بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کاش تم اس گوشت میں سے ہمارے لیے بھی پکاتیں۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر صدقہ کیا گیا تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

(۳۷۸۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ یُحَدِّثُ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِیَ بَرِیْرَةَ لِلْعِتْقِ فَاشْتَرَطُوْا وَلَآءَ هَا فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِیْهَا وَاَعْتِقِیْهَا فَاِنَّ الْوَلَآءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَاُهْدِیَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَحْمٌ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ ﷺ هٰذَا تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ لَنَا هَدِیَّةٌ وَّ خُیِّرَتْ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَکَانَ زَوْجُهَا حُرًّا قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ سَاَلْتُهٗ عَنْ زَوْجِهَا فَقَالَ لَا اَدْرِیْ۔

(۳۷۸۳) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُنہوں نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے خریدنے کا ارادہ کیا تو اُس کے مالکوں نے اُس کے ولاء کی شرط رکھی۔ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: تو اُس کو خرید اور آزاد کر کیونکہ ولاء کا حق اُسی کو ہے جس نے آزاد کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہدیہ کیا گیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ یہ بریرہ پر صدقہ کیا گیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اُس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور اس کو خیار دیا گیا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: خاوند آزاد تھا۔ شعبہ نے کہا پھر میں نے عبدالرحمٰن سے اُس کے خاوند کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔

(۳۷۸۴) وَحَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ قَالَ نَا

(۳۷۸۴) حضرت شعبہ سے اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح

اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

مروی ہے۔

(۳۷۸۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ ابْنُ مُثَنّٰی نَا مُغِیْرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُوْمِیُّ اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ نَا وُهَیْبٌ قَالَ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَةَ عَبْدًا۔

(۳۷۸۵)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

(۳۷۸۶)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ فِیْ بَرِیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا ثَلَاثُ سُنَنٍ خُیِّرَتْ عَلٰی زَوْجِهَا حِیْنَ عَتَقَتْ وَاُهْدِیَ لَهَا لَحْمٌ فَدَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ عَلَی النَّارِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَاُتِیَ بِخُبْزٍ وَاُدْمٍ مِّنْ اُدْمِ الْبَیْتِ فَقَالَ اَلَمْ اَرَ بُرْمَةً عَلَی النَّارِ فِیْهَا لَحْمٌ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰی بَرِیْرَةَ فَکَرِهْنَا اَنْ نُّطْعِمَكَ مِنْهُ فَقَالَ هُوَ عَلَیْهَا صَدَقَةٌ وَّهُوَ مِنْهَا لَنَا هَدِیَّةٌ وَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا اِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

(۳۷۸۶)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین احکام تھے: ایک یہ کہ جب وہ آزاد کی گئی تو اُسے اپنے خاوند کے بارے میں اختیار دیا گیا اور اس کو یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ کیا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور دیگچی آگ پر رکھی ہوئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا منگوایا۔ آپ کو روٹی اور گھر کے سالن میں سے سالن پیش کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں نے آگ پر رکھی دیگچی میں گوشت نہ دیکھا تھا۔ (قریب) موجود صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ گوشت بریرہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کیا گیا ہے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کھلانا پسند نہیں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اُس پر صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولاء اُسی کا حق ہے جس نے آزاد کیا۔

(۳۷۸۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سُهَیْلُ بْنُ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَرَادَتْ عَآئِشَةُ اَنْ تَشْتَرِیَ جَارِیَةً تُعْتِقُهَا فَاَبٰی اَهْلُهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ لَهُمُ الْوَلَآءُ فَذَکَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا یَمْنَعُكِ ذٰلِكِ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

(۳۷۸۷)حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو اس کے مالکوں نے انکار کر دیا۔ الّا یہ کہ ولاء ان کے لیے ہوگا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بات تجھے (آزاد کرنے سے) منع نہ کرے کیونکہ ولاء اُسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ ولاء آزاد کرنے والے کا حق ہے۔ ولاء کہتے ہیں آزاد شدہ کے عصبہ وارث ہونے کو اور یہ اُسی کو ملے گا جس نے آزاد کیا۔

کتابت:

کتابت کہتے ہیں غلام یا لونڈی سے کچھ روپیہ ٹھہرا کر اُس کی آزادی کو مذکورہ رقم کی ادائیگی پر معلق کر دینے کو یعنی غلام یا لونڈی سے کہا

جائے کہ تُو اتنی قیمت ادا کر دے تو تُو آزاد ہے۔ تو وہ غلام مکاتب ہو گیا اور جو قیمت متعین کی گئی وہ بدلِ کتابت ہوا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ایسے ہی مکاتبہ بنایا گیا تھا۔ اسی طرح یہ معلوم ہوا کہ اگر لونڈی آزاد ہو جائے اور اس کا خاوند غلام ہو یا آزاد عندالاحناف اُسے خیارِ عتق دیا جائے گا۔ (واللہ اعلم)

۶۵۶: باب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَهِبَتِهٖ

باب: ولاء کی بیع اور ہبہ کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۳۷۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَآءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ سَمِعْتُ مُسْلِمَ بْنَ الْحَجَّاجِ يَقُوْلُ النَّاسُ كُلُّهُمْ عِيَالٌ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

(۳۷۸۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کو بیچنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۷۸۹) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ نَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِى ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ الثَّقَفِىَّ لَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ اِلَّا الْبَيْعُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْهِبَةَ۔

(۳۷۸۹) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں لیکن ثقفی کی حدیث میں بیع کا ذکر ہے ہبہ کا ذکر نہیں کیا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حق ولاء کا بیچنا اور اپنے اس حق کو کسی دوسرے کی طرف منتقل کرنا جائز نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ولاء بھی رشتہ کی طرح ایک رشتہ ہی ہے۔

۶۵۷: باب تَحْرِيْمِ تَوَلِّى الْعَتِيْقِ غَيْرَ مَوَالِيْهِ

باب: اپنے مولیٰ کے علاوہ غلام کے لیے کسی دوسرے کو مولیٰ بنانے کی حرمت کے بیان میں

(۳۷۹۰) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كَتَبَ النَّبِىُّ ﷺ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَهٗ ثُمَّ كَتَبَ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ اَنْ يَتَوَالٰى مَوْلٰى رَجُلٍ مُسْلِمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ ثُمَّ

(۳۷۹۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا کہ ہر قبیلہ پر اُس کی دیت واجب ہوگی پھر تحریر فرمایا کہ کسی مسلمان کے لیے حلال و جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی اجازت کے بغیر اُس کے آزاد کردہ غلام کا مولیٰ بن جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر مجھے خبر دی گئی کہ آپ نے اپنی کتاب میں ایسا

اُخْبِرْتُ اَنَّهُ لَعَنَ فِیْ صَحِیْفَتِهٖ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ۔

کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔

(۳۷۹۱)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا یَعْقُوْبُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِیَّ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

(۳۷۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی کسی قوم کی اجازت کے بغیر اُس کے غلام کا مولیٰ بن جائے تو اُس پر اللہ اور فرشتوں کی لعنت ہے۔ نہ اس کا نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔

(۳۷۹۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا حُسَیْنُ بْنُ عَلِیِّ الْجُعْفِیُّ عَنْ زَآئِدَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَدْلٌ وَّلَا صَرْفٌ۔

(۳۷۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قوم کی اجازت کے بغیر اُن کے آزاد کردہ غلام کا مولیٰ بن جائے۔ اُس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اُس کا قیامت کے دن نہ کوئی نفل قبول ہوگا اور نہ فرض۔

(۳۷۹۳)وَحَدَّثَنِیْهِ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا شَیْبَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهُ قَالَ وَمَنْ وَّالٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ بِغَیْرِ اِذْنِهِمْ۔

(۳۷۹۳) حضرت اعمش رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے لیکن اس میں مَنْ تَوَلّٰی کی بجائے مَنْ وَّالٰی کے الفاظ ہیں۔

(۳۷۹۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَ نَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ التَّیْمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ اَنَّ عِنْدَنَا شَیْئًا نَقْرَءُهٗ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَهٰذِهِ الصَّحِیْفَةُ قَالَ وَ صَحِیْفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِیْ قِرَابِ سَیْفِهٖ فَقَدْ كَذَبَ فِیْهَا اَسْنَانُ الْاِبِلِ وَاَشْیَآءٌ مِّنَ الْجِرَاحَاتِ وَ فِیْهَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةُ حَرَمٌ مَّا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْهَا حَدَثًا اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا وَّ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِیْنَ وَاحِدَةٌ یَّسْعٰی بِهَا اَدْنَاهُمْ وَمَنِ ادَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْهِ اَوِ انْتَمٰی اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا

(۳۷۹۴) حضرت ابراہیم تیمی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہمیں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: جس نے یہ گمان کیا کہ ہمارے پاس کوئی کتاب اللہ کی اس کتاب کے علاوہ ہے جس کو ہم پڑھتے ہیں اور وہ کتاب ان کی تلوار کی میان میں لٹکی ہوئی تھی تو اُس نے جھوٹ کہا۔ اس میں تو اونٹوں کی عمروں اور زخموں کی دیّات کا ذکر ہے اور مزید اس میں یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مدینہ مقامِ عیر سے لے کر ثور حرم تک ہے۔ پس جو مدینہ میں کوئی بدعت نکالے یا کسی بدعتی کو ٹھکانہ دے تو اُس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اُس کی طرف سے قیامت کے دن نہ کوئی فرض قبول ہوگا اور نہ کوئی نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے۔ ان میں سے ایک ادنیٰ مسلمان بھی ذمہ لے سکتا ہے اور جس نے اپنی نسبت اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف کی یا اپنے مولیٰ کے کسی اور کی طرف نسبت کی تو اُس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔

يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

اللہ تعالیٰ اُس کا قیامت کے دن نہ کوئی فرض قبول کرے گا اور نہ نفل۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی تمام احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آزاد شدہ غلام کا اپنے آپ کو مولیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرنا اور کسی دوسرے کے غلام کو اپنے غلام کی نسبت دینا اور اسی طرح اپنے والد کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کرنا ناجائز فعل ہے اور موجب لعنت ہے۔

۶۵۸: باب فَضْلِ الْعِتْقِ

باب: غلام آزاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۷۹۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ قَالَ نَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ وَهُوَ ابْنُ اَبِي هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِي حَكِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ اِرْبٍ مِّنْهَا اِرْبًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ۔

(۳۷۹۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی مؤمن غلام کو آزاد کیا اللہ اُس (غلام) کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا۔

(۳۷۹۶)حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ اَبِي غَسَّانَ الْمَدَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهَا عُضْوًا مِّنْ اَعْضَائِهٖ مِنَ النَّارِ حَتّٰى فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔

(۳۷۹۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے کسی مؤمن غلام کو آزاد کیا' اللہ تعالیٰ اُس غلام کے ہر عضو کے بدلے اُس آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اس کی فرج اس کی فرج کے بدلہ میں۔

(۳۷۹۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُّؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِّنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهٗ بِفَرْجِهٖ۔

(۳۷۹۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے کسی مؤمن غلام کو آزاد کیا تو اللہ غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے عضو کو جہنم سے آزاد کر دے گا یہاں تک کہ اس کی فرج کو اس کی فرج کے بدلے آزاد کیا جائے گا۔

(۳۷۹۸)حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ نَا عَاصِمٌ وَّهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ قَالَ نَا وَاقِدٌ يَعْنِي اَخَاهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ ابْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُّسْلِمًا اسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِكُلِّ

(۳۷۹۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان آدمی نے کسی مسلمان آدمی کو آزاد کیا تو اللہ تعالیٰ آزاد کرنے والے کے ہر عضو کو غلام کے ہر عضو کے بدلے جہنم سے نجات دے گا۔ سعید بن مرجانہ کہتے ہیں جب میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث سنی تو میں نے اس کا علی بن حسین سے ذکر کیا تو انہوں نے اپنے غلام کو

عُضْوٍ مِّنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ حِيْنَ سَمِعْتُ الْحَدِيْثَ مِنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَذَكَرْتُهُ لِعَلِىِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ اَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشْرَةَ الْاٰفِ دِرْهَمٍ اَوْ اَلْفَ دِيْنَارٍ۔

آزاد کر دیا جس کی قیمت جعفر کے بیٹے دس ہزار درہم یا دس ہزار دینار دے رہے تھے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس باب کی احادیث سے غلام آزاد کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی کہ آزادیٔ غلام کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آزاد کرنے والے کو جہنم سے آزاد اور بری کر دیتے ہیں۔

۶۵۹: باب فَضْلِ عِتْقِ الْوَالِدِ

باب: والد کو آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان

(۳۷۹۹) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَجْزِىْ وَلَدٌ وَّالِدًا اِلَّا اَنْ يَّجِدَهُ مَمْلُوْكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ وَفِىْ رِوَايَةِ ابْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ وَلَدٌ وَّالِدَهُ۔

(۳۷۹۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی بیٹا باپ کا حق سوائے اس کے ادا نہیں کر سکتا کہ اس کو مملوک پائے تو اُس کو خرید کر آزاد کر دے۔ ابن ابی شیبہ کی حدیث میں ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

(۳۸۰۰) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ ح قَالَ وَحَدَّثَنِىْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِىُّ كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ قَالُوْا وَلَدٌ وَالِدَهُ۔

(۳۸۰۰) اس سند کے ساتھ یہی حدیث حضرت سہیل رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے لیکن اس میں ہے کہ کوئی بیٹا اپنے باپ کا حق ادا نہیں کر سکتا۔

خُلاصَۃُ البَاب: اس باب کی دونوں احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اولاد والدین کا حق ادا کر ہی نہیں سکتی۔ سوائے اس کے کہ اپنے والد کو اگر غلام پائے تو اس کو خرید کر آزاد کر دے تو کسی معنی میں والد کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔

کتاب البیوع

٦٦٠: باب اِبْطَالِ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ

باب: بیع ملامسہ اور منابذہ کے باطل کرنے کے بیان میں

(٣٨٠١)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

(٣٨٠١) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا ہے۔

(٣٨٠٢)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ۔

(٣٨٠٢) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(٣٨٠٣)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(٣٨٠٣) اسی حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔

(٣٨٠٤)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(٣٨٠٤) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(٣٨٠٥)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ مِيْنَاءَ اَنَّهُ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهُ قَالَ نُهِيَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ اَمَّا الْمُلَامَسَةُ فَاَنْ يَلْمِسَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِغَيْرِ تَاَمُّلٍ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ثَوْبَهُ اِلَى الْاٰخَرِ وَلَمْ يَنْظُرْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا اِلٰى ثَوْبِ صَاحِبِهِ۔

(٣٨٠٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو قسم کی بیع سے منع کیا گیا ہے: ملامسہ اور منابذہ۔ بہرحال ملامسہ یہ ہے کہ بائع اور مشتری میں سے ہر ایک بغیر سوچے سمجھے دوسرے کے کپڑے کو ہاتھ لگا دے اور منابذہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے جبکہ ان میں سے کوئی بھی دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھے۔

(٣٨٠٦)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ

(٣٨٠٦) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کے لباس سے منع فرمایا: بیع میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا اور ملامسہ یہ ہے کہ ایک آدمی دوسرے کے کپڑے کو دن یا رات

بَيْعَتَيْنِ وَلِبْسَتَيْنِ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِيَدِهٖ بِاللَّيْلِ اَوْ بِالنَّهَارِ، وَلَا يَقْلِبُهٗ اِلَّا بِذٰلِكَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَيَنْبِذَ الْاٰخَرُ اِلَيْهِ ثَوْبَهٗ، وَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ بَيْعَهُمَا عَنْ غَيْرِ نَظَرٍ وَّلَا تَرَاضٍ۔

میں چھو لے اور اس کو صرف اسی لیے ہی اُلٹے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنے کپڑے دوسرے کی طرف پھینکے اور دوسرا اس کی طرف اپنا کپڑا پھینک دے اور اس طرح ان دونوں کے درمیان جو بیع بن دیکھے اور بغیر رضاء کے منعقد ہو جائے۔

(۳۸۰۷)وَحَدَّثَنِيْهِ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۳۸۰۷)حضرت ابن شہاب سے بھی یہی حدیث دوسری سند سے مروی ہے۔

٦٦١: باب بُطْلَانِ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَالْبَيْعِ الَّذِيْ فِيْهِ غَرَرٌ

باب: کنکری کی بیع اور اس بیع کے بطلان کے بیان میں جس میں دھوکہ ہو

(۳۸۰۸)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَّ اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَّاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

(۳۸۰۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: ان دونوں ابواب میں بیع ملامسہ اور منابذہ اور کنکری کے ساتھ بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا گیا۔ ہم ان کی تعریفات ذکر کر دیتے ہیں۔

بیع ملامسہ:

بیع ملامسہ یہ ہے کہ بائع (بیچنے والا) کوئی چیز مشتری (خریدنے والے) کو دکھائے اور صرف مشتری کے ہاتھ لگا لینے سے بیع منعقد کر دے۔ گویا چیز کو 'چھونا' دیکھنے کے قائم مقام کر دے اور بعد میں مبیع (خریدی گئی چیز) واپس کرنے کا اختیار بھی نہ ہو۔

بیع منابذہ:

کسی چیز کو مشتری کی طرف پھینک دینے سے بیع لازم ہو جائے یا یہ کہ بائع مشتری سے یوں کہے کہ جب میں یہ چیز تیری طرف پھینک دوں گا تو بیع لازم ہو جائے گی یا یہ کہ بائع مشتری سے کہے کہ جب میں یہ چیز تیری طرف پھینک دوں گا تو بیع منعقد ہو جائے گی اور تجھے واپسی کا اختیار بھی نہ ہوگا۔

بیع الحصاۃ:

زمانۂ جاہلیت کی بیع کی ایک قسم ہے۔ بائع اور مشتری جب کسی چیز کی قیمت پر متفق ہو جاتے اور مشتری جس چیز پر کوئی کنکری رکھ دیتا تو بیع لازم ہو جاتی اور فریقین میں سے کسی کو رد کا اختیار نہ ہوتا۔

دھوکہ کی بیع:

یہ ہے کہ کوئی آدمی یہ کہے کہ میرے اس جال میں جتنی مچھلیاں آئیں گی وہ اتنے کی ہوں گی تو یہ دھوکہ کی بیع ہے۔

یہ تمام بیع کی اقسام باطل اور نا جائز ہیں اور خلاصہ ان کا یہ ہے کہ ان میں بائع اور مشتری کے ساتھ دھوکہ ہوتا ہے جو کہ نا جائز ہے۔

۶۶۲: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: حاملہ کے حمل کی بیع کی حرمت کے بیان میں

(۳۸۰۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

(۳۸۰۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ کے حمل کی بیع سے منع فرمایا۔

(۳۸۱۰) وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَتَبَايَعُوْنَ لَحْمَ الْجَزُوْرِ اِلٰى حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَحَبَلُ الْحَبَلَةِ اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تَحْمِلَ الَّتِیْ نُتِجَتْ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ۔

(۳۸۱۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ اُونٹ کا گوشت حاملہ کے حمل تک فروخت کرتے تھے اور حبل الحبلہ یہ ہے کہ اُونٹنی بچہ جنے پھر اس کا بچہ حاملہ ہو اور وہ جنے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس بیع سے منع فرمایا۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی دونوں احادیث سے معلوم ہوا کہ حاملہ کے حمل کی بیع نا جائز ہے کیونکہ وہ ایک مجہول اور غیر معین شئے ہے اور غیر معین اور مجہول چیز کی بیع باطل اور حرام ہے۔

۶۶۳: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَسَوْمِهٖ عَلٰى سَوْمِهٖ وَ تَحْرِيْمِ النَّجْشِ وَ تَحْرِيْمِ التَّصْرِيَةِ

باب: آدمی کا اپنے بھائی کی بیع اور اس کے نرخ پر نرخ کرنے اور دھوکہ دینے اور تھنوں میں دودھ روکنے کی حرمت کے بیان میں

(۳۸۱۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ۔

(۳۸۱۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرو۔

(۳۸۱۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ اِلَّا اَنْ يَّاْذَنَ لَهٗ۔

(۳۸۱۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور نہ اُس کی اجازت کے بغیر اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح پر پیغامِ نکاح دے۔

(۳۸۱۳)حَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ وَّ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَسُمِ الْمُسْلِمُ عَلٰی سَوْمِ الْمُسْلِمِ۔

(۳۸۱۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے نرخ پر نرخ نہ کرے۔

(۳۸۱۴)وَحَدَّثَنِیْهِ اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ وَ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِمَا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰی اَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ وَفِیْ رِوَایَةِ الدَّوْرَقِیِّ عَلٰی سِیْمَةِ اَخِیْهِ۔

(۳۸۱۴) مختلف اسانید سے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آدمی کو اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۸۱۵)وَحَدَّثَنَا یَحْیَى بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُتَلَقَّی الرُّکْبَانُ لِبَیْعٍ وَّلَا یَبِعْ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّلَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ یَّحْلُبَهَا فَاِنْ رَضِیَهَا اَمْسَکَهَا وَاِنْ سَخِطَهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

(۳۸۱۵) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسافر (تجارتی) قافلہ سے بیع کی غرض سے (راستہ میں) ملاقات نہ کرو اور نہ تمہارا کوئی ایک دوسرے کی بیع پر بیع کرے اور نہ ایک دوسرے کو جوش دلاؤ اور شہری دیہاتی کے مال کو نہ فروخت کرے اور اُونٹنی یا بکری کے تھنوں میں دودھ نہ روکو اور جو آدمی اس صورت سے خرید لے تو اُس کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے۔ دودھ دوھ لینے کے بعد اگر وہ اُسی قیمت پر راضی ہو تو روک لے اور اُس کو پسند نہیں تو وہ جانور ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔ (دودھ کے بدلے)

(۳۸۱۶)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ وَّهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ التَّلَقِّیْ (لِلرُّکْبَانِ) وَاَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا وَعَنِ النَّجْشِ وَالتَّصْرِیَةِ وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ۔

(۳۸۱۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ سے (راستہ میں) ملنے سے اور شہری کو دیہاتی کا مال بیچنے سے اور سوکن کا اپنی بہن کی طلاق چاہنے سے' جوش دلانے سے اور دودھ چھوڑنے سے اور یہ کہ آدمی اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ کرے' ان سب باتوں سے منع فرمایا۔

(۳۸۱۷)وَحَدَّثَنِیْهِ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِیْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالُوْا جَمِیْعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِیْ حَدِیْثِ غُنْدُرٍ وَّ وَهْبٍ نُهِیَ وَفِیْ حَدِیْثِ عَبْدِالصَّمَدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی بِمِثْلِ حَدِیْثِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ۔

(۳۸۱۷) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۳۸۱۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ۔

(۳۸۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو بھاؤ پر جوش دلانے سے منع فرمایا۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی کی بیع پر دوسرے آدمی کا بیع کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح ایک آدمی کے نرخ پر دوسرے کا نرخ بڑھا دینا کہ تم اسے نہ دو مجھے اتنی زیادہ قیمت پر دے دو جائز نہیں۔ اسی طرح بیع میں دھوکہ دینا یعنی بیعہ کے عیب کو چھپانا یا پوری چیز نہ دینا یا ایک دکھا کر دوسری دینا وغیرہ بھی نا جائز ہے اور اسی طرح جانور کے تھنوں میں دودھ روک کر اُس کا دودھ زیادہ دکھا کر جانور کو فروخت کرنا بھی نا جائز و حرام ہے۔

۶۶۴: باب تَحْرِيْمِ تَلَقِّي الْجَلَبِ

باب: آنے والے تاجروں سے ملنے کی حرمت کے بیان میں

(۳۸۱۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى السِّلَعُ حَتّٰى تَبْلُغَ الْاَسْوَاقَ وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ نُمَيْرٍ وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ۔

(۳۸۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاجروں سے ملاقات کرنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ شہر پہنچ جائیں۔ باقیوں نے یہ بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے جا کر ملاقات کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۸۲۰)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَّاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

(۳۸۲۰) حضرت ابن نمیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت عبید اللہ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۳۸۲۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوْعِ۔

(۳۸۲۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آگے جا کر) تاجروں سے ملنے کو منع فرمایا۔

(۳۸۲۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَلَقَّى الْجَلَبُ۔

(۳۸۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا۔

(۳۸۲۳)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ هِشَامٌ الْقُرْدُوْسِيُّ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ

(۳۸۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو جو آگے جا کر ملا اور اُس سے مال خرید لیا جب مالک بازار آیا تو اُس کو بیع فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقّٰى فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

یعنی اگر اُس کو نقصان معلوم ہو گیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ تاجروں کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے ملاقات کر کے بیع کرنا اور اُن سے مال خرید لینا مکروہ تحریمی اس صورت میں ہے کہ جب مشتری کم قیمت پر خریدے اور اس سے تاجر کو بھی نقصان ہوگا اور شہر والوں کو بھی اور فائدہ صرف اُسی ایک مشتری ہی کو ہوگا اور اگر صحیح داموں میں خریدے اور کسی کا نقصان نہ ہو تو تلقی جلب جائز ہے ورنہ مکروہِ تحریمی۔

۶۶۵: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ

باب: شہری کی دیہاتی کے لیے بیع کی حرمت کے بیان میں

(۳۸۲۴) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَقَالَ زُهَيْرٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

(۳۸۲۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہری بستی والے کا مال نہ فروخت کرے۔ زہیر کہتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے۔

(۳۸۲۵) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُنْ لَهُ سِمْسَارًا۔

(۳۸۲۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے منع فرمایا اور یہ کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے۔ طاؤس کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: شہری کو دیہاتی کی بیع کا کیا مطلب ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ بستی والے کے لیے دلال نہ بنے۔

(۳۸۲۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِیُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقِ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ غَيْرَ اَنَّ فِیْ رِوَايَةِ يَحْيٰى يُرْزَقُ۔

(۳۸۲۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو اُن کے حال پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ بعض کو بعض سے رزق دیتا ہے۔

(۳۸۲۷) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۸۲۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۸۲۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ

(۳۸۲۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں منع

يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَّاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ۔

کیا گیا اس سے کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے اگر چہ وہ اُس کا بھائی ہو یا باپ۔

(۳۸۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نُهِيْنَا عَنْ اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

(۳۸۲۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں کہ: ہمیں منع کیا گیا اس بات سے کہ شہری دیہاتی کا مال فروخت کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ شہری کو دیہاتی کی بیع سے منع کیا گیا ہے لیکن یہ اُس وقت ہے جب شہر میں قحط ہو یا اس چیز کی ضرورت ہو اور اس میں شہر والوں کو ضرر و نقصان پہنچانا مقصود ہو تو ناجائز ہے ورنہ جائز ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ شہری دلال دیہاتی کو بیع سے روک دے اور اس سے خود خرید کر مہنگے داموں فروخت کرے اور اگر شہری دیہاتی سے نہ لیتا تو دیہاتی یہ چیز سستی بیچ دیتا اور شہر والے سستے داموں خریدتے۔

٦٦٦: باب حُكْمِ بَيْعِ الْمُصَرَّاةِ

باب: دودھ جمع کیے ہوئے جانور کی بیع کے حکم کے بیان میں

(۳۸۳۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَلْيَنْقَلِبْ بِهَا فَلْيَحْلُبْهَا فَاِنْ رَضِىَ حِلَابَهَا اَمْسَكَهَا وَ اِلَّا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

(۳۸۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دودھ روکی ہوئی بکری خریدی پھر لے جا کر اُس کا دودھ نکالا۔ پس اگر وہ اُس کے دودھ (کی مقدار) سے راضی ہو تو رکھ لے ورنہ واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

(۳۸۳۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ فِيْهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

(۳۸۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے چڑھے ہوئے دودھ والی بکری خریدی تو اُس کو تین دن کا خیار ہے۔ اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے۔

(۳۸۳۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِىْ رَوَّادٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ يَعْنِى الْعَقَدِيَّ حَدَّثَنَا قُرَّةُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ۔

(۳۸۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے چڑھے ہوئے دودھ والی بکری خریدی تو اُسے تین دن کا خیار ہے۔ پس اگر اُسے واپس کرے تو اُس کے ساتھ ایک صاع طعام بھی واپس کرے' گندم ضروری نہیں۔

(۳۸۳۳)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰى شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِنْ شَاءَ اَمْسَكَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

(۳۸۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چڑھے ہوئے دودھ والی بکری خریدے اُس کو دو باتوں کا خیار ہے' اگر چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی دے نہ کہ گندم۔

(۳۸۳۴)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مِنَ الْغَنَمِ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

(۳۸۳۴)اِسی حدیث کی دوسری سند ہے لیکن اس میں شَاۃً کی بجائے غَنَم کا لفظ ہے۔معنی ومفہوم ایک ہی ہے۔

(۳۸۳۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَا اَحَدُكُمُ اشْتَرٰى لِقْحَةً مُصَرَّاةً اَوْ شَاةً مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ بَعْدَ اَنْ يَّحْلُبَهَا اِمَّا هِیَ وَاِلَّا فَلْيَرُدَّ هَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ۔

(۳۸۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی روایات میں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی مصراۃ اُونٹنی یا مصراۃ بکری خریدے تو اُس کو دو باتوں کا خیار ہے۔ اس کے دودھ نکال لینے کے بعد یا تو وہ اِسی کے لیے ہے یا اُسے ایک صاع کھجور کے ساتھ واپس کر دے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ دھوکہ کے ساتھ بکری وغیرہ کا دودھ روک کر دودھ زیادہ دکھا کر جانور کو اگر کوئی آدمی بیچ دے تو مشتری کو خیار ہے چاہے اُس کو رکھ لے چاہے واپس کر دے لیکن دوسری احادیث اور قرآنِ مجید کی آیات کی رُو سے وہ آدمی جانور واپس کرنے کا مجاز نہیں۔ ہاں! دودھ کم ہونے کی وجہ سے قیمت کا جو نقصان ہوا ہو وہ اُس سے واپس لے سکتا ہے۔ یہ احادیثِ مبارکہ کئی طرح سے مضطرب ہیں۔ اِس لیے یہ احادیث واجب العمل نہیں ہیں۔

٦٦٧: باب بُطْلَانِ بَيْعِ الْمَبِيْعِ قَبْلَ الْقَبْضِ

باب: قبضہ سے پہلے مبیع کے بیچنے کے بطلان کے بیان میں

(۳۸۳٦)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِیُّ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا نَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ اَحْسِبُ كُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ۔

(۳۸۳٦) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو وہ اُسے قبضہ سے پہلے نہ بیچے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں ہر چیز کو اسی طرح گمان کرتا ہوں۔

(۳۸۳۷)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا نَا سُفْیَانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ وَهُوَ الثَّوْرِیُّ کِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۸۳۷) اِسی حدیث مبارکہ کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۳۸۳۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَقْبِضَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا وَاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ۔

(۳۸۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی غلہ خریدے تو اُس کو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ میں ہر چیز کو غلہ کے حکم کی طرح ہی سمجھتا ہوں۔

(۳۸۳۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَکْتَالَهٗ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لِمَ فَقَالَ اَلَا تَرَاهُمْ یَتَبَاعُوْنَ بِالذَّهَبِ وَالطَّعَامِ مُرْجًا وَّلَمْ یَقُلْ اَبُوْ کُرَیْبٍ مُرْجًا۔

(۳۸۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلہ خریدا تو وہ اُسے وزن کرنے سے پہلے فروخت نہ کرے۔ طاؤس کہتے ہیں کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا: کیوں نہ بیچے؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم انہیں نہیں دیکھتے کہ وہ سونے اور غلہ کے ساتھ میعادی بیع کرتے ہیں۔ ابو کریب نے میعاد ذکر نہیں کیا۔

(۳۸۴۰)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَ نَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ۔

(۳۸۴۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی غلہ خریدے تو وہ اُس کو پورا لے لینے سے پہلے نہ بیچے۔

(۳۸۴۱)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَیَبْعَثُ عَلَیْنَا مَنْ یَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَکَانِ الَّذِیْ ابْتَعْنَاهُ فِیْهِ اِلٰی مَکَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِیْعَهٗ۔

(۳۸۴۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں غلہ خریدتے۔ پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی کو بھیجتے جو ہمیں مکانِ خرید سے اُس چیز کو اُٹھا لے جانے کا حکم کرتے کسی اور کو بیچنے سے پہلے۔

(۳۸۴۲)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا عُبَیْدُاللّٰهِ

(۳۸۴۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے غلہ خریدا تو وہ اُس کو پورا پورا لے لینے سے پہلے فروخت نہ کرے۔

عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ۔

(۳۸۴۳)قَالَ وَ كُنَّا نَشْتَرِی الطَّعَامَ مِنَ الرُّكْبَانِ جِزَافًا فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ حَتّٰى نَنْقُلَهٗ مِنْ مَّكَانِهٖ۔

(۳۸۴۳)فرمایا: ہم سواروں سے غلہ بغیر ناپ تول کے اندازاً خریدتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم اس کو بیچیں۔ یہاں تک کہ ہم اُس کو اس جگہ سے کسی اور جگہ منتقل نہ کر لیں۔

(۳۸۴۴)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ وَ يَقْبِضَهٗ۔

(۳۸۴۴)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کوئی غلہ خریدا تو وہ پورا پورا لینے اور قبضہ کر لینے تک فروخت نہ کرے۔

(۳۸۴۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّ قَالَ عَلِیٌّ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهٗ۔

(۳۸۴۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ خریدنے کے بارے میں فرمایا کہ اس کو قبضہ سے پہلے فروخت نہ کرو۔

(۳۸۴۶)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّهُمْ كَانُوْا يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِیْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يُحَوِّلُوْهُ۔

(۳۸۴۶)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ان (لوگوں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اس بات پر مارا جاتا ہے کہ جب وہ کوئی غلہ اندازاً خریدتے اور اُس کو اس جگہ سے منتقل کرنے سے پہلے فروخت کر دیتے۔

(۳۸۴۷)حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدْ رَاَيْتُ النَّاسَ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ابْتَاعُوْا طَعَامًا جِزَافًا يُضْرَبُوْنَ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِیْ مَكَانِهِمْ ذٰلِكَ حَتّٰى يُؤْوُوْهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَحَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ كَانَ يَشْتَرِی الطَّعَامَ جِزَافًا فَيَحْمِلُهٗ اِلٰى اَهْلِهٖ۔

(۳۸۴۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیکھا جب وہ کسی غلہ کو اندازاً خریدتے تو اُن کو مارا جاتا اس بات پر کہ وہ اُس کو اسی جگہ فروخت کریں۔ یہاں تک کہ اُس کو اپنے گھروں میں (یا کسی دوسری جگہ) منتقل کر لیتے۔ ابن شہاب کہتے ہیں مجھے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر نے بیان کیا کہ ان کے والد غلہ اندازاً خریدتے تو اس کو اپنے گھر اُٹھا لاتے تھے۔

(۳۸۴۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالُوْا نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

(۳۸۴۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلہ خریدا تو وہ اُس کو وزن کرنے سے پہلے

عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمٰنَ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ بَكْرٍ مَنِ ابْتَاعَ۔

فروخت نہ کرے۔

(۳۸۴۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ الْحَارِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ نَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِمَرْوَانَ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الرِّبَا فَقَالَ مَرْوَانُ مَا فَعَلْتُ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَحْلَلْتَ بَيْعَ الصِّكَاكِ وَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى فَخَطَبَ مَرْوَانُ النَّاسَ فَنَهٰى عَنْ بَيْعِهَا قَالَ سُلَيْمٰنُ فَنَظَرْتُ اِلٰى حَرَسٍ يَاْخُذُوْنَهَا مِنْ اَيْدِي النَّاسِ۔

(۳۸۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مروان سے کہا: کیا تُو نے سود کی بیع کو حلال کر دیا ہے؟ مروان نے کہا: میں نے کیا کیا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کیا تُو نے سند (پروانہ) کی بیع کو حلال نہیں کیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلہ کی بیع سے منع فرمایا' یہاں تک کہ اُس پر قبضہ کرلیا جائے۔ تو مروان نے لوگوں کو خطبہ دیا اور انہیں اس کی بیع سے منع کیا۔ سلیمان نے کہا: میں نے سپاہیوں کو دیکھا کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں سے ان سندات کو وصول کر رہے تھے۔

(۳۸۵۰)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا رَوْحٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا ابْتَعْتَ طَعَامًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهٗ۔

(۳۸۵۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: جب تُو کوئی غلہ خریدے تو اُسے نہ بیچ جب تک تُو اُس کو پورا پورا وصول نہ کر لے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی منقول چیز کو خرید کر قبضہ حاصل کرنے سے پہلے فروخت کر دینا جائز نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے اور اس بیع میں دھوکہ ہوسکتا ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ بیع بائع کے پاس ہی ہلاک ہو جائے۔

۶۲۸: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ صُبْرَةِ التَّمْرِ الْمَجْهُوْلَةِ الْقَدْرِ بِتَمْرٍ

باب: مجہول المقدار کھجور کے ڈھیر کی دوسری کھجور کے ساتھ بیع کی حرمت کے بیان میں

(۳۸۵۱)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيْلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

(۳۸۵۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کھجور کے ڈھیر کا وزن معلوم نہ ہو اُس کو معلوم الوزن کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۸۵۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنِيْ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ مِنَ التَّمْرِ فِيْ اٰخِرِ الْحَدِيْثِ۔

(۳۸۵۲)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح منع فرمایا لیکن اس میں حدیث مبارکہ کے آخر میں مِنَ التَّمْرِ کا لفظ نہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ:: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جب کسی چیز کی مقدار معلوم نہ ہو تو اُس کی بیع معلوم المقدار چیز کے ساتھ کرنا جائز نہیں کیونکہ ایک جنس کی چیزوں میں مساوات اور برابری کرنا لازم اور ضروری ہے اور اس صورت میں برابری ممکن نہیں اور ربوا سود لازم آتا ہے۔تو جس طرح حقیقتاً سود کے ساتھ بیع نا جائز ہے اسی طرح احتمالِ سود کے ساتھ بھی بیع نا جائز وحرام ہے۔

۶۲۹: باب ثُبُوْتِ خِيَارِ الْمَجْلِسِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ

باب: بائع اور مشتری کے لیے خیارِ مجلس کے ثبوت کے بیان میں

(۳۸۵۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

(۳۸۵۳)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائع اور مشتری میں سے ہر ایک کو دوسرے پر بیع کو فسخ کرنے کا حق واختیار ہے۔جب تک کہ جدا نہ ہوں سوائے بیع الخیار کے۔

(۳۸۵۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ وَّهُوَ ابْنُ زَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ح وَ ثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

(۳۸۵۴)ان اسانید سے بھی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی یہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۳۸۵۵)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَ كَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ

(۳۸۵۵)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی بیع کرتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کو خیارِ مجلس ہے جب تک جدا نہ ہوں اِس حال میں کہ وہ دونوں اکٹھے تھے یا اُن میں سے ایک دوسرے کو اختیار دیدے۔ اگر ان میں سے ایک نے دوسرے کو اختیار دے دیا اور ان دونوں نے اس پر بیع کر لی تو اب بیع واجب ہوگئی اور اگر وہ بیع کے بعد ایک دوسرے

وَجَبَ الْبَيْعُ وَإِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ أَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

سے جدا ہو گئے اور ان میں کسی نے بیع کو فسخ نہ کیا تو بھی بیع لازم ہوگئی۔

(۳۸۵۶)حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَمْلَى عَلَيَّ نَافِعٌ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْبَيْعِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ يَكُونُ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَإِذَا كَانَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ إِذَا بَايَعَ رَجُلًا فَأَرَادَ أَنْ لَّا يُقِيلَهُ قَامَ فَمَشَى هُنَيَّةً ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ۔

(۳۸۵۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو آدمی بیع کرتے ہیں تو ان میں سے ہر ایک کو اُس وقت تک بیع سے خیار دیا جاتا ہے جب تک کہ وہ جدا نہ ہو جائیں یا ان کی بیع بشرطِ خیار ہو۔ جب اُن کی بیع بشرطِ خیار ہوگی تو لازم ہو جائے گا۔ نافع کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب کسی سے بیع کرتے اور چاہتے کہ یہ فسخ نہ ہو تو کھڑے ہوتے اور تھوڑی دُور جا کر واپس اُس کی طرف لوٹ آتے۔

(۳۸۵۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى أَنَا وَ قَالَ الْآخَرُونَ نَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ۔

(۳۸۵۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بیع کرنے والوں کی بیع اُس وقت تک لازم نہ ہوگی جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع الخیار کے۔

(۳۸۵۸)حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ ح قَالَ وَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَ كَتَمَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

(۳۸۵۸) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہو جائیں۔ پس اگر وہ دونوں سچ بولیں اور بیان کر دیں (عیوب وغیرہ) تو اُن کی بیع میں برکت دی جائے گی اور اگر انہوں نے جھوٹ بولا اور عیوب کو چھپایا تو اُن کی بیع کی برکت مٹا دی جاتی ہے۔

(۳۸۵۹)وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ نَا هَمَّامٌ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الْحَارِثِ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمُ بْنُ

(۳۸۵۹) حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی حدیث دوسری سند سے بھی مروی ہے۔ امام مسلم بن حجاج رحمۃ اللہ کہتے ہیں کہ حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کعبہ میں پیدا ہوئے اور ایک سو بیس سال زندہ رہے۔

الْحَجَّاجِ وُلِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ وَ عَاشَ مِائَةً وَّ عِشْرِيْنَ سَنَةً ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بائع اور مشتری بیع کرنے کے بعد جب تک جدا نہ ہو جائیں اُن کو بیع فسخ کرنے کا اختیار رہتا ہے لیکن احناف کے نزدیک قرآنی آیات اور دوسری احادیثِ مبارکہ کی رُو سے جب بیع مکمل ہوگئی تو اب خیارِ مجلس نہیں ہے۔ مثلاً قرآن میں ہے:

المائدۃ: ''اے ایمان والو! عقد پورا کرو۔''

بیع اصل میں ایجاب وقبول کا نام ہے اور جب ایجاب وقبول ہو گیا تو اب مجلس کا خیار باقی نہیں رہتا اور یہی اقویٰ مذہب ہے اور احادیث بھی اس پر دلیل ہیں۔ ہاں! اگر بیع میں کوئی شرط خیار کی رکھ لے تو احناف کے نزدیک تین دن تک خیار شرط ہے بعد میں وہ بیع لازم ہو جائے گی۔

٦٧٠: باب مَنْ يُّخْدَعُ فِي الْبَيْعِ

باب: جس بیع میں دھوکہ دیا جائے اُس کے بیان میں

(٣٨٦٠) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ ذَكَرَ رَجُلٌ لِّرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبُيُوْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَايَعْتَ فَقُلْ لَّا خِلَابَةَ فَكَانَ اِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ لَا خِيَابَةَ۔

(٣٨٦٠) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ذکر کیا کہ اُس کو بیع میں دھوکہ دیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تجھ سے بیع کرے تو تُو کہہ دے کہ فریب نہیں ہے۔ پھر وہ جب بیع کرتا تو کہہ دیتا کہ دھوکہ نہ ہوگا۔ لیکن لَا خِلَابَةَ نہ بول سکنے کی وجہ سے لَا خِيَابَةَ کہتا تھا۔

(٣٨٦١) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَكَانَ اِذَا بَايَعَ يَقُوْلُ لَا خِيَابَةَ۔

(٣٨٦١) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں لیکن ان میں یہ نہیں کہ جب وہ بیع کرتا تو لَا خِيَابَةَ کہتا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ سودے بازی میں بائع یا مشتری نے دوسرے کو دھوکہ دیا اور بازار کے ریٹ سے کم یا زیادہ بتا کر چیز بیچ دی یا خرید لی تو دھوکے کی وجہ سے غبن فاحش کی بنا پر مبیع کو رد کرنے کا خیار بائع اور مشتری دونوں کو ہے کیونکہ اس کو دھوکہ دیا گیا ہے اور اگر دھوکہ نہ ہو تو خیار نہ ہوگا۔

٦٧١: باب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا بِغَيْرِ شَرْطِ الْقَطْعِ

باب: پھلوں کو صلاحیت سے پہلے کاٹنے کی شرط کے بغیر بیع کرنے سے روکنے کے بیان میں

(٣٨٦٢) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا

(٣٨٦٢) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلاحیت کے ظہور سے پہلے پھلوں کی بیع سے منع

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ۔

فرمایا۔ آپ نے بائع اور مشتری دونوں کو بیچنے اور خرید نے سے منع فرمایا۔

(۳۸۶۳)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۸۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اسی روایت کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۸۶۴)حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَ عَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَ يَاْمَنَ الْعَاهَةَ وَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

(۳۸۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ وہ سرخ یا زرد ہو جائیں اور بالیوں کے سفید ہونے سے پہلے بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ آفات سے محفوظ ہو جائیں۔ بائع اور مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

(۳۸۶۵)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَ تَذْهَبَ عَنْهُ الْاٰفَةُ قَالَ يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ حُمْرَتُهٗ وَ صُفْرَتُهٗ۔

(۳۸۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھلوں کی بیع اُس وقت تک نہ کرو جب تک کہ اُن کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور اس سے آفات چلی جائیں صلاحیت کی علامت اُس کا سرخ یا زرد ہونا ہے۔

(۳۸۶۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا نَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ يَحْيٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهٗ۔

(۳۸۶۶) یہی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے لیکن اس میں صلاحیت کی علامت ذکر نہیں کی۔

(۳۸۶۷)حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا الضَّحَّاكُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِالْوَهَّابِ۔

(۳۸۶۷) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۳۸۶۸)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ۔

(۳۸۶۸) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۳۸۶۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

(۳۸۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھلوں کی بیع نہ کرو یہاں تک کہ اُن کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

(۳۸۷۰)وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى

(۳۸۷۰) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا گیا کہ اس کی صلاحیت کیا ہے؟ تو انہوں نے

قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ كِلَا هُمَا عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَ زَادَ فِي حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا صَلَاحُهٗ قَالَ تَذْهَبُ عَاهَتُهٗ۔

فرمایا کہ آفات اس سے دُور ہو جائیں۔

(۳۸۷۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى اَوْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ۔

(۳۸۷۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منع کیا یا ہمیں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے یہاں تک کہ وہ (آفات سے) پاک نہ ہو جائیں۔

(۳۸۷۲)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا رَوْحٌ نَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

(۳۸۷۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ اُن کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

(۳۸۷۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَاْكُلَ مِنْهُ اَوْ يُوْكَلَ مِنْهُ وَ حَتّٰى يُوْزَنَ قَالَ فَقُلْتُ مَا يُوْزَنُ فَقَالَ رَجُلٌ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْزَرَ۔

(۳۸۷۳) حضرت ابوالبختری ؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ سے کھجور کے درختوں کی بیع کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی بیع سے منع فرمایا۔ یہاں تک کہ اُسے کھایا جائے یا کھائے جانے کے قابل ہو جائے اور وزن کیے جانے کے قابل ہو جائے۔ ابوالبختری کہتے ہیں میں نے عرض کیا: وزن کے قابل ہو جانے کا کیا مطلب ہے؟ ابن عباسؓ کے پاس بیٹھے ہوئے آدمی نے کہا: یہاں تک کہ اُسے کاٹ لیا جائے۔

(۳۸۷۴)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثِّمَارَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

(۳۸۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھلوں کی بیع نہ کرو یہاں تک کہ اُن کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کی صلاحیت جب تک ظاہر نہ ہو جائے اُس وقت تک ان کی خرید و فروخت کرنا جائز نہیں۔ ظہور صلاحیت کا مطلب یہ ہے کہ پھل قدرتی آفات اور فساد سے محفوظ ہو جائیں یعنی بور بننے کے مرحلے سے گزر کر پھل اپنی ہیئت و صورت اختیار کر لیں۔

۶۷۲: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ

باب: عرایا کے علاوہ تر کھجوروں کی خشک کھجوروں

اِلَّا فِی الْعَرَایَا کے ساتھ بیع کی حرمت کے بیان میں

(۳۸۷۵)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ الزُّهْرِیِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ وَ زُهَیْرُ ابْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهُمَا قَالَا نَا سُفْیَانُ قَالَ نَا الزُّهْرِیُّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُ وَ صَلَاحُهٗ وَعَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ۔

(۳۸۷۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی صلاحیت سے پہلے بیع کرنے سے منع فرمایا اور تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچنے سے بھی منع فرمایا۔

(۳۸۷۶)قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا زَادَ ابْنُ نُمَیْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ اَنْ تُبَاعَ۔

(۳۸۷۶) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہمیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی بیع میں رخصت دی۔ ابن نمیر کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ عرایا کو بیچنے کی اجازت دی۔

(۳۸۷۷)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ سَوَآءً۔

(۳۸۷۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھل کی صلاحیت کے ظہور سے پہلے بیع نہ کرو اور تازہ کھجوروں کی خشک کھجور کے بدلے میں بھی بیع نہ کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(۳۸۷۸)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا حُجَیْنٌ قَالَ نَا اللَّیْثُ عَنْ عُقَیْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ یُّبَاعَ ثَمَرُ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ یُّبَاعَ الزَّرْعُ بِالْقَمْحِ وَاسْتِکْرَآءُ الْاَرْضِ بِالْقَمْحِ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ وَقَالَ سَالِمٌ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ رَخَّصَ بَعْدَ ذٰلِكَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ

(۳۸۷۸) حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درخت کے پھل کو خشک کھجوروں کے بدلے فروخت کیا جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑی فصل کو اناج کے بدلہ فروخت کیا جائے اور گندم کے بدلے زمین کرائے پر لینے سے بھی منع فرمایا۔ سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھل کو اس کی صلاحیت کے ظہور سے پہلے فروخت نہ کرو اور نہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچو اور سالم نے کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد عریہ کی بیع میں اجازت دی' تر یا خشک کھجور کے ساتھ اور اس کے علاوہ میں رخصت

بِالرُّطَبِ اَوْ بِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

نہیں دی۔

(۳۸۷۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِصَاحِبِ الْعَرِيَّةِ اَنْ يَّبِيْعَهَا بِخَرْصِهَا مِنَ التَّمْرِ۔

(۳۸۷۹) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عریہ کے لیے اجازت دی کہ وہ اندازے سے تر کھجور کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کر دے۔

(۳۸۸۰)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرِيَّةِ يَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَيْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا يَاْكُلُوْنَهَا رُطَبًا۔

(۳۸۸۰) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ میں رخصت دی کہ گھر والے اندازے سے خشک کھجوریں دیں اور تر کھجوریں کھانے کے لیے لے لیں۔

(۳۸۸۱)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۸۸۱) ایک اور سند اسی حدیث کی ذکر کی ہے۔

(۳۸۸۲)وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَالْعَرِيَّةُ النَّخْلُ تُجْعَلُ لِلْقَوْمِ فَيَبِيْعُوْنَهَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

(۳۸۸۲) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ عریہ وہ کھجور کا درخت ہے جو کسی قوم کو دے دیا جائے پھر وہ اندازے کے ساتھ اُس کے پھلوں کو خشک کھجور کے بدلے فروخت کر دے۔

(۳۸۸۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا قَالَ يَحْيَى الْعَرِيَّةُ اَنْ يَّشْتَرِيَ الرَّجُلُ ثَمَرَ النَّخَلَاتِ لِطَعَامِ اَهْلِهٖ رُطَبًا بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

(۳۸۸۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت دی' اندازہ کر کے خشک کھجور کے بدلے تر کھجور۔ یحییٰ نے کہا: عریہ یہ ہے کہ آدمی اپنے اہل و عیال کے کھانے کے لیے اندازے کے ساتھ کھجور کے درختوں کا تازہ پھل خشک کھجوروں کے بدلے خریدے۔

(۳۸۸۴)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا كَيْلًا۔

(۳۸۸۴) حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی۔ اندازے کے بدلے وزن کو فروخت کرنے کی۔

(۳۸۸۵)وَحَدَّثَنَاهُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ اَنْ تُؤْخَذَ بِخَرْصِهَا۔

(۳۸۸۵) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے اور فرمایا اس کے اندازے کے ساتھ لیا جائے۔

(۳۸۸۶)وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ وَ اَبُوْ کَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْهِ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ کِلَاهُمَا عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا۔

(۳۸۸۶)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث مبارکہ مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عرایا میں اندازے کے ساتھ بیع کی رخصت دی۔

(۳۸۸۷)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِیُّ قَالَ نَا سُلَیْمٰنُ یَعْنِی ابْنَ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ دَارِهِمْ مِنْهُمْ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ذٰلِكَ الرِّبَا تِلْكَ الْمُزَابَنَةُ اِلَّا اَنَّهُ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ النَّخْلَةِ وَالنَّخْلَتَیْنِ یَاْخُذُهَا اَهْلُ الْبَیْتِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا یَاْکُلُوْنَهَا رُطَبًا۔

(۳۸۸۷)حضرت بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اُن کے گھر رہتے تھے روایت کی ہے۔ان میں سے حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی کھجور کے بدلے بیع سے منع فرمایا اور فرمایا: یہی تو ربوا اور مزابنہ ہے۔سوائے اس کے کہ آپ نے عریہ کی ایک اور دو کھجور کے درختوں کی بیع کی رخصت دی۔جو اندازے کے ساتھ گھر والے خشک کھجوروں سے تر کھجوروں کو کھانے کے لیے لیتے ہیں۔

(۳۸۸۸)وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا لَیْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْعِ الْعَرِیَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

(۳۸۸۸)حضرت بشیر بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع عریہ کی رخصت دی کہ ان کے اندازے کے بدلے خشک کھجور دی جائیں۔

(۳۸۸۹)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِیْعًا عَنِ الثَّقَفِیِّ قَالَ سَمِعْتُ یَحْیَی بْنَ سَعِیْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَهْلِ دَارِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی فَذَکَرَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ سُلَیْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ یَحْیٰی غَیْرَ اَنَّ اِسْحٰقَ وَ ابْنَ الْمُثَنّٰی جَعَلَا مَکَانَ الرِّبَا الزَّبْنَ وَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الرِّبَا۔

(۳۸۸۹)اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔باقی حدیث پہلی کی طرح ہے۔ابن ابی عمر نے فرمایا کہ یہ سود ہی ہے۔

(۳۸۹۰)وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا نَا سُفْیَانُ ابْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

(۳۸۹۰)حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث روایت کی ہے۔

(۳۸۹۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ

(۳۸۹۱)حضرت رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب عرایا کے علاوہ بیع مزابنہ

حَدَّثَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ وَ سَهْلَ ابْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا اَصْحَابَ الْعَرَایَا فَاِنَّهٗ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ۔

(کھجور کے بدلے کھجور کی بیع) سے منع فرمایا کیونکہ عریہ میں ان کو اجازت دے دی گئی۔

(۳۸۹۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِكٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ دَاوٗدُ بْنُ الْحُصَیْنِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ مَوْلَی ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْ خَمْسَةٍ یَشُكُّ دَاوٗدُ قَالَ خَمْسَةٌ اَوْ دُوْنَ خَمْسَةٍ قَالَ نَعَمْ۔

(۳۸۹۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع عرایا کی انداز ے کے ساتھ پانچ اوسق سے کم یا پانچ اوسق کی بیع کی اجازت دی۔ داؤد راوی کو شک ہے۔

(۳۸۹۳)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَیْلًا وَ بَیْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِیْبِ كَیْلًا۔

(۳۸۹۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے پھل کے بدلے خشک کھجور وزن کر کے اور کشمش انگور کے ساتھ وزن کر کے بیع کرنا۔

(۳۸۹۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَ الْمُزَابَنَةُ بَیْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَیْلًا وَ بَیْعُ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ كَیْلًا وَ بَیْعُ الزَّرْعِ بِالْحِنْطَةِ كَیْلًا۔

(۳۸۹۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کو خشک وزن کر کے کھجور کے بدلے وزن کر کے اور کشمش کو انگور کے ساتھ اور کھڑی فصل کو گندم کے بدلے وزن کر کے بیع کرنا۔

(۳۸۹۵)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۸۹۵) اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۸۹۶)حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ مَعِیْنٍ وَّ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حُسَیْنُ بْنُ عِیْسٰی قَالُوْا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَیْعُ ثَمَرِ النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَیْلًا وَ بَیْعُ الزَّبِیْبِ بِالْعِنَبِ كَیْلًا وَعَنْ كُلِّ ثَمَرٍ بِخَرْصِهٖ۔

(۳۸۹۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ کھجور کے پھل کو خشک کھجور کے ساتھ وزن کر کے بیع کرنے اور کشمش کی انگور کے ساتھ وزن کر کے بیع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی طرح ہر پھل کو انداز ے کے ساتھ بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۸۹۷)وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَّ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِیْلُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ

(۳۸۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع کیا اور مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کے درختوں پر

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُءُ وْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

لگی کھجوروں کے بدلے خشک کھجور کے متعین وزن کو فروخت کیا جائے کہ اگر یہ زیادہ ہوتو میرا نفع اور اگر کم ہوگئیں تو نقصان مجھ پر ہوگا۔

(۳۸۹۸)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۸۹۸) اِس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۳۸۹۹)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اِنْ كَانَتْ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرْمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ اَوْ كَانَ زَرْعًا۔

(۳۸۹۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا کہ اپنے باغ کے پھل اگر وہ کھجور کے درخت ہوں تو خشک کھجور کے ساتھ وزن کر کے اور اگر انگور ہوں تو کشمش کے ساتھ وزن کر کے بیچے اور اگر کھیتی ہو تو اس کو اناج کے ساتھ وزن کر کے بیچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب سے منع فرمایا اور قتیبہ کی روایت میں اَوْ كَانَ زَرْعًا ہے۔

(۳۹۰۰)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ ح قَالَا وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۳۹۰۰) اِس حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث میں بیع عرایا میں اجازت دی گئی ہے۔ عرایا محتاجوں کو عاریتاً دیئے گئے درختوں کے پھلوں کو خشک کھجور کے ساتھ اندازہ کر کے بیچنے کو کہتے ہیں یعنی اگر عرایا پر لگی ہوئی کھجوروں کو خشک کھجوروں سے بدلنا ہو تو پہلے یہ اندازہ کر لیا جائے کہ یہ تازہ کھجوریں خشک ہونے کے بعد کتنی رہ جائیں گی۔ پھر اتنی ہی مقدار میں خشک کھجوریں لے کر تازہ کھجوریں دے دی جائیں مگر اس کی اجازت اس صورت میں ہے جب وہ پانچ وسق سے کم ہوں اور پانچ وسق کا وزن تقریباً چھبیس من ہوتا ہے اور یہ اجازت محتاجوں اور اغنیاء دونوں کے لیے ہے۔

۶۷۳: باب مَنْ بَاعَ نَخْلًا وَ عَلَيْهَا ثَمَرٌ

باب: جو شخص درخت کھجور کا بیچے اس حال میں کہ اُس پر کھجور لگی ہوئی ہو اُس کے بیان میں

(۳۹۰۱)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ نَخْلًا قَدْ اُبِّرَتْ فَثَمَرُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

(۳۹۰۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کھجور کا پیوند لگا درخت فروخت کیا تو اُس کے پھل بائع کے لیے ہیں۔ سوائے اس کے کہ خریدار اُن کی شرط لگا لے۔

(۳۹۰۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِىْ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا نَخْلٍ اُشْتُرِىَ اُصُوْلُهَا وَ قَدْ اُبِّرَتْ فَاِنَّ ثَمَرَهَا لِلَّذِىْ اَبَّرَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الَّذِى اشْتَرَاهَا۔

(۳۹۰۲)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو کھجور کا درخت جڑوں سے خریدا گیا حالانکہ اُس کو پیوند کیا گیا۔ تو اُس کا پھل اُسی کے لیے ہے جس نے پیوند کیا۔ سوائے اس کے کہ خریدنے والا اُس کی شرط لگا لے۔

(۳۹۰۳)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرِءٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِىْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

(۳۹۰۳)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس آدمی نے کھجور کو پیوند لگایا پھر اُس کی جڑیں بیچ دیں تو کھجور کا پھل اُسی کے لیے ہے جس نے پیوند لگایا سوائے اس کے کہ خریدنے والا شرط لگالے۔

(۳۹۰۴) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۹۰۴)اِسی حدیث کی اور سند ذکر کی ہے۔

(۳۹۰۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَ ثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِىْ بَاعَهَا اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا فَمَالُهٗ لِلَّذِىْ بَاعَهٗ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

(۳۹۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پیوند لگانے کے بعد کھجور کا درخت خریدا تو اُس کا پھل اُسی کے لیے ہے جس نے اس کو بیچا ہے۔ سوائے اس کے کہ خریدار شرط باندھ لے اور جس نے کوئی غلام خریدا تو اُس کا مال بائع کے لیے ہے سوائے اس کے کہ خریدار شرط لگالے۔

(۳۹۰۶)وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۹۰۶)اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۹۰۷)وَحَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۹۰۷)حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا جو اُوپر بیان ہوا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی درخت کو پیوند لگانے کے بعد فروخت کرے تو پھل بیچنے والے کیلئے ہی ہوں گے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ پیوند لگایا گیا ہو یا نہ ہو ہر صورت میں پھل

بائع کا ہوگا کیونکہ پھل درخت پر موجود ہے اور بیع درخت کی ہے نہ کہ پھل کی لیکن اگر شرط لگالیں تو پھل اور درخت دونوں مشتری کے ہو جائیں گے۔

۶۷۴: باب النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَ الْمُزَابَنَةِ وَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا وَ عَنْ بَيْعِ الْمُعَاوَمَةِ وَ هُوَ بَيْعُ السِّنِيْنَ

باب: بیع محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور پھلوں کی صلاحیت سے پہلے اور معاومہ یعنی چند سالوں کی بیع سے روکنے کے بیان میں

(۳۹۰۸) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَّ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا جَمِيْعًا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا يُبَاعُ اِلَّا بِالدِّيْنَارِ وَ الدِّرْهَمِ اِلَّا الْعَرَايَا۔

(۳۹۰۸) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور پھلوں کی صلاحیت سے پہلے بیع کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ پھلوں کو دینار کے علاوہ کے بدلے فروخت نہ کیا جائے۔ سوائے عرایا کے۔

(۳۹۰۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ اَبِي الزُّبَيْرِ اَنَّهُمَا سَمِعَا جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۳۹۰۹) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی دوسری سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(۳۹۱۰) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيْدَ الْجَزَرِيُّ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُطْعِمَ وَلَا تُبَاعُ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ اِلَّا الْعَرَايَا قَالَ عَطَاءٌ فَسَّرَهَا لَنَا جَابِرٌ قَالَ اَمَّا الْمُخَابَرَةُ فَالْاَرْضُ الْبَيْضَاءُ يَدْفَعُهَا الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فَيُنْفِقُ فِيْهَا ثُمَّ يَاْخُذُ مِنَ الثَّمَرِ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُزَابَنَةَ بَيْعُ الرُّطَبِ فِي النَّخْلِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَالْمُحَاقَلَةُ فِي الزَّرْعِ عَلٰى نَحْوِ ذٰلِكَ

(۳۹۱۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ اور محاقلہ اور مزابنہ اور پھلوں کی بیع سے یہاں تک کہ وہ کھائے جائیں منع فرمایا اور پھلوں کو دینار اور درہم کے علاوہ میں فروخت نہ کیا جائے' سوائے عرایا کے۔ عطاء رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے لیے اس کی وضاحت کی کہ مخابرہ یہ ہے کہ بنجر زمین ایک آدمی دوسرے آدمی کو دے وہ اس میں خرچ کرے اور قابل کاشت بنائے پھر یہ اس کے پھل میں سے حصہ لے۔ مزابنہ یہ ہے کہ کھجور میں تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے ساتھ وزن کر کے ہو اور محاقلہ کھیتی میں اس طرح ہے کہ کھڑی فصل کو وزن شدہ اناج

يَبِيْعُ الزَّرْعَ الْقَائِمَ بِالْحَبِّ كَيْلًا۔

کے ساتھ بیچنا۔

(۳۹۱۱)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ ابْنِ اَبِيْ خَلَفٍ كِلَيْهِمَا عَنْ زَكَرِيَّا قَالَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَبِيْ اُنَيْسَةَ قَالَ نَا اَبُو الْوَلِيْدِ الْمَكِّيُّ وَهُوَ جَالِسٌ عِنْدَ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَاَنْ يُّشْتَرَى النَّخْلُ حَتّٰى يُشْقِهَ وَالْاِشْقَاهُ اَنْ يَّحْمَرَّ اَوْ يَصْفَرَّ اَوْ يُؤْكَلَ مِنْهُ شَيْءٌ وَالْمُحَاقَلَةُ اَنْ يُّبَاعَ الْحَقْلُ بِكَيْلٍ مِنَ الطَّعَامِ مَعْلُوْمٍ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ النَّخْلُ بِاَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْمُخَابَرَةُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَاَشْبَاهُ ذٰلِكَ قَالَ زَيْدٌ قُلْتُ لِعَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ اَسَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَذْكُرُ هٰذَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

(۳۹۱۱)حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ سے منع فرمایا اور یہ کہ کھجور کا درخت خرید اجائے یہاں تک کہ گدر ہو جائے اور گدر یہ ہے کہ سرخ یا زرد ہو جائے یا وہ کھانے کے لائق ہو جائے اور محاقلہ یہ ہے کہ کھڑی فصل کو اناج کے بدلے وزن کر کے بیچا جائے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کھجور' کھجور کے اوساق کے ساتھ بیچا جائے اور مخابرہ یہ ہے کہ پیداوار سے تہائی یا چوتھائی یا اسی طرح کا حصہ لینا۔ زید کہتے ہیں کہ میں نے عطاء سے کہا کہ تم نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ وہ اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

(۳۹۱۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ نَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُشْقِحَ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدٍ مَا تُشْقِحُ قَالَ تَحْمَارُّ وَ تَصْفَارُّ وَ يُؤْكَلُ مِنْهَا۔

(۳۹۱۲)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ' محاقلہ اور مخابرہ اور پھلوں کی بیع سے منع فرمایا یہاں تک کہ وہ سرخ' زرد یا کھانے کے قابل ہو جائیں۔

(۳۹۱۳)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ وَ سَعِيْدِ ابْنِ مِيْنَاءَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالْمُخَابَرَةِ قَالَ اَحَدُهُمَا بَيْعُ السِّنِيْنَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ وَ عَنِ الثُّنْيَا وَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

(۳۹۱۳)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ' مزابنہ' معاومہ اور مخابرہ سے منع فرمایا۔ ان میں سے ایک نے کہا کہ معاومہ چند سالوں کی بیع کو کہتے ہیں اور اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استثناء کرنے سے بھی منع فرمایا اور عرایا میں رخصت دی۔

(۳۹۱۴)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

(۳۹۱۴)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا لیکن اس میں معاومہ کی بیع کی تعریف ذکر نہیں۔

ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَذْكُرُ بَيْعُ السِّنِيْنَ هِيَ الْمُعَاوَمَةُ۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں بیع' مزابنہ' محاقلہ' مخابرہ اور معاومہ سے منع فرمایا گیا ہے۔ ہم ان کی مختصر تعریف ذکر کرتے ہیں ویسے تو احادیث میں بھی ان کی تعریف آ چکی ہے۔

مزابنہ:

تازہ پھلوں کو اسی جنس کے خشک پھلوں کے ساتھ وزن کے ساتھ بیع کرنے کو مزابنہ کہتے ہیں اور یہ ''مزابنہ'' ناجائز ہے۔

محاقلہ:

کھڑی فصل کو اسی جنس کے خشک غلہ کے بدلے وزن کر کے بیع کرنے کو محاقلہ کہتے ہیں اور یہ بھی مزابنہ کی طرح ناجائز ہے۔

مخابرہ:

ایک آدمی کی زمین ہو اور دوسرا آدمی خرچہ بھی کرے اور محنت بھی اور زمین والا طے شدہ حصہ وصول کرے تو یہ مخابرہ ہے جو کہ ناجائز ہے کیونکہ یہ اُجرت کی ایک شکل ہے اور اس میں اجرت مجہول رہتی ہے اور حاصل ہونے والی چیز معدوم ہوتی ہے اور معدوم چیز کا کوئی معاملہ معتبر نہیں اور اگر بیج بھی زمین والے کا ہو تو یہ مزارعت ہے جو کہ جائز ہے۔

معاومہ:

درختوں کے پھلوں کو چند سالوں کے لیے فروخت کرنے کو معاومہ کہتے ہیں۔ اس میں دھوکہ ہے اور مجہول شئی کی بیع ہے' اس لیے ناجائز ہے۔

۶۷۵: باب كِرَآءِ الْاَرْضِ

باب: زمین کو کرایہ پر دینے کے بیان میں

(۳۹۱۵) وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الْمَجِيْدِ قَالَ نَا رَبَاحُ بْنُ اَبِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَآءً عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ وَ عَنْ بَيْعِهَا السِّنِيْنَ وَ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَطِيْبَ۔

(۳۹۱۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے اور اس کو کئی سالوں کے لیے بیچنے اور پھلوں کو مٹھاس آنے سے پہلے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۹۱۶) وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ۔

(۳۹۱۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

(۳۹۱۷) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ لَقَبُهٗ عَارِمٌ وَّهُوَ اَبُو النُّعْمَانِ السَّدُوْسِيُّ قَالَ نَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ

(۳۹۱۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کی زمین ہو اُسے چاہیے کہ وہ اس میں کھیتی باڑی کرے

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَزْرَعْهَا فَلْيُزْرِعْهَا اَخَاهُ۔

اگر وہ کھیتی باڑی نہ کرے تو چاہیے کہ اپنے بھائی کو اس میں کھیتی کروائے۔

(۳۹۱۸)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا هِقْلٌ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ لِرِجَالٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

(۳۹۱۸)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس زائد زمینیں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زائد زمین ہو چاہیے کہ وہ اس میں کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطا کردے۔ پس اگر وہ لینے سے انکار کرے تو اپنی زمین اپنے پاس ہی روک لے۔

(۳۹۱۹)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُوْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ نَا خَالِدٌ قَالَ اَنَا الشَّيْبَانِيُّ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُؤْخَذَ الْاَرْضُ اَجْرًا اَوْ حَظًّا۔

(۳۹۱۹)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے (یا اس کی پیداوار) سے حصہ لینے سے منع فرمایا۔

(۳۹۲۰)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَآءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يَّزْرَعَهَا وَ عَجَزَ عَنْهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُؤَاجِرْهَا اِيَّاهُ۔

(۳۹۲۰)حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے لیے زمین ہو تو چاہیے کہ اسے کاشت کرے اور اگر اسے کاشت کی طاقت نہ ہو اور اس سے عاجز آ گیا ہو تو اپنے بھائی کو عطا کردے اور اس سے اس کا کرایہ نہ لے۔

(۳۹۲۱)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا هَمَّامٌ قَالَ سَئَلَ سُلَيْمٰنُ بْنُ مُوْسٰى عَطَآءً فَقَالَ اَحَدَّثَكَ جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ لِيُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۳۹۲۱)حضرت ہمام رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سلیمان بن موسیٰ نے عطاء سے پوچھا کیا تجھ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی زمین ہو اُسے چاہیے کہ وہ اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کروائے اور اسے کرایہ پر نہ دے۔ حضرت جابرؓ نے کہا: جی ہاں۔

(۳۹۲۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

(۳۹۲۲)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع فرمایا۔

(۳۹۲۳)وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ قَالَ نَا سَلِيْمُ بْنُ حَيَّانَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مِيْنَآءَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلُ اَرْضٍ

(۳۹۲۳)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس زائد زمین ہو تو اُسے چاہیے کہ اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی سے کاشت کرائے اور اسے فروخت مت کرے۔ راوی کہتے ہیں میں

فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا تَبِیْعُوْهَا فَقُلْتُ لِسَعِیْدٍ مَا قَوْلُهٗ وَ لَا تَبِیْعُوْهَا یَعْنِی الْکِرَآءَ قَالَ نَعَمْ۔

نے سعید سے پوچھا: زمین نہ بیچنے سے کیا کرایہ پر دینا مراد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

(۳۹۲۴)وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَیْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا نُخَابِرُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُصِیْبُ مِنَ الْقِصْرِیِّ وَ مِنْ کَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ فَلْیُحْرِثْهَا اَخَاهُ وَ اِلَّا فَلْیَدَعْهَا۔

(۳۹۲۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زمین بٹائی پر دیتے تھے۔ ہم اس اناج سے حصہ لیتے جو کوٹنے کے بعد بالیوں میں رہ جاتا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو کاشت کرنے دے ورنہ اُسے چھوڑ دے۔

(۳۹۲۵)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ عِیْسٰی نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَیْرِ الْمَکِّیَّ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ کُنَّا فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَاْخُذُ الْاَرْضَ بِالثُّلُثِ اَوِالرُّبُعِ بِالْمَاذِیَانَاتِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا فَاِنْ لَّمْ یَزْرَعْهَا فَلْیَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ لَّمْ یَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَلْیُمْسِکْهَا۔

(۳۹۲۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہروں کے کناروں والی زمین سے تہائی یا چوتھائی وصول کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں گفتگو کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور فرمایا: جس کی زمین ہو تو چاہیے کہ وہ اسے کاشت کرے اگر وہ اسے کاشت نہ کرے تو اپنے بھائی کو مفت دیدے۔ پس اگر اپنے بھائی کو مفت میں نہ دے تو اس کو روک لے۔

(۳۹۲۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ قَالَ نَا اَبُوْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَهَبْهَا اَوْ لِیُعِرْهَا۔

(۳۹۲۶) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے جس کی زمین ہو اُسے چاہیے کہ وہ ہبہ کر دے یا عاریت و اُدھار پر دے دے۔

(۳۹۲۷)وَحَدَّثَنِیْهِ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَیْقٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ فَلْیُزْرِعْهَا رَجُلًا۔

(۳۹۲۷) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں یہ ہے کہ وہ اس میں کھیتی کرے یا کسی اور شخص کو کاشت کرا دے۔

(۳۹۲۸)وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدٍ الْاَیْلِیُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَّهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُکَیْرًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ اَبِیْ سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ اَبِیْ عَیَّاشٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ کِرَآءِ

(۳۹۲۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ حضرت بکیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے حضرت نافع نے بیان کیا کہ اُس نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم اپنی زمینوں کو کرایہ پر دیتے تھے۔ پھر ہم نے جب رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث سنی

الْاَرْضِ قَالَ بُکَیْرٌ وَ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ كُنَّا نُکْرِیْ اَرْضَنَا ثُمَّ تَرَکْنَا ذٰلِكَ حِیْنَ سَمِعْنَا حَدِیْثَ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ۔

تو اُسے چھوڑ دیا۔

(۳۹۲۹)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ اَرْضِ الْبَیْضَآءِ سَنَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

(۳۹۲۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی زمین کو دو یا تین سال کے لیے بیچنے سے منع فرمایا یعنی کرایہ پر دینے سے۔

(۳۹۳۰)وَحَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ حُمَیْدِ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ عَتِیْقٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ السِّنِیْنَ وَ فِیْ رِوَایَةِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ عَنْ بَیْعِ ثَمَرِ سِنِیْنَ۔

(۳۹۳۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سالوں کی بیع سے منع فرمایا اور ابن ابی شیبہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی چند سال کے لیے بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۳۹۳۱)وَحَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ تَوْبَةَ قَالَ نَا مُعَاوِیَةُ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیَمْنَحْهَا اَخَاهُ فَاِنْ اَبٰی فَلْیُمْسِكْ اَرْضَهٗ۔

(۳۹۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی زمین ہو تو چاہیے کہ اُسے کاشت کرے یا اپنے بھائی کو عطا کر دے اگر وہ انکار کر دے تو اپنی زمین کو روک لے۔

(۳۹۳۲)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْحُلْوَانِیُّ قَالَ نَا اَبُوْ تَوْبَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ اَنَّ یَزِیْدَ بْنَ نُعَیْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْهٰی عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْحُقُوْلِ فَقَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَابَنَةُ الثَّمَرُ بِالتَّمْرِ وَالْحُقُوْلُ کِرَآءُ الْاَرْضِ۔

(۳۹۳۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور حقول سے منع فرمایا۔ تو جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: مزابنہ تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے دینے اور حقول زمین کو کرایہ پر دینے کو کہتے ہیں۔

(۳۹۳۳)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا یَعْقُوْبُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِیَّ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

(۳۹۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

(۳۹۳۴)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَیْنِ اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ مَوْلَی ابْنِ اَبِیْ اَحْمَدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ

(۳۹۳۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور مزابنہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو فروخت کرنے کو اور محاقلہ زمین کو کرایہ پر دینے کو کہتے ہیں۔

ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اشْتِرَآءُ الثَّمَرِ فِیْ رُءُوْسِ النَّخْلِ وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَآءُ الْاَرْضِ۔

(۳۹۳۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ اَبُو الرَّبِيْعِ نَا وَ قَالَ يَحْيٰى حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَرٰى بِالْخُبْرِ بَاْسًا حَتّٰى كَانَ عَامُ اَوَّلَ فَزَعَمَ رَافِعٌ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ۔

(۳۹۳۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم زمین کو حصہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں خیال کرتے تھے یہاں تک کہ جب پہلا سال آیا تو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

(۳۹۳۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ ح قَالَ وَ ثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ زَادَ فِیْ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَتَرَكْنَاهُ مِنْ اَجْلِهٖ۔

(۳۹۳۶) اسی حدیث کی دیگر اسناد ذکر کی ہیں لیکن ابن عیینہ کی حدیث میں ہے کہ ہم نے اس وجہ سے زمین کو بٹائی پر دینا چھوڑ دیا۔

(۳۹۳۷)وَحَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِی الْخَلِيْلِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَقَدْ مَنَعَنَا رَافِعٌ نَفْعَ اَرْضِنَا۔

(۳۹۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں حضرت رافع نے ہماری زمین کے نفع سے روک دیا۔

(۳۹۳۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِیْ مَزَارِعَهٗ عَلٰى عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اِمَارَةِ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ وَ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ حَتّٰى بَلَغَهٗ فِیْ اٰخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يُحَدِّثُ فِيْهَا بِنَهْیٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا بَعْدُ قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا۔

(۳۹۳۸) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کی خلافت میں اور معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی ایام تک اپنی زمین کا کرایہ لیتے تھے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے آخر میں اُنہیں یہ حدیث پہنچی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں نہی بیان کرتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور میں اُن کے ساتھ تھا اور ان سے اس بارے میں پوچھا تو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین کے کرایہ سے منع کرتے تھے۔ تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ پھر جب اس کے بعد ان سے اس بارے میں پوچھا جاتا تو وہ فرماتے کہ رافع ابن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

(۳۹۳۹)وَحَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا نَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ كِلَا هُمَا عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَكَانَ لَا يُكْرِيْهَا۔

(۳۹۳۹)اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔ ابن علیہ کی حدیث مبارکہ میں یہ اضافہ ہے کہ اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے چھوڑ دیا اور وہ زمین کرایہ پر نہ دیتے تھے (مزارعوں کو)۔

(۳۹۴۰)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذَهَبْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَتّٰى اَتَاهُ بِالْبَلَاطِ فَاَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْمَزَارِعِ۔

(۳۹۴۰)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی طرف گیا۔ یہاں تک کہ وہ ان کے پاس مقام بلاط میں آئے اور انہیں خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعوں کو زمین کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۹۴۱)وَحَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ وَّ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ قَالَ اَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتٰى رَافِعًا فَذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۹۴۱)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آئے تو انہوں نے یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کی۔

(۳۹۴۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَانَ يَاْجُرُ الْاَرْضَ قَالَ فَنُبِّئَ حَدِيْثًا عَنْ رَّافِعٍ فَانْطَلَقَ بِيْ مَعَهٗ اِلَيْهِ قَالَ فَذَكَرَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ ذَكَرَ فِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ فَتَرَكَهُ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمْ يَاْجُرْهُ۔

(۳۹۴۲)حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کی اُجرت لیتے تھے۔ انہیں رافع کی حدیث کے بارے میں خبر دی گئی چنانچہ وہ مجھے ساتھ لے کر اُس کی طرف چلے اور رافع نے اپنے چچاؤں سے حدیث ذکر کی اور اس میں ذکر کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ چھوڑ دیا اور وہ زمین کا کرایہ نہ لیتے تھے۔

(۳۹۴۳)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَحَدَّثَهٗ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۳۹۴۳)اِسی حدیث کی دوسری سند ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچاؤں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی۔

(۳۹۴۴)وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۳۹۴۴)حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو کرایہ پر دیتے تھے یہاں تک کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ زمین کو کرایہ پر دینے سے منع کرتے ہیں چنانچہ عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے ملے اور ان سے کہا: اے

عَنْهُمَا كَانَ يُكْرِىْ اَرْضِيْهِ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ الْاَنْصَارِىَّ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ فَلَقِيَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيْجٍ مَاذَا تُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّىَّ وَ كَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِىَ عَبْدُ اللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْدَثَ فِىْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ عَلِمَهٗ فَتَرَكَ كِرَآءَ الْاَرْضِ۔

ابن خدیج! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زمین کے کرایہ کے بارے میں کیا حدیث بیان کرتے ہیں؟ تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے اپنے دونوں چچاؤں سے سنا اور وہ بدر کی جنگ میں شریک ہوئے۔ وہ دونوں گھر والوں سے حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کرایہ پر دینے سے منع کیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں زمین کرایہ پر دی جاتی تھی۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس خوف سے کہ ہوسکتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کوئی حکم دیا ہو جو ان کے علم میں نہ ہو زمین کو کرایہ پر دینا چھوڑ دیا۔

۶۷۶: باب كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالطَّعَامِ

باب: معین اناج پر زمین کرایہ پر دینے کے بیان میں

(۳۹۴۵) حَدَّثَنِىْ عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِىُّ وَ يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَّافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنُكْرِيْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى فَجَآءَ نَا ذَاتَ يَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِىْ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَ طَوَاعِيَةُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ بِالْاَرْضِ فَنُكْرِيَهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰى وَ اَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ يَزْرَعَهَا اَوْ يُزْرِعَهَا وَ كَرِهَ كِرَاءَهَا وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

(۳۹۴۵) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ مبارک میں زمین کرایہ پر دیتے تھے اور ہم اس کا کرایہ تہائی اور چوتھائی اور معین اناج وصول کرتے کہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک آدمی ہمارے پاس آئے۔ انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے نفع کے کام سے منع فرمایا اور اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت میں ہمارے لیے زیادہ نفع ہے اور ہمیں زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا جبکہ ہم تہائی اور چوتھائی اور معین اناج کے بدلہ کرایہ پر دیتے تھے اور آپ نے زمین کے مالک کو حکم دیا کہ وہ اسے کاشت کرے یا کسی سے کاشت کروائے اور زمین کو کرایہ پر دینے اور کسی دوسری طرح اس کے علاوہ دینے سے بھی منع فرمایا۔

(۳۹۴۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ قَالَ كَتَبَ اِلَىَّ يَعْلَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كُنَّا نُحَاقِلُ بِالْاَرْضِ فَنُكْرِيْهَا عَلَى الثُّلُثِ وَالرُّبُعِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ۔

(۳۹۴۶) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم زمین کو کرایہ پر دیتے تو تہائی اور چوتھائی حصہ کرایہ وصول کرتے۔ باقی حدیث علیہ کی حدیث کی طرح ذکر کی۔

(۳۹۴۷)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح قَالَ وَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عَبْدَةُ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۹۴۷) حضرت یعلی بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

(۳۹۴۸)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهٖ۔

(۳۹۴۸) حضرت یعلی بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچاؤں کا واسطہ بیان نہیں کیا۔

(۳۹۴۹)حَدَّثَنِىْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا اَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِى النَّجَاشِيِّ مَوْلٰى رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنْ رَّافِعٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ ظُهَيْرَ بْنَ رَافِعٍ وَهُوَ عَمُّهٗ قَالَ اَتَانِىْ ظُهَيْرٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَقَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ بِنَا رَافِقًا فَقُلْتُ وَمَا ذَاكَ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ قَالَ سَئَلَنِىْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ بِمَحَاقِلِكُمْ فَقُلْتُ نُؤَاجِرُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَى الرَّبِيْعِ اَوِ الْاَوْسُقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا۔

(۳۹۴۹) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے چچا ظہیر بن رافع میرے پاس آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے نفع مند تھا۔ تو میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا وہ حق ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے آپ نے پوچھا کہ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اُس کو کرایہ پر دیتے ہیں۔ چوتھائی پیداوار یا کھجور یا جو کے معین وسق کے بدلے۔ تو آپ نے فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اسے خود کاشت کرو یا دوسروں سے کاشت کراؤ یا اسے اپنے پاس روکے رکھو۔

(۳۹۵۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اَبِى النَّجَاشِيِّ عَنْ رَّافِعٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَنْ عَمِّهٖ ظُهَيْرٍ۔

(۳۹۵۰) حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی اور اپنے چچا ظہیر کا درمیان میں واسطہ ذکر نہیں کیا۔

۶۷۷: باب كِرَآءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

باب: سونے اور چاندی کے بدلے زمین کرایہ پر دینے کے بیان میں

(۳۹۵۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِىْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ سَئَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ

(۳۹۵۱) حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ

كِرَآءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ قَالَ فَقُلْتُ اَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ اَمَّا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

پر دینے سے منع فرمایا۔ میں نے عرض کیا: کیا سونے اور چاندی کے عوض بھی کرایہ پر دینے سے منع ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ سونے اور چاندی کے بدلے کرایہ پر دینے میں کوئی حرج نہیں۔

(۳۹۵۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ سَئَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَآءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ يُؤَاجِرُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَ اَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ وَاَشْيَآءَ مِنَ الزَّرْعِ فَيَهْلِكُ هٰذَا وَ يَسْلَمُ هٰذَا وَ يَسْلَمُ هٰذَا وَ يَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَآءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زَجَرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَعْلُوْمٌ مَضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ۔

(۳۹۵۲)حضرت حنظلہ بن قیس انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کو سونے اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کے بارے میں پوچھا' انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہر کے کناروں اور نالیوں کے سروں پر زمین کرایہ پر دیتے تھے تو بعض اوقات اس زمین کی تباہی ہوتی اور دوسری سلامت رہتی اور بعض دفعہ یہ سلامت رہتی اور وہ ہلاکت ہو جاتی اور لوگوں میں سے بعض کو بچے ہوئے کے علاوہ کچھ کرایہ وصول نہ ہوتا۔ اسی وجہ سے آپ نے اس سے منع فرمایا۔ ہاں! اگر کرایہ کے بدلے کوئی معین اور ضمانت شدہ چیز ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(۳۹۵۳)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيٰى وَ هُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ الزُّرَقِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كُنَّا اَكْثَرَ الْاَنْصَارِ حَقْلًا قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْاَرْضَ عَلٰى اَنَّ لَنَا هٰذِهٖ وَلَهُمْ هٰذِهٖ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ هٰذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ هٰذِهٖ فَنَهَانَا عَنْ ذٰلِكَ وَاَمَّا الْوَرِقُ فَلَمْ يَنْهَنَا۔

(۳۹۵۳)حضرت حنظلہ زرقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے ہم انصار میں سے زیادہ محاقلہ والے تھے اور زمین اس شرط سے کرایہ پر دیتے تھے کہ یہاں کی پیداوار ہمارے لیے اور یہ اُن کے لیے۔ کبھی یہاں پیداوار ہوتی اور وہاں نہ ہوتی تو آپ نے ہمیں اس سے منع کر دیا۔ بہر حال چاندی کے بدلے دینے سے ہمیں منع نہیں کیا۔

(۳۹۵۴)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ نَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۳۹۵۴)حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۶۷۸: باب فِي الْمُزَارَعَةِ وَالْمُؤَاجَرَةِ

باب: مزارعت اور مواجرۃ کے بیان میں

(۳۹۵۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ ابْنُ زِيَادٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كِلَيْهِمَا عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ السَّآئِبِ قَالَ سَئَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَعْقِلٍ عَنِ

(۳۹۵۵)حضرت عبداللہ بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن معقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مزارعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع

الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ اَخْبَرَنِیْ ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَفِیْ رِوَایَةِ ابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ نَهٰی عَنْهَا وَ قَالَ سَئَلْتُ ابْنَ مَعْقِلٍ وَلَمْ یُسَمِّ عَبْدَ اللّٰهِ۔

(۳۹۵۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا یَحْیَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَیْمٰنَ الشَّیْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ فَسَاَلْنَاهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ زَعَمَ ثَابِتٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُزَارَعَةِ وَ اَمَرَ بِالْمُؤَاجَرَةِ وَ قَالَ لَابَاْسَ بِهَا۔

فرمایا۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور کہتے ہیں کہ ابن معقل سے میں نے پوچھا' عبداللہ کا نام نہیں لیا۔

(۳۹۵۶) حضرت عبداللہ بن سائب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم عبداللہ بن معقل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے مزارعت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزارعت سے منع فرمایا ہے اور اُجرت پر دینے کا حکم دیا ہے اور فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

۶۷۹: باب الْاَرْضِ تُمْنَحُ

باب: زمین ہبہ کرنے کے بیان میں

(۳۹۵۷)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ عَمْرٍو اَنَّ مُجَاهِدًا قَالَ لِطَاؤسٍ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ الْحَدِیْثَ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْتَهَرَهُ قَالَ اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْهُ مَا فَعَلْتُهُ وَلٰکِنْ حَدَّثَنِیْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنْهُمْ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّمْنَحَ الرَّجُلُ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

(۳۹۵۷) حضرت عمرو رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ ہمیں رافع بن خدیج کے لڑکے کے پاس لے چلو اور ان سے حدیث سنو جو وہ اپنے باپ کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے مجاہد کو جھڑکا اور کہا: اللہ کی قسم! اگر میں جانتا ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے تو میں نہ کرتا لیکن مجھے حدیث بیان کی اس نے جو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی آدمی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کر دے تو یہ اُس سے معین کرایہ وخراج وصول کرنے سے بہتر ہے۔

(۳۹۵۸)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو وَ ابْنُ طَاؤسٍ عَنْ طَاؤسٍ اَنَّهٗ کَانَ یُخَابِرُ قَالَ عَمْرٌو فَقُلْتُ لَهٗ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوْ تَرَکْتَ هٰذِهِ الْمُخَابَرَةَ فَاِنَّهُمْ یَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ فَقَالَ اَیْ عَمْرُو اَخْبَرَنِیْ اَعْلَمُهُمْ بِذٰلِكَ یَعْنِی ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَنْهَ عَنْهَا اِنَّمَا قَالَ یَمْنَحُ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا خَرْجًا مَّعْلُوْمًا۔

(۳۹۵۸) حضرت عمرو بن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طاؤس اپنی زمین مخابرہ پر دیتا تھا۔ عمرو کہتے ہیں میں نے انہیں کہا: اے ابو عبدالرحمٰن! کاش تم مخابرہ چھوڑ دو کیونکہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا۔ تو انہوں نے کہا: اے عمرو! مجھے ان سے زیادہ جاننے والے یعنی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اگر اپنے بھائی کو زمین ہبہ کر دے تو یہ اُس کے لیے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس سے معین خراج وکرایہ وصول کرے۔

(۳۹۵۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَ نَا الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ ح قَالَ وَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ شُعْبَةَ کُلُّهُمْ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

(۳۹۵۹) حضرت عمرو کی روایت کی طرح دوسری سندات بیان کی ہیں۔ان اسناد سے بھی اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(۳۹۶۰)وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ عَبْدٌ اَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاؤسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَاَنْ یَّمْنَحَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّاْخُذَ عَلَیْهَا کَذَا وَ کَذَا لِشَیْءٍ مَّعْلُوْمٍ قَالَ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا هُوَ الْحَقْلُ وَهُوَ بِلِسَانِ الْاَنْصَارِ الْمُحَاقَلَةُ۔

(۳۹۶۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اپنی زمین ہبہ کردے یہ اُس سے اتنی اتنی معلوم چیز وصول کرنے سے بہتر ہے۔ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: یہی حقل ہے جسے انصار محاقلہ کہتے ہیں۔

(۳۹۶۱)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ قَالَ نَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ زَیْدٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَاِنَّهٗ اِنْ مَنَحَهَا اَخَاهُ خَیْرٌ لَّهٗ۔

(۳۹۶۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو اور وہ اُسے اپنے بھائی کو ہبہ کردے تو اُس کے لیے یہ بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ ابواب کی احادیث مبارکہ میں زمین کو کرایہ پر دینے کے بارے میں احکام بیان ہوئے ہیں۔ مزروعہ زمین کی پیداوار کے علاوہ اور کسی جنس مثلاً سونے' چاندی' کرنسی' کپڑے' اناج وغیرہ کے عوض زمین کو کرایہ پر دینا جائز ہے اور زمین کی پیداوار میں سے معین مقدار غلہ کے عوض اور زمین کے مخصوص حصہ کی پیداوار کی شرط لگا کر زمین کرایہ پر دینا ناجائز اور باطل ہے۔البتہ حصہ پر یعنی اس شرط پر زمین کرایہ پر دینا کہ اس کی پیداوار میں سے تہائی یا چوتھائی مالک زمین وصول کرے گا یا مزارع وصول کرے گا تو یہ صورت فقہاء احناف کے نزدیک جائز ہے اور اس پر دلائل احادیث میں بکثرت موجود ہیں اور یہ کثیر الوقوع اور بہت زیادہ احتیاج کی چیز ہے۔ آئندہ آنے والے باب میں اس کے دلائل موجود ہیں۔ زمین پر کاشتکاری تین طریقوں سے جائز ہے۔خود کرے یا ہبہ کردے یا بٹائی پر دیدے۔واللہ اعلم

كتاب المساقاة

۶۸۰: باب الْمُسَاقَاةِ وَالْمُعَامَلَةِ بِجُزْءٍ مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ

باب: مساقات اور کھجور اور کھیتی کے حصہ پر معاملہ کرنے کے بیان میں

(۳۹۶۲)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَّ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

(۳۹۶۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر سے زمین کی پیداوار پھل یا کھیتی سے نصف پر عمل کرایا۔

(۳۹۶۳)وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ قَالَ نَا عَلِيٌّ وَّهُوَ ابْنُ مُسْهِرٍ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ فَكَانَ يُعْطِيْ اَزْوَاجَهٗ كُلَّ سَنَةٍ مِّائَةَ وَ سْقٍ ثَمَانِيْنَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ وَّ عِشْرِيْنَ وَ سْقًا مِنْ شَعِيْرٍ فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ قَسَمَ خَيْبَرَ خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ وَالْمَآءَ اَوْ يَضْمَنَ لَهُنَّ الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَاخْتَلَفْنَ فَمِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَرْضَ وَالْمَآءَ وَ مِنْهُنَّ مَنِ اخْتَارَ الْاَوْسَاقَ كُلَّ عَامٍ فَكَانَتْ عَآئِشَةُ وَ حَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْاَرْضَ وَالْمَآءَ۔

(۳۹۶۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین خیبر اُس کی پیداوار پھل یا کھیتی سے نصف کے عوض دی اور آپ اپنی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو ہر سال سو وسق عطا کرتے تھے۔ اسّی وسق کھجور اور بیس وسق جَو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنائے گئے اور اموالِ خیبر کو تقسیم کیا گیا تو ازواجِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار دیا کہ وہ اپنی زمین اور پانی سے حصہ لے لیں یا ہر سال ان کے لیے اوساق مقرر کر دیے جائیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں اختلاف ہوا۔ بعض نے تو ہر سال اوساق کو اختیار کیا اور بعض نے زمین اور پانی کو پسند کیا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ رضی اللہ عنہا اُن میں سے تھیں جنہوں نے زمین اور پانی کو پسند کیا۔

(۳۹۶۴)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنْ زَرْعٍ اَوْ ثَمَرٍ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَتْ عَآئِشَةُ وَ حَفْصَةُ مِمَّنِ اخْتَارَتَا الْاَرْضَ وَالْمَآءَ وَ قَالَ خَيَّرَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْطِعَ لَهُنَّ الْاَرْضَ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَآءَ۔

(۳۹۶۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل خیبر کو زمین کی پیداوار کھیتی یا پھل کے نصف پر عامل بنایا۔ باقی حدیث گزر چکی لیکن اس میں انہوں نے یہ ذکر نہیں کیا۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اُن میں سے تھیں جنہوں نے زمین اور پانی کو پسند کیا اور کہا کہ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کو اختیار دیا گیا کہ ان کے لیے زمین قطع کر دی جائے اور پانی کا ذکر نہیں کیا۔

(۳۹۶۵)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اُسَامَةُ بْنُ زَیْدِ اللَّیْثِیُّ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا فُتِحَتْ خَیْبَرُ سَاَلَتْ یَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّقِرَّهُمْ فِیْهَا عَلٰی اَنْ یَّعْمَلُوْا عَلٰی نِصْفِ مَا خَرَجَ مِنْهَا مِنَ الثَّمَرِ وَالزَّرْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُقِرُّكُمْ فِیْهَا عَلٰی ذٰلِكَ مَا شِئْنَا ثُمَّ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ ابْنِ نُمَیْرٍ وَابْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ وَ زَادَ فِیْهِ وَ كَانَ الثَّمَرُ یُقْسَمُ عَلَی السُّهْمَانِ مِنْ نِّصْفِ خَیْبَرَ فَیَاْخُذُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْخُمُسَ۔

(۳۹۶۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح کیا گیا تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ انہیں خیبر میں ہی زمین کی پیداوار پھل اور کھیتی میں سے نصف کے عوض کاشتکاری کرنے کے لیے رہنے دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں اس عمل پر اُس وقت تک ٹھہرنے دوں گا جب تک ہم چاہیں گے۔ باقی حدیث گزر چکی۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ خیبر کے نصف پھل کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے خمس حاصل کرتے۔

(۳۹۶۶)وَحَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّیْثُ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ دَفَعَ اِلٰی یَهُوْدِ خَیْبَرَ نَخْلَ خَیْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰی اَنْ یَّعْتَمِلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرُ ثَمَرِهَا۔

(۳۹۶۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے درخت اور اُس کی زمین کو یہودِ خیبر کے سپرد اس بات پر کیا کہ وہ اپنے اموال سے اس کی خدمت کریں گے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اُس کے پھل کا نصف ہوگا۔

(۳۹۶۷)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُوْسَی بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَجْلَی الْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ وَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا ظَهَرَ عَلٰی خَیْبَرَ اَرَادَ اِخْرَاجَ الْیَهُوْدِ مِنْهَا وَ كَانَتِ الْاَرْضُ حِیْنَ ظُهِرَ عَلَیْهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلِرَسُوْلِهٖ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِیْنَ فَاَرَادَ اِخْرَاجَ الْیَهُوْدِ مِنْهَا فَسَئَلَتِ الْیَهُوْدُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّقِرَّهُمْ بِهَا عَلٰی اَنْ یَّكْفُوْا عَمَلَهَا وَلَهُمْ نِصْفُ الثَّمَرِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نُقِرُّكُمْ بِهَا عَلٰی ذٰلِكَ مَا شِئْنَا فَقَرُّوْا بِهَا حَتّٰی اَجْلَاهُمْ عُمَرُ اِلٰی تَیْمَآءَ اَوْ اَرِیْحَاءَ۔

(۳۹۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود و نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے نکال دیا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر غالب ہوئے تھے تو آپ نے یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا اس لیے کہ جب آپ اس زمین پر غالب ہو گئے تو وہ زمین اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے لیے ہوگئی۔ آپ نے یہود کو وہاں سے نکالنے کا ارادہ کیا۔ تو یہود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر رہنے دینے کی درخواست کی کہ وہ اس (زمین) کی محنت کریں گے اور ان کے لیے آدھا پھل ہوگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا: ہم تمہیں اس بات پر جب تک چاہیں گے رہنے دیں گے وہ اس میں رہتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تیماء یا اریحاء کی طرف جلاوطن کر دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں مساقات و مزارعت کے بارے میں احکام بیان ہوئے ہیں۔ مساقات یہ ہے کہ پھلوں کی ایک معین مقدار کے عوض درختوں کی دیکھ بھال کی جائے۔ مزارعت یہ ہے کہ زمین کی پیداوار کے ایک حصہ معین کے عوض کاشتکاری کرنا

اور یہ دونوں جائز ہیں۔ دلائل اس باب کی احادیث اور دوسری احادیث ہیں۔

۶۸۱: باب فَضْلِ الْغَرْسِ وَالزَّرْعِ

باب: درخت لگانے اور کھیتی باڑی کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۹۶۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اِلَّا كَانَ مَا اُكِلَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ وَمَا سُرِقَ مِنْهُ لَهٗ صَدَقَةٌ وَمَا اَكَلَ السَّبُعُ مِنْهُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ وَّمَا اَكَلَتِ الطَّيْرُ فَهُوَ لَهٗ صَدَقَةٌ وَلَا يَرْزَؤُهٗ اَحَدٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(۳۹۶۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان نے کوئی پودا لگایا تو اُس درخت سے جو کھایا گیا وہ اُس کے لیے صدقہ ہے۔ جو اُس سے چوری کیا گیا وہ بھی اُس کے لیے صدقہ ہے اور جو درندوں نے کھایا وہ بھی اُس کے لیے صدقہ ہے اور جو اُس سے پرندوں نے کھایا وہ بھی اُس کی طرف سے صدقہ ہے اور کوئی اسے کم نہیں کرے گا مگر وہ اس پودا لگانے والے کے لیے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

(۳۹۶۹) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اُمِّ مُبَشِّرٍ الْاَنْصَارِيَّةِ فِيْ نَخْلٍ لَهَا فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَا يَغْرِسُ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَلَا دَابَّةٌ وَّلَا شَيْءٌ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ صَدَقَةٌ۔

(۳۹۶۹) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ مبشر انصاریہ کے پاس اُس کے باغ میں تشریف لے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: یہ باغ مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟ تو اُس نے کہا: مسلمان نے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مسلمان ایسا نہیں جو کوئی پودا لگائے یا کھیتی کاشت کرے اور اُس سے انسان یا جانور یا کوئی بھی کھائے تو اُس کے لیے صدقہ کا ثواب ہوگا۔

(۳۹۷۰) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ قَالَا نَا رَوْحٌ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَغْرِسُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ غَرْسًا وَلَا زَرْعًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ سَبُعٌ اَوْ طَائِرٌ اَوْ شَيْءٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِ اَجْرٌ وَ قَالَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ طَائِرٌ شَيْءٌ كَذَا۔

(۳۹۷۰) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: پودا لگانے والا کوئی ایسا مسلمان نہیں اور کھیتی کرنے والا کہ اُس سے درندے یا پرندے یا اور کوئی کھائے مگر یہ کہ اس میں اس لگانے والے کے لیے ثواب ہوگا۔

(۳۹۷۱) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ

(۳۹۷۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ معبد کے پاس باغ میں تشریف لے گئے تو فرمایا: اے اُمّ معبد! یہ کھجور کا درخت مسلمان نے لگایا ہے

تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اُمِّ مَعْبَدٍ حَائِطًا فَقَالَ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ مُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ فَقَالَتْ بَلْ مُسْلِمٌ قَالَ فَلَا يَغْرِسُ الْمُسْلِمُ غَرْسًا فَيَاْكُلَ مِنْهُ اِنْسَانٌ وَّلَا دَآبَّةٌ وَّلَا طَيْرٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ صَدَقَةٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

یا کافر نے؟ اُس نے کہا: مسلمان نے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مسلمان بھی کوئی پودا لگائے اور اس سے انسان اور چوپائے اور پرندے جو بھی کھائیں تو اُس (لگانے والے) کے لیے قیامت کے دن تک صدقہ کا ثواب ہوگا۔

(۳۹۷۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ ابْنُ غِيَاثٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ فُضَيْلٍ كُلُّ هٰؤُلَآءِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ زَادَ عَمْرٌو فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ عَمَّارٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَا عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ وَ فِيْ رِوَايَةِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ امْرَاَةِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ فِيْ رِوَايَةِ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ اُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ رُبَّمَا لَمْ يَقُلْ وَكُلُّهُمْ قَالُوْا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَطَآءٍ وَ اَبِي الزُّبَيْرِ وَ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

(۳۹۷۲) اُوپر والی حدیث کی چار اسناد ذکر کی ہیں۔

(۳۹۷۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْغُبَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰی قَالَ يَحْيٰی اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَاْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ اَوْ اِنْسَانٌ اَوْ بَهِيْمَةٌ اِلَّا كَانَ لَهٗ بِهٖ صَدَقَةٌ۔

(۳۹۷۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان کوئی پودا لگائے یا کھیتی کاشت کرے اور اس سے پرندے یا انسان یا جانور کھائیں تو یہ اُس لگانے والے کے لیے صدقہ ہوگا۔

(۳۹۷۴)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ نَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا اَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ نَا قَتَادَةُ قَالَ نَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ نَخْلًا لِاُمِّ مُبَشِّرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ غَرَسَ هٰذَا النَّخْلَ اَمُسْلِمٌ اَمْ كَافِرٌ قَالُوْا مُسْلِمٌ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۳۹۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم انصار میں سے ایک عورت اُمّ مبشر کے باغ میں تشریف لے گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس باغ کو مسلمان نے لگایا ہے یا کافر نے؟ تو انہوں نے کہا: مسلمان نے۔ باقی حدیث گزر چکی۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسلمان کوئی درخت یا کھیتی کاشت کرے تو اُس کو تا قیامِ قیامت اس درخت و کھیتی کا ثواب ہوتا رہے گا۔ جب تک یہ درخت موجود رہے گا اور مخلوقِ خدا اور لوگ اس سے مستفید ہوتے رہیں گے۔

۶۸۲: باب وَضْعِ الْجَوَائِحِ

باب: آفات کے نقصان کو وضع کرنے کے بیان میں

(۳۹۷۵) حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِيْكَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَاْخُذُ مَالَ اَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

(۳۹۷۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تو نے اپنے بھائی کو پھل فروخت کر دیا اور اس پھل کو کوئی آسمانی آفت لاحق ہو گئی تو تیرے لیے اُس سے کوئی بدلہ وعوض لینا جائز نہیں۔ تو اپنے بھائی کا مال بغیر کسی حق کے کس چیز کے بدلے حاصل کرے گا؟

(۳۹۷۶) حَدَّثَنَا حَسَنٌ الْحُلْوَانِىُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۹۷۶) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۹۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ ثَمَرِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ فَقُلْنَا لِاَنَسٍ مَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَرُّ وَ تَصْفَرُّ اَرَاَيْتَكَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ بِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ۔

(۳۹۷۷) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے پھل کی بیع سے منع کیا' یہاں تک کہ رنگ نہ پکڑے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا: رنگ آنے کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے کہا: اُس کا سرخ یا زرد ہو جانا۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ پھل کو روک لے تو تو اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض حلال کرے گا۔

(۳۹۷۸) حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تُزْهِىَ قَالُوْا وَمَا تُزْهِىَ قَالَ تَحْمَرُّ فَقَالَ اِذَا مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ تَسْتَحِلُّ مَالَ اَخِيْكَ۔

(۳۹۷۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کی بیع سے منع کیا یہاں تک کہ رنگ نہ آ جائے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: تزہی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اُس کا سرخ ہو جانا اور فرمایا جب اللہ پھل کو روک لے تو پھر تو کس چیز کے بدلے اپنے بھائی کا مال حلال کرے گا؟

(۳۹۷۹) وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ نَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنْ لَّمْ يُثْمِرْهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَبِمَ يَسْتَحِلُّ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔

(۳۹۷۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اللہ اُس درخت پر پھل نہ لگائے تو پھر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کیسے حلال کرے گا۔

(۳۹۸۰) حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ وَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ وَ

(۳۹۸۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِبِشْرٍ قَالُوْا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کی وجہ سے نقصان ہونے کو وضع کرنے کے حکم دیا۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی اپنے درختوں پر پکے ہوئے پھلوں کو درخت پر ہی بیچ دے اور اس کے بعد کوئی آسمانی آفت آجائے جس سے پھل ضائع ہو جائیں تو مستحب یہ ہے کہ بائع مشتری پر احسان کرتے ہوئے اُس کی قیمت میں سے کچھ معاف کر دے۔ واجب نہیں کہ ضرور ہی کم کرے کیونکہ بیع ہو چکی تھی۔ ان احادیث کو اس پر محمول کریں گے کہ ہوسکتا ہے کہ ان پھلوں کو صلاحیت سے پہلے ہی فروخت کیا گیا ہو۔

۶۸۳: باب اِسْتِحْبَابِ الْوَضْعِ مِنَ الدَّيْنِ

باب: قرض میں سے کچھ معاف کر دینے کے استحباب کے بیان میں

(۳۹۸۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهٖ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

(۳۹۸۱) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی کو پھلوں میں نقصان ہوا جو اُس نے خریدے تھے اور اُس کا قرض زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پر صدقہ کرو۔ لوگوں نے اس پر صدقہ کیا لیکن یہ رقم اُس کے قرض کو پورا کرنے کے برابر نہ پہنچ سکی۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے قرض خواہوں سے فرمایا جو تم کو مل جائے وہ حاصل کرو اور تمہارے لیے صرف یہی ہے جو اُس کے پاس تھا۔

(۳۹۸۲) حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۳۹۸۲) اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۳۹۸۳) وَحَدَّثَنِيْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَصْحَابِنَا قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَخِيْ عَنْ سُلَيْمٰنَ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي الرِّجَالِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اُمَّهٗ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَوْتَ خُصُوْمٍ بِالْبَابِ عَالِيَةً اَصْوَاتُهُمَا وَاِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ فِيْ شَيْءٍ وَهُوَ

(۳۹۸۳) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دروازے میں جھگڑنے والوں کی آواز سنی اور دونوں کی آواز بلند تھی۔ ان میں ایک دوسرے سے معافی اور کچھ نرمی کے لیے کہہ رہا تھا' دوسرا کہہ رہا تھا کہ اللہ کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پر قسم کھا کر کہنے والا کہاں ہے' جو کہتا ہے کہ وہ نیکی نہیں کرے گا؟ اُس نے عرض

يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَا اَفْعَلُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ اَيْنَ الْمُتَاَلِّيْ عَلَى اللّٰهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوْفَ قَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَیُّ ذٰلِكَ اَحَبَّ۔

کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں ہوں اور اسی کو اختیار ہے جو اُس کو پسند ہو کرے۔

(۳۹۸۴)حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ تَقَاضَى ابْنَ اَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهٖ وَنَادٰى كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَقَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ بِيَدِهٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَيْنِكَ قَالَ كَعْبٌ قَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

(۳۹۸۴) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے ابوحدرد کے بیٹے سے اس قرض کا مطالبہ مسجد میں کیا جو اُس پر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھا اور ان کی آوازیں بلند ہوئیں۔ یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر میں اُن کی آوازوں کو سنا۔ آپ ان کی طرف نکلے یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ اُٹھایا اور کعب بن مالک کو آواز دی اور فرمایا: اے کعب! اُس نے کہا: حاضر ہوں اے اللہ کے رسول۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ اپنے قرض میں سے آدھا کم کر دو۔ کعب نے عرض کیا: تحقیق میں نے ایسا کر دیا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقروض سے فرمایا: اُٹھو اور ان کا قرض ادا کردو۔

(۳۹۸۵)وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ اَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ تَقَاضٰى دَيْنًا لَهٗ عَلَى ابْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ وَهْبٍ۔

(۳۹۸۵) حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا مطالبہ کیا جو ابوحدرد کے بیٹے پر تھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۳۹۸۶)قَالَ مُسْلِمٌ وَرَوَى اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ مَالٌ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِيِّ فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

(۳۹۸۶) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کا کچھ مال عبداللہ بن ابوحدرد اسلمی پر قرض تھا۔ وہ اُس سے ملے تو اُسے پکڑ لیا اور دونوں میں گفتگو شروع ہوگئی۔ یہاں تک کہ آوازیں بلند ہوگئیں۔ رسول اللہ ﷺ اُن کے پاس سے گزرے تو فرمایا: اے کعب! اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا گویا کہ آپ نصف کا فرما رہے ہیں۔ میں نے اپنے قرض میں سے آدھا وصول کر لیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر مقروض غریب ہو تو اس کو قرض میں سے کچھ حصہ معاف کر دینا مستحب ہے اور یہ اُس پر احسان ہے اور اسی طرح مقروض کو مہلت دینا اور مطالبہ قرض میں سختی وغیرہ نہ کرنا سنتِ نبوی ﷺ ہے۔

۶۸۴: باب مَنْ اَدْرَكَ مَا بَاعَهٗ عِنْدَ الْمُشْتَرِىْ وَقَدْ اَفْلَسَ فَلَهُ الرُّجُوْعُ فِيْهِ

باب: جو آدمی اپنی فروخت شدہ چیز خریدار مفلس کے پاس پائے تو اُس کے واپس لینے کے بیان میں

(۳۹۸۷)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَيْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَيْرِهٖ۔

(۳۹۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جس آدمی نے اپنا مال بعینہ اُس آدمی کے پاس پایا جو غریب ہو گیا ہے یا اُس انسان کے پاس جو غریب ہو گیا ہے تو وہ دوسروں سے زیادہ اُس مال کا حقدار ہے۔

(۳۹۸۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا هُشَيْمٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِىُّ قَالَا نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فِىْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ مِنْ بَيْنِهِمْ فِىْ رِوَايَتِهٖ اَيُّمَا امْرِىءٍ فُلِّسَ۔

(۳۹۸۸) اِس حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔ اس میں ہے جس آدمی کو غریب قرار دے دیا گیا۔

(۳۹۸۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ قَالَ نَا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَهُوَ ابْنُ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُوْمِىُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِى ابْنُ اَبِى الْحُسَيْنِ اَنَّ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِيْزِ حَدَّثَهٗ عَنْ حَدِيْثِ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِيْثِ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فِى الرَّجُلِ الَّذِىْ يُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعُ وَلَمْ يُفَرِّقْهُ اَنَّهٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِىْ بَاعَهٗ۔

(۳۹۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کے بارے میں فرمایا جو نادار و مفلس ہو گیا ہوا گر اُس کے پاس بائع اپنی متاع و اسباب اسی طرح پاس پائے جس میں اس نے تصرف نہ کیا ہو تو وہ اُسی کے لیے ہے جس نے اُس کو بیچا تھا۔

(۳۹۹۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَّ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ عَنْ

(۳۹۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی مفلس و نادار

قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ مَتَاعَهٗ بِعَيْنِهٖ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

ہو جائے اور بائع اُس کے پاس اپنا مال بعینہ پائے تو وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

(۳۹۹۱)وَحَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ نَا سَعِيْدٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ اَيْضًا قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ نَا اَبِىْ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنَ الْغُرَمَآءِ۔

(۳۹۹۱) حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ روایات ہے۔ اس میں یہ ہے کہ وہی اور قرض خواہوں سے اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(۳۹۹۲)وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِىْ خَلَفٍ وَّ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَا نَا اَبُوْ سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَجَّاجٌ نَا مَنْصُوْرُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ خُثَيْمِ بْنِ عِرَاكٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا اَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهٗ سِلْعَتَهٗ بِعَيْنِهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔

(۳۹۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی آدمی مفلس و نادار ہو جائے اور قرض خواہ آدمی اپنا مال وسامان اُس کے پاس بعینہ پائے تو وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز کسی سے خریدے اور بعد میں مفلس ہو گیا کہ اس کی قیمت ادا نہیں کر سکتا اور اس قرض خواہ کے علاوہ اور قرض خواہ بھی ہوں تو اور کسی قرض خواہ کا مال واسباب بعینہ موجود ہو تو وہی (جس کا مال موجود ہو) اُس کا زیادہ حقدار ہے لیکن اس مسلمہ اصولِ تجارت کی رُو سے جب بائع نے قرض کی مدت متعین کر کے کوئی چیز کسی کو فروخت کر دی تو اب وہ چیز اُس کی مِلک سے نکل گئی۔ اب بائع اُس کی قیمت کا حقدار ہے جو خریدار پر قرض ہے۔ تو جیسے دوسرے قرض خواہوں کا حق ہے ایسے ہی اس کا حق ہے۔ اس پر دلائل احادیث اور آثار میں موجود ہیں۔ باقی یہ احادیث مبارکہ ان میں ایک تو بائع کا ذکر نہیں کہ وہ بائع ہی کا ہے۔ دوسرا یہ کہ عین تو رہا نہیں کیونکہ جب مِلک تبدیل ہو گئی تو عین بھی تبدیل ہو گیا اور تیسرا یہ احادیث مقروض مفلس کے بارے میں نہیں بلکہ غاصب و چور سے متعلق ہیں کہ اگر غصب و چوری کے بعد غاصب یا چور یہ مال مفلس کو بیچ دے یا کسی مفلس نے یہ مال کسی سے اُدھار کے طور پر لیا تھا یا اُس مفلس کے پاس کسی نے اپنا مال امانتاً رکھوایا تھا پر محمول ہیں تو یہ قرض خواہوں کی نسبت اپنے مال کے زیادہ حقدار ہیں۔

۶۸۵: باب فَضْلِ اِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالتَّجَاوُزِ فِى الْاِقْتِضَاءِ مِنَ الْمُوْسِرِ وَالْمُعْسِرِ

باب: تنگ دست کو مہلت دینے اور امیر و غریب سے قرض کی وصولی میں درگزر کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۳۹۹۳)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا مَنْصُوْرٌ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ رَضِىَ اللّٰهُ

(۳۹۹۳) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم سے پہلے لوگوں

تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ حُذَیْفَةَ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوْحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَقَالُوْا اَعَمِلْتَ مِنَ الْخَیْرِ شَیْئًا قَالَ لَا قَالُوْا تَذَكَّرْ قَالَ كُنْتُ اُدَایِنُ النَّاسَ فَاٰمُرُ فِتْیَانِیْ اَنْ یُّنْظِرُوا الْمُعْسِرَ وَ یَتَجَوَّزُوْا عَنِ الْمُوْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَجَوَّزُوْا عَنْهُ۔

میں سے ایک آدمی کی روح سے فرشتوں نے ملاقات کی۔ تو انہوں نے کہا: کیا تو نے کوئی نیک عمل کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا یاد کر۔ اُس نے کہا: میں لوگوں کو قرض دیتا تو اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ تنگ دست کو مہلت دو اور مالدار سے درگزر کرو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا تم بھی اس سے درگزر کرو۔

(۳۹۹۴) وَحَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ قَالَا نَا جَرِیْرٌ عَنِ الْمُغِیْرَةِ عَنْ نُّعَیْمِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حُذَیْفَةُ وَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ حُذَیْفَةُ رَجُلٌ لَقِیَ رَبَّهٗ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ مَا عَمِلْتَ قَالَ مَا عَمِلْتُ مِنَ الْخَیْرِ اِلَّا اَنِّیْ كُنْتُ رَجُلًا ذَا مَالٍ فَكُنْتُ اُطَالِبُ بِهِ النَّاسَ فَكُنْتُ اَقْبَلُ الْمَیْسُوْرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمَعْسُوْرِ قَالَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ۔

(۳۹۹۴) حضرت ربعی بن حراش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور ابومسعود رضی اللہ عنہ جمع ہوئے تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی کی اپنے ربّ سے ملاقات ہوئی تو اللہ نے فرمایا: تو نے کیا عمل کیا؟ اُس نے کہا: میں نے کوئی عمل نیکی کا نہیں کیا سوائے اس کے کہ میں مالدار آدمی تھا اور میں لوگوں سے اپنے مال کا مطالبہ کرتا تو مالدار سے وصول کر لیتا اور تنگ دست سے درگزر کرتا۔ تو اللہ نے فرمایا: تم میرے بندے سے درگزر کرو۔ ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(۳۹۹۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ فَقِیْلَ لَهٗ مَا كُنْتَ تَعْمَلُ قَالَ فَاِمَّا ذَكَرَ وَاِمَّا ذُكِّرَ فَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ وَاَتَجَوَّزُ فِی السِّكَّةِ اَوْ فِی النَّقْدِ فَغُفِرَ لَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ وَاَنَا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۳۹۹۵) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی مر گیا اور جنت میں داخل ہوا تو اُسے کہا گیا: تو کیا عمل کیا کرتا تھا؟ اُسے یاد آیا یا یاد کروایا گیا۔ تو اُس نے کہا: میں لوگوں کو مال فروخت کرتا تھا اور میں تنگ دست کو مہلت دیتا اور سکوں کے پرکھنے یا نقد میں درگزر کرتا تھا۔ تو اُس کی مغفرت کر دی گئی۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(۳۹۹۶) حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ اَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رِبْعِیِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُتِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِهٖ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَقَالَ لَهٗ مَاذَا عَمِلْتَ فِی

(۳۹۹۶) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اللہ کے بندوں میں سے ایک آدمی لایا گیا جسے اللہ نے مال عطا کیا تھا۔ اللہ نے اُس سے کہا: تو نے دنیا میں کیا عمل کیا اور بندے اللہ سے کچھ بھی نہیں چھپا سکتے۔ تو اُس نے

الدُّنْيَا قَالَ وَلَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا قَالَ يَا رَبِّ اٰتَيْتَنِىْ مَالَكَ فَكُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ وَكَانَ مِنْ خُلُقِى الْجَوَازُ فَكُنْتُ اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ وَ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِىْ فَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ الْجُهَنِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِىُّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰكَذَا سَمِعْنَاهُ مِنْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے اپنا مال عطا کیا تو میں لوگوں کو بیچتا تھا اور درگزر کرنا میری عادت تھی اور میں مالدار پر آسانی کرتا اور تنگ دست کو مہلت دیتا۔ تو اللہ عزوجل نے فرمایا: میں اس کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں اور میرے بندے سے درگزر کرو۔ عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ اور ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے اسی طرح سنا۔

(٣٩٩٧)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حُوْسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوْجَدْ لَهٗ مِنَ الْخَيْرِ شَىْءٌ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَكَانَ مُوْسِرًا فَكَانَ يَاْمُرُ غِلْمَانَهٗ اَنْ يَّتَجَاوَزُوْا عَنِ الْمُعْسِرِ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى نَحْنُ اَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوْا عَنْهُ۔

(۳۹۹۷) حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے آدمیوں میں سے ایک آدمی کا حساب لیا گیا تو اُس کے پاس لوگوں میں گھل مل کر رہنے کے سوا کوئی نیکی نہ پائی گئی اور وہ مالدار آدمی تھا اور اپنے غلاموں کو حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست سے درگزر کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا: ہم اِس بات کے اُس سے زیادہ حقدار ہیں۔ تم بھی اُس سے درگزر کرو۔

(٣٩٩٨)حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِىْ مُزَاحِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَنْصُوْرٌ نَا اِبْرَاهِيْمُ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِىِّ وَ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَهُوَ ابْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِىَ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

(۳۹۹۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیتا تھا اور اپنے ملازم سے کہتا کہ جب تو کسی تنگ دست کے پاس جائے تو اُس سے درگزر کرنا۔ شاید اللہ ہم سے درگزر کرے۔ وہ اللہ سے ملا (بعد از وفات) تو اللہ نے اُس سے درگزر فرمایا اور بخش دیا۔

(٣٩٩٩)حَدَّثَنِىْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِمِثْلِهٖ۔

(۳۹۹۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

(٤٠٠٠)حَدَّثَنَا اَبُو الْهَيْثَمِ خَالِدُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ

(۴۰۰۰) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

عَجْلَانَ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ طَلَبَ غَرِيْمًا لَهٗ فَتَوَارٰى عَنْهُ ثُمَّ وَجَدَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ مُعْسِرٌ قَالَ آللّٰهِ قَالَ آللّٰهِ قَالَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنْجِيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ.

ہے کہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک قرض دار سے قرض کا مطالبہ کیا تو وہ اُن سے چھپ گیا۔ پھر اسے ملے تو اُس نے کہا: میں تنگ دست ہوں۔ ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اُس نے کہا: اللہ کی قسم! ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا' آپ فرماتے تھے جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ اُسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے تو چاہیے کہ وہ مفلس کو مہلت دے یا اُسے معاف کر دے۔

(۴۰۰۱) وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ.

(۴۰۰۱) اِس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ قرضدار اگر غریب ہو تو اُسے مہلت دینا واجب ہے اور قرض معاف کر دینا مستحب ہے اور اگر مقروض مالدار ہو تو بھی اُس سے قرض کے مطالبہ میں نرمی کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ درگزر کرنے والوں سے درگزر فرماتے ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو آدمی مفلس و تنگ دست کو مہلت دے تو ادائیگی کا دن آنے تک اُس کو ہر دن کے بدلے اُس کے قرض کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے اور پھر جب ادائیگی کا دن آئے اور وہ پھر اسے مہلت دے دے تو اس کو ہر دن کے بدلے اس کے قرض کی دگنی مقدار کے برابر صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ (مسند احمد' ابن ماجہ)

۶۸۶: باب تَحْرِيْمِ مَطْلِ الْغَنِيِّ وَصِحَّةِ الْحَوَالَةِ وَ اِسْتِحْبَابِ قُبُوْلِهَا اِذَا اُحِيْلَ عَلٰى مَلِيٍّ

باب: مالدار کا ٹال مٹول کرنے کی حرمت اور حوالہ کے جواز اور جب قرض مالدار پر اُتارا جائے تو اُس کے قبول کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۴۰۰۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ.

(۴۰۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مالدار کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور جب تمہارا قرض کسی مالدار کے حوالے کر دیا جائے تو اُسی کا پیچھا کرنا چاہیے۔

(۴۰۰۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَا جَمِيْعًا نَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ.

(۴۰۰۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو آدمی مالدار ہو پھر بھی قرض جان بوجھ کر ادا نہ کرے تو یہ گناہِ کبیرہ وفسق اور غصب کے مترادف ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قرض ادا نہ کرنے کی نیت سے قرض لینے والے کے بارے میں فرمایا: جو آدمی لوگوں سے قرض اس نیت سے لے کہ اُس کا ارادہ ادا کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے قرض ادا کرنے کی استطاعت عطا فرما دیتا ہے اور جو اس نیت سے قرض لے کہ اُس کا ارادہ ضائع کرنے کا اور واپس نہ کرنے کا ہو تو اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کے مال سے برکت اُٹھا لیتا ہے بلکہ اس کا مال تلف اور ضائع کر دیتا ہے۔ عام تاجر حضرات کی عادت بھی ٹال مٹول کی ہوتی ہے وہ اس فرمانِ نبوی پر ضرور غور کریں۔ اسی طرح حوالہ کا جواز بھی معلوم ہوا۔

حوالہ کی تعریف:

قرض کے مطالبہ کو مقروض کے ذمہ سے ملتزم کے ذمہ کی طرف منتقل کر دینا۔ حوالہ کے بعد مقروض سے مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔ حوالہ کی صحت کے لیے محتال اور محتال علیہ کی رضامندی شرط ہے۔ محتال قرض لینے والے اور محتال علیہ جس کی طرف قرض منتقل ہو رہا ہو کو کہتے ہیں۔ حوالہ کا طریقہ یہ ہے کہ مقروض قرض خواہ کو محتال علیہ کی موجودگی میں یہ کہے کہ تیرے قرض کا ذمہ فلاں بن فلاں نے اپنے سر لے لیا ہے تم اُس سے مطالبہ کرنا۔ اگر قرض لینے والا اسے منظور کر لے تو حوالہ صحیح ہے ورنہ مقروض ہی ذمہ دار ہوگا۔

۶۸۷: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ الَّذِيْ يَكُوْنُ بِالْفَلَاةِ وَ يَحْتَاجُ اِلَيْهِ لِرَعْيِ الْكَلَاءِ وَ تَحْرِيْمِ مَنْعِ بَذْلِهِ وَ تَحْرِيْمِ بَيْعِ ضِرَابِ الْفَحْلِ

باب: جنگلی زائد پانی کی بیع کی حرمت جبکہ لوگوں کو اُس کی گھاس چرانے کے لیے ضرورت ہو اور اس سے روکنے کی حرمت اور جفتی کرانے کی بیع کی حرمت کے بیان میں

(۴۰۰۴) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَآءِ۔

(۴۰۰۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زائد پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

(۴۰۰۵) وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَ عَنْ بَيْعِ الْمَآءِ وَالْاَرْضِ لِتُحْرَثَ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۴۰۰۵) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُونٹ کی جفتی فروخت کرنے اور پانی اور کاشتکاری کے لیے زمین کی فروخت سے منع فرمایا۔

(۴۰۰۶) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ

(۴۰۰۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ كِلَيْهِمَا عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زائد پانی سے منع نہ کیا جائے تا کہ اُس کی وجہ سے گھاس کو بھی روک دیا جائے۔

(۴۰۰۷)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَآءِ لِتَمْنَعُوْا بِهِ الْكَلَاَءَ۔

(۴۰۰۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زائد پانی سے منع نہ کرو تا کہ تم اُس کے ذریعہ گھاس کو روکو۔

(۴۰۰۸)وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِىُّ قَالَ نَا اَبُوْ عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُسَامَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَاءُ۔

(۴۰۰۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زائد پانی کی خرید وفروخت نہ کرو تا کہ اُس کے ذریعہ گھاس کی بیع کی جائے۔

خُلاصَةُ البَاب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے پاس اپنی ضرورت سے زائد پانی اور اُس پانی کے علاوہ کوئی اور زائد پانی بھی نہ ہو اور جانوروں کو پلانے کے لیے پانی کی ضرورت ہو تو اس صورت میں یہ زائد پانی جانوروں اور انسانوں وغیرہ کے پینے کے لیے خرچ کرنا واجب ہے اور اس سے روکنا مکروہ ہے۔ کھیتی کے لیے زائد پانی کی بیع جائز ہے۔ اسی طرح نر کو جفتی کے لیے کرایہ پر دینا مکروہِ تنزیہی ہے کیونکہ اس کی عام ضرورت ہے۔

۶۸۸: باب تَحْرِيْمِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ وَ مَهْرِ الْبَغِىِّ وَالنَّهْىِ عَنْ بَيْعِ السِّنَّوْرِ

باب: کتے کی قیمت اور کاہن کی مٹھائی اور سرکش عورت کے مہر کی حرمت اور بلّی کی بیع سے روکنے کے بیان میں

(۴۰۰۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِىِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِىِّ وَ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

(۴۰۰۹) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت اور فاحشہ کی اُجرت اور کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا۔

(۴۰۱۰)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

(۴۰۱۰)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

وَفِیْ حَدِیْثِ اللَّیْثِ مِنْ رِوَایَةِ ابْنِ رُمْحٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ۔

(۴۰۱۱)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوْسُفَ قَالَ سَمِعْتُ السَّآئِبَ بْنَ یَزِیْدَ یُحَدِّثُ عَنْ رَّافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ شَرُّ الْکَسْبِ مَهْرُ الْبَغِیِّ وَ ثَمَنُ الْکَلْبِ وَ کَسْبُ الْحَجَّامِ۔

(۴۰۱۱) حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے بُری کمائی فاحشہ کی اُجرت اور کتے کی قیمت اور پچھنے لگانے والے کی کمائی ہے۔

(۴۰۱۲)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ قَارِظٍ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ رَافِعُ ابْنُ خَدِیْجٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ وَ مَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ وَ کَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ۔

(۴۰۱۲)حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت ناپاک ہے اور سرکش عورت کی اُجرت ناپاک ہے اور پچھنے لگانے والے کی کمائی ناپاک ہے۔

(۴۰۱۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۰۱۳)اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۰۱۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ السَّآئِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ نَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۰۱۴)ایک اور سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۴۰۱۵)حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِیُّ ﷺ عَنْ ذٰلِکَ۔

(۴۰۱۵)حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کتے اور بلی کی قیمت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: نبی کریم ﷺ نے اس سے ڈانٹا ہے یعنی منع کیا ہے۔

خُلاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ کتے کی بیع' کاہن کی مٹھائی اور فاحشہ عورت کی اُجرت حرام ہے اور گھریلو بلی کی خرید وفروخت جائز ہے اور اس باب کی احادیث میں جو ممانعت ہے وہ یا تو ابتدائے اسلام پر محمول ہے یا وحشی بلی پر محمول ہے یا یہ ممانعت تنزیہی ہے' تحریمی نہیں کیونکہ بعض روایات میں بھی بلی کی بیع کو جائز کہا گیا ہے۔

اور جن کتوں کا پالنا جائز ہے اُن کی بیع بھی جائز ہے اور جن کے پالنے کی اجازت نہیں یا کاٹنے والے کتے اُن کی بیع اور قیمت بھی ناجائز اور حرام ہے۔ مباح کتوں کی اُجرت کے جائز ہونے پر دلائل کتب احادیث میں موجود ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: کاہن اور نجومی کے پاس جانا ناجائز اور حرام ہے۔ اسی طرح اُس کا اجرت لینا بھی ناجائز اور حرام ہے۔ احادیث میں نجومی و کاہن کے پاس جانے سے منع کیا گیا ہے۔

۶۸۹: باب الْأَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَ بَيَانِ نَسْخِهِ وَ بَيَانِ تَحْرِيمِ اِقْتِنَائِهَا اِلَّا لِصَيْدٍ اَوْ زَرْعٍ اَوْ مَاشِيَةٍ وَ نَحْوِ ذٰلِكَ

باب: کتوں کے مار ڈالنے کے حکم اور اس کے منسوخ ہونے کے بیان میں شکار' کھیتی یا جانوروں کی حفاظت وغیرہ کے علاوہ کتے پالنے کی حرمت کے بیان میں

(۴۰۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

(۴۰۱۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا۔

(۴۰۱۷) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَاَرْسَلَ فِيْ اَقْطَارِ الْمَدِيْنَةِ اَنْ تُقْتَلَ۔

(۴۰۱۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا اور کتوں کو قتل کرنے کے لیے اطراف مدینہ میں آدمی بھیجے۔

(۴۰۱۸) وَحَدَّثَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ نَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ مُفَضَّلٍ قَالَا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ اُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ فَتَنْبَعِثُ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ اَطْرَافِهَا فَلَا نَدَعُ كَلْبًا اِلَّا قَتَلْنَاهُ حَتّٰى اِنَّا لَنَقْتُلُ كَلْبَ الْمُرَيَّةِ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ يَتْبَعُهَا۔

(۴۰۱۸) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتوں کے مارنے کا حکم کرتے تھے۔ پھر مدینہ اور اس کے گرد و نواح میں کتوں کا پیچھا کیا گیا تو ہم نے کوئی کتا مارے بغیر نہ چھوڑا یہاں تک کہ ہم نے دیہاتیوں کی اونٹنی کے ساتھ ساتھ رہنے والے کتے کو بھی مار ڈالا۔

(۴۰۱۹) حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ فَقِيْلَ لِابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِنَّ لِاَبِيْ هُرَيْرَةَ زَرْعًا۔

(۴۰۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا سوائے شکاری کتے یا بکریوں یا مویشیوں کی حفاظت کرنے والے کتوں کے تو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھیت کے کتے کو مستثنیٰ کرتے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بے شک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھیت بھی ہیں۔ (اس لیے انہیں اس کا حکم بھی یاد ہے)

(۴۰۲۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِیْ خَلَفٍ قَالَ نَا رَوْحٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اِنَّ الْمَرْاَةَ تَقْدَمُ مِنَ الْبَادِیَةِ بِکَلْبِهَا فَنَقْتُلُهٗ ثُمَّ نَهَی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ قَتْلِهَا وَ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَسْوَدِ الْبَهِیْمِ ذِی النُّقْطَتَیْنِ فَاِنَّهٗ شَیْطَانٌ۔

(۴۰۲۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا تو اگر کوئی عورت دیہات سے اپنا کتا لے کر آتی تو ہم اُسے بھی مار ڈالتے۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے مارنے سے منع کر دیا اور ارشاد فرمایا: تم پر سیاہ کتا دو نقطوں والا مارنا لازم ہے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

(۴۰۲۱)وَحَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ سَمِعَ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَتْلِ الْکِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُهُمْ وَبَالُ الْکِلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِیْ کَلْبِ الصَّیْدِ وَ کَلْبِ الْغَنَمِ۔

(۴۰۲۱) حضرت ابن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے مارنے کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: کتے ان کا کیا بگاڑتے اور تکلیف دیتے ہیں۔ پھر شکاری کتے اور بکریوں کے حفاظتی کتے کی اجازت دے دی۔

(۴۰۲۲)وَحَدَّثَنِیْهِ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حقَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا النَّضْرُ حقَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِیْرٍ کُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ وَفِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ یَحْیٰی وَ رَخَّصَ فِیْ کَلْبِ الْغَنَمِ وَالصَّیْدِ وَالزَّرْعِ۔

(۴۰۲۲) حضرت ابن مغفل ہی سے مختلف اسانید سے یہ حدیث روایت کی ہے اور آپ نے کھیتی اور بکریوں کے حفاظتی کتے اور شکاری کتے کی اجازت دی۔

(۴۰۲۳)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ ضَارِیًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ۔

(۴۰۲۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کتا پالا' سوائے حفاظتی یا شکاری کتے کے تو اُس کے ثواب سے ہر دن دو قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔

(۴۰۲۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ قَالُوْا نَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ مَاشِیَةٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ۔

(۴۰۲۴) حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے باپ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کتا پالا سوائے شکاری یا حفاظتی کتے کے تو اُس کے ثواب میں سے ہر دن دو قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔

(۴۰۲۵)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ

(۴۰۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيَةٍ اَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حفاظتی یا شکاری کتے کے علاوہ کتا پالا تو اُس کے عمل (ثواب) سے ہر دن دو قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔

(۴۰۲۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ ابْنُ اَبِيْ حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ۔

(۴۰۲۶) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے شکاری کتے یا حفاظتی کتے کے علاوہ کتا پالا تو اُس کے عمل (کے ثواب) سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ عبداللہ نے کہا: ابوہریرہ نے کھیتی کے کتے کا بھی استثناء کیا۔

(۴۰۲۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا حَنْظَلَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ ضَارِيْ اَوْ مَا شِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ قَالَ سَالِمٌ وَّ كَانَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ حَرْثٍ وَ كَانَ صَاحِبَ حَرْثٍ۔

(۴۰۲۷) حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے شکاری یا حفاظتی کتے کے علاوہ کتا پالا تو اُس کے عمل سے ہر دن دو قیراط (ثواب) کم ہوتا ہے اور سالم نے کہا' حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے یا کھیتی کے کتے کے سوا اور وہ کھیتی والے تھے۔

(۴۰۲۸)حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ رُشَيْدٍ قَالَ نَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَنَا عُمَرُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا اَهْلِ دَارٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ كَلْبَ صَائِدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

(۴۰۲۸) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر والوں نے حفاظتی یا شکاری کتے کے علاوہ کتا رکھا تو اُن کے عمل سے ہر دن دو قیراط کم ہوتا ہے۔

(۴۰۲۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ زَرْعٍ اَوْ غَنَمٍ اَوْ صَيْدٍ يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

(۴۰۲۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کھیتی یا بکریوں کی حفاظت یا شکاری کتے کے علاوہ کتا رکھا تو اُس کے ثواب سے ہر روز ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔

(۴۰۳۰)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَنَا ابْنُ

(۴۰۳۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا مَاشِیَةٍ وَّلَا اَرْضٍ فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ قِیْرَاطَانِ کُلَّ یَوْمٍ وَّلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ اَبِی الطَّاهِرِ وَلَا اَرْضٍ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کتا پالا جو شکار، حفاظت، کھیتی یا جانوروں کے لیے نہ ہو تو اُس کے ثواب میں سے ہر دن دو قیراط کم ہوتے رہتے ہیں اور ابو طاہر کی حدیث میں کھیتی کا ذکر نہیں۔

(۴۰۳۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَةٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ قَالَ الزُّهْرِیُّ فَذُکِرَ لِابْنِ عُمَرَ قَوْلُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ یَرْحَمُ اللّٰهُ اَبَا هُرَیْرَةَ کَانَ صَاحِبَ زَرْعٍ۔

(۴۰۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حفاظتی، شکاری یا کھیتی کے کتے کے علاوہ کتا رکھا تو اُس کے ثواب سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا رہتا ہے۔ زہری نے کہا کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر رحم کرے وہ کھیتی والے تھے۔

(۴۰۳۲)حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ نَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِیُّ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا فَاِنَّهٗ یَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ مَاشِیَةٍ۔

(۴۰۳۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی کتا رکھا تو اُس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔ سوائے کھیتی یا مویشی کے کتے کے۔

(۴۰۳۳)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا شُعَیْبُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۰۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے ساتھ بھی حدیث مروی ہے۔

(۴۰۳۴)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ قَالَ نَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۰۳۴) اِن اسناد کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۴۰۳۵)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ یَعْنِی ابْنَ زِیَادٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ سُمَیْعٍ قَالَ نَا اَبُوْ رَزِیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا لَیْسَ بِکَلْبِ صَیْدٍ وَّلَا غَنَمٍ نَقَصَ

(۴۰۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کتا رکھا جو شکاری یا بکریوں کی حفاظت کے لیے نہیں ہے تو اُس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے۔

مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

(۴۰۳۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّ السَّائِبَ بْنَ يَزِيْدَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ سُفْيَانَ بْنَ اَبِيْ زُهَيْرٍ وَّهُوَ رَجُلٌ مِّنْ شَنُوْءَةَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِيْ عَنْهُ زَرْعًا وَّلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قَالَ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِیْ وَ رَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

(۴۰۳۶) صحابئ رسول حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جوشنوءہ میں سے ہیں کہ جس نے کتا پالا جس سے اُس کو نہ کھیتی کا فائدہ ہے اور نہ حفاظت کا تو اُس کے عمل سے ہر دن ایک قیراط کم ہوتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میں نے حضرت سفیان سے پوچھا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ تو فرمایا: ہاں! اس مسجد کے ربّ کی قسم۔

(۴۰۳۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِی السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ اَبِيْ زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۰۳۷) حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُن کے پاس سفیان بن ابی زہیر شنائی نے آ کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس جیسی حدیث بیان فرمائی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی ابتدائی احادیث میں کتوں کے مارنے کا حکم اور اس کے بعد اُس کی منسوخی بیان ہوئی اور اسی طرح کھیتی اور جانوروں کی حفاظت اور شکار وغیرہ کے لیے کتا رکھنے کی اجازت بیان کی گئی ہے۔ البتہ کتے کو گھر میں نہ رکھا جائے اگر چوروں اور دشمنوں کا خوف ہو تو گھر میں بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی آدمی اس ضرورت کے علاوہ کتا پالتا ہے تو ہر روز اُس کے ثواب میں سے کمی کی جائے گی۔ یہ انتہائی سخت وعید اس بات کی متقاضی ہے کہ کتوں کو گھروں میں نہ رکھا جائے۔

۶۹۰: باب حَلِّ اُجْرَةِ الْحِجَامَةِ

باب: پچھنے لگانے کی اُجرت کے حلال ہونے کے بیان میں

(۴۰۳۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَمَهٗ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهٗ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَ كَلَّمَ اَهْلَهٗ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهٖ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ هُوَ مِنْ اَمْثَلِ دَوَآئِكُمْ۔

(۴۰۳۸) حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے۔ ابوطیبہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُسے دو صاع غلّہ دینے کا حکم دیا اور اس کے مالکوں سے اس کا خراج کم کرنے کے لیے سفارش کی اور فرمایا: تمہاری دواؤں میں سے بہترین دوا پچھنے لگوانا ہے جن سے تم دوا کرتے یا یہ تمہاری بہترین دواؤں جیسا ہے۔

(۴۰۳۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا مَرْوَانُ يَعْنِي الْفَزَارِيَّ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى

(۴۰۳۹) حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پچھنے لگانے والے کی کمائی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں

عَنْهُ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِيُّ وَلَا تُعَذِّبُوْا صِبْيَانَكُمْ بِالْغَمْزِ۔

نے اسی طرح بیان کیا' اس کے علاوہ یہ بھی فرمایا کہ تمہاری بہترین دواؤں میں سے پچھنے لگوانا ہے اور عود ہندی ہے اور اپنے بچوں کو حلق دبا کر تکلیف نہ دو۔

(۴۰۴۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خِرَاشٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ غُلَامًا لَنَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ اَوْ مُدٍّ اَوْ مُدَّيْنِ وَ كَلَّمَ فِيْهِ فَخُفِّفَ عَنْ ضَرِيْبَتِهِ۔

(۴۰۴۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پچھنے لگانے والے ہمارے ایک غلام کو بلوایا۔ اُس نے آپ کو پچھنے لگائے تو آپ نے اُس کے لیے ایک صاع یا ایک مد یا دو مد دینے کا حکم دیا اور اس نے خراج کی کمی کی سفارش کی تو اُس کے خراج میں کمی کر دی گئی۔

(۴۰۴۱)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ وُهَيْبٍ قَالَ نَا طَاوٗسٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ احْتَجَمَ وَاَعْطَى الْحَجَّامَ اَجْرَهُ وَاسْتَعَطَ۔

(۴۰۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی مزدوری دی اور ناک مبارک میں دوا ڈالی۔

(۴۰۴۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ عَبْدٌ لِبَنِيْ بَيَاضَةَ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ اَجْرَهُ وَ كَلَّمَ سَيِّدَهُ فَخَفَّفَ عَنْهُ مِنْ ضَرِيْبَتِهِ وَلَوْ كَانَ سُحْتًا لَمْ يُعْطِهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

(۴۰۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ بنی بیاضہ کے ایک غلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پچھنے لگائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اس کی مزدوری دی اور اس کے مالک سے سفارش کی تو اُس نے اِس کا خراج کم کر دیا۔ اگر پچھنے لگانے کی کمائی حرام ہوتی تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُجرت نہ دیتے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پچھنے لگانے کی مزدوری و اجرت اور کمائی جائز ہے اور یہی جمہور فقہائے کرام کا مذہب ہے اور گزشتہ باب میں جو ممانعت آئی تھی وہ مکروہ تنزیہی ہے کیونکہ اس میں آدمی نجاست کے ساتھ ملوث ہوتا ہے۔ کسی آلے وغیرہ کے ذریعہ جسم سے خون نکالنے کو پچھنے لگانا کہتے ہیں۔ گرم مزاج اور گرم علاقے والوں اور نوجوانوں کے لیے مفید ہے۔

۶۹۱: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ!

باب: شراب کی بیع کی حرمت کے بیان میں

(۴۰۴۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى اَبُوْ هَمَّامٍ قَالَ نَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ

(۴۰۴۳) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مدینہ میں ایک خطبہ میں سنا۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ شراب کی حرمت کا اشارہ کرتا ہے' شاید اس بارے میں عنقریب کوئی حکم نازل کریں گے۔ جس کے پاس اس

يَخْطُبُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعَرِّضُ بِالْخَمْرِ وَلَعَلَّ اللّٰهَ سَيُنْزِلُ فِيْهَا اَمْرًا فَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلْيَبِعْهُ وَلْيَنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ فَمَا لَبِثْنَا اِلَّا يَسِيْرًا حَتّٰى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَرَّمَ الْخَمْرَ فَمَنْ اَدْرَكَتْهُ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَ عِنْدَهُ مِنْهَا شَيْءٌ فَلَا يَشْرَبْ وَلَا يَبِعْ قَالَ فَاسْتَقْبَلَ النَّاسُ بِمَا كَانَ عِنْدَهُمْ مِنْهَا فِيْ طَرِيْقِ الْمَدِيْنَةِ فَسَفَكُوْهَا۔

میں سے کچھ ہو تو چاہیے کہ وہ اسے بیچ لے اور اس سے نفع اُٹھالے۔ ہم چند دن ٹھہرے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام کر دیا ہے تو جس شخص کو یہ آیات پہنچ جائیں اور اُس کے پاس شراب میں سے کچھ موجود ہو تو نہ پیے اور نہ فروخت کرے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا تب جن لوگوں کے پاس شراب میں سے جو بھی موجود تھا۔ انہوں نے اسے مدینہ کے راستہ (نالیوں) میں بہادیا۔

(۴۰۴۴)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّهٗ جَآءَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَغَيْرُهٗ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ السَّبَائِيِّ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ اَنَّهٗ سَاَلَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاوِيَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَدْ حَرَّمَهَا قَالَ لَا فَسَارَّ اِنْسَانًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَ سَارَرْتَهٗ فَقَالَ اَمَرْتُهٗ بِبَيْعِهَا فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا قَالَ فَفَتَحَ الْمَزَادَةَ حَتّٰى ذَهَبَ مَا فِيْهَا۔

(۴۰۴۴) حضرت عبدالرحمٰن بن وعلہ سبائی مصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اُس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور کے شیرے کے بارے میں سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شراب کی ایک مشک ہدیہ کی تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو جانتا ہے کہ اللہ نے اسے حرام کر دیا ہے؟ تو اُس نے کہا: نہیں اور اُس نے کسی دوسرے آدمی سے سرگوشی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تو نے کس بارے میں سرگوشی کی؟ تو اُس نے کہا کہ میں نے اس سے شراب کے فروخت کرنے کے لیے کہا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس ذات نے اس کا پینا حرام کیا' اُس نے اِس کی بیع کو بھی حرام کیا ہے۔ تو اس نے مشک کا مُنہ کھول دیا یہاں تک کہ جو کچھ اس میں تھا سارا بہہ گیا۔

(۴۰۴۵)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهٗ۔

(۴۰۴۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۴۰۴۶)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ زُهَيْرٌ نَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْتَرَاَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ نَهٰى عَنِ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ۔

(۴۰۴۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے اور یہ آیات لوگوں کے سامنے تلاوت کیں۔ پھر شراب کی تجارت سے منع فرمایا۔

(٤٠٤٧)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ كُرَيْبٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَ انِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُنْزِلَتِ الْاٰيَاتُ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِی الرِّبَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْمَسْجِدِ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ۔

(٤٠٤٧) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب سود کے بارے میں سورۂ بقرہ کی آخری آیات نازل کی گئیں تو رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور شراب کی تجارت کو حرام کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ شراب حرام ہے اور اس کی حرمت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی درخواست پر ہوئی اور شراب سے بالتدریج منع کیا گیا۔ اوّلاً ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ﴾ [البقرہ:٢١٩] میں شراب کے نقصان سے مطلع کیا گیا کہ اس میں نفع کم اور گناہ زیادہ ہے۔ پھر اوقاتِ نماز میں نشہ سے منع کیا گیا اور فرمایا: ﴿لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى﴾ الخ اور آخر میں ﴿اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ﴾ میں شراب کے دس نقصانات بیان کر کے اُس کو حرام قرار دے دیا گیا۔ جب یہ آیات نازل ہوئیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شراب کی حرمت کی اطلاع دی گئی تو سب نے شراب کو بہا دیا یہاں تک کہ مدینہ کی گلیوں کی نالیوں میں پانی کی طرح شراب بہہ رہی تھی۔ یہ ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتباع واطاعت حکم الٰہی ورسول ﷺ ہمیں بھی اللہ ایسا اتباع نصیب فرمائے۔ آمین

٦٩٢: باب تَحْرِيْمِ بَيْعِ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ

باب: شراب مُردار خنزیر اور بتوں کی بیع کی حرمت کے بیان میں

(٤٠٤٨)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَ الْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَ تُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَ يَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

(٤٠٤٨) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ والے سال مکہ میں یہ فرماتے ہوئے سنا: اللہ اور اُس کے رسول نے شراب مُردار خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام کیا ہے۔ آپ کو کہا گیا: اے اللہ کے رسول! مُردار کی چربی کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ کیونکہ اس سے کشتیوں کو (پیندے میں) ملا جاتا ہے اور چمڑوں کو اس سے رنگا جاتا ہے اور لوگ اس سے روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے۔ پھر اسی وقت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کرے کہ اللہ نے جب اُن پر اس (مُردار) کی چربی کو حرام کیا تو انہوں نے اسے پگھلایا پھر اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کھائی۔

(٤٠٤٩)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا نَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا الضَّحَّاكُ يَعْنِیْ اَبَا عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِیْ يَزِيْدُ

(٤٠٤٩) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے سال سنا۔ باقی حدیث وہی ہے جو اُوپر روایت کی گئی۔

ابْنُ اَبِیْ حَبِیْبٍ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ عَطَآءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ بِمِثْلِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ۔

(۴۰۵۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ اللَّفْظُ لِاَبِیْ بَکْرٍ قَالَ نَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ عَمْرٍو وَ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا فَبَاعُوْهَا۔

(۴۰۵۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب فروخت کی ہے' تو انہوں نے کہا: سمرہ کو اللہ ہلاک کرے' کیا وہ نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ یہود پر لعنت کرے۔ اُن پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اُسے پگھلایا اور فروخت کر دیا۔

(۴۰۵۱)حَدَّثَنَا اُمَیَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ یَعْنِی ابْنَ الْقَاسِمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۰۵۱) یہ حدیث مبارکہ اس سند کے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے۔

(۴۰۵۲)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ فَبَاعُوْهَا وَاَکَلُوْا اَثْمَانَهَا۔

(۴۰۵۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ یہود کو ہلاک کرے۔ اللہ نے اُن پر چربی حرام کی تو اُنہوں نے اسے بیچ کر اُس کی قیمت کھائی۔

(۴۰۵۳)وَحَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ حُرِّمَ عَلَیْهِمُ الشَّحْمُ فَبَاعُوْهُ وَ اَکَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

(۴۰۵۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ یہود کو ہلاک کرے۔ اُن پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا اور اس کی قیمت کو کھایا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ شراب' مُردار' خنزیر اور بتوں کی بیع ناجائز اور حرام ہے۔ جیسے ان کی بیع ناجائز ہے ایسے ہی اُن کو کسی اور طریقہ سے استعمال کرنا بھی جائز نہیں ہے لیکن مُردار میں سے جس چیز میں حیات نہیں مثلاً بال' ناخن' سینگ' کھر وغیرہ موت سے نجس اور ناپاک نہیں ہوتے۔ اس لیے ان کو استعمال میں لایا جا سکتا ہے اور اسی طرح مُردار کی کھال بھی رنگ لینے کے بعد پاک ہو جاتی ہے لیکن رنگنے سے قبل اُس کی بیع جائز نہیں۔

۶۹۳: باب الرِّبَا!

باب: سود کے بیان میں

(۴۰۵۴) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

(۴۰۵۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے عوض برابر برابر ہی فروخت کرو اور کم زیادہ کر کے نہ فروخت کرو اور چاندی بھی چاندی کے عوض برابر برابر ہی فروخت کرو اور کم زیادہ کر کے فروخت نہ کرو اور ان میں سے کوئی موجود چیز غائب کے عوض فروخت نہ کرو۔

(۴۰۵۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ لَيْثٍ اِنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَأْثُرُ هٰذَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رِوَايَةِ قُتَيْبَةَ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَ نَافِعٌ مَعَهٗ وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ قَالَ نَا نَافِعٌ فَذَهَبَ عَبْدُ اللّٰهِ وَاَنَا مَعَهٗ وَاللَّيْثِيُّ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اَخْبَرَنِيْ اَنَّكَ تُخْبِرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَعَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاَشَارَ اَبُوْ سَعِيْدٍ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى عَيْنَيْهِ وَ اُذُنَيْهِ فَقَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ وَسَمِعَتْ اُذُنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا تَبِيْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا تَبِيْعُوْا شَيْئًا غَائِبًا مِنْهُ بِنَاجِزٍ اِلَّا يَدًا بِيَدٍ۔

(۴۰۵۵) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بنی لیث میں سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ قتیبہ کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ گئے اور حضرت نافع آپ کے ساتھ تھے اور ابن رمح کی روایت میں ہے' نافع نے کہا کہ حضرت عبداللہ گئے۔ میں اور لیثی اُن کے ساتھ تھے۔ یہاں تک کہ وہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے۔ تو کہا مجھے اس نے خبر دی ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے چاندی کو چاندی کے عوض بیچنے سے منع کیا۔ علاوہ ازیں اس کے کہ وہ برابر برابر ہو اور سونے کو سونے کے عوض بیچنے سے منع فرمایا سوائے اس کے کہ برابر برابر ہو۔ تو ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اپنی اُنگلی سے اپنی آنکھوں اور کانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ سونے کو سونے کے بدلے فروخت نہ کرو اور نہ چاندی کو چاندی کے بدلے۔ ہاں! یہ کہ برابر برابر ہو اور کم زیادہ کر کے نہ فروخت کرو اور کسی غائب چیز کو موجود چیز کے بدلے فروخت نہ کرو سوائے اس کے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

(۴۰۵۶) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

(۴۰۵۶) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۰۵۷)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِىَّ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ۔

(۴۰۵۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونے کو سونے کے ساتھ' چاندی کو چاندی کے ساتھ فروخت نہ کرو' سوائے اس کے کہ وزن کر کے برابر برابر اور ٹھیک ٹھیک ہو۔

(۴۰۵۸)حَدَّثَنِى اَبُو الطَّاهِرِ وَ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى قَالُوْا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَمِعَ مَالِكَ بْنَ اَبِىْ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الدِّيْنَارَ بِالدِّيْنَارَيْنِ وَلَا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ۔

(۴۰۵۸) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دینار کو دو دینار کے ساتھ اور درہم کو دو درہم کے ساتھ مت فروخت کرو۔

۶۹۴: باب الصَّرْفِ وَ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرِقِ نَقْدًا

باب: بیع صرف اور سونے کی چاندی کے ساتھ نقد بیع کے بیان میں

(۴۰۵۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ قَالَ اَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مَالِكِ ابْنِ اَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ قَالَ اَقْبَلْتُ اَقُوْلُ مَنْ يَّصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا اِذَا جَآءَ خَادِمُنَا نُعْطِيْكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللّٰهِ لَتُعْطِيَنَّهٗ وَرِقَهٗ اَوْ لَتَرُدَّنَّ اِلَيْهِ ذَهَبَهٗ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَ هَآءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَآءَ وَهَآءَ۔

(۴۰۵۹) حضرت مالک بن اوس بن حدثان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں یہ کہتا ہوا آیا کہ کون دراہم فروخت کرتا ہے؟ تو طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف فرما تھے کہ ہمیں اپنا سونا دکھاؤ۔ پھر (تھوڑی دیر کے بعد) آنا۔ جب ہمارا خادم آ جائے گا ہم تجھے تیری قیمت ادا کر دیں گے۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں! اللہ کی قسم تم اس کو اس کی قیمت ادا کرو یا اُس کا سونا اُسے واپس کر دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چاندی سونے کے عوض سود ہے۔ ہاں! اگر نقد بہ نقد ہو اور گندم گندم کے عوض بیچنا سود ہے سوائے اس کے کہ دست بدست ہو اور جو جو کے بدلے فروخت کرنا سود ہے سوائے اس کے جو دست بدست ہو اور کھجور کو کھجور کے بدلے فروخت کرنا سود ہے سوائے اس کے کہ جو نقد بہ نقد ہو۔

(۴۰۶۰)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۰۶۰) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۴۰۶۱)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيْهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ فَجَآءَ اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ قَالُوا اَبُو الْاَشْعَثِ فَقُلْتُ اَبُو الْاَشْعَثِ فَجَلَسَ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْ اَخَانَا حَدِيْثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ نَعَمْ غَزَوْنَا غَزَاةً وَ عَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً فَكَانَ فِيْمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا اَنْ يَّبِيْعَهَا فِي اَعْطِيَاتِ النَّاسِ فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذٰلِكَ فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَامَ فَقَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ عَيْنًا بِعَيْنٍ فَمَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى فَرَدَّ النَّاسُ مَا اَخَذُوْا فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُوْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَادِيْثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهٗ وَ نَصْحَبُهٗ فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ فَقَامَ عُبَادَةُ فَاَعَادَ الْقِصَّةَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ اَوْ قَالَ وَاِنْ رَغِمَ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَصْحَبَهٗ فِي جُنْدِهٖ لَيْلَةً سَوْدَآءَ قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ۔

(۴۰۶۱) حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ملک شام میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور مسلم بن یسار بھی اس میں موجود تھے۔ابواشعث آیا تو لوگوں نے کہا: ابوالاشعث آ گئے۔وہ بیٹھ گئے تو میں نے اُن سے کہا: ہمارے اِن بھائیوں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرو۔انہوں نے کہا: اچھا۔(پھر کہا) ہم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ایک جنگ لڑی تو ہمیں بہت زیادہ غنیمتیں حاصل ہوئیں اور ہماری غنیمتوں میں چاندی کے برتن بھی تھے۔معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اس کے بیچنے کا حکم دیا' لوگوں کی تنخواہوں میں۔لوگوں نے اس کے خریدنے میں جلدی کی۔یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ سونے کی سونے کے ساتھ' چاندی کی چاندی کے ساتھ' کھجور کی کھجور کے ساتھ اور نمک کی نمک کے ساتھ برابر برابر و نقد بہ نقد کے علاوہ بیع کرنے سے منع کرتے تھے۔جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اُس نے سود کا کام کیا۔ تو لوگوں نے لیا ہوا مال واپس کر دیا۔یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی آپ کے پاس حاضر رہے اور صحبت اختیار کی۔ہم نے اس بارے میں آپ سے نہیں سنا۔عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے قِصہ کو دوبارہ دُہرایا اور کہا: ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔اگرچہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کریں یا اُن کی ناک خاک آلود ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اُس کے لشکر میں تاریک رات میں اس کے ساتھ نہ رہوں۔حماد نے یہی کہا یا ایسا ہی کہا۔

(۴۰۶۲)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۰۶۲) اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۰۶۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ قَالَ

(۴۰۶۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے

اِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّآءِ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنِ اَبِى الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ سَوَآءً بِسَوَآءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

عوض' چاندی چاندی کے بدلے' گندم گندم کے عوض' جَو جَو کے عوض' کھجور کھجور کے بدلے' نمک نمک کے بدلے' برابر برابر' ٹھیک ٹھیک' ہاتھوں ہاتھوں ہو۔ پس جب یہ اقسام تبدیل ہو جائیں تو جب وہ ہاتھوں ہاتھ ہوں تو تم جیسے چاہو فروخت کرو۔

(۴۰۶۴)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مُسْلِمِ الْعَبْدِىُّ قَالَ نَا عَبْدُ الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِىُّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى الْاٰخِذُ وَالْمُعْطِىْ فِيْهِ سَوَآءٌ۔

(۴۰۶۴) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے ساتھ' چاندی چاندی کے ساتھ' گندم گندم کے ساتھ' جَو جَو کے ساتھ' کھجور کھجور کے ساتھ' نمک نمک کے ساتھ برابر برابر' نقد بہ نقد (فروخت کرو) جس نے زیادتی کی یا زیادتی طلب کی تو اُس نے سودی کاروبار کیا۔ لینے اور دینے والا دونوں گناہ میں برابر ہیں۔

(۴۰۶۵)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ قَالَ اَنَا سُلَيْمٰنُ الرَّبَعِىُّ قَالَ نَا اَبُو الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِىُّ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَذَكَرَ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۰۶۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونا سونے کے بدلے' برابر برابر باقی اسی طرح ذکر کیا۔

(۴۰۶۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَآءِ وَ وَاصِلُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَا نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَ الشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ۔

(۴۰۶۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھجور کھجور کے ساتھ' گندم گندم کے ساتھ' جَو جَو کے ساتھ اور نمک نمک کے ساتھ برابر برابر نقد و نقد (فروخت کرو) جس نے زیادتی کی یا زیادتی کا طالب ہوا تو اس نے سودی لین دین کیا۔ الّا یہ کہ اُس کی اجناس تبدیل ہو جائیں۔

(۴۰۶۷)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ نَا الْمُحَارِبِىُّ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَدًا بِيَدٍ۔

(۴۰۶۷) حضرت فضیل بن غزوان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس سند کے ساتھ یہ حدیث روایت کی ہے لیکن یَدًا بِیَدٍ کا ذکر نہیں کیا۔

(۴۰۶۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ

(۴۰۶۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

نَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِى نُعْمٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَهُوَ رِبًا۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے عوض، وزن وزن کے ساتھ، برابر برابر ہو اور چاندی چاندی کے ساتھ وزن کے ساتھ، برابر برابر ہو۔ جس نے زیادہ کیا یا زیادتی کو طلب کیا تو یہ سود ہے۔

(۴۰۶۹)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِى ابْنَ بِلَالٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِى تَمِيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا۔

(۴۰۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دینار دینار کے بدلے اور زیادتی ان میں جائز نہیں اور درہم درہم کے بدلے اور ان میں زیادتی نہیں ہے۔

(۴۰۷۰)حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِىْ مُوْسَى بْنُ اَبِى تَمِيْمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۰۷۰) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

۶۹۵ :باب النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا

باب: چاندی کی سونے کے بدلے قرض کے طور پر بیع کی ممانعت کے بیان میں

(۴۰۷۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِى الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِىْ وَرِقًا بِنَسِيْئَةٍ اِلَى الْمَوْسِمِ اَوْ اِلَى الْحَجِّ فَجَآءَ اِلَىَّ فَاَخْبَرَنِىْ فَقُلْتُ هٰذَا اَمْرٌ لَا يَصْلُحُ قَالَ قَدْ بِعْتُهٗ فِى السُّوْقِ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَىَّ اَحَدٌ فَاَتَيْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَ نَحْنُ نَبِيْعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَهُوَ رِبًا وَائْتِ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ تِجَارَةً مِنِّىْ فَاَتَيْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

(۴۰۷۱) حضرت ابو منہال رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرے شریک نے چاندی حج کے موسم یا حج تک کے اُدھار میں فروخت کی۔ میرے پاس آ کر اُس نے مجھے اس کی خبر دی تو میں نے کہا: یہ معاملہ تو درست نہیں۔ اُس نے کہا: اسے میں نے بازار میں فروخت کیا اور کسی نے مجھے اس پر منع نہیں کیا۔ تو میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اُن سے اِس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے اور ہم یہ بیع کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جو نقد بہ نقد ہو اُس میں کوئی حرج نہیں اور جو اُدھار ہو تو وہ سود ہے اور تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جا کیونکہ وہ تجارت میں مجھ سے بڑے ہیں۔ میں نے اُن کے پاس جا کر اس بارے میں پوچھا تو انہوں نے بھی اسی طرح فرمایا۔

(۴۰۷۲)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ قَالَ نَا اَبِىْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيْبٍ سَمِعَ اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ

(۴۰۷۲) حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے بارے میں سوال

سَأَلْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَهُوَ اَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَآءَ فَاِنَّهُ اَعْلَمُ ثُمَّ قَالَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

کیا تو انہوں نے کہا: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھو وہ زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں نے زید سے پوچھا تو انہوں نے کہا: براء سے پوچھو کیونکہ وہ زیادہ جاننے والے ہیں۔ پھر دونوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے عوض اُدھار بیع کرنے سے منع فرمایا۔

(۴۰۷۳)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ اِلَّا سَوَآءً بِسَوَآءٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّشْتَرِيَ الْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا وَ نَشْتَرِيَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ هٰكَذَا سَمِعْتُ۔

(۴۰۷۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے اور سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا' سوائے اس کے کہ برابر برابر ہوں اور ہمیں حکم دیا کہ ہم چاندی کو سونے کے ساتھ جیسے چاہیں خریدیں اور سونے کو چاندی کے عوض جیسے چاہیں خریدا کریں۔ ایک آدمی نے سوال کیا کہ نقد بہ نقد؟ تو فرمایا: میں نے اسی طرح سنا۔

(۴۰۷۴)حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ قَالَ نَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا بَكْرَةَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۴۰۷۴) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح منع فرمایا۔

۶۹۲: باب بَيْعِ الْقِلَادَةِ فِيْهَا خَرَزٌ وَ ذَهَبٌ

باب: سونے والے ہار کی بیع کے بیان میں

(۴۰۷۵)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ عُلَيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ فَضَالَةَ ابْنَ عُبَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيْهَا خَرَزٌ وَ ذَهَبٌ وَهِيَ مِنَ الْمَغَانِمِ تُبَاعُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالذَّهَبِ الَّذِيْ فِي الْقِلَادَةِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

(۴۰۷۵) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہار لایا گیا اور آپ خیبر میں تھے۔ اس میں پتھر کے نگ اور سونا تھا اور یہ مال غنیمت میں سے تھا' جو بیچا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہار میں موجود سونے کے بارے میں حکم دیا کہ اسے علیحدہ کر لیا جائے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو سونے کے برابر وزن کر کے فروخت کرو۔

(۴۰۷۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ اَبِيْ شُجَاعٍ نَا سَعِيْدُ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهِ

(۴۰۷۶) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک ہار بارہ دینار میں خریدا۔ اس میں سونا اور پتھر کے نگ تھے۔ جب میں نے اس سے (سونا) جدا کیا تو میں

تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَکْثَرَ مِنِ اثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفْصَلَ۔

نے اس میں (سونا) بارہ دینار سے زیادہ پایا۔ تو میں نے اس بات کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سونے کو فروخت نہ کیا جائے جب تک کہ اُسے جدا نہ کیا جائے۔

(۴۰۷۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا نَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۰۷۷) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح حدیث اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

(۴۰۷۸)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ نَا لَیْثٌ عَنِ ابْنِ اَبِیْ جَعْفَرٍ عَنِ الْجُلَاحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَنَشٌ الصَّنْعَانِیُّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ نُبَایِعُ الْیَهُوْدَ الْاُوْقِیَّةَ الذَّهَبَ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِیْعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ۔

(۴۰۷۸) حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خیبر کے دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم یہود سے ایک اوقیہ سونے کے بدلے دو یا تین دینار کے ساتھ بیع کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کو سونے کے بدلے سوائے وزن کے مت فروخت کرو۔

(۴۰۷۹)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ قُرَّةَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِیِّ وَ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ وَ غَیْرِهِمَا اَنَّ عَامِرَ بْنَ یَحْیَی الْمَعَافِرِیَّ اَخْبَرَهُمْ عَنْ حَنَشٍ اَنَّهٗ قَالَ کُنَّا مَعَ فَضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فِیْ غَزْوَةٍ فَطَارَتْ لِیْ وَلِاَصْحَابِیْ قِلَادَةٌ فِیْهَا ذَهَبٌ وَوَرِقٌ وَجَوْهَرٌ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَشْتَرِیَهَا فَسَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَیْدٍ فَقَالَ انْزِعْ ذَهَبَهَا فَاجْعَلْهُ فِیْ کِفَّةٍ وَاجْعَلْ ذَهَبَكَ فِیْ کِفَّةٍ ثُمَّ لَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ۔

(۴۰۷۹) حضرت حنش رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک جنگ میں تھے۔ میرے اور میرے ساتھی کے حصہ میں ایک ایسا ہار آیا جس میں سونا اور چاندی اور جواہر تھے۔ میں نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا تو میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا: اس کا سونا جدا کر کے ایک پلڑے میں رکھو اور اپنے سونے کو دوسرے پلڑے میں رکھ۔ پھر برابر برابر کے سوا تم حاصل نہ کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو تو وہ برابر برابر کے سوا حاصل نہ کرے۔

۶۹۷: باب بَیْعِ الطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ

باب: کھانے کی برابر برابر بیع کے بیان میں

(۴۰۸۰)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ اَنَّ اَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِیْدٍ حَدَّثَهٗ عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ اَرْسَلَ غُلَامَهٗ بِصَاعِ قَمْحٍ فَقَالَ بِعْهُ ثُمَّ

(۴۰۸۰) حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا تو اُسے کہا: اس کو بیچ دینا۔ پھر اس کی قیمت سے جَو خرید لینا۔ غلام گیا تو اس نے ایک صاع اور کچھ زیادہ لے لیے اور جب معمر کے پاس آیا تو انہیں اس کی خبر دی۔ معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے

اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَاَخَذَ صَاعًا وَ زِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ فَلَمَّا جَآءَ مَعْمَرًا اَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ لِمَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَاْخُذَنَّ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ فَاِنِّيْ كُنْتُ اَسْمَعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَّ كَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيْرَ قِيْلَ فَاِنَّهُ لَيْسَ بِمِثْلِهِ قَالَ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يُّضَارِعَ۔

کہا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ اور اسے واپس کر کے آؤ اور برابر برابر سے زیادہ نہ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: غلّہ غلّہ کے بدلے برابر برابر ہو اور ان دنوں میں ہمارا اناج جَو تھا۔ آپ سے کہا گیا کہ یہ اُس کی مثل تو نہیں ہے۔ کہا: میں ڈرتا ہوں کہ یہ اُس کی مثل نہ ہو جائے۔

(۴۰۸۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اَخَا بَنِيْ عَدِيِّ الْاَنْصَارِيَّ فَاسْتَعْمَلَهُ عَلٰى خَيْبَرَ فَقَدِمَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَشْتَرِيَ الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ مِنَ الْجَمْعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوْا وَلٰكِنْ مِثْلًا بِمِثْلٍ اَوْ بِيْعُوْا هٰذَا وَاشْتَرُوْا بِثَمَنِهِ مِنْ هٰذَا وَ كَذٰلِكَ الْمِيْزَانُ۔

(۴۰۸۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عدی انصاری میں سے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ عمدہ کھجور لے کر حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے ارشاد فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح ہیں۔ اُس نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ ہم ایک صاع دو صاع ردی کھجور کے بدلے خریدتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا نہ کرو بلکہ برابر برابر بیچ دو یا اُس کی قیمت سے دوسری خرید لو اور اسی طرح تول اور وزن میں بھی (برابری کرو)

(۴۰۸۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَآءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

(۴۰۸۲) حضرت ابوسعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا تو وہ عمدہ کھجور لے کر حاضر ہوا تو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں؟ اُس نے عرض کیا نہیں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اس کا ایک صاع دو صاع کے بدلے اور دو صاع تین صاع کے بدلے لیتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا مت کرو۔ گھٹیا دراہم کے بدلے فروخت کر اور پھر عمدہ کھجور ان دراہم کے عوض خرید لے۔

(۴۰۸۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ ح قَالَ

(۴۰۸۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھجور لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِیْمِیُّ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ وَاللَّفْظُ لَهُمَا جَمِیْعًا عَنْ یَحْیَی بْنِ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ وَهُوَ ابْنُ سَلَّامٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَبْدِالْغَافِرِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ یَقُوْلُ جَآءَ بِلَالٌ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَیْنَ هٰذَا فَقَالَ بِلَالٌ تَمْرٌ کَانَ عِنْدَنَا رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ لِمَطْعَمِ النَّبِیِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَشْتَرِیَ التَّمْرَ فَبِعْهُ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ لَمْ یَذْکُرِ ابْنُ سَهْلٍ فِیْ حَدِیْثِهٖ عِنْدَ ذٰلِكَ۔

وسلم نے اُنہیں فرمایا: یہ کہاں سے لائے ہو؟ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: ہمارے پاس ردی کھجوریں تھیں' میں اُن میں سے دو صاع کو ایک صاع کے بدلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے لیے فروخت کر کے لایا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افسوس! یہ تو عین سود ہے۔ ایسا مت کرو۔ البتہ جب تم کھجور خریدنے کا ارادہ کرو تو انہیں فروخت کرو دوسری بیع کے ساتھ۔ پھر اس قیمت کے بدلے یہ خرید لو۔ ابن سہل نے اپنی حدیث میں عند ذلک ذکر نہیں کیا۔

(۴۰۸۴)وَحَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ قَالَ نَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِیْ قَزَعَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا التَّمْرُ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ الرَّجُلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِعْنَا تَمْرَنَا صَاعَیْنِ بِصَاعٍ مِنْ هٰذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا الرِّبَا فَرُدُّوْهُ ثُمَّ بِیْعُوْا تَمْرَنَا وَاشْتَرُوْا لَنَا مِنْ هٰذَا۔

(۴۰۸۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لائی گئیں تو آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں ہماری کھجوروں کی نسبت کتنی (عمدہ) ہیں۔ تو اُس آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اپنی کھجور کے دو صاع اس کھجور کے ایک صاع کے بدلے فروخت کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ سود ہے۔ ان کو واپس کر دو۔ تم ہماری کھجوروں کو فروخت کرو اور ان میں سے (اس رقم سے) ہمارے لیے خریدو۔

(۴۰۸۵)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُوْسٰی عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ کُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ فَکُنَّا نَبِیْعُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعَیْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَیْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَیْنِ۔

(۴۰۸۵) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملی جلی کھجوریں دی جاتی تھیں۔ تو ہم دو صاع ایک صاع کے بدلے فروخت کرتے۔ یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو فرمایا: دو صاع کھجور کے بدلے ایک صاع کھجور اور دو صاع گندم کے بدلے ایک صاع گندم اور درہم دو درہم کے برابر نہیں یعنی ایسی بیع نہ کرو۔

(۴۰۸۶)حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ سَعِیْدِ الْجُرَیْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ

(۴۰۸۶) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: کیا ہاتھوں ہاتھ؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو انہوں نے کہا: اس میں

الصَّرْفِ فَقَالَ اَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَابَأْسَ بِهِ فَاَخْبَرْتُ اَبَا سَعِيْدٍ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ اَيَدًا بِيَدٍ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَلَا بَأْسَ بِهِ قَالَ اَوَ قَالَ ذٰلِكَ اِنَّا سَنَكْتُبُ اِلَيْهِ فَلَا يُفْتِيْكُمُوْهُ قَالَ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ جَآءَ بَعْضُ فِتْيَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ فَاَنْكَرَهُ فَقَالَ كَانَ هٰذَا لَيْسَ مِنْ تَمْرِ اَرْضِنَا قَالَ كَانَ فِيْ تَمْرِ اَرْضِنَا اَوْ فِيْ تَمْرِنَا الْعَامَ بَعْضُ الشَّيْءِ فَاَخَذْتُ هٰذَا وَ زِدْتُّ بَعْضَ الزِّيَادَةِ فَقَالَ اَضْعَفْتَ اَرْبَيْتَ لَا تَقْرَبَنَّ هٰذَا اِذَا رَابَكَ مِنْ تَمْرِكَ شَيْءٌ فَبِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ الَّذِيْ تُرِيْدُ مِنَ التَّمْرِ۔

کوئی حرج نہیں۔ میں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر دی۔ میں نے کہا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: کیا ہاتھوں ہاتھ؟ میں نے کہا: ہاں۔ انہوں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا انہوں نے اسی طرح فرمایا ہے؟ ہم ان کی طرف لکھیں گے تو وہ تم کو ایسا فتویٰ نہ دیں گے اور کہا اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بعض جوان کھجور لے کر حاضر ہوئے تو آپ نے اس پر تعجب کیا اور فرمایا: ہماری زمینوں کی کھجوریں تو ایسی نہیں ہیں۔ اُس نے کہا: ہماری زمین کی کھجوروں یا ہماری اس سال کی کھجوروں کو کچھ (عیب) آ گیا تھا۔ میں نے یہ کھجوریں لیں اور اس کے عوض میں کچھ زیادہ کھجوریں دیں۔ تو آپ نے فرمایا: تو نے زیادہ دیا اور سود دیا۔ اب ان کے قریب نہ جانا۔ جب تجھے اپنی کھجوروں میں کچھ عیب معلوم ہو تو اُن کو بیچ ڈال پھر کھجور میں سے جس کا تو ارادہ کرے خرید لے۔

(۴۰۸۷) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى قَالَ اَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ وَابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ الصَّرْفِ فَلَمْ يَرَيَا بِهِ بَأْسًا فَاِنِّيْ لَقَاعِدٌ عِنْدَ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَسَاَلْتُهُ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ مَا زَادَ فَهُوَ رِبًا فَاَنْكَرْتُ ذٰلِكَ لِقَوْلِهِمَا فَقَالَ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَآءَهُ صَاحِبُ نَخْلِهِ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ طَيِّبٍ وَكَانَ تَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا اللَّوْنَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنّٰى لَكَ هٰذَا قَالَ انْطَلَقْتُ بِصَاعَيْنِ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ هٰذَا الصَّاعَ فَاِنَّ سِعْرَ هٰذَا فِي السُّوْقِ كَذَا وَ سِعْرَ هٰذَا كَذَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يْلَكَ اَرْبَيْتَ اِذَا اَرَدْتَّ ذٰلِكَ فَبِعْ تَمْرَكَ بِسِلْعَةٍ ثُمَّ اشْتَرِ بِسِلْعَتِكَ اَيَّ تَمْرٍ شِئْتَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَالتَّمْرُ

(۴۰۸۷) حضرت ابونضرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیع صرف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس میں کوئی حرج خیال نہ کیا۔ میں ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے میں نے بیع صرف کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے کہا: جو زیادتی کی وہ سود ہے۔ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ کے قول کی وجہ سے اُس کا انکار کیا تو ابوسعید نے فرمایا: میں تجھ سے سوائے اس کے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کچھ بھی بیان نہیں کرتا۔ ایک کھجور والا ایک صاع عمدہ کھجور لایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کھجور بھی اس رنگ کی تھیں۔ اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے پاس یہ کھجور کہاں سے آئی؟ تو اُس نے کہا: میں دو صاع کھجور لے گیا اور اُس کے عوض یہ ایک صاع کھجور خرید کر لایا کیونکہ اس کا نرخ بازار میں اسی طرح ہے اور اس کا بھاؤ اسی طرح ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو تو نے سود دیا۔ جب تو اس کا ارادہ کرے تو اپنی کھجور کو کسی چیز کے بدلے فروخت کر دے پھر تو اپنے سامان کے عوض جو کھجور چاہے خرید لے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کھجور کھجور

بِالتَّمْرِ اَحَقُّ اَنْ يَّكُوْنَ رِبًا اَمِ الْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ قَالَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ بَعْدُ فَنَهَانِيْ وَلَمْ اٰتِ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَحَدَّثَنِيْ اَبُو الصَّهْبَآءِ اَنَّهٗ سَئَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْهُ بِمَكَّةَ فَكَرِهَهٗ۔

کے بدلے زیادہ حقدار ہے کہ وہ سود ہو جائے یا چاندی چاندی کے عوض۔ ابونضرہ کہتے ہیں اِس کے بعد میں ابن عمرؓ کے پاس آیا تو انہوں نے بھی مجھے منع کر دیا اور ابن عباسؓ کے پاس میں نہ جا سکا۔ ابوصہباءؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ اُس نے ابن عباسؓ سے مکّہ میں اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے اسے ناپسند فرمایا۔

(۴۰۸۸)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ الدِّيْنَارُ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ مِثْلًا بِمِثْلٍ مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى فَقُلْتُ لَهٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ غَيْرَ هٰذَا قَالَ لَقَدْ لَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقُلْتُ اَرَاَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ تَقُوْلُ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَوْ وَجَدْتَّهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَمْ اَسْمَعْهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ اَجِدْهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ۔

(۴۰۸۸) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دینار دینار کے ساتھ اور درہم درہم کے ساتھ برابر برابر (فروخت ہو) جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو یہ سود ہوا۔ راوی کہتے ہیں میں نے اُن سے عرض کیا: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملا تو میں نے کہا: جو آپ کہتے ہیں اُس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا اس بارے میں آپ نے کوئی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے یا اسے آپ نے اللہ عزوجل کی کتاب میں پایا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا اور نہ اللہ کی کتاب میں پایا لیکن مجھے اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے یہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود اُدھار میں ہے۔

(۴۰۸۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ۔

(۴۰۸۹) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سود صرف اُدھار میں ہے۔

(۴۰۹۰)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَفَّانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ نَا بَهْزٌ قَالَا نَا وُهَيْبٌ قَالَ نَا ابْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبًا فِيْمَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ۔

(۴۰۹۰) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نقد بہ نقد میں سود نہیں ہے۔

(۴۰۹۱)حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا هِقْلٌ عَنِ

(۴۰۹۱) حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو

الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَقَالَ لَهٗ اَرَاَيْتَ قَوْلَكَ فِي الصَّرْفِ شَيْئًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَمْ شَيْءٌ وَجَدْتَهٗ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَلَّا لَا اَقُوْلُ اَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ بِهٖ وَاَمَّا كِتَابُ اللّٰهِ فَلَا اَعْلَمُهٗ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ۔

سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابن عباس ؓ سے ملاقات کی تو ان سے عرض کیا: آپ اپنے قول بیع صرف کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اس بارے میں اللہ کی کتاب میں اس کی وضاحت پائی ہے؟ ابن عباس ؓ نے فرمایا: ہرگز نہیں' میں کچھ نہیں کہتا۔ رہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تو آپ اس کو زیادہ جاننے والے ہیں اور رہی اللہ کی کتاب تو میں اس کا علم نہیں رکھتا لیکن مجھے اُسامہ بن زید ؓ نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود صرف اُدھار میں ہے۔

۶۹۸: باب لَعْنِ اٰكِلِ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ

باب: سود کھانے اور کھلانے والے پر لعنت کے بیان میں

(۴۰۹۲) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ قَالَ سَاَلَ شِبَاكٌ اِبْرَاهِيْمَ وَ حَدَّثَنَا عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ مُوْكِلَهٗ قَالَ قُلْتُ وَ كَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ قَالَ اِنَّمَا نُحَدِّثُ بِمَا سَمِعْنَا۔

(۴۰۹۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے یا کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: اس کا لکھنے والا اور اس کے گواہ؟ تو کہا: ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے سنا۔

(۴۰۹۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالُوْا نَا هُشَيْمٌ اَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ مُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ شَاهِدَيْهِ وَ قَالَ هُمْ سَوَآءٌ۔

(۴۰۹۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے' کھلانے والے' سود لکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والوں پر لعنت فرمائی اور ارشاد فرمایا: یہ سب (گناہ میں) برابر (شریک) ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: مذکورہ ابواب کی تمام احادیثِ مبارکہ میں سود کے بارے میں احکام بیان کیے گئے ہیں۔ لفظ ربوا کے معنی زیادتی اور بڑھوتری کے ہیں۔ یعنی اصل مال یا رقم پر کوئی منفعت لی جائے جو اسی جنس میں سے ہو۔ ربوا کی دو قسمیں ہیں:

{۱} ربوا النسیئۃ: یہ ہے کہ اُدھار کی میعاد پر معین شرح کے ساتھ اصل رقم کے ساتھ زیادہ وصول کرنا یا نفع حاصل کرنا۔ موجودہ رائج الوقت سود اسی قسم سے ہے۔

{۲} ربوا الفضل: یہ ہے کہ ایک جنس کی چیزوں میں دست بدست زیادتی کے بدلہ میں بیع ہو۔ مثلاً: دو کلو گندم کو تین یا چار یا سوا دو کلو گندم ہی

کے بدلے فروخت کیا جائے۔سود کی دونوں قسمیں حرام ہیں۔سودی کاروبار کرنے والے سے اللہ کا اعلانِ جنگ ہے۔حدیث میں آیا ہے کہ سود کے ستر درجے ہیں اور سب سے ادنیٰ گناہ (درجہ) یعنی کم سے کم گناہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کے مترادف ہے۔سود یہودیوں اور عیسائیوں کے نزدیک بھی حرام ہے۔سود اخلاقی' معاشرتی' معاشی' دینی' دنیاوی' اُخروی تمام ماحول کے لیے نقصان دہ ہے۔بقول شاعر

ظاہر میں تجارت ہے حقیقت میں جوا ہے سود ایک کا' لاکھوں کا جوا ہے

سود کے احکام کی تفصیل کے لیے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ''مسئلہ سود'' کا مطالعہ کرنا بہت مفید ہے۔اس باب کی احادیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سود لینے والا اور سود دینے والا' اس معاہدہ کو لکھنے والا اور گواہ بننے والا سارے کے سارے برابر کے گناہگار ہیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:﴿یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقَاتِ﴾ البقرہ:۲۷۶ ''اللہ سود کو مٹاتا اور صدقات کو بڑھاتا ہے'' اب بیوقوف اور سطحی عقل کا انسان سود کو اگر بڑھنا سمجھے تو یہ اُس کی اپنی کم عقلی اور کج فہمی ہے۔اللہ ہمیں صحیح سمجھ عطا فرمائے۔

۶۹۹: باب اَخْذِ الْحَلَالِ وَ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

باب: حلال کو اختیار کرنے اور شبہات کو چھوڑ دینے کے بیان میں

(۴۰۹۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَاَهْوَى النُّعْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِاِصْبَعَيْهِ اِلٰى اُذُنَيْهِ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَاَ لِدِيْنِهٖ وَ عِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَّرْتَعَ فِيْهِ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اِلَّا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ۔

(۴۰۹۴)حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دونوں اُنگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کی طرف اشارہ کیا۔آپ فرماتے تھے:حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہات ہیں جنہیں اکثر لوگ نہیں جانتے۔پس جو شبہ ڈالنے والی چیز سے بچا اُس نے اپنے دین اور عزت کو محفوظ کر لیا اور جو شبہ ڈالنے والی چیزوں میں پڑ گیا تو وہ حرام میں پڑ گیا۔اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو (کسی دوسرے کی) چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو قریب ہے کہ جانور اس چراگاہ میں سے بھی چر لیں۔خبردار رہو ہر بادشاہ کے لیے چراگاہ کی حد ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ کی حد اُس کی حرام کردہ چیزیں ہیں۔آگاہ رہو! جسم میں ایک لوتھڑا ہے جب وہ سنور گیا تو سارا بدن سنور گیا اور جب وہ بگڑ گیا تو سارا ہی بدن بگڑ گیا۔آگاہ رہو کہ وہ دل ہے۔

(۴۰۹۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ اَنَا زَكَرِيَّا بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۰۹۵)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۰۹۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا جَرِيْرٌ عَنْ

(۴۰۹۶)حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ ہی سے یہ حدیث دوسرے

مُطَرِّفٍ وَ اَبِیْ فَرْوَةَ الْهَمْدَانِيِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ زَكَرِيَّا اَتَمُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَاَكْثَرُ۔

راویوں سے بھی مروی ہے لیکن زکریا کی حدیث ان تمام روایات میں سے زیادہ مکمل اور پوری ہے۔

(۴۰۹۷)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ بِحِمْصَ وَهُوَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ اِلٰى قَوْلِهٖ يُوْشِكُ اَنْ يَّقَعَ فِيْهِ۔

(۴۰۹۷) حضرت نعمان بن بشیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ وہ حمص میں لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ باقی حدیث مبارکہ زکریا شعبی کے واسطہ سے اُن کے قول کے قریب ہے کہ وہ اس (حرام) میں واقع ہو جانے تک ذکر کی ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث انتہائی اہم ہیں اور یہ ان احادیث میں سے ہے جن پر اسلام کے احکام کا مدار ہے۔ بعض علماء نے کہا کہ یہ تہائی اسلام ہے۔ امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے کہا یہ چوتھائی اسلام ہے۔ اس حدیث سے علماء نے یہ بیان فرمایا کہ انسان کا کھانا پینا' لباس وغیرہ سب چیزیں حلال ہونی چاہئیں اور اُمورِ مشتبہ سے پرہیز ہی انسان کو اللہ تک پہنچاتا ہے۔ اُمورِ مشتبہ اصل میں مشتبہ نہیں بلکہ اس عمل کرنے والے کے علم میں نہ ہونے کی وجہ سے اُس پر مشتبہ ہوں کیونکہ اللہ اور اُس کے رسول نے حلال و حرام چیزوں کی وضاحت فرمادی ہے اور انسان کے جسم میں دِل ہی ایک ایسا عضو ہے جو انسان کو ہر چیز کی حقیقت واضح کر دیتا ہے اور باقی اعضاء میں یہ خصوصیت نہیں۔ اسی لیے حدیث میں دِل کو بنیادی مرکز قرار دیا ہے کہ اگر دِل ٹھیک تو سارا بدن ٹھیک اور اگر دِل بگڑ گیا تو سارا بدن ہی بگڑ جائے گا۔ جب کوئی کام کرنا ہو تو استفت قبلك اپنے دِل سے فتویٰ طلب کر لے وہ تجھے صحیح راستہ بتا دے گا کیونکہ دِل عضوِ آخرت ہے اور انسان کو راہِ راست پر چلاتا ہے۔

۷۰۰:باب بَيْعِ الْبَعِيْرِ وَاسْتِثْنَآءِ رُكُوْبِهٖ

باب: اونٹ کی بیع اور سواری کے استثناء کے بیان میں

(۴۰۹۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ كَانَ يَسِيْرُ عَلٰى جَمَلٍ لَهٗ قَدْ اَعْيَا فَاَرَادَ اَنْ يُّسَيِّبَهٗ قَالَ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَالِيْ وَ ضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهٗ قَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ بِعْنِيْهِ

(۴۰۹۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک اُونٹ پر سفر کر رہے تھے وہ چلتے چلتے تھک گیا۔ انہوں نے اسے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔ کہتے ہیں مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ملے۔ آپ نے میرے لیے دُعا کی اور اونٹ کو مارا تو وہ ایسے چلنے لگا کہ اس جیسا کبھی نہ چلا تھا۔ آپ نے فرمایا: اسے مجھے ایک اوقیہ پر بیچ دو۔ میں نے کہا: نہیں۔ پھر فرمایا اس کو مجھے فروخت کر دو تو میں نے

فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ عَلَيْهِ حُمْلَانَهُ اِلٰى اَهْلِيْ فَلَمَّا بَلَغْتُ اَتَيْتُهُ بِالْجَمَلِ فَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ فِيْ اَثَرِيْ فَقَالَ اَتُرَى اِنِّيْ مَا كَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ دَرَاهِمَكَ فَهُوَ لَكَ۔

اسے آپ کو ایک اوقیہ پر فروخت کر دیا اور اس پر سوار ہو کر اپنے اہل وعیال تک جانے کا استثناء کیا۔ جب میں پہنچا تو آپ کے پاس وہ اونٹ لے کر حاضر ہوا تو آپ نے مجھے اس کی قیمت نقد ادا کر دی پھر میں واپس آ گیا تو آپ نے میرے پیچھے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا: کیا تم نے یہ خیال کیا ہے کہ میں نے تم سے کم قیمت لگوائی ہے تا کہ تجھ سے تیرا اُونٹ لے لوں۔ اپنا اُونٹ بھی لے جا اور دراہم بھی تیرے لیے ہیں۔

(۴۰۹۹) وَحَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ۔

(۴۰۹۹) اِس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۴۱۰۰) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِعُثْمَانَ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ نَا جَرِيْرٌ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَتَلَاحَقَ بِيْ وَ تَحْتِيْ نَاضِحٌ لِيْ قَدْ اَعْيَا وَلَا يَكَادُ يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ مَا لِبَعِيْرِكَ قَالَ قُلْتُ عَلِيْلٌ قَالَ فَتَخَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَزَجَرَهُ وَدَعَا لَهُ فَمَا زَالَ بَيْنَ يَدَيِ الْاِبِلِ قُدَّامَهَا يَسِيْرُ قَالَ فَقَالَ لِيْ كَيْفَ تَرٰى بَعِيْرَكَ قَالَ قُلْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَصَابَتْهُ بَرَكَتُكَ قَالَ اَفَتَبِيْعُنِيْهِ فَاسْتَحْيَيْتُ وَلَمْ يَكُنْ لَنَا نَاضِحٌ غَيْرُهُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَبِعْتُهُ اِيَّاهُ عَلٰى اَنَّ لِيْ فَقَارَ ظَهْرِهٖ حَتّٰى اَبْلُغَ الْمَدِيْنَةَ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ عَرُوْسٌ فَاسْتَاْذَنْتُهُ فَاَذِنَ لِيْ فَتَقَدَّمْتُ النَّاسَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى انْتَهَيْتُ فَلَقِيَنِيْ خَالِيْ فَسَاَلَنِيْ عَنِ الْبَعِيْرِ فَاَخْبَرْتُهُ بِمَا صَنَعْتُ فِيْهِ فَلَامَنِيْ فِيْهِ قَالَ وَ قَدْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيْ حِيْنَ اسْتَاْذَنْتُهُ مَا تَزَوَّجْتَ اَبِكْرًا اَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَهُ تَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا قَالَ اَفَلَا تَزَوَّجْتَ بِكْرًا تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

(۴۱۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ کیا۔ آپ مجھ سے ملے اور میری سواری پانی لانے والا ایک اُونٹ تھا جو تھک گیا اور چلنے سے عاجز آ گیا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا تیرے اُونٹ کو کیا ہو گیا؟ میں نے عرض کیا: بیمار ہو گیا ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہوئے اور اُونٹ کو ڈانٹا اور اُس کے لیے دُعا کی۔ پھر وہ ہمیشہ سب اُونٹوں سے آگے ہی چلتا رہا۔ آپ نے مجھ سے کہا: اب اپنے اُونٹ کو تو کیسا خیال کرتا ہے؟ میں نے عرض کیا: بہت اچھا! تحقیق اسے آپ کی برکت پہنچی ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو اسے مجھے فروخت کرتا ہے؟ میں نے شرم کی اور میرے پاس اس اُونٹ کے علاوہ کوئی دوسرا پانی لانے والا نہ تھا۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ پھر میں نے اس شرط پر آپ کو وہ اُونٹ بیچ دیا کہ میں مدینہ کے پہنچنے تک اس پر سواری کروں گا۔ میں نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری نئی نئی شادی ہوئی ہے۔ میں نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دے دی۔ میں لوگوں سے پہلے ہی مدینہ پہنچ گیا۔ جب میں پہنچا میرے ماموں نے مجھ سے اُونٹ کے بارے میں پوچھا۔ تو میں نے انہیں اس کی خبر دی جو میں کر چکا تھا تو اس نے مجھے اس بارے میں ملامت کی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جب میں نے آپ سے اجازت طلب کی تھی تو آپ نے فرمایا: کیا تو نے کنواری سے شادی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ وَالِدِيْ اَوِ اسْتُشْهِدَ وَلِيَ اَخَوَاتٌ صِغَارٌ فَكَرِهْتُ اَنْ اَتَزَوَّجَ اِلَيْهِنَّ مِثْلَهُنَّ فَلَا تُؤَدِّبُهُنَّ وَلَا تَقُوْمُ عَلَيْهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا لِتَقُوْمَ عَلَيْهِنَّ وَتُؤَدِّبَهُنَّ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ غَدَوْتُ اِلَيْهِ بِالْبَعِيْرِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَهٗ وَرَدَّهٗ عَلَيَّ۔

کی ہے یا بیوہ سے؟ تو میں نے آپ سے عرض کیا کہ میں نے بیوہ سے شادی کی ہے۔ تو آپ نے کہا: تو نے کنواری سے شادی کیوں نہ کی کہ تم اُس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے والد فوت یا شہید ہو چکے ہیں اور میری چھوٹی چھوٹی بہنیں ہیں۔ میں نے ان کی ہم عمر لڑکی سے نکاح کرنا پسند نہ کیا جو انہیں ادب نہ سکھائے اور نہ ان کی نگرانی کرے۔ بیوہ سے شادی میں نے اس لیے کی ہے تا کہ وہ ان کی نگرانی کرے اور اُن کو ادب سکھائے۔ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ آئے تو میں صبح صبح ہی آپ کے پاس اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اُس کی قیمت ادا کر دی اور وہ اُونٹ بھی مجھے واپس کر دیا۔

(۴۱۰۱) حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَقْبَلْنَا مِنْ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاعْتَلَّ جَمَلِيْ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَ فِيْهِ قَالَ لِيْ بِعْنِيْ جَمَلَكَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيْهِ قَالَ قُلْتُ فَاِنَّ لِرَجُلٍ عَلَيَّ اُوْقِيَّةَ ذَهَبٍ فَهُوَ لَكَ بِهَا قَالَ قَدْ اَخَذْتُهٗ فَتَبَلَّغْ عَلَيْهِ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبِلَالٍ اَعْطِهٖ اُوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَ زِدْهُ قَالَ فَاَعْطَانِيْ اُوْقِيَّةً مِنْ ذَهَبٍ وَ زَادَنِيْ قِيْرَاطًا قَالَ فَقُلْتُ لَا تُفَارِقُنِيْ زِيَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَانَ فِيْ كِيْسٍ لِيْ فَاَخَذَهٗ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ۔

(۴۱۰۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مکّہ سے مدینہ کی طرف رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آئے تو میرا اُونٹ بیمار ہو گیا اور باقی حدیث کو اسی قِصّہ کے ساتھ بیان کیا اور اس حدیث میں یہ ہے کہ آپ نے مجھ سے فرمایا: تو اپنا یہ اونٹ مجھے فروخت کر دے؟ میں نے کہا: بلکہ وہ آپ کے لیے (ہدیہ) ہے۔ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اسے مجھے فروخت کر دے۔ میں نے کہا: بلکہ وہ تو آپ ہی کے لیے ہے اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اسے مجھے فروخت کر دے۔ تو میں نے عرض کیا: میرے ذمہ ایک آدمی کا ایک اوقیہ سونا قرض ہے۔ تو یہ اس کے عوض آپ لے لیں۔ آپ نے فرمایا: میں نے خرید لیا اور اسی اُونٹ پر مدینہ چلے جانا۔ جب میں مدینہ پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اسے ایک اوقیہ سونا اور کچھ زائد دے دو۔ تو انہوں نے مجھے ایک اوقیہ سونا اور ایک قیراط زیادہ دیا۔ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کی یہ زیادتی (ازراہِ محبّت کہا) کبھی مجھ سے جدا نہ ہوگی۔ فرماتے ہیں کہ وہ سونا میرے پاس ایک تھیلی میں رہا حتی کہ حرہ کے دن اسے مجھ سے شام والوں نے لے لیا۔

(۴۱۰۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ نَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفَ نَاضِحِيْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فِيْهِ فَنَخَسَهٗ

(۴۱۰۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو میرا اُونٹ پیچھے رہ گیا اور باقی حدیث گزر چکی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے ٹھونکا دیا۔ پھر آپ نے مجھے فرمایا: اللہ کا نام لے کر سوار ہو

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لِيْ ارْكَبْ بِسْمِ اللّٰهِ وَ زَادَ اَيْضًا قَالَ فَمَا زَالَ يَزِيْدُنِيْ وَ يَقُوْلُ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ۔

جاؤ اور مزید یہ اضافہ کیا کہ آپ مجھے زیادہ دیتے جاتے تھے اور فرماتے تھے: اللہ تجھے معاف کر دے۔

(۴۱۰۳)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَعْيَا بَعِيْرِيْ قَالَ فَنَخَسَهٗ فَوَثَبَ فَكُنْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَحْبِسُ خِطَامَهٗ لِاَسْمَعَ حَدِيْثَهٗ فَمَا اَقْدِرُ عَلَيْهِ فَلَحِقَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ مِنْهُ بِخَمْسِ اَوَاقٍ قَالَ قُلْتُ عَلٰى اَنَّ لِيْ ظَهْرَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِهٖ فَزَادَنِيْ اُوْقِيَّةً ثُمَّ وَهَبَ لِيْ ﷺ۔

(۴۱۰۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرا اُونٹ تھک چکا تھا۔ آپ ﷺ نے اُسے ایک ٹھونکا دیا تو وہ کودنے لگا اور میں اس کے بعد آپ ﷺ کی بات سننے کے لیے اُس کی لگام کھینچتا تھا لیکن میں اس پر قادر نہ ہو سکا۔ آخر کار نبی کریم ﷺ مجھ سے آ ملے تو آپ نے فرمایا: اس کو مجھے فروخت کر دو۔ میں نے آپ کو یہ اُونٹ پانچ اوقیہ پر بیچ دیا اور عرض کیا کہ مدینہ تک اس کی سواری میرے لیے ہوگی۔ آپ نے فرمایا: اس کی سواری مدینہ تک تیرے لیے ہے۔ جب میں مدینہ آیا تو میں نے اس اُونٹ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے ایک اوقیہ مجھے زیادہ دیا پھر وہ اُونٹ بھی مجھے ہبہ کر دیا۔

(۴۱۰۴)حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ قَالَ نَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِسْحٰقَ قَالَ نَا بَشِيْرُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَافَرْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ اَظُنُّهٗ قَالَ غَازِيًا وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ وَ زَادَ فِيْهِ قَالَ يَا جَابِرُ اَتَوَفَّيْتَ الثَّمَنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ لَكَ الثَّمَنُ وَلَكَ الْجَمَلُ۔

(۴۱۰۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اسفار میں سے کسی سفر میں آپ کے ساتھ سفر کیا۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جہاد کا سفر کیا اور باقی قصہ بیان کیا اور اس حدیث میں یہ اضافہ ہے۔ آپ نے کہا: اے جابر! کیا تو نے قیمت پوری لے لی؟ میں نے کہا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: قیمت بھی تیرے لیے اور اُونٹ بھی تیرے ہی لیے ہے۔

(۴۱۰۵)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ اشْتَرٰى مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيْرًا بِوُقِيَّتَيْنِ وَ دِرْهَمٍ اَوْ دِرْهَمَيْنِ قَالَ فَلَمَّا قَدِمَ صِرَارًا اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَذُبِحَتْ فَاَكَلُوْا مِنْهَا فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ اَمَرَنِيْ اَنْ آتِيَ الْمَسْجِدَ فَاُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ وَ وَزَنَ لِيْ ثَمَنَ الْبَعِيْرِ فَاَرْجَحَ لِيْ۔

(۴۱۰۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے ایک اُونٹ دو اوقیہ اور ایک یا دو درہم میں خریدا۔ کہا: جب ہم مقام صرار پر پہنچے تو آپ نے ایک گائے کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ وہ ذبح کی گئی تو سب نے اُس کا گوشت کھایا۔ جب آپ مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مسجد میں آنے اور دو رکعت پڑھنے کا حکم دیا اور میرے لیے اُونٹ کی قیمت وزن کر دی اور زیادہ دی۔

(۴۱۰۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ نَا خَالِدُ

(۴۱۰۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ابْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَارِبٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذِهِ الْقِصَّةِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاشْتَرَاهُ مِنِّیْ بِثَمَنٍ قَدْ سَمَّاهُ وَلَمْ یَذْكُرِ الْوُقِیَّتَیْنِ وَالدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَیْنِ وَقَالَ اَمَرَ بِبَقَرَةٍ فَنُحِرَتْ ثُمَّ قَسَمَ لَحْمَهَا۔

سے یہ قصہ سوائے اس کے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ایک معین قیمت پر اونٹ خریدا اور دو اوقیہ اور ایک درہم یا دو درہم کا ذکر نہیں کیا اور فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گائے کے نحر کرنے کا حکم دیا وہ نحر کی گئی۔ پھر اُس کا گوشت تقسیم کیا گیا۔

(۴۱۰۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَهٗ قَدْ اَخَذْتُ جَمَلَكَ بِاَرْبَعَةِ دَنَانِیْرَ وَلَكَ ظَهْرُهٗ اِلَی الْمَدِیْنَةِ۔

(۴۱۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تیرا اُونٹ چار دینار میں لے لیا اور تیرے لیے مدینہ تک اس کی سواری ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ بیع کرتے وقت اس میں کوئی ایسی شرط لگانا جس سے دوسرے کی منفعت میں رکاوٹ نہ ہو تو یہ شرط لگانا جائز ہے۔ اِس کے علاوہ اور کسی قسم کی شرط لگانا جس میں بائع یا مشتری کی کوئی منفعت ہو یا تنازع کا باعث ہو تو ایسی شرط لگانا بیع کو فاسد کر دے گا۔

۷۰۱: باب جَوَازِ اقْتِرَاضِ الْحَیَوَانِ وَاسْتِحْبَابِ تَوْفِیَتِهٖ خَیْرًا مِّمَّا عَلَیْهِ

باب: جانور کو قرض کے طور پر لینے کا جواز اور بدلے میں اُس سے بہتر دینے کے استحباب کے بیان میں

(۴۱۰۸)حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَقَدِمَتْ عَلَیْهِ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَاَمَرَ اَبَا رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْ یَقْضِیَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَرَجَعَ اِلَیْهِ اَبُوْ رَافِعٍ فَقَالَ لَمْ اَجِدْ فِیْهَا اِلَّا خِیَارًا رَبَاعِیًا فَقَالَ اَعْطِهٖ اِیَّاهُ اِنَّ خِیَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

(۴۱۰۸) حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جوان اُونٹ بطور قرض لیا پھر آپ کے پاس صدقہ کے اُونٹ آئے تو آپ نے ابو رافع کو حکم دیا کہ اس آدمی کا قرض اس کو واپس کر دیں۔ ابو رافع نے آپ کے پاس آ کر عرض کیا کہ میں ان اونٹوں جیسا اُونٹ نہیں پاتا بلکہ اس سے بہتر ساتویں سال کے اونٹ ہیں۔ آپ نے فرمایا: اُسے یہی دے دو۔ لوگوں میں سے بہترین وہ ہیں جو ان سے قرض کو اچھی طرح ادا کرنے والے ہوں۔

(۴۱۰۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ اَسْلَمَ قَالَ اَنَا عَطَاءُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(۴۱۰۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اُونٹ قرض لیا۔ باقی حدیث ویسی ہے سوائے اُس کے کہ آپ نے فرمایا: اللہ

قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَكْرًا بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ اَحْسَنُهُمْ قَضَآءً۔

کے بندوں میں بہترین وہ ہیں جو ان میں سے قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔

(٤١١٠) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَقٌّ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا فَقَالَ لَهُمُ اشْتَرُوْا لَهٗ سِنًّا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَقَالُوْا اِنَّا لَا نَجِدُ اِلَّا سِنًّا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ سِنِّهٖ قَالَ فَاشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ اَوْ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

(٤١١٠) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا رسول اللہ ﷺ کے ذمہ حق تھا۔ اُس نے سختی سے آپ سے تقاضا کیا۔ اصحاب النبی ﷺ نے اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حق والے آدمی کو گفتگو کرنے کا حق ہوتا ہے۔ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے کہا: اس کے لیے ایک اونٹ خریدو اور وہ اسے دے دو۔ تو انہوں نے کہا: ہمیں اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ ہی ملا ہے۔ آپ نے فرمایا: وہی خرید کر اسے دے دو۔ تم میں سے بہترین وہ شخص ہے جو قرض کو اچھی طرح ادا کرنے والا ہو۔

(٤١١١) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِنًّا فَاَعْطٰی سِنًّا فَوْقَهٗ وَ قَالَ خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَآءً۔

(٤١١١) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اُونٹ قرض لیا تو اُسے اس سے بڑی عمر کا اونٹ عطا کیا اور فرمایا: تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں سے قرض ادا کرنے میں اچھے ہوں۔

(٤١١٢) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ يَّتَقَاضٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعِيْرًا فَقَالَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ وَقَالَ خَيْرُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَآءً۔

(٤١١٢) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے اونٹ کا تقاضا کرنے آیا تو آپ نے فرمایا: اسے اس کے اونٹ سے بڑی عمر والا اونٹ دے دو اور فرمایا: تم میں سے بہترین آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں اچھا ہو۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ جانور کو قرض پر لینا جائز ہے لیکن احناف کے نزدیک کسی جانور کو قرض کے طور پر لینا جائز نہیں جس کی تائید میں احادیث اور آثار موجود ہیں۔ جن میں ہے کہ آپ نے جانور کو جانور کے بدلے قرض لینے سے منع کیا ہے اور اس باب کی احادیث یا تو ابتدائے اسلام پر محمول ہیں کہ ابتداءً جانور کو جانور کے بدلے قرض پر لینا جائز تھا یا یہ کہ آپ نے یہ جانور بیت المال کے لیے خریدا تھا کیونکہ اس کی ادائیگی کے لیے آپ نے صدقہ کے اونٹوں سے اونٹ دیا۔ تو خلاصہ یہ ہوا کہ جانور کو جانور کے بدلے قرض پر لینا اور دینا جائز نہیں۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ صاحب حق کو اپنا حق وصول کرنے کے لیے گفتگو کرنے اور اپنے حق کا مطالبہ کرنے کا حق ہے اور بغیر شرط اور مطالبہ کے اصل مال سے اگر مقروض زیادہ دے دے تو یہ جائز ہے۔ اگر شرط ہو یا معاملہ طے کرتے وقت زیادتی ہو تو یہ ناجائز ہے۔

٧٠٢: باب جَوَازِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ

باب: حیوان کو اُسی حیوان کی جنس کے بدلے کم یا

مِنْ جِنْسِهٖ مُتَفَاضِلًا — زیادہ قیمت پر فروخت کرنے کے جواز کے بیان میں

(۴۱۱۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ ابْنُ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ ح قَالَ نَا لَيْثٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَمْ يَشْعُرْ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْئَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

(۴۱۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام آیا اور اُس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی بیعت کی۔ آپ کو معلوم نہ تھا کہ وہ غلام ہے۔ پھر اُس کا مالک اُسے لینے آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: اسے مجھے فروخت کر دو۔ تو آپ نے اسے دو سیاہ حبشی غلام دے کر خرید لیا۔ پھر آپ نے اُس وقت تک کسی کی بیعت نہ کی یہاں تک کہ اُس سے پوچھ لیتے کہ کیا وہ غلام ہے؟ (یا آزاد)

خلاصة الباب: اِس باب کی حدیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی جانور کو نقد بہ نقد دوسرے جانور کے بدلے میں فروخت کرنا یا خریدنا جائز ہے۔ یعنی ایک اونٹ دو اونٹ کے بدلے یا ایک غلام کو دو غلام کے بدلے لیکن اُدھار کی صورت میں جائز نہیں۔ جس کا تذکرہ گزشتہ باب میں کیا جا چکا ہے۔

۷۰۳: باب الرَّهْنِ وَ جَوَازِهٖ فِي الْحَضَرِ كَالسَّفَرِ — باب: گروی رکھنے اور سفر کی طرح حضر میں بھی اُس کے جواز کے بیان میں

(۴۱۱۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ فَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهٗ رَهْنًا۔

(۴۱۱۴) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلّہ اُدھار پر خریدا اور اُس کے پاس اپنی زرّہ گروی رکھی۔

(۴۱۱۵)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَ رَهَنَهٗ دِرْعًا مِنْ حَدِيْدٍ۔

(۴۱۱۵) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے اناج خریدا اور لوہے کی زرّہ اُس کے پاس گروی رکھ دی۔

(۴۱۱۶)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ ذَكَرْنَا الرَّهْنَ فِي السَّلَمِ عِنْدَ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ قَالَ نَا الْاَسْوَدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَ رَهَنَهٗ دِرْعًا لَهٗ مِنْ حَدِيْدٍ۔

(۴۱۱۶) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے مدتِ معینہ کے اُدھار پر اناج خریدا اور اُس کے پاس اپنی لوہے کی زرّہ گروی رکھ دی۔

(۴۱۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِی الْاَسْوَدُ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ حَدِيْدٍ۔

(۴۱۱۷)سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسی حدیث کی مثل نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے لیکن اس میں لوہے کی زرّہ ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اپنی کوئی چیز کسی کے پاس گروی رکھ کر اُس سے اپنی ضرورت و حاجت کی چیز لینا جائز ہے۔ خواہ سفر ہو یا حضر۔ اسی طرح کافروں میں سے اہلِ ذمہ کافروں کے ساتھ معاملات بھی جائز ہیں۔ الّا یہ کہ وہ معاملہ کسی حرام عمل پر مشتمل ہو اور مسلمانوں کے لیے حربی کافروں کو آلاتِ جنگ فروخت کرنا اور ضروریاتِ دین کی چیزیں اور قرآن مجید کا فروخت کرنا جائز نہیں۔

۷۰۴: باب السَّلَمِ

باب: بیع سلم کے بیان میں

(۴۱۱۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰی قَالَ عَمْرٌو نَا وَ قَالَ يَحْيٰی اَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ وَ هُمْ يُسْلِفُوْنَ فِی الثِّمَارِ السَّنَةَ وَ السَّنَتَيْنِ فَقَالَ مَنْ سَلَفَ فِیْ تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

(۴۱۱۸)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو وہ لوگ ایک اور دو سال کے اُدھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کھجور میں بیع سلم کرے تو مقررہ وزن اور معلوم ماپ میں مقررہ مدت تک کے لیے بیع کرے۔

(۴۱۱۹)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ نَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ يُسْلِفُوْنَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فَلَا يُسْلِفْ اِلَّا فِیْ كَيْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَ وَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ۔

(۴۱۱۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور لوگ بیع سلم کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: جس شخص نے بیع سلم کی ہے وہ بیع سلم مقررہ ماپ اور معلوم وزن میں کرے۔

(۴۱۲۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰی وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِ الْوَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

(۴۱۲۰)اِس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں مقررہ مدت کا ذکر نہیں ہے۔

(۴۱۲۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِیٍّ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِيْحٍ بِاِسْنَادِهِمْ مِثْلَ حَدِيْثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فَذَكَرَ فِيْهِ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

(۴۱۲۱)حضرت ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی مثل ابن ابی نجیح سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں مدتِ مقررہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

خُلاصَۃُ البَاب: اِس باب کی احادیث میں بیع سلم کا حکم معلوم ہوا۔ بیع سلم اُدھار چیز کو نقد رقم کے عوض فروخت کرنے کو کہتے ہیں۔ احناف کے نزدیک بیع سلم کی صحت کے لیے حسبِ ذیل شرائط ہیں:

(۱) جنس معلوم ہو۔ (۲) نوع معلوم ہو یعنی بارانی زمین کی گندم ہے یا نہری زمین کی؟ (۳) صفت معلوم ہو (عمدہ ہے یا ردی)؟ (۴) مقدار معلوم ہو (اتنا وزن یا اتنا ماپ) (۵) مدت معلوم ہو (۶) راس المال (قیمت) معلوم ہو (۷) جس جگہ مسلم فیہ کو سپرد کیا جائے گا اُس جگہ کا تعین ہو۔ ان شرائط کے طے کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اُن کی جہالت کی وجہ سے جھگڑا ہو سکتا ہے اور احادیث میں وزن اور مدتِ مقررہ کا ذکر موجود ہے لیکن جس طرح اُن کی جہالت وجہ نزاع ہو سکتی ہے اسی طرح باقی شرائط سے جہالت بھی نزاع کا سبب بن سکتی ہے۔

۷۰۵: باب تَحْرِيمِ الْإِحْتِكَارِ فِي الْأَقْوَاتِ

باب: انسان اور جانور کی خوراک کی ذخیرہ اندوزی کی حرمت کے بیان میں

(۴۱۲۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ يُحَدِّثُ اَنَّ مَعْمَرًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ فَقِيْلَ لِسَعِيْدٍ فَاِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ سَعِيْدٌ اِنَّ مَعْمَرًا الَّذِيْ كَانَ يُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيْثَ كَانَ يَحْتَكِرُ۔

(۴۱۲۲) حضرت معمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔ حضرت سعید سے کہا گیا کہ آپ تو خود ذخیرہ اندوزی کرتے ہیں۔ تو سعید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا معمر جو اس حدیث کو بیان کرتے تھے وہ بھی ذخیرہ اندوزی کرتے تھے۔

(۴۱۲۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ نَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ۔

(۴۱۲۳) حضرت معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ گار کے علاوہ کوئی ذخیرہ اندوزی نہیں کرتا۔

(۴۱۲۴) حَدَّثَنِيْ بَعْضُ اَصْحَابِنَا عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ قَالَ اَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مَعْمَرِ ابْنِ اَبِيْ مَعْمَرٍ اَحَدِ بَنِيْ عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيٰى۔

(۴۱۲۴) حضرت معمر بن ابی معمر سے روایت ہے جو کہ قبیلہ عدی بن کعب میں سے ایک ہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی اور حدیث (بعینہٖ پہلے) بیان ہو چکی۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ احتکار کرنا جائز نہیں۔ احتکار کھانے پینے کی چیزوں کو مہنگائی کے انتظار میں چالیس دن تک ذخیرہ کرنے کو کہتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذخیرہ اندوزی سے منع فرمایا اور سخت وعیدات ارشاد فرمائی ہیں۔ ایک روایت میں ہے جس شخص نے مسلمانوں پر چالیس دن ذخیرہ اندوزہ کی اللہ تعالیٰ اُس پر جذام اور افلاس کو مسلط کر دے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ اُس پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ اللہ تعالیٰ اُس کا فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ چالیس دن کی قید دنیاوی تعزیر وغیرہ کے لیے ورنہ گناہ کے لیے یہ قید بھی نہیں۔

۷۰۶: باب النَّهْيِ عَنِ الْحَلْفِ فِي الْبَيْعِ

باب: بیع میں قسم کھانے کی ممانعت کے بیان میں

(۴۱۲۵) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ

(۴۱۲۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

الْأُمَوِيُّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا أَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَيْهِمَا عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلرِّبْحِ۔

نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ قسم مال کو نکالنے والی ہے اور نفع کو مٹانے والی ہے۔

(۴۱۲۶) وَحَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَقَالَ الْآخَرَانِ نَا أَبُوْ أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ كَثِيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِيَّاكُمْ وَ كَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

(۴۱۲۶) حضرت ابو قتادہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیع میں قسم بکثرت کھانے سے بچو کیونکہ وہ سودا تو نکلواتی ہے پھر اُس کو مٹا دیتی ہے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سودا فروخت کرتے ہوئے دُکاندار کو قسمیں نہیں اُٹھانی چاہئیں۔ ایک تو بلا ضرورت قسم اُٹھانا مکروہ ہے' دوسرا بسا اوقات قسم کھانے سے خریدار کو دھوکہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے اور نقصان حدیث سے معلوم ہو گیا کہ وقتی فائدہ تو ہو جائے گا لیکن بعد میں نقصان کا باعث ہی ہوگا۔

۷۰۷: باب الشُّفْعَةِ

باب: شفعہ (استحقاق) کے بیان میں

(۴۱۲۷) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ أَنَا أَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيْكٌ فِي رَبْعَةٍ أَوْ نَخْلٍ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَإِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ كَرِهَ تَرَكَ۔

(۴۱۲۷) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا زمین یا باغ میں کوئی شریک ہو تو اُس کے لیے اپنے شریک سے اجازت لیے بغیر اُس کو بیچنا جائز نہیں ہے۔ اگر وہ راضی ہو تو لے اور اگر ناپسند کرے تو چھوڑ دے۔

(۴۱۲۸) حَدَّثَنَا أَبُوْبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَإِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ إِسْحٰقُ أَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ إِدْرِيْسَ قَالَ نَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكَةٍ لَّمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهُ فَإِنْ شَآءَ أَخَذَ وَإِنْ شَآءَ تَرَكَ فَإِذَا بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ۔

(۴۱۲۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مشترک زمین یا باغ میں جس کی تقسیم نہ کی گئی ہو شفعہ کا فیصلہ کیا کہ اس کے لیے اس کا بیچنا جائز نہیں یہاں تک کہ اپنے شریک سے اجازت لے لے۔ اگر وہ چاہے تو لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔ اگر اُس نے اپنے شریک کی اجازت کے بغیر اسے فروخت کر دیا تو وہی اُس کا زیادہ حقدار ہے۔

(۴۱۲۹)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَنَّ اَبَا الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ فِيْ اَرْضٍ اَوْ رَبْعٍ اَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ اَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يَعْرِضَ عَلٰى شَرِيْكِهٖ فَيَاْخُذَ اَوْ يَدَعَ فَاِنْ اَبٰى فَشَرِيْكُهٗ اَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ۔

(۴۱۲۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفعہ ہر قسم کے مشترکہ مال میں ہے زمین ہو یا گھر یا باغ۔ اس کو بیچنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک اس کو اپنے شریک پر پیش نہ کرے۔ وہ لے لے یا چھوڑ دے۔ پس اگر وہ انکار کر دے تو اس کا شریک زیادہ حقدار ہے۔ یہاں تک کہ اسے خبر دی جائے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث میں شفعہ کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ شفعہ بائع سے ملکیت کے زوال پر اعتماد کرنے کا نام ہے اور شفعہ کا حق پڑوسی کو یا شریک فی الملک کو ہوتا ہے لیکن شفعہ کے حق میں ترتیب یہ ہے: اوّلاً شریک فی الملک پھر شریک فی الحقوق یعنی پانی اور راستے کا شریک پھر پڑوسی اور ہمسایہ حقدار ہے۔

۷۰۸: باب غَرْزِ الْخَشَبِ فِيْ جِدَارِ الْجَارِ

باب: ہمسایہ کی دیوار میں لکڑی گاڑنے کے بیان میں

(۴۱۳۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعْ اَحَدُكُمْ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ قَالَ ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللّٰهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ۔

(۴۱۳۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے کیا ہے کہ میں تم کو اس سے اعراض کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اللہ کی قسم میں اس لکڑی کو تمہارے کندھوں کے درمیان رکھ دوں گا۔

(۴۱۳۱)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۱۳۱) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اِس باب کی دونوں احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے یا اپنی دیوار پر شہتیر وغیرہ رکھنے سے منع نہ کرنا چاہیے اور یہ حکم استحبابی ہے وجوبی نہیں اور حسن اخلاق کا مظہر ہے۔

۷۰۹: باب تَحْرِيْمِ الظُّلْمِ وَ غَصْبِ الْاَرْضِ وَغَيْرِهَا

باب: ظلم کرنے اور زمین وغیرہ کو غصب کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۴۱۳۲) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ۔

(۴۱۳۲) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے زمین سے ایک بالشت بھی ظلماً لے لی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق ڈالیں گے۔

(۴۱۳۳) حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اَرْوٰى خَاصَمَتْهُ فِيْ بَعْضِ دَارِهِ فَقَالَ دَعُوْهَا وَاِيَّاهَا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ طُوِّقَهٗ فِيْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَاَعْمِ بَصَرَهَا وَاجْعَلْ قَبْرَهَا فِيْ دَارِهَا قَالَ فَرَاَيْتُهَا عَمْيَاءَ تَلْتَمِسُ الْجُدُرَ تَقُوْلُ اَصَابَتْنِيْ دَعْوَةُ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِيْ فِي الدَّارِ مَرَّتْ عَلٰى بِئْرٍ فِي الدَّارِ فَوَقَعَتْ فِيْهَا فَكَانَتْ قَبْرَهَا۔

(۴۱۳۳) حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اروٰی نے ان سے گھر کے بعض حصہ کے بارے میں جھگڑا کیا تو انہوں نے کہا کہ اسے چھوڑ دو اور زمین اسے دے دو کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا: جس نے اپنے حق کے بغیر ایک بالشت بھی زمین لی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق ڈالیں گے۔ اے اللہ! اگر یہ جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اس کی قبر اس کے گھر میں بنا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اسے اندھا اور دیواروں کو ٹٹولتے دیکھا اور کہتی تھی مجھے سعید بن زید کی بددعا پہنچی ہے۔ اسی دوران کہ وہ گھر میں چل رہی تھی گھر میں کنوئیں کے پاس سے گزری تو اس میں گر پڑی اور وہی اُس کی قبر بن گئی۔

(۴۱۳۴) حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَرْوٰى بِنْتَ اُوَيْسٍ ادَّعَتْ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ اَخَذَ شَيْئًا مِنْ اَرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ فَقَالَ سَعِيْدٌ اَنَا كُنْتُ اٰخُذُ مِنْ اَرْضِهَا شَيْئًا بَعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا سَمِعْتَ

(۴۱۳۴) حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ اروٰی بنت اویس نے سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر دعوٰی کیا کہ اس نے اس کی زمین سے کچھ لے لیا ہے۔ وہ یہ مقدمہ مروان بن حکم کے ہاں لے گئی۔ تو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے کے بعد اس کی زمین میں سے کچھ حصہ لے سکتا ہوں؟ مروان نے کہا: تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سنا؟ کہا' میں نے رسول اللہ سے سنا' آپ فرماتے تھے: جس نے ایک

مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ فَقَالَ لَهُ مَرْوَانُ لَا اَسْئَلُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هٰذَا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ اَرْضِهَا قَالَ فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِيْ فِيْ اَرْضِهَا اِذْ وَقَعَتْ فِيْ حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ۔

بالشت زمین بھی ظلم سے لے لی تو اسے ساتوں زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ تو ان سے مروان نے کہا: میں آپ سے اس کے بعد گواہ نہ مانگوں گا۔ تو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اے اللہ! اگر یہ (عورت) جھوٹی ہے تو اس کی آنکھوں کو اندھا کر دے اور اس کی زمین میں ہی اسے مار۔ تو وہ بینائی جانے سے پہلے نہ مری پھر اچانک وہ اپنی زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے (پرانے کنوئیں) میں گر کر مرگئی۔

(۴۱۳۵)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

(۴۱۳۵) حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: جس نے ظلماً کسی سے ایک بالشت زمین بھی لے لی تو اُسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے طوق ڈالا جائے گا۔

(۴۱۳۶)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْخُذُ اَحَدٌ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ بِغَيْرِ حَقِّهٖ اِلَّا طَوَّقَهُ اللّٰهُ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۱۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی آدمی بغیر حق کے زمین میں سے ایک بالشت نہیں لیتا مگر یہ کہ اللہ عزوجل اُسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا طوق ڈالے گا۔

(۴۱۳۷)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ نَا عَبْدُالصَّمَدِ يَعْنِيْ بْنَ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ نَا حَرْبٌ وَّهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ نَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ قَوْمِهٖ خُصُوْمَةٌ فِيْ اَرْضٍ وَّاَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهَا فَقَالَتْ يَا اَبَا سَلَمَةَ اجْتَنِبِ الْاَرْضَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ ظَلَمَ قِيْدَ شِبْرٍ مِنَ الْاَرْضِ طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ۔

(۴۱۳۷) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے اور ان کی قوم کے درمیان ایک زمین میں جھگڑا تھا اور وہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اس جھگڑے کا ذکر کیا تو سیّدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے ابوسلمہ! زمین سے پرہیز کر کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بالشت بھر زمین کے برابر بھی ظلم کرے تو اُسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔

(۴۱۳۸)وَحَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ نَا اَبَانٌ قَالَ نَا يَحْيٰى اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى عَآئِشَةَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

(۴۱۳۸) حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ذکر کی۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث میں ظلم کے ساتھ کسی کی زمین غصب کرنے سے منع کیا گیا ہے اور اس کا گناہ بتایا گیا ہے اور غصب کرنے سے ڈرایا گیا ہے اور اس کی سزا یہ بتائی کہ قیامت کے دن اُسے سات زمینوں کا طوق ڈالا جائے گا۔ اِس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ زمینیں سات ہیں اور مالک زمین جس طرح اوپر کی زمین کی ملکیت رکھتا ہے اسی طرح نیچے کی سطح کی بھی ملکیت رکھتا ہے۔

۱۷۰: باب قَدْرِ الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ

باب: جب راستہ میں اختلاف ہو جائے تو اُس کی مقدار کے بیان میں

(۴۱۳۹) حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِىُّ قَالَ نَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ نَا خَالِدٌ الْحَذَّآءُ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا اخْتَلَفْتُمْ فِى الطَّرِيْقِ جُعِلَ عَرْضُهٗ سَبْعَ اَذْرُعٍ۔

(۴۱۳۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم راستہ میں اختلاف کرو تو اس کی چوڑائی سات ہاتھ رکھلو۔

خُلَاصَۃُ الْبَابِ: اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر راستہ چھوڑنے میں اختلاف ہو جائے تو سات ہاتھ چوڑائی کے حساب سے چھوڑ دیا جائے کیونکہ یہ آدمیوں اور جانوروں وغیرہ کے گزرنے کے لیے کافی ہے ورنہ اگر اختلاف نہ ہو تو کوئی حد متعین نہیں جس طرح چاہیں' جتنا چاہیں راستہ چھوڑ دیں۔

کتاب الفرائض

(۴۱۴۰)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ يَحْيَى اَنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ نَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

(۴۱۴۰) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ مسلمان کافر کا وارث نہیں ہوتا اور نہ کافر مسلمان کا وارث بنتا ہے۔

۱۱۷: باب اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ

باب: فرائض کو اُنکے حقداروں کو دینے اور جو بچ جائے مرد وعورت کو دیا جانے کے بیان میں

(۴۱۴۱)حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ حَمَّادٍ وَهُوَ النَّرْسِيُّ قَالَ نَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(۴۱۴۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معین حصہ والوں کو اُن کا حصہ دے دو اور جو بچ جائے وہ اُس مرد کے لیے ہے جو اس (میت) کا زیادہ قریبی ہوگا۔

(۴۱۴۲)حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ الْعَيْشِيُّ قَالَ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَآئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَآئِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(۴۱۴۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حصہ والوں کو اُن کا حصہ دے دو اور ذوی الفروض جو مال چھوڑے تو قریبی مرد زیادہ حقدار ہے۔

(۴۱۴۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ نَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ اَهْلِ الْفَرَآئِضِ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَآئِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

(۴۱۴۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصحاب فرائض میں اللہ کی کتاب کے حکم کے مطابق مال تقسیم کر دو۔ ذوی الفروض جو ترکہ چھوڑیں قریبی مرد ہی اُس ترکہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

(۴۱۴۴)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ اَبُوْ كُرَيْبٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ وُهَيْبٍ وَ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ۔

(۴۱۴۴) حضرت وہیب اور مروح بن قاسم رحمہ اللہ کی طرح ان اسناد سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

۷۱۲: باب مِیْرَاثِ الْکَلَالَةِ

باب: کلالہ کی میراث کے بیان میں

(۴۱۴۵) حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُکَیْرٍ النَّاقِدُ قَالَ سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَبُوْبَکْرٍ یَعُوْدَانِیْ مَاشِیَانِ فَاُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ ﴿یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ﴾۔

(۴۱۴۵) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر ؓ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ مجھ پر بیہوشی طاری ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے مجھ پر پانی ڈالا۔ مجھے افاقہ ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں کیسے فیصلہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ آیت میراث: ﴿یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَةِ﴾ نازل ہوئی۔

(۴۱۴۶) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ نَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ ﷺ وَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ بَنِیْ سَلِمَةَ یَمْشِیَانِ فَوَجَدَانِیْ لَا اَعْقِلُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّاَ ثُمَّ رَشَّ عَلَیَّ مِنْهُ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَنَزَلَتْ ﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ﴾۔

(۴۱۴۶) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنو سلمہ میں میری عیادت کے لیے پیدل تشریف لائے۔ انہوں نے مجھے بیہوش پایا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر اس میں سے مجھ پر پانی چھڑکا۔ مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں (تقسیم) کیسے کروں؟ تو آیت (میراث) ﴿یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ﴾ الخ نازل ہوئی۔

(۴۱۴۷) حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِیْرِیُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ قَالَ نَا سُفْیَانُ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِیْضٌ وَّ مَعَهٗ اَبُوْبَکْرٍ مَا شِیَیْنِ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْءِهٖ فَاَفَقْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ قَالَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَةُ الْمِیْرَاثِ۔

(۴۱۴۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی جبکہ میں مریض تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے اور آپ پیدل تشریف لائے۔ مجھے بیہوشی میں پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا۔ مجھے ہوش آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے مال میں (تقسیم) کیسے کروں؟ آپ نے مجھے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ آیت میراث نازل ہوئی۔

(۴۱۴۸) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ نَا بَهْزٌ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ

(۴۱۴۸) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں مریض تھا اور

جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِيْضٌ لَّا اَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ فَصَبُّوْا عَلَيَّ مِنْ وَضُوْءِهٖ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا يَرِثُنِيْ كَلَالَةٌ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ قَالَ هٰكَذَا اُنْزِلَتْ۔

ہوش میں نہ تھا۔ آپ نے وضو کیا تو لوگوں نے آپ کے وضو سے مجھ پر پانی ڈالا' مجھے ہوش آیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا وارث کلالہ ہوگا۔ تو آیت میراث نازل ہوئی۔ راوی کہتے ہیں میں نے محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ﴾ انہوں نے کہا: اسی طرح نازل کی گئی۔

(۴۱۴۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَ اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ فِيْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرَآئِضِ وَفِيْ حَدِيْثِ النَّضْرِ وَ الْعَقَدِيِّ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْفَرْضِ وَلَيْسَ فِيْ رِوَايَةِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ قَوْلُ شُعْبَةَ لِابْنِ الْمُنْكَدِرِ۔

(۴۱۴۹) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔ حضرت وہب بن جریر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے: آیت فرائض نازل ہوئی۔ نضر اور عقدی کی حدیث میں ہے: آیت الفرض اور ان کی حدیث میں شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ابن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کا نہیں ہے۔

(۴۱۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا هِشَامٌ قَالَ نَا قَتَادَةُ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ يَوْمَ جُمُعَةٍ فَذَكَرَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ ذَكَرَ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَآ اَدَعُ بَعْدِيْ شَيْئًا اَهَمَّ عِنْدِيْ مِنَ الْكَلَالَةِ مَا رَاجَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مَّا رَاجَعْتُهٗ فِي الْكَلَالَةِ وَمَا اَغْلَظَ لِيْ فِيْ شَيْءٍ مَّا اَغْلَظَ لِيْ فِيْهِ حَتّٰى طَعَنَ بِاِصْبَعِهٖ فِيْ صَدْرِيْ وَقَالَ يَا عُمَرُ اَلَا تَكْفِيْكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ الَّتِيْ فِيْ اٰخِرِ سُوْرَةِ النِّسَآءِ وَاِنِّيْ اِنْ اَعِشْ اَقْضِ فِيْهَا بِقَضِيَّةٍ يَقْضِيْ بِهَا مَنْ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ وَمَنْ لَّا يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ۔

(۴۱۵۰) حضرت معدان بن ابو طلحہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا پھر فرمایا میں اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑوں گا جو میرے نزدیک کلالہ سے زیادہ اہم ہو اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی مسئلہ کے بارے میں اتنا رجوع نہیں کیا جو میں نے کلالہ میں آپ سے رجوع کیا اور آپ نے میرے لیے جیسی سختی اس میں کی کسی مسئلہ میں نہیں فرمائی۔ یہاں تک کہ آپ نے میرے سینہ میں اپنی اُنگلی چبھو کر فرمایا: اے عمر! کیا تیرے لیے سورۃ النساء کی آخری آیت صیف کافی نہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں زندہ رہا تو اس آیت کے فیصلہ کے مطابق ایسا فیصلہ دوں گا کہ جو قرآن پڑھے یا نہ پڑھے وہ بھی اسی کے مطابق ہی فیصلہ کرے گا۔

(۴۱۵۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا

(۴۱۵۱) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح ان اسناد سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ رَافِعٍ عَنْ شَبَابَةَ بْنِ سَوَّارٍ عَنْ شُعْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

۷۱۳: باب آخِرَ آيَةٍ اُنْزِلَتْ آيَةُ الْكَلَالَةِ

باب: آیت کلالہ کے آخر میں نازل کیے جانے کے بیان میں

(۴۱۵۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ نَا وَكِيْعٌ عَنِ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ مِنَ الْقُرْاٰنِ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلَالَةِ﴾۔

(۴۱۵۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ قرآن میں جو سب سے آخر میں آیت نازل کی گئی وہ: ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِى الْكَلَالَةِ﴾ ہے۔

(۴۱۵۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ وَاٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ بَرَآءَةٌ۔

(۴۱۵۳) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سب سے آخر میں نازل کی جانے والی آیت' آیت کلالہ ہے اور آخری سورتِ مبارکہ سورۃ براءۃ (التوبہ) ہے۔

(۴۱۵۴) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ اَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ اٰخِرَ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ تَامَّةً سُوْرَةُ التَّوْبَةِ وَاَنَّ اٰخِرَ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ اٰيَةُ الْكَلَالَةِ۔

(۴۱۵۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ جو پوری سورت سب سے آخر میں نازل کی گئی وہ سورۂ توبہ ہے اور آخری آیت' آیت کلالہ ہے۔

(۴۱۵۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا يَحْيٰى يَعْنِيْ ابْنَ اٰدَمَ قَالَ نَا عَمَّارٌ وَهُوَ ابْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَآءِ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اٰخِرُ سُوْرَةٍ اُنْزِلَتْ كَامِلَةً۔

(۴۱۵۵) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے اس میں یہ نہیں کہ آخری پوری سورت نازل کی جانے والی۔

(۴۱۵۶) حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ نَا اَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ اُنْزِلَتْ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ﴾۔

(۴۱۵۶) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آخری آیت جو نازل کی گئی وہ ﴿يَسْتَفْتُوْنَكَ﴾ ہے۔

۷۱۴: باب مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ

باب: جو مال چھوڑ جائے وہ اُس کے ورثاء کے لیے ہونے کے بیان میں

(۴۱۵۷) وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ صَفْوَانَ الْاُمَوِيُّ عَنْ يُوْنُسَ الْاَيْلِيِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

(۴۱۵۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی آدمی کی میت لائی جاتی اور اُس پر قرض ہوتا تو آپ پوچھتے: کیا اس نے اپنے قرض کے لیے مال چھوڑا ہے

اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمَیِّتِ عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَسْئَلُ هَلْ تَرَکَ لِدَیْنِهٖ مِنْ قَضَآءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَکَ وَفَآءً صَلّٰی عَلَیْهِ وَاِلَّا قَالَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ وَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ وَ عَلَیْهِ دَیْنٌ فَعَلَیَّ قَضَآؤُهٗ وَمَنْ تَرَکَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

جو قرضہ کو کافی ہو؟ پس اگر بات کی جاتی کہ اس نے قرض کو پورا کرنے کے لیے ترکہ چھوڑا ہے تو آپ اس پر جنازہ پڑھاتے ورنہ فرماتے: اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھو۔ جب آپ پر اللہ عزوجل نے فتوحات کے دروازے کھول دیئے تو آپ نے فرمایا: میں مؤمنوں کی جانوں سے زیادہ عزیز ہوں جو فوت ہوا اور اُس پر قرض ہو تو اس کا ادا کرنا مجھ پر ہے اور جس نے مال چھوڑا تو وہ اُس کے ورثاء کے لیے ہے۔

(۴۱۵۸)وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ ثَنَا ابْنُ اَخِی ابْنِ شِهَابٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَ نَا اَبِیْ قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ کُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(۴۱۵۸) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے یہ حدیث اسی طرح ان اسناد کے ساتھ یہ مروی ہے۔

(۴۱۵۹)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَرْقَآءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ اِنْ عَلَی الْاَرْضِ مِنْ مُّؤْمِنٍ اِلَّا وَاَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِهٖ فَاَیُّکُمْ مَّا تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیَاعًا فَاَنَا مَوْلَاهُ وَاَیُّکُمْ تَرَکَ مَالًا فَاِلَی الْعَصَبَةِ مَنْ کَانَ۔

(۴۱۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ زمین پر کوئی ایسا مؤمن نہیں مگر میں تمام لوگوں سے زیادہ اُس کے قریب ہوں۔ پس تم میں سے جو قرض یا بچے چھوڑ گیا تو میں اس کا مدد کرنے والا ہوں (ادائیگیٔ قرض و پرورشِ یتامی) اور جو مال چھوڑ کر مرے تو وہ اس کے وارثوں میں سے جو بھی ہو اُس کا ہے۔

(۴۱۶۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِالْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاَیُّکُمْ مَّا تَرَکَ دَیْنًا اَوْ ضَیْعَةً فَادْعُوْنِیْ فَاَنَا وَلِیُّهٗ وَاَیُّکُمْ مَّا تَرَکَ مَالًا فَلْیُؤْثَرْ بِمَالِهٖ عَصَبَتَهٗ مَنْ کَانَ۔

(۴۱۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کردہ احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ کی کتاب میں مؤمنین کے تمام لوگوں میں زیادہ قریب ہوں۔ تم میں سے جو قرض یا بچے چھوڑ جائے تو مجھے اطلاع دو۔ میں اُس کا ولی ہوں اور تم میں سے جو مال چھوڑ جائے تو اُس کے مال کے ساتھ اُس کے ورثا کو ترجیح دی جائے ان میں سے جو بھی ہو۔

(۴۱۶۱)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ قَالَ نَا اَبِیْ

(۴۱۶۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِلْوَرَثَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَيْنَا۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مال چھوڑا وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے اور جس نے بوجھ (قرض وغیرہ) چھوڑا تو وہ ہماری طرف ہے۔

(۴۱۶۴)وَحَدَّثَنِيْهِ اَبُوْبَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ قَالَ نَا غُنْدَرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ قَالَا نَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ غُنْدَرٍ فَمَنْ تَرَكَ كَلًّا وَلِيْتُهُ۔

(۴۱۶۴) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث ان اسناد کے ساتھ مروی ہے۔ صرف غندر کی حدیث میں ہے جو بوجھ (قرض وغیرہ) چھوڑ جائے تو میں اس کا ولی ہوں۔

خلاصۃ الباب: اس کتاب کی تمام احادیث میں میراث کی تقسیم اور ورثاء کے حصّوں کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ جب کوئی مسلمان مر جاتا ہے تو اُس کے چھوڑے ہوئے مال کو وراثت کہتے ہیں اور وہ اس کے قریبی رشتہ داروں (والدین' اولاد' خاوند' بیوی وغیرہ اور ان کے بعد دادا' دادی' بہن' بھائی) وغیرہ کو تقسیم کیا جاتا ہے اور ابتدائے کتاب میں یہ بتایا گیا ہے کہ کوئی مسلمان کسی کافر اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا۔ پھر درمیان میں کلالہ کے بارے میں احادیث آئیں۔ کلالہ سے مراد بعض نے اُس میت کے وارثوں کو کہا ہے جس کی اولاد ہو نہ والد۔ بعض نے ایسی میت کو ہی کلالہ کہا ہے۔ مالِ مورث کو بھی بعض نے کلالہ کہا ہے۔ اصحاب الفروض اور عصبات کے حصوں کی تفصیل اور وراثت کے مسائل کے لیے مفتیانِ عظام سے رجوع فرمائیں۔

كتاب الهبات

۷۱۵: باب كَرَاهَةِ شِرَآءِ الْاِنْسَانِ مَا تَصَدَّقَ بِهٖ مِمَّنْ تَصَدَّقَ عَلَيْهِ

باب: صدقہ کی ہوئی چیز کو جسے صدقہ کیا گیا ہو اُس سے خریدنے کی کراہت کے بیان میں

(۴۱۶۳) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ قَالَ نَا مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ عَتِيْقٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَضَاعَهُ صَاحِبُهُ فَظَنَنْتُ اَنَّهٗ بَائِعُهٗ بِرُخْصٍ فَسَئَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ فَاِنَّ الْعَائِدَ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

(۴۱۶۳) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ کے راستہ میں عمدہ گھوڑا دیا تو اُس کے مالک نے اسے ضائع کر دیا۔ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے سستے داموں پر فروخت کرنے والا ہے۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تُو اسے مت خرید اور اپنے صدقہ میں مت لوٹ کیونکہ اپنے صدقہ میں لوٹنے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔

(۴۱۶۴) وَحَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ لَا تَبْتَعْهُ وَاِنْ اَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ۔

(۴۱۶۴) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث ان اسناد سے مروی ہے اور اس میں اضافہ یہ ہے: تُو اسے مت خرید اگرچہ وہ تجھے ایک درہم ہی میں دیدے۔

(۴۱۶۵) حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ عِنْدَ صَاحِبِهٖ وَقَدْ اَضَاعَهٗ وَكَانَ قَلِيْلَ الْمَالِ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهٗ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهٖ وَاِنْ اُعْطِيْتَهٗ بِدِرْهَمٍ فَاِنَّ مَثَلَ الْعَائِدِ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ۔

(۴۱۶۵) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں دے دیا پھر آپ نے اسے اُس کے مالک کے پاس پایا تو اُس نے اسے ضائع کر دیا تھا اور وہ غریب آدمی تھا۔ آپ نے اس کے خریدنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اُس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اگرچہ تجھے وہ ایک درہم میں بھی دیا جائے تو بھی نہ خرید کیونکہ اپنے صدقہ میں لوٹنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کتے کی مثال جو اپنی قے کی طرف لوٹتا ہے۔

(۴۱۶۶) وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ نَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ ابْنِ اَسْلَمَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ مَالِكٍ وَ رَوْحٍ اَتَمُّ وَاَكْثَرُ۔

(۴۱۶۶) حضرت زید بن اسلم سے بھی یہ حدیث مبارکہ مروی ہے لیکن حضرت مالک و روح کی حدیث زیادہ مکمل اور پوری ہے۔

(۴۱۶۷) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

(۴۱۶۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا دے دیا۔ اُسے فروخت

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَوَجَدَهٗ يُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّبْتَاعَهٗ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبْتَعْهُ وَلَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ۔

ہوتے پایا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا پھر رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اسے مت خریدو اور اپنے صدقہ میں نہ لوٹ۔

(۴۱۶۸)وَحَدَّثَنَاهُ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا الْمُقَدَّمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وَ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ ثَنَا اَبِيْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۴۱۶۸) حضرت مالک رضی اللہ عنہ کی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطہ سے نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۴۱۶۹)حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَ اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ حَمَلَ عَلٰى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ رَاٰهَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ يَّشْتَرِيَهَا فَسَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَعُدْ فِيْ صَدَقَتِكَ يَا عُمَرُ۔

(۴۱۶۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گھوڑا اللہ کے راستہ میں دے دیا۔ پھر اُسے فروخت ہوتے ہوئے دیکھا تو اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! اپنے صدقہ میں مت لوٹ۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث میں بیان کیا گیا ہے کہ صدقہ کی ہوئی چیز کو خریدنا مکروہ ہے لیکن یہ مکروہ تحریمی نہیں بلکہ مکروہ تنزیہی ہے اور مقصد ان احادیث سے یہ ہے کہ صدقہ کر کے اپنی چیز کو واپس لے لینا بے مروتی اور غیر پسندیدہ بات ہے۔

۷۱۶: باب تَحْرِيْمِ الرُّجُوْعِ فِي الصَّدَقَةِ

باب: صدقہ کو لوٹانے کی حرمت کے بیان میں

(۴۱۷۰)حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ وَ اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا اَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ فَيَاْكُلُهٗ۔

(۴۱۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو آدمی اپنے صدقہ کو لوٹاتا ہے اُس کی مثال اُس کتے کی ہے جو قے کرتا ہے پھر اپنی قے کو لوٹائے اور اسے کھالے۔

(۴۱۷۱)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ يَذْكُرُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۱۷۱) حضرت محمد بن علی بن حسین رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۱۷۲)وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ نَا

(۴۱۷۲) حضرت محمد بن فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ نے بھی ان کی

عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ نَا حَرْبٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی وَھُوَ ابْنُ طرح یہ حدیث روایت کی ہے۔

اَبِیْ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ فَاطِمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِهِمْ۔

(۴۱۷۳)وَحَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ وَ اَحْمَدُ ابْنُ عِیْسٰی قَالَا نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُکَیْرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعِیْدَ بْنَ الْمُسَیَّبِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِنَّمَا مَثَلُ الَّذِیْ یَتَصَدَّقُ بِصَدَقَةٍ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ صَدَقَتِهٖ کَمَثَلِ الْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَاْکُلُ قَیْئَهٗ۔

(۴۱۷۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس آدمی کی مثال جو اپنے مال سے صدقہ کرے پھر اپنا صدقہ لوٹائے ایسی ہے جیسے کہ کتے کی مثال جو قے کرے پھر اپنی قے کو کھالے۔

(۴۱۷۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ یُحَدِّثُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ۔

(۴۱۷۴)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ہبہ کو لوٹانے والا اپنی قے کو لوٹانے والے کی طرح ہے۔

(۴۱۷۵)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۱۷۵)حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۱۷۶)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا الْمَخْزُوْمِیُّ قَالَ نَا وُهَیْبٌ قَالَ نَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ کَالْکَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

(۴۱۷۶)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے ہبہ کو لوٹانے والا ایسا ہے جیسا کہ کتا قے کرے پھر اپنی قے کو لوٹائے۔

خُلاصۃُ الباب: اِس باب کی احادیثِ مبارکہ میں صدقہ اور ہبہ کو لوٹانے کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔ ہبہ یا صدقہ کرنے کے بعد لوٹانا ایک قبیح عمل ہے اور حسن اخلاق اور مروت کے خلاف ہے۔ ان احادیث سے شرعی قباحت مراد نہیں ہے اور ہبہ کرنے کے بعد واپس لینا حرام نہیں بلکہ مکروہ تنزیہی ہے۔

ہبہ کی تعریف:

کسی چیز کو بلاعوض کسی کو دے دینے کو ہبہ کہتے ہیں۔ ہبہ کے دو رکن ہیں۔ ایجاب اور قبول۔ ہبہ کی صحت کے لیے شرائط یہ ہیں: (۱) جو چیز ہبہ کی جائے وہ مقبوض (۲) غیر منقسم اور (۳) غیر مشغول ہو۔ ہبہ کرنے کے بعد واپس کرنے کے دلائل میں احادیث بکثرت موجود ہیں۔

۷۱۷: باب كَرَاهَةِ تَفْضِيْلِ بَعْضِ الْاَوْلَادِ فِي الْهِبَةِ

باب: ہبہ میں بعض اولاد کو زیادہ دینے کی کراہت کے بیان میں

(۴۱۷۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ مِثْلَ هٰذَا فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْجِعْهُ۔

(۴۱۷۷) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُسے اس کے والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے تو عرض کیا: میں نے اپنے اس بیٹے کو اپنا ایک غلام ہبہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح ہبہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے لوٹا لے۔

(۴۱۷۸) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ اَتٰى بِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَقَالَ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

(۴۱۷۸) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں نے اپنے اس بیٹے کو غلام ہبہ کیا۔ آپ نے فرمایا: کیا تُو نے اپنے تمام بیٹوں کو ہبہ کیا؟ اُس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس سے واپس لے لو۔

(۴۱۷۹) حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا يُوْنُسُ وَ مَعْمَرٌ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اَكُلَّ بَنِيْكَ وَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ ابْنِ عُيَيْنَةَ اَكُلَّ وَلَدِكَ وَ رِوَايَةُ اللَّيْثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ وَ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ بَشِيْرًا جَاءَ بِالنُّعْمَانِ۔

(۴۱۷۹) یہ حدیث ان مختلف اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۴۱۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ نَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَا النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَ قَدْ اَعْطَاهُ اَبُوْهُ غُلَامًا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْغُلَامُ قَالَ اَعْطَانِيْهِ اَبِيْ قَالَ فَكُلَّ اِخْوَتِهٖ اَعْطَيْتَهٗ كَمَا اَعْطَيْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَرُدَّهٗ۔

(۴۱۸۰) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے انہیں ایک غلام عطا کیا۔ تو انہیں نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا: یہ غلام کیا ہے؟ عرض کیا: میرے باپ نے اسے مجھے ہبہ کیا ہے۔ آپ نے (اس کے والد سے) فرمایا: تُو نے اس کے بھائیوں میں سے سب کو اسی طرح دیا ہے جیسا اسے دیا ہے؟ اس نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اسے لوٹا لے۔

(۴۱۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبَّادُ بْنُ

(۴۱۸۱) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے

الْعَوَّامِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ بَشِيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ تَصَدَّقَ عَلَيَّ اَبِيْ بِبَعْضِ مَالِهٖ فَقَالَتْ اُمِّيْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَانْطَلَقَ اَبِيْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ لِيُشْهِدَهٗ عَلٰى صَدَقَتِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفَعَلْتَ هٰذَا بِوَلَدِكَ كُلِّهِمْ قَالَ لَاقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْدِلُوْا فِيْ اَوْلَادِكُمْ فَرَجَعَ اَبِيْ فَرَدَّ تِلْكَ الصَّدَقَةَ۔

کہ مجھے میرے باپ نے اپنا کچھ مال ہبہ کیا تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے کہا: میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تُو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ بنا لے۔ میرے والد مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلے تاکہ آپ کو میرے ہبہ پر گواہ بنائیں۔ تو اُنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تُو نے اپنے سب بیٹوں کے ساتھ ایسا کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو۔ میرے والد لوٹے اور وہ ہبہ واپس کر لیا۔

(۴۱۸۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ حَيَّانَ التَّيْمِيُّ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ اَنَّ اُمَّهٗ بِنْتَ رَوَاحَةَ سَئَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهُوْبَةِ مِنْ مَّالِهٖ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَالَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا وَهَبْتَ لِابْنِيْ فَاَخَذَ اَبِيْ بِيَدِيْ وَاَنَا يَوْمَئِذٍ غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا بِنْتَ رَوَاحَةَ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلَى الَّذِيْ وَهَبْتُ لِابْنِهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بَشِيْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِيْ اِذًا فَاِنِّيْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

(۴۱۸۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس کی ماں بنت رواحہ نے اس کے باپ سے اس کے مال میں سے کچھ مال ہبہ کرنے کا سوال کیا۔ انہوں نے ایک سال تک التواء میں رکھا۔ پھر اس کا ارادہ ہوگیا تو اس (ماں) نے کہا میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی جب تک تُو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بیٹے کے ہبہ پر گواہ نہ بنالے۔ تو میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑا اور ان دنوں میں لڑکا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان کی ماں بنت رواحہ پسند کرتی ہے کہ میں آپ کو اس کے بیٹے کے ہبہ پر گواہ بناؤں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بشیر! کیا اس کے علاوہ بھی تیری اولاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تُو نے اسی طرح سب کو ہبہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تُو مجھے گواہ مت بنا کیونکہ میں ظلم پر گواہی نہیں دیتا۔

(۴۱۸۳)حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا اَبِيْ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكُلُّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ هٰذَا

(۴۱۸۳) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے اس بیٹے کے علاوہ بھی بیٹے ہیں؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: ان سب کو بھی تو نے اسی طرح عطا کیا؟ اُنہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں ظلم پر گواہی نہیں

قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

دیتا۔

(۴۱۸۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنَا جَرِیْرٌ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِاَبِیْهِ لَاتُشْهِدْنِیْ عَلٰی جَوْرٍ۔

(۴۱۸۴) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کے باپ سے ارشاد فرمایا: مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ۔

(۴۱۸۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ نَا عَبْدُالْوَهَّابِ وَ عَبْدُ الْاَعْلٰی ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ یَعْقُوْبُ الدَّوْرَقِیُّ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاللَّفْظُ لِیَعْقُوْبَ قَالَ نَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ یَحْمِلُنِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْهَدْ اَنِّیْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ کَذَا وَ کَذَا مِنْ مَّالِیْ فَقَالَ اَکُلَّ بَنِیْكَ قَدْ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ النُّعْمَانَ قَالَ لَا قَالَ فَاَشْهِدْ عَلٰی هٰذَا غَیْرِیْ ثُمَّ قَالَ اَیَسُرُّكَ اَنْ یَّکُوْنُوْا اِلَیْكَ فِی الْبِرِّ سَوَآءً قَالَ بَلٰی قَالَ فَلَا اِذًا۔

(۴۱۸۵) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد مجھے اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ بن جائیں اس پر کہ میں نے نعمان کو اپنے مال سے اتنا اتنا ہبہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تُو نے نعمان کی طرح اپنے تمام بیٹوں کو ہبہ کیا ہے؟ اُنہوں نے کہا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر میرے علاوہ کسی دوسرے کو گواہ بنا۔ پھر فرمایا: کیا تُو خوش ہے اِس بات پر کہ وہ سب تیرے لیے نیکی میں برابر ہوں؟ تو اُنہوں (والد) نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر ایسا مت کر۔

(۴۱۸۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ قَالَ نَا اَزْهَرُ قَالَ نَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَحَلَنِیْ اَبِیْ نُحْلًا ثُمَّ اَتٰی بِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِیُشْهِدَهٗ فَقَالَ اَکُلَّ وَلَدِكَ اَعْطَیْتَهٗ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ اَلَیْسَ تُرِیْدُ مِنْهُمُ الْبِرَّ مِثْلَ مَا تُرِیْدُ مِنْ ذَا قَالَ بَلٰی قَالَ فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثْتُ بِهٖ مُحَمَّدًا فَقَالَ اِنَّمَا حُدِّثْتُ اَنَّهٗ قَالَ قَارِبُوْا بَیْنَ اَبْنَآءِ کُمْ۔

(۴۱۸۶) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے مجھے ہبہ کیا۔ پھر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے تا کہ آپ کو اس پر گواہ بنائے۔ آپ نے فرمایا: کیا تُو نے اپنے تمام بیٹوں کو یہ عطا کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو جیسے اس سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے اسی طرح ان سے نیکی کا ارادہ نہیں کرتا؟ اُس نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں گواہ نہیں بنتا۔ ابن عون نے کہا: میں نے یہ حدیث محمد سے بیان کی۔ انہوں نے کہا: مجھے یہ حدیث اسی طرح بیان کی گئی کہ آپ نے فرمایا: اپنے بیٹوں میں برابری کرو۔

(۴۱۸۷)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَیْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَتِ امْرَاَةُ بَشِیْرٍ انْحَلِ ابْنِیْ غُلَامَكَ وَاَشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ

(۴۱۸۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بشیر کی بیوی نے کہا: میرے بیٹے کے لیے اپنا غلام ہبہ کر دو اور اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا لو۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ فلاں کی بیٹی نے مجھ سے سوال کیا ہے کہ میں اپنا غلام اُس کے بیٹے کو ہبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ ابْنَةَ فُلَانٍ سَاَلَتْنِیْ اَنْ اَنْحَلَ ابْنَهَا غُلَامِیْ وَ قَالَتْ اَشْهِدْ لِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَهُ اِخْوَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَفَكُلَّهُمْ اَعْطَيْتَ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَيْسَ يَصْلُحُ هٰذَا وَ اِنِّیْ لَا اَشْهَدُ اِلَّا عَلٰی حَقٍّ۔

کر دوں اور اس نے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گواہ بنا۔ آپ نے فرمایا: کیا اس کے اور بھائی ہیں؟ اُس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ان سب کو تُو نے دیا ہے جس طرح تُو نے اِسے عطا کیا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ درست نہیں ہے اور میں حق کے علاوہ کسی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اپنی اولاد میں سے اگر کسی کو ہبہ کرے اور کسی کو نہ کرے یا کسی کو زیادہ اور کسی کو کم کرے تو یہ مکروہ تنزیہی ہے' حرام نہیں۔ دلیل یہی احادیث ہیں اگر ہبہ کرنا حرام ہوتا تو نبی کریم ﷺ منع فرما دیتے کہ ایسا نہ کرو بلکہ آپ نے فرمایا: میرے علاوہ کسی دوسرے کو گواہ بنا لو اور اسی طرح اگر اولاد میں سے کسی کو یا ذی رحم میں سے کسی کو کوئی چیز ہبہ کر دے اور اس نے اس موہوب پر قبضہ کر لیا تو اب رجوع کرنا اور واپس لینا جائز نہیں اور ان احادیث میں جو آیا ہے کہ حضرت نعمان کے والد حضرت بشیر نے اپنا ہبہ واپس لے لیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابھی تک حضرت نعمان نے اس چیز پر قبضہ نہ کیا تھا یا وہ ابھی تک نابالغ تھے جیسے کہ بعض روایات میں تصریح موجود ہے' تو ایسی صورت میں وصیت تھی۔ اسی وجہ سے مساوات کا حکم دیا اور انہوں نے اپنی موہوب چیز واپس لے لی۔

۷۱۸: باب الْعُمْرٰی

باب: تاحیات ہبہ کے بیان میں

(۴۱۸۸) حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِیْ اُعْطِيَهَا لَا تَرْجِعُ اِلَی الَّذِیْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰی عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

(۴۱۸۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے عمر بھر کے لیے کوئی چیز ہبہ کی گئی تو یہ ہبہ اس کے لیے ہے جسے دیا گیا ہے۔ جس نے اسے دیا ہے اس کی طرف نہیں لوٹے گا کیونکہ اس نے ایسی عطا کی ہے جس میں وراثت جاری ہو گئی۔

(۴۱۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰی لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ فِيْهَا وَهِیَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ غَيْرَ اَنَّ يَحْيٰی قَالَ فِیْ اَوَّلِ حَدِيْثِهٖ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی فَهِیَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ۔

(۴۱۸۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا: جس نے کسی آدمی اور اس کے ورثاء کو کوئی چیز تا عمر کے لیے ہبہ کی تو اس کے قول نے اس چیز میں اس کے حق کو ختم کر دیا اور یہ اسی اور اس کے ورثاء کے لیے ہے جس کو ہبہ کی گئی ہے اور یحییٰ کی حدیث میں یہ ہے کہ جس شخص کو کوئی چیز عمر بھر کے لیے ہبہ کی گئی تو یہ اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے ہے۔

(۴۱۹۰) حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ قَالَ نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ

(۴۱۹۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو

شِهَابٍ عَنِ الْعُمْرٰى وَ سُنَّتِهَا عَنْ حَدِيْثِ اَبِىْ سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَالَ قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَ عَقِبَكَ مَا بَقِىَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا فَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے کوئی چیز عمر بھر کے لیے ہبہ کی تو اسے کہا: میں نے یہ چیز تجھے اور تیرے ورثاء کو ہبہ کی جب تک تم میں سے کوئی بھی باقی رہے تو یہ اس کی ہے جسے عطا کی گئی ہے اور وہ چیز اپنے مالک کی طرف اس وجہ سے نہیں لوٹے گی کیونکہ اس نے جب کوئی چیز ہبہ کر دی تو اس میں وراثت جاری ہوگئی۔

(۴۱۹۱)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِعَبْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّمَا الْعُمْرٰى الَّتِىْ اَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ هِىَ لَكَ وَ لِعَقِبِكَ فَاَمَّا اِذَا قَالَ هِىَ لَكَ، مَا عِشْتَ فَاِنَّهَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا قَالَ مَعْمَرٌ وَكَانَ الزُّهْرِىُّ يُفْتِىْ بِهٖ۔

(۴۱۹۱) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ تاعُمر ہبہ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز رکھا یہ ہے کہ ہبہ کرنے والا کہے: یہ تیرے لیے اور تیرے ورثاء کے لیے ہے اور جب اُس نے یہ کہا کہ تیری زندگی میں تیرے لیے ہے تو پھر وہ چیز اپنے اصل مالک کی طرف لوٹ جائے گی۔ معمر رحمہ اللہ نے کہا: امام زہری رحمہ اللہ اسی کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

(۴۱۹۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِىَ لَهٗ بَتْلَةً لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِىْ فِيْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَآءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ۔

(۴۱۹۲) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ حضرت عبداللہ کے بیٹے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس آدمی کے بارے میں فیصلہ فرمایا جسے اس کے لیے اور اس کے ورثاء کے لیے تاعمر ہبہ کیا گیا کہ وہ یقینی طور پر اسی کے لیے ہے۔ ہبہ کرنے والے کے لیے اس میں شرط لگانا اور استثنیٰ کرنا جائز نہیں۔ ابوسلمہ نے کہا: کیونکہ اس نے ایسی چیز عطا کی ہے جس میں وراثت جاری ہوگئی تو وراثت نے اس کی شرط منقطع کر دی۔

(۴۱۹۳)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِىُّ قَالَ نَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

(۴۱۹۳) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاعمر ہبہ اُس کے لیے ہے جس کو ہبہ کیا گیا ہو۔

(۴۱۹۴)وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۱۹۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا۔

(۴۱۹۵)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ح۔

(۴۱۹۵) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جسے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً بیان کیا ہے۔

(۴۱۹۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَ اَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْهَا فَاِنَّهُ مَنْ اَعْمَرَ عُمْرٰى فَهِيَ لِلَّذِىْ اُعْمِرَهَا حَيًّا وَّ مَيِّتًا وَّلِعَقِبِهٖ۔

(۴۱۹۶) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے اموال کو روکے رکھو اور اس میں فساد نہ کرو کیونکہ جس شخص نے عمر بھر کے لیے ہبہ کیا تو یہ اسی کے لیے ہے جسے ہبہ کیا گیا ہے اور اس کے وارثوں کا ہے خواہ زندہ ہو یا مر جائے۔

(۴۱۹۷)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا حَجَّاجُ بْنُ اَبِىْ عُثْمَانَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ جَدِّىْ عَنْ اَيُّوْبَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَّضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اَبِىْ خَيْثَمَةَ وَفِىْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنَ الزِّيَادَةِ قَالَ جَعَلَ الْاَنْصَارُ يُعْمِرُوْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكُوْا عَلَيْكُمْ اَمْوَالَكُمْ۔

(۴۱۹۷) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی طرح جیسے ابی خیثمہ کی حدیث میں ہے اور ایوب رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں یہ زیادتی ہے: انصار مہاجرین کو تاعمر ہبہ کرنے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو اپنے پاس روک رکھو۔

(۴۱۹۸)حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَعْمَرَتِ امْرَاَةٌ بِالْمَدِيْنَةِ حَائِطًا لَّهَا ابْنًا لَّهَا ثُمَّ تُوُفِّيَ وَ تُوُفِّيَتْ بَعْدَهٗ وَ تَرَكَ وَلَدًا وَّلَهٗ اِخْوَةٌ بَنُوْنَ لِلْمُعْمِرَةِ فَقَالَ وَلَدُ الْمُعْمِرَةِ رَجَعَ الْحَائِطُ اِلَيْنَا وَقَالَ بَنُو الْمُعْمَرِ بَلْ كَانَ لِاَبِيْنَا حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى طَارِقٍ مَّوْلٰى عُثْمَانَ فَدَعَا جَابِرًا فَشَهِدَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرٰى لِصَاحِبِهَا فَقَضٰى بِذٰلِكَ طَارِقٌ ثُمَّ كَتَبَ اِلٰى عَبْدِالْمَلِكِ فَاَخْبَرَهٗ بِذٰلِكَ وَ اَخْبَرَهٗ بِشَهَادَةِ جَابِرٍ فَقَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ صَدَقَ جَابِرٌ فَاَمْضٰى ذٰلِكَ طَارِقٌ فَاِنَّ ذٰلِكَ الْحَائِطَ لِبَنِى الْمُعْمَرِ حَتَّى الْيَوْمِ۔

(۴۱۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک عورت نے اپنا باغ اپنے بیٹے کو ہبہ کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد وہ عورت بھی فوت ہو گئی اور اولاد چھوڑی جو اس مرنے والے کے بیٹے اور بھائی تھے جو ہبہ کرنے والی عورت کے بیٹے تھے۔ تو ہبہ کرنے والی عورت کی اولاد نے کہا: باغ ہماری طرف لوٹ آیا اور جسے عمر بھر کے لیے ہبہ کیا گیا تھا اُس کے بیٹوں نے کہا بلکہ یہ ہمارے باپ ہی کے لیے ہے اس کی زندگی اور موت میں اور انہوں نے حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اپنا جھگڑا پیش کیا جو حضرت عثمان کے آزاد کردہ غلام تھے تو انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو بلوایا تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول پر گواہی دیتے ہوئے کہا کہ یہ باغ اسی کا ہے جسے تاعمر کے لیے ہبہ کیا گیا ہے۔ تو طارق نے اسی پر فیصلہ کر دیا۔ پھر عبدالملک کو لکھ کر اس کی خبر دی اور اسے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی شہادت و گواہی کی بھی خبر دی تو عبدالملک نے کہا: جابر نے

سچ کہا ہے تو طارق نے اس کے مطابق حکم جاری کر دیا اور وہ باغ آج تک ہبہ کیے ہوئے کے لڑکوں کے پاس ہے۔

(۴۱۹۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِىْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَنَا وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ يَسَارٍ اَنَّ طَارِقًا قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ لِقَوْلِ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۔

(۴۱۹۹) حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طارق رحمۃ اللہ علیہ نے عمر بھر کے ہبہ کا فیصلہ وارث کے لیے کیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قول کی وجہ سے۔

(۴۲۰۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

(۴۲۰۰) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تاعمر ہبہ جائز ہے۔

(۴۲۰۱)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِىُّ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔

(۴۲۰۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاعمر ہبہ اس اہل وعیال کے لیے میراث ہے جسے ہبہ کیا گیا ہے۔

(۴۲۰۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

(۴۲۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تاعمر ہبہ کرنا جائز ہے۔

(۴۲۰۳)وَحَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ نَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ قَالَ نَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ مِيْرَاثٌ لِاَهْلِهَا اَوْ قَالَ جَائِزَةٌ۔

(۴۲۰۳) حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی اس سند سے یہ حدیث مروی ہے کہ تاعمر ہبہ اس کے اہل وعیال کے لیے میراث ہے یا فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی کسی کو کہے کہ میں نے یہ چیز تجھے عمر بھر کے لیے دے دی اور اس نے قبضہ کر لیا تو یہ ہبہ صحیح ہے۔ اب وہ اُسی کی ہے جسے ہبہ کی گئی ہے اور اس کے بعد اُس کی اولاد کی اُس کی موت کے بعد واپسی کی شرط لگانا باطل ہے اور ہبہ شرائط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتا۔

كتاب الوصية

(۴۲۰۴)حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا نَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدِ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَىْءٌ يُرِيْدُ اَنْ يُّوْصِىَ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ۔

(۴۲۰۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مسلمان کے لیے مناسب نہیں جس کے پاس کوئی چیز ہو اور وہ اس میں وصیت کا ارادہ رکھتا ہو کہ وہ دو راتیں گزار دے سوائے اس کے کہ اُس کی وصیت لکھی ہوئی اُس کے پاس موجود نہ ہو۔

(۴۲۰۵)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ قَالَ نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُمَا قَالَا وَلَهُ شَىْءٌ يُّوْصِىْ فِيْهِ وَلَمْ يَقُوْلَا يُرِيْدُ اَنْ يُّوْصِىَ فِيْهِ۔

(۴۲۰۵) حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی دوسری سند کے ساتھ یہ حدیث مبارکہ مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اس کی کوئی چیز ہو جس میں وصیت ہو سکتی ہو۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ وہ اس میں وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

(۴۲۰۶)وَحَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِىُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ يَعْنِىْ ابْنَ زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِىْ ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوْبَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدِ الْاَيْلِىُّ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدِ اللَّيْثِىُّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ نَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ قَالَ اَنَا هِشَامٌ يَعْنِى ابْنَ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَقَالُوْا جَمِيْعًا لَهُ شَىْءٌ يُّوْصِىْ فِيْهِ اِلَّا فِىْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ فَاِنَّهُ قَالَ يُرِيْدُ اَنْ يُّوْصِىَ فِيْهِ كَرِوَايَةِ يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ

(۴۲۰۶) ان مختلف اسانید سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث مروی ہے کہ اُس کے پاس قابل وصیت کوئی چیز ہو۔ ایوب کی حدیث میں ہے کہ وصیت کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ یحییٰ عن عبید اللہ کی روایت کی طرح۔

(۴۲۰۷)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ لَهُ شَىْءٌ يُّوْصِىْ فِيْهِ يَبِيْتُ ثَلَاثَ لَيَالٍ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوْبَةٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ مَا

(۴۲۰۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے فرمایا: کسی مسلمان مرد کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اُس کے پاس کوئی چیز قابل وصیت ہو اور وہ وصیت اپنے پاس لکھ کر رکھے بغیر تین راتیں گزار دے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے مجھ پر ایک رات بھی نہیں گزری کہ جس میں میری وصیت

مَرَّتْ عَلَيَّ لَيْلَةٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ اِلَّا وَ عِنْدِيْ وَصِيَّتِيْ۔

میرے پاس موجود نہ ہو۔

(۴۲۰۸)حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا نَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ۔

(۴۲۰۸)حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف اسانید کے ساتھ یہ حدیث عمرو بن حارث کی طرح مروی ہے۔

۷۱۹ باب الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

باب: تہائی مال کی وصیت کے بیان میں

(۴۲۰۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ قَالَ اَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَّجَعٍ اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَ بِيْ مَا تَرٰى مِنَ الْوَجَعِ وَ اَنَا ذُوْمَالٍ وَّلَا يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَةٌ لِّيْ وَاحِدَةٌ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ لَا قُلْتُ اَفَاَ تَصَدَّقُ بِشَطْرِهٖ قَالَ لَا الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرَ وَ رَثَتَكَ اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَلَسْتَ تُنْفِقُ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَجْعَلُهَا فِيْ فِي امْرَاَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُخَلَّفُ بَعْدَ اَصْحَابِيْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِيْ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَّ بِهٖ دَرَجَةً وَّ رِفْعَةً وَّلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يُنْفَعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَ يُضَرَّبِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ لٰكِنَّ الْبَائِسَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ قَالَ رَثٰى لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

(۴۲۰۹)حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت ایسے درد میں کی جس میں مَیں موت کے قریب ہو گیا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے ہیں کہ جیسا درد مجھے پہنچا ہے۔ میں مالدار ہوں اور میرا' میری ایک بیٹی کے سوا کوئی وارث نہیں۔ کیا میں اپنے مال سے دو تہائی خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا میں نصف خیرات کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تہائی اور تہائی بہت ہے۔ بے شک اگر تُو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑے یہ اس سے بہتر ہے کہ تُو انہیں تنگ دست' لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے والا چھوڑے اور تُو جو مال بھی خرچ کرتا ہے کہ اس سے اللہ کی رضا کا طالب ہوتا ہے تو اس پر تجھے اَجر دیا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تُو اپنی بیوی کے مُنہ میں ڈالتا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد پیچھے رہ جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا: تو ہرگز پیچھے نہ رہے گا اگر تو کوئی بھی عمل کرے گا جس سے اللہ کی رضا کا طالب ہو گا تو اس سے تیرا ایک درجہ بلند ہو گا اور بڑھے گا اور شاید تُو پیچھے رہے یہاں تک کہ تیرے ذریعے لوگوں کو نفع دیا جائے گا اور دوسروں کو نقصان۔ اے اللہ! میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ان کی ہجرت کو پورا فرما دے اور ان کو اپنی ایڑیوں پر واپس نہ لوٹا لیکن سعد بن خولہ نقصان اُٹھانے والا ہے اور آپ نے اس کے لیے افسوس کا اظہار فرمایا' اس وجہ سے کہ وہ مکہ میں فوت ہوا۔

(۴۲۱۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَّ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَا نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ قَالَ نَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۲۱۰) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف اسناد کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۲۱۱)وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیَّ يَعُوْدُنِیْ فَذَكَرَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِیْ هَاجَرَ مِنْهَا۔

(۴۲۱۱) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی حدیث زہری کی حدیث کی طرح ذکر کی ہے لیکن سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا قول ذکر نہیں کیا لیکن یہ فرمایا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اس زمین میں مرنا ناپسند کرتے تھے جہاں سے انہوں نے ہجرت کی تھی۔

(۴۲۱۲)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ نَا زُهَيْرٌ قَالَ نَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَرْسَلْتُ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقُلْتُ دَعْنِیْ اَقْسِمْ مَالِیْ حَيْثُ شِئْتُ فَاَبٰی قُلْتُ فَالنِّصْفُ قَالَ فَاَبٰی قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ فَسَكَتَ بَعْدَ الثُّلُثِ قَالَ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثُ جَائِزًا۔

(۴۲۱۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیمار ہوا تو میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس پیغام بھیجا۔ میں نے عرض کیا: مجھے اپنے مال کے تقسیم کرنے کی اجازت دے دیں۔ جیسے میں چاہوں۔ آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے نصف کے لیے عرض کیا تو بھی آپ نے انکار فرمایا۔ میں نے تہائی کے لیے عرض کیا تو تہائی کے بعد آپ خاموش رہے۔ کہتے ہیں تو اس کے بعد ایک تہائی جائز ہو گیا۔

(۴۲۱۳)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ نَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فَكَانَ بَعْدَ الثُّلُثُ جَائِزًا۔

(۴۲۱۳) حضرت سماک رحمۃ اللہ علیہ سے بھی اس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن انہوں نے اس کے بعد تہائی جائز ہو گیا کو ذکر نہیں کیا۔

(۴۲۱۴)وَحَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَ نَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِیٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَادَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اُوْصِیْ بِمَالِیْ كُلِّهٖ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَالنِّصْفِ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ اَبِالثُّلُثِ فَقَالَ نَعَمْ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

(۴۲۱۴) حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: میں اپنے پورے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے آدھے کے لیے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا تہائی کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور تہائی بہت ہے۔

(۴۲۱۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَكِّیُّ قَالَ نَا الثَّقَفِیُّ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِیِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ

(۴۲۱۵) حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے تینوں بیٹوں نے اپنے باپ سے روایت نقل کی ہے کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلَاثَةٍ مِّنْ وَلَدِ سَعْدٍ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ يَعُوْدُهٗ بِمَكَّةَ فَبَكٰى فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ قَالَ قَدْ خَشِيْتُ اَنْ اَمُوْتَ بِالْاَرْضِ الَّتِيْ هَاجَرْتُ مِنْهَا كَمَا مَاتَ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَاِنَّمَا يَرِثُنِيْ ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالنِّصْفِ قَالَ لَا قَالَ فَبِالثُّلُثِ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّ صَدَقَتَكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّ نَفَقَتَكَ عَلٰى عِيَالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مَا تَاْكُلُ امْرَاَتُكَ مِنْ مَّالِكَ صَدَقَةٌ وَاِنَّكَ اَنْ تَدَعَ اَهْلَكَ بِخَيْرٍ اَوْ قَالَ بِعَيْشٍ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَدَعَهُمْ يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَ قَالَ بِيَدِهٖ۔

پاس ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو وہ رونے لگے۔ آپ نے فرمایا: تجھے کس چیز نے رُلا دیا؟ تو عرض کیا: میں ڈرتا ہوں کہ میں اس زمین میں مرجاؤں جہاں سے میں نے ہجرت کی جیسا کہ سعد بن خولہ فوت ہو گئے۔ تو نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! سعد کو شفاء دے۔ سعد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس بہت کثیر مال و دولت ہے اور میری وارث میری بیٹی ہے۔ کیا میں اپنے سارے مال کی وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے عرض کی: دو تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے عرض کی: آدھے کی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ اُس نے عرض کی: ایک تہائی کی؟ آپ نے فرمایا: تہائی کی (وصیت کر دو) اور تہائی بہت ہے اور تیرا اپنے مال سے صدقہ کرنا بھی صدقہ ہے اور تیرا اپنے اہل وعیال پر خرچ کرنا بھی صدقہ ہے اور جو تیری بیوی تیرے مال سے کھائے وہ بھی صدقہ ہے اور یہ کہ تُو اپنے اہل و عیال کو خوشحالی میں چھوڑے یا فرمایا بہتر معاش میں چھوڑے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ تُو انہیں اس حال میں چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوں اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے یہ ارشاد فرمایا۔

(۴۲۱۶) وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ قَالَ نَا حَمَّادٌ قَالَ نَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ ثَلٰثَةٍ مِّنْ وَلَدِ سَعْدٍ قَالُوْا مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ۔

(۴۲۱۶) حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تین بیٹوں سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے پاس اُن کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ باقی حدیث ثقفی کی حدیث کی طرح ہے۔

(۴۲۱۷) وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ نَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَلَاثَةٌ مِّنْ وَلَدِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُلُّهُمْ يُحَدِّثُنِيْهِ مِثْلَ حَدِيْثِ صَاحِبِهٖ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ بِمَكَّةَ فَاَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُوْدُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ الْحِمْيَرِيِّ۔

(۴۲۱۷) حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیٹوں نے ایک دوسرے کی طرح حدیث روایت کی ہے کہ حضرت سعد مکہ میں بیمار ہو گئے تو نبی کریم ﷺ اُن کی تیمارداری کے لیے تشریف لائے۔ باقی حدیث حمید حمیری کی حدیث کی طرح ہے۔

(۴۲۱۸) حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُوْسَى الرَّازِيُّ قَالَ اَنَا

(۴۲۱۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ

عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا نَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَوْ اَنَّ النَّاسَ غَضُّوْا مِنَ الثُّلُثِ اِلَى الرُّبُعِ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ وَ فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ كَبِيْرٌ اَوْ كَثِيْرٌ۔

کاش لوگ تہائی سے کم کر کے چوتھائی میں وصیت کریں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث کی اجازت دی اور ارشاد فرمایا: ثلث (تہائی) بہت ہے۔ وکیع کی حدیث میں ہے کہ بہت ہے اور کثیر ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ وصیت صرف تہائی مال میں کی جا سکتی ہے کیونکہ یہ ورثاء کا حق ہے اور انہیں اپنے حق سے محروم کرنا جائز نہیں۔ وصیت کا معنی اتصال ہے اور شرعی معنی ہے موت کے بعد کسی کو کسی چیز کا مالک بنانا اور وصیت کو وصیت اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ میت کے معاملات کے ساتھ متصل ہوتی ہے یا وہ اپنی زندگی کے معاملات کو وصیت کی وجہ سے زندگی کے بعد کے ساتھ متصل کر دیتا ہے۔ وصیت کے بارے میں یہ وضاحت ہے کہ اگر کسی شخص کے ذمہ کوئی قرض ہو یا اُس کے پاس کسی کی امانت ہو یا اس پر کوئی ایسا فریضہ ہو جس کی ادائیگی پر وہ بذاتِ خود قادر نہ ہو تو اس پر وصیت کرنا واجب ہے۔ مطلقاً وصیت کرنا واجب نہیں اور وصیت تہائی مال تک میں نافذ ہوتی ہے۔ تہائی سے زیادہ کی اگر وصیت کی تو وہ لغو ہوگی اور تہائی تک ہی اس کی وصیت کے مطابق خرچ کیا جائے گا' باقی ورثاء کی مرضی پر منحصر ہے۔

۷۲۰ باب وُصُوْلِ ثَوَابِ الصَّدَقَاتِ اِلَى الْمَيِّتِ

باب: میت کو صدقات کا ثواب پہنچنے کے بیان میں

(۴۲۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اَبِيْ مَاتَ وَ تَرَكَ مَالًا وَّلَمْ يُوْصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اِنْ تُصُدِّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

(۴۲۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور اُس نے مال چھوڑا ہے لیکن وصیت نہیں کی تو اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اُس کے گناہ معاف کیے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

(۴۲۲۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَ اِنِّيْ اَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَلِيَ اَجْرٌ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۴۲۲۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میری ماں اچانک فوت ہو گئی ہے اور میرا اس کے بارے میں گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی تو اگر میں اُس کی طرف سے صدقہ دوں تو مجھے ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

(۴۲۲۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ نَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ نَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

(۴۲۲۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا ہے لیکن اُس نے کوئی وصیت نہیں کی اور میرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ افْتُلِتَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تُوْصِ وَاَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ اَفَلَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

اُس کے بارے میں گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتی تو صدقہ کرتی۔ اگر میں اُس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اُس کے لیے ثواب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

(۴۲۲۲)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ نَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ نَا شُعَيْبُ بْنُ اِسْحٰقَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ قَالَ نَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ نَا رَوْحٌ وَّهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَ نَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ رَوْحٌ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا فَهَلْ لِّيْ اَجْرٌ كَمَا قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَاَمَّا شُعَيْبٌ وَ جَعْفَرٌ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اَفَلَهَا اَجْرٌ كَرِوَايَةِ ابْنِ بِشْرٍ۔

(۴۲۲۲) مختلف اسانید کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے۔ معنی اور مفہوم ایک ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد اگر اُس کو ثواب پہنچانے کی غرض سے کوئی صدقہ دیا جائے یا نفلی عبادت کی جائے تو اُس کا ثواب اُس کو بھی پہنچتا ہے اور اس دینے والے کو بھی محروم نہیں کیا جاتا اور اس سلسلے میں آیاتِ قرآنیہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کے دلائل موجود ہیں اور یہ تواتر سے ثابت ہے۔

۷۲۱ باب مَا يَلْحَقُ الْاِنْسَانَ مِنَ الثَّوَابِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

باب: مرنے کے بعد انسان کو کس چیز کا ثواب ملتا رہتا ہے؟

(۴۲۲۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا نَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْلَهٗ۔

(۴۲۲۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان مر جاتا ہے تو تین اعمال کے علاوہ تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: صدقہء جاریہ یا وہ علم جس سے نفع اُٹھایا جائے یا نیک اولاد جو اُس کے لیے دُعا کرتی رہے۔

۷۲۲ باب الْوَقْفِ

باب: وقف کے بیان میں

(۴۲۲۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَصَابَ عُمَرُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاْمِرُهٗ فِيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَصَبْتُ اَرْضًا بِخَيْبَرَ لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ اَنْفَسُ عِنْدِيْ مِنْهُ فَمَا تَاْمُرُنِيْ بِهٖ قَالَ اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَ تَصَدَّقْتَ بِهَا قَالَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يُبَاعُ

(۴۲۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو وہ نبی ﷺ کے پاس اسکا مشورہ کرنے کیلئے حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسی زمین ملی ہے کہ اس جیسا مال مجھے کبھی نہیں ملا اور میرے نزدیک وہ سب سے محبوب چیز ہے۔ آپ مجھے اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اصل زمین اپنے پاس روک رکھو اور اس کی پیداوار صدقہ کر دو۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر وقف کیا کہ اسکی ملکیت نہ فروخت کی

اَصْلُهَا وَلَا يُبْتَاعُ وَلَا تُوْرَثُ وَلَا تُوْهَبُ قَالَ فَتَصَدَّقَ عُمَرُ فِي الْفُقَرَآءِ وَفِي الْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ وَلَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مُحَمَّدًا فَلَمَّا بَلَغْتُ هٰذَا الْمَكَانَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ وَاَنْبَاَنِيْ مَنْ قَرَاَ هٰذَا الْكِتٰبَ اَنَّ فِيْهِ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا۔

جائے نہ خریدی جائے اور نہ میراث بنے اور نہ ہبہ کی جائے۔ فرماتے ہیں کہ عمرؓ نے اسے فقراء اور رشتہ داروں اور آزاد کرنے میں اور اللہ کے راستہ میں اور مسافروں میں اور مہمانوں میں صدقہ کر دیا اور جو اسکا منتظم ہو وہ اس میں سے نیکی کے ساتھ کھائے یا اپنے دوستوں کو جمع کیے بغیر کھلائے۔ راوی نے کہا میں نے یہ حدیث جب محمد بن سیرین کے سامنے بیان کی تو جب میں غیر متمول فیہ میں پہنچا تو محمدؒ نے غیر متاثل فرمایا۔ ابن عون نے کہا: مجھے اس نے خبر دی جس نے یہ کتاب پڑھی کہ اس میں غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا تھا۔

(۴۲۲۵)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ زَآئِدَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ السَّمَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ اَبِيْ زَآئِدَةَ وَاَزْهَرَ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ وَلَمْ يُذْكَرْ مَا بَعْدَهُ وَ حَدِيْثُ ابْنِ اَبِيْ عَدِيٍّ فِيْهِ مَا ذَكَرَ سُلَيْمٌ قَوْلَهُ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ مُحَمَّدًا اِلٰى آخِرِهٖ۔

(۴۲۲۵)اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں جو کہ ازہر کی روایت کے مطابق غیر متمول فیہ تک ختم ہوگئی ہے اور ابن عدی سے روایت ہے کہ اس بارے میں سلیم نے ذکر کیا کہ میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے آخر تک بیان کی۔

(۴۲۲۶)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْضًا مِنْ اَرْضِ خَيْبَرَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا اَحَبَّ اِلَيَّ وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ مِنْهَا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فَحَدَّثْتُ مُحَمَّدًا وَّمَا بَعْدَهُ۔

(۴۲۲۶)حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے زمین خیبر سے زمین ملی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: مجھے ایسی زمین ملی جیسا کوئی مال مجھے نہ پسند ہے اور نہ ہی میرے نزدیک عمدہ ہے۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ وقف کرنا صحیح ہے اور وقف کے بعد وقف کی ہوئی چیز واقف کی ملکیت سے نکل جاتی ہے اور وقف کی چیز کا بیچنا' خریدنا' ہبہ کرنا یا میراث درست نہیں ہے اور وقف صدقہ جاریہ ہے۔

۲۳۷: باب تَرْكِ الْوَصِيَّةِ لِمَنْ لَّيْسَ لَهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ

باب: جس کے پاس وصیت کیلئے کوئی چیز نہ ہو اُس کا وصیت کو ترک کرنے کے بیان میں

(۴۲۲۷)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى هَلْ اَوْصٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا قُلْتُ فَلِمَ كُتِبَ

(۴۲۲۷)حضرت طلحہ بن مصرف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت کی تھی؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ میں نے کہا: تو پھر مسلمانوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی ہے یا انہیں وصیت کا حکم کیوں

عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ اَوْ فَلِمَ اُمِرُوْا بِالْوَصِيَّةِ قَالَ اَوْصٰى بِكِتٰبِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

دیا گیا ہے؟ انہوں نے کہا: کہ آپ نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت کی۔

(۴۲۲۸)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ كِلَا هُمَا عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ قُلْتُ فَكَيْفَ اَمَرَ النَّاسَ بِالْوَصِيَّةِ وَفِىْ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الْوَصِيَّةُ۔

(۴۲۲۸) اِسی حدیث کی دو اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ میں نے کہا لوگوں کو وصیت کا حکم کیوں دیا گیا ہے اور ابن نمیر کی حدیث مبارکہ میں ہے کہ میں نے کہا: مسلمانوں پر وصیت کیوں فرض کی گئی ہے؟

(۴۲۲۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَّلَا بَعِيْرًا وَلَا اَوْصٰى بِشَىْءٍ۔

(۴۲۲۹) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار نہ چھوڑا نہ درہم۔ بکری نہ اُونٹ اور نہ ہی کسی چیز کی وصیت کی۔

(۴۲۳۰)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ عُثْمَانُ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كُلُّهُمْ عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ اَخْبَرَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۲۳۰) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث ان اسناد سے مروی ہے۔

(۴۲۳۱) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ ذَكَرُوْا عِنْدَ عَآئِشَةَ اَنَّ عَلِيًّا كَانَ وَصِيًّا فَقَالَتْ مَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ فَقَدْ كُنْتُ مُسْنِدَتَهٗ اِلٰى صَدْرِىْ اَوْ قَالَتْ حَجْرِىْ فَدَعَا بِالطَّسْتِ فَلَقَدِ انْخَنَثَ فِىْ حَجْرِىْ وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهٗ مَاتَ فَمَتٰى اَوْصٰى اِلَيْهِ۔

(۴۲۳۱) حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ وصی تھے۔ سیّدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آپ نے انہیں کب وصی بنایا؟ حالانکہ آپ نے میرے سینے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی یا میری گود میں اور آپ نے ایک طشت منگوایا پھر آپ میری گود میں گر پڑے اور مجھے آپ کے وصال کا علم بھی نہ ہوا تو آپ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے کب وصیت کی۔

(۴۲۳۲)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمٰنَ الْاَحْوَلِ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَوْمُ الْخَمِيْسِ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ ثُمَّ بَكٰى حَتّٰى بَلَّ دَمْعُهُ الْحَصٰى فَقُلْتُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ وَمَا يَوْمُ الْخَمِيْسِ قَالَ اشْتَدَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْعُهٗ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّا تَضِلُّوْا بَعْدِىْ فَتَنَازَعُوْا وَمَا يَنْبَغِىْ عِنْدَ نَبِىٍّ تَنَازُعٌ وَقَالُوْا مَا شَانُهٗ اَهَجَرَ

(۴۲۳۲) حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جمعرات کے دن فرمایا: جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر رو دیئے یہاں تک کہ اُن کے آنسوؤں نے کنکریوں کو تر کر دیا۔ میں نے عرض کیا: اے ابن عباس رضی اللہ عنہما جمعرات کا دن کیا ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درد میں شدت ہوئی تو آپ نے فرمایا: میرے پاس (قلم وغیرہ) لاؤ تا کہ میں تمہارے لیے ایسی کتاب لکھ دوں کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو گے۔ لوگوں نے جھگڑا کیا حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا مناسب نہ تھا اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ کا کیا حال ہے؟ کیا آپ جدا ہو

اسْتَفْهِمُوْهُ قَالَ دَعُوْنِیْ فَالَّذِیْ اَنَا فِیْهِ خَیْرٌ اُوْصِیْكُمْ بِثَلَاثٍ اَخْرِجُوا الْمُشْرِكِیْنَ مِنْ جَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ اُجِیْزُهُمْ قَالَ وَسَكَتَ عَنِ الثَّالِثَةِ اَوْ قَالَهَا فَاُنْسِیْتُهَا قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ اِبْرَاهِیْمُ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔

رہے ہیں؟ پھر آپ سے سمجھ لو۔ آپ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو اور جس اَمر میں مَیں مشغول ہوں وہ بہتر ہے۔ میں تمہیں تین باتوں کی وصیت کرتا ہوں: مشرکین کو جزیرۂ عرب سے نکال دو اور وفود کو پورا پورا اسی طرح دو جس طرح میں اُنہیں پورا پورا ادا کرتا ہوں اور ابن عباس تیسری بات سے خاموش ہو گئے یا آپ نے فرمایا لیکن میں اسے بھول گیا۔

(۴۲۳۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا وَكِیْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ قَالَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ وَمَا یَوْمُ الْخَمِیْسِ ثُمَّ جَعَلَ تَسِیْلُ دُمُوْعُهٗ حَتّٰی رَاَیْتُ عَلٰی خَدَّیْهِ كَاَنَّهَا نِظَامُ اللُّؤْلُؤِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ائْتُوْنِیْ بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ اَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ اَبَدًا فَقَالُوْا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَهْجُرُ۔

(۴۲۳۳)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے جمعرات کے دن کہا: جمعرات کا دن کیا ہے؟ پھر ان کے آنسو جاری ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے آنسو اُن کے رخساروں پر موتیوں کی لڑیوں کی طرح دیکھے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس ہڈی اور دوات یا تختی اور دوات لاؤ تا کہ میں تمہیں ایسی کتاب لکھ دوں کہ اُس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ صحابہؓ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دُنیا) چھوڑ رہے ہیں۔

(۴۲۳۴)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا حُضِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ فِی الْبَیْتِ رِجَالٌ فِیْهِمْ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ اَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوْنَ بَعْدَهٗ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ غَلَبَ عَلَیْهِ الْوَجَعُ وَ عِنْدَكُمُ الْقُرْاٰنُ حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ فَاخْتَلَفَ اَهْلُ الْبَیْتِ فَاخْتَصَمُوْا مِنْهُمْ مَّنْ یَّقُوْلُ قَرِّبُوْا یَكْتُبْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ یَّقُوْلُ مَا قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا اَكْثَرُوا اللَّغْوَ وَالْاِخْتِلَافَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا قَالَ عُبَیْدُ اللّٰهِ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ اِنَّ الرَّزِیَّةَ كُلَّ الرَّزِیَّةِ مَا حَالَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَیْنَ اَنْ یَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتٰبَ مِنِ اخْتِلَافِهِمْ وَ لَغَطِهِمْ۔

(۴۲۳۴)حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت آیا تو آپ کے گھر میں کئی صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ اُن میں سے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آؤ میں تمہیں ایسی کتاب لکھ دوں کہ تم اُس کے بعد گمراہ نہ ہو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تکلیف کا غلبہ ہے اور تمہارے پاس قرآن ہے اور ہمارے لیے اللہ کی کتاب کافی ہے۔ تو اہل بیت میں اختلاف اور جھگڑا ہوا ان میں سے بعض وہ تھے جو کہتے تھے کہ نزدیک کرو (قلم وغیرہ) تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے لیے ایسی کتاب لکھ دیں کہ اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے اور ان میں سے بعض نے وہی کہا جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحث اور اختلاف زیادہ ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھڑے ہو جاؤ (چلے جاؤ)۔ عبید اللہ نے کہا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے تھے کہ پریشانیوں میں سب سے بڑی پریشانی کی بات جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اِس کتاب کے لکھنے کے درمیان حائل ہوئی وہ بحث اور اختلاف تھا۔

کتاب النذر

۷۲۴: باب الْاَمْرِ بِقَضَاءِ النَّذْرِ

باب: نذر کو پورا کرنے کے حکم کے بیان میں

(۴۲۳۵) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَا نَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَ قَالَ وَثَنَا قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ نَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ قَالَ اسْتَفْتٰى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاقْضِهٖ عَنْهَا۔

(۴۲۳۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے بارے میں فتویٰ طلب کیا جو اُن کی والدہ پر تھی اور وہ اُسے پورا کرنے سے قبل فوت ہوگئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے تو اس کی طرف سے ادا کر دے۔

(۴۲۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ ح قَالَ وَ قَالَ وَ ثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ ابْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ اللَّيْثِ وَ مَعْنٰى حَدِيْثِهٖ۔

(۴۲۳۶) اس حدیث بالا کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ ان سب نے بھی اسی معنی کی حدیث ذکر کی ہے۔

۷۲۵: باب النَّهْيِ عَنِ النَّذْرِ وَاَنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا

باب: نذر ماننے سے ممانعت کے بیان میں اور یہ کہ اس سے کوئی چیز نہیں رُکتی

(۴۲۳۷) وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَّ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا يَنْهَانَا عَنِ النَّذْرِ وَ يَقُوْلُ اِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

(۴۲۳۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نذر سے منع فرمانے لگے اور فرمانے لگے کہ وہ کسی چیز کو نہیں ٹالتی۔ اس کے ذریعہ تو صرف بخیل ہی سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

(۴۲۳۸) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهُ وَ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

(۴۲۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر کسی چیز کو نہ آگے کر سکتی ہے نہ پیچھے۔ اس کے ذریعہ تو صرف بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

(۴۲۳۹) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ

(۴۲۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ

شُعْبَةُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهُ لَايَاْتِيْ بِخَيْرٍ وَّاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ کوئی بھلائی نہیں لاتی 'اس کے ذریعہ تو صرف بخیل ہی سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

(۴۲۴۰)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ كِلَاهُمَا عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

(۴۲۴۰) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۲۴۱)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَّاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

(۴۲۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نذر نہ مانو کیونکہ نذر سے تقدیر کا کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کے ذریعہ تو صرف بخیل ہی سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

(۴۲۴۲)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ الْعَلَاءَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهُ لَا يَرُدُّ مِنَ الْقَدَرِ وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

(۴۲۴۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر سے منع فرمایا اور فرمایا: وہ تقدیر کو نہیں بدل سکتی۔ اس کے ذریعہ تو صرف بخیل سے مال نکلوایا جاتا ہے۔

(۴۲۴۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَّهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَرِّبُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ شَيْئًا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَهٗ لَهٗ وَلٰكِنِ النَّذْرُ يُوَافِقُ الْقَدَرَ فَيُخْرَجُ بِذٰلِكَ مِنَ الْبَخِيْلِ مَالَمْ يَكُنِ الْبَخِيْلُ يُرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَ۔

(۴۲۴۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کوئی ایسی چیز ابن آدم کے قریب نہیں کر سکتی جسے اللہ نے اُس کی تقدیر میں نہ کیا ہو لیکن نذر تو تقدیر ہی کی موافقت کرتی ہے اور یہ بخیل سے وہ چیز نکالنے کا ذریعہ ہے جسے وہ نکالنے کا ارادہ نہ رکھتا تھا۔

(۴۲۴۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ وَ عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ كِلَاهُمَا عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۲۴۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

۷۲۶:باب لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ باب: اللہ کی نافرمانی کی نذر پورا نہ کرے اور جس

وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ

(۴۲۴۵) وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيلُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ ثَقِيفُ حُلَفَاءَ لِبَنِي عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ وَّاَصَابُوْا مَعَهُ الْعَضْبَاءَ فَاَتٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْوَثَاقِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ فَقَالَ بِمَ اَخَذْتَنِي وَبِمَ اَخَذْتَ سَابِقَةَ الْحَاجِّ قَالَ اِعْظَامًا لِّذٰلِكَ اَخَذْتُكَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكَ ثَقِيفَ ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِيْمًا رَقِيْقًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّي مُسْلِمٌ قَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّي جَائِعٌ فَاَطْعِمْنِي وَ ظَمْاٰنُ فَاَسْقِنِي قَالَ هٰذِهٖ حَاجَتُكَ فَفُدِيَ بِالرَّجُلَيْنِ قَالَ وَ اُسِرَتِ امْرَاَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَاُصِيْبَتِ الْعَضْبَاءُ فَكَانَتِ الْمَرْاَةُ فِي الْوَثَاقِ وَ كَانَ الْقَوْمُ يُرِيْحُوْنَ نَعَمَهُمْ بَيْنَ يَدَيْ بُيُوْتِهِمْ فَانْفَلَتَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِّنَ الْوَثَاقِ فَاَتَتِ الْاِبِلَ فَجَعَلَتْ اِذَا دَنَتْ مِنَ الْبَعِيْرِ رَغَا فَتَتْرُكُهٗ حَتّٰى تَنْتَهِيَ اِلَى الْعَضْبَاءِ فَلَمْ تَرْغُ قَالَ وَ هِيَ نَاقَةٌ مُّنَوَّقَةٌ فَقَعَدَتْ فِي عَجُزِهَا ثُمَّ زَجَرَتْهَا فَانْطَلَقَتْ وَ نَذِرُوْا بِهَا فَطَلَبُوْهَا فَاَعْجَزَتْهُمْ قَالَ وَ نَذَرَتْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ نَجَّاهَا اللّٰهُ

پر قادر نہ ہو اُسے پورا نہ کرنے کا بیان

(۴۲۴۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ثقیف بنو عقیل کے حلیف تھے۔ ثقیف نے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دو آدمیوں کو قید کر لیا اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عقیل میں سے ایک آدمی کو قید کر لیا اور اُس کے ساتھ عضباء اُونٹنی کو بھی گرفتار کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس تشریف لائے اس حال میں کہ وہ بندھا ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اے محمد! آپ اُس کے پاس آئے اور اُس سے کہا: کیا بات ہے؟ تو اُس نے عرض کیا: آپ نے مجھے کیوں پکڑا اور کس وجہ سے حاجیوں (کی اونٹنیوں) پر سبقت لے جانے والی (اونٹنی) کو گرفتار کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس بڑے قصور کی وجہ سے میں نے تجھے تمہارے حلیف ثقیف کے بدلے گرفتار کیا ہے۔ پھر آپ اس سے لوٹے تو اُس نے آپ کو اے محمد! اے محمد! کہہ کر پکارا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہربان اور نرم دل تھے۔ آپ اُس کی طرف واپس لوٹے تو فرمایا: کیا بات ہے؟ تو اُس نے کہا: میں مسلمان ہوں۔ آپ نے فرمایا: کاش تو یہ بات اُس وقت کہتا جب تو اپنے معاملہ کا مکمل طور پر مالک تھا تو تو پوری کامیابی حاصل کر چکا ہوتا یہ کہہ کر آپ پھر لوٹے تو اُس نے آپ کو یا محمد! یا محمد کہہ کر پکارا۔ آپ اُس کے پاس آئے اور فرمایا: کیا بات ہے؟ تو اُس نے کہا: میں بھوکا ہوں مجھے کھلائیے اور میں پیاسا ہوں مجھے پلائیے۔ تو آپ نے فرمایا: یہ تیری حاجت وضرورت ہے یعنی اسے کھلایا اور پلایا۔ پھر اُسے ان دو آدمیوں کا فدیہ بنایا گیا۔ (جنہیں ثقیف نے گرفتار کیا تھا) راوی کہتا ہے کہ انصار میں سے ایک عورت اور عضباء (اونٹنی) گرفتار کر لی گئی اور وہ عورت بندھی ہوئی تھی اور قوم کے لوگ اپنے گھروں کے سامنے اپنے جانوروں کو آرام دے رہے تھے۔ ایک رات وہ گرفتاری سے بھاگ نکلی اور اُونٹوں کے پاس آئی۔ جب وہ کسی اونٹ کے پاس جاتی وہ آواز نکالتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتی۔ یہاں تک کہ وہ عضباء تک پہنچی تو اُس نے آواز نہ کی اور وہ اونٹنی نہایت

عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَلَمَّا قَدِمَتِ الْمَدِيْنَةَ رَاٰهَا النَّاسُ فَقَالُوْا الْعَضْبَآءُ نَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّهَا نَذَرَتْ اِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا فَاَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بِئْسَمَا جَزَتْهَا نَذَرَتْ لِلّٰهِ اِنْ نَّجَّاهَا اللّٰهُ عَلَيْهَا لَتَنْحَرَنَّهَا لَا وَفَآءَ لِنَذْرٍ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ۔

مسکین تھی۔ تو وہ عورت اُس کی پیٹھ پر بیٹھ گئی پھر اسے ڈانا تو وہ چل دی۔ کافروں کو خبر ہوئی۔ وہ اُس کی تلاش میں نکلے تو عضباء نے اُن کو عاجز کر دیا۔ راوی کہتا ہے اور اس نے اللہ کے لیے نذر مانی کہ اگر اس عضباء نے اسے نجات دلا دی تو وہ اس ناقہ کو قربان کر دے گی۔ جب وہ مدینہ آئی اور لوگوں نے اُسے دیکھا تو انہوں نے کہا: یہ عضباء تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی ہے۔ تو اس عورت نے کہا کہ اس (میں) نے نذر مانی ہے کہ اگر اللہ اسے اس اونٹنی کے ساتھ نجات دے دے تو وہ اسے نحر کرے گی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: اللہ پاک ہے اس عورت نے اونٹنی کو برا بدلہ دیا کہ اس نے اللہ کے لیے نذر مانی اگر اللہ اسے اس پر سوار ہونے کی صورت میں نجات دے تو وہ اسے نحر کرے گی۔ نافرمانی کے لیے مانی جانے والی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں اور نہ ہی اس چیز کی نذر جس کا انسان مالک نہیں ہے اور ابنِ حجر کی روایت میں ہے: اللہ کی نافرمانی میں نذر نہیں ہے۔

(۴۲۴۶) وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ الثَّقَفِيِّ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَفِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ قَالَ كَانَتِ الْعَضْبَآءُ لِرَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ وَّ كَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَآجِّ وَ فِيْ حَدِيْثِهٖ اَيْضًا فَاَتَتْ عَلٰى نَاقَةٍ ذَلُوْلٍ مُّجَرَّسَةٍ وَّ فِيْ حَدِيْثِ الثَّقَفِيِّ وَهِيَ نَاقَةٌ مُدَرَّبَةٌ۔

(۴۲۴۶) اسی حدیث کی دو اسناد مزید ذکر کی ہیں اور حضرت حماد کی حدیث میں ہے کہ عضباء بنی عُقیل میں سے ایک آدمی کی تھی اور حاجیوں کی آگے رہنے والی اونٹنیوں میں سے تھی اور مزید ان کی حدیث میں یہ بھی ہے کہ وہ عورت ایسی اونٹنی پر آئی جو مسکین تھی اور (اس کے گلے میں) گھنٹے ڈالی ہوئی تھی اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ وہ اُونٹنی سکھائی ہوئی تھی۔

۷۲۷: باب مَنْ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کی طرف پیدل چل کر جانے کی نذر کے بیان میں

(۴۲۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ حَدَّثَنِيْ ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى شَيْخًا يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا

(۴۲۴۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو اپنے دو بیٹوں کے درمیان ٹیک لگائے (چلتے) ہوئے دیکھا تو فرمایا: اس کا کیا حال ہے؟ صحابہ نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس کے نفس کو عذاب دینے سے بے پرواہ ہے اور اسے

بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ لَغَنِيٌّ وَّ اَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

سوار ہونے کا حکم دیا۔

(۴۲۴۸)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَدْرَكَ شَيْخًا يَّمْشِيْ بَيْنَ ابْنَيْهِ يَتَوَكَّاُ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا شَاْنُ هٰذَا قَالَ ابْنَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَانَ عَلَيْهِ نَذْرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ارْكَبْ اَيُّهَا الشَّيْخُ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكَ وَ عَنْ نَذْرِكَ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ وَابْنِ حُجْرٍ۔

(۴۲۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے کو اپنے بیٹوں پر ٹیک لگا کر (سہارے سے) چلتے ہوئے پایا تو ارشاد فرمایا: اسے کیا ہوا؟ تو اس کے بیٹوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس پر ایک نذر تھی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بوڑھے! سوار ہو جا کیونکہ اللہ تعالیٰ تجھ سے اور تیری نذر سے بے پرواہ ہے۔

(۴۲۴۹)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۲۴۹) حضرت عمرو بن ابی عمرو سے بھی ان اسناد سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۲۵۰)حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحِ الْمِصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فُضَالَةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ حَافِيَةً فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُهٗ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

(۴۲۵۰) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے بیت اللہ کی طرف ننگے پاؤں چل کر جانے کی نذر مانی۔ مجھے حکم دیا کہ میں اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کروں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ طلب کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چاہیے کہ وہ پیدل چلے اور سوار بھی ہو۔

(۴۲۵۱)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مُفَضَّلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ حَافِيَةً وَ زَادَ وَ كَانَ اَبُو الْخَيْرِ لَا يُفَارِقُ عُقْبَةَ۔

(۴۲۵۱) حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی' باقی حدیث مفضل کی حدیث ہی کی طرح ذکر کی اور اس حدیث میں ننگے پاؤں کا ذکر نہیں کیا اور یہ اضافہ بھی کیا کہ ابو الخیر عقبہ سے جدا نہیں ہوئے تھے۔

(۴۲۵۲)وَحَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ قَالَا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ اَنَّ يَزِيْدَ بْنَ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّزَّاقِ۔

(۴۲۵۲) حضرت یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسناد کے ساتھ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی طرح حدیث نقل کی ہے۔

۷۲۸: باب فِی کَفَّارَۃِ النَّذْرِ

باب: نذر کے کفارہ کا بیان

(۴۲۵۳) وَحَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِیْدِ الْاَیْلِیُّ وَ یُوْنُسُ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی وَ اَحْمَدُ بْنُ عِیْسٰی قَالَ یُوْنُسُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ کَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ اَبِی الْخَیْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ کَفَّارَةُ النَّذْرِ کَفَّارَةُ الْیَمِیْنِ۔

(۴۲۵۳) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

خلاصۃ الباب: اس کتاب کی احادیث میں نذر' نیاز' منت کے احکام بیان کیے گئے۔ یہ تینوں الفاظ ایک مفہوم کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور نذر و غیرہ غیر اللہ کی ماننا شرک ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ((مَنْ نَذَرَ لِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ اَشْرَكَ)) جو لوگ فوت شدگان کی نذر یا اولیاء اللہ کے تقرب کے لیے نذر مانتے ہیں اور ان کے مزارات پر روپے' موم بتیاں' چادریں' دیگیں' تیل' دھاگے' کھانا وغیرہ لے جاتے ہیں یہ نذر بالا جماع حرام اور باطل ہے اور ایسی منت وغیرہ کا پورا کرنا بھی جائز نہیں ہے اور اس پر بے شمار دلائل موجود ہیں۔ نذر کی تعریف یہ ہے کہ کسی عمل کو منت مان کر اپنے اوپر لازم کر لینے کو اور اس عمل کو کسی کام کے مکمل ہونے کے ساتھ معلق کر دینے کو نذر و منت ماننا کہتے ہیں۔ پہلی قسم کو نذرِ مطلق کہتے ہیں اور اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں اور دوسری کو نذرِ معلق کہتے ہیں جس سے احادیث میں منع کیا گیا ہے لیکن اگر نذر مان لی تو جب وہ کام پورا ہو جائے تو مانی ہوئی نذر کو پورا کرنا واجب ہوتا ہے۔ بشرطیکہ وہ نذر معصیت کی نہ ہو اور نہ فرض عبادت ہو اور نہ ہی اس کا کرنا محال ہو اور وہ عبادت مقصودہ ہو کسی دوسری عبادت کے لیے وسیلہ نہ ہو اور نذر کا پورا کرنا کتاب و سنت اور اجماعِ اُمت سے ثابت ہے۔

کتاب الایمان

۷۲۹: باب النَّهْیِ عَنِ الْحَلِفِ بِغَیْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی

باب: غیر اللہ کی قسم کی ممانعت کے بیان میں

(۴۲۵۴) حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَنْهَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِکُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَ اللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْهَا ذَاکِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔

(۴۲۵۴) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں اُٹھانے سے منع کرتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی ممانعت سنی ہے۔ میں نے اس کی قسم نہیں اُٹھائی۔ اپنی طرف سے ذکر کرتے ہوئے اور نہ کوئی حکایت نقل کرتے ہوئے۔

(۴۲۵۵) حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ اللَّیْثِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلُ بْنُ خَالِدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ

(۴۲۵۵) حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ حضرت عقیل رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ میں نے جب سے نبی کریم ﷺ کو قسم سے منع کرتے ہوئے سنا ہے تو میں نے نہ تو اس کے

اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ عُقَيْلٍ مَّا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْهَا وَلَا تَكَلَّمْتُ بِهَا وَلَمْ يَقُلْ ذَاكِرًا وَّلَا اٰثِرًا۔

ساتھ کوئی گفتگو کی اور نہ ذکر کے طور پر کہی اور نہ حکایت کے طور پر۔

(۴۲۵۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ بِمِثْلِ رِوَايَةِ يُوْنُسَ وَ مَعْمَرٍ۔

(۴۲۵۶)حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اپنے باپ کی قسم اُٹھاتے ہوئے سنا۔ باقی حدیث یونس و معمر کی روایت کی طرح ہے۔

(۴۲۵۷)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَّافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ اَدْرَكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِيْ رَكْبٍ وَّ عُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔

(۴۲۵۷)حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک قافلہ میں اس حال میں پایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پکار کر فرمایا: آگاہ رہو کہ اللہ عزوجل تمہیں منع کرتا ہے کہ تم اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں اُٹھاؤ۔ جو قسم اُٹھانے والا ہو تو وہ اللہ کی قسم اُٹھائے یا خاموش رہے۔

(۴۲۵۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ كَثِيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ وَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالْكَرِيْمِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمِثْلِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ۔

(۴۲۵۸)اِسی حدیث کی مختلف اسناد ذکر کی ہیں جن سب نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ قصہ اسی طرح روایت کیا ہے۔

(۴۲۵۹)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِاٰبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ۔

(۴۲۵۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو قسم اُٹھانے والا ہو تو وہ اللہ کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھائے اور قریش اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں اُٹھاتے تھے تو آپ نے فرمایا: اپنے آباؤ اجداد کی قسمیں نہ اُٹھاؤ۔

۷۳۰: باب مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى باب: جس نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی اُس کے

فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

لا الٰہ الا اللہ پڑھنے کے بیان میں

(۴۲۶۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ یُوْنُسَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ ابْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِیْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ فَلْیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ۔

(۴۲۶۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس نے قسم اُٹھائی اور اپنی قسم میں لات کہا تو اُسے چاہیے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جس نے اپنے ساتھی سے کہا: آؤ میں تجھ سے جوا کھیلوں تو اُسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔

(۴۲۶۱)وَحَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ حَدِیْثُ مَعْمَرٍ مِثْلُ حَدِیْثِ یُوْنُسَ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَلْیَتَصَدَّقْ بِشَیْءٍ وَّ فِیْ حَدِیْثِ الْاَوْزَاعِیِّ مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی قَالَ اَبُو الْحُسَیْنِ مُسْلِمٌ هٰذَا الْحَرْفُ یَعْنِیْ قَوْلَهٗ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْیَتَصَدَّقْ لَا یَرْوِیْهِ اَحَدٌ غَیْرُ الزُّهْرِیِّ قَالَ وَ لِلزُّهْرِیِّ نَحْوٌ مِّنْ تِسْعِیْنَ حَرْفًا یَّرْوِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ لَا یُشَارِكُهٗ فِیْهِ اَحَدٌ بِاَسَانِیْدَ جِیَادٍ۔

(۴۲۶۱) اِسی حدیث کی دوسری اسناد ہیں۔ حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا: اُسے چاہیے کہ وہ کسی چیز کا صدقہ کرے اور اوزاعی کی حدیث میں ہے: جس نے لات اور عزیٰ کی قسم اُٹھائی۔ ابوالحسین امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حرف یعنی اس کا قول: آؤ میں تجھ سے جوا کھیلوں' تو اسے چاہیے کہ وہ صدقہ کرے۔ اسے زہری کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور امام زہری کے بارے میں فرمایا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تقریباً ایسی نوے احادیث روایت کی ہیں جن میں ان کا کوئی شریک نہیں۔ جید اسناد کیساتھ۔

(۴۲۶۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَآئِكُمْ۔

(۴۲۶۲) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بُتوں کی قسم نہ اُٹھاؤ اور نہ اپنے آباؤ اجداد کی۔

خُلاصَۃُ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ قسم صرف اور صرف اللہ عزّ وجل کی اُٹھائی جائے۔ پھر قسم کی مختلف اقسام ہیں:

قسم کی تعریف: یہ ہے کہ اللہ کے ذاتی نام اللہ یا کسی صفاتی نام کے ساتھ کسی چیز کی تاکید کرنے کو شرعاً یمین اور قسم کہتے ہیں۔ قسم کا پورا کرنا اُس وقت ضروری ہوتا ہے جب وہ معصیت کی نہ ہو اور اگر ایسی قسم اُٹھائے جو معصیت کی ہے تو اب اُس قسم کو پورا کرنے کی بجائے اُس کا کفارہ ادا کرے اور اسی طرح غیر اللہ کی قسم اُٹھانا ناجائز ہے اور بات بات پر قسم اُٹھانا ناپسندیدہ عمل ہے بلکہ جو کثرت کے ساتھ قسمیں اُٹھائے اُسے جھوٹا کہا گیا ہے۔ اس لیے سچی قسم اُٹھانے سے بالعموم اور جھوٹی قسم اُٹھانے سے بالخصوص گریز ہی کرنا چاہیے۔

۷۳۱: باب نُدْبِ مَنْ حَلَفَ يَمِيْنًا فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اَنْ يَّاْتِيَ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهٖ

(۴۲۶۳) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ وَاللَّفْظُ لِخَلَفٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثْنَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا اَوْ قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلَنَا فَاَتَوْهُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ وَاِنِّيْ وَ اللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ اَرٰى خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

(۴۲۶۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَ تَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَسْاَلُهٗ لَهُمُ الْحُمْلَانَ اِذْهُمْ مَّعَهٗ فِيْ جَيْشِ الْعُسْرَةِ وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوْكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَصْحَابِيْ اَرْسَلُوْنِيْ اِلَيْكَ لِتَحْمِلَهُمْ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَّ وَافَقْتُهٗ وَهُوَ غَضْبَانُ وَلَا اَشْعُرُ فَرَجَعْتُ حَزِيْنًا مِّنْ مَّنْعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْ مَّخَافَةِ اَنْ يَّكُوْنَ رَسُوْلُ

باب: جس نے قسم اُٹھائی پھر اُس کے غیر میں بھلائی ہو تو اُس کے لیے بھلائی کا کام کرنا مستحب ہونے اور قسم کا کفارہ ادا کرنے کے بیان میں

(۴۲۶۳) ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اشعری لوگوں کے قافلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ سے سواری مانگنے کے لیے۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں تمہیں سوار نہیں کروں گا اور نہ ہی میرے پاس وہ چیز ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں۔ ہم ٹھہرے رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا۔ پھر آپ کے پاس اُونٹ لائے گئے تو آپ نے ہمارے لیے تین سفید کوہان والے اُونٹ دینے کا حکم دیا۔ جب ہم چلنے لگے تو ہم نے کہا یا ہمارے بعض نے بعض سے کہا: ہمیں اللہ برکت نہ دے گا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے سواری طلب کی تو آپ نے ہمیں سوار نہ کرنے کی قسم اُٹھالی۔ پھر ہمیں سواری دے دی۔ تو انہوں نے آپ کے پاس آ کر آپ کو اس کی خبر دی۔ تو آپ نے فرمایا: میں نے تمہیں سوار نہیں کیا بلکہ اللہ نے تمہیں سوار کیا ہے اور اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو میں کسی بات پر قسم نہ اُٹھاؤں گا پھر میں اس سے بہتر دیکھوں تو میں اپنی قسم کا کفارہ ادا کروں گا اور وہی کام بجالاؤں گا جو بہتر ہے۔

(۴۲۶۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے ساتھیوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تا کہ میں آپ سے اُن کے لیے سواری مانگوں۔ جس وقت وہ جیش العسر ہ یعنی غزوہ تبوک میں آپ کے ساتھ تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میرے ساتھیوں نے مجھے آپ کی طرف اس لیے بھیجا ہے تا کہ آپ اُن کو سواری دے دیں۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں کسی چیز پر سوار نہیں کروں گا اور میں نے آپ کے غصہ کی حالت میں آپ سے موافقت (بات) کی اور مجھے علم نہ تھا۔ تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار کی وجہ سے اور اس ڈر کی وجہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ فَاَخْبَرْتُهُمُ الَّذِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَلْبَثْ اِلَّا سُوَيْعَةً اِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِيْ اَيْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَاَجَبْتُهٗ فَقَالَ اَجِبْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْكَ فَلَمَّا اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خُذْ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ وَ هٰذَيْنِ الْقَرِيْنَيْنِ لِسِتَّةِ اَبْعِرَةٍ اَبْتَاعَهُنَّ حِيْنَئِذٍ مِّنْ سَعْدٍ فَانْطَلِقْ بِهِنَّ اِلٰى اَصْحَابِكَ فَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ اَوْ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ فَارْكَبُوْهُنَّ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَانْطَلَقْتُ اِلٰى اَصْحَابِيْ بِهِنَّ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُكُمْ عَلٰى هٰؤُلَآءِ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ لَا اَدَعُكُمْ حَتّٰى يَنْطَلِقَ مَعِيْ بَعْضُكُمْ اِلٰى مَنْ سَمِعَ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ سَاَلْتُهٗ لَكُمْ وَ مَنْعَهٗ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ اِعْطَاءَهٗ اِيَّايَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا تَظُنُّوْا اَنِّيْ حَدَّثْتُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ فَقَالُوْا لِيْ وَ اللّٰهِ اِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدَّقٌ وَ لَنَفْعَلَنَّ مَا اَحْبَبْتَ فَانْطَلَقَ اَبُوْ مُوْسٰى بِنَفَرٍ مِّنْهُمْ حَتّٰى اَتَوُا الَّذِيْنَ سَمِعُوْا قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْعَهٗ اِيَّاهُمْ ثُمَّ اِعْطَاءَهُمْ بَعْدُ فَحَدَّثُوْهُمْ بِمَا حَدَّثَهُمْ بِهٖ اَبُوْ مُوْسٰى سَوَآءً۔

کہیں مجھ پر اپنے دل میں کچھ بوجھ محسوس کریں غمگین لوٹا۔ میں نے اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ کر انہیں اس بات کی خبر دی جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی۔ میں تھوڑی دیر ہی ٹھہرا تھا کہ اچانک میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پکارنے کی آواز اے عبداللہ بن قیس سنی۔ میں نے اُسے جواب دیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ وہ تجھے بلا رہے ہیں۔ جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو آپ نے فرمایا: یہ ان دونوں کا جوڑا اور یہ ان دونوں کا جوڑا اور یہ ان دونوں کا جوڑا لے لو۔ چھ اونٹوں کے لیے جو آپ نے اسی وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے خریدے تھے اور انہیں اپنے ساتھیوں کے پاس لے جا اور کہہ: بے شک اللہ یا فرمایا رسول اللہ ﷺ تمہیں ان پر سوار کر رہے ہیں۔ تو تم ان پر سوار ہو جاؤ۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: انہیں لے کر میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا۔ تو میں نے کہا: بے شک اللہ کے رسول تمہیں ان پر سوار کرتے ہیں لیکن اللہ کی قسم میں تمہیں نہ چھوڑوں گا جب تک کہ تم میں سے چند لوگ میرے ساتھ ان لوگوں کی طرف نہ چلیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا قول اور آپ کا منع کرنا اُس وقت سنا جب میں نے آپ سے تمہارے لیے سوال کیا تھا، پہلی مرتبہ میں پھر اس کے بعد وہی اونٹ آپ نے عطا کر دیے اور تم اس بات کا گمان بھی نہ کرنا کہ میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی جسے آپ نے نہیں فرمایا۔ تو انہوں نے مجھے کہا: اللہ کی قسم! تم ہمارے نزدیک البتہ تصدیق کیے ہوئے ہو اور ہم اسی طرح کریں گے جیسے تم نے پسند کیا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ ان میں سے بعض آدمیوں کو لے کر چلے یہاں تک کہ اُن لوگوں (رضی اللہ عنہم) کے پاس آئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا فرمان اور آپ کا انکار سنا تھا۔ پھر انہیں اس کے بعد عطا کر دیا۔ تو تم بھی انہیں اس طرح حدیث بیان کرو جیسے ابو موسیٰ نے انہیں برابر برابر بیان کر دی۔

(۴۲۶۵) حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ اَيُّوْبُ وَاَخْبَرَنَا لِحَدِيْثِ الْقَاسِمِ اَحْفَظُ مِنِّيْ لِحَدِيْثِ اَبِيْ قِلَابَةَ قَالَ

(۴۲۶۵) حضرت زہدم جرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے دستر خوان منگوایا اور اس پر مرغ کا گوشت تھا۔ بنی تیم اللہ میں سے ایک آدمی سرخ رنگ غلاموں کی مشابہت رکھنے والا آیا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اُسے

كُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسٰى فَدَعَا بِمَائِدَتِهٖ وَ عَلَيْهَا لَحْمُ دُجَاجٍ فَدَخَلَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ تَيْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ شَبِيْهٌ بِالْمَوَالِيْ فَقَالَ لَهٗ هَلُمَّ فَتَلَكَّأَ فَقَالَ هَلُمَّ فَاِنِّيْ قَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْكُلُ مِنْهُ فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ رَاَيْتُهٗ يَاْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَا اَطْعَمَهٗ فَقَالَ هَلُمَّ اُحَدِّثْكَ عَنْ ذٰلِكَ اِنِّيْ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِيْ مَا اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ فَلَبِثْنَا مَاشَآءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ اِبِلٍ فَدَعَابِنَا فَاَمَرَلَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرٰى قَالَ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ اَغْفَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنَهٗ لَا يُبَارَكُ لَنَا فَرَجَعْنَا اِلَيْهِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَتَيْنٰكَ نَسْتَحْمِلُكَ وَاِنَّكَ حَلَفْتَ اَنْ لَّا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا اَفَنَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَّ تَحَلَّلْتُهَا فَانْطَلِقُوْا فَاِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

کہا: آؤ۔ اُس نے تکلف کیا تو ابوموسیٰ نے کہا: آؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھی اس سے کھاتے ہوئے دیکھا۔ تو اس آدمی نے کہا: میں نے اسے (مرغیوں کو) کوئی چیز (گندگی) کھاتے دیکھا تو مجھے اس سے گھن آئی۔ میں نے اسے نہ کھانے کی قسم اُٹھالی۔ تو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: آؤ! میں تجھے اس بارے میں حدیث بیان کروں۔ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس اشعری قبیلہ میں آپ ﷺ سے سواری طلب کرنے کے لیے آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں تمہیں سوار نہ کروں گا اور نہ ہی میرے پاس ایسی چیز ہے جس پر میں تمہیں سوار کروں۔ پس ہم ٹھہرے رہے جتنا اللہ نے چاہا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس مالِ غنیمت کے اُونٹ لائے گئے۔ تو آپ نے ہمیں بلوایا اور ہمارے لیے سفید کوہان والے پانچ اُونٹوں کا حکم دیا۔ کہتے ہیں جب ہم چلے تو (ہم میں سے) بعض نے ایک دوسرے سے کہا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قسم سے غافل کر دیا۔ ہمارے لیے برکت نہ ہوگی۔ ہم نے آپ کے پاس لوٹ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے سواری طلب کرنے کے لیے آئے اور آپ نے ہمیں سواری نہ دینے کی قسم اُٹھائی۔ پھر آپ نے ہمیں سواری دے دی۔ اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے چاہا تو میں قسم نہ اُٹھاؤں گا کسی چیز کی پھر میں اس کے علاوہ میں خیر دیکھوں تو میں وہی کام کروں گا جو بہتر ہوگا اور قسم کا کفارہ دوں گا۔ پس تم جاؤ۔ بے شک اللہ نے تمہیں سواری دی ہے۔

(۴۲۶۶)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَ بَيْنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ وُدٌّ وَّ اِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ طَعَامٌ فِيْهِ لَحْمُ دُجَاجٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ۔

(۴۲۶۶) حضرت زہدم جرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جرم کے اس قبیلہ اور اشعریوں کے درمیان دوستی اور بھائی چارہ تھا۔ ہم حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو کھانا اُن کے قریب کیا گیا جس میں مرغی کا گوشت تھا۔ باقی اسی طرح حدیث ذکر کی ہے۔

(۴۲۶۷)وَحَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَاِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ

(۴۲۶۷) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ ان سب نے حماد بن زید کی طرح ہی حدیث بیان کی ہے۔

اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمِ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰى وَ اقْتَصُّوْا جَمِيْعًا الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

(۴۲۶۸)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا الصَّعِقُ يَعْنِي ابْنَ حَزْنٍ حَدَّثَنَا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا زَهْدَمٌ الْجَرْمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَبِیْ مُوْسٰى وَ هُوَ يَاْكُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ وَّسَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَزَادَ فِيْهِ قَالَ اِنِّیْ وَ اللّٰهِ مَا نَسِيْتُهَا۔

(۴۲۶۸) حضرت زہدم الجرمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور وہ مرغی کا گوشت کھا رہے تھے۔ باقی حدیث ان کی حدیث کی طرح گزر چکی ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم میں (اس قسم کو) نہیں بھولا۔

(۴۲۶۹)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ ضُرَيْبِ بْنِ نُقَيْرٍ الْقَيْسِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ مَا اَحْمِلُكُمْ وَاللّٰهِ مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ بَعَثَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ بُقْعِ الذُّرٰى فَقُلْنَا اِنَّا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهٗ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَحْمِلَنَا فَاَتَيْنَاهُ فَاَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنِّیْ لَا اَحْلِفُ عَلٰى يَمِيْنٍ اَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

(۴۲۶۹) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ سے سواریاں طلب کرنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: میرے پاس سواری نہیں جس پر میں تمہیں سوار کروں۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں سوار نہیں کروں گا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف تین چتکبری کوہان والے اُونٹ بھیجے تو ہم نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ سے سواری مانگنے کے لیے حاضر ہوئے تو آپ نے قسم اُٹھائی کہ آپ ہمیں سوار نہیں کریں گے۔ ہم نے آپ کے پاس حاضر ہو کر اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: میں کسی بات پر قسم نہیں اُٹھاتا اور اس کے علاوہ میں اس سے بھلائی دیکھتا ہوں تو وہی کام کرتا ہوں جو بھلائی والا ہو۔

(۴۲۷۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلَى التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنَا اَبُو السَّلِيْلِ عَنْ زَهْدَمٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ كُنَّا مُشَاةً فَاَتَيْنَا نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَسْتَحْمِلُهٗ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

(۴۲۷۰) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پیدل چل کر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے سواری طلب کی۔ باقی حدیث جریر کی حدیث کی طرح ہے۔

(۴۲۷۱)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَعْتَمَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى اَهْلِهٖ فَوَجَدَ الصِّبْيَةَ قَدْ نَامُوْا فَاَتَاهُ اَهْلُهٗ بِطَعَامِهٖ فَحَلَفَ اَنْ لَّا يَاْكُلَ مِنْ اَجْلِ صِبْيَتِهٖ ثُمَّ بَدَالَهٗ

(۴۲۷۱) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی کو رات کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیر ہو گئی پھر اپنے اہل وعیال کی طرف لوٹا تو بچوں کو سوتا ہوا پایا۔ اس کے پاس اس کی بیوی کھانا لائی' اُس نے قسم اُٹھائی کہ وہ اپنے بچوں کی وجہ سے نہ کھائے گا۔ پھر اُس کے لیے (مسئلہ) ظاہر ہو گیا تو اُس نے کھالیا۔ پھر اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

فَاَكَلَ فَاَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِهَا وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

خدمت میں حاضر ہو کر اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم اُٹھائے پھر اس کے علاوہ میں بھلائی و خیر دیکھے تو چاہیے وہ بھلائی کو اختیار کرے اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

(۴۲۷۲)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَفْعَلْ۔

(۴۲۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی بات کی قسم اُٹھائی پھر اس کے علاوہ میں اس سے بہتری دیکھی تو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے اور بھلائی والا عمل اختیار کر لے۔

(۴۲۷۳)وَحَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

(۴۲۷۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بات پر قسم اُٹھائی پھر اس کے غیر میں اُس سے بہتری دیکھی تو وہی عمل اختیار کرے جو بہتر ہو اور اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے۔

(۴۲۷۴)وَحَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ حَدَّثَنِيْ سُهَيْلٌ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ فَلْيُكَفِّرْ يَمِيْنَهٗ وَ لْيَفْعَلِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

(۴۲۷۴) اسی حدیث کی دوسری سند ہے اس میں ہے چاہیے کہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے اور وہی عمل سرانجام دے جو بہتر ہے۔

(۴۲۷۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ يَعْنِي ابْنَ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ قَالَ جَآءَ سَائِلٌ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ فَسَاَلَهٗ نَفَقَةً فِيْ ثَمَنِ خَادِمٍ اَوْ فِيْ بَعْضِ ثَمَنِ خَادِمٍ فَقَالَ لَيْسَ عِنْدِيْ مَا اُعْطِيْكَ اِلَّا دِرْعِيْ وَ مِغْفَرِيْ فَاَكْتُبُ اِلٰى اَهْلِيْ اَنْ يُّعْطُوْكَهُمَا قَالَ فَلَمْ يَرْضَ فَغَضِبَ عَدِيٌّ فَقَالَ وَ اللّٰهِ لَا اُعْطِيْكَ شَيْئًا ثُمَّ اِنَّ الرَّجُلَ رَضِيَ فَقَالَ اَمَا وَ اللّٰهِ لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰى اَتْقٰى لِلّٰهِ مِنْهَا فَلْيَاْتِ التَّقْوٰى مَا حَنِثْتُ يَمِيْنِيْ۔

(۴۲۷۵) حضرت تمیم بن طرفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک سائل عدی بن حاتمؓ کے پاس آیا اور اُس نے ان سے ایک غلام کی قیمت کا خرچ یا غلام کی قیمت کے بعض حصہ کا سوال کیا تو انہوں نے کہا کہ میرے پاس تجھے عطا کرنے کے لیے سوائے زرّہ اور میری خود کے کچھ نہیں ہے۔ میں اپنے گھر والوں کو لکھتا ہوں کہ وہ تجھے کچھ عطا کر دیں گے۔ راوی کہتے ہیں وہ تو راضی ہوا لیکن عدی غصے میں آ گئے اور کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے کچھ بھی نہ عطا کروں گا پھر وہ آدمی راضی ہو گیا تو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ نہ سنا ہوتا (تو تجھے کچھ بھی نہ دیتا)۔ آپ فرماتے تھے جس نے کسی بات پر قسم اُٹھائی پھر اس سے زیادہ پرہیزگاری کا عمل دیکھے تو وہی تقویٰ والا عمل اختیار کر لے تو میں اپنی قسم کو نہ توڑتا اور حانث نہ ہوتا۔

(۴۲۷۶)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرْفَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَرَاٰی غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِيْنَهٗ۔

(۴۲۷۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی بات پر قسم اُٹھائی پھر اس کے علاوہ میں اس سے بہتری دیکھی تو وہی کرے جو بہتر ہے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

(۴۲۷۷)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ الْبَجَلِیُّ وَ اللَّفْظُ لِابْنِ طَرِيْفٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ابْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ الطَّائِیِّ عَنْ عَدِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلَی الْيَمِيْنِ فَرَاٰی خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْهَا وَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

(۴۲۷۷) حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی کام پر قسم اُٹھائے پھر اس سے بہتر عمل کو دیکھے تو قسم کا کفارہ دے اور وہی عمل اختیار کرے جو بہتر ہے۔

(۴۲۷۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيْفٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ الطَّائِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ۔

(۴۲۷۸) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

(۴۲۷۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ وَاَتَاهُ رَجُلٌ يَّسْاَلُهٗ مِائَةَ دِرْهَمٍ فَقَالَ تَسْاَلُنِیْ مِائَةَ دِرْهَمٍ وَاَنَا ابْنُ حَاتِمٍ وَاللّٰهِ لَا اُعْطِيْكَ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ ثُمَّ رَاٰی خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ۔

(۴۲۷۹) حضرت تمیم بن طرفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے سنا کہ اُن کے پاس ایک آدمی ایک سو درہم مانگنے آیا۔ انہوں نے کہا: تو مجھ سے سو درہم کا سوال کرتا ہے حالانکہ میں ابن حاتم ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں کچھ نہ دوں گا۔ پھر کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا جو آدمی کسی اَمر پر قسم اُٹھائے پھر اس سے زیادہ بہتری (کسی دوسری چیز میں) دیکھے تو چاہیے کہ وہی کام سرانجام دے جو بہتر ہو۔ (تو تجھے نہ دیتا)

(۴۲۸۰)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِيْمَ بْنَ طَرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ وَزَادَ وَلَكَ اَرْبَعُ مِائَةٍ فِیْ عَطَائِیْ۔

(۴۲۸۰) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس سے پوچھا۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر کی اور اس میں اضافہ یہ ہے اور تیرے لیے میری عطاء سے چار سو (درہم) ہیں۔

(۴۲۸۱)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ سَمُرَةَ لَا تَسْاَلِ

(۴۲۸۱) حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبدالرحمٰن بن سمرہ سرداری کا سوال نہ کرنا کیونکہ اگر

الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى أَمْرٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ قَالَ أَبُو أَحْمَدَ الْجُلُودِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمَاسَرْجَسِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ۔

تجھے سرداری مانگنے سے دی گئی تو تو اُس کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر وہ تجھے بغیر مانگے بغیر عطا کی گئی تو اس پر تیری مدد کی جائے گی اور جب تو کسی بات پر قسم اُٹھائے پھر تو نے اس کے علاوہ میں اِس سے بہتری دیکھی تو اپنی قسم کا کفارہ ادا کر اور وہی عمل سرانجام دے جو بہتر ہو۔

(۴۲۸۲)حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُونُسَ وَ مَنْصُورٍ وَ حُمَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ فِي آخَرِينَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيهِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ ذِكْرُ الْإِمَارَةِ۔

(۴۲۸۲)مذکورہ بالا حدیث ہی کی مزید دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کسی اَمر کی قسم اُٹھائے پھر اس کے علاوہ دوسرے عمل میں بہتری دیکھے تو وہ بھلائی والا عمل کرلے اور قسم کا کفارہ ادا کرے اور قسم توڑنے کے بعد کفارہ ادا کرنا چاہیے۔ قسم توڑنے سے پہلے نہیں کیونکہ کفارہ کا سبب قسم توڑنا ہے۔

۷۳۲: باب يَمِينِ الْحَالِفِ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ

باب: قسم اُٹھانے والے کی قسم کا مدار قسم دلانے والے کی نیت پر ہونے کے بیان میں

(۴۲۸۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَ قَالَ عَمْرٌو حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ عَلَيْهِ صَاحِبُكَ وَقَالَ عَمْرٌو يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ۔

(۴۲۸۳)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیری قسم وہی معتبر ہوگی جس پر تیرا ساتھی تیری تصدیق کرے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: وَيُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ جس اعتقاد کے ساتھ تیرا ساتھی تیری تصدیق کرے۔

(۴۲۸۴)وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْيَمِينُ عَلَى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ۔

(۴۲۸۴)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کا دارومدار قسم اُٹھانے والے کی نیت پر ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر قاضی قسم کا مطالبہ کرے اور قسم منی برحق ہو اور یمین اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کے ساتھ ہو طلاق اور عتاق کے ساتھ نہ ہو تو قسم میں قسم لینے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر قسم اُٹھانے والا اس میں توریہ کرے تو اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا اور اگر ان تین شروط میں سے کوئی ایک شرط بھی مفقود ہو تو اس میں قسم اُٹھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر معاملہ بندے اور اللہ کے درمیان حلف کا معاملہ ہو تو قسم اُٹھانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا اور اگر معاملہ کسی انسان کا ہو اور کسی انسان نے اپنے حق کی وجہ سے قسم کا مطالبہ کیا ہو تو اس صورت میں قسم اُٹھوانے والے کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

۷۳۳: باب الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِيْنِ وَغَيْرِهَا

باب: قسم وغیرہ میں ان شاء اللہ کہنے کا بیان

(۴۲۸۵) وَحَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِي الرَّبِيْعِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِسُلَيْمٰنَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سِتُّوْنَ امْرَاَةً فَقَالَ لَاَطُوْفَنَّ عَلَيْهِنَّ اللَّيْلَةَ فَتَحْمِلُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ فَتَلِدُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَوَلَدَتْ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ اسْتَثْنٰى لَوَلَدَتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ غُلَامًا فَارِسًا يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(۴۲۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں۔ انہوں نے کہا: میں ان سب کے پاس ایک رات میں جاؤں گا۔ ان میں ہر ایک کو حمل ہوگا اور ان میں سے ہر ایک شہسوار لڑکے کو جنم دے گی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرے گا لیکن ان میں سے ایک کے علاوہ کسی کو حمل نہ ہوا اور اس نے بھی آدھے بچے کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان میں سے ہر ایک عورت شہسوار لڑکے کو جنم دیتی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا۔

(۴۲۸۶) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِيْ عُمَرَ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ حُجَيْرٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ نَبِيُّ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَاُطِيْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِيْ بِغُلَامٍ يُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اَوِ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ وَ نُسِّيَ فَلَمْ تَاْتِ وَاحِدَةٌ مِنْ نِسَائِهٖ اِلَّا وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ غُلَامٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَ كَانَ دَرَكًا لَهٗ فِيْ حَاجَتِهٖ۔

(۴۲۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں اس رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا۔ ان میں سے ہر عورت ایک بچہ جنے گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ ان سے اُن کے ساتھی یا فرشتے نے کہا: آپ ان شاء اللہ کہہ لیں۔ وہ بھول گئے اور ان شاء اللہ نہ کہا۔ ان کی بیویوں میں سے سوائے ایک عورت کے کسی کے ہاں بچہ کی ولادت نہ ہوئی اور اس کے ہاں بھی آدھے بچے کی ولادت ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی بات رد نہ کی جاتی اور وہ اپنے مقصد کو بھی حاصل کر لیتے۔

(۴۲۸۷) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهٗ اَوْ نَحْوَهٗ۔

(۴۲۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی یہ حدیث دوسری سند سے مروی ہے۔

(۴۲۸۸)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ لَاُطِيْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى سَبْعِيْنَ اِمْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَاَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَ كَانَ دَرَكًا لِحَاجَتِهٖ۔

(۴۲۸۸)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا: میں آج رات ستر عورتوں کے پاس جاؤں گا۔ان میں سے ہر عورت لڑکا جنم دے گی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ان سے عرض کی گئی' ان شاء اللہ کہہ لیں لیکن انہوں نے نہ کہا۔وہ ان کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک عورت کے سوا کسی عورت نے کچھ بھی جنم نہ دیا اور اُس نے بھی آدھا لڑکا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو قسم توڑنے والے نہ ہوتے اور اپنے مقصد کو پہنچ جاتے۔

(۴۲۸۹)وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِىْ وَرْقَآءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ لَاَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَاَةً كُلُّهَا تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُقَاتِلُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ قُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ فَجَآءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ۔

(۴۲۸۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے فرمایا کہ آج کی رات میں نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا۔ان میں سے ہر ایک شہسوار کو جنم دے گی۔جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ان سے ان کے ساتھی نے کہا: آپ ان شاء اللہ کہہ لیں لیکن انہوں نے ان شاء اللہ نہ کہا (بھول گئے)۔اور وہ اُن سب کے پاس گئے لیکن ان میں سے ایک عورت کے سوا کوئی بھی حاملہ نہ ہوئی اور اُس نے بھی آدھے لڑکے کو جنم دیا اور قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر وہ ان شاء اللہ کہہ لیتے تو وہ سارے کے سارے اللہ کے راستہ میں سوار ہو کر جہاد کرتے۔

(۴۲۹۰)وَحَدَّثَنِيْهِ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كُلُّهَا تَحْمِلُ غُلَامًا يُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۴۲۹۰)حضرت ابو الزناد رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے بھی یہ حدیث اِسی طرح مروی ہے۔اس میں یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک لڑکے سے حاملہ ہوتی جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی آدمی قسم اُٹھانے کے بعد متصل ان شاء اللہ کہہ لے تو یہ استثناء ہے اور اس کی قسم منعقد نہ ہوگی۔جب قسم ہی منعقد نہ ہوئی تو اس کے خلاف کرنے میں کفارہ واجب نہ ہوگا اور وہ شخص حانث نہ ہوگا۔

۷۳۴:باب النَّهْيِ عَنِ الْاِصْرَارِ عَلَى الْيَمِيْنِ فِيْمَا يَتَاَذّٰى بِهٖ اَهْلُ الْحَالِفِ مِمَّا

باب: جس قسم سے قسم اُٹھانے والے کے اہل کا نقصان ہو اُسے قسم اُٹھانے پر اصرار کرنے سے

لَيْسَ بِحَرَامٍ

ممانعت کے بیان میں' اس شرط پر کہ وہ عمل حرام نہ ہو

(۴۲۹۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ لَاَنْ يَّلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فِيْ اَهْلِهٖ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ يُّعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِيْ فَرَضَ اللّٰهُ۔

(۴۲۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم میں سے کسی کا اپنے گھر والوں کے بارے میں کسی قسم پر اصرار کرنا اس کے لیے زیادہ گناہ کی بات ہے اللہ کے ہاں اس قسم کا کفارہ ادا کرنے سے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔

۷۳۵:باب نَذْرِ الْكَافِرِ وَمَا يَفْعَلُ فِيْهِ اِذَا اَسْلَمَ

باب: کافر کی نذر کے حکم کے بیان میں جب وہ مسلمان ہو جائے

(۴۲۹۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَاَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

(۴۲۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی کہ میں ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو اپنی نذر پوری کر۔

(۴۲۹۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ بْنِ اَبِيْ رَوَّادٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ قَالَ حَفْصٌ مِنْ بَيْنِهِمْ عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَمَّا اَبُوْ اُسَامَةَ وَالثَّقَفِيُّ فَفِيْ حَدِيْثِهِمَا اِعْتِكَافُ لَيْلَةٍ وَاَمَّا فِيْ حَدِيْثِ شُعْبَةَ فَقَالَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهٗ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ حَفْصٍ ذِكْرُ يَوْمٍ وَ لَا لَيْلَةٍ۔

(۴۲۹۳) اسی حدیث کی مزید اسناد الفاظ کے تغیر و تبدل کے ساتھ ذکر کی ہیں۔ معنی و مفہوم وہی ہے۔

(۴۲۹۴)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَنَّ اَيُّوْبَ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْجِعِرَّانَةِ بَعْدَ اَنْ رَجَعَ مِنَ الطَّائِفِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

(۴۲۹۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جعرانہ میں سوال کیا۔ آپ کے طائف سے لوٹنے کے بعد کہ اے اللہ کے رسول! میں نے جاہلیت میں نذر مانی کہ مسجد حرام میں ایک دن اعتکاف کروں گا۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جاؤ اور ایک دن کا اعتکاف کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خمس سے ایک لونڈی

وَسَلَّمَ اِنِّیْ نَذَرْتُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَنْ اَعْتَكِفَ یَوْمًا فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَكَیْفَ تَرٰی قَالَ اذْهَبْ فَاعْتَكِفْ یَوْمًا قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ جَارِیَةً مِّنَ الْخُمُسِ فَلَمَّا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبَایَا النَّاسِ سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَصْوَاتَهُمْ یَقُوْلُوْنَ اَعْتَقَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوْا اَعْتَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَبَایَا النَّاسِ فَقَالَ عُمَرُ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اذْهَبْ اِلٰی تِلْكَ الْجَارِیَةِ فَخَلِّ سَبِیْلَهَا۔

عطا کی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کر دیا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کی آوازیں سنیں۔ وہ کہتے تھے ہمیں رسول اللہ ﷺ نے آزاد کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کے قیدیوں کو آزاد کر دیا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے عبداللہ اس لونڈی کے پاس جاؤ اور اُسے بھی چھوڑ دو۔

(۴۲۹۵)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ النَّبِیُّ ﷺ مِنْ حُنَیْنٍ سَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَّذْرٍ كَانَ نَذَرَهٗ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اِعْتِكَافَ یَوْمٍ ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ۔

(۴۲۹۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حنین سے لوٹے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی ایک دن کی نذرِ اعتکاف کے بارے میں سوال کیا جو دورِ جاہلیت کی تھی۔ پھر حضرت جریر بن حازم رحمۃ اللہ علیہ جیسی حدیث ذکر کی۔

(۴۲۹۶)وَحَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَیْدٍ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ عُمْرَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ فَقَالَ لَمْ یَعْتَمِرْ مِنْهَا قَالَ وَ كَانَ عُمَرُ نَذَرَ اعْتِكَافَ لَیْلَةٍ فِی الْجَاهِلِیَّةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ جَرِیْرِ بْنِ حَازِمٍ وَ مَعْمَرٍ عَنْ اَیُّوْبَ۔

(۴۲۹۶) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس رسول اللہ ﷺ کے جعرانہ سے عمرہ کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے عمرہ نہیں کیا۔ فرمایا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے جاہلیت میں ایک رات کے اعتکاف کی نذر مانی تھی۔

(۴۲۹۷)وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ خَلَفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ كِلَاهُمَا عَنْ نَّافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ فِی النَّذْرِ وَ فِیْ حَدِیْثِهِمَا جَمِیْعًا اِعْتِكَافُ یَوْمٍ۔

(۴۲۹۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔ ان سب کی احادیث میں ایک دن کے اعتکاف کا ذکر ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے دو مسائل معلوم ہوئے: ایک کافر کی نذر اور دوسرا اعتکاف کے وقت کے بارے میں۔ کافر اگر حالتِ کفر میں کوئی نذر مانے اور پھر بعد میں مسلمان ہو جائے تو اُس کے لیے اس نذر کا پورا کرنا واجب وضروری نہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو منت پوری کرنا استحباباً تھا اور اعتکاف رات کا درست نہیں کیونکہ اعتکاف کے لیے روزہ احناف کے نزدیک شرط ہے۔ اس لیے اگر کوئی ایک دن یا ایک رات اعتکاف کی منت وغیرہ مانے تو اس کے لیے رات اور دن کا اعتکاف کرنا لازم ہے اور روزہ بھی۔ جیسا کہ دوسری روایات میں اس کی تصریح موجود ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ((اِعْتَكِفْ وَصُمْ)) ''اعتکاف کر اور روزہ بھی رکھ۔'' (ابوداؤد' نسائی)

٧٣٦: باب صُحْبَةِ الْمَمَالِيْكِ
باب: غلاموں کے ساتھ برتاؤ کرنے کے بیان میں

(۴۲۹۸) حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ عَنْ زَاذَانَ أَبِي عُمَرَ قَالَ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَقَدْ أَعْتَقَ مَمْلُوكًا قَالَ فَأَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ عُودًا أَوْ شَيْئًا فَقَالَ مَا فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَسْوَى هَذَا إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ لَطَمَ مَمْلُوكَهُ أَوْ ضَرَبَهُ فَكَفَّارَتُهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔

(۴۲۹۸) حضرت زاذان ابی عمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا اور آپ نے غلام آزاد کیا تو انہوں نے زمین سے لکڑی یا کوئی چیز اُٹھائی اور فرمایا کہ اس میں اس کے برابر بھی اَجر و ثواب نہیں ہے۔ ہاں! یہ کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جس نے اپنے غلام کو تھپڑ مارا یا پیٹا تو اس کا کفارہ اسے آزاد کرنا ہے۔

(۴۲۹۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ قَالَ سَمِعْتُ ذَكْوَانَ يُحَدِّثُ عَنْ زَاذَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ دَعَا بِغُلَامٍ لَهُ فَرَأَى بِظَهْرِهِ أَثَرًا فَقَالَ لَهُ أَوْ جَعْتُكَ قَالَ لَا قَالَ فَأَنْتَ عَتِيقٌ قَالَ ثُمَّ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ مَالِي فِيهِ مِنَ الْأَجْرِ مَا يَزِنُ هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ ضَرَبَ غُلَامًا لَهُ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ أَوْ لَطَمَهُ فَإِنَّ كَفَّارَتَهُ أَنْ يُعْتِقَهُ۔

(۴۲۹۹) حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے غلام کو بلوایا اور اس کی پیٹھ پر نشان دیکھے تو اُس سے کہا کہ میں نے تجھے تکلیف پہنچائی ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: تو آزاد ہے۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین سے کوئی چیز اُٹھائی اور فرمایا: میرے لیے اس (غلام) کے آزاد کرنے میں اس کے وزن کے برابر بھی اَجر و ثواب نہیں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ جس نے اپنے غلام کو بغیر قصور کے مارا یا اسے تھپڑ رسید کیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اُسے آزاد کر دے۔

(۴۳۰۰) وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْيَانَ عَنْ فِرَاسٍ بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ وَ أَبِي عَوَانَةَ أَمَّا حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ فَذَكَرَ فِيهِ حَدًّا لَمْ يَأْتِهِ وَفِي حَدِيثِ وَكِيعٍ مَنْ لَطَمَ عَبْدَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْحَدَّ۔

(۴۳۰۰) حضرت شعبہ اور ابوعوانہ رحمہ اللہ علیہما کی اسناد سے یہ حدیث مروی ہے۔ ابن مہدی کی حدیث میں حد کو ذکر کیا ہے اور وکیع کی حدیث میں ہے جس نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا اور حد ذکر نہیں کی۔

(۴۳۰۱) حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ لَطَمْتُ مَوْلًى لَنَا فَهَرَبْتُ ثُمَّ جِئْتُ قُبَيْلَ الظُّهْرِ فَصَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي فَدَعَاهُ وَ دَعَانِي ثُمَّ قَالَ امْتَثِلْ مِنْهُ فَعَفَا ثُمَّ قَالَ كُنَّا بَنِي مُقَرِّنٍ عَلَى عَهْدِ

(۴۳۰۱) حضرت معاویہ بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا پھر بھاگ گیا۔ پھر ظہر کے قریب آیا اور ظہر کی نماز میں نے اپنے باپ کے پیچھے ادا کی تو انہوں نے غلام کو اور مجھے بلایا پھر فرمایا: اس سے بدلہ لے لو۔ اُس (غلام) نے معاف کر دیا۔ پھر فرمایا: ہم بنی مقرن کے پاس زمانہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں صرف ایک ہی خادم تھا۔ ہم میں سے کسی نے اُسے طمانچہ مار

رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا اِلَّا خَادِمٌ وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقُوْهَا قَالُوْا لَيْسَ لَهُمْ خَادِمٌ غَيْرُهَا قَالَ فَلْيَسْتَخْدِمُوْهَا فَاِذَا اسْتَغْنَوْا عَنْهَا فَلْيُخَلُّوْا سَبِيْلَهَا۔

دیا۔ یہ بات جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: اسے آزاد کر دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی خادم نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے خدمت حاصل کرو جب وہ اس سے مستغنی ہو جائیں تو چاہیے کہ اسے آزاد کر دو۔

(۴۳۰۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ عَجِلَ شَيْخٌ فَلَطَمَ خَادِمًا لَهٗ فَقَالَ لَهٗ سُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ عَجَزَ عَلَيْكَ اِلَّا حُرُّ وَجْهِهَا لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ سَابِعَ سَبْعَةٍ مِنْ بَنِيْ مُقَرِّنٍ مَالَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ لَطَمَهَا اَصْغَرُنَا فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُعْتِقَهَا۔

(۴۳۰۲) حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے' ایک شیخ نے جلدی کی کہ اپنے خادم کو طمانچہ مار دیا تو اسے سوید بن مقرن رضی اللہ عنہ نے کہا: تجھے اس کے چہرے کے علاوہ کوئی جگہ نہ ملی تھی۔ تحقیق میں نے اپنے آپ کو بنی مقرن کا ساتواں فرد پایا اور ہمارے لیے سوائے ایک خادم کے کوئی دوسرا نہ تھا کہ ہم میں سے سب سے چھوٹے نے اسے طمانچہ مار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کے آزاد کرنے کا حکم فرمایا۔

(۴۳۰۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ ابْنِ يَسَافٍ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ الْبَزَّ فِيْ دَارِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ اَخِي النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَخَرَجَتْ جَارِيَةٌ فَقَالَتْ لِرَجُلٍ مِّنَّا كَلِمَةً فَلَطَمَهَا فَغَضِبَ سُوَيْدٌ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔

(۴۳۰۳) حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نعمان بن مقرن کے بھائی سوید بن مقرن کے گھر میں کپڑا فروخت کیا کرتے تھے تو ایک لونڈی نکلی اور اس نے ہم سے کسی آدمی کو کوئی بات کہی تو اس آدمی نے اسے طمانچہ مار دیا۔ تو سوید ناراض ہوئے۔ پھر ابن ادریس کی طرح حدیث ذکر کی۔

(۴۳۰۴)وَحَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ قُلْتُ شُعْبَةُ فَقَالَ مُحَمَّدٌ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شُعْبَةَ الْعِرَاقِيُّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ اَنَّ جَارِيَةً لَهٗ لَطَمَهَا اِنْسَانٌ فَقَالَ لَهٗ سُوَيْدٌ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَةَ مُحَرَّمَةٌ فَقَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ وَاِنِّيْ لَسَابِعُ اِخْوَةٍ لِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَا لَنَا خَادِمٌ غَيْرُ وَاحِدٍ فَعَمَدَ اَحَدُنَا فَلَطَمَهٗ فَاَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُّعْتِقَهٗ۔

(۴۳۰۴) حضرت سوید بن مقرن سے روایت ہے کہ اس کی باندی کو کسی انسان نے طمانچہ مارا تو اسے سوید نے کہا: کیا تو جانتا ہے کہ چہرہ حرام کیا گیا ہے۔ کہا: میں نے اپنے آپ کو اپنے بھائیوں میں سے ساتواں پایا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور ہمارے لیے ایک کے علاوہ کوئی خادم نہ تھا۔ ہم میں سے کسی ایک نے اسے تھپڑ امار دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے آزاد کر دیں۔

(۴۳۰۵)حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۴۳۰۵) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

الْمُثَنّٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ جَرِيْرٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ قَالَ قَالَ لِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ مَا اسْمُكَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ عَبْدِالصَّمَدِ۔

(۴۳۰۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ الْبَدْرِيُّ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِيْ بِالسَّوْطِ فَسَمِعْتُ صَوْتًا مِّنْ خَلْفِيْ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَلَمْ اَفْهَمِ الصَّوْتَ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ فَلَمَّا دَنَا مِنِّيْ اِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاِذَا هُوَ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ قَالَ فَاَلْقَيْتُ السَّوْطَ مِنْ يَدِيْ فَقَالَ اعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَنَّ اللّٰهَ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلٰى هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقُلْتُ لَا اَضْرِبُ مَمْلُوْكًا بَعْدَهُ اَبَدًا۔

(۴۳۰۶)حضرت ابومسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو کوڑے کے ساتھ مار رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: اے ابومسعود! جان لے اور میں غصہ کی وجہ سے آواز سمجھ نہ سکا۔ جب وہ میرے قریب ہوئے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ فرما رہے تھے جان لے ابومسعود! جان لے ابومسعود۔ کہتے ہیں میں نے اپنے ہاتھ سے کوڑا ڈال دیا تو آپ نے فرمایا: جان لے ابومسعود! اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے تیری اس غلام پر قدرت سے۔ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: میں اس کے بعد کبھی غلام کو نہ ماروں گا۔

(۴۳۰۷)وَحَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَّهُوَ الْمَعْمَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِاِسْنَادِ عَبْدِالْوَاحِدِ نَحْوَ حَدِيْثِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ فَسَقَطَ مِنْ يَدِي السَّوْطُ مِنْ هَيْبَتِهٖ۔

(۴۳۰۷)اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: آپ کی ہیبت کی وجہ سے میرے ہاتھ سے کوڑا گر گیا۔

(۴۳۰۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ غُلَامًا لِّيْ فَسَمِعْتُ مِنْ خَلْفِيْ صَوْتًا اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ اَمَا لَوْلَمْ تَفْعَلْ لَلَفَحَتْكَ النَّارُ اَوْ لَمَسَّتْكَ النَّارُ۔

(۴۳۰۸)حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے غلام کو مار رہا تھا تو میں نے اپنے پیچھے سے آواز سنی: ابومسعود! جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر تیری اس پر قدرت سے زیادہ قادر ہے۔ میں متوجہ ہوا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ اللہ کی رضا کے لیے آزاد ہے۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ایسا نہ کرتا تو جہنم کی آگ تجھے جلا دیتی یا تجھے چھو لیتی۔

(۴۳۰۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَضْرِبُ غُلَامَهٗ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ قَالَ

(۴۳۰۹)حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے غلام کو مار رہے تھے کہ اُس نے اعوذ باللہ کہنا شروع کر دیا۔ کہتے ہیں وہ اسے مارتے رہے پھر اس نے اعوذ برسول کہا تو اسے چھوڑ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَجَعَلَ يَضْرِبُهُ فَقَالَ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ فَتَرَكَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ عَلَيْهِ قَالَ فَاَعْتَقَهُ۔

فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تجھ پر زیادہ قدرت رکھتا ہے جتنی تو اس پر رکھتا ہے۔ حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں پھر میں نے اُسے آزاد کر دیا۔

(۴۳۱۰)وَحَدَّثَنِيْهِ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَعُوْذُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۴۳۱۰) حضرت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اعوذ باللہ اور اعوذ برسول اللہ ﷺ ذکر نہیں کیا۔

(۴۳۱۱)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ نُعْمٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ۔

(۴۳۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائی تو اُس پر قیامت کے دن حد قائم کی جائے گی۔ ہاں یہ کہ وہ ایسا ہی ہو جیسا کہ اُس نے کہا۔

(۴۳۱۲)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْرَقُ كِلَاهُمَا عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِهِمَا سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ نَبِيَّ التَّوْبَةِ۔

(۴۳۱۲) اس حدیث کی دوسری اسناد مذکور ہیں۔ ان میں یہ ہے کہ میں نے ابوالقاسم ﷺ نبی التوبہ سے سنا۔

۷۳۷: باب اِطْعَامِ الْمَمْلُوْكِ مِمَّا يَاْكُلُ وَاِلْبَاسُهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ

باب: ملازم و غلام کو جو خود کھائے پیے اور پہنے دینے اور اُس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لینے کے بیان میں

(۴۳۱۳)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ مَرَرْنَا بِاَبِيْ ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ وَ عَلَيْهِ بُرْدٌ وَ عَلٰى غُلَامِهِ مِثْلُهُ فَقُلْنَا يَا اَبَا ذَرٍّ لَوْ جَمَعْتَ بَيْنَهُمَا كَانَتْ حُلَّةً فَقَالَ اِنَّهُ كَانَ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اِخْوَانِيْ كَلَامٌ وَ كَانَتْ اُمُّهُ اَعْجَمِيَّةً فَعَيَّرْتُهُ بِاُمِّهِ فَشَكَانِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ الرِّجَالَ سَبُّوْا اَبَاهُ وَ اُمَّهُ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ هُمْ

(۴۳۱۳) حضرت معرور بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم ابو ذر رضی اللہ عنہ کے پاس سے مقام زبدہ میں گزرے اور ان پر ایک چادر تھی اور ان کے غلام پر بھی اُن جیسی۔ تو ہم نے عرض کیا: اے ابوذر! اگر آپ ان دونوں (چادروں) کو جمع کر لیتے تو یہ حلہ ہوتا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اور میرے بھائیوں میں سے ایک آدمی کے درمیان کسی بات پر لڑائی ہوگئی اور اس کی والدہ عجمی تھی۔ میں نے اسے اس کی ماں کی عار دلائی تو اُس نے نبی کریم ﷺ سے میری شکایت کی۔ میں نبی کریم ﷺ سے ملا تو آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تو ایک ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو دوسرے لوگوں کو گالی دے گا تو لوگ اُس کے باپ اور

اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيكُمْ فَاَطْعِمُوْهُمْ مِمَّا تَأْكُلُوْنَ وَاَلْبِسُوْهُمْ مِمَّا تَلْبَسُوْنَ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ۔

ماں کو گالی دیں گے۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت (کا اثر) ہے۔ وہ تمہارے بھائی ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت کر دیا ہے۔ تو تم اُن کو وہی کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور اُنہیں وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو اور ان کو ایسے کام پر مجبور نہ کرو جو اُن پر دُشوار ہو اور اگر تم ان سے ایسا کام لو تو ان کی مدد کرو۔

(۴۳۱۴) وَحَدَّثَنَاهُ اَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَزَادَ فِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ وَ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ قَوْلِهٖ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ قُلْتُ عَلٰى حَالِ سَاعَتِيْ مِنَ الْكِبَرِ قَالَ نَعَمْ وَ فِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ نَعَمْ عَلٰى حَالِ سَاعَتِكَ مِنَ الْكِبَرِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى فَاِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيَبِعْهُ وَفِيْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ وَ لَيْسَ فِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ فَلْيَبِعْهُ وَلَا فَلْيُعِنْهُ انْتَهٰى عِنْدَ قَوْلِهٖ وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ۔

(۴۳۱۴) اسی حدیث کی مزید دو اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت زہیر اور حضرت ابو معاویہ رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے قول کہ تو ایک ایسا آدمی ہے کہ جس میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے کے بعد یہ اضافہ ہے کہ میں نے عرض کیا: میرے اس بڑھاپے کے حال پر۔ تو آپ نے فرمایا: جی ہاں اور ابو معاویہ کی حدیث میں ہے: جی ہاں! تیرے بڑھاپے کے حال میں بھی اور عیسیٰ کی حدیث میں ہے کہ اگر وہ ایسے ایسے کام پر مجبور کرے جو اسے دُشوار گزرے تو چاہیے کہ وہ اسے بیچ دے اور زہیر کی حدیث میں ہے چاہیے کہ وہ اس پر اس کی مدد کرے اور ابو معاویہ کی حدیث میں بیچنے اور مدد کرنے کا ذکر نہیں۔ ان کی حدیث وَلَا يُكَلِّفُهُ مَا يَغْلِبُهُ اس پر دُشواری نہ ڈالو کہ وہ مغلوب ہو جائے' پر پوری ہوگئی۔

(۴۳۱۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ الْاَحْدَبِ عَنِ الْمَعْرُوْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا ذَرٍّ وَ عَلَيْهِ حُلَّةٌ وَ عَلٰى غُلَامِهٖ مِثْلُهَا فَسَاَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ فَذَكَرَ اَنَّهُ سَابَّ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَيَّرَهُ بِاُمِّهٖ قَالَ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ امْرُؤٌ فِيْكَ جَاهِلِيَّةٌ اِخْوَانُكُمْ وَ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدَيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَاتُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ عَلَيْهِ۔

(۴۳۱۵) حضرت معرور بن سوید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان پر ایک حلہ تھا اور ان کے غلام پر بھی اسی جیسا۔ میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے ذکر کیا کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک آدمی کو اس کی ماں کی عار دلا کر گالی دی۔ وہ آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو ایسا آدمی ہے جس میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے۔ یہ تمہارے بھائی' تمہارے خادم ہیں۔ اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت بنایا ہے۔ جس کا بھائی اس کے ماتحت ہو تو چاہیے کہ اُسے وہی کھلائے جو وہ خود کھائے اور اُسے وہی پہنائے جو وہ خود زیب تن کرے اور ان کو ایسی مشقت میں نہ ڈالو جو انہیں عاجز کر دے اگر تم ان کو ایسی مشقت میں ڈالو تو اس پر ان کی مدد کرو (اور ہاتھ بٹاؤ)۔

(۴۳۱۶)وحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ اَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَجْلَانِ مَوْلٰى فَاطِمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ۔

(۴۳۱۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خادم کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ اُسے کھانا اور کپڑا دو اور اُس کی طاقت سے زیادہ کسی عمل کا اُسے مکلف نہ بناؤ۔

(۴۳۱۷)حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِیُّ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ مُوْسَى ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَنَعَ لِاَحَدِكُمْ خَادِمُهٗ طَعَامَهٗ ثُمَّ جَآءَهٗ بِهٖ وَقَدْ وَلِیَ حَرَّهٗ وَ دُخَانَهٗ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهٗ فَلْيَاْكُلْ فَاِنْ كَانَ الطَّعَامُ مَشْفُوْهًا قَلِيْلًا فَلْيَضَعْ فِیْ يَدِهٖ مِنْهُ اُكْلَةً اَوْ اُكْلَتَيْنِ قَالَ دَاوٗدُ يَعْنِیْ لُقْمَةً اَوْ لُقْمَتَيْنِ۔

(۴۳۱۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کا خادم اُس کے لیے اس کا کھانا تیار کرے پھر اسے لے کر حاضر ہو اس حال میں کہ اس نے اس کی گرمی اور دھوئیں کو برداشت کیا ہو تو آقا کو چاہیے کہ وہ اسے اپنے ساتھ بٹھا کر کھلائے۔ پس اگر کھانا بہت ہی کم ہو تو چاہیے کہ اس کھانے میں سے ایک یا دو لقمے اُس کے ہاتھ پر رکھ دے۔

۷۳۸: باب ثَوَابِ الْعَبْدِ وَاَجْرِهٖ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ

باب: غلام کے لیے اَجر و ثواب کے ثبوت کے بیان میں جب وہ اپنے مالک کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریقے سے کرے

(۴۳۱۸)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا نَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَاَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ فَلَهٗ اَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ۔

(۴۳۱۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام جب اپنے سردار و آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ کی عبادت اچھے طریق پر کرے تو اُس کے لیے دوہرا ثواب ہے۔

(۴۳۱۹)وَحَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ اُسَامَةُ جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ۔

(۴۳۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے اس حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۳۲۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوْكِ الْمُصْلِحِ اَجْرَانِ

(۴۳۲۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نیک غلام کے لیے دوہرا اجر ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے اگر اللہ کے راستہ میں جہاد اور حج اور اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنا نہ ہوتا تو میں

وَالَّذِیْ نَفْسُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ بِیَدِهٖ لَوْلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْحَجُّ وَ بِرُّ اُمِّیْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ اَمُوْتَ وَاَنَا مَمْلُوْكٌ قَالَ وَ بَلَغَنَا اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ لَمْ یَكُنْ یَحُجُّ حَتّٰی مَاتَتْ اُمُّهٗ لِصُحْبَتِهَا قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ فِیْ حَدِیْثِهٖ لِلْعَبْدِ الْمُصْلِحِ وَلَمْ یَذْكُرِ الْمَمْلُوْكَ۔

غلام ہو کر مرنا پسند کرتا۔ حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کی خدمت کی وجہ سے اُن کی وفات سے پہلے حج نہیں کیا۔ ابو الطاہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حدیث میں نیک غلام کہا ہے' صرف غلام کا ذکر نہیں کیا۔

(۴۳۲۱)وَحَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ الْاُمَوِیُّ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ بَلَغَنَا وَمَا بَعْدَهٗ۔

(۴۳۲۱) ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۳۲۲)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَدَّی الْعَبْدُ حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیْهِ كَانَ لَهٗ اَجْرَانِ قَالَ فَحَدَّثْتُهَا كَعْبًا فَقَالَ كَعْبٌ لَیْسَ عَلَیْهِ حِسَابٌ وَلَا عَلٰی مُؤْمِنٍ مُزْهِدٍ۔

(۴۳۲۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب غلام اللہ کا حق اور اپنے مولیٰ کا حق ادا کرے تو اُس کے لیے دو اَجر ہوں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث کعب سے بیان کی تو کعب نے فرمایا کہ نہ اس غلام پر حساب ہے اور نہ اس مؤمن پر جو دنیا سے بے رغبتی رکھتا ہو۔

(۴۳۲۳)وَحَدَّثَنِیْهِ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۳۲۳) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۴۳۲۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نِعِمَّا لِلْمَمْلُوْكِ اَنْ یُّتَوَفّٰی یُحْسِنُ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَ صَحَابَةَ سَیِّدِهٖ نِعِمَّالَهٗ۔

(۴۳۲۴) حضرت ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیں ان میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ غلام کتنا ہی اچھا ہے جو اس حال میں فوت ہو کہ وہ اچھے طریقے سے اللہ کی عبادت کرتا ہو اور اپنے مالک کی بھی اچھی طرح خدمت کرتا ہو۔ وہ کیا ہی اچھا ہے۔

۷۳۹: باب مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ

باب: مشترکہ غلام کو آزاد کرنے والے کے بیان میں

(۴۳۲۵)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَّهٗ فِیْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مَالٌ یَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قُوِّمَ عَلَیْهِ قِیْمَةَ الْعَدْلِ فَاَعْطٰی شُرَكَآءَهٗ حِصَصَهُمْ وَ عَتَقَ عَلَیْهِ الْعَبْدُ وَاِلَّا فَقَدْ عَتَقَ

(۴۳۲۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا اور اُس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے تو اُس غلام کی پوری پوری قیمت لگائی جائے گی پس وہ اپنے شرکاء کو ان کے حصہ کی قیمت دے دے اور وہ غلام اس کی طرف سے آزاد ہو گا۔ ورنہ اس

مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

غلام میں سے اتنا ہی آزاد ہوگا جو اس نے (اپنا حصہ) آزاد کیا۔

(۴۳۲۶)وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ مِنْ مَمْلُوْكٍ فَعَلَيْهِ عِتْقُهُ كُلُّهُ اِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَهُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

(۴۳۲۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو اس پر اس کو پورا آزاد کرنا لازم ہے۔ اگر اس کے پاس اس غلام کی قیمت کے برابر مال ہو۔ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اس غلام میں سے اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اُس نے آزاد کیا۔

(۴۳۲۷)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْتَقَ نَصِيْبًا لَهُ فِىْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ قَدْرُ مَا يَبْلُغُ قِيْمَتَهُ قُوِّمَ عَلَيْهِ قِيْمَةُ عَدْلٍ وَ اِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

(۴۳۲۷) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا اور اس کے پاس اس غلام کی قیمت کی مقدار مال ہو تو اس غلام کی پوری پوری قیمت لگائی جائے گی ورنہ اُس سے اتنا ہی حصہ آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔

(۴۳۲۸)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ كِلَا هُمَا عَنْ اَيُّوْبَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ ذِئْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ اُسَامَةُ يَعْنِى ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَيْسَ فِىْ حَدِيْثِهِمْ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ اِلَّا فِىْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ فَاِنَّهُمَا ذَكَرَا هٰذَا الْحَرْفَ فِى الْحَدِيْثِ وَ قَالَا لَا نَدْرِىْ اَهُوَ شَىْءٌ فِى الْحَدِيْثِ اَوْ قَالَهُ نَافِعٌ مِّنْ قِبَلِهٖ وَ لَيْسَ فِىْ رِوَايَةِ اَحَدٍ مِّنْهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا فِىْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ۔

(۴۳۲۸) اِسی حدیث کی مزید سات اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں۔ ان کی حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے آزاد کیا۔ ایوب اور یحییٰ بن سعید نے اپنی اپنی حدیث میں یہ حرف ذکر کیا ہے اور کہا کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ حدیث میں سے ہے یا نافع نے اپنے پاس سے کہا ہے اور لیث بن سعد کے علاوہ کسی کی بھی روایت میں یہ نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔

(۴۳۲۹)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ

(۴۳۲۹) حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسے غلام کو آزاد کیا جو اس کے اور دوسرے آدمی کے درمیان

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَهٗ وَ بَيْنَ اٰخَرَ قُوِّمَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ قِيْمَةُ عَدْلٍ لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ ثُمَّ عَتَقَ عَلَيْهِ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ مُوْسِرًا۔

مشترک تھا تو اس غلام کی درمیانی قیمت لگائی جائے گی نہ کم اور نہ زیادہ۔ پھر اس پر اپنے مال میں سے آزاد کرنا لازم ہوگا اگر وہ مالدار ہو۔

(۴۳۳۰)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ عَتَقَ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهٖ اِذَا كَانَ لَهٗ مَالٌ يَّبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

(۴۳۳۰) حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے مشترک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کیا تو باقی بھی اس کے مال میں سے ہی آزاد ہوگا جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچ جائے۔

(۴۳۳۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْمَمْلُوْكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ فَيُعْتِقُ اَحَدُهُمَا قَالَ يَضْمَنُ۔

(۴۳۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کے بارے میں ارشاد فرمایا: جو دو آدمیوں کے درمیان (مشترک) ہو اور ان میں سے ایک آزاد کر دے تو دوسرا اس کا ضامن ہوگا۔

(۴۳۳۲)وَحَدَّثَنَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا مِّنْ مَّمْلُوْكٍ فَهُوَ حُرٌّ مِّنْ مَّالِهٖ۔

(۴۳۳۲) حضرت شعبہ ؒ سے روایت ہے کہ جس نے غلام میں سے اپنے حصے کو آزاد کیا تو وہ (باقی بھی) اسی کے مال سے آزاد ہوگا۔

(۴۳۳۳)وَحَدَّثَنِيْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شَقِيْصًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ فَخَلَاصُهٗ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ مَالٌ اُسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

(۴۳۳۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے غلام میں سے اپنے حصہ کو آزاد کیا تو اس کا پورا آزاد کرنا اسی کے مال میں سے ہوگا اگر اس کے پاس مال ہو اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت طلب کی جائے گی مشقت ڈالے بغیر۔

(۴۳۳۴)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ مُسْهِرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ عِيْسٰى ثُمَّ يُسْتَسْعٰى فِيْ نَصِيْبِ الَّذِيْ لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَيْهِ۔

(۴۳۳۴) یہی حدیث ان دو اسناد سے بھی مروی ہے اور حضرت عیسیٰ بن یونس کی حدیث میں ہے پھر اس غلام سے اس کے حصے میں محنت کروائی جائے گی جس نے آزاد نہیں کیا' مشقت ڈالے بغیر۔

(۴۳۳۵)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ اَبُوْبَكْرِ

(۴۳۳۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔

ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْمُهَلَّبِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا اَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِیْنَ لَهٗ عِنْدَ مَوْتِهٖ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ مَالٌ غَیْرُهُمْ فَدَعَا بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَزَّاَهُمْ اَثْلَاثًا ثُمَّ اَقْرَعَ بَیْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَیْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً وَقَالَ لَهٗ قَوْلًا شَدِیْدًا۔

روایت ہے کہ ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت اپنے چھ غلاموں کو آزاد کیا اور اس کا ان کے علاوہ کوئی مال نہ تھا۔ تو انہیں (غلاموں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور انہیں تین حصوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر ان کے درمیان قرعہ اندازی کی اور دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام رکھا اور آپ نے اسے سخت الفاظ کہے۔

(۴۳۳۶)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَنِ الثَّقَفِیِّ كِلَاهُمَا عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا حَمَّادٌ فَحَدِیْثُهٗ كَرِوَایَةِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَاَمَّا الثَّقَفِیُّ فَفِیْ حَدِیْثِهٖ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِهٖ فَاَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوْكِیْنَ۔

(۴۳۳۶)اسی حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔ بہرحال حماد کی حدیث تو ابن علیہ کی حدیث ہی کی طرح ہے اور ثقفی کی حدیث میں ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنی موت کے وقت وصیت کی اور چھ غلاموں کو آزاد کیا۔

(۴۳۳۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِیْرُ وَاَحْمَدُ ابْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ ابْنِ عُلَیَّةَ وَ حَمَّادٍ۔

(۴۳۳۷)حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن علیہ اور حماد کی حدیث کی طرح حدیث روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں اپنے غلاموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور فقہاء کرام رحمہم اللہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ تھوڑی سی مار پٹائی پر غلام کا آزاد کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ غلام اگر اپنے آقا کے حقوق پورے کرتے ہوئے اللہ کے احکامات بھی پورے ادا کرے تو اُس کے لیے دوہرا ثواب اور اجر ہوتا ہے کیونکہ آزاد عبادت گزار کے ساتھ اللہ کے احکامات کی بجا آوری میں یہ اُس کے برابر ہے اور اپنے آقا کی اطاعت و فرمانبرداری بھی کی ہے جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے اور یہ کہ غلام کی مشقت بھی زیادہ ہوتی ہے اور غلام' ملازم وغیرہ سے کام لینے کے بارے میں حکم دیا کہ اس سے اس کی طاقت سے زیادہ کام نہ لیا جائے اور مالک جو کھانا اور لباس وغیرہ اپنے لیے پسند کرتا ہو مستحب یہ ہے کہ اپنے غلام اور ملازم کو بھی ویسا ہی طعام و لباس دینا چاہیے اور آخر میں یہ واقعہ منقول ہے کہ ایک آدمی نے اپنے چھ غلام آزاد کیے اور اس کی وراثت ان غلاموں کے علاوہ نہ تھی۔ آپ نے بذریعہ قرعہ اندازی دو غلاموں کو آزاد فرما دیا اور چار کو غلام ہی رکھا لیکن مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہاں لفظ اَسْھَمَ ہے۔ جس کا معنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلاموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا۔ یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے درمیان قرعہ ڈالا اور اس پہلے معنی کے مطابق امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک ان غلاموں میں سے ہر ایک غلام کا ایک تہائی آزاد ہو جائے گا اور وہ اپنے باقی حصہ کی آزادی کے لیے سعی کرے گا۔ احکام شرعیہ میں قرعہ کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہاں! اگر سب کے حصے برابر ہوں اور صرف تطییب قلبی اور بدگمانی کی نفی کے لیے اگر قرعہ ڈال لیا جائے تو یہ جائز ہے بشرطیکہ اس قرعہ اندازی کے ذریعہ فائدہ کو کم کرنا یا ختم کرنا لازم نہ آئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وصیت میت کے مال میں سے تہائی میں جاری ہوتی ہے زیادہ میں نہیں۔

۷۴۰:باب جَوَازِ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع کے جواز کے بیان میں

(۴۳۳۸)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيعِ سُلَيْمٰنُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلَ۔

(۴۳۳۸) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنالیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ مال نہ تھا۔ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فرمایا: اسے مجھ سے کون خریدے گا؟ تو نعیم بن عبداللہ نے یہ غلام آٹھ سو درہم میں خرید لیا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام اُسے دے دیا۔ عمرو نے کہا میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ غلام قبطی تھا اور (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کی خلافت کے) پہلے سال میں فوت ہوا۔

(۴۳۳۹)وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ اَبُوبَكْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُولُ دَبَّرَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ جَابِرٌ فَاشْتَرَاهُ ابْنُ النَّحَّامِ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ اَوَّلَ فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

(۴۳۳۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی نے اپنے غلام کو مدبر بنا لیا اور اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی مال نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فروخت کر دیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اسے ابن نحام نے خریدا اور وہ قبطی غلام تھا جو ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امارت کے پہلے سال میں فوت ہوا۔

(۴۳۴۰)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُدَبَّرِ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ۔

(۴۳۴۰) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی روایت کی دوسری سند مذکور ہے۔

(۴۳۴۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ يَعْنِي الْحِزَامِيَّ عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنَ سَعِيدٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ الْمُعَلِّمِ حَدَّثَنِي عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنِي اَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ وَ اَبِي الزُّبَيْرِ وَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُمْ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ كُلُّ هٰؤُلَاءِ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ۔

(۴۳۴۱) تین مختلف اسناد کے ساتھ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہی حدیث مدبر کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مدبر کی بیع جائز ہے۔ مدبر اُس غلام کو کہتے ہیں جسے اُسکا آقا یہ کہے کہ میرے مرنے کے بعد تُو آزاد ہے۔ مطلق ہو یا مقید یعنی عام کہے یا کسی شرط کے ساتھ یا مقید کرے یعنی یہ کہے کہ اگر میں اس بیماری یا سفر میں فوت ہو گیا تو تُو آزاد ہے۔ اگر وہ اسی شرط میں مر گیا تو وہ غلام آزاد ہو جائے گا ورنہ غلام کی بیع جائز ہے اور مطلق کی صورت میں بیع جائز نہیں۔

کتاب القسامة والمحاربین والقصاص والدیات

۷۴۱: باب القسامة

باب: ثبوتِ قتل کے لیے قسمیں اُٹھانے کے بیان میں

(۴۳۴۲) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ قَالَ يَحْيٰى وَ حَسِبْتُ قَالَ وَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ كَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ وَ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا وَ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطٰى عَقْلَهٗ۔

(۴۳۴۲) حضرت سہل بن ابی حثمہؓ سے روایت ہے اور یحییٰ نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ بشیر نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بھی ذکر کیا۔ وہ دونوں فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید نکلے یہاں تک کہ جب وہ دونوں خیبر پہنچے تو بعض وجوہات کی بناء پر ایک دوسرے سے جدا ہو گئے پھر حضرت محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو مقتول پایا تو اسے دفن کر دیا پھر محیصہ اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عبدالرحمٰن بن سہل سب سے چھوٹے تھے تو عبدالرحمٰن نے اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے بولنا شروع کیا تو رسول اللہؐ نے اُسے فرمایا: جو عمر میں بڑا ہے اُس کی عظمت کا خیال رکھو۔ تو وہ خاموش ہو گیا' اُس کے ساتھیوں نے گفتگو کی اور اس نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی۔ تو انہوں نے رسول اللہؐ سے عبداللہ بن سہل کی قتل کی جگہ کا ذکر کیا تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم پچاس قسمیں کھا کر اپنے ساتھی کے مستحق وراثت یا اپنے قتل کو ثابت کر لو گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کیسے قسمیں اُٹھائیں حالانکہ ہم وہاں موجود نہ تھے۔ آپ نے فرمایا پھر یہود پچاس قسموں کے ساتھ اپنی براءت ثابت کر لیں گے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہم کافر قوم کی قسموں کو کیسے قبول کر سکتے ہیں۔ جب یہ صورتِ حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھی تو اپنے پاس سے اس کی دیت ادا کر دی۔

(۴۳۴۳) وَحَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِي حَثْمَةَ وَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ اِنْطَلَقَا قِبَلَ خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَاتَّهَمُوا الْيَهُوْدَ فَجَآءَ اَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنُ

(۴۳۴۳) حضرت سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ خیبر کی طرف چلے اور وہ ایک باغ میں جدا ہو گئے تو عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے۔ یہود کو متہم کیا گیا تو اس کا بھائی عبدالرحمٰن اور اس کے چچا کے بیٹے حویصہ اور محیصہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن نے اپنے بھائی کے معاملہ میں بات کرنا شروع کی اور وہ

عَمِّهٖ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فِيْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ اَوْ قَالَ لِيَبْدَاِ الْاَكْبَرُ فَتَكَلَّمَا فِيْ اَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ عَلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ فَيُدْفَعُ بِرُمَّتِهٖ قَالُوْا اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ كُفَّارٌ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهٖ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَّهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ رَكْضَةً بِرِجْلِهَا قَالَ حَمَّادٌ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ۔

ان میں سب سے چھوٹا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کی عظمت کرو یا فرمایا چاہیے کہ سب سے بڑا (بات) شروع کرے۔ تو حویصہ ومحیصہ نے اپنے ساتھی کے معاملہ میں گفتگو کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمی ان (یہودیوں) میں سے کسی آدمی پر قسم کھائیں تو وہ اپنے گلے کی رسّی کے ساتھ حوالہ کر دیا جائے گا (یعنی اسے بھی قصاصاً قتل کیا جائے گا)۔ تو انہوں نے عرض کیا: یہ ایسا معاملہ ہے کہ ہم اس وقت موجود نہ تھے ہم کیسے قسم اُٹھا سکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: یہود اپنے میں سے پچاس آدمیوں کی قسموں کے ساتھ تم سے بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ تو کافر قوم ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اُس کی دیت ادا کی۔ سہل نے کہا: میں ایک دن اونٹوں کے باندھنے کی جگہ داخل ہوا تو ان اونٹوں میں سے ایک اونٹنی نے اپنے پاؤں کے ساتھ مجھے مارا۔

(۴۳۴۴) وَحَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهٖ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَعَقَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ وَلَمْ يَقُلْ فِيْ حَدِيْثِهٖ فَرَكَضَتْنِيْ نَاقَةٌ۔

(۴۳۴۴) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے اور اپنی حدیث میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کر دی اور اس میں انہوں نے یہ نہیں کہا کہ اُونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

(۴۳۴۵) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيْعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۳۴۵) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے ان کی حدیث کی مثل حدیث کی سند ذکر کی ہے۔

(۴۳۴۶) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيَّيْنِ ثُمَّ مِنْ بَنِيْ حَارِثَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَ اَهْلُهَا يَهُوْدُ فَتَفَرَّقَا لِحَاجَتِهِمَا

(۴۳۴۶) حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو حارثہ میں سے عبداللہ بن سہل بن زید اور محیصہ بن مسعود بن زید انصاری رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایامِ صلح میں خیبر کی طرف نکلے اور وہاں کے رہنے والے یہود تھے۔ انہیں ان کی کسی حاجت نے الگ الگ کر دیا تو عبداللہ بن سہل قتل کر دیے گئے اور ایک حوض میں مقتول پائے گئے۔ اس کے ساتھی نے اسے دفن کر دیا۔ پھر مدینہ کی طرف

فَقُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَوُجِدَ فِیْ شَرْبَةٍ مَقْتُوْلًا فَدَفَنَهٗ صَاحِبُهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ فَمَشٰی اَخُو الْمَقْتُوْلِ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ مُحَیِّصَةُ وَ حُوَیِّصَةُ فَذَكَرُوا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَیْثُ قُتِلَ فَزَعَمَ بُشَیْرٌ وَهُوَ یُحَدِّثُ عَمَّنْ اَدْرَكَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَهُمْ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِیْنَ یَمِیْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَهِدْنَا وَلَا حَضَرْنَا فَزَعَمَ اَنَّهٗ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ یَهُوْدُ بِخَمْسِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ نَقْبَلُ اَیْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَزَعَمَ بُشَیْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَلَهٗ مِنْ عِنْدِهٖ۔

آیا تو مقتول کا بھائی عبدالرحمٰن بن سہل، محیصہ اور حویصہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے عبداللہ اور اس جگہ کا جہاں وہ قتل کیا گیا تھا کا حال ذکر کیا اور بشیر کا گمان ہے کہ وہ ان لوگوں سے روایت کرتا ہے جنہیں اس نے اصحابِ رسول ﷺ میں سے پایا ہے کہ آپ نے اُن سے فرمایا: پچاس قسمیں کھاؤ اور اپنے قاتل یا مدعیٰ علیہ پر خون ثابت کرو۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نہ اُس وقت موجود تھے نہ ہم نے قاتل کو دیکھا۔ بشیر کا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: پھر یہود تم سے پچاس قسموں کے ساتھ بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر قوم کی قسمیں کیسے قبول کر سکتے ہیں؟ بشیر کا گمان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔

(۴۳۴۷)وَحَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بُشَیْرِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مِنْ بَنِیْ حَارِثَةَ یُقَالُ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَیْدٍ انْطَلَقَ هُوَ وَ ابْنُ عَمٍّ لَهٗ یُقَالُ لَهٗ مُحَیِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ابْنِ زَیْدٍ وَ سَاقَ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ اِلٰی قَوْلِهٖ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ قَالَ یَحْیٰی فَحَدَّثَنِیْ بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ لَقَدْ رَكَضَتْنِیْ فَرِیْضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَآئِضِ بِالْمِرْبَدِ۔

(۴۳۴۷) حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار میں سے بنی حارثہ کا ایک آدمی جسے عبداللہ بن سہل بن زید کہا جاتا تھا وہ اور اس کے چچا کا بیٹا جسے محیصہ بن مسعود بن زید کہا جاتا تھا' چلے۔ باقی حدیث لیث کی حدیث کی طرح گزر چکی۔ اس کے قول کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی۔ یحییٰ نے کہا: مجھے بشیر بن سہل نے بیان کیا کہ مجھے سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ مجھے ان اونٹنیوں کے باڑے میں سے ایک اونٹنی نے لات ماردی تھی۔

(۴۳۴۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عُبَیْدٍ حَدَّثَنَا بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ الْاَنْصَارِیُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ نَفَرًا مِّنْهُمْ انْطَلَقُوْا اِلٰی خَیْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِیْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِیْلًا وَّسَاقَ الْحَدِیْثَ وَقَالَ فِیْهِ فَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

(۴۳۴۸) حضرت سہل بن ابی حثمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان میں سے چند آدمی خیبر کی طرف چلے اور اس میں وہ جدا جدا ہوگئے اور انہوں نے اپنے میں سے ایک کو مقتول پایا۔ باقی حدیث گزر چکی اور اس میں یہ کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ناپسند کیا اس بات کو کہ اس کا خون ضائع کیا جائے۔ پس آپ نے اس کی دیت سو اُونٹ صدقہ کے اُونٹوں سے ادا کی۔

(۴۳۴۹)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ یَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ

(۴۳۴۹) حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسے اس کی قوم کے بڑوں نے خبر دی کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور محیصہ

لَيْلٰى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ عَنْ رِجَالٍ مِنْ كُبَرَآءِ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِیْ عَيْنٍ اَوْ فَقِيْرٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ذٰلِكَ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَ اَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِیْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُّؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فِیْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةَ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ فَقَالَ سَهْلٌ فَلَقَدْ رَكَضَتْنِیْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَآءُ۔

رضی اللہ عنہ کسی تکلیف کی وجہ سے خیبر گئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے آ کر خبر دی کہ عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے ہیں اور اسے کسی چشمہ یا کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ وہ یہود کے پاس گئے اور کہا: اللہ کی قسم! تم نے اسے قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ پھر محیصہ لوٹے یہاں تک کہ اپنی قوم کے پاس آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ پھر وہ اور اس کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمٰن بن سہل (آپ کے پاس) آئے۔ پس محیصہ نے گفتگو کرنا شروع کی کیونکہ وہ خیبر میں تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محیصہ سے فرمایا: بڑے کا لحاظ رکھو۔ ارادہ کرتے تھے عمر کے بڑے ہونے کا۔ تو حویصہ نے بات شروع کی پھر محیصہ نے گفتگو کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ (یہود) آپ کے بھائی کی دیت ادا کریں یا جنگ کے لیے تیار ہو جائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اس بارے میں لکھا تو انہوں نے (جواباً) لکھا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے کہا: کیا تم قسم اُٹھا کر اپنے بھائی کا خون ثابت کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تو یہود تمہارے لیے قسمیں اُٹھائیں گے۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ مسلمان نہیں ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت اپنے پاس سے ادا کی اور ان کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو اونٹنی بھیجی۔ یہاں تک کہ وہ ان کے پاس ان کے گھر میں پہنچا دی گئیں۔ تو سہل نے کہا کہ ان میں سے سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماردی۔

(۴۳۵۰)حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا وَقَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِی الْجَاهِلِيَّةِ۔

(۴۳۵۰) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار اصحابِ رسول میں سے ایک آدمی نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طرح باقی رکھا جس طرح جاہلیت میں تھی۔

(۴۳۵۱)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ زَادَ وَ قَضٰى بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ نَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِي قَتِيْلٍ ادَّعَوْهُ عَلَى الْيَهُوْدِ۔

(۴۳۵۱) حضرت ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد سے یہ حدیث روایت کی ہے اور اضافہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے درمیان قسامت کا فیصلہ کیا۔ ایک مقتول کے بارے میں جس کے قتل کا انہوں نے یہود پر دعویٰ کیا تھا۔

(۴۳۵۲)وَحَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ وَ هُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ اَخْبَرَاهُ عَنْ نَّاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ جُرَيْجٍ۔

(۴۳۵۲) حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اور سلیمان بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے انصار میں سے بعض لوگوں کے واسطہ سے یہی حدیث ابن جریج کی طرح نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں قسامت کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ قسامت کا لفظ قسم سے مشتق ہے۔ جو جماعت اپنے حق پر قسم کھائے یا کسی چیز پر قسم کھائے یا گواہی دے تو اسے قسامت کہتے ہیں۔ اصطلاحِ شرع میں قسامت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی آبادی و محلہ میں یا اس کے قریب کسی شخص کا قتل ہو جائے اور قاتل کا پتہ نہ چل سکے تو حکومت وقت تحقیق کرے اگر قاتل کا پتہ چل جائے تو ٹھیک ورنہ اس آبادی یا محلہ کے باشندوں میں سے پچاس آدمیوں سے اس طرح قسم لی جائے کہ ان میں سے ہر آدمی یہ قسم کھائے کہ اللہ کی قسم! نہ ہی میں نے اس آدمی کو قتل کیا ہے اور نہ ہی اس کے قاتل کا مجھے کوئی علم ہے اور یہ قسمیں مدعا علیہم کھائیں گے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد: ((اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ)) اس کی بنیاد ہے۔

قسامت میں قصاص واجب نہیں ہوتا اگرچہ قتل عمد کا دعویٰ ہے بلکہ اس میں دیت واجب ہوتی ہے۔ واضح رہے کہ قسامت کا یہ طریقہ زمانۂ جاہلیت میں بھی رائج تھا اور آپ نے بھی اس طریقہ کو باقی رکھا۔

۷۴۲: باب حُكْمِ الْمُحَارِبِيْنَ وَالْمُرْتَدِّيْنَ

باب: لڑنے والوں اور دین سے پھر جانے والوں کے حکم کے بیان میں

(۴۳۵۳)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هُشَيْمٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ وَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِيْنَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ شِئْتُمْ اَنْ تَخْرُجُوْا اِلٰى اِبِلِ الصَّدَقَةِ فَتَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا ثُمَّ مَالُوْا عَلَى الرِّعَاءِ فَقَتَلُوْهُمْ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَ سَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ

(۴۳۵۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ نے انہیں کہا: اگر تم چاہو تو صدقہ کے اُونٹوں کی طرف نکل جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ پس انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ تندرست ہو گئے۔ پھر وہ چرواہوں پر متوجہ ہوئے' انہیں قتل کر دیا اور اسلام سے پھر گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُونٹ لے گئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع پہنچی تو آپ نے (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو) ان کے پیچھے بھیجا۔ پس انہیں حاضر خدمت کیا گیا

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فِیْ اٰثْرِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَ سَمَلَ اَعْیُنَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فِی الْحَرَّةِ حَتّٰی مَاتُوْا۔

تو آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروائیں اور انہیں گرمی میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(۴۳۵۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰی اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِیَةً قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَایَعُوْهُ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْاَرْضَ وَ سَقُمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِیْنَا فِیْ اِبِلِهٖ فَتُصِیْبُوْنَ مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَقَالُوْا بَلٰی فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَ طَرَدُوا الْاِبِلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ فِیْ آثَارِهِمْ فَاُدْرِكُوْا فَجِیْءَ بِهِمْ فَاَمَرَ بِهِمْ فَقُطِعَتْ اَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ وَ سُمِرَ اَعْیُنُهُمْ ثُمَّ نُبِذُوْا فِی الشَّمْسِ حَتّٰی مَاتُوْا وَ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ فِیْ رِوَایَتِهٖ وَاطَّرَدُوا النَّعَمَ وَ قَالَ وَ سُمِّرَتْ اَعْیُنُهُمْ۔

(۴۳۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اسلام پر بیعت کی۔ انہیں (مدینہ کی) آب وہوا موافق نہ آئی اور اُن کے جسم کمزور ہو گئے۔ انہوں نے اس بات کی شکایت نبی ﷺ سے کی تو آپ نے فرمایا: تم ہمارے چرواہوں کے ساتھ ہمارے اونٹوں میں کیوں نہیں نکل جاتے' اُن کا پیشاب اور دودھ پیو۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! وہ نکلے اور انہوں نے اُونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا تو وہ تندرست ہو گئے۔ اسکے بعد انہوں نے چرواہے قتل کر دیئے اور اونٹ لے کر چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے اُن کے پیچھے لوگوں کو بھیجا۔ انہوں نے انہیں پالیا۔ تو انہیں لایا گیا اور آپ نے انکے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم فرمایا اور انکی آنکھوں میں سلائیاں ڈالی گئیں پھر انہیں دھوپ میں ڈال دیا گیا' یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

(۴۳۵۵)وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ ابْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ مَوْلٰی اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَوْمٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَیْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلِقَاحٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا بِمَعْنٰی حَدِیْثِ حَجَّاجِ بْنِ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ وَ سُمِّرَتْ اَعْیُنُهُمْ وَاُلْقُوْا فِی الْحَرَّةِ یَسْتَسْقُوْنَ فَلَا یُسْقَوْنَ۔

(۴۳۵۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عکل یا عرینہ کے لوگ آئے تو انہیں مدینہ کی آب وہوا موافق نہ آئی لہٰذا انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے باڑے میں جانے کا حکم دیا اور انہیں ان کا پیشاب اور دودھ پینے کا حکم فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی اور فرمایا ان کی آنکھوں میں سلائیاں ڈالی گئیں اور انہیں میدانِ حرہ میں ڈال دیا گیا۔ وہ پانی مانگتے تھے لیکن انہیں پانی نہ دیا گیا۔

(۴۳۵۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِیُّ حَدَّثَنَا

(۴۳۵۶) حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بیٹھنے والا تھا کہ انہوں نے لوگوں سے کہا

اَزْهَرُ السَّمَّانُ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَآءٍ مَوْلٰی اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا خَلْفَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ فَقَالَ لِلنَّاسِ مَا تَقُوْلُوْنَ فِی الْقَسَامَةِ فَقَالَ عَنْبَسَةُ قَدْ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ كَذَا وَ كَذَا فَقُلْتُ اِيَّایَ حَدَّثَ اَنَسٌ قَدِمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ وَ حَجَّاجٍ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ عَنْبَسَةُ سُبْحَانَ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ فَقُلْتُ اَتَتَّهِمُنِیْ يَا عَنْبَسَةُ قَالَ لَا هٰكَذَا حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ يَا اَهْلَ الشَّامِ مَا دَامَ فِيْكُمْ هٰذَا اَوْ مِثْلُ هٰذَا۔

کہ تم قسامت کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ تو حضرت عنبسہ نے کہا: ہمیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس اس طرح حدیث بیان کی تو میں نے کہا: مجھے بھی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک قوم آئی۔ باقی حدیث ایوب وحجاج کی حدیث ہی کی طرح ہے۔ ابو قلابہ نے کہا: جب میں بات کر چکا تو عنبسہ نے کہا: سبحان اللہ! ابو قلابہ کہتے ہیں میں نے کہا: کیا تم مجھے تہمت لگا رہے ہو اے عنبسہ؟ انہوں نے کہا: نہیں! ہمیں بھی انس بن مالک نے اسی طرح حدیث بیان کی۔ اے اہل شام تم ہمیشہ خیر و بھلائی میں رہو گے جب تک تم میں یہ (ابو قلابہ) یا اس جیسے آدمی موجود رہیں گے۔

(۴۳۵۷)وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَبِیْ شُعَيْبٍ الْحَرَّانِیُّ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنٌ وَهُوَ ابْنُ بُكَيْرٍ الْحَرَّانِیُّ اَخْبَرَنَا الْاَوْزَاعِیُّ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ يَحْيَی بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ وَ زَادَ فِی الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ۔

(۴۳۵۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عکل میں سے آٹھ آدمی آئے۔ باقی حدیث انہی کی حدیث کی طرح ہے اور اضافہ یہ ہے کہ انہیں داغ نہ دیا گیا۔

(۴۳۵۸)وَحَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَاَسْلَمُوْا وَبَايَعُوْهُ وَقَدْ وَقَعَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُوْمُ وَهُوَ الْبِرْسَامُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ وَ زَادَ وَ عِنْدَهٗ شَبَابٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَرِيْبٌ مِنْ عِشْرِيْنَ فَاَرْسَلَهُمْ اِلَيْهِمْ وَ بَعَثَ مَعَهُمْ قَائِفًا يَقْتَصُّ اَثَرَهُمْ۔

(۴۳۵۸) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے۔ اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور مدینہ میں موم یعنی برسام کی بیماری پھیل گئی۔ باقی حدیث انہی کی طرح بیان کی۔ اضافہ یہ ہے کہ آپ کے پاس انصاری نو جوانوں میں سے تقریباً بیس نوجوان موجود تھے جنہیں آپ نے اُن کی طرف بھیجا اور ان کے ساتھ کھوج لگانے والے کو بھی بھیجا جو ان کے قدموں کے نشان پہچانے۔

(۴۳۵۹)وَحَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَ فِیْ

(۴۳۵۹) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح روایت ہے اور ہمام کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عرینہ میں سے ایک جماعت آئی اور سعید کی حدیث میں

حَدِيْثِ هَمَّامٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رَهْطٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ وَ فِيْ حَدِيْثِ سَعِيْدٍ مِّنْ عُكْلٍ وَ عُرَيْنَةَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

عکل اور عرینہ سے آئے۔ باقی حدیث ان کی حدیث کی طرح ہے۔

(۴۳۶۰)وَحَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْيُنَ اُولٰئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ۔

(۴۳۶۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی آنکھوں میں سلائی اس وجہ سے پھروائی تھی کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب : اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں لڑنے والے اور دین سے پھر جانے والوں کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ لڑنے والے اور زمین میں فتنہ وفساد مچانے والے قتل و غارت گری کے ذریعہ لوگوں کے امن وسکون کو تباہ کرنے والوں کو جنہیں مختصر الفاظ میں ڈاکو کہا جاتا ہے کی سزا قتل ہے اور آپ نے اونٹوں کو لے جانے والوں اور چرواہوں کو قتل کرنے والوں کو قصاصًا قتل بھی کروایا اور جیسے انہوں نے چرواہوں کا مثلہ بنایا تھا یعنی ہاتھ اور پاؤں کاٹے تھے ایسے ہی انہیں بھی مثلہ کیا گیا تا کہ وہ باقی اُمت کے لیے باعث عبرت بن جائیں۔ دوسرا ساتھ ہی چونکہ وہ اسلام سے بھی پھر کر مرتد ہو گئے تھے اس لیے انہیں سخت سزا دی گئی۔

مرتد:

اُس شخص کو کہتے ہیں جو ایمان و اسلام کو قبول کرنے کے بعد دینِ اسلام کو چھوڑ کر واپس کفر وضلالت کی ظلمت میں چلا جائے۔

مرتد کا حکم:

مرتد کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اُس کو تین دن تک قید میں رکھا جائے اور اسے اسلام کی حقانیت سمجھائی جائے ایسا کرنا مستحب ہے اگر وہ دوبارہ اسلام قبول کرلے اور ارتداد سے توبہ کرلے تو بہتر ورنہ اُسے قتل کر دیا جائے۔ مرتد کے بارے میں تفصیلی احکام فتاوٰی عالمگیری میں موجود ہیں جن کا جاننا ہر مسلمان کے لیے ضروری ہے تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ کونسے الفاظ ہیں جنہیں زبان پر لانے سے آدمی کفر تک پہنچ جاتا ہے یا وہ کونسے عقائد واعمال ہیں جنہیں اختیار کرنے والا مسلمان نہیں رہتا۔ اُردو پڑھنے والے حضرات مظاہر حق جدید ج نمبر ۳ میں سے پڑھ سکتے ہیں۔ اس کا پڑھنا انتہائی ضروری اور مفید ہے تا کہ ایمان کامل اور مضبوط رہ سکے۔ واللہ اعلم بالصواب

۴۳۷: باب ثُبُوْتِ الْقِصَاصِ فِي الْقَتْلِ بِالْحَجَرِ وَ غَيْرِهٖ مِنَ الْمُحَدَّدَاتِ وَ الْمُثَقَّلَاتِ وَ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْاَةِ

باب: پتھر اور دھاری دار چیز و بھاری چیز سے قتل کرنے میں قصاص اور عورت کے بدلے میں مرد کو (قصاصًا) قتل کرنے کے ثبوت کے بیان میں

(۴۳۶۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى

(۴۳۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے کسی (انصاری) لڑکی کو اس کے زیورات کی وجہ سے پتھر کے ساتھ قتل کیا۔ اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا اور اس میں کچھ جان باقی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

اَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ قَالَ فَجِیْئَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا اَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّانِیَةَ فَاَشَارَتْ بِرَاْسِهَا اَنْ لَّا ثُمَّ سَاَلَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ نَعَمْ وَ اَشَارَتْ بِرَاْسِهَا فَقَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

کہا: کیا تجھے فلاں نے قتل کیا ہے؟ تو اُس نے اپنے سر سے نہیں میں اشارہ کیا۔ پھر آپ نے اُسے دوسرے کا کہا: تو اس نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر اس سے تیسرے کا پوچھا تو اُس نے کہا: ہاں اور اپنے سر سے (اثبات میں) اشارہ کیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (شخص مذکورہ کو) دو پتھروں کے درمیان (سر رکھوا کر) قتل کر دیا۔

(۴۳۶۲) حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبٍ الْحَارِثِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ کِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَ فِیْ حَدِیْثِ ابْنِ اِدْرِیْسَ فَرَضَخَ رَاْسَهٗ بَیْنَ حَجَرَیْنِ۔

(۴۳۶۲) اسی حدیث مبارکہ کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ ابن ادریس کی حدیث میں ہے: اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا۔

(۴۳۶۳) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ قَتَلَ جَارِیَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰی حُلِیٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِی الْقَلِیْبِ وَ رَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاُتِیَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَمَرَ بِهٖ اَنْ یُّرْجَمَ حَتّٰی یَمُوْتَ فَرُجِمَ حَتّٰی مَاتَ۔

(۴۳۶۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہود سے ایک آدمی نے انصار میں سے ایک لڑکی کو قتل کر دیا اس کے کچھ زیورات کی وجہ سے پھر اسے کنوئیں میں ڈال دیا اور اُس کا سر پتھروں سے کچل دیا۔ وہ پکڑا گیا۔ اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے حکم دیا کہ اس کے مرنے تک اسے پتھر مارے جائیں۔ پس وہ رجم کیا گیا یہاں تک کہ مر گیا۔

(۴۳۶۴) وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ مَعْمَرٌ عَنْ اَیُّوْبَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۳۶۴) حضرت ایوب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث اس سند سے روایت کی گئی ہے۔

(۴۳۶۵) حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ جَارِیَةً وُجِدَ رَاْسُهَا قَدْ رُضَّ بَیْنَ حَجَرَیْنِ فَسَاَلُوْهَا مَنْ صَنَعَ هٰذَا بِكِ فُلَانٌ فُلَانٌ حَتّٰی ذَکَرُوا الْیَهُوْدِیَّ فَاَوْمَتْ بِرَاْسِهَا فَاُخِذَ الْیَهُوْدِیُّ فَاَقَرَّ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّرَضَّ رَاْسُهٗ بِالْحِجَارَةِ۔

(۴۳۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی ایسی حالت میں پائی گئی کہ اُس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا تھا۔ لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ فلاں نے یا فلاں نے؟ یہاں تک کہ انہوں نے ایک یہودی کا ذکر کیا تو اُس نے اپنے سر سے اشارہ کیا۔ اس یہودی کو گرفتار کیا گیا۔ اس نے اقرار کر لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کا سر پتھروں سے کچل دیا جائے۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث سے معلوم ہوا کہ قصاص کا ثبوت یا تو گواہوں سے ہوتا ہے یا قاتل کے اعتراف پر جیسا کہ اس باب کی آخری حدیث سے قاتل کا اعتراف واضح ہے۔ اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ جس طرح کوئی عورت اگر کسی مرد کو قتل کر دے تو

اس عورت کو قصاصاً قتل کیا جا سکتا ہے۔ ایسی عورت کے قاتل مرد کو بھی قصاصاً قتل کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح ان روایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ایسے بھاری پتھر سے کسی کو ہلاک کر دینا جس کی ضرب سے عام طور پر ہلاکت واقع ہو جاتی ہو قصاص کا موجب ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قصاص واجب نہیں ہوتا جس پر احادیث بکثرت موجود ہیں اور ان روایات کا جواب یہ ہے کہ یہ قصاص سیاسی اور وقتی مصلحت پر مبنی تھا یا اس یہودی کی عام عادت بچوں کو پتھر سے مار دینے کی تھی گویا کہ وہ ڈاکو تھا۔ اس لیے آپ نے اُسے قتل کروایا۔ واللہ اعلم۔

۷۴۴: باب الصَّائِلِ عَلٰى نَفْسِ الْإِنْسَانِ اَوْ عُضْوِهٖ اِذَا دَفَعَهُ الْمَصُوْلُ عَلَيْهِ فَاَتْلَفَ نَفْسَهٗ اَوْ عُضْوَهٗ لَاضَمَانَ عَلَيْهِ

باب: انسان کی جان یا اُسکے کسی عضو پر حملہ کرنے والے کو جب وہ حملہ کرے اور اسکو دفع کرتے ہوئے حملہ آور کی جان یا اُسکا کوئی عضو ضائع ہو جائے تو اس پر کوئی تاوان نہ ہونے کے بیان میں

(۴۳۶۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى بْنُ مُنْيَةَ اَوِ ابْنُ اُمَيَّةَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فَمِهٖ فَنَزَعَ ثَنِيَّتَهٗ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيَعَضُّ اَحَدُكُمْ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَادِيَةَ لَهٗ۔

(۴۳۶۶) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یعلی بن منیہ یا ابن اُمیہ کا ایک آدمی سے جھگڑا ہوا۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو منہ میں ڈال کر دانتوں سے کاٹنا چاہا تو اُس نے اپنے ہاتھ کو اس کے مُنہ سے کھینچا۔ جس سے اُس کے سامنے کا دانت اُکھڑ گیا۔ ابن مثنیٰ نے کہا سامنے کے دونوں دانت۔ انہوں نے اپنا جھگڑا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا تو آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے ایک اس طرح کاٹتا ہے جس طرح اُونٹ کاٹتا ہے۔ اس کے لیے دیت نہیں ہے۔

(۴۳۶۷) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ يَعْلٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۳۶۷) حضرت یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ اس سند سے بھی روایت کی ہے۔

(۴۳۶۸) وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ اَوْفٰى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَجَذَبَهٗ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهٗ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَلَهٗ وَقَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَاْكُلَ لَحْمَهٗ۔

(۴۳۶۸) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی کلائی پر کاٹا۔ اس نے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو کاٹنے والے کے سامنے کے دو دانت گر گئے۔ اُس نے آگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے (اس کے دعویٰ کو) باطل کر دیا اور فرمایا: کیا تو نے اس کا گوشت کھانے کا ارادہ کیا تھا۔

(۴۳۶۹)وَحَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ يَعْنِي ابْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى اَنَّ اَجِيْرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ رَجُلٌ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَبْطَلَهَا وَقَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

(۴۳۶۹) حضرت صفوان بن یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یعلیٰ بن معیہ کے مزدور کی کلائی کو ایک آدمی نے کاٹا۔ اس نے کلائی کو کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانت گر گئے۔ اس نے یہ معاملہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے اسے باطل کر دیا اور فرمایا: کیا تو نے اس کے ہاتھ کو اونٹ کی طرح کاٹنے کا ارادہ کیا۔

(۴۳۷۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا تَاْمُرُنِيْ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اٰمُرَهُ اَنْ يَّدَعَ يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ ادْفَعْ يَدَكَ حَتّٰى يَعَضَّهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا۔

(۴۳۷۰) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کا ہاتھ کاٹ دیا۔ اُس نے اپنے ہاتھ کو کھینچا تو اس (دوسرے) کے سامنے کے دو دانت گر گئے۔ تو (جس کے دانت گر گئے تھے) اُس نے رسول اللہؐ سے فریاد کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: کیا تو چاہتا ہے کہ میں اسے حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں رکھے اور تو اسے اُونٹ کے کاٹنے کی طرح کاٹے۔ اچھا تم اپنا ہاتھ (اس کے منہ میں) رکھو۔ یہاں تک کہ وہ اسے کاٹے پھر تو اسے کھینچ۔

(۴۳۷۱)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَقَدْ عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ يَعْنِي الَّذِيْ عَضَّهُ قَالَ فَاَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اَرَدْتَّ اَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

(۴۳۷۱) حضرت یعلیٰ بن معیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی حاضر ہوا جس نے ایک آدمی کا ہاتھ کاٹا تھا۔ اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس کے سامنے والے دو دانت گر گئے یعنی جس نے کاٹا۔ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے باطل قرار دیا اور فرمایا: کیا تم اسے اونٹ کی طرح کاٹنے کا ارادہ رکھتے تھے۔

(۴۳۷۲)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ تَبُوْكَ قَالَ وَ كَانَ يَعْلَى يَقُوْلُ تِلْكَ الْغَزْوَةُ اَوْثَقُ عَمَلِيْ عِنْدِيْ فَقَالَ عَطَاءٌ قَالَ صَفْوَانُ قَالَ يَعْلَى كَانَ لِيْ اَجِيْرٌ فَقَاتَلَ اِنْسَانًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا يَدَ الْاٰخَرِ قَالَ لَقَدْ اَخْبَرَنِيْ صَفْوَانُ اَيُّهُمَا عَضَّ الْاٰخَرَ فَانْتَزَعَ الْمَعْضُوْضُ يَدَهُ

(۴۳۷۲) حضرت صفوان بن یعلیٰ بن اُمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں لڑائی کی اور یعلیٰ کہتے تھے کہ یہی غزوہ ہے جس میں اپنے اعمال پر مجھے سب سے زیادہ اعتماد تھا۔ عطاء نے کہا کہ صفوان نے کہا: یعلیٰ کہتے تھے کہ میرا ایک مزدور (نوکر) تھا۔ وہ کسی آدمی سے لڑ پڑا۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کے ہاتھ کو کاٹا تو کاٹے جانے والے نے اپنے ہاتھ کو کاٹنے والے کے مُنہ سے کھینچا۔ اُس کا ایک دانت سامنے والے دو دانتوں میں سے گر گیا۔ وہ دونوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

مِنْ فِي الْعَاضِّ فَانْتَزَعَ اِحْدٰى ثَنِيَّتَيْهِ فَاَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْدَرَ ثَنِيَّتَهٗ۔

پاس آئے تو آپ نے اس کے دانت کو بیکار کر دیا۔ (یعنی دیت نہیں دلائی)

(۴۳۷۳)وَحَدَّثَنَاهُ عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۳۷۳) حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ان اسناد کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کسی کو جان سے مارنے کے لیے حملہ کرے یا کوئی شخص کسی کا مال لوٹنے، خونریزی کرنے، اُس کے گھر والوں کو تباہ کرنے یا کسی عورت کی عزت و آبرو کو تار تار کرنے کا ارادہ کرے اور حملہ آور ہو تو قتل کرنے والے سے مدافعت کرنا جائز ہے اور دفاع میں اگر حملہ آور کا کوئی عضو کٹ جائے یا وہ مر جائے تو دفاع کرنے والے پر کوئی تاوان اور جرمانہ نہ ہوگا لیکن مستحب یہ ہے کہ اگر اوّلاً حملہ آور کو انسانیت کے اخلاق وخلوص سے اِس فعل بد سے باز رکھنے کی کوشش کی جائے لیکن اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے اور دفاع کرنے والا اُسے مار ڈالے تو حملہ آور کا خون معاف ہے۔

۷۴۵: باب اِثْبَاتِ الْقِصَاصِ فِي الْاَسْنَانِ وَمَا فِيْ مَعْنَاهَا

باب: دانتوں یا اس کے برابر میں قصاص کے اثبات کے بیان میں

(۴۳۷۴)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا قَالَ فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ۔

(۴۳۷۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ربیع کی بہن اُمّ حارثہ نے کسی انسان کو زخمی کر دیا۔ انہوں نے اس کا مقدمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قصاص یعنی بدلہ لیا جائے گا۔ اُمّ ربیع نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا فلاں سے بدلہ لیا جائے گا؟ اللہ کی قسم! اس سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ پاک ہے۔ اے اُمّ ربیع۔ بدلہ لینا اللہ کی کتاب (کا حکم) ہے۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم اس سے کبھی بدلہ نہ لیا جائے گا۔ راوی کہتے ہیں وہ مسلسل اسی طرح کہتی رہی۔ یہاں تک کہ ورثاء نے دیت قبول کر لی۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ پر قسم اُٹھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اِس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دانت کے توڑ دینے پر قصاص ہے اور دانتوں کے علاوہ کسی ہڈی کے ٹوٹنے پر قصاص نہیں کیونکہ باقی ہڈیاں کھال، گوشت اور پٹھے میں ہوتی ہیں اور ان میں مماثلت نہیں ہو سکتی اور ضرب کی مقدار مجہول ہے اور مجہول مقدار کا قصاص کیسے لیا جا سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

۷۴۶: باب مَا يُبَاحُ بِهِ دَمُ الْمُسْلِمِ

باب: کس وجہ سے مسلمان کا خون جائز ہو جاتا ہے کے بیان میں

(۴۳۷۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ۔

(۴۳۷۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تین کے علاوہ کسی ایسے مسلمان مرد کا خون بہانا جائز نہیں جو گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ ایک شادی شدہ زانی‘ دوسرا جان کے بدلے جان اور دین کو چھوڑنے والا اور جماعت میں تفریق ڈالنے والا۔

(۴۳۷۶) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِىُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۳۷۶) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۳۷۷) حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِىٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ اَوِ الْجَمَاعَةَ شَكَّ فِيْهِ اَحْمَدُ وَالثَّيِّبُ الزَّانِىْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِىْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۳۷۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جو مسلمان مرد گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں تو اس کا خون حلال نہیں سوائے تین آدمیوں کے: ایک اسلام کو چھوڑنے والا‘ جماعت میں تفریق ڈالنے والا۔ دوسرا شادی شدہ زنا کرنے والا اور تیسرا جان کے بدلے جان۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی اسی طرح یہ حدیث مروی ہے۔

(۴۳۷۸) وَحَدَّثَنِىْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَالْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِالْاِسْنَادَيْنِ جَمِيْعًا نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَلَمْ يَذْكُرَا فِى الْحَدِيْثِ قَوْلَهٗ وَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ۔

(۴۳۷۸) اسی حدیث کی اور سند ذکر کی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا قول: اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں‘ مذکور نہیں ہے۔

۷۴۷: باب بَيَانِ اِثْمِ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ

باب: قتل کی ابتداء کرنے والے کے گناہ کے بیان میں

(۴۳۷۹)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا لِاَنَّهُ كَانَ اَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

(۴۳۷۹) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نفس ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے (قابیل) پر بھی ڈالا جاتا ہے کیونکہ وہ پہلا ہے جس نے قتل کی ابتداء کی۔

(۴۳۸۰)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِيْ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ عِيْسَى ابْنِ يُوْنُسَ لِاَنَّهُ سَنَّ الْقَتْلَ لَمْ يَذْكُرَا اَوَّلَ۔

(۴۳۸۰) اسی حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں لیکن ان میں قتل کی ابتداء کا ذکر ہے پہلے ہونے کو نہیں بیان کیا گیا۔

۷۴۸: باب الْمُجَازَاةِ بِالدِّمَآءِ فِي الْاٰخِرَةِ وَ اِنَّهَا اَوَّلُ مَا يُقْضٰى فِيْهِ بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

باب: آخرت میں قتل کی سزا اور قیامت کے دن اس کا فیصلہ لوگوں کے درمیان سب سے پہلے کیے جانے کے بیان میں

(۴۳۸۱)حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ وَكِيْعٍ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَ وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِي الدِّمَآءِ۔

(۴۳۸۱) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگوں کے درمیان سب سے پہلے خون کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا۔

(۴۳۸۲)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنِيْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ وَآئِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ عَنْ شُعْبَةَ يُقْضٰى وَ بَعْضَهُمْ قَالَ يُحْكَمُ بَيْنَ النَّاسِ۔

(۴۳۸۲) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ معنی ومفہوم وہی ہے۔

خلاصة الباب: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون (قتل) کا فیصلہ کیا جائے گا حالانکہ دوسری احادیث میں ہے کہ سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ علماء نے دونوں قسم کی احادیث میں تطبیق یہ دی ہے کہ عبادات میں سے نماز کا اور معاملات میں سے سب سے پہلے قتل وغیرہ کا حساب وکتاب ہوگا۔

۷۴۹: باب تَغْلِيظِ تَحْرِيمِ الدِّمَآءِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْاَمْوَالِ

(۴۳۸۳) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ الْحَارِثِىُّ وَ تَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ الثَّقَفِىُّ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِىْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهٖ يَوْمَ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ السَّنَةُ اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِّنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُوالْقَعْدَةِ وَ ذُوالْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ وَ رَجَبُ شَهْرُ مُضَرَ الَّذِىْ بَيْنَ جُمَادٰى وَ شَعْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَىُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ ذَا الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَىُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اَللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ الْبَلْدَةَ قُلْنَا بَلٰى قَالَ فَاَىُّ يَوْمٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ بِغَيْرِ اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَ كُمْ وَ اَمْوَالَكُمْ قَالَ مُحَمَّدٌ وَ اَحْسِبُهٗ قَالَ وَاَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِىْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فِىْ شَهْرِكُمْ هٰذَا وَ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْاَلُكُمْ عَنْ اَعْمَالِكُمْ فَلَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِىْ كُفَّارًا اَوْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَلَعَلَّ بَعْضَ مَنْ يُّبَلَّغُهٗ يَكُوْنُ اَوْعٰى لَهٗ مِنْ بَعْضِ مَنْ سَمِعَهٗ ثُمَّ قَالَ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ قَالَ ابْنُ حَبِيْبٍ فِىْ رِوَايَتِهٖ وَ رَجَبُ مُضَرَ وَفِىْ رِوَايَةِ اَبِىْ بَكْرٍ فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِىْ۔

باب: خون' مال اور عزت کی حرمت کی شدت کے بیان میں

(۴۳۸۳) حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمانہ گھوم کر اپنی اسی حالت وصورت پر آ گیا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اللہ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا تھا۔ سال میں بارہ ماہ ہیں جن میں چار ماہ محترم ومعزز ہیں۔ تین متواتر اور ملے ہوئے ہیں۔ ذوالقعدہ' ذوالحجہ' محرم اور مضر کا مہینہ رجب جو جمادی الثانیہ اور شعبان کے درمیان ہے۔ پھر فرمایا یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا آپ اس کے نام کے علاوہ نام رکھنے والے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ خاموش ہو گئے۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کے نام کے علاوہ نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا: کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا آپ اس کے نام کے علاوہ نام رکھیں گے۔ پھر فرمایا: کیا یہ قربانی کا دن نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں' اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: بے شک تمہارے خون اور مال' راوی محمد کہتے ہیں: میرا گمان ہے کہ آپ نے فرمایا: اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جیسا کہ اس دن کی حرمت' اس تمہارے شہر میں' اس مہینے میں ہے اور عنقریب تم اپنے ربّ سے ملو گے تو وہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ میرے بعد تم کافر یا گمراہ نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگ جاؤ۔ آگاہ رہو چاہیے کہ موجودہ غائب تک پہنچا دے۔ ہوسکتا ہے جس کو یہ بات پہنچائی جائے وہ زیادہ حفاظت و یاد کرنے

والا ہو جس سے اُس نے سنا۔ پھر فرمایا: سنو! کیا میں نے (پیغامِ حق) پہنچا دیا؟ آگے روایت کے الفاظ کا اختلاف ذکر کیا ہے کہ ابنِ حبیب نے رَجَبُ مُضَرَ کہا اور ابوبکر کی روایت میں فَلَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کے الفاظ ہیں۔

(۴۳۸۴)حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ قَعَدَ عَلٰى بَعِيْرِهٖ وَاَخَذَ اِنْسَانٌ بِخِطَامِهٖ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ اَیَّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ فَقَالَ اَلَيْسَ بِيَوْمِ النَّحْرِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَیُّ شَهْرٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَلَيْسَ بِذِی الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاَیُّ بَلَدٍ هٰذَا قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ سَيُسَمِّيْهِ سِوَى اسْمِهٖ قَالَ اَلَيْسَ بِالْبَلْدَةِ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِیْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَآئِبَ قَالَ ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُزَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

(۴۳۸۴)حضرت عبدالرحمٰن بن ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب (حجۃ الوداع کا) دن تھا تو آپ اپنے اُونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی نے اس کی لگام پکڑ لی اور آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ آج کونسا دن ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کے نام کے علاوہ نام رکھیں گے۔ تو آپ نے فرمایا: کیا یہ نحر کا دن نہیں؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ ذوالحجہ نہیں۔ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ ہم نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپ اس کے نام کے علاوہ کوئی اور نام رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا: کیا یہ شہر (مکہ) نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا: بے شک تمہارے خون اور تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تم پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح تمہارا یہ دن اس مہینے اور اس شہر میں حرام ہے۔ پس موجود لوگ غائب کو (یہ بات) پہنچا دیں۔ پھر آپ دو سرمئی مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح کیا اور پھر آپ بکریوں کے ایک ریوڑ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ہمارے درمیان تقسیم کر دیا۔

(۴۳۸۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبِیْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا كَانَ ذٰلِكَ الْيَوْمُ جَلَسَ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰى بَعِيْرٍ قَالَ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِزِمَامِهٖ اَوْ قَالَ بِخِطَامِهٖ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ۔

(۴۳۸۵)حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اس دن (حجۃ الوداع) جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُونٹ پر بیٹھے اور ایک آدمی آپ کے اونٹ کی لگام پکڑنے والا تھا۔ باقی حدیث یزید بن زریع کی طرح روایت کی۔

(۴۳۸۶)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَنَا

(۴۳۸۶)اِسی حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت ابوبکرہ رضی

يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَ عَنْ رَّجُلٍ اٰخَرَ وَ هُوَ فِيْ نَفْسِيْ اَفْضَلُ مِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَ اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا قُرَّةُ بِاِسْنَادِ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَ سَمَّى الرَّجُلَ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا وَسَاقُوا الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عَوْنٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَا يَذْكُرُ وَاَعْرَاضَكُمْ وَلَا يَذْكُرُ ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ وَمَا بَعْدَهٗ وَقَالَ فِي الْحَدِيْثِ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اِلٰى يَوْمِ تَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ اَلَاهَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا: یہ دن کونسا ہے؟ باقی حدیث گزر چکی لیکن اس حدیث میں تمہاری عزت کا لفظ ذکر نہیں کیا اور نہ یہ ذکر کیا کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور جو اس کے بعد ہے اور اس حدیث میں یہ ہے کہ (تمہارا خون وغیرہ) اس دن کی حرمت کی طرح ہے۔ اس مہینے میں اور اس شہر میں تمہارے اپنے ربّ سے ملاقات کے دن تک۔ آگاہ رہو کیا میں نے پہنچا دیا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے اللہ گواہ رہ۔

۷۵۰: باب صِحَّةِ الْاِقْرَارِ بِالْقَتْلِ وَ تَمْكِيْنِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ مِنَ الْقِصَاصِ وَ اسْتِحْبَابِ طَلَبِ الْعَفْوِ مِنْهُ

باب: قتل کے اقرار کی صحت اور مقتول کے ولی کو حق قصاص اور اس سے معافی طلب کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۴۳۸۷)وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَحَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ اَنَّ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اِنِّيْ لَقَاعِدٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَآءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ اٰخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قَتَلَ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَوْلَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهٗ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهٗ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَ هُوَ نَخْتَبِطُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُهٗ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَتَلْتُهٗ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ مَالِيْ مَالٌ اِلَّا كِسَائِيْ وَفَاْسِيْ قَالَ فَتَرٰى قَوْمَكَ

(۴۳۸۷) حضرت وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھنے والا تھا ایک آدمی آیا جو دوسرے آدمی کو تسمہ سے کھینچتا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرے بھائی کو قتل کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو نے اسے قتل کیا؟ مدعی نے کہا: اگر اس نے اعتراف نہ کیا تو میں گواہی پیش کروں گا۔ اُس نے کہا: جی ہاں! میں نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تو نے اسے کس وجہ سے قتل کیا؟ اُس نے کہا: میں اور وہ دونوں درخت سے پتے جھاڑ رہے تھے کہ اس نے مجھے گالی دے کر غصہ دلا دیا۔ میں نے کلہاڑی سے اُس کے سر میں ضرب مار کر اُسے قتل کر دیا۔ تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تیرے پاس کوئی چیز ہے جو تو اسے اپنی جان کے بدلہ میں ادا کر سکے؟ اُس نے عرض کیا کہ میرے پاس میری چادر اور کلہاڑی کے سوا کوئی چیز نہیں ہے۔ آپ نے

يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِىْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى اِلَيْهِ بِنِسْعَتِهٖ وَ قَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَانْطَلَقَ بِهِ الرَّجُلُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ فَرَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ بَلَغَنِىْ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهٗ فَهُوَ مِثْلُهٗ وَاَخَذْتُهٗ بِاَمْرِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تُرِيْدُ اَنْ يَّبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ لَعَلَّهٗ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ ذَاكَ كَذَاكَ قَالَ فَرَمٰى بِنِسْعَتِهٖ وَ خَلّٰى سَبِيْلَهٗ۔

فرمایا: تیری قوم کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے کہ وہ تجھے چھڑا لے گی؟ اُس نے عرض کیا: میں اپنی قوم پر اس سے بھی زیادہ آسان ہوں۔ یعنی میری کوئی وقعت نہیں۔ آپ نے وہ تسمہ اس یعنی وارث مقتول کی طرف پھینک دیا اور فرمایا کہ اپنے ساتھی کو لے جا۔ وہ آدمی اُسے لے کر چلا جب اُس نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے اسے قتل کر دیا تو یہ بھی اسی کی طرح ہو جائے گا۔ وہ آدمی لوٹ آیا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ بات پہنچی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ اسے قتل کرے گا تو اسی کی طرح ہو جائے گا حالانکہ میں نے اسے آپ کے ہی حکم سے پکڑا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے ساتھی کا گناہ سمیٹ لے؟ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اُس نے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو بہت اچھا یہ اسی طرح ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس نے اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کے راستہ کو کھول دیا یعنی آزاد کر دیا۔

(۴۳۸۸) وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمٰنَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَتَلَ رَجُلًا فَاَقَادَوَلِىُّ الْمَقْتُوْلِ مِنْهُ فَانْطَلَقَ بِهٖ وَفِىْ عُنُقِهٖ نِسْعَةٌ يَجُرُّهَا فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِى النَّارِ فَاَتٰى رَجُلٌ الرَّجُلَ فَقَالَ لَهٗ مَقَالَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَلّٰى عَنْهُ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ فَقَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْنُ اَشْوَعَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سَاَلَهٗ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُ فَاَبٰى۔

(۴۳۸۸) حضرت علقمہ بن وائل رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے ایک آدمی کو قتل کیا تھا اور مقتول کا وارث اسے کھینچ کر اس حالت میں لے چلا کہ اس کی گردن میں تسمہ تھا جس سے اسے گھسیٹتا تھا۔ جب اس نے پیٹھ پھیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ پس ایک آدمی وارثِ مقتول کے پاس آیا اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بتایا تو اُس نے قاتل کو چھوڑ دیا۔ اسمٰعیل بن سالم نے کہا: میں نے حبیب بن ابی ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے اس کا ذکر کیا تو اُس نے کہا کہ مجھے ابن اشوع نے یہ حدیث بیان کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارثِ مقتول سے معاف کرنے کا کہا تھا تو اُس نے انکار کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نہیں چاہتا کہ وہ تیرا اور تیرے ساتھی کا گناہ سمیٹ لے؟ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی ایسا ہوگا؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ اُس نے کہا: اگر ایسا ہی ہے تو بہت اچھا یہ اسی طرح ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اس نے اس کا تسمہ پھینک دیا اور اس کے راستہ کو کھول دیا یعنی آزاد کر دیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قصاص قتل کے اقرار سے ثابت ہو جاتا ہے اور ولی مقتول سے قاتل سے

ورثاء کو معافی مانگنا مستحب ہے اور ولی کو قصاص کا حق حاصل ہے لیکن معاف کرنا افضل ہے۔ ان روایات میں بطورِ تنبیہ فرمایا گیا ہے کہ قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔ یہ ایسے ''دونوں'' پر موقوف ہے جو خواہش اور نفس پرستی اور مال و اسباب کی خاطر جنگ کریں اور قصاصاً قاتل کرنا تو قرآنی حکم ہے اور اسے ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ﴾ کہ ''قصاص میں تمہارے لیے زندگی ہے'' سے تعبیر کیا ہے۔ واللہ اعلم

۷۵۱: باب دِيَةِ الْجَنِيْنِ وَ وُجُوْبِ الدِّيَةِ فِيْ قَتْلِ الْخَطَاءِ وَ شِبْهِ الْعَمَدِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْجَانِيْ

باب: حمل کے بچے کی دیت اور قتل خطا اور شبہ عمد میں دیت کے وجوب کے بیان میں

(۴۳۸۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضٰى فِيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ۔

(۴۳۸۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک عورت نے دوسری کو پھینکا (دھکا دیا) تو اُس کا بچہ ضائع ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈی بطور تاوان ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

(۴۳۹۰) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ، فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَ زَوْجِهَا وَ اَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

(۴۳۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی لحیان کی ایک عورت کے حمل کے بچے میں جو مُردہ ضائع ہو گیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ پھر وہ عورت جس کے خلاف غلام ادا کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا فوت ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا کہ اس کی وراثت اس کی اولاد اور خاوند کے لیے ہوگی اور دیت اس کے خاندان پر ہوگی۔

(۴۳۹۱) وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ ابْنُ يَحْيَى التُّجِيْبِيُّ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِيْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ دِيَةَ جَنِيْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِيْدَةٌ وَ قَضٰى بِدِيَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰى عَاقِلَتِهَا وَ وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَغْرَمُ مَنْ لَّا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَ

(۴۳۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہذیل کی دو عورتیں لڑ پڑیں۔ ان میں سے ایک نے دوسری کی طرف پتھر پھینکا تو وہ اور جو اُس کے پیٹ میں تھا ہلاک ہو گئے۔ انہوں (لواحقین) نے اپنا مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کی دیت میں غلام یا لونڈی کا فیصلہ کیا اور عورت کی دیت کا فیصلہ مارنے والی عورت کے خاندان پر دینے کا کیا اور اس کے بیٹے کو اس کا وارث بنایا اور جو ان کے ساتھ ہوں۔ حمل بن نابغہ الہذلی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا تاوان کیسے ادا کروں؟ جس نے نہ پیا اور نہ کھایا، نہ بولا اور نہ چلایا۔ پس اس طرح کے بچے کی دیت کو ٹالا جاتا ہے تو رسول اللہ صلی

لَانَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِىْ سَجَعَ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اپنی قافیہ بندی والی گفتگو کی وجہ سے کاہنوں کا بھائی ہے۔

(۴۳۹۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ وَلَمْ يَذْكُرْ وَ وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ وَ قَالَ فَقَالَ قَائِلٌ كَيْفَ نَعْقِلُ وَلَمْ يُسَمِّ حَمَلَ بْنَ مَالِكٍ۔

(۴۳۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو عورتیں لڑ پڑیں۔ باقی حدیث گزر چکی لیکن اس حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے اس کے بیٹے اور جوان کے ساتھ ہوں کو وارث بنایا اور کہا کہنے والے نے' ہم دیت کیسے ادا کریں اور حمل بن مالک کا نام نہیں لیا۔

(۴۳۹۳)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَّنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ وَهِىَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا قَالَ وَاِحْدَاهُمَا لَحْيَانِيَّةٌ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ غُرَّةً لِمَا فِىْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ قَالَ وَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ۔

(۴۳۹۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اس حال میں کہ وہ حاملہ تھی اور اس نے اسے ہلاک کر دیا اور ان میں سے ایک لحیانیہ تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے وارثوں پر رکھی اور ایک غلام پیٹ کے بچے کی وجہ سے۔ قاتلہ کے رشتہ داروں میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: کیا ہم اُس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا اور نہ پیا اور نہ چیخا چلایا۔ پس ایسے بچہ کی دیت نہیں دی جاتی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ دیہاتیوں کی طرح مسجع (بناوٹی) گفتگو کرتا ہے اور ان پر دیت لازم کر دی۔

(۴۳۹۴)وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ ابْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً قَتَلَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاُتِىَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰى عَلٰى عَاقِلَتِهَا بِالدِّيَةِ وَ كَانَتْ حَامِلًا فَقَضٰى فِى الْجَنِيْنِ بِغُرَّةٍ فَقَالَ بَعْضُ عَصَبَتِهَا اَنَدِىْ مَنْ لَّاطَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ وَ مِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ قَالَ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

(۴۳۹۴) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی کے ساتھ ہلاک کر دیا تو اسے اس مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ نے (قاتلہ) کے خاندان پر دیت کا فیصلہ کیا۔ وہ حاملہ تھی تو آپ نے پیٹ کے بچے کا بدلہ ایک غلام ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اُس کے بعض رشتہ داروں نے کہا: کیا ہم اُس کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا اور نہ پیا اور نہ چیخا نہ چلایا اور اس طرح کی دیت نہیں دی جاتی۔ تو آپ نے فرمایا: یہ دیہاتیوں کی طرح مسجع گفتگو ہے۔

(۴۳۹۵)وَحَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

(۴۳۹۵) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰى حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَمُفَضَّلٍ۔

(۴۳۹۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِاِسْنَادِهِمُ الْحَدِيْثَ بِقِصَّتِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَاَسْقَطَتْ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ وَ جَعَلَهٗ عَلٰى اَوْلِيَآءِ الْمَرْاَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ دِيَةَ الْمَرْاَةِ۔

(۴۳۹۶) حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان اسناد سے یہ حدیث اسی طرح روایت کی ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ وہ گرائی گئی اور یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام کا فیصلہ کیا اور اسے عورت کے رشتہ داروں کے ذمہ لازم کیا اور اس حدیث میں عورت کی دیت کا ذکر نہیں۔

(۴۳۹۷) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ اسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ النَّاسَ فِيْ مِلَاصِ الْمَرْاَةِ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ شَهِدْتُّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى فِيْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ ائْتِنِيْ بِمَنْ يَّشْهَدُ مَعَكَ قَالَ فَشَهِدَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ۔

(۴۳۹۷) حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے عورت کے پیٹ (بچے) کے بارے میں مشورہ طلب کیا تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر تھا۔ آپ نے اس میں ایک غلام یا باندی کا فیصلہ کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جو تیرے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہے اسے میرے پاس لے آؤ۔ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی گواہی دی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی حاملہ کے پیٹ پر مارے اور اس کی وجہ سے اُس کے پیٹ کا بچہ مُردہ ہو کر باہر آجائے تو اُس کی دیت میں غرہ یعنی پانچ سو درہم مارنے والے کے عاقلہ پر واجب ہوں گے اور اگر حاملہ کے پیٹ پر مارنے کی وجہ سے زندہ بچہ باہر آجائے اور پھر مر جائے تو اس صورت میں پوری دیت واجب ہوگی اور عورت کی دیت مرد کی دیت سے نصف ہوتی ہے۔

قتل خطا:

یہ ہے کہ جس کو قتل کرنے کا قصد کیا ہو اُس کی بجائے کوئی اور قتل ہو جائے۔ حکم یہ ہے کہ اس میں قصاص واجب نہیں اور شریعت میں خطا پر اُخروی مواخذہ ساقط ہے۔

قتل شبہ عمد:

یہ ہے کہ ایسی چیز سے قتل کیا جائے جو ہتھیار نہ ہو اور ارادہ تادیب وسزا دینے کا ہو قتل کا نہ ہو۔ قتل شبہ عمد کا فاعل گناہ گار ہوگا۔ اس پر کفارہ یعنی ایک غلام آزاد کرنا یا دو ماہ مسلسل روزے رکھنا واجب ہے اور اس کے عصبات پر دیت مغلظہ (سو اُونٹ) واجب ہے۔ جس کو وہ تین سال میں ادا کریں گے اور فاعل اگر وارث ہو تو اس میں مقتول کی میراث سے محروم ہو جاتا ہے۔

کتاب الحدود

۷۵۲: باب حَدِّ السَّرِقَةِ وَ نِصَابِهَا
باب: چوری کی حد اور اس کے نصاب کے بیان میں

(۴۳۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِيَحْيَى قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْطَعُ السَّارِقَ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

(۴۳۹۸) عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے یا اس سے زیادہ میں

(۴۳۹۹) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ كَثِيرٍ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِهِ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ۔

(۴۳۹۹) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۴۰۰) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ شُجَاعٍ وَاللَّفْظُ لِلْوَلِيدِ وَ حَرْمَلَةَ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

(۴۴۰۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ سوائے چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے نہ کاٹا جائے۔

(۴۴۰۱) وَحَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ وَ هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى وَاللَّفْظُ لِهَارُونَ وَ أَحْمَدَ قَالَ أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ۔

(۴۴۰۱) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: ہاتھ نہ کاٹا جائے سوائے چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں۔

(۴۴۰۲) حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِاللهِ بْنِ الْهَادِ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

(۴۴۰۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے سوائے چوتھائی دینار میں یا اس سے زیادہ میں۔

(۴۴۰۳) وَحَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْعَقَدِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ مِّنْ وَّلَدِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْهَادِيْ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۴۰۳) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۴۰۴)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ جَحْفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَ كِلَاهُمَا ذُوْ ثَمَنٍ۔

(۴۴۰۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جحفہ یا ترس ڈھال کی قیمت سے کم میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا اور یہ دونوں (ڈھالیں) قیمت والی تھیں۔

(۴۴۰۵)وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمٰنَ وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَنْ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ وَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَ اَبِيْ اُسَامَةَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْ ثَمَنٍ۔

(۴۴۰۵) اسی حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں اور اس میں ہے کہ ان دنوں یہ قیمت والی تھیں۔

(۴۴۰۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ سَارِقًا فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

(۴۴۰۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ایک ایسی ڈھال کے بدلہ میں کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

(۴۴۰۷)وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِيْ ابْنَ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى وَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ وَ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ وَ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ وَّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اللَّيْثِيِّ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ بَعْضَهُمْ قَالَ قِيْمَتُهٗ وَ بَعْضَهُمْ قَالَ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

(۴۴۰۷) مختلف اسناد سے حدیث ذکر کی ہے کہ سارے محدثین نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یحییٰ عن مالک کی طرح روایت کی ہے۔ بعض نے قیمت اور بعض نے اس کا ثمن تین درہم ذکر کیا ہے۔

(۴۴۰۸)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ

(۴۴۰۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انڈا چوری کرنے والے چور پر اللہ لعنت کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا اور جو رسّی چوری کرتا ہے اُس کا ہاتھ بھی کاٹا جائے

فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

گا۔

(۴۴۰۹)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ وَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ كُلُّهُمْ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ يَقُوْلُ اِنْ سَرَقَ حَبْلًا وَاِنْ سَرَقَ بَيْضَةً۔

(۴۴۰۹) حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ حدیث ان اسناد سے روایت کی گئی ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں کہ اگر چہ وہ رسّی چوری کرے اور اگر چہ وہ انڈا ہی چوری کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ میں چور کی سزا اور اُس کا نصاب بیان کیا گیا ہے کہ کتنی مالیت کی چوری پر حد سرقہ جاری ہوگی۔

سرقہ کی تعریف اور نصاف:

سرقہ کہتے ہیں، عاقل، بالغ آدمی کا کسی محفوظ جگہ سے کسی کے دس درہم (یا اس سے زیادہ) یا اس کی مالیت کی چیز چھپ کر بغیر کسی شبہ اور تاویل کے اُٹھا لینا، اس حال میں کہ وہ چیز بسرعت خراب ہونے والی نہ ہو۔ اسے چوری کہا جائے گا اور ایسے آدمی پر حد سرقہ جاری کی جائے گی۔ جب اس پر چوری ثابت ہو جائے اور حد سرقہ ہاتھ کاٹنا ہے اور اگر کوئی آدمی کسی سے کوئی چیز عاریتاً اور اُدھار لے کر مکر جائے تو اسے ہاتھ کاٹنے کی سزا نہیں دی جائے گی۔

۷۵۳: باب قَطْعِ السَّارِقِ الشَّرِيْفِ وَ غَيْرِهٖ وَالنَّهْيِ عَنِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحُدُوْدِ

باب: معزز و غیر معزز چور کا ہاتھ کاٹنے اور حدود میں سفارش کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۴۴۱۰)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

(۴۴۱۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش نے ایک مخزومی عورت کے بارے میں مشورہ کیا جس نے چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ اس کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون گفتگو کرے گا؟ تو انہوں نے کہا: جو اس بات پر جرأت کر سکتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے اُسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہیں ہو سکتا۔ آپ سے اسامہ نے گزارش کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تو اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے۔ پھر آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو! تم میں سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا اس بات نے کہ ان میں سے جب کوئی معزز چوری کرتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے اور ان میں سے جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے اور اللہ کی قسم! اگر فاطمہ (رضی اللہ عنہا) بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ (بھی)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا وَ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ رُمْحٍ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ۔

کاٹ دیتا اور ابن رمح کی حدیث میں ہے: تم سے پہلے لوگ ہلاک ہوئے ہیں۔

(۴۴۱۱)وَحَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا وَمَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اُسَامَةُ اِسْتَغْفِرْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَطَبَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّوَاِنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ بِتِلْكَ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ يَدُهَا قَالَ يُوْنُسُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدُ وَ تَزَوَّجَتْ وَ كَانَتْ تَاْتِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۴۴۱۱)زوجہ نبی ﷺ سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ قریش نے اس عورت کے بارے میں مشورہ کیا جس نے غزوۂ فتح مکہ میں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں چوری کی تھی۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کون گفتگو کرے گا؟ انہوں نے کہا: محبوب رسول اللہ ﷺ حضرت اُسامہ بن زید ؓ کے علاوہ اس بات پر کوئی جرأت نہ کرے گا۔ تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ تو اس عورت کے معاملہ میں آپ سے اُسامہ بن زید ؓ نے گفتگو کی تو رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس کا رنگ تبدیل ہو گیا اور فرمایا: کیا تُو اللہ کی حدود میں سے ایک حد میں سفارش کرتا ہے؟ تو اسامہ نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت طلب کریں۔ جب شام ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ ارشاد فرمایا اور اللہ کی تعریف بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا: اما بعد! تم سے پہلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا کہ ان میں سے جب کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اُسے چھوڑ دیتے اور جب ان میں سے کوئی ضعیف چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کرتے اور قسم اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ بھی چوری کرتی تو میں اُس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔ پھر آپ نے حکم دیا اس عورت کے بارے میں جس نے چوری کی تھی تو اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ اس کی توبہ بہت عمدہ تھی اور اسکے بعد اُس کی شادی ہوئی اور وہ اسکے بعد میرے پاس آتی تھی اور میں اُسکی ضرورت رسول اللہ ﷺ تک پہنچاتی تھی۔

(۴۴۱۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَّخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ وَ

(۴۴۱۲)سیّدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ مخزومی عورت مال ومتاع اُدھار لے کر منکر ہو جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ اس کے اہل وعیال حضرت اسامہ

تَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ اَنْ تُقْطَعَ یَدُھَا فَاَتٰی اَھْلُھَا اُسَامَةَ فَکَلَّمُوْہُ فَکَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فِیْھَا ثُمَّ ذَکَرَ بِنَحْوِ حَدِیْثِ اللَّیْثِ وَ یُوْنُسَ۔

بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس اُن سے گفتگو کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں بات کی۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۴۴۱۳)وَحَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَاُتِیَ بِھَا النَّبِیُّ ﷺ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَاللّٰہِ لَوْ کَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ یَدَھَا فَقُطِعَتْ۔

(۴۴۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی مخزوم میں سے ایک عورت نے چوری کی اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا۔ تو اس نے اُمّ المومنین اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے ذریعہ پناہ مانگی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بھی ہوتی تو میں اُس کا ہاتھ بھی کاٹ دیتا۔ پس اُس کا (ہاتھ) کاٹ دیا گیا۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جس عورت کا ذکر ہے اُس کا نام فاطمہ بنت اسود بن عبدالاسد تھا۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ اگر حد کا قضیہ حاکم یا قاضی وجج کے پاس پہنچ جائے اور اس پر حد نافذ ہو جائے تو اس کے بعد مجرم کے حق میں حاکم وجج سے سفارش کرنا بھی حرام ہے اور کسی دوسرے سے سفارش کرانا بھی حرام ہے۔ اگر حاکم وجج کے پاس مقدمہ پیش ہونے اور حد نافذ ہونے سے پہلے اگر سفارش کریں تو یہ جائز ہے۔

۷۵۴ باب حَدِّ الزِّنٰی

باب: زنا کی حد کے بیان میں

(۴۴۱۴)وَحَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ اَخْبَرَنَا ھُشَیْمٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لَھُنَّ سَبِیْلًا الْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْیُ سَنَةٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ۔

(۴۴۱۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے حاصل کرلو' مجھ سے حاصل کرلو۔ تحقیق اللہ نے عورتوں کے لیے راستہ بنایا ہے۔ کنوارا مرد' کنواری عورت سے جو زنا کرنے والا ہو تو ان کو سو کوڑے مارو اور ایک سال کے لیے ملک بدر کرو (مصلحت کے تحت) اور شادی شدہ مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے مارو اور رجم یعنی سنگسار کرو۔

(۴۴۱۵)وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا مَنْصُوْرٌ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۴۱۵) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۴۱۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ جَمِیْعًا عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ ابْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَیْہِ الْوَحْیُ کُرِبَ لِذٰلِكَ وَ تَرَبَّدَ لَهٗ وَجْھُهٗ قَالَ فَاُنْزِلَ

(۴۴۱۶) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی نازل کی جاتی تو آپ اس وجہ سے مشکل محسوس کرتے اور آپ کا چہرۂ اقدس متغیر ہو جاتا۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک دن آپ پر وحی نازل کی گئی تو اسی طرح کی کیفیت ہوگئی۔ پس جب آپ سے وہ کیفیت ختم ہوگئی تو آپ نے فرمایا مجھ سے حاصل کرلو۔ تحقیق عورتوں کے لیے اللہ نے راستہ نکالا ہے۔ شادی شدہ

عَلَيْهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَلُقِيَ كَذٰلِكَ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ الثَّيِّبُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ رَجْمًا بِالْحِجَارَةِ وَالْبِكْرُ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ نَفْيُ سَنَةٍ۔

مرد شادی شدہ عورت سے زنا کرے یا کنوارا مرد کنواری عورت سے زنا کرے تو (شادی شدہ مرد و عورت اس کی حد) سو کوڑے ہیں اور پتھروں کے ساتھ سنگسار کرنا بھی اور کنوارے مرد کو سو کوڑے مارے جائیں پھر ایک سال کے لیے ملک بدر کر دیا جائے۔

(۴۴۱۷) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنْ قَتَادَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمَا الْبِكْرُ يُجْلَدُ وَ يُنْفٰى وَالثَّيِّبُ يُجْلَدُ وَ يُرْجَمُ وَلَا يَذْكُرَانِ سَنَةً وَّلَا مِائَةً۔

(۴۴۱۷) حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ان اسناد سے یہ حدیث مروی ہے۔ ان کی حدیث میں ہے کہ غیر شادی شدہ زانی کو کوڑے مارے جائیں گے اور ملک بدر کیا جائے گا اور شادی شدہ زانی کو کوڑے مارے جائیں گے اور سنگسار کیا جائے گا اور ان دونوں نے سال اور سو (کوڑوں) کا ذکر نہیں کیا۔

۷۵۵: باب رَجْمِ الثَّيِّبِ فِي الزِّنٰى

باب: شادی شدہ کو زنا میں سنگسار کرنے کے بیان میں

(۴۴۱۸) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ جَالِسٌ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتٰبَ فَكَانَ مِمَّا اُنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ قَرَاْنَاهَا وَ وَعَيْنَاهَا وَ عَقَلْنَاهَا فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ فَاَخْشٰى اِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ اَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ مَّا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ وَاِنَّ الرَّجْمَ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ۔

(۴۴۱۸) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر بیٹھے ہوئے فرما رہے تھے۔ بے شک اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور آپ پر کتاب نازل فرمائی اور جو آپ پر نازل کیا گیا اس میں آیت رجم بھی ہے۔ ہم نے اسے پڑھا' یاد رکھا اور اسے سمجھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (زانی کو) سنگسار کیا اور آپ کے بعد ہم نے بھی سنگسار کیا۔ پس میں ڈرتا ہوں کہ لوگوں پر زمانہ دراز گزرے گا کہ کہنے والا کہے گا کہ ہم اللہ کی کتاب میں سنگسار کا حکم نہیں پاتے تو وہ ایک فریضہ کو چھوڑنے پر گمراہ ہوں گے جسے اللہ نے نازل کیا ہے حالانکہ جب شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں جب اُن پر گواہی قائم ہو جائے یا حمل ہو جائے یا اعتراف کر لیں تو اللہ کی کتاب میں اسے سنگسار کرنا ثابت ہے۔

(۴۴۱۹) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۴۱۹) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۴۴۲۰) وَحَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ

(۴۴۲۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں

ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَیْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اَتٰی رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِی الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَتَنَحّٰی تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ فَقَالَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ زَنَیْتُ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰی ثَنٰی ذٰلِكَ عَلَیْهِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذْهَبُوْا بِهٖ فَارْجُمُوْهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ فَكُنْتُ فِیْمَنْ رَجَمَهٗ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلّٰی فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَاَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ۔

سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ مسجد میں تھے اور اس نے آپ کو پکار کر کہا: اے اللہ کے رسول! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس سے روگردانی کی اور اُس کی طرف سے اپنا چہرۂ اقدس پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ سے کہا: اے اللہ کے رسول! میں زنا کر بیٹھا ہوں۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی بات کو چار مرتبہ دُہرایا۔ جب اس نے اپنے آپ پر چار گواہیاں دے دیں تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تجھے جنون ہوگیا ہے؟ اُس نے عرض کی نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تُو شادی شدہ ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور سنگسار کر دو۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے اس نے خبر دی جس نے جابر بن عبداللہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ میں ان میں سے تھا جنہوں نے اسے رجم کیا۔ ہم نے اسے عیدگاہ میں سنگسار کیا۔ پس جب اُسے پتھر لگے تو وہ بھاگا تو ہم نے اسے میدانِ حرہ میں پایا اور اسے سنگسار کر دیا۔

(۴۴۲۱) قَالَ مُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ اللَّیْثُ اَیْضًا عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۴۲۱) آگے دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۴۲۲) وَحَدَّثَنِیْهِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُو الْیَمَانِ اَخْبَرَنَا شُعَیْبٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَیْضًا وَفِیْ حَدِیْثِهِمَا جَمِیْعًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِیْ مَنْ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ كَمَا ذَكَرَ عُقَیْلٌ۔

(۴۴۲۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی عقیل کی طرح یہ حدیث مذکور ہے۔

(۴۴۲۳) وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ یَحْیٰی قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ وَ ابْنُ جُرَیْجٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ رِوَایَةِ عُقَیْلٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدٍ وَ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

(۴۴۲۳) اِسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۴۲۴) وَحَدَّثَنِیْ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَیْلُ بْنُ حُسَیْنٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَیْتُ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ حِیْنَ جِیْءَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ قَصِیْرٌ

(۴۴۲۴) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا جب اُسے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تو چھوٹے قد والا اور طاقتور تھا۔ اُس پر چادر نہ تھی۔ اُس نے اپنے اوپر چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی کہ اُس نے زنا کیا۔

اَعْضَلَ لَيْسَ عَلَيْهِ رِدَاءٌ فَشَهِدَ عَلٰى نَفْسِهٖ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ اَنَّهٗ زَنٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ قَالَ لَا وَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنَى الْاٰخِرُ قَالَ فَرَجَمَهٗ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ اَلَا كُلَّمَا نَفَرْنَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَلَفَ اَحَدُهُمْ لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ يُّمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدِهِمْ لَاُنَكِّلَنَّهٗ عَنْهُ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید تجھے شک ہو؟ اُس نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم اس خطا کار نے زنا کیا ہے۔ تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا اور فرمایا: جب ہماری جماعت اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے جاتی ہے ان میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے۔ اس کی آواز بکرے کی آواز کی طرح ہوتی ہے۔ وہ کسی کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے۔ سنو! اللہ کی قسم اگر مجھے ان میں سے کسی پر قدرت دی گئی تو میں اسے ضرور سزا دوں گا۔

(۴۴۲۵) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ بِنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَصِيْرٍ اَشْعَثَ ذِيْ عَضَلَاتٍ عَلَيْهِ اِزَارٌ وَقَدْ زَنٰى فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَفَرْنَا غَازِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ اَحَدُكُمْ يَنِبُّ نَبِيْبَ التَّيْسِ يَمْنَحُ اِحْدَاهُنَّ الْكُثْبَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُمَكِّنِّيْ مِنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اِلَّا جَعَلْتُهٗ نَكَالًا اَوْ نَكَّلْتُهٗ قَالَ فَحَدَّثْتُهٗ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ فَقَالَ اِنَّهٗ رَدَّهٗ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ۔

(۴۴۲۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چھوٹے قد والا آدمی لایا گیا۔ اُس پر ایک چادر تھی اس حال میں کہ اُس نے زنا کیا تھا۔ آپ نے اسے دو مرتبہ رَد فرمایا۔ پھر حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ہماری جماعت اللہ کے راستہ میں جہاد کرتی ہے تم میں سے کوئی پیچھے رہ جاتا ہے بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے اور کسی عورت کو تھوڑا سا دودھ دیتا ہے۔ بے شک اللہ مجھے ان میں سے کسی پر جب قوت و قبضہ دے گا تو میں اسے عبرت بنا دوں گا یا ایسی سزا دوں گا جو دوسروں کے لیے عبرت ہوگی۔ راوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث میں نے سعید بن جبیر سے بیان کی تو انہوں نے کہا کہ آپ نے اسے چار مرتبہ واپس کیا تھا۔

(۴۴۲۶) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ جَعْفَرٍ وَ وَافَقَهٗ شَبَابَةُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ وَفِيْ حَدِيْثِ اَبِيْ عَامِرٍ فَرَدَّهٗ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا۔

(۴۴۲۶) اِسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ ابن جعفر کی شبابہ نے دو مرتبہ کے لوٹانے میں موافقت کی ہے اور ابو عامر کی حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے اسے دو یا تین مرتبہ واپس کیا۔

(۴۴۲۷) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَّا

(۴۴۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز بن مالک سے فرمایا: کیا تیری جو بات مجھے پہنچی ہے وہ سچ ہے۔ تو انہوں نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے بارے میں کیا بات پہنچی ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے یہ بات

بَلَغَنِیْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّیْ قَالَ بَلَغَنِی اَنَّكَ وَقَعْتَ بِجَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ۔

پہنچی ہے کہ تُو نے آلِ فلاں کی لڑکی سے زنا کیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: ہاں۔ پھر چار گواہیاں دیں پھر آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا۔

(۴۴۲۸)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الْاَعْلٰی حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ يُقَالُ لَهٗ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اَصَبْتُ فَاحِشَةً فَاَقِمْهُ عَلَیَّ فَرَدَّهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا قَالَ ثُمَّ سَاَلَ قَوْمَهٗ فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُ بِهٖ بَاْسًا اِلَّا اَنَّهٗ اَصَابَ شَيْئًا نَرٰی اَنَّهٗ لَا يُخْرِجُهٗ مِنْهُ اِلَّا اَنْ يُّقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ قَالَ فَرَجَعَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَنَا اَنْ نَّرْجُمَهٗ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهٖ اِلٰی بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ قَالَ فَمَا اَوْ ثَقْنَاهُ وَلَا حَفَرْنَا لَهٗ قَالَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْعِظَامِ وَالْمَدَرِ وَالْخَزَفِ قَالَ فَاشْتَدَّ وَاشْتَدَدْنَا خَلْفَهٗ حَتّٰی اَتٰی عُرْضَ الْحَرَّةِ فَانْتَصَبَ لَنَا فَرَمَيْنَاهُ بِجَلَامِيْدِ الْحَرَّةِ يَعْنِی الْحِجَارَةَ حَتّٰی سَكَتَ قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا مِّنَ الْعَشِیِّ قَالَ اَوَ كُلَّمَا انْطَلَقْنَا غُزَاةً فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَخَلَّفَ رَجُلٌ فِیْ عِيَالِنَا لَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ عَلَیَّ اَنْ لَّا اُوْتٰی بِرَجُلٍ فَعَلَ ذٰلِكَ اِلَّا نَكَّلْتُ بِهٖ قَالَ فَمَا اسْتَغْفَرَ لَهٗ وَلَا سَبَّهٗ۔

(۴۴۲۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسلم میں سے ایک آدمی جسے ماعز بن مالک کہا جاتا تھا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں بُرائی کو پہنچا ہوں (زنا کیا ہے) تو آپ مجھ پر حد قائم کر دیں تو نبی کریم ﷺ نے اُسے بار بار رَد کیا۔ پھر آپ نے اس کی قوم سے پوچھا تو انہوں نے کہا: ہمیں اس میں کوئی (دماغی) بیماری معلوم نہیں لیکن اندازاً معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی ہے جس کے بارے میں اسے گمان ہے کہ وہ سوائے حد قائم کیے اس سے نہ نکلے گی۔ راوی کہتا ہے کہ دوبارہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اسے سنگسار کر دیں۔ ہم اسے بقیع غرقد کی طرف لے چلے نہ ہم نے اسے باندھا اور نہ اس کے لیے گڑھا کھودا۔ ہم نے اسے ہڈیوں ڈھیلوں اور ٹھیکریوں سے مارا۔ وہ بھاگا اور ہم بھی اُس کے پیچھے دوڑے۔ یہاں تک کہ وہ حرہ کے عرض میں آ گیا اور ہمارے لیے رُکا۔ تو ہم نے اسے میدانِ حرہ کے پتھروں سے مارا۔ یہاں تک کہ اُس کا جسم ٹھنڈا ہو گیا۔ پھر شام کے وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ہم جب بھی اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے نکلتے ہیں تو کوئی آدمی ہمارے اہل میں پیچھے رہ جاتا ہے۔ اُس کی آواز بکرے کی آواز کی طرح ہوتی ہے۔ مجھ پر یہ ضروری ہے کہ جو بھی آدمی جس نے ایسا عمل کیا ہو اور وہ میرے پاس لایا جائے تو میں اسے عبرتناک سزا دوں۔ راوی کہتا ہے کہ آپ نے اس کے لیے نہ مغفرت مانگی اور نہ اُسے برا بھلا کہا۔

(۴۴۲۹)وَحَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ وَقَالَ فِی الْحَدِيْثِ فَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ مِنَ الْعَشِیِّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ اَقْوَامٍ اِذَا

(۴۴۲۹) اِسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔ اس حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر فرمایا: اما بعد! ان قوموں کا کیا حال ہے؟ جب ہم لڑتے ہیں ان میں سے کوئی ایک ہم سے پیچھے

غَزَوْنَا يَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ عَنَّالَهٗ نَبِيْبٌ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ وَلَمْ يَقُلْ فِیْ عِيَالِنَا۔

رہ جاتا ہے' اُس کی آواز بکرے کی آواز کی طرح ہوتی ہے اور فِیْ عِيَالِنَا نہیں فرمایا۔

(۴۴۳۰)وَحَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّاءَ بْنِ اَبِیْ زَائِدَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوٗدَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ بَعْضَ هٰذَا الْحَدِيْثِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

(۴۴۳۰)اِسی حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ہے کہ: اُس نے زنا کا تین مرتبہ اعتراف کیا۔

(۴۴۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلٰى وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِیُّ عَنْ غَيْلَانَ وَهُوَ ابْنُ جَامِعٍ الْمُحَارِبِیُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ مَاعِزُ ابْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ وَ يْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ وَ يْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْمَ اُطَهِّرُكَ فَقَالَ مِنَ الزِّنٰى فَسَاَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبِهٖ جُنُوْنٌ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ اَشَرِبَ خَمْرًا فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَزَنَيْتَ فَقَالَ نَعَمْ فَاَمَرَبِهٖ فَرُجِمَ فَكَانَ النَّاسُ فِيْهِ فِرْقَتَيْنِ قَائِلٌ يَقُوْلُ لَقَدْ هَلَكَ لَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهٗ وَقَائِلٌ يَقُوْلُ مَا تَوْبَةٌ اَفْضَلَ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ اَنَّهٗ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِیْ يَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اقْتُلْنِیْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَلَبِثُوْا بِذٰلِكَ يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جُلُوْسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ

(۴۴۳۱)حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کریں۔آپ نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو' واپس جا۔اللہ سے معافی مانگ اور اُس کی طرف رجوع کر۔تو وہ تھوڑی دور ہی جا کر لوٹ آئے اور آکر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کریں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاکت ہو تیرے لیے۔لوٹ جا' اللہ سے معافی مانگ اور اُس کی طرف رجوع کر۔وہ تھوڑی دور جا کر لوٹا پھر آکر عرض کی: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کریں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ چوتھی دفعہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تجھے کس بارے میں پاک کروں؟ اُس نے عرض کیا: زنا سے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا یہ دیوانہ ہے؟ تو آپ کو خبر دی گئی کہ وہ دیوانہ نہیں ہے۔آپ نے فرمایا: کیا اس نے شراب پی ہے؟ تو ایک آدمی نے اُٹھ کر اسے سونگھا اور اس سے شراب کی بدبو نہ پائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تُو نے زنا کیا؟ اُس نے کہا: ہاں۔آپ نے حکم دیا تو اسے رجم کیا گیا اور لوگ اس کے بارے میں دو گروہوں میں بٹ گئے۔ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یہ ہلاک ہو گیا اور اس کے گناہ نے اسے گھیر لیا اور دوسرے کہنے والے نے کہا کہ ماعز کی توبہ سے افضل کوئی توبہ نہیں۔وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا اس نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں رکھ کر عرض کیا: مجھے پتھروں سے قتل کر دیں۔پس صحابہ رضی اللہ عنہم دو دن یا تین دن اسی بات پر

مَالِكٍ قَالَ فَقَالُوْا غَفَرَ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَ سِعَتْهُمْ ثُمَّ جَآءَ تْهُ امْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَهِّرْنِىْ فَقَالَ وَيْحَكِ ارْجِعِىْ فَاسْتَغْفِرِى اللّٰهَ وَ تُوْبِىْ اِلَيْهِ فَقَالَتْ اَرَاكَ تُرِيْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِىْ كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ اِنَّهَا حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَ اَنْتِ قَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ لَهَا حَتّٰى تَضَعِىْ مَا فِىْ بَطْنِكِ قَالَ فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰى وَضَعَتْ قَالَ فَاَتَى النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَ اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَ نَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيْرًا لَيْسَ لَهٗ مَنْ يُّرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اِلَىَّ رَضَاعُهٗ يَا نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَرَجَمَهَا۔

ٹھہرے رہے یعنی اختلاف رہا۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے سلام فرمایا اور بیٹھ گئے اور فرمایا: ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کے لیے بخشش مانگو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ نے ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ کو معاف کر دیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے ایسی خالص توبہ کی ہے کہ اگر اس کو اُمت میں تقسیم کر دیا جاتا تو ان سب کے لیے کافی ہو جاتی۔ پھر ایک عورت جو قبیلہ غامد سے تھی جو کہ ازد کی شاخ ہے آپ کے پاس حاضر ہوئی۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو واپس ہو جا۔ اللہ سے معافی مانگ اور اُس کی طرف رجوع کر۔ اُس نے عرض کیا کہ میرا خیال ہے کہ آپ مجھے واپس کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز رضی اللہ عنہ کو واپس کیا۔ آپ نے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ وہ زنا سے حاملہ ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا تو؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے اُس سے فرمایا: (انتظار کر) وضع حمل تک جو تیرے پیٹ میں ہے۔ ایک انصاری آدمی نے اس کی کفالت کی ذمہ داری لی یہاں تک کہ وضع حمل ہو گیا۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ غامدیہ نے وضع حمل کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہم اس وقت اسے رجم نہیں کریں گے کیونکہ ہم اسکے بچے کو چھوٹا چھوڑیں گے تو اسے دودھ کون پلائے گا؟ انصار میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! اس کی رضاعت میرے ذمہ ہے۔ پھر اُسے رجم کر دیا گیا۔

(۴۴۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ تَقَارَبَا فِىْ لَفْظِ الْحَدِيْثِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا بُشَيْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ مَاعِزَ ابْنَ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْاَسْلَمِىَّ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ وَ زَنَيْتُ وَاِنِّىْ اُرِيْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِىْ فَرَدَّهٗ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ اَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ قَدْ زَنَيْتُ فَرَدَّهُ الثَّانِيَةَ

(۴۴۳۲) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ماعز بن مالک اسلمی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور زنا کیا اور میں ارادہ کرتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے اُسے لوٹا دیا۔ اگلی صبح وہ پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے زنا کیا۔ آپ نے دوسری مرتبہ بھی واپس کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اُس کی قوم کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا: کیا تم اس کی عقل میں کوئی خرابی جانتے ہو اور تم نے اس میں کوئی غیر پسندیدہ بات دیکھی ہے؟ انہوں

فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ اَتَعْلَمُوْنَ بِعَقْلِهٖ بَاْسًا تُنْكِرُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالُوْا مَا نَعْلَمُهٗ اِلَّا وَفِيَّ الْعَقْلِ مِنْ صَالِحِيْنَا فِيْمَا نُرٰى فَاَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ اَيْضًا فَسَاَلَ عَنْهُ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهٗ لَابَاْسَ بِهٖ وَلَا بِعَقْلِهٖ فَلَمَّا كَانَ الرَّابِعَةَ حَفَرَ لَهٗ حُفْرَةً ثُمَّ اَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ قَالَ فَجَاءَتِ الْغَامِدِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ زَنَيْتُ فَطَهِّرْنِيْ وَ اِنَّهٗ رَدَّهَا فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ تَرُدُّنِيْ لَعَلَّكَ اَنْ تَرُدَّنِيْ كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزًا فَوَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَحُبْلٰى قَالَ اِمَّا لَا فَاذْهَبِيْ حَتّٰى تَلِدِيْ قَالَ فَلَمَّا وَلَدَتْ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ خِرْقَةٍ فَقَالَتْ هٰذَا قَدْ وَلَدْتُهٗ قَالَ اِذْهَبِيْ فَاَرْضِعِيْهِ حَتّٰى تَفْطِمِيْهِ فَلَمَّا فَطَمَتْهُ اَتَتْهُ بِالصَّبِيِّ فِيْ يَدِهٖ كِسْرَةُ خُبْزٍ فَقَالَتْ هٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَطَمْتُهٗ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ فَدَفَعَ الصَّبِيَّ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَحُفِرَ لَهَا اِلٰى صَدْرِهَا وَاَمَرَ النَّاسَ فَرَجَمُوْهَا فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِحَجَرٍ فَرَمٰى رَاْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهٗ اِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا وَ دُفِنَتْ۔

نے عرض کیا کہ ہم تو اسے اپنے برگزیدہ لوگوں میں سے کامل العقل جانتے ہیں۔ ماعز آپ کے پاس تیسری مرتبہ آیا تو آپ نے ان کی قوم کے پاس پیغام بھیجوایا اور ان سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ کو خبر دی کہ اسے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ ہی عقل میں خرابی ہے۔ جب چوتھی بار ہوئی (یعنی وہ پھر آئے) تو اس کے لیے گڑھا کھودا گیا پھر آپ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں پھر ایک غامد یہ عورت آئی۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تحقیق میں نے زنا کیا۔ پس آپ مجھے پاک کر دیں۔ آپ نے اسے واپس کر دیا۔ جب اگلی صبح ہوئی تو اُس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں؟ شاید کہ آپ مجھے اسی طرح واپس کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز کو واپس کیا۔ اللہ کی قسم! میں تو البتہ حاملہ ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا اگر تُو واپس نہیں جانا چاہتی تو جا یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ جب اُس نے بچہ جن لیا تو وہ بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور عرض کیا: یہ میں نے بچہ جن دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: جا اور اسے دودھ پلا یہاں تک کہ یہ کھانے کے قابل ہو جائے یعنی دودھ چھڑا دے۔ پس جب اُس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اس حال میں کہ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھاتا ہے۔ آپ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی (انصاری) کے سپرد کیا پھر حکم دیا تو اس کے سینے تک گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔ پس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو خون کی دھار خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر آ پڑی اور انہوں نے اسے بُرا بھلا کہا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اس بُری بات کو سنا۔ تو روکتے ہوئے فرمایا: اے خالد! اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تحقیق! اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اُسے بھی معاف کر دیا جاتا۔ پھر آپ نے حکم دیا اور اس کا جنازہ ادا کیا گیا اور دفن کیا گیا۔

(۴۴۳۳) حَدَّثَنِيْ اَبُوْ غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ

(۴۴۳۳) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک

الْمِسْمَعِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ هِشَامٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيْرٍ حَدَّثَنِي اَبُوْ قِلَابَةَ اَنَّ اَبَا الْمُهَلَّبِ حَدَّثَهُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اَتَتْ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حُبْلٰى مِنَ الزِّنٰى فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَيَّ فَدَعَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ فَائْتِنِي بِهَا فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ زَنَتْ قَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَوَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ تَوْبَةً اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

عورت جہینہ قبیلہ کی اللہ کے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس حال میں کہ وہ زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں حد کے جرم کو پہنچی ہوں پس آپ مجھ پر (حد) قائم کریں تو اللہ کے نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا کہ اسے اچھی طرح رکھنا۔ جب حمل وضع ہو جائے تو اسے میرے پاس لے آنا۔ پس اُس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کے نبی ﷺ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا تو اس پر اس کے کپڑے مضبوطی سے باندھ دیئے گئے پھر آپ نے حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔ پھر آپ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ اس کا جنازہ پڑھاتے ہیں حالانکہ اس نے زنا کیا۔ تو آپ نے فرمایا: تحقیق! اس نے ایسی توبہ کی ہے اگر مدینہ والوں میں ستر آدمیوں کے درمیان تقسیم کی جائے تو انہیں کافی ہو جائے اور کیا تم نے اس سے افضل توبہ پائی ہے کہ اس نے اپنے آپ کو اللہ کی رضا و خوشنودی کے لیے پیش کر دیا ہے۔

(۴۴۳۴) وَحَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ ابْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا اَبَانُ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِي كَثِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۴۳۴) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

(۴۴۳۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّهُمَا قَالَا اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اِلَّا قَضَيْتَ لِيْ بِكِتٰبِ اللّٰهِ فَقَالَ الْخَصْمُ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتٰبِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيْفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهِ وَاِنِّي اُخْبِرْتُ اَنَّ عَلٰى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ وَلِيْدَةٍ فَسَاَلْتُ اَهْلَ

(۴۴۳۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دیہاتیوں میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ میرے لیے اللہ کی کتاب کے ساتھ فیصلہ فرمائیں۔ دوسرے فریق نے کہا اور وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا کہ آپ ہمارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ فرما دیں اور مجھے اجازت دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیان کرو۔ اُس نے کہا: میرا بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا اور اُس نے اِس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا اور مجھے خبر دی گئی کہ میرے بیٹے کو سنگسار کرنا لازم ہے۔ تو میں نے اس کا بدلہ اپنے بیٹے کی طرف سے ایک سو بکریاں اور ایک باندی ادا کر دی۔ پھر میں نے اہلِ علم سے پوچھا تو انہوں نے

الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَاَنَّ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا الرَّجْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتٰبِ اللّٰهِ الْوَلِیْدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَ عَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ اُغْدُیَا اُنَیْسُ اِلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا قَالَ فَغَدَا عَلَیْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَاَمَرَبِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَتْ۔

مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال کے لیے جلا وطنی اور اس کی بیوی کو سنگسار کرنا لازم ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق ہی فیصلہ کروں گا۔ لونڈی اور بکریاں تو واپس ہیں اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی۔ اے انیس! تو کل صبح اُس عورت کی طرف جا۔ اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کے پاس صبح کی۔ اس نے اعتراف کر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں حکم دیا تو اسے سنگسار کر دیا گیا۔

(۴۴۳۶) وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۴۳۶) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۷۵۶ باب رَجْمِ الْیَهُوْدِ اَهْلِ الذِّمِّ فِی الزِّنٰی

باب: ذمی یہودیوں کو زنا میں سنگسار کرنے کے بیان میں

(۴۴۳۷) حَدَّثَنِی الْحَكَمُ بْنُ مُوْسٰی اَبُوْ صَالِحٍ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّ یَهُوْدِیَّةٍ قَدْ زَنَیَا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی جَآءَ یَهُوْدَ فَقَالَ مَا تَجِدُوْنَ فِی التَّوْرَاةِ عَلٰی مَنْ زَنٰی قَالُوْا نُسَوِّدُ وُجُوْهَهُمَا وَ نُحَمِّلُهُمَا وَ نُخَالِفُ بَیْنَ وُجُوْهِهِمَا وَ یُطَافُ بِهِمَا قَالَ فَاْتُوْا بِالتَّوْرَاةِ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِیْنَ فَجَآءُوْا بِهَا فَقَرَاُوْهَا حَتّٰی اِذَا مَرُّوْا بِاٰیَةِ الرَّجْمِ وَضَعَ الْفَتَی الَّذِیْ یَقْرَاُ یَدَهٗ عَلٰی اٰیَةِ الرَّجْمِ وَ قَرَاَمَا بَیْنَ یَدَیْهَا وَمَا وَرَآءَ هَا فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ وَهُوَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ

(۴۴۳۷) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک یہودی اور یہودیہ کو لایا گیا ان دونوں نے زنا کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ یہود کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا: تم تورات میں کیا پاتے ہو اُس کے بارے میں جس نے زنا کیا؟ انہوں نے کہا: ہم ان کے چہروں کو سیاہ کرتے ہیں اور سوار کرتے ہیں اس طرح کہ ہم ان کے چہروں کو ایک دوسرے کے مخالف کرتے ہیں اور ان کو چکر لگواتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو تورات لے آؤ۔ وہ اسے لے آئے اور پڑھنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ آیت رجم تک پہنچے تو اس نوجوان نے جو پڑھ رہا تھا اپنا ہاتھ آیت پر رکھ لیا اور اس کے آگے اور پیچھے سے پڑھنا شروع کر دیا تو آپ ﷺ سے حضرت عبداللہ بن سلام ؓ نے کہا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ اسے ہاتھ اُٹھانے کا حکم دیں۔ اُس

فَلْيَرْفَعْ يَدَهُ فَرَفَعَهَا فَإِذَا تَحْتَهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا قَالَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُمَا فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَقِيهَا مِنَ الْحِجَارَةِ بِنَفْسِهِ۔

نے ہٹایا تو اس کے نیچے آیت رجم تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا: میں بھی ان دونوں کو سنگسار کرنے والوں میں سے تھا۔ تحقیق! میں نے اُس مرد کو دیکھا کہ وہ اپنے آپ پر پتھر برداشت کر کے اُس عورت کو بچا رہا تھا۔

(۴۴۳۸) وَحَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنِي أَبُو الطَّاهِرِ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَّالِكٌ أَنَّ نَافِعًا أَخْبَرَهُمْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَجَمَ فِي الزِّنٰى يَهُودِيَّيْنِ رَجُلًا وَّامْرَأَةً زَنَيَا فَأَتَتِ الْيَهُودُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِهِمَا وَ سَاقُوا الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ۔

(۴۴۳۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یہودیوں' ایک مرد اور ایک عورت کو زنا میں رجم کیا' جنہوں نے زنا کیا تھا اور یہود انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

(۴۴۳۹) وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِرَجُلٍ مِّنْهُمْ وَامْرَأَةٍ قَدْ زَنَيَا وَ سَاقَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَّافِعٍ۔

(۴۴۳۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ یہود اپنے میں سے ایک آدمی اور عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جنہوں نے زنا کیا تھا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۴۴۴۰) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ أَبُوبَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْبَرَّاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ مُرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ مُحَمَّمًا مَجْلُودًا فَدَعَاهُمْ فَقَالَ هٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالُوا نَعَمْ فَدَعَا رَجُلًا مِّنْ عُلَمَائِهِمْ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى أَهٰكَذَا تَجِدُونَ حَدَّ الزَّانِي فِي كِتَابِكُمْ قَالَ لَا وَلَوْ لَا أَنَّكَ نَشَدْتَنِي بِهٰذَا لَمْ أُخْبِرْكَ نَجِدُهُ الرَّجْمَ وَلٰكِنَّهُ كَثُرَ فِي أَشْرَافِنَا فَكُنَّا إِذَا أَخَذْنَا الشَّرِيفَ تَرَكْنَاهُ وَإِذَا أَخَذْنَا الضَّعِيفَ أَقَمْنَا عَلَيْهِ الْحَدَّ قُلْنَا تَعَالَوْا فَلْنَجْتَمِعْ عَلَى شَيْءٍ نُقِيمُهُ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ فَجَعَلْنَا التَّحْمِيمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ

(۴۴۴۰) حضرت براء بن عازب ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے سے ایک یہودی سیاہ کیا ہوا' کوڑے کھائے ہوئے گزرا تو آپ نے یہودیوں کو بلوا کر فرمایا: کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا اسی طرح پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو آپ نے ان کے علماء میں سے ایک آدمی کو بلا کر فرمایا: میں تجھے اُس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل کی' کیا تم اپنی کتاب میں زانی کی سزا اسی طرح پاتے ہو۔ اس نے کہا: نہیں! اور اگر آپ ﷺ مجھے یہ قسم نہ دیتے تو میں کبھی آپ کو خبر نہ دیتا۔ ہم سنگسار کرنا ہی پاتے ہیں لیکن ہمارے معزز لوگوں میں زنا کی کثرت ہوگئی۔ پس جب ہم کسی معزز کو پکڑتے تو اسے چھوڑ دیتے اور جب ہم کسی کمزور و ضعیف آدمی کو پکڑتے تو اس پر حد قائم کر دیتے۔ ہم نے کہا: آؤ! ہم ایسی سزا پر جمع ہو جائیں جسے ہم معزز و غیر معزز پر قائم کریں گے۔ تو ہم نے کوئلے سے مُنہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کو رجم کی جگہ مقرر

الرَّجْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَوَّلُ مَنْ اَحْيَا اَمْرَكَ اِذْ اَمَاتُوْهُ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ﴾ اِلٰى قَوْلِهِ ﴿اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ﴾ يَقُوْلُ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ اَمَرَكُمْ بِالتَّحْمِيْمِ وَالْجَلْدِ فَخُذُوْهُ وَاِنْ اَفْتَاكُمْ بِالرَّجْمِ فَاحْذَرُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ ﴿وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ﴾ فِي الْكُفَّارِ كُلُّهَا۔

کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! میں وہ پہلا ہوں جس نے تیرے حکم کو زندہ کیا ہے جبکہ وہ اسے ختم کر چکے تھے۔ چنانچہ آپ نے حکم دیا تو اُسے سنگسار کیا گیا۔ تو اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اے رسول آپ کو وہ لوگ غمگین نہ کریں جو کفر میں بڑھنے والے ہیں جنہوں نے اپنے منہ سے تو کہا کہ ہم ایمان لائے ہیں لیکن ان کے دل ایمان نہ لائے اور جو یہودیوں سے جھوٹ بولنے کے لیے جاسوسی کرتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے لیے جاسوسی کرتے ہیں جو ابھی تک آپ کے پاس نہیں آئے اور وہ اللہ کے کلام کو اپنی جگہ سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں اگر تمہیں یہ حکم (ہمارا بتایا ہوا) دیا جائے تو اسے لے لو۔ اگر تم کو یہ (حکم) نہ دیا جائے تو بچو۔'' خلاصہ یہ کہ یہود کہتے ہیں کہ چلو محمد ﷺ کے پاس اگر وہ تمہیں منہ کالا کرنے اور کوڑے مارنے کا حکم دیں تو قبول کرلو اور اگر وہ تمہیں رجم کا فتویٰ دیں تو اسے چھوڑ دو۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ کافر ہیں۔ جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ فاسق ہیں۔'' یہ آیات کفار کے بارے میں نازل ہوئیں۔

(۴۴۴۱) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلٰى قَوْلِهِ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ مِنْ نُزُوْلِ الْاٰيَةِ۔

(۴۴۴۱) دوسری سند مذکور ہے لیکن اس میں یہاں تک ہی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رجم کا حکم دیا۔ اُسے رجم کیا گیا۔ اس کے بعد مذکور نہیں۔

(۴۴۴۲) وَحَدَّثَنِي هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ رَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ وَ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ وَامْرَاَتَهُ۔

(۴۴۴۲) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسلم کے ایک آدمی اور یہود کے ایک آدمی اور ایک عورت کو رجم کیا۔

(۴۴۴۳) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ وَ امْرَاَةٌ۔

(۴۴۴۳) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۴۴۴) وَحَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَاَلْتُ

(۴۴۴۴) حضرت ابو اسحٰق شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا؟

عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِىِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِىْ اَوْفٰى هَلْ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ بَعْدَ مَا اُنْزِلَتْ سُوْرَةُ النُّوْرِ اَمْ قَبْلَهَا قَالَ لَا اَدْرِىْ۔

انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے کہا: سورۃ النور کے نازل کیے جانے سے پہلے یا بعد میں؟ انہوں نے کہا: میں نہیں جانتا۔

(۴۴۴۵) وَحَدَّثَنِىْ عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِىُّ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعَرٍ۔

(۴۴۴۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کسی کی لونڈی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارے جائیں اور جھڑکنا نہیں پھر اگر وہ زنا کرے تو اسے حد کے طور پر کوڑے مارے جائیں اور اسے جھڑکیں نہیں۔ پھر اگر وہ تیسری مرتبہ زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو چاہیے کہ اسے فروخت کر دے اگر چہ بال کی ایک رسّی ہی کے بدلہ میں ہو۔

(۴۴۴۶) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِىُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ حَسَّانَ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوْبَ ابْنِ مُوْسٰى ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنِىْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِىُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِىْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِىِّ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدَةَ بْنِ سُلَيْمٰنَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اِلَّا اَنَّ ابْنَ اِسْحٰقَ قَالَ فِىْ حَدِيْثِهٖ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ جَلْدِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ ثَلَاثًا ثُمَّ لِيَبِعْهَا فِى الرَّابِعَةِ۔

(۴۴۴۶) مختلف اسناد سے یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے باندی کو کوڑے مارنے کے بارے میں فرمایا: جب وہ تین مرتبہ زنا کر چکے پھر چوتھی بار چاہیے کہ اسے فروخت کر دے۔

(۴۴۴۷) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِىُّ وَحَدَّثَنَا مَالِكٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ اِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصِنْ قَالَ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوْهَا ثُمَّ بِيْعُوْهَا وَلَوْ بِضَفِيْرٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لَا اَدْرِىْ اَبَعْدَ الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ وَقَالَ الْقَعْنَبِىُّ فِىْ رِوَايَتِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ۔

(۴۴۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس باندی کے بارے میں سوال کیا گیا جو غیر شادی شدہ ہو اور زنا کرے۔ آپ نے فرمایا: اگر وہ زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ اگر پھر زنا کرے تو اُسے کوڑے لگاؤ اگر پھر بھی زنا کرے تو اُسے کوڑے مارو۔ پھر اسے فروخت کر دو اگر چہ رسّی ہی کے بدلہ میں۔ ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نہیں جانتا تیسری مرتبہ کے بعد یا چوتھی مرتبہ کے بعد اور ضَفِیْر رسّی کو کہتے ہیں۔

(۴۴۴۸)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكًا يَقُوْلُ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْاَمَةِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ ابْنِ شِهَابٍ وَالضَّفِيْرُ الْحَبْلُ۔

(۴۴۴۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باندی کے بارے میں پوچھا گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے لیکن اس میں ابن شہاب کا قول ضَفِیر رسّی کو کہتے ہیں' مذکور نہیں۔

(۴۴۴۹)وَحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ صَالِحٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ وَالشَّكُّ فِي حَدِيْثِهِمَا جَمِيْعًا فِي بَيْعِهَا فِي الثَّالِثَةِ اَوِ الرَّابِعَةِ۔

(۴۴۴۹) حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے اسی طرح حدیث روایت کی ہے لیکن ان کی حدیث میں تیسری یا چوتھی مرتبہ بیچنے میں شک ہے۔

۷۵۷ باب تَاْخِيْرِ الْحَدِّ عَنِ النُّفَسَآءِ

باب: نفاس والی عورتوں سے حد متاخر کرنے کے بیان میں

(۴۴۵۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوْا عَلٰى اَرِقَّائِكُمُ الْحَدَّ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ فَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ زَنَتْ فَاَمَرَنِي اَنْ اَجْلِدَهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَحْسَنْتَ۔

(۴۴۵۰) حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو! اپنے غلاموں پر حد قائم کرو خواہ وہ ان میں سے شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک باندی نے زنا کیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے کوڑے لگاؤں لیکن اس نے ابھی قریب ہی زمانہ میں بچہ جنا تھا۔ مجھے ڈر ہوا کہ اگر میں نے اسے کوڑے مارے تو میں اسے مار دوں گا۔ لہٰذا میں نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے ذکر کی تو آپ نے فرمایا: تو نے اچھا کیا۔

(۴۴۵۱)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا اِسْرَآئِيْلُ عَنِ السُّدِّيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ لَمْ يَذْكُرْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصِنْ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ اُتْرُكْهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ۔

(۴۴۵۱) اِن اسناد سے بھی یہ حدیث منقول ہے لیکن اس میں جوان میں پاک دامن ہو اور جو پاک دامن نہ ہو مذکور نہیں اور یہ اضافہ ہے کہ اس کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ تندرست ہو جائے۔

خلاصۃ الباب: ان ابواب کی احادیث میں زنا کی سزا کے بارے میں وضاحت کی گئی ہے۔ اگر غیر شادی شدہ زنا کرے تو اُس کی سزا سو کوڑے ہیں اور اگر حاکم مصلحت اس میں سمجھے کہ اسے ایک سال کے لیے جلاوطن کر دیا جائے تو یہ بھی ثابت ہے اور اگر شادی شدہ زنا کرے تو اس کی سزا سنگسار کرنا یعنی اُس شخص کو پتھر مار مار کر ہلاک کیا جائے۔

ثبوتِ زنا:

زنا کے ثبوت کے لیے ان تین باتوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے: (۱) گواہ (۲) اقرار (۳) حمل۔ اگر عورت غیر شادی شدہ

ہو اور گواہ بھی چار ہوں اور چاروں کا مرد ہونا ضروری ہے۔ ثبوتِ زنا کے لیے عورتوں کی گواہی مقبول نہیں۔ انہی روایات سے یہ بھی معلوم ہوا کہ سزا اور حد جاری کرتے وقت مرد کو کھڑا کر کے مارا جائے لٹکا کر مارنا جائز نہیں اور کوڑے بھی اس طرح مارے جائیں کہ اُس کے جسم پر نشان نہ پڑیں۔ اور نہ ہی صرف ایک جگہ پر کوڑے مارے جائیں۔

اور اسی طرح یہ بھی معلوم ہوا کہ حد کو جاری کرنے سے پہلے پوری تحقیق اور تفتیش کر لینی چاہیے جیسے آپ ﷺ نے چار دفعہ اقرار کروایا اور اس کے رشتہ داروں سے بھی تحقیق کی اور عورت اگر حاملہ ہو تو دورانِ حمل حد جاری نہ کی جائے بلکہ حمل کے وضع ہونے اور بچے کی مدتِ رضاعت پوری ہو جانے کے بعد ہی حد جاری کی جائے گی۔ اسی طرح جس پر حد جاری کی جائے اُس کا جنازہ پڑھنا اور دفن کرنا بھی ثابت ہوا اور اُس کی بُرائی نہ بیان کی جائے یہ بھی حدیث سے ثابت ہے۔

حدِ زنا کی شرائط:

ان شرائط والے زانی پر ہی حدِ زنا لگائی جائے گی: (۱) بالغ ہو (۲) عاقل ہو (۳) مسلمان ہو (۴) مختار ہو (۵) عورت سے زنا کرے (۶) زنا کرنے میں کوئی شبہ نہ ہو (۷) نابالغ لڑکی سے زنا نہ کیا ہو (۸) زنا کی حرمت کا اُسے علم ہو (۹) عورت غیر حربیہ ہو (۱۰) زندہ عورت سے زنا کرے (۱۱) عورت کے قبل میں زنا کرے اور آلہ تناسل کا سر چھپ جائے (۱۲) زنا دار السلام میں کیا جائے۔

۷۵۸ باب حَدِّ الْخَمْرِ

باب: شراب کی حد کے بیان میں

(۴۴۵۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَلَدَهُ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ اَرْبَعِيْنَ قَالَ وَفَعَلَهُ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اِسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَخَفُّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ۔

(۴۴۵۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے انگور کی شراب پی تھی۔ آپ نے اُسے دو چھڑیوں سے چالیس بار مارا۔ فرماتے ہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو انہوں نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: کم از کم حد اسّی کوڑے ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کا حکم دیا۔

(۴۴۵۳) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

(۴۴۵۳) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(۴۴۵۴) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيْدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَ دَنَا النَّاسُ مِنَ

(۴۴۵۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی کریم ﷺ نے شراب (کی حد) میں درخت کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمر (خلیفہ) ہوئے اور لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قریب رہنے

الرِّيْفِ وَالْقُرٰى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِيْ جَلْدِ الْخَمْرِ؟ فَقَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَرٰى اَنْ تَجْعَلَهَا كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَمَانِيْنَ۔

لگے تو آپ نے کہا: تم شراب کی سزا میں کیا خیال کرتے ہو؟ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ اس کی کم از کم حد مقرر فرما دیں۔ راوی کہتے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگائے۔

(۴۴۵۵)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۴۵۵) اس سند سے بھی یہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۴۵۶)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ فِي الْخَمْرِ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيْدِ اَرْبَعِيْنَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرِ الرِّيْفَ وَالْقُرٰى۔

(۴۴۵۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ (حد) شراب میں جوتوں اور چھڑیوں کے ساتھ چالیس ضربیں لگاتے تھے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی لیکن سبزہ زاروں اور دیہاتوں کا ذکر نہیں کیا۔

(۴۴۵۷)وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوْزَ مَوْلٰى ابْنِ عَامِرٍ الدَّانَاجِ حَدَّثَنَا حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ اَبُوْ سَاسَانَ قَالَ شَهِدْتُّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ اُتِيَ بِالْوَلِيْدِ قَدْ صَلَّى الصُّبْحَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ اَزِيْدُكُمْ فَشَهِدَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا حُمْرَانُ اَنَّهٗ شَرِبَ الْخَمْرَ وَ شَهِدَ اٰخَرُ اَنَّهٗ رَاٰهُ يَتَقَيَّاُ فَقَالَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّهٗ لَمْ يَتَقَيَّاْ حَتّٰى شَرِبَهَا فَقَالَ يَا عَلِيُّ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قُمْ يَا حَسَنُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاجْلِدْهُ فَقَالَ الْحَسَنُ وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلّٰى قَارَّهَا فَكَاَنَّهٗ وَجَدَ عَلَيْهِ فَقَالَ قُمْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ قُمْ فَاجْلِدْهُ فَجَلَدَهٗ وَ عَلِيٌّ يَعُدُّ حَتّٰى بَلَغَ اَرْبَعِيْنَ فَقَالَ اَمْسِكْ ثُمَّ قَالَ جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

(۴۴۵۷) حضرت حضین بن منذر ابو ساسان رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ ان کے پاس ولید بن عقبہ کو لایا گیا کہ انہوں نے صبح کی نماز دو رکعتیں پڑھائیں پھر کہا: میں تمہارے لیے زیادہ کرتا ہوں اور اس کے خلاف دو آدمیوں نے گواہی دی۔ ان میں سے ایک حمران نے گواہی دی کہ اس (ولید) نے شراب پی ہے۔ دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے اسے قے کرتے دیکھا ہے۔ تو حضرت عثمان نے کہا کہ اس نے شراب پیے بغیر قے نہیں کی۔ فرمایا: اے علی! اُٹھو اور اسے کوڑے لگاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہا: اُٹھو اور کوڑے مارو۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: خلافت کی گرمی بھی اُسی کے سپرد کریں جو اس کی ٹھنڈک کا والی ہے۔ علی رضی اللہ عنہ نے اس بات کی وجہ سے حسن رضی اللہ عنہ سے ناراضگی کا اظہار فرمایا اور فرمایا: اے عبداللہ بن جعفر اُٹھو اور اسے کوڑے مارو۔ پس انہوں نے اسے کوڑے مارے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شمار کرنے لگے۔ یہاں تک کہ چالیس تک پہنچے تو فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ پھر فرمایا: نبی کریم ﷺ نے چالیس اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے لگوائے اور سب سنّت ہیں اور مجھے یہ (چالیس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِيْنَ وَ اَبُوْبَكْرٍ اَرْبَعِيْنَ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ثَمَانِيْنَ وَكُلٌّ سُنَّةٌ وَ هٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ زَادَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ قَالَ اِسْمٰعِيْلُ وَقَدْ سَمِعْتُ حَدِيْثَ الدَّانَاجِ مِنْهُ فَلَمْ اَحْفَظْهُ۔

کوڑے) زیادہ پسندیدہ ہیں۔علی بن حجر نے اپنی روایت میں زیادتی کی ہے۔اسمٰعیل نے کہا کہ میں نے اس سے داناج کی حدیث سنی تھی لیکن میں یاد نہیں رکھ سکا۔

(۴۴۵۸)وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا كُنْتُ اُقِيْمُ عَلٰى اَحَدٍ حَدًّا فَيَمُوْتَ فِيْهِ فَاَجِدَ مِنْهُ فِيْ نَفْسِيْ اِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ لِاَنَّهٗ اِنْ مَاتَ وَدَيْتُهٗ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهٗ۔

(۴۴۵۸)حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں کسی پر حد قائم نہیں کرتا تھا کہ وہ اس میں مرجائے کیونکہ میں اپنے دل میں اس کے بارے میں ملال محسوس کرتا تھا۔سوائے شرابی کے کیونکہ اگر شرابی حد قائم کرنے کے دوران مرگیا تو میں اس کی دیت دلاؤں گا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی حد متعین نہیں فرمائی۔

(۴۴۵۹) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۴۵۹)اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ میں شراب پینے والے کی سزا کا بیان ہے۔شرابی کی سزا کے متعلق مندرجہ ذیل تفصیل ملاحظہ کیجئے:

شرابی کی سزا:

شراب قرآن وسنت کی رو سے حرام ہے۔جو شخص شراب پینے کا ارتکاب کرے اُسے اسّی کوڑے بطورِ حد مارے جائیں۔حد کے نفاذ کے لیے یہ شرط ہے کہ اگر کسی آدمی نے شراب پی خواہ ایک قطرہ ہی ہو اور اُسے حاکم یا قاضی کے پاس جب لایا گیا تو شراب کی بُو موجود تھی یا نشہ کی حالت میں پیش کیا گیا اور دو آدمی اُس کی شراب نوشی کی گواہی دیں یا وہ خود شراب پینے کا اقرار کرلے کہ اُس نے اپنی خوشی سے بغیر کسی جبر وزبردستی کے شراب پی ہے تو اُس پر حد جاری کردی جائے گی اور کوڑے اُسے اس وقت مارے جائیں گے جب شراب کا نشہ ختم ہو جائے اور جو نشہ حد کو واجب کرتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ شخص واہی تباہی کی باتیں کرنے لگے۔شرابی کو سزا دینا اور عار دلانا تو جائز ہی نہیں بلکہ ضروری ہے لیکن اس کے لیے بددُعا کرنا یا اُسے بُرا بھلا کہنا جائز نہیں ہے اور شرابی وغیرہ کو سزا دیتے ہوئے اُس کے چہرے پر کوڑے نہیں مارے جائیں گے۔

۷۵۹ باب قَدْرِ اَسْوَاطِ التَّعْزِيْرِ

باب: تعزیر کے کوڑوں کی مقدار کے بیان میں

(۴۴۶۰)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرٌو عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ اِذْ جَآءَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَهٗ فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمٰنُ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ

(۴۴۶۰)حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا' آپ فرماتے تھے: کوئی شخص اللہ کی حدود میں کسی حد کے علاوہ دس کوڑوں سے زیادہ نہ لگائے۔

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يُجْلَدُ اَحَدٌ فَوْقَ عَشَرَةِ اَسْوَاطٍ اِلَّا فِىْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اِس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بطورِ تعزیر دس کوڑوں سے زیادہ کوڑے مارنے کی سزا دینا جائز نہیں ہے لیکن علماء و فقہاء فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔ کم سے کم تعداد کے بارے میں تین کوڑے پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔ اسی طرح اس میں بھی اتفاق ہے کہ تعزیر میں جو کوڑے مارے جائیں اُن کی تعداد حد میں مارے جانے والے کوڑوں کی تعداد تک نہ پہنچے لیکن سختی و شدت میں اس سے بھی بڑھ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

٧٦٠ باب اَلْحُدُوْدُ كَفَّارَاتٌ لِّاَهْلِهَا

باب: حدود کا گنہگاروں کے لیے کفارہ ہونے کے بیان میں

(۴۴۶۱) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَابْنُ نُمَيْرٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو قَالُوْا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِىْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِىْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَزْنُوْا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَّلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ۔

(۴۴۶۱) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرو گے اور نہ زنا کرو گے اور نہ چوری کرو گے اور نہ کسی نفس کو بے گناہ قتل کرو گے جس کو اللہ نے قتل کرنا حرام کیا ہے۔ پس تم میں سے جو وعدہ وفا کرے گا تو اُس کا ثواب اللہ پر ہے اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اسے سزا دی جائے تو وہ اس کیلئے کفارہ ہوگی اور جس نے ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اس نے اسے پردہ میں رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے۔

(۴۴۶۲) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِى الْحَدِيْثِ فَتَلَا عَلَيْنَا اٰيَةَ النِّسَآءِ: ﴿اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا﴾ الْاٰيَةَ۔

(۴۴۶۲) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی جس میں عورتوں کی بیعت کا ذکر ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی۔

(۴۴۶۳) وَحَدَّثَنِىْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِىْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِى الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ

(۴۴۶۳) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے اسی طرح بیعت لی جس طرح آپ نے عورتوں سے بیعت لی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں

اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَخَذَ عَلَى النِّسَآءِ اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِىَ وَلَا نَقْتُلَ اَوْلَادَنَا وَلَا يَعْضَهَ بَعْضُنَا بَعْضًا فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَ مَنْ اَتٰى مِنْكُمْ حَدًّا فَاُقِيْمَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهٗ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَلَهٗ۔

گے اور نہ ہم چوری کریں گے اور نہ زنا کریں گے اور نہ ہم اپنی اولادوں کو قتل کریں گے اور نہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے۔ پس تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا تو اس کا اجر اللہ پر ہے اور جو تم میں سے کسی حد تک پہنچا وہ اس پر قائم کی گئی تو وہ اس کا کفارہ ہوگی اور جس پر اللہ نے پردہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ اگر چاہے اُسے عذاب دے اگر چاہے اُسے معاف کر دے۔

(۴۴۶۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِى الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ اِنِّىْ مِنَ النُّقَبَآءِ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَزْنِىَ وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِىَ فَالْجَنَّةُ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَاِنْ غَشِيْنَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَآءُ ذٰلِكَ اِلَى اللّٰهِ وَقَالَ ابْنُ رُمْحٍ كَانَ قَضَاؤُهٗ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

(۴۴۶۴) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ان نقباء میں سے ہوں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور کہا: ہم نے آپ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گے اور نہ زنا کریں گے اور نہ چوری کریں گے اور نہ اس جان کا ناحق قتل کریں گے جسے اللہ نے حرام کیا ہے اور نہ ہم لوٹ مار کریں گے اور نہ ہم نافرمانی کریں گے تو جنت (کا فیصلہ ہوگا)۔ اگر ہم نے ان ممنوعہ اعمال میں سے کسی عمل کو کیا پس اگر ہمیں کسی چیز کے ذریعہ ڈھانپ دیا گیا تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہوگا۔ ابن رمح نے کہا: اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کسی آدمی پر کسی گناہ کی پاداش میں حد جاری کر دی جائے تو وہ حد اُس کے گناہ کے لیے کفارہ اُس وقت ہوتی ہے جب اُس نے پہلے توبہ بھی کی لیکن توبہ کے بغیر حدود کفارہ نہیں ہوتیں۔ کفارہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مجرم پر حد نافذ ہو جائے تو وہ گناہ سے بَری ہو جائے گا اور اُس سے قیامت کے دن اُس کے گناہ پر مواخذہ نہ ہوگا۔

۷۶۱ باب جُرْحُ الْعَجْمَآءِ وَالْمَعْدِنِ وَالْبِئْرِ جُبَارٌ

باب: جانور اور کان اور کنوئیں کی وجہ سے زخمی ہونے کے بیان میں

(۴۴۶۵)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ اَبِىْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اَلْعَجْمَآءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِى الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

(۴۴۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے زخمی کرنے کا معاوضہ نہیں اور کنوئیں میں گرنے کا معاوضہ نہیں اور نہ ہی کان (Mine) میں گر کر زخمی ہونے کا معاوضہ ہے اور کان اور خزینہ میں خمس (بیت المال کا) ہوگا۔

(۴۴۶۶)وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ

(۴۴۶۶) اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَبْدُ الْاَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ يَعْنِي ابْنَ عِيْسٰى حَدَّثَنَا مَالِكٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِاِسْنَادِ اللَّيْثِ مِثْلَ حَدِيْثِهٖ۔

(۴۴۶۷)وَحَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۴۶۷)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۴۴۶۸)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ الْبِئْرُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جَرْحُهٗ جُبَارٌ وَالْعَجْمَاءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَّ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

(۴۴۶۸)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنوئیں کا زخم لغو ہے اور کان کے زخم کی کوئی حیثیت نہیں اور جانور کے زخمی کرنے کی کوئی وقعت نہیں (معاوضہ نہیں) اور کان میں سے خمس (پانچواں حصہ بیت المال کا) ہوگا۔

(۴۴۶۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ كِلَاهُمَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۴۶۹)حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کا جانور کسی کو اپنے پاؤں سے روندے یا کسی کو سینگ یا دُم مار کر یا مُنہ سے کاٹ کر زخمی کر دے یا وہ آدمی مر جائے یا جانور کسی چیز کو ضائع کر دے یا نقصان پہنچا دے تو اس کا کوئی تاوان نہیں ہے۔ بشرطیکہ اس جانور کے ساتھ کوئی آدمی نہ ہو اگر جانور کے ساتھ کوئی ہانکنے یا کھینچنے والا ہو یا سوار ہو اور اس جانور سے کوئی چیز ضائع ہوگئی تو اس صورت میں اس آدمی پر تاوان واجب ہوگا جو اس کے ساتھ یا سوار ہے اور اسی طرح اگر کوئی آدمی کان و کنوئیں کی کھدائی کے دوران اس میں دب کر یا کنویں یا کان کے کھدے ہونے کے بعد اس میں گر کر مر جائے۔ خواہ وہ مزدور ہو یا ویسے ہی وہاں آیا ہو تو کنوئیں و کان کے مالک پر کوئی تاوان نہ ہوگا۔ بشرطیکہ وہ کنواں اور کان اُس نے اپنی زمین یا اپنی مباح زمین میں کھودا ہو۔

کتاب الاقضیه

۷۶۲: باب الْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ
باب: مدعیٰ علیہ پر قسم لازم ہونے کے بیان میں

(۴۴۷۰) وَحَدَّثَنِی اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَا دَّعٰى نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

(۴۴۷۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خون اور اموال کا دعویٰ کریں گے لیکن مدعیٰ علیہ پر قسم ہے۔

(۴۴۷۱) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِيْنِ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

(۴۴۷۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کا فیصلہ مدعیٰ علیہ پر کیا۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے یہ معلوم ہوا کہ اگر کوئی مدعی قاضی کے پاس کوئی دعویٰ پیش کرے اور گواہ پیش نہ کر سکے اور مدعیٰ علیہ سے قسم کا مطالبہ کرے تو مدعا علیہ پر قسم کھانا ضروری ہے لیکن اس روایت میں مدعی کے لیے گواہوں کے پیش کرنے کا ذکر نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ گواہ پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہونا شریعت مطہرہ کا ایک مسلمہ اصول اور ضابطہ تھا اس لیے اس کو چھوڑ دیا تو بہرحال کسی بھی دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے دو گواہوں کا پیش کرنا مدعی کی ذمہ داری ہے اور اگر گواہ نہ ہوں تو مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی اور اس کی قسم معتبر ہوگی خواہ جھوٹی ہی کیوں نہ ہو لیکن شریعت نے اور پیغمبر اسلام ﷺ نے اور اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں جھوٹی قسم کھانے پر سخت وعیدات ارشاد فرمائی ہیں جن کی موجودگی میں ایک صاحب ایمان مسلمان جھوٹی قسم نہیں اُٹھا سکتا' واللہ اعلم۔

۷۶۳: باب وُجُوْبِ الْحُكْمِ بِشَاهِدٍ وَّ يَمِيْنٍ
باب: ایک قسم اور گواہ کے ساتھ فیصلہ کرنے کے بیان میں

(۴۴۷۲) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِی شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا زَيْدٌ وَهُوَ ابْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنِی سَيْفُ بْنُ سُلَيْمٰنَ اَخْبَرَنِی قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَ شَاهِدٍ۔

(۴۴۷۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ کے ذریعے فیصلہ فرمایا۔

خُلاصَةُ الْبَاب: اس باب کی حدیث مبارکہ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر مدعی اپنے دعویٰ کے ثبوت میں دو گواہ پیش نہ کر سکے تو اس سے دوسرے گواہ کی بجائے قسم لے کر اس قسم کو گواہ کے قائم مقام قرار دے کر اُس کے دعویٰ کو تسلیم کر لیا جائے لیکن یہ حدیث بظاہر قرآن کی تصریحات کے بالکل منافی ہے اور خبر واحد سے قرآن کریم کے حکم کو منسوخ کرنا جائز نہیں چنانچہ کسی دعویٰ کو ثابت کرنے کے لیے دو گواہ پیش کرنا قرآنی حکم ہے اور اس حدیث کی توجیہ یہ ہے کہ جب مدعی آپ ﷺ کے پاس دو گواہ پیش نہ کر سکا تو آپؐ نے مدعا علیہ سے

قسم اُٹھوا کر اُس کا فیصلہ کر دیا ہو اور اسی کو راوی نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ دینے سے تعبیر کیا ہو۔

۷۶۴: باب بَيَانِ اَنَّ حُكْمَ الْحَاكِمِ لَا يُغَيِّرُ الْبَاطِنَ

باب: حاکم کے فیصلہ کا حقیقت کو تبدیل نہ کر سکنے کے بیان میں

(۴۴۷۳) حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَ لَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيَ لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ فَمَنْ قَطَعْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

(۴۴۷۳) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنا جھگڑا میرے پاس لاتے ہو اور ہو سکتا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی دلیل کو دوسرے سے عمدہ طریقے سے بیان کرنے والا ہو اور میں اُس کے لیے فیصلہ کر دوں۔ اِس بات پر جو میں نے اُس سے سنی۔ پھر میں جس کے لیے اُس کے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ اسے نہ لے کیونکہ میں اُس کے لیے جہنم کا ایک ٹکڑا کاٹ کر دے رہا ہوں۔

(۴۴۷۴) حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۴۷۴) اسی طرح یہ حدیث ان اسناد سے بھی مروی ہے۔

(۴۴۷۵) حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ جَلَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ حُجْرَتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَاِنَّهٗ يَاْتِيْنِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَهُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَاَحْسِبُ اَنَّهٗ صَادِقٌ فَاَقْضِيْ لَهٗ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيَحْمِلْهَا اَوْ يَذَرْهَا۔

(۴۴۷۵) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اُمّ المؤمنین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جھگڑے والے کا شور اپنے حجرۂ مبارک کے دروازے پر سنا تو اُن کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا: میں بشر ہوں اور بے شک میرے پاس ایک مقدمہ والا آتا ہے اور ہو سکتا ہے ان میں سے ایک دوسرے سے اپنی بات اچھے انداز سے پہنچانے والا ہو۔ تو میں یہ گمان کروں کہ وہ سچا ہے اور میں اُس کے حق میں فیصلہ کر دوں۔ پس میں جس کے حق میں کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کروں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے پس وہ اسے اُٹھا لے یا چھوڑ دے۔

(۴۴۷۶) وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كِلَاهُمَا عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ فِيْ حَدِيْثِ مَعْمَرٍ قَالَتْ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ لَجَبَةَ خَصْمٍ بِبَابِ اُمِّ سَلَمَةَ۔

(۴۴۷۶) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے اس میں الفاظ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس جھگڑنے والوں کا شور سنا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارک سے معلوم ہوا کہ اگر حاکم و قاضی اپنی تحقیق کے مطابق فیصلہ کر دے اور حقیقت اس کے خلاف ہو تو یہ چیز اُس کے لیے حلال نہ ہو جائے گی جس کی اصل میں نہ تھی بلکہ ایسے آدمی کے لیے وعید وارد ہوئی کہ وہ جہنم کا ٹکڑا ہے چاہے تو لے لے چاہے واپس کر دے۔ تو حاکم و قاضی کا فیصلہ ملکیت کی حقیقت کو تبدیل نہیں کر سکتا۔

۷۶۵: باب قَضِيَّةِ هِنْدٍ

باب: ہند (زوجۂ ابوسفیان) کے فیصلہ کا بیان

(۴۴۷۷) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَاَةُ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ لَا يُعْطِيْنِيْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا يَكْفِيْنِيْ وَ يَكْفِيْ بَنِيَّ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمِهٖ فَهَلْ عَلَيَّ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ جُنَاحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذِيْ مِنْ مَّالِهٖ بِالْمَعْرُوْفِ مَا يَكْفِيْكِ وَ يَكْفِيْ بَنِيْكِ۔

(۴۴۷۷) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زوجۂ ابوسفیان ہند بنت عتبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہے۔ وہ مجھے میری اور میری اولاد کے بقدرِ کفایت خرچہ نہیں دیتا۔ ہاں! یہ کہ جو میں اس کے مال میں سے اُس کو بتائے بغیر لے لوں۔ کیا اِس میں مجھ پر کوئی گناہ ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے مال میں اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے بقدرِ کفایت دستور کے مطابق حاصل کر لے۔

(۴۴۷۸) وَحَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ وَكِيْعٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۴۷۸) ان مختلف اسناد سے بھی یہی حدیث مروی ہے۔

(۴۴۷۹) وَحَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا كَانَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُّذِلَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ وَمَا عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَهْلُ خِبَآءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ يُّعِزَّهُمُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ خِبَائِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَيْضًا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ اَنْ اُنْفِقَ عَلٰى عِيَالِهٖ مِنْ مَّالِهٖ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَرَجَ عَلَيْكِ اَنْ

(۴۴۷۹) سیدہ عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ ہند ؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم رُوئے زمین پر مجھے کسی گھر والے کی ذلت آپ کے گھرانے کی ذلت سے زیادہ پسند نہ تھی اور اب رُوئے زمین پر کسی گھرانے کی عزت مجھے آپ کے گھرانے کی عزت سے زیادہ پسند و محبوب نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ابھی اور زیادتی ہوگی (یعنی محبت اور بڑھے گی)۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ پھر اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو سفیان کنجوس آدمی ہے اگر میں اُس کے مال میں سے کچھ اُس کی اجازت کے بغیر اُس کے بچوں پر خرچ کروں تو کچھ گناہ ہوگا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے گناہ نہیں ہے اگر تو اُن پر دستور کے موافق

تُنْفِقِیْ عَلَیْهِمْ بِالْمَعْرُوْفِ۔

خرچ کرے۔

(۴۴۸۰)وَحَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَخِی الزُّهْرِیِّ عَنْ عَمِّهٖ اَخْبَرَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَآئِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ بْنِ رَبِیْعَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا کَانَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَآءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّذِلُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ وَمَا اَصْبَحَ الْیَوْمَ عَلٰی ظَهْرِ الْاَرْضِ خِبَآءٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَعِزُّوْا مِنْ اَهْلِ خِبَآئِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَیْضًا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ ثُمَّ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْیَانَ رَجُلٌ مِسِّیْكٌ فَهَلْ عَلَیَّ حَرَجٌ مِّنْ اَنْ اُطْعِمَ مِنَ الَّذِیْ لَهٗ عِیَالَنَا فَقَالَ لَهَا لَا اِلَّا بِالْمَعْرُوْفِ۔

(۴۴۸۰) سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت عتبہ بن ربیعہ آئی اور عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ کی قسم! آپ کے گھر والوں کی ذلت مجھے (زمانۂ کفر میں) روئے زمین پر سب سے زیادہ پسند تھی اور آج ایسا دن آ گیا ہے کہ آپ کے گھر والوں کی عزت دنیا کے تمام گھروں کی عزت سے زیادہ عزیز و پسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی (محبت میں) اور زیادتی ہوگی۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان کنجوس آدمی ہے۔ تو کیا مجھ پر اس بات کا کوئی گناہ ہوگا کہ میں اپنی اِس اولاد کو جو اِسی سے ہے کچھ کھلاؤں۔ آپ نے فرمایا: کوئی گناہ نہیں۔ ہاں! دستور کے موافق ہو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو اس کی ضروریاتِ زندگی کی اشیاء فراہم نہ کرے تو بیوی کے لیے اپنی جائز ضروریات اور بچوں کی جائز ضروریات کے لیے بقدرِ کفایت اپنے شوہر کے مال سے اُس کی اجازت کے بغیر لے لینا جائز ہے۔

۷۶۶: باب النَّهْیِ عَنْ کَثْرَةِ الْمَسَائِلِ مِنْ غَیْرِ حَاجَةٍ وَالنَّهْیِ عَنْ مَنْعٍ وَهَاتٍ وَهُوَ الْاِمْتِنَاعُ مِنْ اَدَاءِ حَقٍّ لَزِمَهٗ اَوْ طَلَبِ مَالَا یَسْتَحِقُّهٗ

باب: بغیر ضرورت کثرت سے سوال کرنے کی ممانعت اور باوجود دوسرے کا حق ادا نہ کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۴۴۸۱)وَحَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَّ یَکْرَهُ لَکُمْ ثَلَاثًا فَیَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْهُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا وَّاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَ یَکْرَهُ لَکُمْ قِیْلَ وَ قَالَ وَ کَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ۔

(۴۴۸۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری تین باتوں سے راضی ہوتا ہے اور تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے۔ جن باتوں سے راضی ہوتا ہے وہ یہ ہیں کہ تم اس کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو اور اللہ کی رسّی (دینِ اسلام) کو مل کر تھامے رہو اور متفرق نہ ہو اور تم سے جن باتوں کو ناپسند کرتا ہے وہ فضول اور بیہودہ گفتگو اور سوال کی کثرت اور مال کو ضائع کرنا ہیں۔

(۴۴۸۲)وَحَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ يَسْخَطُ لَكُمْ ثَلَاثًا وَّلَمْ يَذْكُرْ وَلَا تَفَرَّقُوْا۔

(۴۴۸۲) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ہے اور تم پر تین باتوں میں ناراض ہوتا ہے اور اس میں لَا تَفَرَّقُوْا کا ذکر نہیں کیا۔

(۴۴۸۳)وَحَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَ وَاْدَ الْبَنَاتِ وَ مَنْعًا وَّهَاتِ وَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الْمَالِ۔

(۴۴۸۳) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ نے ماؤں کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا اور باوجود قدرت دوسرے کا حق ادا نہ کرنے اور بغیر حق سوال کرنے کو حرام کیا ہے اور تین باتوں کو تمہارے لیے ناپسند کیا ہے: فضول گفتگو، سوال کی کثرت اور مال کو ضائع کرنا۔

(۴۴۸۴)حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ وَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ۔

(۴۴۸۴) اسی حدیث کی دوسری سند ہے لیکن اس میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تم پر حرام کیا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ اللہ نے تم پر حرام کیا ہے۔

(۴۴۸۵) وَحَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ حَدَّثَنِيْ ابْنُ اَشْوَعَ عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِيْ كَاتِبُ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلَى الْمُغِيْرَةِ اكْتُبْ اِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا قِيْلَ وَ قَالَ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ۔

(۴۴۸۵) حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھے حضرت مغیرہ بن شعبہ نے بیان کیا کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مغیرہ کی طرف لکھا کہ میری طرف وہ چیز لکھ بھیجو جو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ مغیرہ نے ان کی طرف لکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے: اللہ تم سے تین باتوں کو ناپسند کرتا ہے: فضول گفتگو اور مال کو ضائع کرنا اور سوال کی کثرت۔

(۴۴۸۶)وَحَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيُّ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ كَتَبَ الْمُغِيْرَةُ اِلٰى مُعَاوِيَةَ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عُقُوْقَ الْوَالِدِ وَوَاْدَ الْبَنَاتِ وَلَاوَهَاتِ وَنَهٰى عَنْ ثَلَاثٍ قِيْلَ وَ قَالَ كَثْرَةِ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةِ الْمَالِ۔

(۴۴۸۶) حضرت وراد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف لکھا: آپ پر سلامتی ہو۔ امابعد! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ نے والد کی نافرمانی اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، حق کو روکنا اور ناحق کو طلب کرنا حرام کیا ہے اور تین باتوں، فضول گفتگو، سوال کی کثرت اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا۔

۷۶۷: باب بَيَانِ اَجْرِ الْحَاكِمِ اِذَا اجْتَهَدَ فَاَصَابَ اَوْ اَخْطَاَ!

باب: حاکم جب اجتہاد کرے خواہ درست ہو یا خطا کرے اُس کے لیے ثواب متحقق ہونے کے بیان میں

(۴۴۸۷)حَدَّثَنِیْ یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ قَیْسٍ مَّوْلٰی عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ اَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

(۴۴۸۷) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جب حاکم فیصلہ کرے اجتہاد سے پھر وہ فیصلہ درست ہو تو اُس کے لیے دوہرا اَجر ہے اور جب اس نے اجتہاد سے فیصلہ کیا لیکن غلطی کی تو اُس کے لیے ایک اَجر ہے۔

(۴۴۸۸)وَحَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ كِلَا هُمَا عَنْ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ زَادَ فِیْ عَقِبِ الْحَدِیْثِ قَالَ یَزِیْدُ فَحَدَّثْتُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

(۴۴۸۸) حضرت ابوہریرہ ؓ سے بھی اسی طرح حدیث روایت کی ہے۔

(۴۴۸۹)وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا مَرْوَانُ یَعْنِیْ ابْنَ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِیَّ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِیْ یَزِیْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ اللَّیْثِیُّ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ مِثْلَ رِوَایَةِ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْاِسْنَادَیْنِ جَمِیْعًا۔

(۴۴۸۹) اِسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر حاکم وقاضی کسی ایسے مقدمہ ومعاملہ کا فیصلہ کرنا چاہے جس کے بارے میں کتاب وسنت اور فقہ اسلامی میں کوئی صریح اُمور اور واضح حکم موجود نہ ہو اور وہ اجتہاد کرے یعنی کتاب وسنت کے احکام و تعلیمات اور فقہ اسلامی کے مسائل اور اجماع امت اور اسلامی عدالتوں کے نظائر میں پوری طرح غور وفکر کرنے کے بعد کسی ایسے نتیجے پر پہنچ جائے جس کے بارے میں اس کے ضمیر اور دل کی راہنمائی یہ ہو کہ یہ حق پر مبنی ہے اور پھر وہی نتیجہ اس کا حکم اور فیصلہ اور قانون وضابطہ بن جائے تو وہ حکم وفیصلہ ظاہر قانون کے اعتبار سے تو بالکل صحیح تسلیم کیا جائے گا البتہ آخرت کے اعتبار سے اس کی دوصورتیں ہیں ایک یہ کہ اگر حقیقت بھی ایسے ہی تھی تو اسے دو اجر ملیں گے اور اگر اس کا فیصلہ کتاب وسنت کے موافق نہ رہا تو پھر بھی اس کو اُس کی محنت وکوشش وجستجو کی وجہ سے ایک اجر ملے گا' بالکل اسی طرح اور یہی حکم مجتہد کا ہے یعنی اگر وہ استنباطِ مسائل میں کتاب وسنت تک پہنچ جائے تو اسے دوہرا اجر ورنہ ایک اجر تو ملے ہی گا اور اُس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ ان احادیث سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ قاضی اور حاکم کو ایسی جزئیات میں اجتہاد کا اختیار حاصل ہے جو اسلامی قانون میں صراحت کے ساتھ مذکور نہیں ہیں اور نہ ہی کوئی واضح حکم موجود ہے بالکل اسی طرح مجتہد کو بھی اختیار حاصل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جیسے قاضی کا حکم اور فیصلہ نافذ ہو جاتا ہے ایسے ہی مجتہد کے استنباط شدہ مسائل جو بذریعہ قیاس کتاب وسنت اور اجماع امت سے اخذ کیے جاتے ہیں اُن پر عمل پیرا ہونا بھی صحیح اور کتاب وسنت کے مطابق ہے۔

۷۶۸: باب كَرَاهَةِ قَضَاءِ الْقَاضِيْ وَهُوَ غَضْبَانُ

باب: غصہ کی حالت میں قاضی کے فیصلہ کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۴۴۹۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِيْ وَ كَتَبْتُ لَهٗ اِلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِيْ سِجِسْتَانَ اَنْ لَّا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَ اَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمْ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

(۴۴۹۰) حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے لکھوایا اور میں نے لکھا: قاضی بحستان عبید اللہ بن ابوبکرہ کی طرف کہ تُو دو آدمیوں کے درمیان غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: کوئی بھی دو آدمیوں کے درمیان حالت غصہ میں فیصلہ نہ کرے۔

(۴۴۹۱) وَحَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ عَوَانَةَ۔

(۴۴۹۱) اسی حدیث کی اور اسناد ذکر کی ہیں۔

خُلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ قاضی کو غصہ کی حالت میں کسی مقدمہ کا فیصلہ نہ لکھنا چاہیے اور نہ ہی سنانا چاہیے کیونکہ غصہ کی حالت میں غور و فکر کی قوت مغلوب ہو جاتی ہے اور ایسی صورت میں مبنی بر انصاف فیصلہ کا صادر ہونا محل نظر ہے۔ اس لیے حکم دیا گیا کہ کوئی حاکم و قاضی غیظ و غضب کی حالت میں کسی مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے تا کہ اُس کا غیظ و غصہ اس کے غور و فکر اور اجتہاد میں رکاوٹ نہ بن سکے اور وہ منصفانہ فیصلہ کر سکے۔ اسی طرح سخت گرمی و سردی' بھوک و پیاس اور بیماری وغیرہ کی حالت میں بھی کوئی فیصلہ نہ کرے کیونکہ ان اوقات و حالات میں بھی حواس پوری طرح قابو میں نہیں ہوتے اور دماغ حاضر نہیں رہتا۔

۷۶۹: باب نَقْضِ الْاَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَ رَدِّ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ

باب: احکام باطلہ کو ختم کرنے اور رسومات و بدعات کو رد کرنے کے بیان میں

(۴۴۹۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِيُّ جَمِيْعًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ ابْنُ الصَّبَّاحِ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ۔

(۴۴۹۲) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے احکام میں کوئی ایسی بات ایجاد کی جو اس سے نہ ہو تو وہ مردود و نامقبول ہے۔

(۴۴۹۳)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ اَبِىْ عَامِرٍ قَالَ عَبْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَّجُلٍ لَّهٗ ثَلَاثُ مَسَاكِنَ فَاَوْصٰى بِثُلُثِ كُلِّ مَسْكَنٍ مِّنْهَا قَالَ يُجْمَعُ ذٰلِكَ كُلُّهٗ فِيْ مَسْكَنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ قَالَ اَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ اَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ۔

(۴۴۹۳) حضرت سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ میں نے قاسم بن محمد سے پوچھا اُس آدمی کے بارے میں جس کے تین مکان ہوں اور وہ ہر مکان سے تہائی حصہ کی وصیت کر دے۔ انہوں نے کہا: ان سب کو ایک ہی مکان میں کر دیا جائے گا پھر کہا: مجھے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ نامقبول ہے۔

۷۷۰: باب بَيَانِ خَيْرِ الشُّهُوْدِ

باب: بہترین گواہوں کے بیان میں

(۴۴۹۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِىْ عَمْرَةَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَآءِ الَّذِيْ يَاْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَهَا۔

(۴۴۹۴) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں بہترین گواہوں کی خبر نہ دوں۔ یہ وہ ہے جو گواہی کے طلب کرنے سے پہلے ہی گواہی دے دے۔

۷۷۱: باب بَيَانِ اِخْتِلَافِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

باب: مجتہدین کے اختلاف کے بیان میں

(۴۴۹۵)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِيْ شَبَابَةُ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَآءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ اَنْتِ وَ قَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا عَلٰى سُلَيْمٰنَ بْنِ دَاوٗدَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ السَّلَامُ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاللّٰهِ اِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ

(۴۴۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو عورتیں جا رہی تھیں۔ اُن کے ساتھ ان کے اپنے اپنے بیٹے تھے۔ بھیڑیا آیا اور ان میں سے ایک عورت کے بیٹے کو اُٹھا کر لے گیا۔ تو اس دوسری نے کہا کہ وہ تیرے بیٹے کو اُٹھا کر لے گیا ہے۔ پس ان دونوں نے حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس اپنا مقدمہ پیش کیا تو آپ نے بڑی کے لیے فیصلہ کر دیا۔ وہ نکلیں اور سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے پاس حاضر ہوئیں اور آپ کو اس کی خبر دی۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس چھری لے آؤ تا کہ میں اسے تمہارے درمیان کاٹ دوں۔ تو چھوٹی نے کہا: ایسا نہ کرو۔ اللہ آپ پر رحمت فرمائے وہ اسی کا بیٹا ہے۔ تو آپ نے چھوٹی ہی کے لیے اس بچے کا فیصلہ کر دیا۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے آج تک سِکِّیْن کا لفظ سنا ہی نہیں۔ ہم تو اسے مُدْيَة

اِلَّا یَوْمَئِذٍ مَّا کُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْیَةَ۔ کہتے ہیں۔

(۴۴۹۶)وَحَدَّثَنِیْهِ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنِیْ حَفْصٌ یَعْنِی ابْنَ مَیْسَرَةَ الصَّنْعَانِیَّ عَنْ مُوْسَی بْنِ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اُمَیَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ وَهُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنٰی حَدِیْثِ وَرْقَاءَ۔

(۴۴۹۶)اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہر حاکم و مجتہد اپنی تحقیق کے مطابق صحیح فیصلہ کر دے تو وہ نافذ ہو جائے گا اور تحقیق میں کسی قسم کی کسر اُٹھا نہ رکھے۔ باقی یہ کہ ہر مجتہد اور قاضی کا تحقیق و استنباط مسائل کے طریقہ میں اختلاف ہونا کوئی ناگوار بات نہیں ہے اور یہ ممکن بھی نہیں کہ ہر قاضی ایک سا ہی مزاج وطبیعت رکھتا ہو بہر حال مقصد تو حقیقت تک پہنچنا ہے اس کے لیے جو بھی جائز راستہ سوچ سمجھ کر اختیار کیا جائے وہ محمود و پسندیدہ ہے۔

یہاں پر ہم قاضی کے متعلق کچھ مزید تفصیل بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں جس سے اس منصب کی اہمیت مزید واضح ہو جائیگی۔

قاضی کی ذمہ داری کی مثال:

قاضی بننا بہت بڑی ذمہ داری کا معاملہ ہے۔ یہ کوئی ایسا منصب نہیں کہ ہر کس و ناکس خوشی خوشی اسے حاصل کرنے کی تمنا کرنے لگے۔ سنن ابوداؤد کی ایک روایت میں آتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''لوگوں میں سے جس شخص کو قاضی بنایا گیا اُسے بغیر چاقو کے ذبح کیا گیا'' (سنن ابوداؤد' کتاب القضاء' حدیث: ۱۷۵)

اگر قاضی خلافِ شرع فیصلہ کرے؟

مراد یہ ہے کہ اگر قاضی قرآن وسنت کے خلاف فیصلہ دے گا تو اگرچہ وہ دائرۂ اسلام سے خارج نہ ہوگا لیکن بہر حال ظالم و فاسق تو ہو ہی جائے گا۔ اِس لیے فیصلہ کرتے وقت قاضی کو انتہائی احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

یک طرفہ فیصلہ:

قاضی کے لیے سب سے ضروری چیز یہ ہے کہ صرف ایک ہی فریق کی بات سن کر فیصلہ نہ سنادے یا اپنے دِل میں اُسی کو حق پر سمجھنا نہ شروع کر دے اِلّا یہ کہ دوسرے فریق کا فیصلہ بھی سن لے اور فریقین کو صفائی اور ثبوت پیش کرنے کے مواقع دینا ضروری ہے۔

غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے:

قاضی کو کبھی بھی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ دینا چاہیے۔ اگر دورانِ مقدمہ غصہ آ ہی جائے تو بھی فیصلہ کو مؤخر (Postpone) کر دینا چاہیے یہاں تک کہ مزاج اعتدال پر آجائے تا کہ کسی قسم کی غلطی کا احتمال نہ رہے۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بھی لکھا ہے کہ قاضی کا عہدہ اسلامی سلطنت میں انتہائی اہم ہے اور اس کی تفصیل کے لیے صفحات درکار ہیں۔ اگر آپ کو مزید راہنمائی درکار ہو تو مولانا مجاہد الاسلام قاسمی صاحب کی تالیف ''نظامِ قضا'' یا فتاویٰ شامی' کتاب القضاء میں ''ادب القاضی'' ملاحظہ کریں' ان شاء اللہ کافی مواد مل جائے گا۔

۷۷۲: باب اسْتِحْبَابِ اِصْلَاحِ الْحَاكِمِ باب: حاکم کا جھگڑنے والوں کے درمیان صلح

بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ

(۴۴۹۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى رَجُلٌ مِّنْ رَّجُلٍ عَقَارًا لَهٗ فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِیْ اشْتَرَى الْعَقَارَ فِیْ عَقَارِهٖ جَرَّةً فِيْهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِی اشْتَرَى الْعَقَارَ خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّیْ اِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْاَرْضَ وَلَمْ اَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ فَقَالَ الَّذِی شَرَى الْاَرْضَ اِنَّمَا بِعْتُكَ الْاَرْضَ وَمَا فِيْهَا قَالَ فَتَحَاكَمَا اِلٰى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِیْ تَحَاكَمَا اِلَيْهِ اَلَكُمَا وَلَدٌ فَقَالَ اَحَدُهُمَا لِیْ غُلَامٌ وَقَالَ الْاٰخَرُ لِیْ جَارِيَةٌ قَالَ اَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَاَنْفِقُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمَا مِنْهُ وَ تَصَدَّقَا۔

کرانے کے استحباب کے بیان میں

(۴۴۹۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مروی احادیث میں سے ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے زمین خریدی۔ پس اُس آدمی نے جس نے زمین خریدی تھی اُس کی زمین میں سونے کے ایک گھڑے کو پایا۔تو اس نے اس آدمی سے کہا: جس سے زمین خریدی تھی۔ مجھ سے اپنا سونا لے لو میں نے تو تجھ سے صرف زمین ہی خریدی تھی میں نے تجھ سے سونا طلب نہیں کیا تھا۔تو اس آدمی نے کہا: جس نے زمین فروخت کی تھی کہ میں نے یہ زمین بمعہ جو کچھ اس میں ہو تجھے فروخت کر دی ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنا یہ مقدمہ ایک آدمی کے سامنے پیش کیا۔ چنانچہ جس کے سامنے مقدمہ پیش کیا گیا اُس نے کہا: کیا تمہارے دونوں کی اولاد ہے؟ ان میں سے ایک نے کہا: میرا لڑکا ہے اور دوسرے نے کہا میری لڑکی ہے۔ اُس نے کہا کہ لڑکے کا نکاح اس لڑکی سے کر دو اور یہ مال ان پر خرچ کر دو اور انہیں دے دو۔

کتاب اللقطه

۷۷۳: بَابُ مَعْرِفَةُ الْعِفَاصِ وَالْوِكَاءِ وَحُكْمِ ضَالَّةِ الْغَنَمِ وَالْإِبِلِ

باب: باندھنے کی ڈوری اور اس تھیلی کی پہچان اور گمشدہ بکریوں اور اُونٹوں کے حکم کے بیان میں

(۴۴۹۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَ وِكَائَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَشَأْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَ حِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَ تَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ يَحْيَى أَحْسِبُ قَرَأْتُ عِفَاصَهَا۔

(۴۴۹۸) حضرت زید بن خالد جہنیؓ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اُس نے آپ سے لقطہ کے بارے میں پوچھا (گری ہوئی گمشدہ چیز) تو آپ نے فرمایا: اس کے باندھنے کی ڈوری اور اس تھیلی کی پہچان رکھ۔ پھر ایک سال تک اس کا اعلان کر تو اگر اُس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ورنہ اسے تُو رکھ لے۔ اُس نے عرض کیا: گمشدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ تیرے لیے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے۔ اس نے عرض کیا: گمشدہ اُونٹ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا ہے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک ہے اور اس کا جوتا بھی اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی کے گھاٹ پر جائے گا اور درختوں کے پتے کھائے گا' یہاں تک کہ اُس کا مالک اُسے پکڑ لے گا۔

(۴۴۹۹) وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالَ ابْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَ عِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَ جَنْتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ

(۴۴۹۹) حضرت زید بن خالد جہنی ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: ایک سال تک اعلان کر پھر اُس کے باندھنے کی ڈوری اور اس تھیلے کی پہچان کو یاد رکھ (کوئی سی واضح نشانی یاد کر) پھر اسے خرچ کر لے تو اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے اس کو لوٹا دے۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ بکری کے بارے میں (آپ کا کیا حکم ہے؟) آپ نے فرمایا: اسے پکڑ لو کیونکہ وہ تیرے لیے ہے یا تیرے بھائی کے لیے یا بھیڑیے کے لیے ہے؟ اُس نے عرض کیا: گمشدہ اُونٹ کے بارے میں (آپ کا کیا حکم ہے؟) راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غصہ میں آ گئے' یہاں تک کہ آپ کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا پھر آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا پھر آپ نے فرمایا: تجھے اس اونٹ سے کیا ہے؟ اس اونٹ کے ساتھ اُس کا جوتا

ثُمَّ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَ سِقَاؤُهَا حَتّٰى يَلْقٰهَا رَبُّهَا۔

ہے اور اس کا مشک ہے (یعنی وہ کھاتا' پیتا اور چلتا پھرے گا) یہاں تک کہ اس کا مالک اُسے پکڑ لے گا۔

(۴۵۰۰)حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَغَيْرُهُمْ اَنَّ رَبِيْعَةَ بْنَ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّهٗ زَادَ قَالَ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقَطَةِ وَقَالَ قَالَ عَمْرٌو فِي الْحَدِيْثِ فَاِذَا لَمْ يَاْتِ لَهَا طَالِبٌ فَاسْتَنْفِقْهَا۔

(۴۵۰۰)اِن سندوں سے بھی یہ حدیث اسی طرح منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں یہ زائد ہے: ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور میں بھی اس کے ساتھ ساتھ تھا۔ اُس نے لقط (گری ہوئی چیز) کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور عمرو کی حدیث میں ہے کہ جب اس کا طلب کرنے والا نہ آئے تو تم اسے خرچ کر ڈالو۔

(۴۵۰۱)وَحَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ حَكِيْمٍ الْاَوْدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمٰنُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ يَقُوْلُ اَتٰى رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ فَاحْمَارَّ وَجْهُهٗ وَجَبِيْنُهٗ وَ غَضِبَ وَ زَادَ بَعْدَ قَوْلِهٖ ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ يَجِئْ صَاحِبُهَا كَانَتْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ۔

(۴۵۰۱)حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا پھر آگے اسی طرح حدیث نقل کی سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ آپ کا چہرۂ مبارک اور آپ کی پیشانی سرخ ہوگئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بعد یہ بھی زائد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر ایک سال تک اعلان کرو تو اگر اُس کا مالک نہ آئے تو پھر وہ چیز تیرے پاس امانت ہوگی۔

(۴۵۰۲)وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ اَنَّهٗ سَمِعَ زَيْدَ بْنَ خَالِدِ الْجُهَنِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ الذَّهَبِ اَوِ الْوَرِقِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَ عِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تَعْرِفْ فَاسْتَنْفِقْهَا وَلْتَكُنْ وَدِيْعَةً عِنْدَكَ فَاِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَاَدِّهَا اِلَيْهِ وَ سَاَلَهٗ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ فَقَالَ مَالَكَ وَلَهَا دَعْهَا فَاِنَّ مَعَهَا حِذَاءَ هَا وَ سِقَاءَ هَا تَرِدُ الْمَاءَ وَ تَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا وَ سَاَلَهٗ عَنِ الشَّاةِ

(۴۵۰۲)حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ صحابیٔ رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سونے یا چاندی کے لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس تھیلی کے باندھنے کی ڈوری اور اس تھیلی (جس میں گمشدہ سونا یا چاندی ملے) کی پہچان کو یاد رکھو پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو پھر اگر کوئی اُسے نہ پہچانے تو تُو اس کو خرچ کر ڈال لیکن یہ تیرے پاس امانت ہوگی پھر اگر کسی زمانے کے کسی دن اس کا متلاشی آجائے تو تُو اسے اس کو واپس کر دے اور اس آدمی نے آپ سے گمشدہ اونٹ کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تجھے اس اونٹ سے کیا غرض؟ اسے چھوڑ کیونکہ اس کی جوتی اور اس کی مشک اس کے ساتھ ہے۔ وہ پانی پر جائے گا اور درخت کے پتے کھائے گا یہاں تک کہ اُس کا مالک اسے پا لے گا اور پھر

فَقَالَ خُذْهَا فَاِنَّمَا هِیَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ اَوْ لِلذِّئْبِ۔

اس آدمی نے آپ سے بکری کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: تو اسے پکڑ لے کیونکہ وہ بکری تیرے لیے یا تیرے بھائی کے لیے ہے یا (پھر) بھیڑیئے کے لیے ہے۔

(۴۵۰۳)حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ وَ رَبِیْعَةُ الرَّاْیِ ابْنُ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ یَزِیْدَ مَوْلَی الْمُنْبَعِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ ضَالَّةِ الْاِبِلِ زَادَ رَبِیْعَةُ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِنَحْوِ حَدِیْثِهِمْ وَزَادَ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَعَرَفَ عِفَاصَهَا وَ عَدَدَهَا وَ وِکَاءَ هَا فَاَعْطِهَا اِیَّاهُ وَاِلَّا فَهِیَ لَكَ۔

(۴۵۰۳) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گم شدہ اُونٹ کے بارے میں پوچھا۔ ربیعہ کی حدیث میں یہ زائد ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں آ گئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسار مبارک سرخ ہو گئے اور اس میں یہ بھی زائد ہے کہ اگر اس کا مالک آ جائے تو اِس تھیلے کو اور اس کے عدد کو پہچان لے (نشانی بتا دے) تو وہ اسے دے دو ورنہ وہ تیرے لیے ہے۔

(۴۵۰۴)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِی الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ لَمْ تُعْتَرَفْ فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَ وِکَاءَ هَا ثُمَّ کُلْهَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَاَدِّهَا اِلَیْهِ۔

(۴۵۰۴) حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لقطہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کر پھر اگر وہ چیز نہ پہچانی جائے تو اس تھیلے اور اس کے باندھنے کی ڈوری کو یاد رکھ پھر اس کو کھا لے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے وہ چیز ادا کر دو۔

(۴۵۰۵)وَحَدَّثَنِیْهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا اَبُوْبَکْرٍ الْحَنَفِیُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ فَاِنِ اعْتُرِفَتْ فَاَدِّهَا وَاِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِکَاءَ هَا وَوِعَاءَ هَا وَ عَدَدَهَا۔

(۴۵۰۵) حضرت ضحاک بن عثمان ان سندوں کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس میں فرماتے ہیں کہ اگر وہ چیز پہچان لی جائے تو اسے ادا کر دو ورنہ اس تھیلے اور اس کے باندھنے کی ڈوری اور اس کے عدد کو یاد رکھو۔

(۴۵۰۶)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْبَکْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَ زَیْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَ سَلْمَانُ بْنُ رَبِیْعَةَ غَازِیْنَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا فَاَخَذْتُهٗ فَقَالَا لِیْ دَعْهُ فَقُلْتُ لَا وَلٰکِنْ اُعَرِّفُهٗ فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهٗ وَاِلَّا اسْتَمْتَعْتُ بِهٖ قَالَ فَاَبَیْتُ

(۴۵۰۶) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت زید بن صوحان رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جہاد کرنے کی غرض سے نکلے تو میں نے ایک چابک پڑا ہوا پایا تو میں نے اسے پکڑ لیا (میرے ساتھیوں نے) مجھ سے کہا کہ اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا: لیکن میں اس کا اعلان کروں گا تو اگر اس کا مالک آ گیا تو ٹھیک ورنہ میں اس سے فائدہ اُٹھاؤں گا۔ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے ساتھیوں کی بات کا انکار کر دیا

عَلَیْهِمَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ غَزَاتِنَا قُضِیَ لِی اَنِّی حَجَجْتُ فَاَتَیْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ فَاَخْبَرْتُهٗ بِشَاْنِ السَّوْطِ وَ بِقَوْلِهِمَا فَقَالَ اِنِّیْ وَجَدْتُ صُرَّةً فِیْهَا مِائَةُ دِیْنَارٍ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاَتَیْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا قَالَ فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَعْرِفُهَا ثُمَّ اَتَیْتُهٗ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا (فَعَرَّفْتُهَا) فَلَمْ اَجِدْ مَنْ یَعْرِفُهَا فَقَالَ احْفَظْ عَدَدَهَا وَ وِعَاءَ هَا وَ وِکَاءَ هَا فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا فَلَقِیْتُهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ بِمَکَّةَ فَقَالَ لَا اَدْرِیْ بِثَلَاثَةِ اَحْوَالٍ اَوْ حَوْلٍ وَاحِدٍ۔

اور جب ہم جہاد سے واپس لوٹے تو میرے لیے فیصلہ کیا گیا کہ میں حج کروں اور پھر میں مدینہ آیا تو میری ملاقات حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ میں نے ان کو چابک اُٹھانے کی خبر دی اور میں نے اُن کو اپنے ساتھیوں کی بات سے آگاہ کیا تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں مجھے ایک تھیلی ملی تھی جس میں سو دینار تھے۔ میں اسے لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔ حضرت سوید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کا اعلان کیا تو جب اس کا پہچاننے والا کوئی نہ آیا تو میں پھر آپ کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو تو جب میں نے اس کا پہچاننے والا کوئی نہ پایا تو آپ نے فرمایا: اس کی گنتی کو اور اس تھیلی اور اس باندھنے کی ڈوری کی پہچان کو یاد رکھو تو اگر اس کا مالک آ گیا تو ٹھیک ورنہ تم اس سے فائدہ حاصل کرنا پھر میں نے اس سے فائدہ حاصل کیا پھر اس کے بعد مکہ میں مَیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے ملا تو انہوں نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ تین سال یا ایک سال تھا۔

(۴۵۰۷) وَحَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِیُّ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَخْبَرَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ کُهَیْلٍ اَوْ اَخْبَرَ الْقَوْمَ وَاَنَا فِیْهِمْ قَالَ سَمِعْتُ سُوَیْدَ بْنَ غَفَلَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَ سَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَةَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا وَاقْتَصَّ الْحَدِیْثَ بِمِثْلِهٖ اِلٰی قَوْلِهٖ فَاسْتَمْتَعْتُ بِهَا قَالَ شُعْبَةُ فَسَمِعْتُهٗ بَعْدَ عَشْرِ سِنِیْنَ یَقُوْلُ عَرِّفْهَا عَامًا وَاحِدًا۔

(۴۵۰۷) حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت زید بن صوحان اور حضرت سلمان بن ربیعہ کے ساتھ نکلا تو میں نے ایک چابک (نیچے گرا) پایا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ دس سال کے بعد میں نے ان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ایک سال تک اس کا اعلان کرو۔

(۴۵۰۸) وَحَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَکْرِ ابْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ جَمِیْعًا عَنْ سُفْیَانَ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّیُّ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ عُمَرَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ کُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ کُهَیْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَفِیْ حَدِیْثِهِمْ جَمِیْعًا ثَلَاثَةَ اَحْوَالٍ اِلَّا حَمَّادَ بْنَ سَلَمَةَ فَاِنَّ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَامَیْنِ اَوْ ثَلَاثَةً وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ وَ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ وَ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ فَاِنْ جَاءَ اَحَدٌ یُخْبِرُكَ بِعَدَدِهَا وَ وِعَائِهَا وَ وِکَائِهَا فَاَعْطِهَا اِیَّاهُ وَ زَادَ سُفْیَانُ فِیْ رِوَایَةِ وَکِیْعٍ وَاِلَّا فَهِیَ کَسَبِیْلِ مَالِكَ

(۴۵۰۸) صاحب مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اسی حدیث کی مختلف سندیں بیان کی ہیں۔ حماد بن سلمہ کی روایت میں دو سال یا تین سال تک اعلان کا ذکر ہے اور اس کے علاوہ باقی روایات میں تین سال تک اعلان کرنے کا ذکر ہے۔ باقی حدیث مبارکہ اسی طرح سے ہے۔

وَفِیْ رِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَاِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

۷۷۴: باب فِیْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ

باب: حاجیوں کی گمشدہ چیزوں کا بیان

(۴۵۰۹)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ يَحْيَی بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّيْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ نَهٰی عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ۔

(۴۵۰۹)حضرت عبدالرحمٰن بن عثمانی تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاجیوں کی گمشدہ چیز اُٹھانے سے منع فرمایا۔

(۴۵۱۰)وَحَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بَكْرِ ابْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَبِیْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِیِّ عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدِ الْجُهَنِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ آوٰی ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ يُعَرِّفْهَا۔

(۴۵۱۰)حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس آدمی نے گمشدہ چیز کو اُٹھایا تو وہ گمراہ ہے۔ جب تک کہ اُس گمشدہ چیز کا اعلان نہ کرے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث میں لقطہ (گری ہوئی چیز) کے بارے میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ارشاد فرمائی گئی ہے۔

لقطہ کا مفہوم:

لقطہ کہتے ہیں: راستے میں گری پڑی کسی چیز کے مل جانے کو۔ اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے کہ اُسے اُٹھایا جائے یا نہ۔ فقہائے احناف کے نزدیک لقطہ کو اُٹھانا بہتر ہے کیونکہ اگر اسے نہ اُٹھایا جائے تو اس بات کا خطرہ ہے کہ کوئی بے ایمان اور اسے اُٹھا کر چھپا نہ لے تو جب وہ آدمی اسے اُٹھائے گا تو ظاہر ہے کہ اس کا اعلان کر کے اس چیز کو اس کے اصل مالک تک پہنچائے گا۔ اس کی وجہ ہے کہ یہ چیز درحقیقت ایک امانت کی طرح ہے اور امانت کی حفاظت اور ادائیگی کا اللہ پاک نے حکم دیا ہے:

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤی اَهْلِهَا﴾ [النساء:۵۸] ''اللہ تمہیں اس بات کا حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو اُن کے مالکوں کو ادا کرو۔''

۷۷۵: باب تَحْرِيْمِ حَلْبِ الْمَاشِيَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ مَالِكِهَا

باب: جانور کے مالک کی اجازت کے بغیر اُس کا دودھ دوہنے کی حرمت کے بیان میں

(۴۵۱۱)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيَی التَّمِيْمِیُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ (بْنِ اَنَسٍ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُؤْتٰی

(۴۵۱۱)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی کسی جانور کا دودھ اُس کے مالک کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔ (آپ نے فرمایا) کیا تم سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اُس کی کوٹھڑی میں گھسا جائے اُس کے خزانہ کو توڑا جائے اور اس کا کھانا

مَشْرَبَتُهُ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهُ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ فَاِنَّمَا تَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعُ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَتَهُمْ فَلَا يَحْلُبَنَّ اَحَدٌ مَاشِيَةَ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

(غلہ وغیرہ) نکال لیا جائے کیونکہ جانوروں کے تھنوں میں (ان کے مالکوں کے لیے) ان کا کھانا جمع کیا جاتا ہے تو کوئی آدمی کسی جانور کا دودھ (اس کے مالک) کی اجازت کے بغیر نہ دوہے۔

(۴۵۱۲) وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ جَمِيْعًا عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ ابْنُ مُسْهِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُو كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِى ابْنَ عُلَيَّةَ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسٰى كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَيُنْتَثَلَ اِلَّا اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ فَاِنَّ فِىْ حَدِيْثِهٖ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ كَرِوَايَةِ مَالِكٍ۔

(۴۵۱۲) اس حدیث کی سات سندیں ذکر کی گئی ہیں۔ لیث بن سعد کی حدیث کے علاوہ باقی روایتوں میں صرف فَيُنْتَقَلَ کا لفظ مذکور ہے اور اس لیث بن سعد کی حدیث میں فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهُ کے الفاظ مذکور ہیں۔

۷۷۶: باب الضِّيَافَةِ وَ نَحْوِهَا

باب: مہمان نوازی کے بیان میں

(۴۵۱۳) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِىِّ اَنَّهُ قَالَ سَمِعَتْ اُذُنَایَ وَاَبْصَرَتْ عَيْنَایَ حِيْنَ تَكَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمُهُ وَلَيْلَتُهُ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ وَقَالَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ۔

(۴۵۱۳) حضرت ابوشریح عدوی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا' جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو اُسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور اس کی خاطر تواضع کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مہمان کی خاطر تواضع کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک دن اور ایک رات (تو اس کی خوب خدمت کرے) اور تین دنوں تک اس کی مہمان نوازی کرے۔ اس کے بعد وہ اس پر صدقہ ہے اور آپ نے فرمایا: جو آدمی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ وہ خیر کی بات کہے یا وہ خاموش رہے۔

(۴۵۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِىِّ عَنْ اَبِىْ شُرَيْحٍ الْخُزَاعِىِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَ لَيْلَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ

(۴۵۱۴) حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہمان نوازی تین دنوں تک ہے اور اس کی خاطر تواضع ایک دن اور ایک رات تک اور کسی مسلمان کے لیے آدمی کے لیے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اتنی دیر قیام کرے کہ وہ اسے گناہگار کر دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے

يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ يُؤْثِمُهُ قَالَ يُقِيْمُ عِنْدَهُ وَلَا شَيْءَ لَهُ يَقْرِيْهِ بِهِ۔

اللہ کے رسول! وہ اس کو کیسے گناہ گار کر دے گا؟ آپ نے فرمایا: وہ آدمی اس کے پاس ٹھہرے (اور اتنی دیر تک ٹھہرا رہے) کہ اس کے پاس اس کی مہمان نوازی کے لیے کچھ نہ بچے۔

(۴۵۱۵)حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرٍ يَعْنِي الْحَنَفِيَّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا شُرَيْحِ الْخُزَاعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنَايَ وَ بَصُرَ عَيْنِي وَ وَعَاهُ قَلْبِي حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ وَ ذَكَرَ فِيْهِ وَلَا يَحِلُّ لِاَحَدِكُمْ اَنْ يُقِيْمَ عِنْدَ اَخِيْهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهُ بِمِثْلِ مَا فِيْ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ۔

(۴۵۱۵) حضرت ابوشریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے کانوں نے سنا اور میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے دل نے یاد رکھا۔ جس وقت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر لیث کی حدیث کی طرح ذکر کیا اور اس میں ذکر ہے کہ تم میں سے کسی کیلئے حلال نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے پاس اتنی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ اسے گناہ گار کر دے' جیسا کہ وکیع کی حدیث میں ہے۔

(۴۵۱۶)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُوْنَنَا فَمَا تَرٰى فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَاَمَرُوْا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِيْ لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوْا فَاِنْ لَمْ يَفْعَلُوْا فَخُذُوْا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِيْ يَنْبَغِيْ لَهُمْ۔

(۴۵۱۶) حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بے شک آپ ہمیں بھیجتے ہیں تو ہم ایک ایسی قوم کے پاس جا کر اُترتے ہیں جو کہ ہماری مہمان نوازی نہیں کرتے تو اس بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی ایسی قوم کے پاس اُترو تو اگر وہ تمہاری (اسی طرح خدمت کریں) جس طرح کہ ایک مہمان کی ضیافت کی جاتی ہے تو تم اسے قبول کر لو اور اگر وہ اس طرح نہ کریں تو پھر اُن سے ضیافت کا اس قدر حق (سامان) لے لو جتنا کہ اُن پر ایک مہمان کا حق ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں مہمان نوازی کے آداب بیان کیے گئے ہیں۔ مہمان نوازی سنت مؤکدہ ہے اور اپنی حیثیت کے مطابق تین دن تک اس کا اکرام کرنا یعنی اس کی خوب خاطر مدارات کرنی چاہیے۔ اہل عرب کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مہمان نوازی بھی تھی جس کی مثال انصارِ مدینہ نے مہاجرین مکہ پر اپنا سب کچھ قربان کر کے قائم کی۔ مہمان کے لیے بھی یہ حکم ہے کہ وہ میزبان کے ہاں اتنا نہ ٹھہرے کہ وہ تنگ پڑ جائے۔

۷۷۷: باب اِسْتِحْبَابِ الْمُؤَاسَاةِ بِفُضُوْلِ الْمَالِ

باب: بچا ہوا مال مسلمانوں کی خیر خواہی میں لگانے کے استحباب کے بیان میں

(۴۵۱۷)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِيْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ اِذْ جَاءَهُ

(۴۵۱۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے تو ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں

رَجُلٌ عَلٰى رَاحِلَةٍ لَّهٗ قَالَ فَجَعَلَ يَصْرِفُ بَصَرَهٗ يَمِيْنًا وَ شِمَالًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهٗ فَضْلُ ظَهْرٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا ظَهْرَ لَهٗ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَضْلٌ مِّنْ زَادٍ فَلْيَعُدْ بِهٖ عَلٰى مَنْ لَّا زَادَ لَهٗ فَذَكَرَ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ مَا ذَكَرَ حَتّٰى رَاَيْنَا اَنَّهٗ لَا حَقَّ لِاَحَدٍ مِّنَّا فِيْ فَضْلٍ۔

گھورنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زائد سواری ہو تو وہ اسے دیدے اور جس کے پاس بچا ہوا زادِراہ ہو تو وہ اس آدمی کو دے دے کہ جس کے پاس زادِراہ نہ ہو پھر آپ نے مال کی قسموں کو ذکر فرمایا (اس انداز سے بیان فرمایا) یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ ہم میں سے کسی کو اپنے زائد مال میں حق نہیں ہے۔

۷۷۸: باب اِسْتِحْبَابِ خَلْطِ الْاَزْوَادِ اِذَا قَلَّتْ وَالْمُؤَاسَاةِ فِيْهَا

باب: جب کمی ہو تو سب کے زادِراہ آپس میں ملانے اور آپس میں مواسات کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۴۵۱۸) حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ الْيَمَامِيَّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جَهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَّنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعْنَا تَزْوَادَنَا فَبَسَطْنَا لَهٗ نِطَعًا فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَ نَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيْعًا ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مِنْ وَضُوْءٍ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ (لَهٗ) فِيْهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِيْ قَدَحٍ فَتَوَضَّاْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهٗ دَغْفَقَةً اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ (ذٰلِكَ) ثَمَانِيَةٌ فَقَالُوْا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرِغَ الْوَضُوْءُ۔

(۴۵۱۸) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ میں نکلے تو ہمیں وہاں بہت مشقت ہوئی یہاں تک کہ ہم نے اپنی کچھ سواریوں کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ہم اپنے اپنے زادِراہ کو اکٹھا کریں پھر ہم نے اس کے لیے چمڑے کا ایک دسترخوان بچھایا جس پر سب لوگوں کے زادِراہ کو اکٹھا کیا گیا۔ راوی نے کہا کہ میں اس چمڑے کے ٹکڑے کو دیکھنے کے لیے آگے بڑھا کہ وہ کتنا بڑا ہے تو وہ تقریباً ایک بکری کے بیٹھنے کی جگہ کے برابر تھا اور ہم چودہ سو (کی تعداد) میں تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے کھایا یہاں تک کہ ہم سب سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے اپنے کھانے کے تھیلوں کو بھر لیا تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا وضو کا پانی ہے؟ تو ایک آدمی لوٹے میں تھوڑا سا پانی لے کر آیا۔ آپ نے اس میں سے پانی ایک پیالے میں ڈالا تو ہم سب نے اس سے وضو کیا اور چودہ سو افراد نے خوب پانی بہایا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد آٹھ آدمی آئے تو وہ کہنے لگے: کیا وضو کا پانی ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم وضو سے فارغ ہو چکے ہیں۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تعلیم دی ہے کہ جب زادِراہ کم پڑ جائے تو سارے ساتھی اپنا اپنا کھانے پینے کا سامان اکٹھا کر لیں اور اکٹھے بیٹھ کر کھائیں۔ اس سے کھانے میں برکت بھی ہوگی اور ایک دوسرے کی خیر خواہی بھی ہوگی۔

کتاب الجهاد

۷۷۹: باب جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِيْنَ بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقَدُّمِ الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

باب: جن کافروں کو پہلے اسلام دیا جا چکا ہو ایسے کافروں کو دوبارہ اسلام کی دعوت دیئے بغیر اُن سے جنگ کرنے کے جواز کے بیان میں

(۴۵۱۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الدُّعَاءِ قَبْلَ الْقِتَالِ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ اِنَّمَا كَانَ ذٰلِكَ فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ قَدْ اَغَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُّوْنَ وَاَنْعَامُهُمْ تُسْقٰى عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ وَ سَبٰى سَبْيَهُمْ وَاَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيٰى اَحْسِبُهُ قَالَ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَوِ الْبَتَّةَ ابْنَةَ الْحَارِثِ قَالَ وَ حَدَّثَنِيْ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَكَانَ فِيْ ذٰلِكَ الْجَيْشِ۔

(۴۵۱۹) حضرت ابن عون سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نافع کو لکھا اور ان سے قتال سے قبل کافروں کو اسلام کی دعوت دینے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے مجھے لکھا کہ یہ بات ابتداء اسلام میں تھی کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے بنی مصطلق پر حملہ کیا' اس حال میں کہ وہ بے خبر تھے اور ان کے جانور پانی پی رہے تھے تو آپ ﷺ نے ان کے جنگجو مردوں کو قتل کیا اور باقیوں کو قید کر لیا اور اسی دن حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو ملیں۔ راوی کہتا ہے کہ میرا گمان ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی ہیں اور یہ حدیث مجھے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کی کیونکہ وہ اس لشکر میں تھے۔

(۴۵۲۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ جُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَلَمْ يَشُكَّ۔

(۴۵۲۰) ابن عون سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث منقول ہے اور اس میں ہے کہ حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا حارث کی بیٹی ہیں اور شک نہیں کیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کافروں کے ساتھ جہاد کرنے سے پہلے اُن کو اسلام کی دعوت دینا واجب ہے۔ اگر اُن کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو ورنہ مستحب ہے۔ اگر وہ اسلام کی دعوت قبول نہ کریں تو پھر دوبارہ ان کافروں کو اسلام کی دعوت دیئے بغیر ان سے قتال کرنا جائز ہے' جیسا کہ اس باب کی حدیث مبارکہ سے ظاہر ہے۔

۷۸۰: باب تَاْمِيْرِ الْاِمَامِ الْاُمَرَاءَ عَلَى الْبُعُوْثِ وَ وَصِيَّتِهِ اِيَّاهُمْ بِاٰدَابِ الْغَزْوِ وَغَيْرِهَا

باب: لشکر کا امیر بنانے اور اسے وصیت اور جہاد کے آداب وغیرہ کے احکام دینے کے بیان میں

(۴۵۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ

(۴۵۲۱) حضرت یحییٰ بن آدم رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت

الْجَرَّاحِ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ قَالَ اَمْلَاهُ عَلَيْنَا اِمْلَاءً۔

سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں یہ حدیث بیان کی اور کہا کہ یہ حدیث انہوں نے (حضرت علقمہ بن مرثد) نے ہمیں لکھوائی۔ (حدیث اگلی سند سے مذکور ہے)

(۴۵۲۲) ح قَالَا حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ هَاشِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَمَّرَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْ سَرِيَّةٍ اَوْصَاهُ فِي خَاصَّتِهٖ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ مَعَهٗ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا ثُمَّ قَالَ اغْزُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا فَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيْدًا وَاِذَا لَقِيْتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَادْعُهُمْ اِلٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ اَوْ خِلَالٍ فَاَيَّتُهُنَّ مَا اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ اِلٰى دَارِ الْمُهَاجِرِيْنَ وَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَ عَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ فَاِنْ اَبَوْا اَنْ يَتَحَوَّلُوْا مِنْهَا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّهُمْ يَكُوْنُوْنَ كَاَعْرَابِ الْمُسْلِمِيْنَ يَجْرِيْ عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللّٰهِ الَّذِيْ يَجْرِيْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَكُوْنُ لَهُمْ فِي الْغَنِيْمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُجَاهِدُوْا مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَسَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ هُمْ اَجَابُوْكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَاِنْ هُمْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَ قَاتِلْهُمْ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَ ذِمَّةَ اَصْحَابِكَ فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَ ذِمَمَ

(۴۵۲۲) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو کسی لشکر یا سریہ کا امیر بناتے تو آپ اسے خاص طور پر اللہ سے ڈرنے اور جو اُن کے ساتھ مسلمان (مجاہدین) ہوں اُن کے ساتھ بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو آدمی اللہ کا انکار کرے اُس سے جنگ کرو اور خیانت نہ کرو' عہد شکنی نہ کرو اور مثلہ نہ کرو (یعنی کسی کے اعضاء کاٹ کر اس کی شکل نہ بگاڑی جائے) اور کسی بچے کو قتل نہ کرو اور جب تمہارا اپنے دشمن مشرکوں سے مقابلہ ہو جائے تو اُن کو تین باتوں کی دعوت دینا' وہ ان میں سے جس کو بھی قبول کر لیں تو ان کے ساتھ جنگ سے رُک جانا پھر انہیں اسلام کی دعوت دو تو اگر وہ تیری دعوتِ اسلام قبول کر لیں تو اُن سے جنگ نہ کرنا پھر ان کو دعوت دینا کہ اپنا شہر چھوڑ کر مہاجرین کے گھروں میں چلے جائیں اور ان کو خبر دے دیں کہ اگر وہ اس طرح کر لیں تو جو مہاجرین کو مل رہا ہے وہ انہیں بھی ملے گا اور ان کی وہ ذمہ داریاں ہوں گی جو مہاجرین پر ہیں اور اگر وہ اس سے انکار کر دیں تو انہیں خبر دے دو کہ پھر ان پر دیہاتی مسلمانوں کا حکم ہوگا اور ان پر اللہ کے وہ احکام جاری ہوں گے جو کہ مؤمنوں پر جاری ہوتے ہیں اور انہیں جہاد کے بغیر مالِ غنیمت اور مالِ فئی میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا اور اگر وہ اس دعوت کو قبول نہ کریں تو پھر ان سے جزیہ مانگو اور اگر وہ تمہاری دعوت قبول کر لیں تو تم بھی اُن سے قبول کرو اور ان سے جنگ نہ کرو اور اگر وہ انکار کر دیں تو اللہ کی مدد کے ساتھ اُن سے قتال کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کر لو اور وہ قلعہ والے اللہ

اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ ذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ اَمْ لَا قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَوْ نَحْوَهٗ وَ زَادَ اِسْحٰقُ فِيْ آخِرِ حَدِيْثِهٖ عَنْ يَحْيَى بْنِ آدَمَ قَالَ فَذَكَرْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ لِمُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ يَحْيٰى يَعْنِيْ اَنَّ عَلْقَمَةَ يَقُوْلُهٗ لِابْنِ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ هَيْصَمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهٗ۔

اور رسول کو کسی بات پر ضامن بنانا چاہیں تو تم ان کے لیے نہ اللہ کو ضامن بنانا اور نہ ہی اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ضامن بنانا بلکہ تم اپنے آپ کو اور اپنے ساتھیوں کو ضامن بنانا کیونکہ تمہارے لیے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے عہد سے پھر جانا اس بات سے آسان ہے کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑو اور جب تم کسی قلعہ والوں کا محاصرہ کرلو اور وہ قلعہ والے یہ چاہتے ہوں کہ تم انہیں اللہ کے حکم کے مطابق قلعہ سے نکالو تو تم انہیں اللہ کے حکم کے مطابق نہ نکالو بلکہ انہیں اپنے حکم کے مطابق نکالو کیونکہ تم اس بات کو نہیں جانتے کہ تمہاری رائے اور اجتہاد اللہ کے حکم کے مطابق ہے یا نہیں۔

(۴۵۲۳) وَحَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ اَنَّ سُلَيْمٰنَ ابْنَ بُرَيْدَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا اَوْ سَرِيَّةً دَعَاهُ فَاَوْصَاهُ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

(۴۵۲۳) حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو امیر بنا کر یا کوئی سریہ بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُسے وصیت فرماتے۔

(۴۵۲۴) (حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَهَّابِ الْفَرَّاءُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا۔

(۴۵۲۴) حضرت شعبہ سے اسی طرح حدیث منقول ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث میں جہاد کے احکام و آداب بیان کیے گئے ہیں جیسا کہ اس باب کی پہلی روایت سے ظاہر ہے کہ جب بھی آپ ﷺ کسی آدمی کو کسی لشکر و سریہ کا امیر بنا کر روانہ فرماتے تو اسے جہاد و قتال اور سفر کے دوران اپنے ساتھیوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم فرماتے اور کفار کے بارے میں جنگ کے دوران اور جنگ کے بعد حسن سلوک کرنے کی نصیحت فرماتے۔

۷۸۱: باب فِي الْاَمْرِ بِالتَّيْسِيْرِ وَ تَرْكِ التَّنْفِيْرِ

باب: آسانی والا معاملہ اختیار کرنے اور نفرت والا معاملہ ترک کرنے کے بیان میں

(۴۵۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ (وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ بَكْرٍ قَالَا) حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِذَا بَعَثَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا۔

(۴۵۲۵) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو کسی کام کے لیے بھیجتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ لوگوں کو بشارت سناؤ اور متنفر نہ کرو اور لوگوں سے آسانی والا معاملہ کرو اور تنگی والا معاملہ نہ کرو۔

(۴۵۲۶)حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهٗ وَ مُعَاذًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِلَی الْیَمَنِ فَقَالَ یَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَ بَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَ تَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

(۴۵۲۶)حضرت سعید بن ابی بردہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا کہ آسانی والا معاملہ کرنا اور تنگی والا معاملہ نہ کرنا اور ان کو بشارت سنانا اور متنفر نہ کرنا اور آپس میں ایک دوسرے کی اطاعت کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

(۴۵۲۷)وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ خَلَفٍ عَنْ زَكَرِیَّاءَ بْنِ عَدِیٍّ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ كِلَاهُمَا عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ نَحْوَ حَدِیْثِ شُعْبَةَ وَلَیْسَ فِیْ حَدِیْثِ زَیْدِ بْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ وَ تَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا۔

(۴۵۲۷)اس سند کے ساتھ یہ حدیث بھی شعبہ کی حدیث کی طرح منقول ہے اور اس زید بن ابی انیس کی حدیث میں وَ تَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

(۴۵۲۸)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَ سَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا۔

(۴۵۲۸)حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں سے آسانی والا معاملہ کرنا اور ان کو تنگی میں نہ ڈالنا اور لوگوں کو سکون دینا اور ان کو متنفر نہ کرنا۔

(۴۵۲۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ (یَعْنِی اَبَا قُدَامَةَ السَّرَخْسِیَّ قَالَا) حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَهُوَ الْقَطَّانُ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یُرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ فَقِیْلَ هٰذِهٖ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

(۴۵۲۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ سب اگلے اور پچھلے لوگوں کو قیامت کے دن جمع فرمائے گا تو ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا بلند کیا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(۴۵۳۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الْعَتَكِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَیْرِیَةَ كِلَاهُمَا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِیْثِ۔

(۴۵۳۰)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اسی حدیث کی طرح حدیث نقل فرمائی۔

(۴۵۳۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْغَادِرَ يَنْصِبُ اللّٰهُ لَهُ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُقَالُ أَلَا هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

(۴۵۳۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا گاڑا جائے گا اور اُس سے کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہے۔

(۴۵۳۲)حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حَمْزَةَ وَ سَالِمٍ ابْنَيْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۵۳۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا۔

(۴۵۳۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

(۴۵۳۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(۴۵۳۴)وَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ح وَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ جَمِيعًا عَنْ شُعْبَةَ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

(۴۵۳۴) حضرت شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان سندوں سے روایت منقول ہے اور عبدالرحمٰن کی حدیث میں یہ الفاظ نہیں کہ کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(۴۵۳۵)حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ يُقَالُ هٰذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ۔

(۴۵۳۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا اور کہا جائے گا کہ یہ فلاں کی عہد شکنی ہے۔

(۴۵۳۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُعْرَفُ بِهِ۔

(۴۵۳۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا جس کی وجہ سے وہ پہچانا جائے گا۔

(۴۵۳۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۴۵۳۷) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن اُس کی سُرین کے پاس ایک جھنڈا ہوگا۔

قَالَ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ عِنْدَ اسْتِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۵۳۸)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْمُسْتَمِرُّ بْنُ الرَّيَّانِ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرْفَعُ لَهٗ بِقَدْرِ غَدْرِهٖ اَلَا وَلَا غَادِرَ اَعْظَمُ غَدْرًا مِنْ اَمِيْرِ عَامَّةٍ۔

(۴۵۳۸) حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر عہد شکن کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا ہوگا اور اُسے اُس کی عہد شکنی کے برابر بلند کیا جائے گا۔ آگاہ رہو کہ امیر عامہ سے بڑھ کر کسی کی عہد شکنی نہیں ہے۔

۷۸۲: باب جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

باب: جنگ میں دُشمن کو دھوکہ دینے کے جواز کے بیان میں

(۴۵۳۹)وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ وَ زُهَيْرٍ قَالَ عَلِيٌّ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

(۴۵۳۹) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ ایک دھوکہ ہے۔

(۴۵۴۰)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ (بْنِ مُنَبِّهٍ) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

(۴۵۴۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنگ ایک دھوکہ ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث میں جنگ کے دوران کافر دشمن کو 'دھوکہ' دینے کے جواز کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔
علماء کرام نے لکھا ہے کہ یہ ایک حیلہ ہے جو کہ دغا بازی اور دھوکہ دہی کے حکم میں نہیں آتا کیونکہ دغا بازی کہتے ہیں وعدہ کر کے اسے پورا نہ کرنے کو واللہ اعلم۔

۷۸۳: باب كَرَاهَةِ تَمَنِّيْ لِقَآءِ الْعَدُوِّ وَالْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللِّقَآءِ

باب: دُشمن سے ملنے کی تمنا کرنے کی ممانعت اور ملاقات (جنگ) کے وقت ثابت قدم رہنے کے حکم کے بیان میں

(۴۵۴۱)حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا۔

(۴۵۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دشمن سے ملنے کی یعنی جنگ کی تمنا نہ کرو اور جب ان سے ملو یعنی جنگ کرو تو پھر صبر کرو (یعنی ثابت قدم دکھاؤ)۔

(۴۵۴۲)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۴۵۴۲) حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر بن عبید اللہ کو

الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِي مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ كِتَابِ رَجُلٍ مِنْ اَسْلَمَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِي اَوْفٰى فَكَتَبَ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ حِيْنَ سَارَ اِلَى الْحَرُوْرِيَّةِ يُخْبِرُهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِيْ بَعْضِ اَيَّامِهِ الَّتِيْ لَقِيَ فِيْهَا الْعَدُوَّ يَنْتَظِرُ حَتّٰى اِذَا مَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فِيْهِمْ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَاسْاَلُوا اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاصْبِرُوْا وَاعْلَمُوا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ وَ قَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَ مُجْرِيَ السَّحَابِ وَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

لکھا جس وقت کہ وہ حرور یہ مقام کی طرف گئے' اُن کو خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جن دنوں میں دشمن سے مقابلہ ہوا تو آپ انتظار فرما رہے تھے یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ نے ان میں کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! تم دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور اللہ سے عافیت مانگو اور جب تمہارا دشمنوں سے مقابلہ ہو تو صبر کرو (یعنی ثابت قدم رہو) اور تم جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے' اے بادلوں کو چلانے والے اور اے لشکروں کو شکست دینے والے ان کو شکست عطا فرما اور ہمیں ان پر غلبہ عطا فرما۔

۷۸۴: باب اِسْتِحْبَابِ الدُّعَآءِ بِالنَّصْرِ عِنْدَ لِقَآءِ الْعَدُوِّ

باب: دُشمن سے ملاقات (جنگ) کے وقت نصرت کی دُعا کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۴۵۴۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْاَحْزَابِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَ زَلْزِلْهُمْ۔

(۴۵۴۳) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کافروں کی جماعتوں کے خلاف دُعا فرمائی (یعنی بددُعا کی) فرمایا: اے اللہ! اے کتاب نازل کرنے والے' اے جلد حساب لینے والے' کافروں کے گروہوں کو شکست عطا فرما۔ اے اللہ! انہیں شکست دے اور انہیں پھسلا دے۔

(۴۵۴۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدٍ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ هَازِمَ الْاَحْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللّٰهُمَّ۔

(۴۵۴۴) حضرت ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا (یعنی بددُعا) فرمائی۔ آگے حدیث مبارکہ اسی طرح ہے اور اس میں اَللّٰهُمَّ کا ذکر نہیں ہے۔

(۴۵۴۵) وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ رِوَايَتِهِ مُجْرِيَ السَّحَابِ۔

(۴۵۴۵) حضرت اسمٰعیل سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت منقول ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی روایت میں یہ زائد کیا (اور فرمایا:) اے بادلوں کو جاری کرنے والے۔

(۴۵۴۶) وَ حَدَّثَنِيْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ

(۴۵۴۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (غزوہ) احد کے دن فرمایا: اے اللہ! اگر تو

اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ يَوْمَ اُحُدٍ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ فِى الْاَرْضِ۔

چاہے تو زمین میں تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

۷۸۵: باب تَحْرِيْمِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِى الْحَرْبِ

باب: جنگ میں عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۴۵۴۷) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِىْ بَعْضِ مَغَازِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

(۴۵۴۷) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کے قتل کرنے کو ناپسند فرمایا۔

(۴۵۴۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ وَ اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ (بْنُ عُمَرَ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وُجِدَتِ امْرَاَةٌ مَقْتُوْلَةٌ فِىْ بَعْضِ تِلْكَ الْمَغَازِىْ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ۔

(۴۵۴۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کسی غزوہ میں ایک عورت مقتولہ پائی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں جنگ کے دوران اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا گیا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وہ جنگ نہ کر رہے ہوں اور اس پر تمام فقہاء کا اجماع ہے کہ اگر وہ جنگ میں شریک ہوں تو انہیں قتل کر دینا جائز ہے۔ بوڑھے اگر جنگ کا تجربہ اور مہارت رکھتے ہوں تو انہیں بھی قتل کرنے کی اجازت ہے اور کافروں کے بچوں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ جنتی ہیں۔

۷۸۶: باب جَوَازِ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ فِى الْبَيَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

باب: شب خون میں بلا ارادہ عورتوں اور بچوں کے مارے جانے کے جواز کے بیان میں

(۴۵۴۹) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ جَمِيْعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدَّارِ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يُبَيَّتُوْنَ فَيُصِيْبُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ وَ ذَرَارِيِّهِمْ فَقَالَ هُمْ مِنْهُمْ۔

(۴۵۴۹) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شب خون میں مشرکوں کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ان کا کیا حکم ہے؟ (یعنی اس میں ان کی عورتیں اور بچے بھی مارے جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی اُنہی میں سے ہیں۔

(۴۵۵۰) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ

(۴۵۵۰) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے شب خون

بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُصِيْبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ۔

مارنے میں مشرکوں کے بچے بھی مارے جاتے ہیں (ان کا کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ انہی میں سے ہیں۔

(۴۵۵۱)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيْلَ لَهُ لَوْ اَنَّ خَيْلًا اَغَارَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَاَصَابَتْ مِنْ اَبْنَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ۔

(۴۵۵۱) حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر فوج کا کوئی لشکر شب خون مارے اور اُن کے ہاتھوں مشرکوں کے بچے بھی مارے جائیں (تو اُن کا کیا حکم ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی اپنے باپ دادا میں سے ہیں۔ (یعنی مشرک)۔

۷۸۷: باب جَوَازِ قَطْعِ اَشْجَارِ الْكُفَّارِ وَتَحْرِيْقِهَا

باب: کافروں کے درختوں کو کاٹنے اور اُن کو جلا ڈالنے کے جواز کے بیان میں

(۴۵۵۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَا اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ ح وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَ قَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ زَادَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ فِيْ حَدِيْثِهِمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلٰى اُصُولِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفٰسِقِينَ﴾ [الحشر:۵]

(۴۵۵۲) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بویرہ میں بنونضیر کے درختوں کو جلا دیا اور کاٹ ڈالا۔ قتیبہ اور ابن رمح کی حدیثوں میں یہ اضافہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ) ''تم نے جن درختوں کو کاٹا یا جن کو ان کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا تو یہ اللہ کی اجازت سے تھا تا کہ اللہ (اس کے ذریعہ) فاسقوں کو ذلیل کر دے۔ (الحشر: ۵)

(۴۵۵۳)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ وَ حَرَّقَ وَلَهَا يَقُوْلُ حَسَّانُ

وَ هَانَ عَلٰى سَرَاةِ بَنِيْ لُؤَيٍّ
حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرُ

وَفِيْ ذٰلِكَ نَزَلَتْ: ﴿مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوهَا﴾۔

(۴۵۵۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے درختوں کو کاٹ دیا اور اُن کو جلا ڈالا اور ان کے لیے حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

بنی لؤی کے سرداروں کے ہاں
بویرہ میں آگ لگا دینا معمولی بات ہے

اور اسی بارے میں آیت نازل ہوئی: ''تم نے جن درختوں کو کاٹا یا جن کو تم نے اُن کی جڑوں پر کھڑا چھوڑ دیا''

(۴۵۵۴)حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ اَخْبَرَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُوْنِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

(۴۵۵۴) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے درختوں کو

عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ۔

جلوا ڈالا۔

۷۸۸: باب تَحْلِيْلِ الْغَنَآئِمِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ خَآصَّةً

باب: خاص اس اُمت (محمدیہ) کے لیے غنیمت کا مال حلال ہونے کے بیان میں

(۴۵۵۵) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا و قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَتْبَعْنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَاَةٍ وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ وَلَا آخَرُ قَدْ بَنٰى بُنْيَانًا وَلَمَّا يَرْفَعْ سُقُفَهَا وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرٰى غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ وِلَادَهَا قَالَ فَغَزَا فَاَدْنٰى لِلْقَرْيَةِ حِيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ لِلشَّمْسِ اَنْتِ مَاْمُوْرَةٌ وَاَنَا مَاْمُوْرٌ اللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ فَجَمَعُوْا مَا غَنِمُوْا فَاَقْبَلَتِ النَّارُ لِتَاْكُلَهُ فَاَبَتْ اَنْ تَطْعَمَهُ فَقَالَ فِيْكُمْ غُلُوْلٌ فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَبَايَعُوْهُ فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْتُبَايِعْنِي قَبِيْلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَالَ فَلَصِقَ بِيَدِ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوْا لَهُ مِثْلَ رَاْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيْدِ فَاَقْبَلَتِ النَّارُ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ (تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى) رَاٰى ضَعْفَنَا وَ عَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا۔

(۴۵۵۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں سے ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی نے جہاد کیا اور اپنی قوم سے انہوں نے فرمایا: جس آدمی نے ابھی شادی کی ہو اور اس نے ابھی تک شب زفاف نہ گزاری ہو اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اپنی بیوی کے ساتھ رات گزارے تو وہ آدمی میرے ساتھ نہ چلے اور نہ ہی وہ آدمی میرے ساتھ چلے کہ جس نے مکان بنایا ہو اور ابھی تک اس کی چھت نہ ڈالی ہو اور میرے ساتھ وہ بھی نہ جائے جس نے بکریاں اور گابھن اُونٹنیاں خریدی ہوں اور وہ ان کے بچہ جننے کے انتظار میں ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس نبی (علیہ السلام) نے جہاد کیا' وہ عصر کی نماز یا اس کے قریب وقت میں ایک گاؤں کے قریب آئے تو انہوں نے سورج سے کہا: تو بھی مامور ہے اور میں بھی مامور ہوں (اللہ کے حکم کے ماتحت ہوں) اے اللہ! اس سورج کو کچھ دیر مجھ پر روک دے۔ پھر سورج کو ان پر روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ نے اُن کو فتح عطا فرمائی پھر انہوں نے غنیمت کا مال جمع فرمایا پھر اس مالِ غنیمت کو کھانے کے لیے آگ آئی تو اس آگ نے [illegible] سے انکار کر دیا یعنی نہ کھایا۔ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کسی نے اس میں خیانت کی ہے تو ہر قبیلہ کا ایک آدمی مجھ سے بیعت کرے پھر سب قبیلوں کے آدمیوں نے بیعت کی تو ایک شخص کا ہاتھ نبی کے ہاتھ کے ساتھ چپک گیا۔ اللہ کے نبی (علیہ السلام) نے اُس آدمی سے فرمایا: اس مال میں خیانت کرنے والا آدمی تمہارے قبیلہ میں ہے۔ تو اب پورا قبیلہ میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ انہوں نے بیعت کی تو پھر دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ اُن کے ہاتھ سے چپک گیا تو اللہ کے نبی (علیہ السلام) نے فرمایا: تم نے خیانت کی ہے۔ پھر وہ گائے کے سر کے برابر سونا نکال کر لائے۔ نبی (علیہ السلام) نے فرمایا کہ تم اسے مالِ غنیمت میں اُونچی جگہ میں رکھ دو تو آگ نے اسے قبول کیا اور کھا لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سے پہلے کسی کے لیے مالِ غنیمت

حلال نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری کمزوری اور عاجزی دیکھی تو ہمارے لیے مالِ غنیمت کو حلال فرما دیا۔

۷۸۹: باب الْاَنْفَالِ

باب: غنیمت کے بیان میں

(۴۵۵۶) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَخَذَ اَبِيْ مِنَ الْخُمُسِ شَيْئًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِيْ هٰذَا فَاَبٰى قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [الانفال:۱]

(۴۵۵۶) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے خمس کے مال میں سے ایک تلوار لے لی اور اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا کہ یہ تلوار مجھے ہبہ فرما دیں تو آپ نے انکار فرمایا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) لوگ آپ سے انفال (غنیمت) کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ انفال اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہیں۔

(۴۵۵۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ اَرْبَعُ آيَاتٍ أَصَبْتُ سَيْفًا فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفِّلْنِيْهِ فَقَالَ (لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ ثُمَّ قَامَ (فَقَالَ نَفِّلْنِيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ ضَعْهُ فَقَامَ) فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَفِّلْنِيْهِ أَاُجْعَلُ كَمَنْ لَا غَنَاءَ لَهُ فَقَالَ (لَهُ) النَّبِيُّ ﷺ ضَعْهُ مِنْ حَيْثُ اَخَذْتَهُ قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ﴾ [الانفال:۱]

(۴۵۵۷) حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے بارے میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک دفعہ میں نے تلوار لی اور اُسے لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں تو آپ نے فرمایا: اسے رکھ دو پھر جب میں کھڑا ہوا تو مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تلوار تم نے جہاں سے لی اُسے وہیں رکھ دو۔ تو میں کھڑا ہوا اور پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تلوار مجھے عطا فرما دیں کیا میں اس آدمی کی طرح ہو جاؤں گا کہ جس کا اس کے بغیر گزارہ نہیں۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: جہاں سے تم نے یہ تلوار لی ہے اسے وہیں رکھ دو۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی کہ لوگ آپ سے انفال کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ انفال اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ہے۔

(۴۵۵۸) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَاَنَا فِيْهِمْ قِبَلَ نَجْدٍ فَغَنِمُوا اِبِلًا كَثِيْرَةً فَكَانَتْ سُهْمَانُهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اَوْ اَحَدَ عَشَرَ بَعِيْرًا وَ نُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

(۴۵۵۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ نجد کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان میں مَیں بھی تھا تو وہاں ہم نے غنیمت کے بہت سے اُونٹ پائے تو ان سب کے حصہ میں بارہ بارہ یا گیارہ گیارہ اُونٹ آئے اور ایک اونٹ زائد بھی ملا۔

(۴۵۵۹)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قِبَلَ نَجْدٍ وَ فِيْهِمُ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَّ سُهْمَانَهُمْ بَلَغَتِ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَ نُفِّلُوْا سِوَىٰ ذٰلِكَ بَعِيْرًا فَلَمْ يُغَيِّرْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

(۴۵۵۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ نجد کی طرف ایک سریہ بھیجا اور ان میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے تو ان کے حصہ میں (وہاں سے) بارہ اونٹ آئے اور اس کے علاوہ ایک اونٹ زیادہ ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔

(۴۵۶۰)حَدَّثَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اِلٰى نَجْدٍ فَخَرَجْتُ فِيْهَا فَاَصَبْنَا اِبِلًا وَ غَنَمًا فَبَلَغَتْ سُهْمَانُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيْرًا وَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعِيْرًا بَعِيْرًا۔

(۴۵۶۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ نجد کی طرف ایک سریہ (لشکر) بھیجا تو میں بھی ان میں مل کر نکل گیا۔ تو وہاں ہمیں بہت سے اُونٹ اور بکریاں ملیں۔ ہمارے حصہ میں بارہ بارہ اونٹ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایک اونٹ زیادہ عطا فرمایا۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ میں مالِ غنیمت کے احکام بیان کیے گئے ہیں۔ غنیمت اُس مال کو کہتے ہیں جو کافروں سے جنگ کے بعد حاصل ہو اور مسلمانوں نے اس مال کو حاصل کرنے کے لیے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں۔ وہ مال مسلمان مجاہدین کے لیے حلال ہے اور یہ امت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیات میں ہے۔ مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم ہوں گے۔

(۴۵۶۱)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۵۶۱) حضرت عبید اللہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

(۴۵۶۲)وَ حَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى نَافِعٍ اَسْاَلُهٗ عَنِ النَّفَلِ فَكَتَبَ اِلَيَّ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْ سَرِيَّةٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حقَالَ اَخْبَرَنِيْ مُوْسٰى ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ (بْنُ سَعِيْدٍ) الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ (بْنُ زَيْدٍ) كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۵۶۲) حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے ان سندوں کے ساتھ انہی حدیثوں کی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔

(۴۵۶۳)وَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ وَاللَّفْظُ لِسُرَيْجٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفَلًا سِوَىٰ نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ۔

(۴۵۶۳) حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس میں سے ہمارا جو حصہ بنتا تھا اُس کے علاوہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا تو مجھے شارف ملا اور شارف بڑی عمر کا اُونٹ ہوتا ہے۔

(۴۵۶۴)وَ حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ ح وَ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ كِلَاهُمَا عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ بَلَغَنِیْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً بِنَحْوِ حَدِيْثِ ابْنِ رَجَاءٍ۔

(۴۵۶۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ کو غنیمت کا مال عطا فرمایا۔ آگے ابن رجا کی حدیث کی طرح حدیث مبارکہ منقول ہے۔

(۴۵۶۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ وَالْخُمُسُ فِیْ ذٰلِكَ وَاجِبٌ كُلِّهِ۔

(۴۵۶۵) حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرایہ میں جن کو بھیجتے اُن میں سے کچھ کو اُن کے مالِ غنیمت میں حصہ کے علاوہ کچھ خاص طور پر بھی عطا فرماتے اور خمس پورے لشکر کیلئے واجب تھا۔

۷۹۰: باب اِسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلَبَ الْقَتِيْلِ

باب: مقتول کو سلب کرنے پر قاتل کے استحقاق کے بیان میں

(۴۵۶۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِیُّ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ الْاَنْصَارِیِّ وَ كَانَ جَلِيْسًا لِاَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ وَ اقْتَصَّ الْحَدِيْثَ۔

(۴۵۶۶) حضرت ابو محمد انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور وہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور پھر حدیث بیان کی۔

(۴۵۶۷)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ يَحْيَى (بْنِ سَعِيْدٍ) عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ۔

(۴۵۶۷) حضرت ابو محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مولیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اور گزشتہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔

(۴۵۶۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الطَّاهِرِ (وَ حَرْمَلَةُ) وَاللَّفْظُ لَهٗ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ اَنَسٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِیْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ كَثِيْرِ بْنِ اَفْلَحَ عَنْ اَبِیْ مُحَمَّدٍ مَوْلٰى اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَيْنَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِيْنَ جَوْلَةٌ قَالَ فَرَاَيْتُ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ عَلَا رَجُلًا مِنَ

(۴۵۶۸) حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین (کے موقعہ پر جہاد) کے لیے نکلے تو جب (کافروں سے) ہمارا مقابلہ ہوا تو مسلمانوں کو کچھ شکست ہوئی۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ مشرکوں میں سے ایک آدمی مسلمانوں میں سے ایک آدمی پر چڑھائی کئے ہوئے ہے۔ میں اس کی طرف گھوما یہاں تک کہ اس کے پیچھے سے آکر اُس کی شہ رگ پر تلوار ماری اور وہ میری طرف بڑھا اور اُس نے مجھے پکڑ

الْمُسْلِمِينَ فَاسْتَدَرْتُ اِلَيْهِ حَتّٰى اَتَيْتُهُ مِنْ وَرَائِهِ فَضَرَبْتُهُ عَلٰى حَبْلِ عَاتِقِهِ وَأَقْبَلَ عَلَيَّ فَضَمَّنِيْ ضَمَّةً وَجَدْتُ مِنْهَا رِيْحَ الْمَوْتِ ثُمَّ اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَرْسَلَنِيْ فَلَحِقْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ مَا لِلنَّاسِ فَقُلْتُ اَمْرُ اللّٰهِ ثُمَّ اِنَّ النَّاسَ رَجَعُوْا وَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ قَتِيْلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ مَنْ يَشْهَدُ لِيْ ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ الثَّالِثَةَ قَالَ فَقُمْتُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكَ يَا اَبَا قَتَادَةَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَبُ ذٰلِكَ الْقَتِيْلِ عِنْدِيْ فَاَرْضِهِ مِنْ حَقِّهِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَا هَا اللّٰهِ اِذًا لَا يَعْمِدُ اِلٰى اَسَدٍ مِنْ اُسُدِ اللّٰهِ يُقَاتِلُ عَنِ اللّٰهِ وَ عَنْ رَسُوْلِهِ فَيُعْطِيْكَ سَلَبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَأَعْطِهِ اِيَّاهُ فَأَعْطَانِيْ قَالَ فَبِعْتُ الدِّرْعَ فَابْتَعْتُ بِهِ مَخْرَفًا فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَاِنَّهُ لَاَوَّلُ مَالٍ تَأَثَّلْتُهُ فِي الْاِسْلَامِ وَ فِيْ حَدِيْثِ اللَّيْثِ (فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) كَلَّا لَا يُعْطِهِ اُضَيْبِعَ مِنْ قُرَيْشٍ وَ يَدَعُ اَسَدًا مِنْ اُسُدِ اللّٰهِ۔

لیا اور اُس نے مجھے اتنا دبایا کہ میں اس سے موت کا ذائقہ محسوس کرنے لگا لیکن اُس نے مجھے فوراً ہی چھوڑ دیا اور وہ خود مر گیا (پھر اس کے بعد جا کر) میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مل گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا حکم پھر (کچھ دیر بعد) لوگ واپس لوٹ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا کہ جو آدمی کسی کافر کو قتل کرے اور اس قتل پر اس کے پاس گواہ بھی موجود ہوں (تو مقتول سے چھینا ہوا) سامان اُسی کا ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا: کون ہے جو میری گواہی دے؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ آپ نے پھر اسی طرح فرمایا میں پھر کھڑا ہو گیا اور کہا: کون ہے جو میری گواہی دے؟ پھر میں بیٹھ گیا۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ اسی طرح فرمایا میں پھر کھڑا ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو قتادہ! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے آپ کی خدمت میں پورا واقعہ بیان کر دیا۔ لوگوں میں سے ایک آدمی کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! اس نے سچ کہا ہے اور مقتول کا سامان میرے پاس ہے۔ اب آپ اسے منا لیں کہ یہ اپنے حق سے دستبردار ہو جائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: نہیں! اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ ایک اللہ کا شیر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے لڑے اور مقتول سے چھینا ہوا مال تجھے دے دے (نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ سچ کہہ رہے ہیں (اب وہ مال) تو اُن کو دے دے اس نے (آپ کے حکم کے مطابق) وہ مال مجھے دے دیا۔ میں نے زرہ بیچ کر اس کی قیمت سے بنی سلمہ کے محلّہ میں ایک باغ خریدا اور میرا یہ پہلا مال تھا جو اسلام (کی برکت سے) مجھے ملا اور لیث کی حدیث میں ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ آپ یہ مال قریش کی ایک لومڑی کو نہیں دیں گے اور اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کو نہیں چھوڑیں گے۔

(۴۵۶۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ عَنْ صَالِحِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

(۴۵۶۹) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے دن میں صف میں کھڑا تھا۔ میں اپنے دائیں اور بائیں کیا دیکھتا ہوں کہ انصار کے دو نوجوان لڑکے کھڑے ہیں۔ میں نے گمان کیا

عَوْفٍ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا اَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِي وَ شِمَالِي فَاِذَا اَنَا بَيْنَ غُلَامَيْنِ مِنَ الْاَنْصَارِ حَدِيْثَةٍ اَسْنَانُهُمَا تَمَنَّيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ اَضْلَعَ مِنْهُمَا فَغَمَزَنِي اَحَدُهُمَا فَقَالَ يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ اَبَا جَهْلٍ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ وَمَا حَاجَتُكَ اِلَيْهِ يَا ابْنَ اَخِي قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّهٗ يَسُبُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِي بِيَدِهٖ لَئِنْ رَاَيْتُهٗ لَا يُفَارِقُ سَوَادِيْ سَوَادَهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ الْاَعْجَلُ مِنَّا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذٰلِكَ فَغَمَزَنِي الْآخَرُ فَقَالَ مِثْلَهَا قَالَ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ يَزُوْلُ فِي النَّاسِ فَقُلْتُ اَلَا تَرَيَانِ هٰذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ تَسْاَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَضَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتّٰى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ فَقَالَ اَيُّكُمَا قَتَلَهٗ فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَنَا قَتَلْتُهٗ فَقَالَ هَلْ مَسَحْتُمَا سَيْفَيْكُمَا قَالَا لَا فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ فَقَالَ كِلَا كُمَا قَتَلَهٗ وَ قَضٰى بِسَلَبِهٖ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَالرَّجُلَانِ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَ مُعَاذُ ابْنُ عَفْرَاءَ۔

کہ کاش کہ میں طاقتور آدمیوں کے درمیان کھڑا ہوتا تو زیادہ بہتر تھا۔ اسی دوران ان میں سے ایک لڑکے نے میری طرف اشارہ کر کے کہا: اے چچا جان! کیا آپ ابوجہل کو جانتے ہیں؟ میں نے کہا: ہاں! اور اے بھتیجے! تجھے اُس سے کیا کام؟ اس نے کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے اگر میں اُس کو دیکھ لوں' میرا جسم اس کے جسم سے علیحدہ نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ حضرت عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ مجھے اس کی بات سے تعجب ہوا۔ اسی دوران میں دوسرے لڑکے نے مجھے اشارہ کر کے اسی طرح کہا۔ حضرت عبدالرحمٰن نے کہا کہ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ میری نظر ابوجہل کی طرف پڑی۔ وہ لوگوں میں گھوم رہا تھا۔ میں نے اُن لڑکوں سے کہا: کیا تم دیکھ نہیں رہے کہ یہ وہی ابوجہل ہے' جس کے بارے میں تم مجھ سے پوچھ رہے تھے۔ (یہ سنتے ہی) وہ فوراً اُس کی طرف جھپٹے اور تلواریں مار مار کر اُسے قتل کر ڈالا۔ پھر وہ دونوں لڑکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: کیا تم دونوں نے اپنی اپنی تلوار سے اُس کا خون صاف کر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے دونوں کی تلواروں کو دیکھا تو آپ نے فرمایا: تم دونوں نے ابوجہل کو قتل کیا ہے اور آپ نے حضرت معاذ بن عمرو بن جموع کو ابوجہل سے چھینا ہوا مال اِن دونوں لڑکوں (یعنی) معاذ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن جموح اور معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کو دینے کا حکم فرمایا۔

(۴۵۷۰) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ رَجُلًا مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرَادَ سَلَبَهٗ فَمَنَعَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَ كَانَ وَالِيًا عَلَيْهِمْ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

(۴۵۷۰) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ قبیلہ حمیر کے ایک آدمی نے دشمنوں کے ایک آدمی کو قتل کر دیا اور جب اُس نے اس کا سامان لینے کا ارادہ کیا تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سامان کو روک لیا۔ وہ ان پر نگران تھے پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ کو اس کی خبر دی تو آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے کس نے اس کو سامان دینے سے منع کیا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِخَالِدٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُعْطِيَهُ سَلَبَهُ قَالَ اسْتَكْثَرْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ادْفَعْهُ إِلَيْهِ فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَجَرَّ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ هَلْ أَنْجَزْتُ لَكَ مَا ذَكَرْتُ لَكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتُغْضِبَ فَقَالَ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِهِ يَا خَالِدُ هَلْ أَنْتُمْ تَارِكُو لِي أُمَرَائِي إِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتُرْعِيَ إِبِلًا أَوْ غَنَمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَيَّنَ سَقْيَهَا فَأَوْرَدَهَا حَوْضًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِبَتْ صَفْوَهُ وَ تَرَكَتْ كَدْرَهُ فَصَفْوُهُ لَكُمْ وَ كَدْرُهُ عَلَيْهِمْ۔

میں نے (اس سامان کو) بہت زیادہ سمجھا۔ آپ نے فرمایا کہ اسے سامان دے دو۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ عنہ' حضرت عوف رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی چادر کھینچی پھر فرمایا: کیا میں نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تھا' وہی ہوا ہے نا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن لی۔ آپ ناراض ہو گئے پھر آپ نے فرمایا: اے ابو خالد! تو اسے نہ دے۔ اے خالد! تو اسے نہ دے (اور آپ نے فرمایا) کیا تم میرے نگرانوں کو چھوڑنے والے ہو؟ کیونکہ تمہاری اور ان کی مثال ایسی ہے جیسے کسی آدمی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کے لیے لیں پھر (ان جانوروں) کے پانی پینے کا وقت دیکھ کر ان کو حوض پر لایا اور انہوں نے پانی پینا شروع کر دیا تو صاف صاف پانی انہوں نے پی لیا اور تلچھٹ چھوڑ دیا تو صاف یعنی عمدہ چیزیں تمہارے لیے ہیں اور بُری چیزیں نگرانوں کے لیے ہیں۔

(۴۵۷۱) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي غَزْوَةِ مُوْتَةَ وَ رَافَقَنِي مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ عَوْفٌ فَقُلْتُ يَا خَالِدُ! أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالسَّلَبِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنِّي اسْتَكْثَرْتُهُ۔

(۴۵۷۱) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ اشجعی سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کے ساتھ نکلا کہ جو حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں نکلے اور یمن سے مجھے مددملی اور پھر اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے حدیث نقل کی اور اس حدیث میں ہے کہ حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: اے خالد! کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو مقتول کا سلب دلوایا ہے؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں لیکن میں اسے زیادہ سمجھتا ہوں۔

(۴۵۷۲) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِي أَبِي سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَوَازِنَ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَضَحّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلٰى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَأَنَاخَهُ ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا

(۴۵۷۲) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر قبیلہ ہوازن سے جہاد کیا۔ اسی دوران میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صبح کا ناشتہ کر رہے تھے کہ ایک آدمی سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا پھر اُس آدمی نے اِس اونٹ کو بٹھایا پھر ایک تسمہ اس کی کمر میں سے نکالا اور اسے باندھ دیا پھر وہ آگے بڑھا اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا اور اِدھر اُدھر دیکھنے لگا اور ہم لوگ

مِنْ حَقَبِهٖ فَقَيَّدَ بِهِ الْجَمَلَ ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَغَدّٰى مَعَ الْقَوْمِ وَ جَعَلَ يَنْظُرُ وَ فِيْنَا ضَعْفَةٌ وَرِقَّةٌ فِي الظَّهْرِ وَ بَعْضُنَا مُشَاةٌ اِذْ خَرَجَ يَشْتَدُّ فَاَتٰى جَمَلَهٗ فَاَطْلَقَ قَيْدَهٗ ثُمَّ اَنَاخَهٗ فَقَعَدَ عَلَيْهِ فَاَثَارَهٗ فَاشْتَدَّ بِهِ الْجَمَلُ فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ عَلٰى نَاقَةٍ وَرْقَاءَ قَالَ سَلَمَةُ وَ خَرَجْتُ اَشْتَدُّ فَكُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ النَّاقَةِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ وَرِكِ الْجَمَلِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى اَخَذْتُ بِخِطَامِ الْجَمَلِ فَاَنَخْتُهٗ فَلَمَّا وَضَعَ رُكْبَتَهٗ فِي الْاَرْضِ اخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ فَضَرَبْتُ رَاْسَ الرَّجُلِ فَنَدَرَ ثُمَّ جِئْتُ بِالْجَمَلِ اَقُوْدُهٗ عَلَيْهِ رَحْلُهٗ وَ سِلَاحُهٗ فَاسْتَقْبَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهٗ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرَّجُلَ قَالُوا ابْنُ الْاَكْوَعِ قَالَ لَهٗ سَلَبُهٗ اَجْمَعُ۔

کمزور اور سواریوں سے خالی تھے اور کچھ ہم میں سے پیدل بھی تھے۔ اتنے میں وہ جلدی سے نکلا اور اپنے اُونٹ کے پاس آیا اور اس کا تسمہ کھولا پھر اس اونٹ کو بٹھایا اور اس پر بیٹھا اور اونٹ کو کھڑا کیا اور پھر اسے لے کر بھاگ پڑا۔ ایک آدمی نے خاکی رنگ کی اونٹنی پر اُس کا پیچھا کیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بھی جلدی میں نکلا (یعنی اُس کے پیچھے بھاگا' پہلے) میں اس اونٹنی کی سرین کے پاس ہوگیا پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں اونٹ کی سرین کے بالکل پاس پہنچ گیا پھر میں اور آگے بڑھا یہاں تک کہ میں نے اس اونٹ کی نکیل پکڑ لی اور میں نے اسے بٹھایا اور جیسے ہی اس نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا میں نے اپنی تلوار کھینچ لی اور اس آدمی کے سر پر ماری' وہ مر گیا پھر میں اونٹ' اس کے کجاوے اور اسلحہ سمیت لے کر آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ کے ساتھ لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نے میرا استقبال کیا اور فرمایا: کس نے اس آدمی کو قتل کیا ہے؟ تو سب نے عرض کیا: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے۔ تو آپ نے فرمایا: اس کا سارا سامان حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کا ہے۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جنگ کے دوران جو مسلمان کسی کافر کو قتل کرے اُس دشمن کے جسم پر جو لباس وغیرہ ہو اُس کو مالِ غنیمت میں شریک کر کے تمام مجاہدین میں تقسیم کیا جائے لیکن اگر امیر اپنی مرضی سے وہ مال مسلمان مجاہد (قاتل) کو دے دے تو اس کے لیے جائز ہے۔

٧٩١: باب التَّنْفِيْلِ وَ فِدَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِالْاُسَارٰى

باب: انعام دے کر مسلمان قیدیوں کو چھڑانے کے بیان میں

(٤٥٧٣) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَ عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةٌ اَمَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ فَعَرَّسْنَا ثُمَّ شَنَّ الْغَارَةَ فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَ سَبٰى وَ اَنْظُرُ اِلٰى عُنُقٍ مِنَ النَّاسِ فِيْهِمُ الذَّرَارِيُّ فَخَشِيْتُ اَنْ يَسْبِقُوْنِيْ اِلَى الْجَبَلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ الْجَبَلِ فَلَمَّا

(٤٥٧٣) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ ہم نے قبیلہ خزارہ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں جہاد کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر امیر بنایا تھا۔ تو جب ہمارے اور پانی کے درمیان ایک گھڑی کا فاصلہ باقی رہ گیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہمیں حکم فرمایا۔ ہم رات کے آخری حصہ میں اُتر پڑے اور پھر ہمیں ہر طرف سے حملہ کرنے کا حکم فرمایا (اور قبیلہ فزارہ کے لوگوں کے) پانی پر پہنچے۔ پس وہاں جو قتل ہوگیا سو وہ قتل ہوگیا اور کچھ لوگ قید ہوئے اور

رَأَوُا السَّهْمَ وَقَفُوْا فَجِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ وَ فِيْهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ عَلَيْهَا قَشْعٌ مِنْ اَدَمٍ قَالَ الْقَشْعُ النِّطَعُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ اَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسُقْتُهُمْ حَتّٰی اَتَيْتُ بِهِمْ اَبَا بَكْرٍ فَنَفَّلَنِیْ اَبُوْ بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَلَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی السُّوْقِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ هَبْ لِیَ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (وَاللّٰهِ) لَقَدْ اَعْجَبَتْنِیْ وَمَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا ثُمَّ لَقِيَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَدِ فِی السُّوْقِ فَقَالَ (لِیْ) يَا سَلَمَةُ هَبْ لِیَ الْمَرْأَةَ لِلّٰهِ اَبُوْكَ فَقُلْتُ هِیَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا فَبَعَثَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی اَهْلِ مَكَّةَ فَفَدٰی بِهَا نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَانُوْا اُسِرُوْا بِمَكَّةَ۔

میں ان لوگوں کے ایک حصہ میں دیکھ رہا تھا کہ جس میں کافروں کے بچے اور عورتیں تھیں۔ مجھے ڈر لگا کہ کہیں وہ مجھ سے پہلے ہی پہاڑ تک نہ پہنچ جائیں تو میں نے ان کے اور پہاڑ کے درمیان ایک تیر پھینکا۔ جب انہوں نے تیر دیکھا تو سب ٹھہر گئے۔ میں ان سب کو گھیر کر لے آیا۔ ان لوگوں میں قبیلہ فزارہ کی عورت تھی جو چمڑے کے کپڑے پہنے ہوئے تھی اور اس کے ساتھ عرب کی حسین ترین ایک لڑکی تھی۔ میں ان سب کو لے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ گیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھے عنایت فرما دی۔ جب ہم مدینہ منورہ آ گئے اور میں نے ابھی تک اس لڑکی کا کپڑا نہیں کھولا تھا کہ بازار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میری ملاقات ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے سلمہ! یہ لڑکی مجھے دے دو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم یہ لڑکی مجھے بڑی اچھی لگی ہے اور میں نے اس کا ابھی تک کپڑا نہیں کھولا۔ پھر اگلے دن میری ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بازار میں ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے سلمہ! وہ لڑکی مجھے دے دو تیرا باپ بہت اچھا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ لڑکی آپ کے لیے ہے اور اللہ کی قسم میں نے تو ابھی اُس کا کپڑا تک نہیں کھولا پھر (اس کے بعد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلہ میں بہت سے مسلمانوں کو چھڑایا جو کہ مکہ میں قید کر دیئے گئے تھے۔

۷۹۲: باب حُكْمِ الْفَیْءِ

باب: فئی کے حکم کے بیان میں

(۴۵۷۴) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ (قَالَ) رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا قَرْيَةٍ اَتَيْتُمُوْهَا وَاَقَمْتُمْ فِيْهَا فَسَهْمُكُمْ فِيْهَا وَاَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ فَاِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ ﷺ ثُمَّ هِیَ لَكُمْ۔

(۴۵۷۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم جس گاؤں میں بھی آؤ اور اس میں ٹھہرو تو اس میں تمہارا حصہ بھی ہوگا اور جس گاؤں کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو اس کا خمس اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے پھر باقی تمہارے لیے ہے۔

(۴۵۷۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ

(۴۵۷۵) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو نضیر کے اموال اُن اموال میں سے تھے کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لوٹا دیا تھا۔ مسلمانوں نے ان کو

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ اَمْوَالُ بَنِي النَّضِيْرِ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوْجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

حاصل کرنے کے لیے نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ ہی اونٹ اور یہ مال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مخصوص تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچ اس میں سے نکال لیتے تھے اور جو باقی بچ جاتا تھا اُسے اللہ کے راستے میں جہاد کی سواریوں اور ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ میں خرچ کرتے تھے۔

(۴۵۷۶)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ۔

(۴۵۷۶) حضرت زہری سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔

(۴۵۷۷)وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِيُّ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مَالِكَ بْنَ اَوْسٍ حَدَّثَهُ قَالَ اَرْسَلَ اِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِيْنَ تَعَالَى النَّهَارُ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِهِ جَالِسًا عَلٰى سَرِيْرِهِ مُفْضِيًا اِلٰى رُمَالِهِ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالُ اِنَّهُ قَدْ دَفَّ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ وَ قَدْ اَمَرْتُ فِيْهِمْ بِرَضْخٍ فَخُذْهُ فَاقْسِمْهُ بَيْنَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ اَمَرْتَ بِهٰذَا غَيْرِي قَالَ فَخُذْ يَا مَالُ قَالَ فَجَاءَهُ يَرْفَا فَقَالَ هَلْ لَكَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي عُثْمَانَ وَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَ سَعْدٍ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ هَلْ لَكَ فِي عَبَّاسٍ وَ عَلِيٍّ قَالَ نَعَمْ فَاَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عَبَّاسٌ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْضِ بَيْنِي وَ بَيْنَ هٰذَا الْكَاذِبِ الْاٰثِمِ الْغَادِرِ الْخَائِنِ قَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ اَجَلْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاقْضِ بَيْنَهُمْ وَاَرِحْهُمْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ يُخَيَّلُ اِلَيَّ اَنَّهُمْ قَدْ كَانُوْا قَدَّمُوْهُمْ لِذٰلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اتَّئِدَا اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِاِذْنِهِ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى

(۴۵۷۷) حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے پیغام بھیج کر (بلوایا) میں دن چڑھے آپ کی خدمت میں آ گیا۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ آپ گھر میں خالی تخت پر چمڑے کا تکیہ لگائے بیٹھے ہیں (فرمایا کہ اے مالک رضی اللہ عنہ) تیری قوم کے کچھ آدمی جلدی جلدی میں آئے تھے میں نے ان کو کچھ سامان دینے کا حکم کر دیا ہے اب تم وہ مال لے کر ان کے درمیان تقسیم کر دو۔ میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ میرے علاوہ کسی اور کو اس کام پر مقرر فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: اے مالک! تم ہی لے لو۔ اسی دوران (آپ کا غلام) یرفاء اندر آیا اور اُس نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! حضرت عثمان حضرت عبدالرحمٰن بن عوف حضرت زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم حاضر خدمت ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُن کے لیے اجازت ہے۔ وہ اندر تشریف لائے۔ پھر وہ غلام آیا اور عرض کیا کہ حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما تشریف لائے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اچھا اُنہیں بھی اجازت دے دو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے امیر المؤمنین! میرے اور اس جھوٹے گناہ گار دھوکے باز خائن کے درمیان فیصلہ کر دیجئے۔ لوگوں نے کہا: ہاں! اے امیر المؤمنین! ان کے درمیان فیصلہ کر دیں اور ان کو ان سے راحت دلائیں۔ حضرت

الْعَبَّاسِ وَ عَلِيٍّ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا (بِاللّٰهِ) الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَانَ خَصَّ رَسُوْلَهٗ ﷺ بِخَاصَّةٍ لَمْ يُخَصِّصْ بِهَا اَحَدًا غَيْرَهٗ قَالَ: ﴿مَا اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ﴾ [الحشر : ۷] مَا اَدْرِيْ اَهَلْ قَرَاَ الْاٰيَةَ الَّتِيْ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَكُمْ اَمْوَالَ بَنِي النَّضِيْرِ فَوَ اللّٰهِ مَا اسْتَاْثَرَ عَلَيْكُمْ وَلَا اَخَذَهَا دُوْنَكُمْ حَتّٰى بَقِيَ هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْخُذُ مِنْهُ نَفَقَتَهٗ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ اُسْوَةَ الْمَالِ ثُمَّ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ ذٰلِكَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ عَبَّاسًا وَ عَلِيًّا بِمِثْلِ مَا نَشَدَ بِهِ الْقَوْمَ اَتَعْلَمَانِ ذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُمَا تَطْلُبُ مِيْرَاثَكَ مِنَ ابْنِ اَخِيْكَ وَ يَطْلُبُ هٰذَا مِيْرَاثَ امْرَاَتِهٖ مِنْ اَبِيْهَا فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ فَرَاَيْتُمَاهُ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهٗ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تُوُفِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَا وَلِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلِيُّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَرَاَيْتُمَانِيْ كَاذِبًا اٰثِمًا غَادِرًا خَائِنًا وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِنِّيْ لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ فَوَلِيْتُهَا ثُمَّ جِئْتَنِيْ اَنْتَ وَ هٰذَا وَاَنْتُمَا جَمِيْعٌ وَاَمْرُكُمَا وَاحِدٌ فَقُلْتُمْ ادْفَعْهَا

مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ ان دونوں حضرات یعنی عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان حضرت کو اسی لیے پہلے بھیجا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس ذات کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان وزمین قائم ہیں کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم (پیغمبروں) کے مال میں سے اُن کے وارثوں کو کچھ نہیں ملتا' جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ سب کہنے لگے کہ جی ہاں! پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے آسمان و زمین قائم ہیں' کیا تم دونوں جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں بنایا جاتا' جو ہم چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک خاص بات کی تھی کہ جو آپ کے علاوہ اور کسی سے نہیں کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو جو دیہات والوں کے مال سے عطا فرمایا' وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہی حصہ ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی ہے یا نہیں۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کے درمیان بنی نضیر کا مال تقسیم کر دیا ہے اور اللہ کی قسم! آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور ایسے بھی نہیں کیا کہ وہ مال خود لے لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ مال باقی رہ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مال میں سے اپنے ایک سال کا خرچ نکال لیتے پھر جو باقی بچ جاتا وہ بیت المال میں جمع ہو جاتا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو اُس اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ جس کے حکم سے پہلے آسمان وزمین قائم ہیں' کیا تم کو یہ معلوم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! پھر اسی طرح حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کو قسم دی۔ انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا۔ لوگوں نے کہا: کیا تم دونوں کو اس کا علم ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

اِلَيْنَا فَقُلْتُ اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُهَا اِلَيْكُمَا عَلٰى اَنَّ عَلَيْكُمَا عَهْدَ اللّٰهِ اَنْ تَعْمَلَا فِيْهَا بِالَّذِىْ كَانَ يَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذْتُمَاهَا بِذٰلِكَ قَالَ اَكَذٰلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ ثُمَّ جِئْتُمَانِىْ لِاَقْضِىَ بَيْنَكُمَا وَلَا وَاللّٰهِ لَا اَقْضِىْ بَيْنَكُمَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَاِنْ عَجَزْتُمَا عَنْهَا فَرُدَّاهَا اِلَىَّ۔

فرمایا: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کا ولی ہوں اور تم دونوں اپنی وراثت لینے آئے ہو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ تو اپنے بھتیجے (محمد ﷺ) کا حصہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی بیوی (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کا حصہ ان کے باپ کے مال سے مانگتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو کچھ ہم (پیغمبر) چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے اور تم ان کو جھوٹا' گناہ گار' دھوکے باز اور خائن سمجھتے ہو؟ اور اللہ جانتا ہے کہ وہ سچے' نیک اور ہدایت یافتہ تھے اور حق کے تابع تھے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور میں رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ولی بنا اور تم نے مجھے بھی جھوٹا' گناہ گار' دھوکے باز اور خائن خیال کیا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا' نیک' ہدایت یافتہ اور حق کا تابع ہوں اور میں اس مال کا بھی ولی ہوں اور پھر تم میرے پاس آئے تم بھی ایک ہو اور تمہارا معاملہ بھی ایک ہے۔ تم نے کہا کہ یہ مال ہمارے حوالے کر دیں۔ میں نے کہا کہ میں اس شرط پر مال تمہارے حوالے کر دوں گا کہ اس مال میں تم وہی کچھ کرو گے جو رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے اور تم نے یہ مال اسی شرط سے مجھ سے لیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا ایسا ہی ہے؟ ان دونوں حضرات نے کہا: جی ہاں! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں اپنے درمیان فیصلہ کرانے کے لیے میرے پاس آئے ہو۔ اللہ کی قسم میں قیامت تک اس کے علاوہ اور کوئی فیصلہ نہیں کروں گا اگر تم سے اس کا انتظام نہیں ہو سکتا تو پھر یہ مال مجھے لوٹا دو۔

(۴۵۷۸) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ (بْنُ اِبْرَاهِيْمَ) وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ اَرْسَلَ اِلَىَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَضَرَ اَهْلُ اَبْيَاتٍ مِنْ قَوْمِكَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مَالِكٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْهِ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً وَ رُبَّمَا قَالَ مَعْمَرٌ يَحْبِسُ قُوْتَ اَهْلِهٖ مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِىَ مِنْهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۴۵۷۸) حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف پیغام بھیجا اور فرمایا کہ تمہاری قوم کے کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ اس سے آگے اسی طرح حدیث بیان کی سوائے اس کے کہ اس میں ہے: آپ ﷺ ان مالوں میں سے اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کا خرچ نکال لیتے تھے۔ معمر راوی کہتے ہیں کہ آپ اپنے گھر والوں کے لیے ایک سال کی خوراک رکھتے تھے۔ پھر جو مال بچتا اُسے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے لیے رکھتے تھے۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں مالِ فئی کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔ فئی اُس مال کو کہتے ہیں جو جنگ کے بغیر مسلمانوں کو کافروں سے حاصل ہو جائے' چاہے وہ علاقہ کافروں نے خالی کر دیا ہو یا صلح کرنے کے بعد حاصل ہوا ہو۔ اس میں سے خمس نہیں نکالا جائے گا بلکہ اس کا حق رسول اللہ ﷺ کو تھا کہ جسے چاہیں دیں اور جسے چاہیں نہ دیں' واللہ اعلم بالصواب۔

۷۹۳: باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ باب: نبی ﷺ کا فرمان: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا

وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے کے بیان میں

(۴۵۷۹)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَأْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَدْنَ اَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَيَسْاَلْنَهُ مِيْرَاثَهُنَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

(۴۵۷۹)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تو نبی ﷺ کی (دیگر) ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجیں اور ان سے نبی ﷺ کی میراث میں سے اپنا حصہ مانگیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔

(۴۵۸۰)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ تَسْاَلُهُ مِيْرَاثَهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِيْنَةِ وَفَدَكٍ وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ اِنَّمَا يَاْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ هٰذَا الْمَالِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَالِهَا الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهَا فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَاَعْمَلَنَّ فِيْهَا بِمَا عَمِلَ (بِهٖ) رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ اَنْ يَدْفَعَ اِلٰى فَاطِمَةَ شَيْئًا فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ ذٰلِكَ قَالَ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى تُوُفِّيَتْ وَ عَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا اَبَا بَكْرٍ وَصَلّٰى عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَ كَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ جِهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوْهَ النَّاسِ فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ مُبَايَعَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ اَنِ

(۴۵۸۰)حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کے لیے پیغام بھیجا جو آپ کو مدینہ اور فدک کے فئی اور خیبر کے خمس سے حصہ میں ملا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم کسی کو وارث نہیں چھوڑتے اور ہم جو چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے البتہ آلِ محمد (ﷺ) اس مال سے کھاتے رہیں گے اور میں اللہ کی قسم رسول اللہ ﷺ کے صدقہ میں کسی چیز کی بھی تبدیلی نہیں کر سکتا۔ اس صورت سے جس صورت میں وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں تھی اور میں اس میں وہی معاملہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس (فدک وغیرہ) میں سے کوئی بھی چیز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دینے سے انکار کر دیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے اس وجہ سے ناراضگی ہوئی۔ پس انہوں نے (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بولنا) ترک کر دیا اور ان سے بات نہ کی یہاں تک کہ فوت ہو گئیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چھ ماہ تک زندہ رہیں۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو انہیں ان کے خاوند حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے رات کو ہی دفن کر دیا اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع نہ دی اور ان کا جنازہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے لوگوں کا فاطمہ کی زندگی میں

ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ لِاَبِىْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَحْدَكَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَمَا عَسَاهُمْ اَنْ يَفْعَلُوْا (بِیْ) اِنِّیْ وَاللّٰهِ لَاٰتِيَنَّهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ اَبُوْ بَكْرٍ فَتَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ اِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَضِيْلَتَكَ وَمَا اَعْطَاكَ اللّٰهُ وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْاَمْرِ وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا تَكَلَّمَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِىْ وَاَمَّا الَّذِىْ شَجَرَ بَيْنِىْ وَبَيْنَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَمْوَالِ فَاِنِّىْ لَمْ آلُ فِيْهَا عَنِ الْحَقِّ وَلَمْ اَتْرُكْ اَمْرًا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهٗ فِيْهَا اِلَّا صَنَعْتُهٗ فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لِاَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَوْعِدُكَ الْعَشِيَّةُ لِلْبَيْعَةِ فَلَمَّا صَلّٰى اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ صَلَاةَ الظُّهْرِ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَتَشَهَّدَ وَ ذَكَرَ شَاْنَ عَلِيٍّ وَ تَخَلُّفَهٗ عَنِ الْبَيْعَةِ وَ عُذْرَهٗ بِالَّذِىْ اعْتَذَرَ اِلَيْهِ ثُمَّ اسْتَغْفَرَ وَ تَشَهَّدَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بْنُ اَبِىْ طَالِبٍ فَعَظَّمَ حَقَّ اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاَنَّهٗ لَمْ يَحْمِلْهُ عَلَى الَّذِىْ صَنَعَ نَفَاسَةً عَلٰى اَبِىْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَا اِنْكَارًا لِلَّذِىْ فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ وَلٰكِنَّا كُنَّا نَرٰى لَنَا فِى الْاَمْرِ نَصِيْبًا فَاسْتُبِدَّ عَلَيْنَا بِهٖ فَوَجَدْنَا فِىْ اَنْفُسِنَا فَسُرَّ بِذٰلِكَ الْمُسْلِمُوْنَ

کچھ میلان تھا۔ جب وہ فوت ہو گئیں تو علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے رویہ میں کچھ تبدیلی محسوس کی تو انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح اور بیعت کا راستہ ہموار کرنا چاہا کیونکہ (علی رضی اللہ عنہ) نے ان مہینوں تک بیعت نہ کی تھی اور انہوں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا کہ ہمارے پاس آؤ اور تمہارے سوا کوئی اور نہ آئے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے آنے کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ کی قسم! آپ ان کے پاس اکیلے نہ جائیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے اُن سے یہ اُمید نہیں کہ وہ میرے ساتھ کوئی ناروا سلوک کریں گے۔ میں اللہ کی قسم! اُن کے پاس ضرور جاؤں گا۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لے گئے۔ تو علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے کلمہ شہادت پڑھا پھر کہا: اے ابوبکر! تحقیق ہم آپ کی فضیلت پہچان چکے ہیں' جو اللہ نے آپ کو عطا کیا ہے' اُسے جانتے ہیں اور جو بھلائی آپ کو عطا کی گئی ہے، ہم اس کی رغبت نہیں کرتے۔ اللہ نے آپ ہی کے سپرد کی ہے لیکن آپ نے خود ہی یہ خلافت حاصل کر لی اور ہم اپنے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت داری کی وجہ سے (خلافت) کا حق سمجھتے تھے۔ پس اسی طرح وہ (علی رضی اللہ عنہ) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہے یہاں تک کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد) جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو کہا: قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے' میرے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت کے ساتھ حسن سلوک کرنا اپنی قرابت سے زیادہ محبوب ہے۔ بہرحال ان اموال کا معاملہ جو میرے اور تمہارے درمیان واقعہ ہوا ہے اس میں بھی میں نے کسی کے حق کو ترک نہیں کیا اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جس معاملہ میں جس طرح کرتے دیکھا میں نے بھی اس معاملہ کو اسی طرح سرانجام دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آج سہ پہر کے وقت آپ سے بیعت کرنے کا وقت ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

وَ قَالُوْا أَصَبْتَ وَ كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَرِيْبًا حِيْنَ رَاجَعَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوْفَ۔

ظہر کی نماز ادا کی' منبر پر چڑھے اور کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معاملہ اور بیعت سے رہ جانے کا قصہ اور وہ عذر بیان کیا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے سامنے پیش کیا۔ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب نے استغفار کیا اور کلمہ شہادت پڑھا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق کی عظمت کا اقرار کیا اور بتایا کہ میں نے جو کچھ کیا وہ اس وجہ سے نہیں کیا کہ مجھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر شک تھا اور نہ اس فضیلت سے انکار کی وجہ سے جو انہیں اللہ نے عطا کی ہے بلکہ ہم اس امر (خلافت) میں اپنا حصہ خیال کرتے تھے اور ہمارے مشورہ کے بغیر ہی حکومت بنالی گئی جس کی وجہ سے ہمارے دلوں میں رنج پہنچا۔ مسلمان یہ سن کر خوش ہوئے اور انہوں نے کہا: آپ نے درست کیا ہے اور مسلمان پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قریب ہونے لگے' جب انہوں نے اس معروف راستہ کو اختیار کر لیا۔

(۴۵۸۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ اَتَيَا اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَلْتَمِسَانِ مِيْرَاثَهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِيْنَئِذٍ يَطْلُبَانِ اَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَ سَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا اَبُوْ بَكْرٍ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ مَعْنٰى حَدِيْثِ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَعَظَّمَ مِنْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ ذَكَرَ فَضِيْلَتَهُ وَ سَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضٰى اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالُوْا اَصَبْتَ وَاَحْسَنْتَ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيْبًا اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ قَارَبَ الْاَمْرَ وَالْمَعْرُوْفَ۔

(۴۵۸۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور عباس رضی اللہ عنہ دونوں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے اُن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ کیا اور وہ دونوں اس وقت فدک کی زمین اور خیبر کے حصہ میں سے اپنے حصہ کا مطالبہ کر رہے تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان دونوں سے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث بیان کی۔ اس حدیث میں یہ ہے کہ پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حق پر ہونے کی عظمت اور ان کی فضیلت اور ان کی دین میں سبقت کا ذکر کیا پھر وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف گئے اور اُن کی بیعت کی پھر لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ نے صحیح اور اچھا کام کیا ہے تو لوگ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب ہو گئے' جس وقت کہ انہوں نے یہ نیک کام کیا۔

(۴۵۸۲) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ حَسَنُ (بْنُ عَلِيٍّ) الْحُلْوَانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ

(۴۵۸۲) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ خبر دیتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ترکہ میں سے جو اللہ نے آپ کو بطورِ فئی دیا تھا' اس میراث کو آپ نے تقسیم کیا؟ تو

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَتْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيْرَاثَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ وَ عَاشَتْ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ وَ كَانَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا تَسْاَلُ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ نَصِيْبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ وَ فَدَكٍ وَ صَدَقَتِهٖ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَبٰى اَبُوْ بَكْرٍ عَلَيْهَا ذٰلِكَ وَ قَالَ لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْمَلُ بِهٖ اِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ اِنِّيْ اَخْشٰى اِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ اَنْ اَزِيْغَ فَاَمَّا صَدَقَتُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ فَدَفَعَهَا عُمَرُ اِلٰى عَلِيٍّ وَ عَبَّاسٍ فَغَلَبَهٗ عَلَيْهَا عَلِيٌّ وَاَمَّا خَيْبَرُ وَ فَدَكُ فَاَمْسَكَهُمَا عُمَرُ وَقَالَ هُمَا صَدَقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتَا لِحُقُوْقِهِ الَّتِيْ تَعْرُوْهُ وَ نَوَائِبِهٖ وَاَمْرُهُمَا اِلٰى مَنْ وَلِيَ الْاَمْرَ قَالَ فَهُمَا عَلٰى ذٰلِكَ اِلَى الْيَوْمِ۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم (نبیوں اور رسولوں) کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم جو کچھ چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد چھ ماہ زندہ رہیں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ترکہ میں سے جو آپ نے خیبر' فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے چھوڑا تھا اس میں سے اپنے حصہ کا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سوال کرتی رہیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کو یہ دینے سے انکار کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں کوئی وہ عمل نہیں چھوڑوں گا کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا' سوائے اس کے کہ میں اسی پر عمل کروں گا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے آپ کے کیے ہوئے کسی عمل کو چھوڑا تو میں گمراہ ہو جاؤں گا اور جو مدینہ کے صدقات ہیں تو انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو دے دیئے ہیں اور ان پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا غلبہ ہے اور خیبر اور فدک کے مال کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس رکھا اور فرمایا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقات ہیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حقوق اور ملکی ضروریات میں خرچ کرتے تھے اور یہ اس کی تولیت (یعنی زیر نگرانی) میں رہیں گے کہ جو مسلمانوں کا خلیفہ ہوگا تو آج تک ان کے ساتھ یہی معاملہ ہے۔

(۴۵۸۳) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِيْ دِيْنَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِيْ وَ مُؤْنَةِ عَامِلِيْ فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

(۴۵۸۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری وراثت میں سے ایک دینار بھی کسی کو نہیں دے سکتے اور میری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور میرے عامل کے اخراجات کے بعد میرے مال میں سے جو کچھ بچے گا تو وہ صدقہ ہوگا۔

(۴۵۸۴) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ (يَحْيَى ابْنُ) اَبِيْ عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۵۸۴) ابو الزناد سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح روایت ہے۔

(۴۵۸۵)وَ حَدَّثَنِي ابْنُ اَبِيْ خَلَفٍ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

(۴۵۸۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو کچھ ہم (انبیاء کرام علیہم السلام) چھوڑتے ہیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۷۹۴:باب كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْغَنِيْمَةِ بَيْنَ الْحَاضِرِيْنَ

باب: حاضرین (مجاہدین) کے درمیان مالِ غنیمت کو تقسیم کرنے کے طریقہ کے بیان میں

(۴۵۸۶)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ كِلَاهُمَا عَنْ سُلَيْمٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا سُلَيْمُ بْنُ اَخْضَرَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا۔

(۴۵۸۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں سے گھوڑے کے لیے دو حصے اور آدمی کے لیے ایک حصہ تقسیم فرمایا۔

(۴۵۸۷)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي النَّفَلِ۔

(۴۵۸۷) حضرت عبیداللہ نے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے اور اس روایت میں ''نفل'' یعنی مالِ غنیمت کا ذکر نہیں۔

خُلَاصَةُ الْبَابِ: اس باب کی احادیثِ مبارکہ میں مجاہدین کے درمیان مالِ غنیمت کا مال تقسیم کرنے کا طریقہ کار بیان کیا گیا ہے۔ گھوڑے سوار مجاہد کے لیے دو حصے ہیں اور پیدل مجاہد کے لیے ایک حصہ ہے جیسا کہ دوسری احادیث سے اس کی وضاحت منقول ہے۔

۷۹۵:باب الْاِمْدَادِ بِالْمَلَآئِكَةِ فِيْ غَزْوَةِ بَدْرٍ وَ اِبَاحَةِ الْغَنَائِمِ

باب: غزوۂ بدر میں فرشتوں کے ذریعہ امداد اور غنیمت کے مال کے مباح ہونے کے بیان میں

(۴۵۸۸)حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ زُمَيْلٍ هُوَ سِمَاكٌ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

(۴۵۸۸) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ بدر کے دن مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم تین سو اُنیس تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف مُنہ فرما کر اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا اور اپنے ربّ سے پکار پکار کر دُعا مانگنا شروع کر دیا۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے کیے ہوئے وعدہ کو پورا فرما۔ اے اللہ! میرے لیے اپنے کیے ہوئے وعدہ کو پورا فرما۔ اے اللہ! اپنے وعدہ کے مطابق عطا فرما۔ اے اللہ! اگر اہلِ اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ آپ برابر اپنے ربّ سے ہاتھ دراز کیے قبلہ کی طرف منہ کر

نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْمُشْرِكِيْنَ وَهُمْ اَلْفٌ وَاَصْحَابُهٗ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ اَللّٰهُمَّ اَنْجِزْ لِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اِنْ تُهْلِكْ هٰذِهِ الْعِصَابَةَ مِنْ اَهْلِ الْاِسْلَامِ لَا تُعْبَدْ فِي الْاَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتِفُ بِرَبِّهٖ مَادًّا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ رِدَاؤُهٗ عَنْ مَنْكِبَيْهِ فَاَتَاهُ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَخَذَ رِدَاءَهٗ فَاَلْقَاهُ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْتَزَمَهٗ مِنْ وَّرَائِهٖ وَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَفَاكَ مُنَاشَدَتَكَ رَبَّكَ فَاِنَّهٗ سَيُنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ﴾ [الانفال:۹] فَاَمَدَّهُ اللّٰهُ بِالْمَلَائِكَةِ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ فَحَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ يَشْتَدُّ فِيْ اَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اَمَامَهٗ اِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهٗ وَ صَوْتَ الْفَارِسِ فَوْقَهٗ يَقُوْلُ اَقْدِمْ حَيْزُوْمُ فَنَظَرَ اِلَى الْمُشْرِكِ اَمَامَهٗ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ قَدْ خُطِمَ اَنْفُهٗ وَ شُقَّ وَجْهُهٗ كَضَرْبَةِ السَّوْطِ فَاخْضَرَّ ذٰلِكَ اَجْمَعُ فَجَاءَ الْاَنْصَارِيُّ فَحَدَّثَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقْتَ ذٰلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ فَقَتَلُوْا يَوْمَئِذٍ سَبْعِيْنَ وَاَسَرُوْا سَبْعِيْنَ قَالَ اَبُوْ زُمَيْلٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَلَمَّا اَسَرُوا الْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا مَا تَرَوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ بَنُو الْعَمِّ وَالْعَشِيْرَةِ

کے دُعا مانگتے رہے یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک آپ کے شانہ سے گر پڑی۔ پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے' آپ کی چادر کو اُٹھایا اور اسے آپ کے کندھے پر ڈالا پھر آپ کے پیچھے سے آپ سے لپٹ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ کی اپنے ربّ سے دُعا کافی ہو چکی' عنقریب وہ آپ سے اپنے کیے ہوئے وعدے کو پورا کرے گا۔ اللہ ربّ العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ﴾ ''جب تم اپنے ربّ سے فریاد کر رہے تھے تو اُس نے تمہاری دُعا قبول کی کہ میں تمہاری مدد ایک ہزار لگاتار فرشتوں سے کروں گا۔'' پس اللہ نے آپ کی فرشتوں کے ذریعہ امداد فرمائی۔ حضرت ابو زمیل نے کہا: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث اس دن بیان کی جب مسلمانوں میں سے ایک آدمی مشرکین میں سے آدمی کے پیچھے دوڑ رہا تھا۔ جو اس سے آگے تھا۔ اچانک اس نے اوپر سے ایک کوڑے کی ضرب لگنے کی آواز سنی اور یہ بھی سنا کہ کوئی گھوڑا سوار یہ کہہ رہا ہے: اے حیزوم! آگے بڑھ۔ پس اس نے اپنے آگے مشرک کی طرف دیکھا کہ وہ چت گرا پڑا ہے۔ جب اس کی طرف غور سے دیکھا تو اس کا ناک زخم زدہ تھا اور اس کا چہرہ پھٹ چکا تھا' کوڑے کی ضرب کی طرح اور اس کا پورا جسم بند ہو چکا تھا۔ پس اس انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کو یہ واقعہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: تو نے سچ کہا' یہ مدد تیسرے آسمان سے آئی تھی۔ پس اس دن ستر آدمی مارے گئے اور ستر قید ہوئے۔ ابوزمیل نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب (صحابہ رضی اللہ عنہم نے) قیدیوں کو گرفتار کر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے فرمایا: تم ان قیدیوں کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ ہمارے چچازاد اور خاندان کے لوگ ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان سے فدیہ وصول کر لیں اس سے ہمیں کفار کے خلاف طاقت حاصل ہو جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ اللہ

اَرٰی اَنْ تَاْخُذَ مِنْهُمْ فِدْيَةً فَتَكُوْنَ لَنَا قُوَّةً عَلَى الْكُفَّارِ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِيَهُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى يَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَرَى الَّذِيْ رَاٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَلٰكِنِّيْ اَرٰى اَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِنْ عَقِيْلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ وَ تُمَكِّنِّيْ مِنْ فُلَانٍ نَسِيْبًا لِعُمَرَ فَاَضْرِبَ عُنُقَهُ فَاِنَّ هٰؤُلَاءِ اَئِمَّةُ الْكُفْرِ وَ صَنَادِيْدُهَا فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ جِئْتُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ وَهُمَا يَبْكِيَانِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبِرْنِيْ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَبْكِيْ اَنْتَ وَصَاحِبُكَ فَاِنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ وَاِنْ لَمْ اَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْكِيْ لِلَّذِيْ عَرَضَ عَلَيَّ اَصْحَابُكَ مِنْ اَخْذِهِمُ الْفِدَاءَ لَقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ اَدْنٰى مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ شَجَرَةٍ قَرِيْبَةٍ مِنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ [الانفال: ٦٧ تا ٦٩] فَاَحَلَّ اللّٰهُ الْغَنِيْمَةَ لَهُمْ۔

انہیں اسلام لانے کی ہدایت عطا فرما دیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! آپ کی کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم اے اللہ کے رسول! میری وہ رائے نہیں جو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے ہے بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ انہیں ہمارے سپرد کر دیں تاکہ ہم ان کی گردنیں اُڑا دیں۔ عقیل کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کریں وہ اُس کی گردن اُڑائیں اور فلاں آدمی میرے سپرد کر دیں۔ اپنے رشتہ داروں میں سے ایک کا نام لیا تاکہ میں اس کی گردن مار دوں کیونکہ یہ کفر کے پیشوا اور سردار ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی رائے کی طرف مائل ہوئے اور میری رائے کی طرف مائل نہ ہوئے۔ جب آئندہ روز میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بتائیں تو سہی کس چیز نے آپ کو اور آپ کے دوست (رضی اللہ عنہ) کو رُلا دیا۔ پس اگر میں رو سکا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو میں آپ دونوں کے رونے کی وجہ سے رونے کی صورت ہی اختیار کرلوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس وجہ سے رو رہا ہوں جو مجھے تمہارے ساتھیوں سے فدیہ لینے کی وجہ سے پیش آیا ہے۔ تحقیق! مجھ پر اُن کا عذاب پیش کیا گیا جو اس درخت سے بھی زیادہ قریب تھا۔ اللہ کے نبی ﷺ کے قریبی درخت سے بھی اور اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ﴾ ''یہ بات نبی کی شان کے مناسب نہیں ہے کہ اُس کے قبضے میں قیدی رہیں (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہائے۔'' سے اللہ عزوجل کے قول: ''پس کھاؤ جو مالِ غنیمت تمہیں ملا ہے (کہ وہ تمہارے لیے) حلال طیب (ہے)۔'' پس اللہ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے غنیمت حلال کر دی۔

۷۹۶: باب رَبْطِ الْاَسِيْرِ وَ حَبْسِهٖ وَ

باب: قیدیوں کو باندھنے، گرفتار کرنے اور اُن پر

جَوَازِ الْمَنِّ عَلَيْهِ

(۴۵۸۹) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أُثَالٍ سَيِّدُ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ إِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ فَقَالَ مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَتَرَكَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ مَاذَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ فَقَالَ عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ إِنْ تُنْعِمْ تُنْعِمْ عَلَى شَاكِرٍ وَإِنْ تَقْتُلْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ مِنْهُ مَا شِئْتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَطْلِقُوا ثُمَامَةَ فَانْطَلَقَ إِلَى نَخْلٍ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهُكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ فَأَصْبَحَ دِينُكَ أَحَبَّ الدِّينِ كُلِّهِ إِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ فَأَصْبَحَ بَلَدُكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ كُلِّهَا إِلَيَّ وَإِنَّ خَيْلَكَ أَخَذَتْنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَمَاذَا تَرَى فَبَشَّرَهُ رَسُولُ

احسان کرنے کے جواز کے بیان میں

(۴۵۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تو وہ بنو حنیفہ کے ایک آدمی کو لائے جسے ثمامہ بن اُثال اہلِ یمامہ کا سردار کہا جاتا تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا۔ رسول اللہ ﷺ اُس کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اے ثمامہ! کیا خبر ہے؟ اُس نے عرض کیا: اے محمد! (ﷺ) خیر ہے اگر آپ قتل کریں تو ایک خونی (طاقتور) آدمی کو قتل کریں گے اور اگر آپ احسان فرمائیں تو شکرگزار آدمی پر احسان کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ فرماتے ہیں تو مانگئے آپ کو آپ کی چاہت کے مطابق عطا کیا جائے گا۔ آپ اُسے ویسے ہی چھوڑ کر تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ اگلے دن آپ نے فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: میں نے آپ سے عرض کیا تھا کہ اگر آپ احسان کریں تو ایک شکرگزار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں تو ایک خونی (طاقتور) آدمی کو ہی قتل کریں گے اور اگر آپ مال کا ارادہ رکھتے ہیں تو مانگئے آپ کے مطالبہ کے مطابق آپ کو عطا کیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اسی طرح چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ اگلے روز آئے تو فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا حال ہے؟ اُس نے کہا: میری وہی بات ہے جو عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ احسان فرمائیں تو ایک شکرگزار پر احسان کریں گے اور اگر آپ قتل کریں تو ایک طاقتور آدمی کو ہی قتل کریں گے اور آپ مال کا ارادہ کرتے ہیں تو مانگئے آپ کے مطالبہ کے مطابق آپ کو دے دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثمامہ کو چھوڑ دو۔ وہ مسجد کے قریب ہی ایک باغ کی طرف چلا، غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوا اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد! اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ اے محمد! اللہ کی قسم زمین پر کوئی ایسا چہرہ نہ تھا جو مجھے آپ کے چہرے سے زیادہ مبغوض ہو۔ پس

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَّعْتَمِرَ فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهٗ قَائِلٌ اَصَبَوْتَ فَقَالَ لَا وَلٰكِنِّىْ اَسْلَمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا وَاللّٰهِ لَا تَأْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةُ حِنْطَةٍ حَتّٰى يَأْذَنَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اب آپ کا چہرۂ اقدس مجھے تمام چہروں سے زیادہ محبوب ہو گیا ہے اور اللہ کی قسم! آپ کے شہر سے زیادہ ناپسندیدہ شہر میرے نزدیک کوئی نہ تھا' پس اب آپ کا شہر میرے نزدیک تمام شہروں سے زیادہ پسندیدہ ہو گیا ہے اور آپ کے لشکر نے مجھے اس حال میں گرفتار کیا کہ میں عمرہ کا ارادہ رکھتا تھا۔ آپ کا کیا مشورہ ہے؟ آپ نے اُسے بشارت دی اور حکم دیا کہ وہ عمرہ کرے۔ جب وہ مکہ آیا تو اُسے کسی کہنے والے نے کہا: کیا تم صابی یعنی بے دین ہو گئے؟ اُس نے کہا: نہیں! بلکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آیا ہوں۔ اللہ کی قسم! تمہارے پاس یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا یہاں تک کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت مرحمت فرما دیں۔

(۴۵۹۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْلًا لَهٗ نَحْوَ اَرْضِ نَجْدٍ فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ يُقَالُ لَهٗ ثُمَامَةُ بْنُ اُثَالٍ الْحَنَفِيُّ سَيِّدُ اَهْلِ الْيَمَامَةِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اللَّيْثِ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنْ تَقْتُلْنِيْ تَقْتُلْ ذَا دَمٍ۔

(۴۵۹۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کے علاقہ کی طرف گھڑ سواروں کی ایک جماعت بھیجی تو وہ ایک آدمی کو لے کر آئے۔ جسے ثمامہ بن اُثال حنفی کہا جاتا تھا۔ یہ یمامہ والوں کا سردار تھا۔ باقی حدیث مذکورہ حدیث کی طرح ہے' سوائے اس کے کہ اس میں ہے کہ اُس نے کہا: اگر تم مجھے قتل کرو گے تو تم ایک طاقتور آدمی کو قتل کرو گے۔''

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیثِ مبارکہ سے جنگ کے دوران قید ہونے والے کافروں کو باندھنے اور قید رکھنے اور ان کو احسان کے طور پر آزاد کر دینے کا جواز بیان کیا گیا ہے چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے ثلاثہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ' حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کے دورِ خلافت میں جیل نہیں تھی اس لیے قیدیوں کو مسجد ہی کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا جاتا تھا اور اس سے ایک خاص مقصد یہ بھی تھا کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اعمال (نماز وغیرہ) دیکھیں اور ان کے دل میں اسلام کی رغبت پیدا ہو۔ چنانچہ اکثر کافر اسی طرح مسلمان ہوئے جیسا کہ اسی باب کی روایات میں ثمامہ بن اُثال یمامہ کے سردار کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

۷۹۷: باب اِجْلَاءِ الْيَهُوْدِ مِنَ الْحِجَازِ

باب: یہود کو حجازِ مقدس سے جلاوطن کر دینے کے بیان میں

(۴۵۹۱) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ اِذْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ انْطَلِقُوْا اِلٰى يَهُوْدَ فَخَرَجْنَا

(۴۵۹۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یہود کی طرف چلو۔ پس ہم آپ کے ساتھ نکلے' یہاں تک کہ ہم اُن کے پاس پہنچے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور انہیں پکارا

مَعَهُ حَتّٰى جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُمْ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ يَهُوْدَ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ اَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا فَقَالُوْا قَدْ بَلَّغْتَ يَا اَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ اُرِيْدُ فَقَالَ لَهُمُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اعْلَمُوْا اَنَّمَا الْاَرْضُ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اُجْلِيَكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْاَرْضِ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ وَاِلَّا فَاعْلَمُوْا اَنَّ الْاَرْضَ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ﷺ۔

تو فرمایا: اے یہود کی جماعت اسلام لے آؤ۔ سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ (ﷺ) تبلیغ کر چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا مدعا یہی ہے کہ اسلام لے آؤ' سلامت رہو گے۔ انہوں نے کہا: اے ابو القاسم! آپ (ﷺ) تبلیغ کر چکے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: میں یہی چاہتا ہوں۔ تیسری مرتبہ فرمایا: جان رکھو زمین اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ہے اور میں تمہیں اس زمین سے نکالنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ پس تم میں سے جس کے پاس اپنا کوئی مال (زمین) ہو تو چاہیے کہ وہ بیچ دے ورنہ جان لے زمین اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی ہے۔

(۴۵۹۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ مُوْسٰى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ يَهُوْدَ بَنِي النَّضِيْرِ وَ قُرَيْظَةَ حَارَبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَنِي النَّضِيْرِ وَاَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتّٰى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَ قَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَ اَوْلَادَهُمْ وَ اَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اَنَّ بَعْضَهُمْ لَحِقُوْا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاٰمَنَهُمْ وَاَسْلَمُوْا وَاَجْلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَهُوْدَ الْمَدِيْنَةِ كُلَّهُمْ بَنِيْ قَيْنُقَاعَ وَهُمْ قَوْمُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ وَ يَهُوْدَ بَنِيْ حَارِثَةَ وَ كُلَّ يَهُوْدِيٍّ كَانَ بِالْمَدِيْنَةِ۔

(۴۵۹۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بنو نضیر اور بنو قریظہ نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی تو رسول اللہ ﷺ نے بنو نضیر کو تو جلا وطن کر دیا اور بنو قریظہ پر احسان فرماتے ہوئے رہنے دیا یہاں تک کہ اس کے بعد بنو قریظہ نے بھی جنگ کی تو آپ نے ان کے مردوں کو قتل کرا دیا اور ان کی عورتوں' اولاد اور اموال کو مسلمانوں کے درمیان تقسیم کر دیا۔ سوائے ان میں سے چند ایک کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آملے تو آپ نے اُنہیں امن دیا اور وہ اسلام لے آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا یعنی بنو قینقاع حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم اور بنو حارثہ کے یہود اور ہر اُس یہودی کو جو مدینہ میں رہتا تھا۔

(۴۵۹۳) حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْاِسْنَادِ هٰذَا الْحَدِيْثَ وَ حَدِيْثُ ابْنِ جُرَيْجٍ اَكْثَرُ وَاَتَمُّ۔

(۴۵۹۳) حضرت موسیٰ نے ان سندوں کے ساتھ یہ حدیث بیان کی۔

۷۹۸: باب اِخْرَاجِ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکالنے کے بیان میں

(۴۵۹۴) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ

(۴۵۹۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَاُخْرِجَنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى مِنْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ حَتّٰى لَا اَدَعَ اِلَّا مُسْلِمًا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے خبر دی' انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے ضرور نکالوں گا یہاں تک کہ میں وہاں مسلمانوں کے علاوہ کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔

(۴۵۹۵)وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ح وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ وَهُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۵۹۵) حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔

۷۹۹: باب جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَ جَوَازِ اِنْزَالِ اَهْلِ الْحِصْنِ عَلٰى حُكْمِ حَاكِمٍ عَدْلٍ اَهْلٍ لِلْحُكْمِ

باب: عہد شکنی کرنے والے سے جنگ کرنے اور قلعہ والوں کو عادل بادشاہ کے حکم پر قلعہ سے نکالنے کے جواز کے بیان میں

(۴۵۹۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ بْنَ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيْدِ الْخُدْرِيَّ قَالَ نَزَلَ اَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلٰى حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى سَعْدٍ فَاَتَاهُ عَلٰى حِمَارٍ فَلَمَّا دَنَا قَرِيْبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلْاَنْصَارِ قُوْمُوْا اِلٰى سَيِّدِكُمْ اَوْ خَيْرِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِكَ قَالَ تُقْتَلُ مُقَاتِلَتُهُمْ وَ تُسْبٰى ذُرِّيَّتُهُمْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ قَضَيْتَ بِحُكْمِ اللّٰهِ وَ رُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ رُبَّمَا قَالَ قَضَيْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

(۴۵۹۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنو قریظہ والوں نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے فیصلہ پر (قلعہ سے) اُتر آنے کی (رضا مندی کا اظہار کیا)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو وہ گدھے پر حاضر ہوئے۔ جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا: اپنے سردار یا اپنے افضل ترین کی طرف اُٹھو۔ پھر فرمایا: یہ لوگ تمہارے فیصلہ پر (قلعہ سے) اُترے ہیں۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ان میں سے لڑائی کرنے والے کو قتل کر دیں اور ان کی اولاد کو قیدی بنالیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اللہ کے حکم کے مطابق ہی فیصلہ کیا ہے اور کبھی فرمایا: تم نے بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔ ابن مثنیٰ نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کو ذکر نہیں کیا۔

(۴۵۹۷)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِيْ

(۴۵۹۷) شعبہ سے ان سندوں کے ساتھ روایت ہے اور انہوں نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

حَدِيْثِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتَ (فِيْهِمْ) بِحُكْمِ اللّٰهِ وَ قَالَ مَرَّةً حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ۔

فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے اور ایک مرتبہ فرمایا کہ تم نے بادشاہ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۴۵۹۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ قَالَ ابْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ اُصِيْبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ (يُقَالُ لَهٗ) ابْنُ الْعَرِقَةِ رَمَاهُ فِي الْاَكْحَلِ فَضَرَبَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ يَعُوْدُهٗ مِنْ قَرِيْبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَضَعَ السِّلَاحَ فَاغْتَسَلَ فَاَتَى جِبْرِيْلُ وَهُوَ يَنْفُضُ رَاْسَهٗ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السِّلَاحَ وَاللّٰهِ مَا وَضَعْنَاهُ اخْرُجْ اِلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ فَاَشَارَ اِلٰى بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَقَاتَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحُكْمَ فِيْهِمْ اِلٰى سَعْدٍ قَالَ فَاِنِّيْ اَحْكُمُ فِيْهِمْ اَنْ تُقْتَلَ الْمُقَاتِلَةُ وَاَنْ تُسْبَى الذُّرِّيَّةُ وَالنِّسَاءُ وَ تُقْسَمَ اَمْوَالُهُمْ۔

(۴۵۹۸) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد کو غزوۂ خندق کے دن قریش کے ایک آدمی کا تیر لگا۔ جسے ابن عرقہ کہا جاتا تھا۔ اس کا وہ تیر بازو کی ایک رگ میں لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں ان کے لیے ایک خیمہ نصب کروا دیا تاکہ پاس ہی ان کی عیادت کر سکیں۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خندق سے واپس آئے اور ہتھیار اُتارے، غسل فرمایا تو جبرئیل علیہ السلام آپ کے پاس اِس حال میں آئے کہ وہ اپنے سر سے غبار جھاڑ رہے تھے۔ اُس نے کہا: آپ نے ہتھیار اُتار دیئے ہیں۔ اللہ کی قسم! آپ اسے نہ اُتاریئے بلکہ ان کی طرف نکلئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہاں؟ جبرئیل علیہ السلام نے بنو قریظہ کی طرف اشارہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے جنگ کی۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر (قلعہ سے) اُترنے (پر رضامندی ظاہر کی)۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فیصلہ کو سعد کی طرف بدل دیا۔ تو انہوں نے کہا کہ میں ان کے بارے میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ ان میں سے لڑائی کرنے والے کو قتل کر دیں اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیں اور ان کے مال کو تقسیم کر لیں۔

(۴۵۹۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ قَالَ اَبِيْ فَاُخْبِرْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۴۵۹۹) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ میرے باپ کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔

(۴۶۰۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ سَعْدًا قَالَ وَ تَحَجَّرَ كَلْمُهٗ لِلْبُرْءِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ اَنْ اُجَاهِدَ فِيْكَ مِنْ قَوْمٍ

(۴۶۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد کا زخم اچھا ہونے کے بعد بھر چکا تھا۔ انہوں نے یہ دعا کی: اے اللہ تو جانتا ہے میرے نزدیک تیرے راستہ میں اس قوم سے جہاد کرنے سے جس نے تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کی اور انہیں

كَذَّبُوْا رَسُوْلَكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوْهُ اللّٰهُمَّ فَإِنْ كَانَ بَقِيَ مِنْ حَرْبِ قُرَيْشٍ شَيْءٌ فَأَبْقِنِيْ أُجَاهِدْهُمْ فِيْكَ اللّٰهُمَّ فَإِنِّيْ أَظُنُّ أَنَّكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَإِنْ كُنْتَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهُمْ فَافْجُرْهَا وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْهَا فَانْفَجَرَتْ مِنْ لَبَّتِهٖ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَفِي الْمَسْجِدِ (مَعَهُ) خَيْمَةٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ إِلَّا وَالدَّمُ يَسِيْلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوْا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هٰذَا الَّذِيْ يَأْتِيْنَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ جَرْحُهٗ يَغِذُّ دَمًا فَمَاتَ فِيْهَا۔

(وطن سے) نکال دیا اور کوئی چیز محبوب نہیں۔ اے اللہ! اگر قریش کے خلاف لڑائی کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہے تو تو مجھے باقی رکھ تاکہ میں اُن کے ساتھ تیرے راستہ میں جہاد کروں۔ اے اللہ! میرا گمان ہے کہ اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے۔ پس اگر تو نے ہمارے اور ان کے درمیان جنگ ختم کر دی ہے تو اس (زخم) کو کھول دے اور اسی میں میری موت واقع کر دے۔ پس وہ زخم اُن کی ہنسلی سے بہنا شروع ہو گیا اور مسجد میں ان کے ساتھ ہی غفار کا خیمہ تھا تو وہ اس خون کو اپنے خیمے میں جانے سے روک نہ سکے۔ تو انہوں نے کہا: اے خیمہ والو! یہ کیا چیز ہے جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس آ رہی ہے؟ پس اچانک دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا اور اسی کی وجہ سے وہ فوت ہو گئے۔

(۴۶۰۱) وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمٰنَ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهٗ غَيْرَ أَنَّهٗ قَالَ فَانْفَجَرَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَمَا زَالَ يَسِيْلُ حَتّٰى مَاتَ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ فَذَاكَ حِيْنَ يَقُوْلُ الشَّاعِرُ:

(۴۶۰۱) حضرت ہشام سے اس سند کے ساتھ یہ روایت بھی اسی طرح ہے سوائے اس کے کہ اس روایت میں ہے کہ رات ہی سے زخم بہہ گیا اور مسلسل خون بہتا رہا یہاں تک کہ وہ انتقال کر گئے اور حدیث میں یہ زائد ہے کہ اس وقت شاعر نے کہا: (جس کا ترجمہ یہ ہے)

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ
فَمَا فَعَلَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ
لَعَمْرُكَ إِنَّ سَعْدَ بَنِيْ مُعَاذٍ
غَدَاةَ تَحَمَّلُوْا لَهُوَ الصَّبُوْرُ
تَرَكْتُمْ قِدْرَكُمْ لَاشَيْءَ فِيْهَا
وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ
وَقَدْ قَالَ الْكَرِيْمُ أَبُوْ حُبَابٍ
أَقِيْمُوْا قَيْنُقَاعُ وَلَا تَسِيْرُوْا
وَقَدْ كَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا
كَمَا ثَقُلَتْ بِمَيْطَانَ الصُّخُوْرُ

آگاہ رہو اے سعد! سعد بن معاذ
قریظہ اور نضیر نے یہ کیا کیا اے
سعد بن معاذ تیری عمر کی قسم، جس صبح
کو انہوں نے مصیبتوں کو برداشت کیا وہ
بڑی صبر والی ہے۔ تم نے اپنی ہانڈی ایسی
چھوڑی کہ اس میں کچھ نہیں ہے اور قوم کی
ہانڈی گرم ہے اور اُبل رہی ہے۔ کریم
ابو حباب نے کہا: ٹھہرو! اے قینقاع اور
نہ چلو حال یہ کہ وہ اپنے شہر میں بہت بوجھل تھے
جیسے کہ مطان پہاڑی کے پتھر بھاری ہیں

۸۰۰: باب الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَ تَقْدِيْمِ أَهَمِّ

باب: جہاد میں جلد جانے اور دو متعارض کاموں

الْاَمْرَیْنِ الْمُتَعَارِضَیْنِ

میں سے اہم کام کو پہلے کرنے کا بیان

(۴۶۰۲)وَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ الضُّبَعِیُّ حَدَّثَنَا جُوَیْرِیَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ نَادٰی فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْاَحْزَابِ اَنْ لَا یُصَلِّیَنَّ اَحَدٌ الظُّهْرَ اِلَّا فِیْ بَنِیْ قُرَیْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا دُوْنَ بَنِیْ قُرَیْظَةَ وَ قَالَ آخَرُوْنَ لَا نُصَلِّیْ اِلَّا حَیْثُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِیْقَیْنِ۔

(۴۶۰۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پکارا جس وقت کہ ہم غزوۂ احزاب سے واپس لوٹے کہ بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے کوئی ظہر کی نماز نہ پڑھے تو کچھ لوگوں نے وقت کے فوت ہونے کے ڈر سے بنو قریظہ میں پہنچنے سے پہلے نماز پڑھ لی اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم نماز نہیں پڑھیں گے سوائے اس جگہ کہ جہاں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا اگرچہ نماز کا وقت فوت ہو جائے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ نے دونوں فریقوں میں سے کسی کی ملامت نہیں کی۔

۸۰۱: باب رَدِّ الْمُهَاجِرِیْنَ اِلَی الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ مِّنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ حِیْنَ اسْتَغْنَوْا عَنْهَا بِالْفُتُوْحِ

باب: مہاجرین کا فتوحات سے غنی ہو جانے کے بعد انصار کے عطیات درخت، پھل وغیرہ اُنہیں لوٹانے کے بیان میں

(۴۶۰۳)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ مِنْ مَّكَّةَ الْمَدِیْنَةَ قَدِمُوْا وَلَیْسَ بِاَیْدِیْهِمْ شَیْءٌ وَكَانَ الْاَنْصَارُ اَهْلَ الْاَرْضِ وَالْعَقَارِ فَقَاسَمَهُمُ الْاَنْصَارُ عَلٰی اَنْ اَعْطَوْهُمْ اَنْصَافَ ثِمَارِ اَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ وَ یَكْفُوْنَهُمُ الْعَمَلَ وَالْمُؤْنَةَ وَ كَانَتْ اُمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهِیَ تُدْعٰی اُمَّ سُلَیْمٍ وَ كَانَتْ اُمَّ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ كَانَ اَخًا لِاَنَسٍ لِاُمِّهٖ وَ كَانَتْ اَعْطَتْ اُمُّ اَنَسٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِذَاقًا لَهَا فَاَعْطَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُمَّ اَیْمَنَ مَوْلَاتَهُ اُمَّ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا فَرَغَ مِنْ قِتَالِ

(۴۶۰۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مہاجرین مکہ سے مدینہ آئے تھے تو ان کے قبضہ میں کوئی چیز نہ تھی اور انصار زمین و جائیداد والے تھے تو انصار نے اس (شرط پر) زمینیں اُن کے سپرد کر دیں کہ وہ ہر سال پیداوار کا نصف انہیں دیا کریں گے اور ان کی جگہ محنت اور مزدوری کریں گے اور اُمّ انس بن مالک رضی اللہ عنہا جسے امّ سلیم کہا جاتا تھا۔ جو عبداللہ بن ابی طلحہ کی والدہ بھی تھیں اور (عبداللہ) حضرت انس کی ماں کی طرف بھائی تھے۔ امّ انس رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کھجور کے درخت دے دیئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت اپنی آزاد کردہ باندی امّ ایمن جو اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں کو عطا کر دیئے۔ ابن شہاب نے کہا: مجھے انس بن مالک نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اہلِ خیبر کے ساتھ جہاد سے فارغ ہوئے اور مدینہ لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کے عطایا واپس کر دیئے جو ان کی

اَهْلِ خَيْبَرَ وَانْصَرَفَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ رَدَّ الْمُهَاجِرُوْنَ اِلَى الْاَنْصَارِ مَنَائِحَهُمُ الَّتِیْ كَانُوْا مَنَحُوْهُمْ مِنْ ثِمَارِهِمْ قَالَ فَرَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى اُمِّیْ عِذَاقَهَا وَاَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمَّ اَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَ كَانَ مِنْ شَاْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اُمِّ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهَا كَانَتْ وَصِيْفَةً لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ كَانَتْ مِنَ الْحَبَشَةِ فَلَمَّا وَلَدَتْ آمِنَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَمَا تُوُفِّیَ اَبُوْهُ فَكَانَتْ اُمُّ اَيْمَنَ تَحْضُنُهٗ حَتّٰى كَبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْتَقَهَا ثُمَّ اَنْكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تُوُفِّيَتْ بَعْدَ مَا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسَةِ اَشْهُرٍ۔

(۴۶۰۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِیُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى الْقَيْسِیُّ كُلُّهُمْ عَنِ الْمُعْتَمِرِ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ التَّيْمِیُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ رَجُلًا قَالَ حَامِدٌ وَ ابْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَجْعَلُ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّخَلَاتِ مِنْ اَرْضِهٖ حَتّٰى فُتِحَتْ عَلَيْهِ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ فَجَعَلَ بَعْدَ ذٰلِكَ يَرُدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ اَعْطَاهُ قَالَ اَنَسٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنَّ اَهْلِیْ اَمَرُوْنِیْ اَنْ آتِیَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهٗ مَا كَانَ اَهْلُهٗ اَعْطَوْهُ اَوْ بَعْضَهٗ وَ كَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَعْطَاهُ اُمَّ اَيْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَاَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِيْهِنَّ فَجَاءَتْ اُمُّ اَيْمَنَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَعَلَتِ الثَّوْبَ فِیْ عُنُقِیْ وَ قَالَتْ وَ اللّٰهِ لَا نُعْطِيْكَهُنَّ وَقَدْ اَعْطَانِيْهِنَّ فَقَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

طرف پھلوں کی شکل میں تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری والدہ کو ان کے کھجور کے درخت واپس کر دیئے اور امّ ایمن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جگہ اپنے باغ میں درخت عطا کر دیئے۔ ابن شہاب نے امّ ایمن کے حالات میں کہا کہ وہ اسامہ بن زید کی والدہ مُلک حبشہ کی رہنے والی حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی باندی تھیں۔ جب حضرت آمنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے والد کی وفات کے بعد جنم دیا تو امّ ایمن نے آپ کی پرورش کی تھی۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے ہو کر انہیں آزاد کر دیا۔ پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کا نکاح کر دیا پھر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے پانچ ماہ بعد وفات پا گئیں۔

(۴۶۰۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ اپنی زمین میں سے باغات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو بنو قریظہ و بنو نضیر پر فتح دی گئی تو آپ نے وہ درخت اُنہیں واپس کرنا شروع کر دیئے جنہوں نے آپ کو دیئے تھے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے گھر والوں نے کہا کہ میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے اپنے اہل وعیال کے عطا کردہ (درختوں) کے بارے میں سوال کروں کہ وہ سارے یا ان میں سے کچھ آپ واپس کر دیں اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ درخت امّ ایمن کو عطا کر رکھے تھے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے وہ درخت مجھے عطا کر دیئے اور امّ ایمن آئیں اور انہوں نے میری گردن میں کپڑا ڈالنا شروع کر دیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں وہ درخت تمہیں نہیں دوں گی جو مجھے دیئے گئے تھے۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے امّ ایمن اسے چھوڑ دے اور تیرے لیے اتنے اتنے درخت ہیں۔ انہوں نے کہا: ہرگز نہیں۔ اُس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ أَيْمَنَ اتْرُكِيهِ وَلَكِ كَذَا وَ كَذَا وَ تَقُولُ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَجَعَلَ يَقُولُ كَذَا حَتّٰى أَعْطَاهَا عَشَرَةَ أَمْثَالِهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشَرَةِ أَمْثَالِهِ۔

معبود نہیں اور آپ فرماتے تجھے تیرے لیے اتنے' اتنے۔ یہاں تک کہ اُسے ان درختوں سے دس گنا یا دس گناہ کے قریب عطا کر دیئے۔

۸۰۲: باب جَوَازِ الْأَكْلِ مِنْ طَعَامِ الْغَنِيمَةِ فِي دَارِ الْحَرْبِ

باب: دارالحرب میں مالِ غنیمت کے کھانے کے جواز کے بیان میں

(۴۶۰۵) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ الْمُغِيرَةِ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ جِرَابًا مِنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ قَالَ فَالْتَزَمْتُهُ فَقُلْتُ لَا أُعْطِي الْيَوْمَ أَحَدًا مِنْ هٰذَا شَيْئًا قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَبَسِّمًا۔

(۴۶۰۵) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن مجھے چربی کی ایک تھیلی ملی تو میں نے اسے سنبھال لیا اور میں نے کہا کہ میں آج کے دن اس میں سے کسی کو کچھ نہیں دوں گا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیچھے کی طرف مڑ کر دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے۔

(۴۶۰۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رُمِيَ إِلَيْنَا جِرَابٌ فِيهِ طَعَامٌ وَ شَحْمٌ يَوْمَ خَيْبَرَ فَوَثَبْتُ لِآخُذَهُ قَالَ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ جِرَابٌ مِنْ شَحْمٍ وَلَمْ يَذْكُرِ الطَّعَامَ۔

(۴۶۰۶) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خیبر کے دن ہماری طرف ایک تھیلی پھینکی گئی جس میں کھانا اور چربی تھی۔ میں اسے اُٹھانے کے لیے دوڑا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں پیچھے کی طرف متوجہ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (موجود) تھے تو مجھے (اپنی اس حرکت سے) شرم محسوس ہوئی۔ شعبہ نے ان سندوں کے ساتھ بیان کیا سوائے اس کے کہ اس روایت میں تھیلی میں چربی کا ذکر ہے اور طعام (کھانے) کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں علماء کرام وفقہاء عظام کا اس بات پر اجماع ہے کہ جنگ کے دوران مسلمان جب تک دارالحرب میں رہیں اُن کے لیے اپنی حاجت ضروریہ کی تعداد کے برابر غنیمت کے مال میں سے کھا لینا جائز ہے۔ حاکم وقت کی اجازت ضروری نہیں لیکن فروخت کرنے کی اجازت نہیں۔

۸۰۳: باب كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلٰى هِرَقْلَ يَدْعُوهُ إِلَى الْإِسْلَامِ

باب: نبی کریم ﷺ کا ہرقل کی طرف اسلام کی دعوت کے لیے مکتوب کے بیان میں

(۴۶۰۷) حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ

(۴۶۰۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ نے اسے روبرو خبر دی کہ میں اپنے اور رسول اللہ ﷺ

لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ وَ ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَبَا سُفْيَانَ اَخْبَرَهُ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيْهِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَتْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَبَيْنَا اَنَا بِالشَّامِ اِذْ جِيْءَ بِكِتَابٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى هِرَقْلَ (يَعْنِي عَظِيْمَ الرُّوْمِ) قَالَ وَ كَانَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ جَاءَ بِهٖ فَدَفَعَهُ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى فَدَفَعَهُ عَظِيْمُ بُصْرٰى اِلٰى هِرَقْلَ فَقَالَ هِرَقْلُ هَلْ هٰهُنَا اَحَدٌ مِنْ قَوْمِ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَدُعِيْتُ فِيْ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَدَخَلْنَا عَلٰى هِرَقْلَ فَاَجْلَسَنَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ اَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ اَنَا فَاَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَجْلَسُوْا اَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهٖ فَقَالَ لَهٗ قُلْ لَهُمْ اِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ فَاِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ فَقَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ اَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهٗ اَشْرَافُ النَّاسِ اَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ اَيَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهٗ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ اِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَ بَيْنَهٗ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَ

کے درمیان مدتِ معاہدہ کے دوران شام کی طرف چلا۔ہم شام میں قیام پذیر تھے کہ اسی دوران بادشاہ روم ہرقل کی طرف رسول اللہ ﷺ کا خط لایا گیا جسے حضرت دِحیہ کلبی رضی اللہ عنہ لائے تھے۔ پس انہوں نے یہ بصریٰ کے گورنر کے سپرد کیا اور بصریٰ کے گورنر نے وہ خط ہرقل کو پیش کیا تو ہرقل نے کہا: کیا یہاں کوئی آدمی اُس (ﷺ) کی قوم کا آیا ہوا ہے جس نے دعویٰ کیا ہے کہ وہ نبی ہے۔لوگوں نے کہا: جی ہاں! چنانچہ مجھے قریش کے چند آدمیوں کے ساتھ بلایا گیا۔ ہم ہرقل کے پاس پہنچے تو اُس نے ہمیں اپنے سامنے بٹھایا پھر کہا: تم میں کون نسب کے اعتبار سے اُس آدمی کے قریب ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ نبی ہے؟ ابوسفیان کہتے ہیں میں نے کہا: میں ہوں۔تو اُس نے مجھے اپنے سامنے اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھا دیا۔پھر اپنے ترجمان کو بلایا۔ پھر اُس سے کہا: ان سے کہو میں اس آدمی کے بارے میں پوچھنے والا ہوں جس کا گمان ہے کہ وہ نبی ہے۔پس اگر یہ مجھ سے جھوٹ بولے تو تم اس کی تکذیب کرنا۔ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ یہ مجھے جھوٹا کہیں گے تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ہرقل نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے پوچھو کہ اُس کا خاندان تم میں کیسا ہے؟ میں نے کہا: وہ ہم میں نہایت شریف النسب ہے۔کیا اُس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ بھی تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: کیا تم اسے اس بات کا دعویٰ کرنے سے پہلے جھوٹ سے متہم کرتے تھے؟ میں نے کہا: نہیں۔ ہرقل نے کہا: اس کی اتباع کرنے والے بڑے بڑے لوگ ہیں یا کمزور وغریب؟ میں نے کہا: بلکہ وہ کمزور لوگ ہیں۔اُس نے کہا: وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں بلکہ وہ بڑھ رہے ہیں۔اُس نے کہا: کیا ان میں سے کوئی اپنے دین سے اُس کے دین میں داخل ہونے کے بعد آپ سے ناراضگی کی وجہ سے پھر بھی گیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے کہا: کیا تم نے اس سے کوئی جنگ بھی کی؟ میں نے کہا: جی

نُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَ نَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِي مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهِ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو حَسَبٍ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي أَحْسَابِ قَوْمِهَا وَ سَأَلْتُ هَلْ كَانَ فِي آبَائِهِ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ آبَائِهِ وَ سَأَلْتُكَ عَنْ أَتْبَاعِهِ أَضُعَفَاؤُهُمْ أَمْ أَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَهُ سَخْطَةً لَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا وَ كَذٰلِكَ الْإِيمَانُ إِذَا خَالَطَ بَشَاشَةَ الْقُلُوبِ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ يَزِيدُونَ أَوْ يَنْقُصُونَ فَزَعَمْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَ كَذٰلِكَ الْإِيمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوهُ فَزَعَمْتَ أَنَّكُمْ قَدْ قَاتَلْتُمُوهُ فَتَكُونُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَ تَنَالُونَ مِنْهُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُونُ لَهُمُ الْعَاقِبَةُ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ أَنَّهُ لَا يَغْدِرُ وَ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَ سَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ فَزَعَمْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ أَحَدٌ قَبْلَهُ قُلْتُ رَجُلٌ ائْتَمَّ بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ قَالَ ثُمَّ قَالَ بِمَ يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكٰوةِ وَالصِّلَةِ وَالْعَفَافِ قَالَ إِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ فِيهِ حَقًّا فَإِنَّهُ نَبِيٌّ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ

ہاں۔ ہرقل نے کہا: اس سے تمہاری جنگ کا کیا نتیجہ رہا؟ میں نے کہا: جنگ ہمارے اور ان کے درمیان ایک ڈول رہی۔ کبھی انہوں نے ہم سے کھینچ اور کبھی ہم نے اُن سے کھینچ لیا۔ (کبھی وہ غالب اور کبھی ہم) اُس نے کہا: کیا وہ معاہدہ کی خلاف ورزی بھی کرتا ہے؟ میں نے کہا: نہیں اور ہم اُس سے ایک معاہدہ میں ہیں' ہم نہیں جانتے وہ اس بارے میں کیا کرنے والے ہیں۔ ابوسفیان ؓ کہنے لگے: اللہ کی قسم! اُس نے مجھے اس ایک کلمہ کے سوا کوئی بات اپنی طرف سے شامل کرنے کی گنجائش ہی نہیں دی۔ ہرقل نے کہا: کیا اُس سے پہلے کسی اور نے بھی اُس کے خاندان سے اس بات کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ اُس نے اپنے ترجمان سے کہا: اس سے کہو میں نے تجھ سے اس کے خاندان کے بارے میں پوچھا اور تیرا گمان ہے کہ وہ تم میں سے اچھے خاندان والا ہے اور رسولوں کو اسی طرح اپنی قوم کے اچھے خاندانوں سے بھیجا جاتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ گزرا ہے اور تیرا خیال ہے کہ نہیں۔ تو میں کہتا ہوں اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوتا تو میں کہتا کہ وہ ایسا آدمی ہے جو اپنے آباؤ اجداد کی بادشاہت کا طالب ہے اور میں نے تجھ سے اس کی پیروی کرنے والوں کے بارے میں پوچھا۔ کیا وہ ضعیف طبقہ کے لوگ ہیں یا بڑے آدمی ہیں؟ تو نے کہا بلکہ وہ کمزور ہیں اور یہی لوگ رسولوں کے پیروکار ہوتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا تم اسے اس دعویٰ سے قبل جھوٹ سے بھی متہم کرتے تھے؟ اور تو نے کہا نہیں۔ تو میں نے پہچان لیا جو لوگوں پر جھوٹ نہیں باندھتا وہ اللہ پر جھوٹ باندھنے کا ارتکاب کیسے کر سکتا ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا ان لوگوں میں سے کوئی دین میں داخل ہونے کے بعد ان سے ناراضگی کی وجہ سے پھر بھی گیا ہے؟ تو نے کہا: نہیں اور اسی طرح ایمان کی حلاوت ہوتی ہے جب دِل اس سے لطف اندوز ہو جائیں اور میں نے تجھ سے پوچھا کیا وہ بڑھ رہے ہیں یا کم ہو رہے ہیں؟ تو نے کہا کہ وہ

وَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّهُ اَنَّهُ مِنْكُمْ وَلَوْ اَنِّي اَعْلَمُ اَنِّي اَخْلُصُ اِلَيْهِ لَاَحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَ لَيَبْلُغَنَّ مُلْكُهُ مَا تَحْتَ قَدَمَيَّقَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتٰبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَهُ فَاِذَا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْاِسْلَامِ اَسْلِمْ تَسْلَمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّ عَلَيْكَ اِثْمَ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ ﴿يٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ [آل عمران:٦٤] فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتٰبِ ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِنْدَهُ وَ كَثُرَ اللَّغَطُ وَاَمَرَ بِنَا فَاُخْرِجْنَا قَالَ فَقُلْتُ لِاَصْحَابِيْ حِيْنَ خَرَجْنَا لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنِ اَبِيْ كَبْشَةَ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) اِنَّهُ لَيَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْاَصْفَرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا بِاَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى اَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْاِسْلَامَ۔

بڑھ رہے ہیں۔تو حقیقت میں ایمان کے درجہ تکمیل تک پہنچنے میں یہی کیفیت ہوتی ہے۔ میں نے تجھ سے پوچھا: کیا تم نے اس سے کوئی جنگ بھی کی؟ اور تو نے کہا: ہم اس سے جنگ کر چکے ہیں اور جنگ تمہارے اور اس کے درمیان ڈول کی طرح ہے کبھی وہ تم پر غالب اور کبھی تم اس پر غالب رہے اور رسولوں کو اسی طرح مبتلا رکھا جاتا ہے پھر آخر کار انجام فتح انہی کی ہوتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا اُس نے معاہدہ کی خلاف ورزی بھی کی؟ تو نے کہا: نہیں اور رُسل ﷺ اسی طرح عہد شکنی نہیں کرتے اور میں نے تجھ سے پوچھا: کیا یہ دعویٰ (نبوت) اس سے پہلے بھی (اُس کے خاندان سے) کسی نے کیا؟ تم نے کہا: نہیں۔تو میں کہتا ہوں اگر یہ دعویٰ اس سے پہلے کیا جاتا ہوتا تو کہتا کہ یہ ایسا آدمی ہے جو اپنے سے پہلے کیے گئے دعویٰ کی تکمیل کر رہا ہے۔ابوسفیان نے کہا: پھر ہرقل نے کہا: وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا: وہ ہمیں نماز' زکوٰۃ' صلہ رحمی اور پاک دامنی کا حکم دیتے ہیں۔ ہرقل نے کہا: جو کچھ تم کہہ رہے ہو اگر یہ سچ ہے تو وہ واقعتاً نبی ہے۔اُس نے کہا: میں جانتا تھا کہ اس کا ظہور ہونے والا ہے لیکن یہ گمان نہ تھا کہ اس کا ظہور تم میں سے ہوگا اور اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان کی ملاقات کو پسند کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو میں اُن کے پاؤں مبارک دھوتا اور ان کی بادشاہت ضرور بالضرور میرے قدموں کے نیچے (میری بادشاہت تک) پہنچ جائے گی۔ پھر اُس نے رسول اللہ ﷺ کا خط مبارک منگوا کر پڑھا تو اس میں یہ (لکھا ہوا) تھا۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اللہ کے رسول محمد ﷺ کی طرف سے (یہ خط) بادشاہ روم ہرقل کی طرف۔اُس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کا اتباع کیا۔امابعد! میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں' اسلام قبول کرلو' سلامت رہو گے اور اسلام قبول کر لے اللہ تجھے دوہرا ثواب عطا کرے گا اور اگر تم نے اعراض کیا تو رعایا کا گناہ بھی تجھ پر ہوگا اور اے اہلِ کتاب! آؤ اُس بات کی طرف جو تمہارے اور ہمارے درمیان برابر (اتفاقی) ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں گے اور نہ ہمارے بعض دوسرے بعض کو اللہ کے سوا ربّ بنائیں گے۔پس اگر وہ اعراض کریں تو تم کہہ دو گواہ ہو جاؤ کہ ہم مسلمان ہیں۔جب (ہرقل) خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو اُس کے سامنے چیخ و پکار ہونے لگی اور بکثرت آوازیں آنا شروع ہو گئیں اور اُس نے ہمیں باہر لے جانے کا حکم دیا۔میں نے اپنے ساتھیوں سے اُس وقت کہا جب کہ ہمیں نکالا گیا کہ اب تو ابن ابی کبشہ (رسول اللہ ﷺ) کی بات بہت بڑھ گئی ہے کہ اس سے تو شاہ روم بھی خوف کرتا ہے اور اسی وقت سے مجھے ہمیشہ

یہ یقین رہا کہ رسول اللہ ﷺ عنقریب غالب ہوں گے حتیٰ کہ ربّ العزت نے (اپنی رحمت) سے مجھے اسلام میں داخل کر دیا۔

(۴۶۰۸) حَدَّثَنَاه حَسَنٌ الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ وَهُوَ ابْنُ اِبْرَاهِيمَ ابْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ وَ كَانَ قَيْصَرُ لَمَّا كَشَفَ اللّٰهُ عَنْهُ جُنُوْدَ فَارِسَ مَشٰى مِنْ حِمْصَ اِلٰى اِيْلِيَاءَ شُكْرًا لِمَا اَبْلَاهُ اللّٰهُ وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ و رَسُوْلِهِ وَ قَالَ اِثْمَ الْيَرِيْسِيِّيْنَ وَ قَالَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ۔

(۴۶۰۸) حضرت ابن شہاب سے ان سندوں کے ساتھ روایت ہے اور اس حدیث میں یہ زائد ہے کہ قیصر نے جب فارس کے لشکر کو شکست دی تو وہ حمص سے ایلیاء (یعنی بیت المقدس) کی طرف چلا تا کہ وہ اس آزمائش میں کامیاب ہونے پر اللہ کا ذکر ادا کرے۔

۸۰۴: باب كُتُبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى مُلُوْكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوْهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ

باب: نبی ﷺ کے لکھے گئے کافر بادشاہوں کی طرف (خطوط) اور اُنہیں اسلام کی طرف بلانے کے بیان میں

(۴۶۰۹) حَدَّثَنِي يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَ اِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِيِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ (تَعَالٰى) وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

(۴۶۰۹) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کسریٰ اور قیصر کی طرف اور نجاشی اور ہر (کافر) حاکم کی طرف خط لکھا جس میں اُن کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دی گئی (اسلام کی دعوت دی گئی) اور نجاشی یہ وہ نہیں ہے کہ جس پر نبی ﷺ نے نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

(۴۶۱۰) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّزِّيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَقُلْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

(۴۶۱۰) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔ اس حدیث میں یہ نہیں کہا کہ یہ نجاشی وہ نہیں ہے کہ جس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

(۴۶۱۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِيْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ۔

(۴۶۱۱) اسی طرح دوسری سند سے جو روایت ہے اس میں بھی یہ الفاظ مذکور نہیں کہ یہ نجاشی وہ نہیں کہ جس پر نبی ﷺ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۸۰۵: باب غَزْوَةِ حُنَيْنٍ

باب: غزوۂ حنین کے بیان میں

(۴۶۱۲) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ

(۴۶۱۲) حضرت کثیر بن عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے

شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي كَثِيرُ ابْنُ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قَالَ عَبَّاسٌ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَزِمْتُ اَنَا وَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ نُفَارِقْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ بَيْضَاءَ اَهْدَاهَا لَهُ فَرْوَةُ بْنُ نُفَاثَةَ الْجُذَامِيُّ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُوْنَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُوْنَ مُدْبِرِيْنَ فَطَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ قَالَ عَبَّاسٌ وَاَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَكُفُّهَا اِرَادَةَ اَنْ لَا تُسْرِعَ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیْ عَبَّاسُ نَادِ اَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَ كَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِاَعْلٰى صَوْتِي اَيْنَ اَصْحَابُ السَّمُرَةِ قَالَ فَوَ اللّٰهِ لَكَاَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِيْنَ سَمِعُوْا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلٰى اَوْلَادِهَا فَقَالُوْا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْاَنْصَارِ يَقُوْلُوْنَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلٰى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ (فَقَالُوا يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ يَا بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ) فَنَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا اِلٰى قِتَالِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا حِيْنَ حَمِيَ الْوَطِيْسُ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصَيَاتٍ فَرَمٰى بِهِنَّ وُجُوْهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوْا وَ رَبِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَذَهَبْتُ اَنْظُرُ فَاِذَا الْقِتَالُ عَلٰى هَيْئَتِهِ فِيْمَا اَرٰی قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ اَرٰی حَدَّهُمْ كَلِيْلًا وَاَمْرَهُمْ مُدْبِرًا۔

ساتھ (غزوہ) حنین کے دن موجود تھا میں اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب ساتھ ساتھ رہے اور رسول اللہ ﷺ سے بالکل علیحدہ نہیں ہوئے اور رسول اللہ ﷺ سفید رنگ کے خچر پر سوار تھے۔ وہ خچر آپ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کیا تھا۔ تو جب مسلمانوں اور کافروں کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے اور رسول اللہ ﷺ کافروں کی طرف اپنے خچر کو دوڑا رہے تھے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے خچر کی لگام کو پکڑا اسے تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور ابوسفیان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی رکاب پکڑے ہوئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عباس! اصحابِ سمرہ کو بلاؤ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بلند آواز آدمی تھے۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) میں نے اپنی پوری آواز سے پکارا کہ اصحابِ سمرہ کہاں ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اللہ کی قسم! جس وقت انہوں نے یہ آواز سنی تو وہ اس طرح پلٹے جس طرح کہ گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے۔ وہ لوگ یا لبیک یا لبیک کہتے ہوئے آئے اور انہوں نے کافروں سے جنگ شروع کر دی اور انہوں نے انصار کو بھی بلایا اور کہنے لگے: اے انصار کی جماعت! پھر انہوں نے بنو حارث بن خزرج کو بلایا اور کہا: اے بنی حارث بن خزرج! اے بنو حارث بن خزرج! تو رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار اُن کی طرف ان کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تنور گرم ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے چند کنکریاں اُٹھائیں اور انہیں کافروں کے چہروں کی طرف پھینکا۔ پھر فرمایا: محمد (ﷺ) کے رب کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ جنگ بڑی تیزی کے ساتھ جاری تھی میں اس طرح دیکھ رہا تھا کہ آپ نے اچانک کنکریاں پھینکیں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں' اللہ کی قسم! میں نے دیکھا کہ اُن کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پشت پھیر کر بھاگنے لگے۔

(۴۶۱۳)وَ حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ جَمِيْعًا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَرْوَةُ بْنُ نُعَامَةَ الْجُذَامِيُّ وَ قَالَ انْهَزَمُوْا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ انْهَزَمُوْا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ حَتّٰى هَزَمَهُمُ اللّٰهُ قَالَ وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْكُضُ خَلْفَهُمْ عَلٰى بَغْلَتِهٖ۔

(۴۶۱۳) حضرت زہری سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح یہ حدیث نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں ہے فروہ بن لغامہ جذامی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ربّ کعبہ کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ ربّ کعبہ کی قسم! یہ شکست کھا گئے اور حدیث میں یہ زائد ہے کہ یہاں تک کہ اللہ نے اُن کو شکست دے دی اور گویا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ ان کے پیچھے اپنے خچر کو بھگا رہے ہیں۔

(۴۶۱۴)وَ حَدَّثَنَاهُ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ كَثِيْرُ بْنُ الْعَبَّاسِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ يُوْنُسَ وَ حَدِيْثَ مَعْمَرٍ اَكْثَرُ مِنْهُ وَاَتَمُّ۔

(۴۶۱۴) حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے خبر دیتے ہیں کہ میں (غزوۂ) حنین کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ پھر آگے مذکورہ حدیث کی طرح حدیث نقل کی۔

(۴۶۱۵)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا اَبَا عُمَارَةَ اَفَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَ اللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ اَصْحَابِهٖ وَاَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ عَلَيْهِمْ سِلَاحٌ اَوْ كَثِيْرُ سِلَاحٍ فَلَقُوْا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ جَمْعُ هَوَازِنَ وَ بَنِيْ نَصْرٍ فَرَشَقُوْهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُوْنَ يُخْطِئُوْنَ فَاَقْبَلُوْا هُنَالِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُوْدُ بِهٖ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ قَالَ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

ثُمَّ صَفَّهُمْ۔

(۴۶۱۵) حضرت ابواسحق سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعمارہ! کیا تم حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں! اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹھ نہیں پھیری بلکہ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے چند نوجوان جلد باز اور بغیر ہتھیار میدان میں نکل آئے اور انہوں نے ایسے تیر اندازوں سے مقابلہ کیا جو ہوازن اور بنونضیر کے ایسے نوجوان تھے جن کا تیر خطا نہ ہوتا تھا۔ انہوں نے اس انداز میں تیراندازی کی کہ اُن کا کوئی تیر خطا نہ گیا۔ پھر یہ نوجوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف متوجہ ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور ابوسفیان بن حارث بن عبدالمطلب اُس کی لگام تھامے ہوئے تھے (یہ حالت دیکھ کر) آپ اُترے اور اللہ سے مدد طلب کی اور ارشاد فرمایا:

میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مسلمانوں کی) صف بندی کی۔

(۴۶۱۶)حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا

(۴۶۱۶) حضرت اسحق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت براء کے

عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَكُنْتُمْ وَلَّيْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ اَشْهَدُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَا وَلّٰى وَلٰكِنَّهٗ انْطَلَقَ اَخِفَّاءُ مِنَ النَّاسِ وَ حُسَّرٌ اِلٰى هٰذَا الْحَيِّ مِنْ هَوَازِنَ وَهُمْ قَوْمٌ رُمَاةٌ فَرَمَوْهُمْ بِرِشْقٍ مِنْ نَبْلٍ كَاَنَّهَا رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَانْكَشَفُوْا فَاَقْبَلَ الْقَوْمُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْدُ بِهٖ بَغْلَتَهٗ فَنَزَلَ وَ دَعَا وَاسْتَنْصَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

اَللّٰهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ قَالَ الْبَرَاءُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ كُنَّا وَ اللّٰهِ اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ نَتَّقِيْ بِهٖ وَاِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِيْ يُحَاذِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاس ایک آدمی نے آ کر کہا: اے ابوعمارہ! کیا تم غزوۂ حنین کے دن بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کی اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیٹھ نہ پھیری بلکہ لوگوں میں سے چند کمزور اور نہتے نوجوان بنو ہوازن کے اس قبیلہ کی طرف بڑھے اور وہ تیرانداز قوم تھی۔ پس انہوں نے تیروں کی اس طرح بوچھاڑ کر دی جیسے ٹڈی دَل ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم منتشر ہو گئے۔ تو یہ قوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھنے لگی۔ اُس وقت ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کی لگام تھامے ہوئے تھے۔ آپ اُترے دُعا مانگی اور (اللہ عزوجل سے) مدد طلب کی اور آپ فرماتے تھے۔

میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں

اے اللہ! اپنی مدد نازل فرما۔ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم جنگ کی شدت میں اپنے آپ کو آپ ﷺ کی پناہ میں بچاتے تھے اور ہم میں سے بہادر آپ ﷺ کے ساتھ یعنی نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہتا۔

(۴۶۱۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ هَلْ فَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَالَ الْبَرَاءُ وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ وَ كَانَتْ هَوَازِنُ يَوْمَئِذٍ رُمَاةً وَّاِنَّا لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمُ انْكَشَفُوْا فَاَكْبَبْنَا عَلَى الْغَنَائِمِ فَاسْتَقْبَلُوْنَا بِالسِّهَامِ وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَاِنَّ اَبَا سُفْيَانَ بْنَ الْحَارِثِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَهُوَ يَقُوْلُ:

اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ

اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

(۴۶۱۷) حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ سے سنا اور ان سے (قبیلہ) قیس کے ایک آدمی نے پوچھا: کیا تم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس سے بھاگ گئے تھے؟ براء رضی اللہ عنہ نے کہا: لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے اور ان دنوں ہوازن تیرانداز تھے۔ جب ہم نے اُن پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے۔ ہم مالِ غنیمت پر ٹوٹ پڑے اور انہوں نے تیروں سے ہمارا مقابلہ کیا اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سفید خچر پر سوار دیکھا اور ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپ فرما رہے تھے

میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے

میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

(۴۶۱۸) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

(۴۶۱۸) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے

الْمُثَنّٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عُمَارَةَ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ وَهُوَ اَقَلُّ مِنْ حَدِيْثِهِمْ وَهٰؤُلَاءِ اَتَمُّ حَدِيْثًا۔

ایک آدمی نے کہا: اے ابوعمارہ! باقی حدیث مبارکہ اسی طرح ہے۔

(۴۶۱۹) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُوْنُسَ الْحَنَفِىُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِىْ اِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ هُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَلَمَّا وَاجَهْنَا الْعَدُوَّ تَقَدَّمْتُ فَاَعْلُوْ ثَنِيَّةً فَاسْتَقْبَلَنِىْ رَجُلٌ مِنَ الْعَدُوِّ فَاَرْمِيْهِ بِسَهْمٍ فَتَوَارٰى عَنِّىْ فَمَا دَرَيْتُ مَا صَنَعَ وَ نَظَرْتُ اِلَى الْقَوْمِ فَاِذَا هُمْ قَدْ طَلَعُوا مِنْ ثَنِيَّةٍ اُخْرٰى فَالْتَقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَلّٰى صَحَابَةُ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَرْجِعُ مُنْهَزِمًا وَ عَلَىَّ بُرْدَتَانِ مُتَّزِرًا بِاِحْدَاهُمَا مُرْتَدِيًا بِالْاُخْرٰى فَاسْتَطْلَقَ اِزَارِىْ فَجَمَعْتُهُمَا جَمِيْعًا وَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْهَزِمًا وَهُوَ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ رَاٰى ابْنُ الْاَكْوَعِ فَزَعًا فَلَمَّا غَشُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْاَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهٖ وُجُوْهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ اِنْسَانًا اِلَّا مَلَاَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذٰلِكَ وَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

(۴۶۱۹) حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے میرے والد نے حدیث بیان کی کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں شرکت کی۔ جب ہمارا دُشمن سے مقابلہ ہوا تو میں آگے بڑھ کر ایک گھاٹی پر چڑھ گیا۔ سامنے سے دُشمن کا ایک آدمی آیا۔ میں نے اُسے تیر مارا تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نہ جان سکا کہ اُس نے کیا کیا ہے۔ میں نے (دشمن) قوم کو دیکھا تو وہ دوسری گھاٹی سے چڑھ رہے تھے۔ ان کا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پشت پھیری اور میں بھی شکست کھا کر لوٹا اور مجھ پر دو چادریں تھیں۔ ایک کو میں نے باندھا ہوا تھا اور دوسری کو اوڑھا ہوا تھا۔ میری تہبند کھل گئی تو میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے شکست خوردہ لوٹا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے شہباء خچر پر سوار تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن اکوع نے گھبرائے ہوئے دیکھا ہے۔ جب رسول اللہ کو (دشمنوں نے) گھیر لیا تو آپ خچر سے اُترے پھر زمین سے ایک مٹھی مٹی کی بھری اور دشمن کے چہروں کی طرف پھینکتے ہوئے فرمایا: چہرے بُرے ہو گئے۔ اللہ نے ان میں سے ہر انسان کی آنکھوں کو اُس مٹھی کی مٹی سے بھر دیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ گئے۔ پس اللہ رب العزت نے اُنہیں شکست سے دوچار کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا مالِ غنیمت مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

۸۰۶: باب غَزْوَةِ الطَّائِفِ

باب: غزوۂ طائف کے بیان میں

(۴۶۲۰) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ زُهَيْرٌ

(۴۶۲۰) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والوں کا محاصرہ کیا لیکن کامیابی حاصل

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ الشَّاعِرِ الْأَعْمٰى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَاصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَافِلُوْنَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَصْحَابُهُ نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اغْدُوْا عَلَى الْقِتَالِ فَغَدَوْا عَلَيْهِ فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا قَافِلُوْنَ غَدًا قَالَ فَأَعْجَبَهُمْ ذٰلِكَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

نہ ہو سکی تو فرمایا: ہم ان شاء اللہ لوٹ جائیں گے۔ آپ کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ہم بغیر فتح کے لوٹیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنہیں فرمایا: تم کل صبح (ان سے) جنگ کرنا۔ چنانچہ (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے) صبح ان پر حملہ کر دیا اور زخمی ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: ہم کل صبح واپس چلے جائیں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس بات کو پسند کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے۔

٨٠٧: باب غَزْوَةِ بَدْرٍ

(٤٦٢١) حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَاوَرَ حِيْنَ بَلَغَهُ إِقْبَالُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِيَّانَا تُرِيْدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيْضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰى نَزَلُوْا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رَوَايَا قُرَيْشٍ وَفِيْهِمْ غُلَامٌ أَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ فَأَخَذُوْهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَسْأَلُوْنَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ فَيَقُوْلُ مَا لِي عِلْمٌ بِأَبِي سُفْيَانَ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْ جَهْلٍ وَ عُتْبَةُ وَ شَيْبَةُ وَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوْهُ فَقَالَ نَعَمْ أَنَا أُخْبِرُكُمْ هٰذَا أَبُوْ سُفْيَانَ فَإِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي سُفْيَانَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا أَبُوْ جَهْلٍ وَ عُتْبَةُ وَ شَيْبَةُ وَ أُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ فَإِذَا قَالَ هٰذَا أَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَ قَالَ

باب: غزوۂ بدر کے بیان میں

(٤٦٢١) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشورہ فرمایا جب ابوسفیان کے آنے کی خبر آپ کو پہنچی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو اس سے اعراض کیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی تو اس سے اعراض کیا پھر حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: آپ کی مراد ہم سے ہے۔ اے اللہ کے رسول! اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں سمندر میں گھوڑے دوڑانے کا حکم دیں تو ہم انہیں (سمندر میں) ڈال دیں گے۔ اگر آپ ہمیں ان کے سینے بَرْكِ الْغِمَادِ سے ٹکرا دینے کا حکم دیں تو ہم کر گزریں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بلایا اور چلے یہاں تک کہ مقام بدر پر جا کر اُترے اور ان پر قریش کے پانی پلانے والے گزرے اور ان میں بنوحجاج کا سیاہ فام غلام بھی تھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُسے پکڑ لیا اور رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھنے لگے۔ تو اُس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں معلوم نہیں لیکن ابوجہل، عتبہ، شیبہ، امیہ بن خلف یہ سامنے ہیں۔ جب اُس نے یہ کہا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُسے مارا تو اُس نے کہا: ہاں! میں تمہیں ابوسفیان کی خبر دیتا ہوں کہ ابوسفیان یہ ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُسے چھوڑ دیا پھر پوچھا تو اُس نے کہا: مجھے ابوسفیان کے بارے میں

وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَكُمْ وَ تَتْرُكُوْهُ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَ یَضَعُ یَدَهٗ عَلَی الْاَرْضِ هَاهُنَا وَ هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

معلوم نہیں بلکہ ابو جہل' عتبہ' شیبہ اور امیہ بن خلف یہاں لوگوں میں ہیں۔ اُس نے جب یہ کہا تو صحابہ ؓ نے اسے پھر مارا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب نبی ﷺ نے یہ کیفیت دیکھی تو نماز سے فارغ ہونے کے بعد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ جب یہ سچ کہتا ہے تو تم اُسے مارتے ہو اور جب تم سے جھوٹ کہتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ فلاں (کافر) کی قتل گاہ ہے اور رسول اللہ ﷺ زمین پر اس' اس جگہ اپنا ہاتھ مبارک رکھتے تھے۔ انس ؓ کہتے ہیں ان میں سے کوئی بھی (کافر) رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے اِدھر اُدھر متجاوز نہ ہوا۔ (عین اُسی جگہ جہنم رسید ہوا)۔

۸۰۸: باب فَتْحِ مَكَّةَ

باب: فتح مکہ کے بیان میں

(۴۶۲۲)حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ الْمُغِیْرَةِ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ وَفَدَتْ وُفُوْدٌ اِلٰی مُعَاوِیَةَ وَ ذٰلِكَ فِیْ رَمَضَانَ فَكَانَ یَصْنَعُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ الطَّعَامَ وَ كَانَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مِمَّا یُكْثِرُ اَنْ یَدْعُوْنَا اِلٰی رَحْلِهٖ فَقُلْتُ اَلَا اَصْنَعُ طَعَامًا فَاَدْعُوْهُمْ اِلٰی رَحْلِیْ فَاَمَرْتُ بِطَعَامٍ یُصْنَعُ ثُمَّ لَقِیْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ مِنَ الْعَشِیِّ فَقُلْتُ الدَّعْوَةُ عِنْدِی اللَّیْلَةَ فَقَالَ سَبَقْتَنِیْ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ اَلَا اُعْلِمُكُمْ بِحَدِیْثٍ مِنْ حَدِیْثِكُمْ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی قَدِمَ مَكَّةَ فَبَعَثَ الزُّبَیْرَ عَلٰی اِحْدَی الْمُجَنِّبَتَیْنِ وَ بَعَثَ خَالِدًا عَلَی الْمُجَنِّبَةِ الْاُخْرٰی وَ بَعَثَ اَبَا عُبَیْدَةَ عَلَی الْحُسَّرِ فَاَخَذُوْا بَطْنَ الْوَادِیْ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ كَتِیْبَةٍ قَالَ فَنَظَرَ فَرَآنِیْ فَقَالَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ قُلْتُ لَبَّیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا یَاْتِیْنِیْ اِلَّا اَنْصَارِیٌّ زَادَ غَیْرُ شَیْبَانَ فَقَالَ اهْتِفْ لِیْ بِالْاَنْصَارِ قَالَ فَاَطَافُوْا بِهٖ وَ وَبَّشَتْ قُرَیْشٌ اَوْبَاشًا لَهَا وَ اَتْبَاعًا فَقَالُوْا نُقَدِّمُ هٰؤُلَاءِ فَاِنْ كَانَ لَهُمْ شَیْءٌ كُنَّا

(۴۶۲۲)حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رمضان المبارک میں کئی وفد حضرت معاویہ ؓ کے پاس پہنچے اور ہم ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتے تھے اور ابو ہریرہ ؓ ہمیں اکثر اپنے ٹھکانے پر بلاتے تھے۔ میں نے کہا: کیا میں کھانا نہ پکاؤں اور پھر انہیں اپنے مکان پر آنے کی دعوت دوں۔ تو میں نے کھانا تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر شام کے وقت میں حضرت ابو ہریرہ ؓ سے ملا تو میں نے کہا: آج رات میرے ہاں دعوت ہے۔ انہوں نے کہا: تم نے مجھ پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ میں نے کہا: جی ہاں! میں نے انہیں دعوت دی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے کہا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہیں تمہارے بارے میں حدیث کی خبر نہ دوں۔ پھر فتح مکہ کا ذکر کیا تو کہا: رسول اللہ ﷺ (مدینہ سے) چل کر مکہ پہنچے اور دو اطراف میں سے ایک جانب آپ نے زبیر ؓ کو اور دوسری جانب خالد ؓ کو بھیجا اور ابو عبیدہ ؓ کو بے زرہ لوگوں پر امیر بنا کر بھیجا۔ وہ وادی کے اندر سے گزرے اور رسول اللہ ﷺ الگ ایک فوجی دستہ میں رہ گئے۔ آپ نے نظر اُٹھا کر مجھے دیکھا تو فرمایا: ابو ہریرہ! میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس انصار کے علاوہ کوئی نہ آئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: انصار کو میرے

مَعَهُمْ وَاِنْ اُصِيْبُوْا اَعْطَيْنَا الَّذِىْ سُئِلْنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَوْنَ اِلٰى اَوْبَاشِ قُرَيْشٍ وَ اَتْبَاعِهِمْ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى ثُمَّ قَالَ حَتّٰى تُوَافُوْنِىْ بِالصَّفَا قَالَ فَانْطَلَقْنَا فَمَا شَاءَ اَحَدٌ مِنَّا اَنْ يَقْتُلَ اَحَدًا اِلَّا قَتَلَهُ وَمَا اَحَدٌ مِنْهُمْ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبِيْحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِىْ سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ وَ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَجَاءَ الْوَحْىُ وَكَانَ اِذَا جَاءَ الْوَحْىُ لَا يَخْفٰى عَلَيْنَا فَاِذَا جَاءَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَرْفَعُ طَرْفَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَنْقَضِىَ الْوَحْىُ فَلَمَّا انْقَضَى الْوَحْىُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ قَالُوْا لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَاَدْرَكَتْهُ رَغْبَةٌ فِىْ قَرْيَتِهٖ قَالُوْا قَدْ كَانَ ذَاكَ قَالَ كَلَّا اِنِّىْ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ فَاَقْبَلُوْا اِلَيْهِ يَبْكُوْنَ وَ يَقُوْلُوْنَ وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِىْ قُلْنَا اِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَ يَعْذِرَانِكُمْ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّاسُ اِلٰى دَارِ اَبِىْ سُفْيَانَ وَاَغْلَقَ النَّاسُ اَبْوَابَهُمْ قَالَ وَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَقْبَلَ اِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ فَاَتٰى عَلٰى صَنَمٍ اِلٰى جَنْبِ الْبَيْتِ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَهٗ قَالَ وَفِىْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

پاس (آنے کی) آواز دو۔ پس وہ سب آپ کے اردگرد جمع ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے حمایتی اور متبعین کو اکٹھا کر لیا اور کہا: ہم ان کو آگے بھیج دیتے ہیں۔ اگر انہیں کوئی فائدہ حاصل ہوا تو ہم بھی ان کے ساتھ شریک ہو جائیں گے اور اگر انہیں کچھ ہو گیا تو ہم سے جو کچھ مانگا جائے گا دے دیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: تم قریش کے حمایتیوں اور متبعین کو دیکھ رہے ہو۔ پھر اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر فرمایا: (تم چلو) اور تم مجھ سے کوہ صفا پر ملاقات کرنا۔ ہم چل دیئے اور ہم میں سے جو کسی کو قتل کرنا چاہتا تو کر دیتا اور ان میں سے کوئی بھی ہمارا مقابلہ نہ کر سکتا۔ پس ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کی سرداری ختم ہو گئی۔ آج کے بعد کوئی قریشی نہ رہے گا۔ پھر آپ نے فرمایا: جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے وہ امن میں رہے گا۔ انصار نے ایک دوسرے سے کہا: آپ کو اپنے شہر کی محبت اور اپنے قرابت داروں کے ساتھ نرمی غالب آ گئی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ پر وحی آئی اور جب آپ پر وحی نازل ہوتی تھی تو کوئی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھ نہ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ پس جب وحی پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! انہوں نے کہا: لبیک! اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کہا ہے کہ اُس شخص کو اپنے شہر کی محبت غالب آ گئی ہے۔ انہوں نے عرض کیا: واقعہ تو یہی ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ اب میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ اور موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ پس (انصار) روتے ہوئے آپ کی طرف بڑھے اور عرض کرنے لگے: اللہ کی قسم! ہم نے جو کچھ کہا وہ صرف اور صرف اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت کی حرص میں کہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْسٌ وَهُوَ آخِذٌ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَلَمَّا اَتٰى عَلَى الصَّنَمِ جَعَلَ يَطْعَنُ فِي عَيْنِهِ وَ يَقُوْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ طَوَافِهِ اَتَى الصَّفَا فَعَلَا عَلَيْهِ حَتّٰى نَظَرَ اِلَى الْبَيْتِ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ وَ يَدْعُو مَا شَاءَ اَنْ يَدْعُوَ۔

کرتے ہیں اور تمہارا اعذر قبول کرتے ہیں۔ پس لوگ ابوسفیان کے گھر کی طرف جانے لگے اور کچھ لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے۔ رسول اللہ ﷺ روانہ ہو کر حجر اسود تک پہنچے اور اُسے بوسہ دیا پھر بیت اللہ کا طواف کیا۔ کعبہ کے ایک کونہ میں موجود ایک بت کے پاس آئے' جس کی وہ (کافر) پرستش کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں ایک کمان تھی جس کا کونہ آپ پکڑے ہوئے تھے۔ جب بُت کے پاس آئے تو آپ نے اُس کی آنکھوں میں اس کمان کا کونہ چبھونا شروع کر دیا اور فرماتے تھے: حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ جب آپ اپنے طواف سے فارغ ہوئے تو کوہ صفاء کی طرف آئے اور اُس پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف نظر دوڑائی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا اور اللہ کی حمد و ثناء شروع کر دی اور پھر جو چاہا اللہ سے مانگتے رہے۔

(۴۶۲۳) وَ حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ فِي الْحَدِيْثِ ثُمَّ قَالَ بِيَدَيْهِ اِحْدَاهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى احْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَ قَالَ فِي الْحَدِيْثِ قَالُوا قُلْنَا ذَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَمَا اسْمِي اِذًا كَلَّا اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهُ۔

(۴۶۲۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ پھر آپ نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا: ان کو کاٹ کر رکھ دو اور اس روایت میں یہ بھی فرمایا: انصار نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم نے اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا: اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ ہرگز نہیں! میں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول (ﷺ) ہوں۔

(۴۶۲۴) وَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ رَبَاحٍ قَالَ وَفَدْنَا اِلٰى مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَفِينَا اَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا يَصْنَعُ طَعَامًا يَوْمًا لِاَصْحَابِهِ فَكَانَتْ نَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ الْيَوْمُ يَوْمِي فَجَاؤُا اِلَى الْمَنْزِلِ وَلَمْ يُدْرِكْ طَعَامُنَا فَقُلْتُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْ حَدَّثْتَنَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يُدْرِكَ طَعَامُنَا فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ

(۴۶۲۴) حضرت عبدالرحمٰن بن رباح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ہم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے اور ہم میں سے ایک آدمی ایک دن اپنے ساتھیوں کے لیے کھانا پکاتا تھا۔ میری باری تھی تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! آج میری باری ہے۔ پس وہ (سب ساتھی) گھر آ گئے لیکن کھانا ابھی تک تیار نہ ہوا تھا۔ تو میں نے کہا: اے ابوہریرہ! کاش آپ ہمیں کھانا تیار ہونے تک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث بیان کر دیتے۔ تو انہوں نے کہا: فتح مکہ کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو دائیں طرف لشکر پر اور زبیر رضی اللہ عنہ کو بائیں طرف کے لشکر پر اور ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو پیدل لشکر پر امیر مقرر کر کے وادی کے اندر روانہ فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابوہریرہ! میرے پاس انصار کو بلاؤ۔ میں نے انہیں بلایا

الْيُمْنٰى وَ جَعَلَ الزُّبَيْرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرٰى وَ جَعَلَ اَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْبَيَاذِقَةِ وَ بَطْنِ الْوَادِي فَقَالَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ ادْعُ لِي الْاَنْصَارَ فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاؤُا يُهَرْوِلُوْنَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ اَوْبَاشَ قُرَيْشٍ قَالُوا نَعَمْ قَالَ انْظُرُوْا اِذَا لَقِيتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصِدُوْهُمْ حَصْدًا وَاَخْفٰى بِيَدِهٖ وَوَضَعَ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ وَ قَالَ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا قَالَ فَمَا اَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ قَالَ وَصَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفَا وَجَاءَ تِ الْاَنْصَارُ فَاَطَافُوْا بِالصَّفَا فَجَاءَ اَبُوْ سُفْيَانَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبِيْدَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ (قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ) فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ اَلْقَى السِّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ اَغْلَقَ بَابَهٗ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهٖ وَ نَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُمْ اَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ اَخَذَتْهُ رَاْفَةٌ بِعَشِيْرَتِهٖ وَ رَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهٖ اَلَا فَمَا اسْمِي اِذًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُهٗ هَاجَرْتُ اِلَى اللّٰهِ وَاِلَيْكُمْ فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا اِلَّا ضِنًّا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَ يَعْذِرَانِكُمْ۔

تو وہ دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا تم قریش کے کمینے لوگوں کو دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے فرمایا: انہیں دیکھ لو۔ جب کل تم ان سے مقابلہ کرو تو انہیں کھیتی کی طرح کاٹ دینا۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ کر اشارہ فرمایا اور فرمایا: تمہارے ملنے کی جگہ صفا ہے۔ اس دن اُن کا جو شخص بھی انصار کو ملا اُسے انصار نے سلا دیا اور رسول اللہ ﷺ کوہ صفا پر چڑھے اور انصار نے حاضر ہو کر صفا کر گھیر لیا۔ پس ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کی تمام جماعتیں ختم ہو گئیں آج کے بعد کوئی قریشی نہ ہوگا۔ ابو سفیان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا جو ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے اُسے امن ہوگا اور جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی معمول ہوگا اور جو اپنے (گھر کا) دروازہ بند کر لے وہ بھی بحفاظت رہے گا۔ انصار نے کہا: (آپ) ایسے آدمی ہیں جنہیں اپنے خاندان کے ساتھ نرمی اور اپنے وطن کی محبت پیدا ہو گئی ہے اور اللہ کے رسول اللہ پر وحی نازل ہوئی۔ آپ نے فرمایا: تم نے یہ کہا تھا کہ اِس آدمی (ﷺ) کو اپنے خاندان کے ساتھ نرمی کرنے اور اپنے وطن کی محبت پیدا ہو گئی ہے۔ کیا تم جانتے ہو اس وقت میرا نام کیا ہوگا؟ آپ نے تین بار یہ فرمایا کہ میں محمد (ﷺ) ہوں اللہ کا بندہ اور اُس کا رسول۔ میں نے اللہ اور تمہاری طرف ہجرت کی ہے۔ میرا جینا تمہارے ساتھ اور میرا مرنا بھی تمہارے ساتھ ہوگا۔ انصار نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم نے یہ بات صرف اور صرف اللہ اور اُس کے رسول کے ساتھ محبت کی حرص میں ہی کی تھی۔ آپ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کا رسول تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

۸۰۹: باب اِزَالَةِ الْاَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ

باب: کعبہ کے ارد گرد سے بتوں کو ہٹانے کے بیان میں

(۴۶۲۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ

(۴۶۲۵) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَبِیْ شَیْبَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ بْنُ عُیَیْنَةَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِیْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَ سِتُّوْنَ نُصُبًا فَجَعَلَ یَطْعُنُهَا بِعُوْدٍ كَانَ بِیَدِهٖ وَ یَقُوْلُ : ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا﴾ [الاسرا:۸۱] ﴿جَآءَ الْحَقُّ وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ وَمَا یُعِیْدُ﴾ [سباء:۴۹] زَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ یَوْمَ الْفَتْحِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور کعبہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت رکھے ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود لکڑی انہیں چبھونا شروع کر دی اور فرما رہے تھے۔ حق آ گیا اور باطل چلا گیا۔ بے شک باطل جانے ہی والا ہے۔ حق آ گیا اور باطل کسی چیز کو پیدا کرتا ہے اور نہ لوٹاتا ہے۔ ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فتح مکہ کے دن کا اضافہ کیا ہے۔

(۴۶۲۶) وَحَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا الثَّوْرِیُّ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اِلٰی قَوْلِهٖ زَهُوْقًا وَلَمْ یَذْكُرِ الْاٰیَةَ الْاُخْرٰی وَقَالَ بَدَلَ نُصُبًا صَنَمًا۔

(۴۶۲۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک زُهُوْقًا تک مروی ہے اور اس میں دوسری آیت مبارکہ مذکور نہیں اور انہوں نے نصب کی جگہ صنم کہا ہے۔

۸۱۰: باب لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: فتح (مکہ) کے بعد (قیامت تک) کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیے جانے کا بیان

(۴۶۲۷) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ وَكِیْعٌ عَنْ زَكَرِیَّاءَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِیْعٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ یَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا یُقْتَلُ قُرَشِیٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْیَوْمِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

(۴۶۲۷) حضرت عبداللہ بن مطیع رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فرمایا: آج کے بعد قیامت تک کسی قریشی کو باندھ کر قتل نہ کیا جائے گا۔

(۴۶۲۸) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ زَادَ قَالَ وَلَمْ یَكُنْ اَسْلَمَ اَحَدٌ مِنْ عُصَاةِ قُرَیْشٍ غَیْرَ مُطِیْعٍ كَانَ اسْمُهُ الْعَاصِیَ فَسَمَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُطِیْعًا۔

(۴۶۲۸) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ قریش کے عاصی نام والوں میں سے کوئی بھی مسلمان نہ ہوا۔ سوائے مطیع کے اور اس کا نام بھی عاصی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا نام مطیع رکھا۔

۸۱۱: باب صُلْحِ الْحُدَیْبِیَةِ

باب: صلح حدیبیہ کے بیان میں

(۴۶۲۹) حَدَّثَنِیْ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ یَقُوْلُ كَتَبَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ الصُّلْحَ

(۴۶۲۹) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے صلح حدیبیہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہونے والا معاہدۂ صلح لکھا تو اس میں یہ لکھا کہ

بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ بَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ فَكَتَبَ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا لَا تَكْتُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ نُقَاتِلْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ امْحُهُ فَقَالَ مَا اَنَا بِالَّذِيْ اَمْحَاهُ فَمَحَاهُ النَّبِيُّ بِيَدِهٖ قَالَ وَ كَانَ فِيْمَا اشْتَرَطُوْا اَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُقِيْمُوْا بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ اِلَّا جُلُبَّانَ السِّلَاحِ قُلْتُ لِاَبِي اِسْحٰقَ وَمَا جُلُبَّانُ السِّلَاحِ قَالَ الْقِرَابُ وَمَا فِيْهِ۔

وہ معاہدہ ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا ہے تو مشرکین نے کہا: آپ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ لکھیں کیونکہ اگر ہم جانتے کہ آپ اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں تو آپ سے جنگ نہ کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسے مٹا دو۔ انہوں نے عرض کیا: میں تو نہیں مٹاؤں گا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے ہاتھ مبارک سے مٹا دیا۔ اس معاہدہ کی شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان مکہ میں داخل ہوں تو صرف تین دن قیام کر سکیں گے اور مکہ میں اسلحہ کے بغیر آئیں گے۔ ہاں! اگر اسلحہ نیام میں ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (اسلحہ کی نمائش پر پابندی ہوگی)۔

(۴۶۳۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُوْلُ لَمَّا صَالَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَهْلَ الْحُدَيْبِيَةِ كَتَبَ عَلِيٌّ كِتَابًا بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيْثِ مُعَاذٍ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ فِي الْحَدِيْثِ هٰذَا مَا كَاتَبَ عَلَيْهِ۔

(۴۶۳۰) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ والوں سے مصالحت کی تو علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے درمیان ہونے والے معاہدہ کو تحریر کیا اور محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) لکھا۔ باقی حدیث معاذ کی طرح ہے۔

(۴۶۳۱) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ جَمِيْعًا عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا اُحْصِرَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْتِ صَالَحَهُ اَهْلُ مَكَّةَ عَلٰى اَنْ يَدْخُلَهَا فَيُقِيْمَ بِهَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا اِلَّا بِجُلُبَّانِ السِّلَاحِ السَّيْفِ وَ قِرَابِهٖ وَلَا يَخْرُجَ بِاَحَدٍ مَعَهُ مِنْ اَهْلِهَا وَلَا يَمْنَعَ اَحَدًا يَمْكُثُ بِهَا مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اكْتُبِ الشَّرْطَ بَيْنَنَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا مَا قَاضٰى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ الْمُشْرِكُوْنَ لَوْ نَعْلَمُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَابَعْنَاكَ وَلٰكِنِ

(۴۶۳۱) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے نزدیک گھیر لیا گیا تو اہلِ مکہ نے آپ سے ان باتوں پر صلح کر لی کہ آپ مکہ میں داخل ہو کر صرف تین دن قیام کریں گے اور مکہ میں تلواروں کے ساتھ داخل نہ ہوں گے سوائے اس کے کہ تلواریں نیاموں میں ہوں اور اہلِ مکہ میں سے کسی کو بھی آپ لے کر نہ جائیں گے اور (مسلمانوں میں سے) جو مکہ میں ٹھہرنا چاہے اُسے منع بھی نہ کریں گے جو آپ کے ساتھ آئے ہوں۔ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان شرائط کو ہمارے درمیان تحریر کر دو۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ یہ وہ شرائط ہیں جن کا فیصلہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے کیا ہے۔ آپ سے مشرکین نے کہا: اگر ہم آپ کو رسول اللہ جانتے ہوتے تو آپ کی اتباع کر لیتے بلکہ محمد بن

اكْتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَمَرَ عَلِيًّا اَنْ يَمْحَاهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَا وَ اللّٰهِ لَا اَمْحَاهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرِنِيْ مَكَانَهَا فَأَرَاهُ مَكَانَهَا فَمَحَاهَا وَ كَتَبَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَأَقَامَ بِهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ قَالُوْا لِعَلِيٍّ هٰذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ شَرْطِ صَاحِبِكَ فَأْمُرْهُ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ جَنَابٍ فِيْ رِوَايَتِهٖ مَكَانَ تَابَعْنَاكَ بَايَعْنَاكَ۔

عبداللہ لکھو۔ آپ نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسے مٹانے کا حکم دیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: نہیں! اللہ کی قسم میں تو اسے نہ مٹاؤں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس (لفظ) کی جگہ مجھے دکھاؤ۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لفظ کی جگہ دکھائی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اسے مٹا دیا اور ابن عبداللہ لکھ دیا گیا۔

(۴۶۳۲) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنِ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشًا صَالَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اكْتُبْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قَالَ سُهَيْلٌ اَمَّا بِاسْمِ اللّٰهِ فَمَا نَدْرِىْ مَا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلٰكِنِ اكْتُبْ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ فَقَالَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لَوْ عَلِمْنَا اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَا تَّبَعْنَاكَ وَلٰكِنِ اكْتُبْ اسْمَكَ وَاسْمَ اَبِيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبْ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَطُوْا عَلَى النَّبِيِّ اَنَّ مَنْ جَاءَ مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَ كُمْ مِنَّا رَدَدْتُمُوْهُ عَلَيْنَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَكْتُبُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ اِنَّهٗ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللّٰهُ وَمَنْ جَاءَ نَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ لَهٗ فَرَجًا وَ مَخْرَجًا۔

(۴۶۳۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جن قریشیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صلح کی اُن میں سہیل بن عمرو بھی تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: لکھو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سہیل نے کہا کہ بسم اللہ تو ہم نہیں جانتے' بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کیا ہے۔ البتہ بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ لکھو جسے ہم جانتے ہیں پھر آپ نے فرمایا: محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے۔ (کفار) نے کہا: اگر ہم آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو آپ کی پیروی کرتے بلکہ آپ اپنا اور اپنے باپ کا نام لکھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محمد بن عبداللہ کی طرف سے لکھو۔ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ شرط باندھی کہ تم میں سے جو ہمارے پاس آجائے گا ہم اُسے واپس نہ کریں گے اور اگر تمہارے پاس ہم میں سے کوئی آئے گا تو تم اُسے ہمارے پاس واپس کر دو گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم یہ بھی لکھ دیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں لیکن ہم میں سے جو اُن کی طرف جائے گا اللہ اُسے (اسلام سے) دُور کر دے گا اور جو ان میں سے ہمارے پاس آئے گا اللہ عنقریب اُس کیلئے کوئی راستہ اور کشائش پیدا فرما دیں گے۔

(۴۶۳۳) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ وَ تَقَارَبَا فِى اللَّفْظِ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ سِيَاهٍ حَدَّثَنَا حَبِيْبُ

(۴۶۳۳) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ صفین کے دن حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے لوگو! اپنے آپ کو غلط تصور کرو۔ تحقیق! ہم حدیبیہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنُ اَبِیْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَامَ سَهْلُ بْنُ حُنَیْفٍ یَوْمَ صِفِّیْنَ فَقَالَ یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا اَنْفُسَكُمْ لَقَدْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَةِ وَلَوْ نَرٰی قِتَالًا لَقَاتَلْنَا وَ ذٰلِكَ فِی الصُّلْحِ الَّذِیْ كَانَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ بَیْنَ الْمُشْرِكِیْنَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلَسْنَا عَلٰی حَقٍّ وَهُمْ عَلٰی بَاطِلٍ قَالَ بَلٰی قَالَ اَلَیْسَ قَتْلَانَا فِی الْجَنَّةِ وَ قَتْلَاهُمْ فِی النَّارِ قَالَ بَلٰی قَالَ فَفِیْمَ نُعْطِی الدَّنِیَّةَ فِیْ دِیْنِنَا وَ نَرْجِعُ وَلَمَّا یَحْكُمِ اللّٰهُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ فَقَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ یُضَیِّعَنِی اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَانْطَلَقَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَلَمْ یَصْبِرْ مُتَغَیِّظًا فَاَتٰی اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَلَسْنَا عَلٰی حَقٍّ وَهُمْ عَلٰی بَاطِلٍ قَالَ بَلٰی قَالَ اَلَیْسَ قَتْلَانَا فِی الْجَنَّةِ وَ قَتْلَاهُمْ فِی النَّارِ قَالَ بَلٰی قَالَ فَعَلَامَ نُعْطِی الدَّنِیَّةَ فِیْ دِیْنِنَا وَ نَرْجِعُ وَلَمَّا یَحْكُمِ اللّٰهُ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ فَقَالَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اِنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَنْ یُضَیِّعَهُ اللّٰهُ اَبَدًا قَالَ فَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَاَرْسَلَ اِلٰی عُمَرَ فَاَقْرَاَهٗ اِیَّاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوَ فَتْحٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ فَطَابَتْ نَفْسُهٗ وَرَجَعَ۔

کے ہمراہ تھے۔ اگر ہم جنگ کرنا چاہتے تو ضرور کرتے اور یہ اس صلح کا واقعہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کے درمیان ہوئی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور اُن کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ آپ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: پھر ہم اپنے دین میں جھکاؤ اور ذلت کیوں قبول کریں اور حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور ان کے درمیان ابھی تک کوئی فیصلہ کا حکم نہیں دیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ اللہ مجھے کبھی بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صبر نہ ہو سکا اور غصہ ہی کی حالت میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: اے ابوبکر! کیا ہم حق پر اور وہ باطل پر نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ کہنے لگے: کیا ہمارے شہداء جنت میں اور اُن کے مقتول جہنم میں نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے پھر ہم کس وجہ سے اپنے دین میں کمزوری قبول کریں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اور اُن کے درمیان فیصلہ کا حکم نہیں دیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں' اللہ اُنہیں کبھی بھی ضائع نہیں کرے گا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سورۂ فتح کی آیات نازل ہوئیں تو آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور انہیں سے وہ آیات پڑھوائیں تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ فتح ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دلی طور پر خوش ہو کر لوٹ گئے۔

(۴۶۳۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

(۴۶۳۴) حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ صفین میں سنا' انہوں نے کہا: اے لوگو! اپنی رائے کو غلط سمجھو۔ اللہ کی قسم! ابوجندل رضی اللہ عنہ کے دن

حُنَيْفٍ يَقُوْلُ بِصِفِّيْنَ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّهِمُوا آرَاءَ كُمْ وَ اللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَنِّيْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَرَدَدْتُهُ وَ اللّٰهِ مَا وَضَعْنَا سُيُوْفَنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ اِلَّا اَسْهَلْنَ بِنَا اِلٰى اَمْرٍ نَعْرِفُهُ اِلَّا اَمْرَكُمْ هٰذَالَمْ يَذْكُرِ ابْنُ نُمَيْرٍ اِلٰى اَمْرٍ قَطُّ۔

(صلح حدیبیہ) کا واقعہ میرے سامنے ہے اگر مجھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر (صلح) سے لوٹا دینے کی طاقت ہوتی تو میں آپ کو لوٹا دیتا۔ اللہ کی قسم! ہم نے اپنی تلواریں کسی کام کے لیے اپنے کندھوں پر کبھی نہیں رکھیں مگر یہ کہ ان تلواروں نے ہمارے کام کو ہمارے لیے آسان بنا دیا۔ البتہ تمہارا یہ معاملہ (آسان) نہیں ہوتا۔

(۴۶۳۵) وَ حَدَّثَنَاه عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا اِلٰى اَمْرٍ يُفْظِعُنَا۔

(۴۶۳۵) یہی حدیث مبارکہ اس سند سے بھی مروی ہے۔ اس میں اضافہ یہ ہے کہ کوئی دُشوار کام بھی اس طرح نہیں ہوا۔

(۴۶۳۶) وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ بِصِفِّيْنَ يَقُوْلُ اتَّهِمُوْا رَاْيَكُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ اَبِيْ جَنْدَلٍ وَلَوْ اَسْتَطِيْعُ اَنْ اَرُدَّ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا سَدَدْنَا مِنْهُ فِيْ خُصْمٍ اِلَّا انْفَجَرَ عَلَيْنَا مِنْهُ خُصْمٌ۔

(۴۶۳۶) حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے جنگ میں سنا اپنی رائے کو اپنے دین کے معاملہ میں غلط تسلیم کرو۔ تحقیق! میں نے ابوجندل کے دن دیکھا اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کو رَدّ کرنے کی طاقت رکھتا تو ضرور رَدّ کر دیتا۔ (لیکن تمہارا معاملہ ایسا ہو گیا ہے) ہم اس کی ایک گرہ کھول نہیں پاتے کہ دوسری گرہ ہم پر خود بخود کھل جاتی ہے۔

(۴۶۳۷) وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ [الفتح:۵۱] مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ وَهُمْ يُخَالِطُهُمُ الْحُزْنُ وَالْكَآبَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيَ بِالْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيْعًا۔

(۴۶۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ سے ﴿فَوْزًا عَظِيْمًا﴾ تک نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ سے واپس آ رہے تھے اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم غم اور دُکھ سے پریشان ہو رہے تھے اور تحقیق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ میں ایک اونٹ ذبح کیا۔ پھر ارشاد فرمایا: مجھ پر ایک ایسی آیت نازل کی گئی ہے جو مجھے تمام دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔

(۴۶۳۸) وَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ النَّضْرِ التَّيْمِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ ابْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ جَمِيْعًا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ۔

(۴۶۳۸) ان اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۸۱۲: باب الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

(۴۶۳۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ جُمَيْعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الطُّفَيْلِ حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِیْ اَنْ اَشْهَدَ بَدْرًا اِلَّا اَنِّیْ خَرَجْتُ اَنَا وَ اَبِیْ حُسَيْلٌ قَالَ فَاَخَذَنَا كُفَّارُ قُرَيْشٍ قَالُوْا اِنَّكُمْ تُرِيْدُوْنَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيْدُهُ مَا نُرِيْدُ اِلَّا الْمَدِيْنَةَ فَاَخَذُوْا مِنَّا عَهْدَ اللّٰهِ وَ مِيْثَاقَهُ لَنَنْصَرِفَنَّ اِلَی الْمَدِيْنَةِ وَلَا نُقَاتِلُ مَعَهُ فَاَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْنَاهُ الْخَبَرَ فَقَالَ انْصَرِفَا نَفِیْ لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَ نَسْتَعِيْنُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ۔

باب: وعدوں کو پورا کرنے کے بیان میں

(۴۶۳۹) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے جنگِ بدر میں حاضر ہونے سے کسی بات نے نہیں روکا سوائے اس کے کہ میں اور میرا باپ حسیل باہر نکلے ہوئے تھے۔ کہتے ہیں ہم کو کفارِ قریش نے گرفتار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جانا چاہتے ہو؟ ہم نے کہا: ہم آپ کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ ہم تو مدینہ جانا چاہتے تھے۔ تو انہوں نے ہم سے اللہ کا یہ وعدہ اور میثاق لیا کہ ہم مدینہ واپس چلے جائیں گے اور آپ کے ساتھ مل کر جنگ نہ کریں۔ پھر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس واقعہ و وعدہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: تم دونوں واپس چلے جاؤ۔ ہم ان کے معاہدہ کو پورا کریں گے اور اللہ سے اُن کے خلاف مدد مانگیں گے۔

۸۱۳: باب غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ

(۴۶۴۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ جَمِيْعًا عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِیِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حُذَيْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ اَدْرَكْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاتَلْتُ مَعَهُ وَاَبْلَيْتُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنْتَ كُنْتَ تَفْعَلُ ذَاكَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْاَحْزَابِ وَاَخَذَتْنَا رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ وَقُرٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِیْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ ثُمَّ قَالَ اَلَا رَجُلٌ يَاْتِيْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَعِیْ يَوْمَ

باب: غزوۂ خندق کے بیان میں

(۴۶۴۰) حضرت ابراہیم تیمی رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ ایک آدمی نے کہا: اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کا زمانہ) پالیتا تو میں آپ کے ساتھ جہاد کرتا اور بہت کوشش کرتا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم ایسا کرتے۔ تحقیق! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احزاب کی رات سخت ہوا اور سردی دیکھ چکے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں جو اس قوم (کافروں) کی خبر میرے پاس لائے' اللہ اُسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہ دیا۔ پھر فرمایا: کیا تم میں سے کوئی ایسا آدمی نہیں جو قوم (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے' اللہ اُسے قیامت کے دن میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہ دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو ان (کافروں) کی ہمارے پاس خبر لائے۔ اللہ اسے قیامت کے دن

الْقِيٰمَةِ فَسَكَتْنَا فَلَمْ يُجِبْهُ مِنَّا اَحَدٌ فَقَالَ قُمْ يَا حُذَيْفَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَأْتِنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ فَلَمْ اَجِدْ بُدًّا اِذْ دَعَانِيْ بِاسْمِي اَنْ اَقُوْمَ قَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ وَلَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ فَلَمَّا وَلَّيْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جَعَلْتُ كَاَنَّمَا اَمْشِيْ فِيْ حَمَّامٍ حَتّٰى اَتَيْتُهُمْ فَرَاَيْتُ اَبَا سُفْيَانَ يَصْلِيْ ظَهْرَهُ بِالنَّارِ فَوَضَعْتُ سَهْمًا فِيْ كَبِدِ الْقَوْسِ فَاَرَدْتُ اَنْ اَرْمِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْعَرْهُمْ عَلَيَّ وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَاَصَبْتُهُ فَرَجَعْتُ وَاَنَا اَمْشِيْ فِيْ مِثْلِ الْحَمَّامِ فَلَمَّا اَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ خَبَرَ الْقَوْمِ وَ فَرَغْتُ قُرِرْتُ فَاَلْبَسَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فَضْلِ عَبَاءَةٍ كَانَتْ عَلَيْهِ يُصَلِّيْ فِيْهَا فَلَمْ اَزَلْ نَائِمًا حَتّٰى اَصْبَحْتُ فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَا نَوْمَانُ۔

میرا ساتھ نصیب فرمائے گا۔ ہم خاموش رہے اور ہم میں سے کسی نے بھی آپ کو جواب نہ دیا تو آپ نے فرمایا: اے حذیفہ! کھڑے ہو جاؤ اور ہمارے پاس قوم کی خبر لے آؤ۔ جب آپ نے مجھے میرا نام لے کر پکارا تو میرے لیے سوائے اُٹھنے کے کوئی چارۂ کار نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور قوم کی میرے پاس خبر لے کر آؤ‘ مگر انہیں میرے خلاف بھڑکا نا نہیں۔ جب میں آپ سے پشت پھیر کر چلنے لگا تو مجھے یوں محسوس ہونے لگا گویا کہ میں حمام میں چل رہا ہوں یہاں تک کہ میں ان (کافروں) کے پاس پہنچ گیا۔ میں نے ابو سفیان کو اپنی پیٹھ آگ سے سینکتے دیکھا۔ پس میں نے فوراً کمان کے درمیان میں تیر رکھا اور اسے مارنے کا ارادہ کیا تو مجھے رسول اللہ ﷺ کا قول یاد آ گیا کہ اُنہیں میرے خلاف بھڑکا نا نہیں۔ اگر میں اسے تیر مار دیتا تو صحیح نشانہ پر ہی لگتا۔ میں واپس لوٹا اور میں حمام ہی کی طرح میں چل رہا تھا۔ جب میں آپ کے پاس پہنچا۔ آپ کو قوم کی خبر دے کر فارغ ہوا تو مجھے سردی محسوس ہونے لگی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنی بقیہ چادر اوڑھا دی جسے آپ اوڑھ کر نماز ادا کر رہے تھے اور میں صبح تک نیند کرتا رہا۔ پس جب صبح ہو گئی تو آپ نے فرمایا: اے بہت سونے والے اُٹھ جا۔

۸۱۴: باب غَزْوَةِ اُحُدٍ

باب: غزوۂ اُحد کے بیان میں

(۴۶۴۱) وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ وَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفْرِدَ يَوْمَ اُحُدٍ فِيْ سَبْعَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ وَ رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَهِقُوْهُ قَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ رَهِقُوْهُ اَيْضًا فَقَالَ مَنْ يَرُدُّهُمْ عَنَّا وَلَهُ الْجَنَّةُ اَوْ هُوَ رَفِيْقِيْ فِي الْجَنَّةِ فَتَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قُتِلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَاحِبَيْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا۔

(۴۶۴۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن رسول اللہ ﷺ سات انصاریوں اور قریش کے دو آدمیوں کے ہمراہ اکیلے رہ گئے۔ جب آپ کو (کفار نے) گھیر لیا تو آپ نے فرمایا: جو انہیں ہم سے ہٹائے گا اُس کے لیے جنت ہے یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ تو انصار میں سے ایک آدمی آگے بڑھا اور جنگ کی۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ پھر بھی کافروں نے آپ کو گھیرے رکھا تو آپ نے فرمایا: جو انہیں ہم سے دور کرے گا اُس کے لیے جنت ہوگی یا وہ جنت میں میرا رفیق ہوگا۔ پس انصار میں سے ایک (دوسرا) آدمی آگے بڑھ کر لڑا یہاں تک کہ وہ (بھی) شہید ہو گیا۔ یہ سلسلہ برابر اسی طرح چلتا رہا یہاں تک کہ ساتوں انصاری شہید ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے (قریشی) ساتھیوں

سے فرمایا: ہم نے اپنے ساتھیوں سے انصاف نہیں کیا۔

(۴۶۴۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ جُرِحَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَ هُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهُ حَتَّى صَارَ رَمَادًا ثُمَّ أَلْصَقَتْهُ بِالْجُرْحِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔

(۴۶۴۲) حضرت عبدالعزیز بن ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کی اپنے باپ سے روایت ہے کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ اُحد کے دن زخمی ہونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ اقدس زخمی کیا گیا اور آگے سے ایک دانت ٹوٹ گیا اور خود آپ کے سر مبارک میں ٹوٹ گئی تھی۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم خون کو دھوتی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابو طالب ڈھال میں پانی لا کر ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی سے خون میں کمی نہیں بلکہ زیادتی ہی ہو رہی ہے۔ انہوں نے چٹائی کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا یہاں تک کہ راکھ بن گئی۔ پھر اُسے زخم پر لگا دیا جس سے خون (بہنا) رُک گیا۔

(۴۶۴۳)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْقَارِيَّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنْ جُرْحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ جُرْحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْمَاءَ وَ بِمَاذَا دُووِيَ (جُرْحُهُ) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَ جُرِحَ وَجْهُهُ وَ قَالَ مَكَانَ هُشِمَتْ كُسِرَتْ۔

(۴۶۴۳) حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: سنو! اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زخم کو کس نے دھویا اور کس نے پانی ڈالا اور کس چیز سے آپ کے زخم کا علاج کیا گیا۔ باقی حدیث اسی طرح ذکر کی۔ اس میں اضافہ ہے کہ آپ کا چہرۂ اقدس زخمی کیا گیا اور هُشِمَتْ کی جگہ کُسِرَتْ بیان کیا۔

(۴۶۴۴)وَ حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ مُطَرِّفٍ كُلُّهُمْ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي هِلَالٍ أُصِيبَ وَجْهُهُ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُطَرِّفٍ جُرِحَ وَجْهُهُ۔

(۴۶۴۴) ان اسناد سے بھی یہ حدیث معمولی فرق سے اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۴۶۴۵)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

(۴۶۴۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کا دانت ٹوٹ گیا اور سر مبارک میں زخم ہو

ﷺ كُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ يَوْمَ اُحُدٍ وَ شُجَّ فِي رَأْسِهٖ فَجَعَلَ يَسْلُتُ الدَّمَ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ ﷺ وَ كَسَرُوْا رَبَاعِيَتَهُ وَهُوَ يَدْعُوْهُمْ اِلَى اللّٰهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آلِ عمران:۱۲۸]

گیا اور آپ اس زخم سے خون پونچھتے ہوئے فرما رہے تھے۔ وہ قوم کیسے کامیابی حاصل کر سکتی ہے جو اپنے نبی کو زخمی کرتی ہے اور انہوں نے اس کے سامنے کے دانت کو توڑا ہے اور وہ انہیں اللہ کی طرف دعوت دیتا ہے تو اللہ ربّ العزت نے ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ﴾ نازل فرمائی۔

(۴۶۴۶)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَاَنِّي اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْاَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَ يَقُوْلُ رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔

(۴۶۴۶) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گویا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی کا قصہ بیان فرما رہے تھے کہ انہیں ان کی قوم نے مارا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جا رہے تھے اور فرماتے تھے: اے میرے پروردگار! میری قوم کی بخشش فرمانا وہ جانتے نہیں۔

(۴۶۴۷)حَدَّثَنَاه اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَهُوَ يَنْضِحُ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ۔

(۴۶۴۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ آپ اپنی پیشانی مبارک سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

۸۱۵: باب اِشْتِدَادِ غَضَبِ اللّٰهِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

باب: جس کو رسول اللہ ﷺ نے قتل کیا اُس پر اللہ کے غصہ کی سختی کے بیان میں

(۴۶۴۸)حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا هٰذَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ وَهُوَ حِيْنَئِذٍ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۴۶۴۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی ناراضگی اُس قوم پر زیادہ ہوگی جس نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ معاملہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے دانت کی طرف اشارہ فرما رہے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُس آدمی پر بھی اللہ کا غصہ زیادہ ہوگا جسے اللہ کا رسول' اللہ ربّ العزت کے راستہ میں قتل کرے۔

۸۱۶: باب مَا لَقِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَذَى الْمُشْرِكِيْنَ وَالْمُنَافِقِيْنَ

باب: نبی کریم ﷺ کی اُن تکالیف کے بیان میں جو آپ ﷺ کو مشرکین اور منافقین کی طرف سے دی گئیں

(۴۶۴۹)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبَانَ

(۴۶۴۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الْجُعْفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَنَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِي اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنِ الْاَوْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَ اَبُوْ جَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوْسٌ وَقَدْ نُحِرَتْ جَزُوْرٌ بِالْاَمْسِ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اَيُّكُمْ يَقُوْمُ اِلَى سَلَا جَزُوْرِ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذُهُ فَيَضَعُهُ فِي كَتِفَيْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ اَشْقَى الْقَوْمِ فَأَخَذَهُ فَلَمَّا سَجَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَضْحَكُوا وَ جَعَلَ بَعْضُهُمْ يَمِيْلُ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا قَائِمٌ اَنْظُرُ لَوْ كَانَتْ لِي مَنَعَةٌ طَرَحْتُهُ عَنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى انْطَلَقَ اِنْسَانٌ فَأَخْبَرَ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَجَاءَتْ وَهِيَ جُوَيْرِيَةٌ فَطَرَحَتْهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَاِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضِّحْكُ وَ خَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ وَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُقْبَةَ وَ اُمَيَّةَ ابْنِ خَلَفٍ وَ عُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَ ذَكَرَ السَّابِعَ وَلَمْ اَحْفَظْهُ فَوَ الَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْنَ سَمّٰى صَرْعٰى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا اِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ غَلَطٌ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوجہل اور اُس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور گزشتہ کل ایک اونٹنی کو ذبح کیا گیا تھا۔ ابو جہل نے کہا: تم میں سے کون ہے جو بنی فلاں کی اونٹنی کی اوجھ کو اُٹھا لائے اور اسے محمد (ﷺ) کے دونوں کندھوں پر رکھ دے جب وہ سجدہ کریں۔ پس قوم میں سب سے بدبخت اُٹھا اور اوجھ کو اُٹھا لایا اور جب نبی کریم ﷺ نے سجدہ فرمایا تو اُس نے (وہ اوجھ) آپ کے کندھوں کے درمیان رکھ دی۔ پھر انہوں نے ہنسنا شروع کر دیا اور اتنا ہنسے کہ ایک دوسرے پر گرنے لگے اور میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔ کاش میرے پاس اتنی طاقت ہوتی کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک سے دور کر دیتا اور نبی کریم ﷺ سجدہ میں تھے کہ اپنے سر مبارک کو اُٹھا نہ سکتے تھے۔ یہاں تک کہ ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع دی۔ پس وہ آئیں اور کم سن تھیں۔ انہوں نے (اوجھ کو) آپ سے دور کیا پھر کافروں کی طرف متوجہ ہو کر انہیں برا بھلا کہا۔ جب نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز کو پورا کر لیا تو آپ نے باآوازِ بلند اُن کے لیے بددعا کی اور آپ کی عادتِ شریفہ تھی کہ جب آپ دعا فرماتے تو تین مرتبہ فرماتے اور جب (اللہ سے) سوال کرتے تو بھی تین ہی مرتبہ کرتے پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا: اے اللہ! قریش کی گرفت فرما۔ جب انہوں نے آپ کی آواز سنی تو ان کی ہنسی ختم ہوگئی اور آپ کی دعا سے ڈرنے لگے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے اللہ! ابوجہل بن ہشام اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط پر گرفت فرما اور ساتویں کا ذکر کیا جسے میں یاد نہ رکھ سکا۔ اُس ذات کی قسم جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تحقیق! میں نے اُن لوگوں کو جن کا آپ نے نام لیا تھا' بدر کے دن مردہ دیکھا پھر اُنہیں کنوئیں میں ڈال دیا گیا۔ ابواسحٰق نے کہا: اس حدیث میں ولید بن عقبہ غلط ہے (صحیح ولید بن عتبہ ہے)۔

(۴۶۵۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ

(۴۶۵۰) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اِسْحٰقَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ وَ حَوْلَهٗ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ اِذْ جَاءَهٗ عُقْبَةُ بْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ بِسَلَا جَزُوْرٍ فَقَذَفَهٗ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَاْسَهٗ فَجَاءَتْ فَاطِمَةُ فَاَخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهٖ وَدَعَتْ عَلٰى مَنْ صَنَعَ ذٰلِكَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ الْمَلَاَ مِنْ قُرَيْشٍ اَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَ عُتْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيْعَةَ وَ عُقْبَةَ ابْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ وَ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ اَوْ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ شُعْبَةُ الشَّاكُّ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ قُتِلُوْا يَوْمَ بَدْرٍ فَاُلْقُوْا فِيْ بِئْرٍ غَيْرَ اَنَّ اُمَيَّةَ اَوْ اُبَيًّا تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ فَلَمْ يُلْقَ فِي الْبِئْرِ۔

اللہ علیہ وسلم سجدہ کرنے والے تھے اور قریش آپ کے اردگرد (جمع) تھے کہ عقبہ بن ابی معیط اونٹنی کی اوجھ لے کر آیا اور اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر پھینک دیا۔ جس سے آپ سر مبارک نہ اُٹھا سکتے تھے۔ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں اور اسے آپ کی پشت مبارک سے اُٹھایا اور ایسی بیہودہ حرکت کرنے والوں کے لیے بددُعا کی۔ آپ نے فرمایا: اے اللہ! قریش کے سردار ابوجہل بن ہشام' عتبہ بن ربیعہ' عقبہ بن ابی معیط' شیبہ بن ربیعہ' امیہ بن خلف یا ابی بن خلف پر گرفت فرما۔ عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں' تحقیق! میں نے اُنہیں دیکھا کہ بدر کے دن قتل کیے گئے اور سوائے امیہ یا ابی کے سب کو کنوئیں میں ڈال دیا گیا (اور اُسے اِس لیے نہ ڈالا گیا) کہ اُس کا جوڑ جوڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔

(۴۶۵۱) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ وَ زَادَ وَ كَانَ يَسْتَحِبُّ ثَلَاثًا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَ ذَكَرَ فِيْهِمُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُتْبَةَ وَ اُمَيَّةَ ابْنَ خَلَفٍ وَلَمْ يَشُكَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَ نَسِيْتُ السَّابِعَ۔

(۴۶۵۱) اِس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ آپ تین مرتبہ (دُعا فرمانے) کو پسند فرماتے تھے۔ فرمایا: اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش پر گرفت فرما۔ اے اللہ! قریش پر گرفت فرما اور اس میں ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کا بھی فرمایا اور شک مذکور نہیں۔ ابو اسحٰق نے کہا: ساتواں میں بھول گیا ہوں۔

(۴۶۵۲) وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اسْتَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَدَعَا عَلٰى سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ فِيْهِمْ اَبُوْ جَهْلٍ وَ اُمَيَّةُ ابْنُ خَلَفٍ وَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ عُقْبَةُ ابْنُ اَبِيْ مُعَيْطٍ فَاُقْسِمُ بِاللّٰهِ لَقَدْ رَاَيْتُهُمْ صَرْعٰى عَلٰى بَدْرٍ قَدْ غَيَّرَتْهُمُ الشَّمْسُ وَ كَانَ يَوْمًا حَارًّا۔

(۴۶۵۲) حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی طرف رُخ فرما کر قریش کے چھ آدمیوں کے لیے بدُعا کی جن میں ابوجہل' امیہ بن خلف' عتبہ بن ربیعہ' شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط تھے۔ میں اللہ کی قسم اُٹھا کر کہتا ہوں کہ میں نے اُنہیں مقام بدر پر مرے ہوئے دیکھا اور سورج نے اُن کا حلیہ بدل دیا تھا اور یہ دن سخت گرمی کا دن تھا۔

(۴۶۵۳) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَ عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ الْعَامِرِيُّ

(۴۶۵۳) زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ

وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا زَوْجَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْ اَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ اَتٰی عَلَیْكَ یَوْمٌ كَانَ اَشَدَّ مِنْ یَوْمِ اُحُدٍ فَقَالَ لَقَدْ لَقِیْتُ مِنْ قَوْمِكِ وَ كَانَ اَشَدُّ مَا لَقِیْتُ مِنْهُمْ یَوْمَ الْعَقَبَةِ اِذْ عَرَضْتُ نَفْسِی عَلَی ابْنِ عَبْدِ یَالِیْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ فَلَمْ یُجِبْنِیْ اِلٰی مَا اَرَدْتُ فَانْطَلَقْتُ وَاَنَا مَهْمُوْمٌ عَلٰی وَجْهِی فَلَمْ اَسْتَفِقْ اِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَنَظَرْتُ فَاِذَا فِیْهَا جِبْرَائِیْلُ فَنَادَانِیْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رَدُّوا عَلَیْكَ وَقَدْ بَعَثَ اِلَیْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَاْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِیْهِمْ قَالَ فَنَادَانِی مَلَكُ الْجِبَالِ وَسَلَّمَ عَلَیَّ ثُمَّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَاَنَا مَلَكُ الْجِبَالِ وَقَدْ بَعَثَنِی رَبُّكَ اِلَیْكَ لِتَاْمُرَنِیْ بِاَمْرِكَ فَمَا شِئْتَ (اِنْ شِئْتَ) اُطْبِقُ عَلَیْهِمُ الْاَخْشَبَیْنِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَلْ اَرْجُو اَنْ یُخْرِجَ اللّٰهُ تَعَالٰی مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ یَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا یُشْرِكُ بِهِ شَیْئًا۔

اے اللہ کے رسول! کیا آپ پر کوئی دن اُحد کے دن سے بھی سخت آیا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں تیری قوم سے عقبہ کے دن کی سختی سے بھی زیادہ تکلیف اُٹھا چکا ہوں۔ جب میں نے اپنے آپ کو عبد یالیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تو اُس نے میری مرضی کے مطابق میری بات کا جواب نہ دیا۔ میں اپنے رخ پر غمزدہ ہو کر چلا اور قرن الثعالب پہنچ کر کچھ افاقہ ہوا۔ میں نے اپنا سر اُٹھایا تو میں نے ایک بادل دیکھا جو مجھ پر سایہ کیے ہوئے تھا۔ پس اس میں سے جبرئیل علیہ السلام نے مجھے آواز دی۔ اُس نے کہا: اللہ ربّ العزت نے آپ کی قوم کی بات اور اُن کا آپ کو جواب دینا سن لیا اور اور آپ کے پاس پہاڑوں پر مامور فرشتے کو بھیجا ہے تاکہ آپ اُسے ان کے بارے میں جو چاہیں حکم دیں۔ پس مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور مجھے سلام کہا پھر کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تحقیق اللہ نے آپ کی قوم کی گفتگو سنی اور میں پہاڑوں پر مامور فرشتہ ہوں اور مجھے آپ کے ربّ نے آپ کی طرف بھیجا ہے تاکہ آپ اپنے معاملہ میں جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں ان دو پہاڑوں کو ان پر بچھا دوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے فرمایا: نہیں بلکہ میں اُمید کرتا ہوں کہ اللہ اُن کی اولاد میں سے ایسی قوم کو پیدا کرے گا جو اکیلے اللہ کی عبادت کریں گے اور اُس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔

(۴۶۵۴) حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ عَوَانَةَ قَالَ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ قَالَ دَمِیَتْ اِصْبَعُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی بَعْضِ تِلْكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ:

(۴۶۵۴) حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان جنگوں میں سے کسی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنگلی مبارک خون آلود ہوگئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ
وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَا لَقِیْتِ

تو تو ایک اُنگلی ہے جو خون آلود ہو گئی ہے
اور تو نے جو شدت اُٹھائی ہے وہ اللہ کی راہ میں اُٹھائی ہے

(۴۶۵۵)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَارٍ فَنُكِبَتْ اِصْبَعُهٗ۔

(۴۶۵۵)اِس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے' اس میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک لشکر میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُنگلی مبارک زخمی ہوگئی تھی۔

(۴۶۵۶)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا سُفْیَانُ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ جُنْدُبًا رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقُوْلُ اَبْطَاَ جِبْرِیْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُوْنَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (عَزَّ وَجَلَّ) ﴿وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی﴾ [الضحی:۱-۳]

(۴۶۵۶)حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ جبرئیل علیہ السلام کو (وحی لانے میں) تاخیر ہوگئی (کچھ عرصہ کے لیے وحی منقطع ہوگئی) تو مشرکین نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو چھوڑ دیا گیا تو اللہ ربّ العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''چاشت کے وقت کی قسم اور رات کے وقت کی قسم جب وہ پھیل جائے۔ آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار نے نہ چھوڑا اور نہ ناراض ہوا ہے۔''

(۴۶۵۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُفْیَانَ یَقُوْلُ اشْتَكٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ یَقُمْ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ یَكُوْنَ شَیْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ اَرَهٗ قَرِبَكَ مُنْذُ لَیْلَتَیْنِ اَوْ ثَلَاثٍ قَالَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَالضُّحٰی وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰی﴾ [الضحی:۱-۳]

(۴۶۵۷)حضرت جندب رضی اللہ عنہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوگئے اور دو یا تین راتیں اُٹھ نہ سکے۔ ایک عورت آپ کے پاس آئی اور اُس نے کہا: اے محمد! میں اُمید کرتی ہوں کہ آپ کے شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اُسے دو یا تین راتوں سے آپ کے پاس نہیں دیکھا تو اللہ ربّ العزت نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''چاشت کے وقت کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے۔ آپ کے پروردگار نے نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑا اور نہ ناراض ہوا۔''

(۴۶۵۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا الْمُلَائِیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَیْسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِیْثِهِمَا۔

(۴۶۵۸)اِن اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۸۱۷: باب فِیْ دُعَاءِ النَّبِیِّ ﷺ وَ صَبْرِهٖ عَلٰی اَذَی الْمُنٰفِقِیْنَ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت (اسلام) دینا اور اس پر منافقوں کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرنے کا بیان

(۴۶۵۹)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ وَ

(۴۶۵۹)حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ رَافِعٍ قَالَ ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ اِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَاَرْدَفَ وَرَاءَ هُ اُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ يَعُوْدُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتّٰى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبَدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فِيْهِمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تُغَبِّرُوْا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَقَرَاَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اُبَيٍّ اَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا اِنْ كَانَ مَا تَقُوْلُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا فِيْ مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ اِلٰى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِيْ مَجَالِسِنَا فَاِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ قَالَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ وَالْيَهُوْدُ حَتّٰى هَمُّوْا اَنْ يَتَوَاثَبُوْا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اَيْ سَعْدُ اَلَمْ تَسْمَعْ اِلٰى مَا قَالَ اَبُوْ حُبَابٍ يُرِيْدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَ كَذَا قَالَ اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاصْفَحْ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ اَعْطَاكَ اللّٰهُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ اَهْلُ هٰذِهِ الْبُحَيْرَةِ اَنْ يَتَوَّجُوْهُ

ﷺ (ایک دن) گدھے پر سوار ہوئے۔ جس پر پالان تھا اور آپ کے نیچے فدک کی ایک چادر تھی اور آپ نے اپنے پیچھے اُسامہ کو سوار کر لیا اور آپ بنی حارث بن خزرج میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے جا رہے تھے اور یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے۔ یہاں تک کہ ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جہاں مسلمان، مشرکین، بت پرست اور یہود وغیرہ اکٹھے بیٹھے تھے۔ ان میں عبداللہ بن اُبی اور عبداللہ بن رواحہ بھی بیٹھے تھے۔ جب مجلس پر جانور کے پاؤں کا غبار چھا گیا تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا پھر کہا: ہم پر غبار نہ ڈالو۔ پس نبی کریم ﷺ نے اُن کو سلام کیا پھر ٹھہر گئے اور (سواری سے) اُتر کر انہیں اللہ کی طرف دعوت دی اور ان کے سامنے قرآن مجید کی تلاوت کی تو عبداللہ بن ابی نے کہا: اے آدمی! اس (کلام) سے بہتر کوئی کلام نہیں اگر جو کچھ تم کہہ رہے ہو سچ ہو تو بھی ہم کو ہماری مجلس میں تکلیف نہ دو اور اپنی سواری کی طرف لوٹ جاؤ اور ہم میں سے جو تیرے پاس آئے اُسے یہ قصہ سنانا۔ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ہماری مجلسوں میں تشریف لایا کریں۔ ہمیں یہ بات پسند ہے۔ پھر مسلمان، مشرکین اور یہود ایک دوسرے کو گالیاں دینے لگے۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو گئے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کا جوش ٹھنڈا کر دیا۔ پھر اپنی سواری پر سوار ہو گئے۔ یہاں تک کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچے تو فرمایا: اے سعد! کیا تم نے ابو حباب عبداللہ بن ابی کی بات سنی ہے؟ اُس نے اِس اِس طرح کہا ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اُسے معاف فرما دیں اور درگزر فرمائیں۔ اللہ کی قسم! اللہ نے جو کچھ آپ کو عطا فرمایا وہ عطا فرما ہی دیا ہے۔ اس آبادی والوں نے اس بات پر اتفاق کر لیا تھا کہ وہ اس کو تاج پہنائیں اور بادشاہت کی پگڑی اُس کے سر پر باندھیں لیکن اللہ نے اُن کے فیصلہ کو حق عطا کرنے کے ساتھ رد

فَيُعَصِّبُوْهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِیْ اَعْطَاكَهُ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهٖ مَا رَاَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کر دیا تو (ابو حباب) حسد میں مبتلا ہو گیا۔ پس اس نے اس وجہ سے یہ معاملہ کیا۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے معاف فرما دیا۔

(۴۶۶۰)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا حُجَيْنٌ يَعْنِی ابْنَ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ فِیْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ وَ زَادَ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ يُّسْلِمَ عَبْدُاللّٰهِ۔

(۴۶۶۰) حضرت ابن شہاب سے ان سندوں کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے اور اس میں یہ زائد ہے کہ ابھی تک عبداللہ اسلام نہیں لائے تھے۔

(۴۶۶۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰی الْقَيْسِیُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَتَيْتَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اُبَیٍّ قَالَ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ وَ رَكِبَ حِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ وَهِیَ اَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا اَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِلَيْكَ عَنِّیْ فَوَ اللّٰهِ لَقَدْ آذَانِیْ نَتْنُ حِمَارِكَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَاللّٰهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَطْيَبُ رِيْحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللّٰهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا اَصْحَابُهٗ قَالَ فَكَانَ بَيْنَهُمْ ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَبِالْاَيْدِیْ وَبِالنِّعَالِ فَبَلَغَنَا اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِمْ: ﴿وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا﴾ [الحجرات:۹]

(۴۶۶۱) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کاش! آپ عبداللہ بن ابی کے پاس دعوتِ اسلام کے لیے تشریف لے جائیں۔ آپ اس کی طرف گدھے پر سوار ہو کر چلے اور مسلمان بھی (ساتھ) چلے اور یہ شور والی زمین تھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے پاس پہنچے تو اُس نے کہا: مجھ سے دُور رہو۔ اللہ کی قسم! تمہارے گدھے کی بدبو سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ انصار میں سے ایک آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدھا تجھ سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ پس عبداللہ کی قوم میں ایک آدمی غصہ میں آ گیا۔ پھر دونوں طرف کے ساتھیوں کو غصہ آ گیا اور انہوں نے چھڑیوں' ہاتھوں اور جوتوں سے ایک دوسرے کو مارنا شروع کر دیا۔ راوی کہتا ہے ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: ''اور اگر مؤمنین کی دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کرا دو۔''

۸۱۸: باب قَتْلِ اَبِیْ جَهْلٍ!

باب: ابوجہل کے قتل کے بیان میں

(۴۶۶۲)حَدَّثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِیُّ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِی ابْنَ عُلَيَّةَ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ التَّيْمِیُّ حَدَّثَنَا اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ اَبُوْ جَهْلٍ فَانْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتّٰی بَرَدَ قَالَ فَاَخَذَ

(۴۶۶۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم میں سے کون ہے جو ابوجہل کو ختم کر کے دکھائے؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے تو انہوں نے عفراء کے بیٹوں کو دیکھا کہ انہوں نے ابوجہل کو مار دیا ہے اور وہ ٹھنڈا ہونے والا ہے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا: کیا تو ابوجہل ہے؟ اُس نے کہا: کیا تم نے اتنے بڑے کسی اور آدمی کو بھی قتل کیا

بِلِحْيَتِهٖ فَقَالَ اَنْتَ اَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُمُوْهُ اَوْ قَالَ قَتَلَهٗ قَوْمُهٗ قَالَ وَ قَالَ اَبُو مِجْلَزٍ قَالَ اَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرُ اَكَّارٍ قَتَلَنِيْ۔

ہے؟ یا اُس نے کہا اس کی قوم نے قتل کیا ہے؟ ابومجلز کہتے ہیں کہ ابوجہل کہنے لگا: کاش کہ مجھے کسان کے علاوہ کسی اور نے قتل کیا ہوتا۔

(۴۶۶۳)حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِيُّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا اَنَسٌ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يَعْلَمُ لِيْ مَا فَعَلَ اَبُو جَهْلٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ قَوْلِ اَبِيْ مِجْلَزٍ كَمَا ذَكَرَهٗ اِسْمٰعِيْلُ۔

(۴۶۶۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کون جانتا ہے کہ ابوجہل کا کیا ہوا؟ مجھے بتائے۔ آگے حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۸۱۹: باب قَتْلِ كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ طَاغُوْتِ الْيَهُوْدِ!

باب: سرکش یہودی کعب بن اشرف کے قتل کے بیان میں

(۴۶۶۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللَّفْظُ لِلزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ آذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ﷺ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتُحِبُّ اَنْ اَقْتُلَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ ائْذَنْ لِيْ فَلْاَقُلْ قَالَ قُلْ فَاَتَاهُ فَقَالَ لَهٗ وَ ذَكَرَ مَا بَيْنَهُمْ وَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ اَرَادَ صَدَقَةً وَ قَدْ عَنَّانَا فَلَمَّا سَمِعَهٗ قَالَ وَاَيْضًا وَاللّٰهِ لَتَمَلُّنَّهٗ قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاهُ الْاٰنَ وَ نَكْرَهُ اَنْ نَدَعَهٗ حَتّٰى نَنْظُرَ اِلٰى اَيِّ شَيْءٍ يَصِيْرُ اَمْرُهٗ قَالَ وَقَدْ اَرَدْتُ اَنْ تُسْلِفَنِيْ سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْهَنُنِيْ قَالَ مَا تُرِيْدُ قَالَ تَرْهَنُنِيْ نِسَاءَكُمْ قَالَ اَنْتَ اَجْمَلُ الْعَرَبِ اَنَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا قَالَ لَهٗ تَرْهَنُوْنِيْ اَوْلَادَكُمْ قَالَ يُسَبُّ ابْنُ اَحَدِنَا فَيُقَالُ رُهِنَ فِيْ وَسْقَيْنِ مِنْ تَمْرٍ وَلٰكِنْ نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ يَعْنِي السِّلَاحَ قَالَ فَنَعَمْ وَوَاعَدَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ بِالْحَارِثِ وَ اَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ وَ عَبَّادِ بْنِ بِشْرٍ قَالَ فَجَاءُوْا فَدَعَوْهُ لَيْلًا فَنَزَلَ اِلَيْهِمْ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ غَيْرُ

(۴۶۶۴) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ کیونکہ اُس نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی ہے۔ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اُسے قتل کروں؟ آپ نے فرمایا: ہاں! انہوں نے عرض کیا: آپ مجھے اجازت دیں کہ میں (مصلحت کیلئے) جو کہوں۔ آپ نے فرمایا: کہہ لے۔ وہ اُس کے پاس آئے اور اس سے کہا اور اپنے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ایک فرضی معاملہ بیان کیا اور کہا یہ آدمی ہم سے صدقہ وصول کرتا ہے اور ہمیں مشقت میں ڈال رکھا ہے۔ جب کعب نے سنا تو اُس نے کہا: اللہ کی قسم! ابھی اور لوگ بھی اُس سے تنگ ہوں گے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اب تو ہم ان کی اتباع کر چکے ہیں اور ہم اسے اس کے معاملہ کا انجام دیکھے بغیر چھوڑ ناپسند نہیں کرتے۔ مزید کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ تو مجھے کچھ دے دے۔ کعب نے کہا: تم میرے پاس رہن کیا چیز رکھو گے؟ ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جو تم چاہو گے۔ کعب نے کہا: تم اپنی عورتیں میرے پاس رہن رکھ دو۔ ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو تو عرب کا خوبصورت آدمی ہے کیا ہم تیرے پاس اپنی عورتیں رہن رکھیں۔ کعب نے کہا: اچھا تم اپنی اولاد گروی رکھ دو۔ ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمارے بیٹوں کو گالی

عَمْرٍو قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ اِنِّي لَاَسْمَعُ صَوْتًا كَاَنَّهُ صَوْتُ دَمٍ قَالَ اِنَّمَا هٰذَا مُحَمَّدُ (بْنُ مَسْلَمَةَ) (رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) وَرَضِيْعُهُ (وَ) اَبُو نَائِلَةَ اِنَّ الْكَرِيْمَ لَوْ دُعِيَ اِلٰى طَعْنَةٍ لَيْلًا لَاَجَابَ قَالَ مُحَمَّدٌ اِنِّي اِذَا جَاءَ فَسَوْفَ اَمُدُّ يَدِي اِلٰى رَأْسِهِ فَاِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَدُوْنَكُمْ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزَلَ وَهُوَ مُتَوَشِّحٌ فَقَالُوْا نَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الطِّيْبِ قَالَ نَعَمْ تَحْتِيْ فُلَانَةُ هِيَ اَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ قَالَ فَتَأْذَنُ لِي اَنْ اَشَمَّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمَّ فَتَنَاوَلَ فَشَمَّ ثُمَّ قَالَ اَتَأْذَنُ لِي اَنْ اَعُوْدَ قَالَ فَاسْتَمْكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ قَالَ فَقَتَلُوْهُ۔

دی جائے گی تو کہا جائے گا وہ دو وسق کھجور کے بدلے گروی رکھا گیا ہے البتہ ہم اسلحہ تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ کعب نے کہا: ٹھیک ہے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اُس سے وعدہ کیا کہ وہ اس کے پاس حارث' ابی عبس بن جبر اور عباد بن بشر کو لے آئے گا۔ پس یہ لوگ اُس کے پاس گئے اور رات کے وقت اُسے بلایا۔ وہ ان کی طرف آنے لگا تو اُسے اُس کی بیوی نے کہا: میں آواز سنتی ہوں گویا کہ وہ خون کی آواز ہے۔ کعب نے کہا: یہ محمد بن مسلمہ اور اس کا رضاعی بھائی اور ابو نائلہ ہے اور معزز آدمی کو اگر رات کے وقت بھی نیزہ بازی کی طرف بلایا جائے تو اسے بھی قبول کر لیتا ہے۔ محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا کہ جب وہ آئے گا میں اُس کے سر کی طرف اپنے ہاتھ کو بڑھاؤں گا۔ جب میں اسے قبضہ میں لے لوں تو تم حملہ کر دینا۔ پس وہ جب نیچے اُترا تو اُس نے چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ ان حضرات نے کہا: ہم آپ سے خوشبو کی مہک محسوس کر رہے ہیں۔ اُس نے کہا: ہاں! میری بیوی فلاں ہے جو عرب کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوشبو کو پسند کرنے والی ہے۔ ابن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تُو مجھے خوشبو سونگھنے کی اجازت دے گا۔ اُس نے کہا: سونگھو! پھر دوبارہ کہا: کیا تُو مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت دے گا؟ اس مرتبہ انہوں نے اُسکے سر کو قابو میں لیا اور کہا: حملہ کر دو۔ پس انہوں نے اسے قتل کر دیا۔

۸۲۰: باب غَزْوَةِ خَيْبَرَ

باب: غزوۂ خیبر کے بیان میں

(۴۶۶۵) وَ حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَرَكِبَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَاَنَا رَدِيْفُ اَبِيْ طَلْحَةَ فَاَجْرٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَاِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ وَانْحَسَرَ الْاِزَارُ عَنْ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاِنِّي لَاَرٰى بَيَاضَ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰى اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ قَالَ عَبْدُ

(۴۶۶۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والوں سے جنگ کی۔ پس ہم نے خیبر کے قریب پہنچ کر فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کر لی۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سوار ہو گئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے میں سوار ہو گیا۔ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری خیبر کی گلیوں کی طرف دوڑائی اور میرا گھٹنا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے لگ جاتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ران سے چادر جدا ہو گئی تھی اور میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ران کی سفیدی دیکھی۔ پس جب آپ بستی میں پہنچے تو فرمایا: اللہ اکبر! خیبر ویران ہو گیا کیونکہ ہم جب کسی قوم کے میدانوں میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔ اس جملہ کو آپ نے تین مرتبہ فرمایا اور اہلِ خیبر اس وقت اپنے اپنے کاموں کی طرف نکلے ہوئے

الْعَزِيْزِ وَ قَالَ بَعْضُ اَصْحَابِنَا وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَاَصَبْنَاهَا عَنْوَةً۔

تھے۔تو انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آ گئے اور بعض راویوں نے کہا کہ آپ اور لشکر آ گئے اور ہم نے اسے زبردستی فتح کر لیا۔

(۴۶۶۶)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ اَبِىْ طَلْحَةَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَقَدَمِىْ تَمَسُّ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَتَيْنَاهُمْ حِيْنَ بَزَغَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ اَخْرَجُوْا مَوَاشِيَهُمْ وَ خَرَجُوْا بِفُؤُوْسِهِمْ وَ مَكَاتِلِهِمْ وَ مُرُوْرِهِمْ فَقَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَرِبَتْ خَيْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ قَالَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

(۴۶۶۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خیبر کے دن ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا اور میرا قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم کو لگ رہا تھا۔ پس ہم ان کے پاس اُس وقت آئے جب سورج نکل چکا تھا اور انہوں نے اپنے جانوروں کو نکال لیا تھا اور خود دارنتیاں اور ٹوکریاں اور درختوں پر چڑھنے کے لیے رسیاں لے کر باہر نکل رہے تھے۔ انہوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بمعہ لشکر آ گئے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر برباد ہو گیا کیونکہ جب ہم کسی قوم کے میدان میں اُترتے ہیں تو ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بُری ہو جاتی ہے۔ پس اللہ رب العزت نے اُنہیں شکست سے دوچار کیا۔

(۴۶۶۷)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَا اَخْبَرَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ اَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْبَرَ قَالَ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ۔

(۴۶۶۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: جب ہم کسی قوم کے میدانوں میں اُترتے ہیں تو وہ دن جن لوگوں کو (اللہ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے) اُن کے لیے بہت بُرا ہوتا ہے۔

(۴۶۶۸)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ عَبَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى خَيْبَرَ فَتَسَيَّرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرِ ابْنِ الْاَكْوَعِ اَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُوْ بِالْقَوْمِ يَقُوْلُ:

(۴۶۶۸) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے اور رات کے وقت سفر کیا۔ قوم میں سے ایک آدمی نے عامر بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ آپ ہمیں اپنے اشعار میں سے کچھ شعر نہ سنائیں گے اور عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاعر تھے۔ عامر رضی اللہ عنہ قوم کے ساتھ اُترے اور یہ شعر کہے

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا

اے اللہ! اگر تو ہماری مدد نہ کرتا تو ہمیں ہدایت نہ ملتی
نہ ہم زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ نماز پڑھتے پس تو
ہمیں معاف کر دے یہی ہماری طلب ہے اور ہم
تجھ پر فدا ہوں اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر دے

وَأَلْقِيَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَ بِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ قَالُوا عَامِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهٖ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيْدَةٌ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ الَّذِيْ فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْ قَدُوْا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ يُوْقِدُوْنَ قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوْ يُهْرِيْقُوْنَهَا وَ يَغْسِلُوْنَهَا فَقَالَ أَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فِيْهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهٖ سَاقَ يَهُوْدِيٍّ لِيَضْرِبَهُ وَ يَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهٖ فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَمَاتَ مِنْهُ قَالَ فَلَمَّا قَفَلُوْا قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِيْ قَالَ فَلَمَّا رَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاكِتًا قَالَ مَا لَكَ قُلْتُ لَهُ فِدَاكَ أَبِيْ وَ أُمِّيْ زَعَمُوْا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَهُ قُلْتُ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَأُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ مَشٰى بِهَا مِثْلَهُ وَ خَالَفَ قُتَيْبَةُ مُحَمَّدًا مِنَ الْحَدِيْثِ فِيْ حَرْفَيْنِ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادٍ وَأَلْقِ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا۔

اگر ہم دشمنوں سے مقابلہ کریں اور ہم پر تسلی نازل
فرما جب ہم کو آواز دی جاتی ہے تو ہم پہنچ جاتے ہیں
اور آواز دینے کے ساتھ ہی لوگ ہم پر بھروسہ کر لیتے ہیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ہنکانے والا کون ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عامر ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم فرمائے۔ قوم میں سے ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس پر رحمت واجب ہوگئی۔ کاش! آپ ہمیں بھی اس سے مستفید کرتے۔ ہم خیبر میں پہنچے اور اُن کا محاصرہ کر لیا۔ یہاں تک کہ ہمیں سخت بھوک لگی۔ پھر آپ نے فرمایا: بے شک اللہ نے (خیبر کو) تمہارے لیے فتح کر دیا ہے۔ جب لوگوں نے شام کی اُس دن جس دن خیبر اُن کے لیے فتح کیا گیا تو لوگوں نے بہت زیادہ آگ جلائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کیسی ہے اور کس چیز پر تم جلا رہے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: گوشت پر جلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کونسا گوشت؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: گھریلو گدھے کا گوشت۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا: اسے انڈیل دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ ایک صحابی نے عرض کیا: کیا ہم اسے انڈیل دیں اور ہانڈیوں کو دھو لیں۔ آپ نے فرمایا: ایسا کر لو۔ جب لوگوں نے صف بندی کی تو عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی۔ انہوں نے یہودی کی پنڈلی پر وہ تلوار ماری لیکن تلوار کی دھار واپس آ کر عامر رضی اللہ عنہ کے زانو پر لگی۔ پس وہ اس سے فوت ہو گئے۔ پس جب صحابہؓ واپس لوٹے تو سلمہؓ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا: جب رسول اللہؐ نے مجھے خاموش دیکھا تو فرمایا: تجھے کیا ہے؟ میں نے آپ سے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان لوگوں کا گمان ہے کہ عامرؓ کے تمام اعمال برباد ہو گئے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کس نے یہ بات کہی ہے؟ میں نے عرض کیا: فلاں فلاں اور اُسید بن حضیر انصاری نے۔ آپ نے فرمایا: جس نے یہ بات کہی جھوٹ کہا ہے۔ اُس کے لیے دوہرا اجر ہے اور آپ نے اپنی دونوں انگلیوں کو جمع کیا اور فرمایا کہ اس نے اس طرح جہاد کیا' جس کی مثال

عرب میں بہت کم ہے۔ جو اس راستہ میں اسی طرح چلا ہو۔

(۴۶۶۹) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَ نَسَبَهُ غَيْرُ ابْنِ وَهْبٍ فَقَالَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ اَخِيْ قِتَالًا شَدِيْدًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ وَ شَكُّوا فِيْهِ رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَ شَكُّوا فِيْ بَعْضِ اَمْرِهِ قَالَ سَلَمَةُ فَقَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ خَيْبَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي اَنْ اَرْجُزَ بِكَ فَاَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَعْلَمُ مَا تَقُوْلُ قَالَ فَقُلْتُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقْتَ
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
وَ ثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُوْنَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا

قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجَزِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ هٰذَا قُلْتُ قَالَهُ اَخِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ نَاسًا لَيَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ يَقُوْلُوْنَ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَاَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ اَبِيْهِ مِثْلَ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ حِيْنَ قُلْتُ اِنَّ نَاسًا يَهَابُوْنَ الصَّلَاةَ

(۴۶۶۹) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ خیبر کے دن میرے بھائی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سخت جنگ کی۔ پس (اسی دوران) اُس کی اپنی تلوار لوٹ کر اُس کو لگی جس سے وہ شہید ہو گئے۔ تو اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں گفتگو کی اور ایسے آدمی کی شہادت میں شک کیا جو اپنے اسلحہ سے وفات پا جائے اور اسی طرح اُس کے بعض حالات میں شک کیا۔ سلمہ نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے اجازت دیں کہ میں آپ کو کچھ رجزیہ اشعار سناؤں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے اجازت دے دی۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا جو کچھ کہو سوچ سمجھ کر کہو تو میں نے یہ شعر کہا

اللہ کی قسم! اگر اللہ ہمیں ہدایت عطا نہ فرماتا
تو ہم نہ زکوٰۃ ادا کرتے اور نہ نماز پڑھتے
رسول اللہؐ نے فرمایا تو نے سچ کہا۔ (میں نے پھر کہا:)
اور ہم پر رحمت نازل فرما اور اگر ہم (کفار سے)
مقابلہ کریں تو ہمیں ثابت قدم رکھو اور
مشرکین نے بتحقیق ہم پر زیادتی کی ہوئی ہے

جب میں اپنے اشعار پورے کر چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِن اشعار کا کہنے والا کون ہے؟ میں نے عرض کیا: انہیں میرے بھائی نے کہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اُس پر رحم فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بعض لوگ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے میں ہچکچا رہے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایسا شخص ہے جو اپنے اسلحہ سے شہید ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کی اطاعت اور جہاد میں کوشش کرتے ہوئے شہید ہوا ہے۔ ابن شہاب نے کہا پھر میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے پوچھا تو انہوں نے یہ حدیث اپنے باپ سے مجھے بیان کی اور اس میں یہ کہا: جب میں

عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوْا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهٗ أَجْرُهٗ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

نے عرض کیا کہ بعض لوگ اُس کی نمازِ جنازہ ادا کرنے میں ہچکچا رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے جھوٹ کہا ہے بلکہ وہ جہاد کرتے ہوئے مجاہد شہید ہوا ہے اور اُس کے لیے دوہرا اجر وثواب ہوگا اور آپ نے اپنی دونوں اُنگلیوں سے اشارہ فرمایا۔

۸۲۱: باب غَزْوَةِ الْاَحْزَابِ وَهِيَ الْخَنْدَقُ

باب: غزوۂ احزاب (خندق) کے بیان میں

(۴۶۷۰) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَحْزَابِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَلَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ:

وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا
اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
قَالَ وَ رُبَّمَا قَالَ:
اِنَّ الْمَلَا قَدْ اَبَوْا عَلَيْنَا
اِذَا اَرَادُوْا فِتْنَةً اَبَيْنَا
وَ يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ

(۴۶۷۰) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (غزوۂ) احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی اُٹھا رہے تھے اور مٹی کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیٹ کی سفیدی اَٹی ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

اللہ کی قسم (اے اللہ!) اگر تو ہمیں ہدایت نہ دیتا
تو ہم نہ صدقہ دیتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے
(اے اللہ!) ہم پر سکینت نازل فرما کیونکہ
ہم پر دشمن (اکٹھے ہو کر) ٹوٹ پڑے ہیں
راوی کہتے ہیں کہ کبھی آپ ﷺ فرماتے
کافروں نے ہماری بات ماننے سے انکار کر دیا ہے اور جب
وہ فتنہ و فساد کا ارادہ کرتے ہیں تو ہم انکار کرتے ہیں
اور اُس وقت آپ ﷺ کی آواز بلند ہوتی

(۴۶۷۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الْاُلٰى قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا۔

(۴۶۷۱) اِس سند کے ساتھ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

(۴۶۷۲) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰى اَكْتَافِنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ اِلَّا عَيْشُ الْاٰخِرَةِ فَاغْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ۔

(۴۶۷۲) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور حال یہ کہ ہم خندق کھود رہے تھے اور اپنے کندھوں پر مٹی اُٹھا رہے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے۔ پس تو مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرما۔

(۴۶۷۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ

(۴۶۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ:

سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے
(پس اے اللہ!) تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما

(۴۶۷۴)حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ لِابْنِ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ قَالَ شُعْبَةُ أَوْقَالَ:

(۴۶۷۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اے اللہ! زندگی تو صرف آخرت کی زندگی ہے
پس تو انصار اور مہاجرین پر کرم فرما

اَللّٰهُمَّ! لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ ☆ فَأَكْرِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

(۴۶۷۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى وَ شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ قَالَ يَحْيَى أَخْبَرَنَا وَ قَالَ شَيْبَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانُوْا يَرْتَجِزُوْنَ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُمْ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ:

(۴۶۷۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم) رجز یہ اشعار کہتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُن کے ساتھ رجز یہ اشعار کہتے تھے اور فرماتے تھے

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَانْصُرِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے
پس! (اے اللہ) تو انصار اور مہاجرین کی مدد فرما

وَفِي حَدِيْثِ شَيْبَانَ بَدَلَ فَانْصُرْ فَاغْفِرْ۔

اور شیبان کی حدیث میں فانصُر کی جگہ فاغفِر ہے۔

(۴۶۷۶)حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ:

(۴۶۷۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم (غزوہ) خندق کے دن کہہ رہے تھے

نَحْنُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَى الْإِسْلَامِ مَا بَقِيْنَا أَبَدًا

جب تک ہماری زندگی باقی ہے
ہم نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اسلام پر بیعت کی ہے

وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ:

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے

اَللّٰهُمَّ إِنَّ الْخَيْرَ خَيْرُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت کی بھلائی ہے
پس تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت فرما

(۴۶۷۷)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ يَقُوْلُ خَرَجْتُ قَبْلَ اَنْ يُؤَذَّنَ بِالْاُوْلٰى وَ كَانَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْعٰى بِذِيْ قَرَدٍ قَالَ فَلَقِيَنِيْ غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ اَخَذَهَا قَالَ غَطَفَانُ قَالَ فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ يَاصَبَاحَاهُ قَالَ فَأَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِيْنَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلٰى وَجْهِيْ حَتّٰى اَدْرَكْتُهُمْ وَقَدْ اَخَذُوْا بِذِيْ قَرَدٍ يَسْقُوْنَ مِنَ الْمَاءِ فَجَعَلْتُ اَرْمِيْهِمْ بِنَبْلِيْ وَكُنْتُ رَامِيًا وَاَقُوْلُ:

اَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ
وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَاَرْتَجِزُ حَتّٰى اسْتَنْقَذْتُ اللِّقَاحَ مِنْهُمْ وَاسْتَلَبْتُ مِنْهُمْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً قَالَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ وَهُمْ عِطَاشٌ فَابْعَثْ اِلَيْهِمُ السَّاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَلَكْتَ فَاَسْجِحْ قَالَ ثُمَّ رَجَعْنَا وَ يُرْدِفُنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاقَتِهِ حَتّٰى دَخَلْنَا الْمَدِيْنَةَ۔

(۴۶۷۷) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں پہلی اذان سے قبل باہر نکلا (تو دیکھا) کہ ذی قرد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں چر رہی تھیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا اور اُس نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو پکڑ لیا گیا ہے تو میں نے اُس غلام سے پوچھا: کس نے پکڑی ہیں؟ غلام نے کہا: غطفان نے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چیخ چیخ کر تین مرتبہ ''یا صباحاہ'' کہا۔ مدینہ کے دونوں کناروں تک میری آواز سنی گئی۔ پھر میں سامنے کی طرف چلا یہاں تک کہ میں نے ذی قرد میں (غطفان کے لوگوں کو) پکڑ لیا۔ وہ لوگ اونٹنیوں کو پانی پلا رہے تھے۔ میں نے اپنے تیروں سے انہیں مارنا شروع کر دیا اور میں تیر مارتے ہوئے کہہ رہا تھا ؎

میں اکوع کا بیٹا ہوں
اور آج کا دن تو کمینے لوگوں کی ہلاکت کا دن ہے

تو میں یہ رجز پڑھتا رہا یہاں تک کہ میں نے اُن سے اونٹنیوں کو چھڑا لیا اور ان سے تین چادریں بھی لے لیں۔ راوی کہتے ہیں کہ (اسی دوران) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے اس قوم کے لوگوں کو پانی سے روک رکھا ہے حالانکہ یہ لوگ پیاسے ہیں۔ آپ اُن کی طرف ابھی لوگ بھیجیں۔ آپ نے فرمایا: اے ابن اکوع تم نے اپنی چیزیں تو لے لیں ہیں' اب اُنہیں چھوڑ دو۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہم واپس لوٹے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی اونٹنی پر اپنے پیچھے سوار کیا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں داخل ہو گئے۔

(۴۶۷۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ كِلَاهُمَا عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ وَ هٰذَا حَدِيْثُهُ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ

(۴۶۷۸) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر آئے اور ہم چودہ سو کی تعداد میں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) تھے اور ہمارے پاس پچاس بکریاں تھیں' وہ سیراب نہیں ہو رہی تھیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنوئیں کے کنارے بیٹھ گئے (اور بیٹھ کر) یا تو آپ نے دُعا فرمائی اور یا اس

الْمَجِيْدِ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِيْ إِيَاسُ بْنُ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ قَدِمْنَا الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً وَ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ شَاةً لَا تُرْوِيْهَا قَالَ فَقَعَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى جَبَا الرَّكِيَّةِ فَإِمَّا دَعَا وَإِمَّا بَسَقَ فِيْهَا قَالَ فَجَاشَتْ فَسَقَيْنَا وَاسْتَقَيْنَا قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَانَا لِلْبَيْعَةِ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ قَالَ فَبَايَعْتُهُ أَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعَ وَ بَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ وَسَطٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ بَايِعْ يَا سَلَمَةُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ النَّاسِ قَالَ وَ أَيْضًا قَالَ وَرَآنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُزْلًا يَعْنِيْ لَيْسَ مَعَهُ سِلَاحٌ فَأَعْطَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَفَةً أَوْدَرَقَةً ثُمَّ بَايَعَ حَتّٰى إِذَا كَانَ فِيْ آخِرِ النَّاسِ قَالَ أَلَا تُبَايِعُنِيْ يَا سَلَمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ قَدْ بَايَعْتُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَفِي أَوْسَطِ النَّاسِ قَالَ وَ أَيْضًا قَالَ فَبَايَعْتُهُ الثَّالِثَةَ ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا سَلَمَةُ أَيْنَ حَجَفَتُكَ أَوْ دَرَقَتُكَ الَّتِيْ أَعْطَيْتُكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَنِيْ عَمِّيْ عَامِرٌ عَزِلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ إِنَّكَ كَالَّذِيْ قَالَ الْأَوَّلُ اللّٰهُمَّ أَبْغِنِيْ حَبِيْبًا هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ ثُمَّ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ رَاسَلُوْنَا الصُّلْحَ حَتّٰى مَشٰى بَعْضُنَا فِيْ بَعْضٍ وَاصْطَلَحْنَا قَالَ وَ كُنْتُ تَبِيْعًا لِطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَسْقِيْ فَرَسَهُ وَأَحُسُّهُ وَأَخْدُمُهُ وَآكُلُ مِنْ طَعَامِهِ وَ تَرَكْتُ أَهْلِيْ وَمَالِيْ

میں آپ نے اپنا لعاب دہن ڈالا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کنوئیں میں جوش آ گیا۔ پھر ہم نے اپنے جانوروں کو بھی سیراب کیا اور خود ہم بھی سیراب ہو گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں درخت کی جڑ میں بیٹھ کر بیعت کے لیے بلایا۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے سب سے پہلے میں نے بیعت کی پھر اور لوگوں نے بیعت کی یہاں تک کہ جب آدھے لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ نے فرمایا: ابوسلمہ بیعت کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں تو سب سے پہلے بیعت کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر دوبارہ کر لو اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میرے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں ہے تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک ڈھال عطا فرمائی (اس کے بعد) پھر بیعت کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جب سب لوگوں نے بیعت کر لی تو آپ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو نے بیعت نہیں کی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سب سے پہلے تو میں نے بیعت کی اور لوگوں کے درمیان میں بھی میں نے بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: پھر کر لو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے تیسری مرتبہ بیعت کی پھر آپ نے مجھے فرمایا: اے سلمہ! وہ ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ نہیں تھا وہ ڈھال میں نے اُن کو دے دی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے اور فرمایا کہ تو بھی اُس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے سب سے پہلے دُعا کی تھی: اے اللہ! مجھے وہ دوست عطا فرما جو مجھے میری جان سے زیادہ پیارا ہو پھر مشرکوں نے ہمیں صلح کا پیغام بھیجا یہاں تک کہ ہر ایک جانب کا آدمی دوسری جانب جانے لگا اور ہم نے صلح کر لی۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں تھا اور میں اُن کے گھوڑے کو پانی پلاتا تھا اور اسے چرایا کرتا اور اُن کی خدمت کرتا اور کھانا بھی ان کے ساتھ ہی کھاتا کیونکہ میں اپنے گھر والوں اور اپنے مال و اسباب کو چھوڑ کر اللہ اور اس کے

مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اصْطَلَحْنَا نَحْنُ وَاَهْلُ مَكَّةَ وَاخْتَلَطَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ اَتَيْتُ شَجَرَةً فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاضْطَجَعْتُ فِيْ اَصْلِهَا قَالَ فَاَتَانِيْ اَرْبَعَةٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوْا يَقَعُوْنَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبْغَضْتُهُمْ فَتَحَوَّلْتُ اِلٰى شَجَرَةٍ اُخْرٰى وَ عَلَّقُوْا سِلَاحَهُمْ وَاضْطَجَعُوْا فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ نَادٰى مُنَادٍ مِنْ اَسْفَلِ الْوَادِيْ يَا لِلْمُهَاجِرِيْنَ قُتِلَ ابْنُ زُنَيْمٍ قَالَ فَاخْتَرَطْتُ سَيْفِيْ ثُمَّ شَدَدْتُ عَلٰى اُولٰٓئِكَ الْاَرْبَعَةِ وَهُمْ رُقُوْدٌ فَاَخَذْتُ سِلَاحَهُمْ فَجَعَلْتُهٗ ضِغْثًا فِيْ يَدِيْ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِيْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ لَا يَرْفَعُ اَحَدٌ مِنْكُمْ رَاْسَهٗ اِلَّا ضَرَبْتُ الَّذِيْ فِيْهِ عَيْنَاهُ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِهِمْ اَسُوْقُهُمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَاءَ عَمِّيْ عَامِرٌ بِرَجُلٍ مِنَ الْعَبَلَاتِ يُقَالُ لَهٗ مِكْرَزٌ يَقُوْدُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ مُجَفَّفٍ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَنَظَرَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُمْ يَكُنْ لَهُمْ بَدْءُ الْفُجُوْرِ وَثِنَاهُ فَعَفَا عَنْهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ ﴿وَهُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ﴾ [الفتح:٢٤] الْاٰيَةَ كُلَّهَا قَالَ ثُمَّ خَرَجْنَا رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَ بَيْنَ بَنِيْ لِحْيَانَ جَبَلٌ وَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَاسْتَغْفَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ رَقِيَ هٰذَا الْجَبَلَ اللَّيْلَةَ كَاَنَّهٗ طَلِيْعَةٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ قَالَ سَلَمَةُ فَرَقِيْتُ تِلْكَ اللَّيْلَةَ مَرَّتَيْنِ اَوْ

رسول ﷺ کی طرف ہجرت کر آیا تھا۔ پھر جب ہماری اور مکہ والوں کی صلح ہوگئی اور ایک دوسرے سے میل جل ہونے لگا تو میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے نیچے سے کانٹے وغیرہ صاف کر کے اس کی جڑ میں لیٹ گیا اسی دوران مکہ کے مشرکوں میں سے چار آدمی آئے اور رسول اللہ ﷺ کو بُرا بھلا کہنے لگے۔ مجھے ان مشرکوں پر بڑا غصہ آیا پھر میں دوسرے درخت کی طرف آ گیا اور انہوں نے اپنا اسلحہ لٹکایا اور لیٹ گئے۔ وہ لوگ اس حال میں تھے کہ اسی دوران وادی کے نشیب میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا: اے مہاجرین! ابن زنیم شہید کر دیئے گئے۔ میں نے یہ سنتے ہی اپنی تلوار سیدھی کی اور پھر میں نے اُن چاروں پر اس حال میں حملہ کیا کہ وہ سو رہے تھے اور اُن کا اسلحہ میں نے پکڑ لیا اور ان کا ایک گٹھا بنا کر اپنے ہاتھ میں رکھا۔ پھر میں نے کہا: قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو عزت عطا فرمائی تم میں سے کوئی اپنا سر نہ اُٹھائے ورنہ میں تمہارے اس حصہ میں ماروں گا کہ جس میں دونوں آنکھیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اور میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ بھی قبیلہ عبلات کے آدمی کو جسے مکرز کہا جاتا ہے اس کے ساتھ مشرکوں کے ستر آدمیوں کو گھسیٹ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائے۔ حضرت عامر رضی اللہ عنہ جھول پوش گھوڑے پر سوار تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن کی طرف دیکھا اور پھر فرمایا: ان کو چھوڑ دو کیونکہ جھگڑے کی ابتداء بھی انہی کی طرف سے ہوئی اور تکرار بھی انہی کی طرف سے۔ الغرض رسول اللہ ﷺ نے اُن کو معاف فرما دیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ (آیت مبارکہ) نازل فرمائی: ''اور وہ اللہ کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روکا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روکا مکہ کی وادی میں بعد اس کے کہ تم کو اُن پر فتح اور کامیابی دے دی تھی۔'' پھر ہم مدینہ منورہ کی طرف نکلے۔ راستہ میں ہم ایک جگہ اُترے جس جگہ ہمارے اور بنی لحیان کے مشرکوں کے درمیان ایک

ثَلَاثًا ثُمَّ قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظَهْرِهِ مَعَ رَبَاحٍ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَعَهُ وَ خَرَجْتُ مَعَهُ بِفَرَسِ طَلْحَةَ أُنَدِّيْهِ مَعَ الظَّهْرِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْفَزَارِيُّ قَدْ أَغَارَ عَلٰى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَاقَهُ أَجْمَعَ وَ قَتَلَ رَاعِيَهُ قَالَ فَقُلْتُ يَا رَبَاحُ خُذْ هٰذَا الْفَرَسَ فَأَبْلِغْهُ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَأَخْبِرْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَدْ أَغَارُوْا عَلٰى سَرْحِهِ قَالَ ثُمَّ قُمْتُ عَلٰى أَكَمَةٍ فَاسْتَقْبَلْتُ الْمَدِيْنَةَ فَنَادَيْتُ ثَلَاثًا يَا صَبَاحَاهْ ثُمَّ خَرَجْتُ فِيْ آثَارِ الْقَوْمِ أَرْمِيْهِمْ بِالنَّبْلِ وَأَرْتَجِزُ أَقُوْلُ:

أَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

فَأَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَصُكُّ سَهْمًا فِيْ رَحْلِهِ حَتّٰى خَلَصَ نَصْلُ السَّهْمِ إِلٰى كَتِفِهِ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا

وَأَنَا ابْنُ الْأَكْوَعِ

وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ

قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا زِلْتُ أَرْمِيْهِمْ وَأَعْقِرُ بِهِمْ فَإِذَا رَجَعَ إِلَيَّ فَارِسٌ أَتَيْتُ شَجَرَةً فَجَلَسْتُ فِيْ أَصْلِهَا ثُمَّ رَمَيْتُهُ فَعَقَرْتُ بِهِ حَتّٰى إِذَا تَضَايَقَ الْجَبَلُ فَدَخَلُوْا فِيْ تَضَايُقِهِ عَلَوْتُ الْجَبَلَ فَجَعَلْتُ أُرَدِّيْهِمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ فَمَا زِلْتُ كَذٰلِكَ أَتْبَعُهُمْ حَتّٰى مَا خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ بَعِيْرٍ مِنْ ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا خَلَّفْتُهُ وَرَاءَ ظَهْرِيْ وَ خَلَّوْا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُ ثُمَّ اتَّبَعْتُهُمْ أَرْمِيْهِمْ حَتّٰى أَلْقَوْا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِيْنَ بُرْدَةً وَ ثَلَاثِيْنَ رُمْحًا يَسْتَخِفُّوْنَ وَلَا يَطْرَحُوْنَ شَيْئًا إِلَّا جَعَلْتُ عَلَيْهِ آرَامًا

پہاڑ حائل تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے لیے مغفرت کی دعا فرمائی جو آدمی اس پہاڑ پر چڑھ کر نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے پہرہ دے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پہاڑ پر دو یا تین مرتبہ چڑھا پھر ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اونٹ رباح کے ساتھ بھیج دیئے جو کہ رسول اللہ ﷺ کا غلام تھا۔ میں بھی ان اونٹوں کے ساتھ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر نکلا۔ جب صبح ہوئی تو عبدالرحمٰن فزاری نے رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو لوٹ لیا اور ان سب اونٹوں کو ہانک کر لے گیا اور اس نے آپ کے چرواہے کو قتل کر دیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے رباح! یہ گھوڑا پکڑ اور اسے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو پہنچا دے اور رسول اللہ ﷺ کو خبر دے کہ مشرکوں نے آپ کے اونٹوں کو لوٹ لیا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر میں ایک ٹیلے پر کھڑا ہوا اور میں نے اپنا رخ مدینہ منورہ کی طرف کر کے بہت بلند آواز سے پکارا: ''یا صباحاہ'' پھر (اس کے بعد) میں ان لٹیروں کے پیچھے اُن کو تیر مارتا ہوا اور رجز (شعر) پڑھتے ہوئے نکلا

میں اکوع کا بیٹا ہوں

اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے

میں ان میں سے ایک ایک آدمی سے ملتا اور اسے تیر مارتا یہاں تک کہ تیر ان کے کندھے سے نکل جاتا اور میں کہتا کہ یہ وار پکڑ۔

میں اکوع کا بیٹا ہوں

اور آج کا دن ان ذلیلوں کی بربادی کا دن ہے

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! میں ان کو لگاتار تیر مارتا رہا اور ان کو زخمی کرتا رہا تو جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوٹتا تو میں درخت کے نیچے آ کر اس درخت کی جڑ میں بیٹھ جاتا پھر میں اس کو ایک تیر مارتا جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو جاتا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ پہاڑ کے تنگ راستہ میں گھسے اور میں پہاڑ پر چڑھ گیا اور وہاں

مِنَ الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى اَتَوْا مُتَضَايِقًا مِنْ ثَنِيَّةٍ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَتَاهُمْ فُلَانُ بْنُ بَدْرٍ الْفَزَارِيُّ فَجَلَسُوْا يَتَضَحَّوْنَ يَعْنِى يَتَغَدَّوْنَ وَ جَلَسْتُ عَلٰى رَأْسِ قَرْنٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ مَا هٰذَا الَّذِىْ اَرٰى قَالُوْا لَقِيْنَا مِنْ هٰذَا الْبَرْحَ وَاللّٰهِ مَا فَارَقَنَا مُنْذُ غَلَسٍ يَرْمِيْنَا حَتّٰى انْتَزَعَ كُلَّ شَىْءٍ فِى اَيْدِيْنَا قَالَ فَلْيَقُمْ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِنْكُمْ اَرْبَعَةٌ قَالَ فَصَعِدَ اِلَىَّ مِنْهُمْ اَرْبَعَةٌ فِى الْجَبَلِ قَالَ فَلَمَّا اَمْكَنُوْنِى مِنَ الْكَلَامِ قَالَ قُلْتُ هَلْ تَعْرِفُوْنَنِىْ قَالُوْا لَا وَمَنْ اَنْتَ قَالَ قُلْتُ اَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْاَكْوَعِ وَالَّذِىْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَطْلُبُ رَجُلًا مِنْكُمْ اِلَّا اَدْرَكْتُهُ وَلَا يَطْلُبُنِىْ رَجُلٌ مِنْكُمْ فَيُدْرِكَنِىْ قَالَ اَحَدُهُمْ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَرَجَعُوْا فَمَا بَرِحْتُ مَكَانِىْ حَتّٰى رَاَيْتُ فَوَارِسَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُوْنَ الشَّجَرَ قَالَ فَاِذَا اَوَّلُهُمُ الْاَخْرَمُ الْاَسَدِيُّ وَ عَلٰى اِثْرِهٖ اَبُوْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيُّ وَ عَلٰى اِثْرِهِ الْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ الْكِنْدِيُّ قَالَ فَاَخَذْتُ بِعِنَانِ الْاَخْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ قُلْتُ يَا اَخْرَمُ احْذَرْهُمْ لَا يَقْتَطِعُوْنَكَ حَتّٰى يَلْحَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ قَالَ يَا سَلَمَةُ اِنْ كُنْتَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ تَعْلَمُ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَالنَّارَ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ بَيْنِىْ وَ بَيْنَ الشَّهَادَةِ قَالَ فَخَلَّيْتُهُ فَالْتَقٰى هُوَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ فَعَقَرَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَرَسَهُ وَ طَعَنَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَقَتَلَهُ وَ تَحَوَّلَ عَلٰى فَرَسِهٖ وَ لَحِقَ اَبُوْ قَتَادَةَ فَارِسُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَطَعَنَهُ فَقَتَلَهُ فَوَالَّذِىْ كَرَّمَ وَجْهَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَبِعْتُهُمْ اَعْدُوْ عَلٰى رِجْلَىَّ

سے میں نے ان کو پتھر مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں لگا تار ان کا پیچھا کرتا رہا یہاں تک کہ کوئی اونٹ جو اللہ نے پیدا کیا اور وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا ہو ایسا نہیں ہوا کہ جسے میں نے اپنی پشت کے پیچھے نہ چھوڑ دیا ہو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر ان کے پیچھے تیر پھینکے یہاں تک کہ ان لوگوں نے ہلکا ہونے کی خاطر تیس چادریں اور تیس نیزوں سے زیادہ پھینک دیئے۔ سوائے اس کے کہ وہ لوگ جو چیز بھی پھینکتے میں پتھروں سے میل کی طرح اس پر نشان ڈال دیتا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم پہچان لیں یہاں تک کہ وہ ایک تنگ گھاٹی پر آ گئے اور فلاں بن بدر فرازی بھی اُن کے پاس آ گیا۔ سب لوگ دوپہر کا کھانا کھانے کے لیے بیٹھ گئے اور میں پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ فرازی کہنے لگا کہ یہ کونسا آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے؟ لوگوں نے کہا: اس آدمی نے ہمیں بڑا تنگ کر رکھا ہے۔ اللہ کی قسم! اندھیری رات سے ہمارے ساتھ ہے اور لگا تار ہمیں تیر مار رہا ہے یہاں تک کہ ہمارے پاس جو کچھ بھی تھا اُس نے سب کچھ چھین لیا ہے۔ فرازی کہنے لگا کہ تم میں سے چار آدمی اس کی طرف کھڑے ہوں اور اسے مار دیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کہ یہ سنتے ہیں) اُن میں سے چار آدمی میری طرف پہاڑ پر چڑھے تو جب وہ اتنی دور تک پہنچ گئے جہاں میری بات سن سکیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا تم مجھے پہچانتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں اور تم کون ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میں سلمہ بن اکوع ہوں اور قسم ہے اُس ذات کی جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں تم میں سے جسے چاہوں مار دوں اور تم میں سے کوئی مجھے مار نہیں سکتا۔ اُن میں سے ایک آدمی کہنے لگا کہ ہاں لگتا تو ایسے ہی ہے۔ پھر وہ سب وہاں سے لوٹ پڑے اور میں ابھی تک اپنی جگہ سے چلا ہی نہیں تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سواروں کو دیکھ لیا جو کہ درختوں میں گھس گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان میں

حَتّٰى مَا اَرٰى وَرَائِىْ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا غُبَارِهِمْ شَيْئًا حَتّٰى يَعْدِلُوْا قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى شِعْبٍ فِيْهِ مَاءٌ يُقَالُ لَهٗ ذَا قَرَدٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْهُ وَهُمْ عِطَاشٌ قَالَ فَنَظَرُوْا اِلَىَّ اَعْدُو وَرَآءَ هُمْ فَحَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ يَعْنِىْ اَجْلَيْتُهُمْ عَنْهُ فَمَا ذَاقُوْا مِنْهُ قَطْرَةً قَالَ وَ يَخْرُجُوْنَ فَيَشْتَدُّوْنَ فِىْ ثَنِيَّةٍ قَالَ فَاَعْدُو فَاَلْحَقُ رَجُلًا مِنْهُمْ فَاَصُكُّهٗ بِسَهْمٍ فِىْ نُغْضِ كَتِفِهٖ قَالَ قُلْتُ خُذْهَا وَاَنَا ابْنُ الْاَكْوَعِ وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَّعِ قَالَ يَا ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ اَكْوَعُهٗ بُكْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَدُوَّ نَفْسِهٖ اَكْوَعُكَ بُكْرَةَ قَالَ وَاَرْدَوْا فَرَسَيْنِ عَلٰى ثَنِيَّةٍ قَالَ فَجِئْتُ بِهِمَا اَسُوْقُهُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَلَحِقَنِىْ عَامِرٌ بِسَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَذْقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَ سَطِيْحَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَتَوَضَّاْتُ وَ شَرِبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَاءِ الَّذِىْ حَلَّيْتُهُمْ عَنْهُ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَخَذَ تِلْكَ الْاِبِلَ وَكُلَّ شَىْءٍ اسْتَنْقَذْتُهٗ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ كُلَّ رُمْحٍ وَ بُرْدَةٍ وَاِذَا بِلَالٌ نَحَرَ نَاقَةً مِنَ الْاِبِلِ الَّذِى اسْتَنْقَذْتُ مِنَ الْقَوْمِ وَاِذَا هُوَ يَشْوِىْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَبِدِهَا وَ سَنَامِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّنِىْ فَاَنْتَخِبُ مِنَ الْقَوْمِ مِائَةَ رَجُلٍ فَاَتَّبِعُ الْقَوْمَ فَلَا يَبْقٰى مِنْهُمْ مُخْبِرٌ اِلَّا قَتَلْتُهٗ قَالَ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ فِىْ ضَوْءِ النَّارِ فَقَالَ يَا سَلَمَةُ اَتُرَاكَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِىْ اَكْرَمَكَ فَقَالَ اِنَّهُمُ الْاٰنَ لَيُقْرَوْنَ فِىْ اَرْضِ غَطَفَانَ قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ غَطَفَانَ فَقَالَ نَحَرَ لَهُمْ فُلَانٌ جَزُوْرًا فَلَمَّا كَشَفُوْا

سب سے آگے حضرت اخرم اسدی ؓ تھے اور ان کے پیچھے حضرت ابوقتادہ ؓ تھے اور ان کے پیچھے حضرت مقداد بن اسود کندی ؓ تھے۔ حضرت سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے جا کر اخرم کے گھوڑے کی لگام پکڑی (یہ دیکھتے ہی) وہ لٹیرے بھاگ پڑے۔ میں نے کہا: اے اخرم ان سے ذرا بچ کے رہنا ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مار ڈالیں جب تک کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ ؓ نہ آ جائیں۔ اخرم کہنے لگے: اے ابوسلمہ! اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور اس بات کا یقین رکھتے ہو کہ جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے تو تم میرے اور میری شہادت کے دمیان رکاوٹ نہ ڈالو۔ حضرت سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ میں نے اُن کو چھوڑ دیا اور پھر اخرم کا مقابلہ عبدالرحمٰن فرازی سے ہوا۔ اخرم نے عبدالرحمٰن کے گھوڑے کو زخمی کر دیا اور پھر عبدالرحمٰن نے اخرم کو برچھی مار کر شہید کر دیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ کر بیٹھ گیا۔ اسی دوران میں رسول اللہ ﷺ کے شہسوار حضرت ابوقتادہ آ گئے (جب انہوں نے یہ منظر دیکھا) تو حضرت ابوقتادہ ؓ نے عبدالرحمٰن فرازی کو بھی برچھی مار کر قتل کر دیا (اور پھر فرمایا) قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے حضرت محمد ﷺ کے چہرۂ اقدس کو بزرگی عطا فرمائی ہے میں ان کے تعاقب میں لگا رہا اور میں اپنے پاؤں سے ایسے بھاگ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت محمد ﷺ کا کوئی صحابی بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اور نہ ہی ان کا گرد و غبار۔ یہاں تک کہ وہ لٹیرے سورج غروب ہونے سے پہلے ایک گھاٹی کی طرف آئے جس میں پانی تھا۔ جس گھاٹی کو ذی قرد کہا جاتا تھا تاکہ وہ لوگ اس گھاٹی سے پانی پئیں کیونکہ وہ پیاسے تھے۔ حضرت سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے مجھے دیکھا اور میں ان کے پیچھے دوڑتا ہوا چلا آ رہا تھا۔ بالآخر میں نے ان کو پانی سے ہٹایا' وہ اس سے ایک قطرہ بھی نہ پی سکے۔ حضرت سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ اب وہ کسی اور گھاٹی کی طرف نکلے۔ میں بھی اُن کے پیچھے بھاگا اور ان میں سے ایک آدمی کو پا کر میں نے اس کے شانے کی

جِلْدَهَا رَأَوْا غُبَارًا فَقَالُوا اَتَاكُمُ الْقَوْمُ فَخَرَجُوا هَارِبِيْنَ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَيْرَ فُرْسَانِنَا الْيَوْمَ اَبُو قَتَادَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ خَيْرَ رَجَّالَتِنَا سَلَمَةُ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثُمَّ اَعْطَانِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَيْنِ سَهْمُ الْفَارِسِ وَسَهْمُ الرَّاجِلِ فَجَمَعَهُمَا لِىْ جَمِيْعًا ثُمَّ اَرْدَفَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاءَهُ عَلَى الْعَضْبَاءِ رَاجِعِيْنَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيْرُ قَالَ وَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ لَا يُسْبَقُ شَدًّا قَالَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ اَلَا مُسَابِقٌ اِلَى الْمَدِيْنَةِ هَلْ مِنْ مُسَابِقٍ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَجَعَلَ يُعِيْدُ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ اَمَا تُكْرِمُ كَرِيْمًا وَلَا تَهَابُ شَرِيْفًا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِىْ اَنْتَ وَاُمِّىْ ذَرْنِىْ فَلِاُسَابِقَ الرَّجُلَ قَالَ اِنْ شِئْتَ قَالَ قُلْتُ اذْهَبْ اِلَيْكَ وَ ثَنَيْتُ رِجْلَىَّ فَطَفَرْتُ فَعَدَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ اَسْتَبْقِىْ نَفَسِىْ ثُمَّ عَدَوْتُ فِىْ اِثْرِهٖ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا اَوْ شَرَفَيْنِ ثُمَّ اِنِّىْ رَفَعْتُ حَتّٰى اَلْحَقَهُ فَاَصُكُّهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ قُلْتُ قَدْ سُبِقْتَ وَاللّٰهِ قَالَ اَنَا اَظُنُّ قَالَ فَسَبَقْتُهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَوَ اللّٰهِ مَا لَبِثْنَا اِلَّا ثَلَاثَ لَيَالٍ حَتّٰى خَرَجْنَا اِلٰى خَيْبَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلَ عَمِّىْ عَامِرٌ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَرْتَجِزُ بِالْقَوْمِ:

تَاللّٰهِ لَوْلَا اللّٰهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
وَ نَحْنُ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَغْنَيْنَا

ہڈی میں ایک تیر مارا۔ میں نے کہا: پکڑ اس کو اور میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کا دن کمینوں کی بربادی کا دن ہے۔ وہ کہنے لگا اس کی ماں اس پر روئے کیا یہ وہی اکوع تو نہیں جو صبح کو میرے ساتھ تھا۔ میں نے کہا: ہاں! اے اپنی جان کے دشمن جو صبح کے وقت تیرے ساتھ تھا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے دو گھوڑے ایک گھاٹی پر چھوڑ دیئے تو میں ان دونوں گھوڑوں کو ہنکا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لے آیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہاں عامر سے میری ملاقات ہوئی۔ اُن کے پاس ایک چھاگل (چمڑے کا توشہ دان) تھا جس میں دودھ تھا اور ایک مشکیزے میں پانی تھا۔ پانی سے میں نے وضو کیا اور دودھ پی لیا پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور آپ اسی پانی والی جگہ پر تھے جہاں سے میں نے لٹیروں کو بھگا دیا تھا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اونٹ اور وہ تمام چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھین لی تھیں اور سب نیزے اور چادریں لے لیں اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اُن اونٹوں میں جو میں نے لٹیروں سے چھینے تھے ایک اونٹ کو ذبح کیا اور اس کی کلیجی اور کوہان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھونا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اجازت مرحمت فرمائیں تاکہ میں لشکر میں سے سو آدمیوں کا انتخاب کروں اور پھر میں ان لٹیروں کا مقابلہ کروں اور جب تک میں ان کو قتل نہ کر ڈالوں اس وقت تک نہ چھوڑوں کہ وہ جا کر اپنی قوم کو خبر دیں۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے یہاں تک کہ آگ کی روشنی میں آپ کی ڈاڑھیں مبارک ظاہر ہوگئیں۔ آپ نے فرمایا: اے سلمہ! کیا تو یہ کر سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں! اور قسم ہے اُس ذات کی جس نے آپ کو بزرگی عطا فرمائی۔ آپ نے فرمایا: اب تو وہ غطفان کے علاقہ میں ہوں گے اسی دوران علاقہ غطفان سے ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ فلاں آدمی نے اُن کے لیے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور ابھی اس اونٹ کی

فَثَبِّتِ الْاَقْدَامَ اِنْ لَاقَيْنَا
وَأَنْزِلَنْ سَكِيْنَةً عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا قَالَ اَنَا عَامِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ غَفَرَ لَكَ رَبُّكَ قَالَ وَمَا اسْتَغْفَرَ فَنَادٰى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْلَا (مَا) مَتَّعْتَنَا بِعَامِرٍ:

قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا خَيْبَرَ قَالَ خَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرْحَبٌ يَخْطِرُ بِسَيْفِهِ وَ يَقُوْلُ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

قَالَ وَ بَرَزَ لَهُ عَمِّي عَامِرٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّي عَامِرٌ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُغَامِرٌ

قَالَ فَاخْتَلَفَا ضَرْبَتَيْنِ فَوَقَعَ سَيْفُ مَرْحَبٍ فِي تُرْسِ عَمِّي عَامِرٍ وَ ذَهَبَ عَامِرٌ يَسْفُلُ لَهُ فَرَجَعَ سَيْفُهُ عَلٰى نَفْسِهِ فَقَطَعَ اَكْحَلَهُ وَ كَانَتْ فِيْهَا نَفْسُهُ قَالَ سَلَمَةُ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَفَرٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُوْنَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَتَلَ نَفْسَهُ قَالَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَطَلَ عَمَلُ عَامِرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَ قُلْتُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِكَ قَالَ كَذَبَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ بَلْ لَهُ اَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ اَرْسَلَنِي اِلٰى عَلِيٍّ وَهُوَ اَرْمَدُ فَقَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ

کھال ہی اُتار پائے تھے کہ انہوں نے کچھ غبار دیکھا تو وہ کہنے لگے کہ لوگ آ گئے وہ وہ لوگ وہاں (غطفان) سے بھی بھاگ کھڑے ہوئے تو جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن ہمارے بہترین سواروں میں سے بہتر سوار حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ ہیں اور پیادوں میں سب سے بہتر حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو حصے عطا فرمائے اور ایک سوار کا حصہ اور ایک پیادہ کا حصہ اور دونوں حصے اکٹھے مجھے ہی عطا فرمائے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غضباء اونٹنی پر مجھے اپنے پیچھے بٹھایا اور ہم سب مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ دورانِ سفر انصار کا ایک آدمی جس سے دوڑنے میں کوئی آگے نہیں بڑھ سکتا تھا وہ کہنے لگا: کیا کوئی مدینہ تک میرے ساتھ دوڑ لگانے والا ہے؟ اور وہ بار بار یہی کہتا رہا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کا چیلنج سنا تو میں نے کہا: کیا تجھے کسی بزرگ کی بزرگی کا لحاظ نہیں اور کیا تو کسی بزرگ سے ڈرتا نہیں؟ اُس انصاری شخص نے کہا: نہیں! سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ مجھے اجازت عطا فرمائیں تا کہ میں اس آدمی سے دوڑ لگاؤں۔ آپ نے فرمایا: (اچھا) اگر تو چاہتا ہے تو۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس انصاری سے کہا کہ میں تیری طرف آتا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں ٹیڑھا کیا پھر میں کود پڑا اور دوڑنے لگا اور پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو میں نے سانس لیا پھر میں اُس کے پیچھے دوڑا پھر جب ایک یا دو چڑھائی باقی رہ گئی تو پھر میں نے سانس لیا پھر میں دوڑا یہاں تک کہ میں اس انصاری سے جا کر مل گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک گھونسا مارا اور میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آگے بڑھ گیا اور پھر اس سے پہلے مدینہ منورہ پہنچ گیا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (پھر اس کے بعد) اللہ کی قسم! ابھی ہم مدینہ منورہ میں صرف تین راتیں ہی ٹھہرے تھے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ قَالَ فَاَتَيْتُ عَلِيًّا
فَجِئْتُ بِهٖ اَقُوْدُهٗ وَهُوَ اَرْمَدُ حَتّٰى اَتَيْتُ بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَقَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَاَ وَاَعْطَاهُ 4
الرَّايَةَ وَ خَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ:

قَدْ عَلِمَتْ خَيْبَرُ اَنِّيْ مَرْحَبُ
شَاكِي السِّلَاحِ بَطَلٌ مُجَرَّبُ
اِذَا الْحُرُوْبُ اَقْبَلَتْ تَلَهَّبُ

فَقَالَ عَلِيٌّ:

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَهْ
كَلَيْثِ غَابَاتٍ كَرِيْهِ الْمَنْظَرَهْ
اُوْفِيْهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلَ السَّنْدَرَهْ

قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ مَرْحَبٍ فَقَتَلَهٗ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلٰى يَدَيْهِ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ (بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ) عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهٰذَا (الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ) وَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ السُّلَمِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ (بْنِ عَمَّارٍ) بِهٰذَا۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خیبر کی طرف نکل پڑے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میرے چچا حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے رجزیہ اشعار پڑھنے شروع کر دیئے

اللہ کی قسم! اگر اللہ کی مدد نہ ہوتی تو ہمیں ہدایت نہ ملتی
اور نہ ہم صدقہ کرتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے
اور ہم (اے اللہ) تیرے فضل سے مستغنی نہیں ہیں
اور تو ہمیں ثابت قدم رکھ جب ہم دشمن سے ملیں
اور اے (اللہ) ہم پر سکینت نازل فرما۔

جب (یہ رجزیہ اشعار سنے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ انہوں نے عرض کیا: میں عامر ہوں۔ آپ نے فرمایا: تیرا ربّ تیری مغفرت فرمائے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی انسان کے لیے خاص طور پر مغفرت کی دُعا فرماتے تو وہ ضرور شہادت کا درجہ حاصل کرتا۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب اپنے اونٹ پر تھے کہ بلند آواز سے پکارا: اے اللہ کے نبی! آپ نے ہمیں عامر رضی اللہ عنہ سے کیوں نہ فائدہ حاصل کرنے دیا۔ آپ نے فرمایا: جب ہم خیبر آئے تو اُن کا بادشاہ مرحب اپنی تلوار لہراتا ہوا نکلا اور کہتا ہے

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں
اسلحہ سے مسلح، بہادر، تجربہ کار ہوں
جس وقت جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ (رجزیہ اشعار سنتے ہی) میرے چچا عامر رضی اللہ عنہ اُس کے مقابلے کے لیے نکلے اور انہوں نے بھی (یہ رجزیہ اشعار پڑھے)

خیبر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں
اسلحہ سے مسلح اور بے خوف جنگ میں گھسنے والا ہوں

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عامر اور مرحب دونوں کی ضربیں مختلف طور پر پڑنے لگیں۔ مرحب کی تلوار عامر کی ڈھال پر لگی اور عامر رضی اللہ عنہ نے نیچے سے مرحب کو تلوار ماری تو حضرت عامر رضی اللہ عنہ کی اپنی تلوار خود اپنے ہی لگ گئی جس سے اُن کی شہ رگ کٹ گئی اور اُسی کے نتیجہ میں وہ شہید ہو گئے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نکلا تو میں نے نبی کریم ﷺ کے چند صحابہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا وہ کہنے لگے: حضرت عامر رضی اللہ عنہ کا عمل ضائع ہو گیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو خود مار ڈالا ہے۔ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (کہ

میں یہ سن کر) نبی ﷺ کی خدمت میں روتا ہوا آیا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! عامر ؓ کا عمل ضائع ہوگیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کس نے کہا ہے؟ میں نے عرض کیا: آپ کے صحابہ ؓ میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس نے بھی کہا ہے جھوٹ کہا ہے بلکہ عامر کے لیے دگنا اجر ہے پھر آپ نے مجھے حضرت علی ؓ کی طرف بھیجا۔ اُن کی آنکھ دکھ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: میں جھنڈا ایسے آدمی کو دوں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہو یا اللہ اور اس کا رسول اُس سے محبت رکھتے ہوں۔ حضرت سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ میں علی ؓ کو پکڑ کر (سہارا دے کر) آپ کی خدمت میں لے آیا کیونکہ علی ؓ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں۔ آپ نے حضرت علی ؓ کی آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا تو ان کی آنکھیں اُسی وقت ٹھیک ہوگئیں۔ آپ نے اُن کو جھنڈا عطا فرمایا اور مرحب یہ کہتا ہوا نکلا

خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں
اسلحہ سے مسلح، بہادر، تجربہ کار ہوں
جب جنگ کی آگ بھڑکنے لگتی ہے
تو پھر حضرت علی ؓ نے بھی جواب میں کہا کہ
میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا ہے
اُس شیر کی طرح جو جنگلوں میں ڈراونی صورت ہوتا ہے
میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلہ اُس سے بڑا پیمانہ دیتا ہوں

حضرت سلمہ ؓ کہتے ہیں کہ پھر حضرت علی ؓ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی تو وہ قتل ہوگیا۔ پھر خیبر حضرت علی ؓ کے ہاتھوں پر فتح ہوگیا۔ ایک دوسری سند کے ساتھ حضرت عکرمہ بن عمار ؓ نے یہ حدیث اس حدیث سے بھی زیادہ لمبی (تفصیل سے) نقل کی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ عکرمہ بن عمار ؓ سے اسی طرح روایت منقول ہے۔

خلاصۃ الباب: مذکورہ باب کی لمبی حدیث جو حضرت سلمہ بن اکوع ؓ سے روایت کردہ ہے۔ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے چار معجزوں کا ذکر کیا گیا ہے: (۱) مقامِ حدیبیہ کا پانی بڑھ جانا۔ (۲) آپ ﷺ کا اس بات کی اطلاع دینا کہ وہ اونٹوں کے لٹیرے اس وقت مقامِ غطفان میں ہیں۔ (۳) حضرت علی ؓ کی دکھتی ہوئی آنکھوں پر آپ ﷺ کا لعابِ دہن لگنے سے آنکھوں کا صحیح ہو جانا۔ (۴) حضرت علی ؓ کی فتح کی خبر دینا۔

یہ سب معجزات ہیں جو اللہ عزوجل نے اپنے نبی ﷺ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے۔ اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی نبی کے ہاتھ پر کسی خرقِ عادت چیز کا ظہور فرما دے تو اسی کا نام معجزہ ہے اور معجزہ صرف اور صرف اللہ کے نبی کے ہاتھ پر ظاہر ہوتا ہے اور اگر اسی طرح کی کوئی خرقِ عادت چیز کسی اور اللہ والے نیک، متقی بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے کرامت کہا جاتا ہے اور اگر کسی غیر بزرگ کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو اسے استدراج کرشمہ یا شعبدہ بازی کہا جاتا ہے جو کہ کسی طور پر بھی قابلِ حجت اور قابلِ عمل نہیں۔ صرف اور صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات و تعلیمات یا اولیاء اللہ رحمہم اللہ کی وہ تعلیمات اور عقائد جو قرآن و سنت کے مطابق ہوں وہی قابلِ حجت اور قابلِ عمل ہیں۔

۸۲۲: باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی ﴿وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ﴾

(۴۶۷۹)حَدَّثَنِیْ عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ ثَمَانِیْنَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ مَکَّةَ هَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابِهٖ فَاَخَذَهُمْ سِلْمًا فَاسْتَحْیَاهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَکَّةَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ عَلَیْهِمْ﴾ الفتح:۲۴۔

باب: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَهُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَهُمْ عَنْکُمْ﴾ کے بیان میں

(۴۶۷۹)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تنعیم کے پہاڑ سے مکہ والوں کے اسی آدمی جو کہ اسلحہ سے مسلح تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترے۔ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو غفلت میں رکھ کر آپ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن لوگوں کو پکڑ کر پھر چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ نازل فرمائی: ''اور وہی ہے (اللہ عز وجل) جس نے وادیٔ مکہ میں اُن کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ اُن سے روک دیئے۔ اس کے بعد کہ اُس نے تمہیں اُن پر غالب کر دیا تھا''۔

۸۲۳: باب غَزْوَةِ النِّسَآءِ مَعَ الرِّجَالِ

(۴۶۸۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ ابْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اُمَّ سُلَیْمٍ اتَّخَذَتْ یَوْمَ حُنَیْنٍ خِنْجَرًا فَکَانَ مَعَهَا فَرَآهَا اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهٖ اُمُّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا مَعَهَا خِنْجَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذَا الْخِنْجَرُ قَالَتِ اتَّخَذْتُهٗ اِنْ دَنَا مِنِّیْ اَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ بَقَرْتُ بِهٖ بَطْنَهٗ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَضْحَكُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلْ مَنْ بَعْدَنَا مِنَ الطُّلَقَاءِ انْهَزَمُوْا بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اِنَّ اللّٰهَ قَدْ کَفٰی وَاَحْسَنَ۔

باب: عورتوں کا مردوں کے ساتھ جہاد کرنے کے بیان میں

(۴۶۸۰)حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے غزوۂ حنین کے دن اُن کے پاس جو خنجر تھا وہ لیا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (ام سلیم کے ہاتھ میں خنجر) دیکھا تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ ام سلیم ہیں جن کے پاس ایک خنجر ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے فرمایا: یہ خنجر کیسا ہے؟ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اگر مشرکوں میں سے کوئی مشرک میرے پاس آئے گا تو میں اس کے ذریعہ سے اُس کا پیٹ پھاڑ ڈالوں گی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ ام سلیمؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے طلقاء میں سے وہ لوگ کہ جنہوں نے آپ سے شکست کھائی ہے کیا میں ان کو قتل کر دوں؟ (یعنی جو فتح مکہ کے موقع پر مکہ والوں میں سے مسلمان ہوئے اُن کے شکست کھا جانے کی وجہ سے ام سلیم نے ان کو منافق سمجھا اس لیے ان کو قتل کرنے کا عرض کیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم! بے شک اللہ کافی ہے اور اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے۔

(۴۶۸۱)حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةِ اُمِّ سُلَيْمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيْثِ ثَابِتٍ۔

(۴۶۸۱)اِس سند کے ساتھ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ واقعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ثابت کی حدیث کی طرح۔

(۴۶۸۲)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْزُوْ بِاُمِّ سُلَيْمٍ وَ نِسْوَةٌ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ وَ يُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى۔

(۴۶۸۲)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جس وقت) جہاد کرتے تو امّ سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوتیں' وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔

(۴۶۸۳)حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ اَبُوْ مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ انْهَزَمَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ اَبُوْ طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ عَلَيْهِ بِحَجَفَةٍ قَالَ وَ كَانَ اَبُوْ طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ وَ كَسَرَ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُوْلُ انْثُرْهَا لِاَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ وَ يُشْرِفُ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَى الْقَوْمِ فَيَقُوْلُ اَبُوْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ لَا تُشْرِفْ لَا يُصِيْبُكَ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِيْ دُوْنَ نَحْرِكَ قَالَ وَلَقَدْ رَاَيْتُ عَائِشَةَ بِنْتَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَ اُمَّ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا وَاِنَّهُمَا لَمُشَمِّرَتَانِ اَرٰى خَدَمَ سُوْقِهِمَا تَنْقُلَانِ الْقِرَبَ عَلٰى مُتُوْنِهِمَا ثُمَّ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِهِمْ ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَمْلَآنِهَا ثُمَّ تَجِيْئَانِ تُفْرِغَانِهِ فِيْ اَفْوَاهِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيْ اَبِي طَلْحَةَ اِمَّا مَرَّتَيْنِ وَاِمَّا ثَلَاثًا مِنَ النُّعَاسِ۔

(۴۶۸۳)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ احد کے دن صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض صحابہ رضی اللہ عنہم شکست کھا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر بھاگ گئے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال سے آپ پر پردہ کیے ہوئے تھے اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بہت زبردست تیرانداز تھے اور اس دن انہوں نے دو یا تین کمانیں توڑی تھیں اور جب کوئی آدمی آپ کے پاس سے تیروں کا ترکش لیے گزرتا تو آپ فرماتے' انہیں ابوطلحہ کے لیے بکھیر دو اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم گردن اُٹھا اُٹھا کر قوم (کافروں) کو دیکھ رہے تھے تو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ پر میرے ماں باپ قربان' آپ گردن نہ اُٹھائیں کہیں دشمنوں کے تیروں میں سے کوئی آپ کو نہ لگ جائے اور میرا سینہ آپ کے سینہ کے سامنے رہے۔ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں تحقیق میں نے حضرت عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما اور امّ سلیم کو دیکھا کہ وہ اپنے دامن اُٹھائے ہوئے تھیں کہ میں نے ان کی پنڈلیوں کی پازیبوں کو دیکھا اور وہ دونوں اپنی پشتوں پر مشکیزے بھر کر لا رہی تھیں اور زخمیوں کے منہ میں ڈال کر لوٹ آتیں پھر بھرتیں پھر آتیں اور صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے منہ میں ڈال دیتی تھیں اور اس دن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ سے دو یا تین مرتبہ نیند کی وجہ سے تلوار گر گئی تھی۔

۸۲۴: باب النِّسَاءِ الْغَازِيَاتِ يُرْضَخُ لَهُنَّ وَلَا يُسْهَمُ، وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ اَهْلِ الْحَرْبِ

باب: جہاد کرنے والی عورتوں کو بطورِ عطیہ دینے اور غنیمت میں حصہ مقرر نہ کرنے کا حکم اور اہلِ حرب کے بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۴۶۸۴) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ يَعْنِي ابْنَ بِلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ (بْنِ مُحَمَّدٍ) عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْأَلُهُ عَنْ خَمْسِ خِلَالٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبَ اِلَيْهِ نَجْدَةُ اَمَّا بَعْدُ فَاَخْبِرْنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ يَضْرِبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ وَهَلْ كَانَ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ وَمَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ وَ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْ بِالنِّسَاءِ وَقَدْ كَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحٰى وَ يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ وَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُ الْيَتِيْمِ فَلَعَمْرِيْ اِنَّ الرَّجُلَ لَتَنْبُتُ لِحْيَتُهٗ وَاِنَّهٗ لَضَعِيْفُ الْاَخْذِ لِنَفْسِهٖ ضَعِيْفُ الْعَطَاءِ مِنْهَا فَاِذَا اَخَذَ لِنَفْسِهٖ مِنْ صَالِحِ مَا يَاْخُذُ النَّاسُ فَقَدْ ذَهَبَ عَنْهُ الْيُتْمُ وَ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِيْ عَنِ الْخُمُسِ لِمَنْ هُوَ وَاِنَّا (كُنَّا) نَقُوْلُ هُوَ لَنَا فَاَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا ذَاكَ۔

(۴۶۸۴) حضرت یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پانچ باتوں کے بارے میں پوچھنے کے لیے (خط) لکھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اگر مجھے علم چھپانے (پر عذاب) کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں نہ لکھتا اُن کی طرف نجدہ نے لکھا یہ آپ مجھے خبر دیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے اور کیا آپ اُن کے لیے (غنیمت میں) حصہ مقرر فرماتے تھے؟ اور کیا آپ بچوں کو قتل کرتے تھے؟ اور یتیم کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ اور مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ کس کا حق ہے؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُس کی طرف (جواباً) تحریر فرمایا: تو نے مجھ سے پوچھنے کے لیے لکھا' کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کو جہاد میں شریک کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جہاد میں ساتھ لے جاتے تھے اور وہ زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی تھیں اور انہیں مالِ غنیمت میں سے کچھ عطا بھی کیا جاتا تھا۔ بہر حال مالِ غنیمت میں سے اُن کے لیے حصہ مقرر نہ کیا جاتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہ کرتے تھے پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کرنا اور تو نے مجھ سے پوچھنے کے لیے لکھا ہے کہ یتیم کی یتیمی کب ختم ہو جاتی ہے؟ تو میری عمر کی قسم بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اُن کی داڑھی نکل آتی ہے لیکن وہ اپنے لینے اور دینے میں کمزور ہوتے ہیں۔ پس جب وہ باسلیقہ لوگوں کی طرح اپنا فائدہ حاصل کرنے کے قابل ہو جائیں تو اس کی مدتِ یتیمی ختم ہو جائے گی اور تو نے مجھ سے مالِ غنیمت میں پانچویں حصہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا ہے کہ اُس کا حقدار کون ہے؟ ہم کہا کرتے تھے کہ وہ ہمارا حق ہے لیکن قوم نے ہمیں یہ حق دینے سے انکار کر دیا۔

(۴۶۸۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ

(۴۶۸۵) اِس سند سے یہ حدیث مروی ہے۔ حضرت یزید بن

اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنْ حَاتِمِ بْنِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ كَتَبَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهٗ عَنْ خِلَالٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ سُلَيْمٰنَ ابْنِ بِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِ حَاتِمٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ الصِّبْيَانَ فَلَا تَقْتُلِ الصِّبْيَانَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ قَتَلَهٗ زَادَ اِسْحٰقُ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَاتِمٍ وَ تُمَيِّزَ الْمُؤْمِنَ فَتَقْتُلَ الْكَافِرَ وَ تَدَعَ الْمُؤْمِنَ۔

ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ نجدہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف (خط) لکھا اور اس نے چند باتوں کے بارے میں پوچھا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بچوں کو قتل نہ کیا کرتے تھے۔ پس تو بھی بچوں کو قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے بھی وہ علم حاصل ہو جائے جو حضرت خضر علیہ السلام اس بچے کے بارے میں عطا ہوا تھا جسے انہوں نے قتل کر دیا۔ دوسری روایت میں یہ اضافہ بھی ہے کہ تو مؤمن (بچہ) کی تمیز کر' کافر کو قتل کر دے اور جو مؤمن ہو اُسے چھوڑ دے۔

(۴۶۸۶) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ الْحَرُوْرِيُّ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَسْاَلُهٗ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْاَةِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا وَ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ الْيُتْمُ وَ عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ فَقَالَ لِيَزِيْدَ اكْتُبْ اِلَيْهِ فَلَوْلَا اَنْ يَقَعَ فِيْ اُحْمُوْقَةٍ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ اكْتُبْ اِنَّكَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ يَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ يُقْسَمُ لَهُمَا شَيْءٌ وَاِنَّهٗ لَيْسَ لَهُمَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا وَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ قَتْلِ الْوِلْدَانِ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقْتُلْهُمْ وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْهُمْ اِلَّا اَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ صَاحِبُ مُوْسٰى مِنَ الْغُلَامِ الَّذِيْ قَتَلَهٗ وَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ وَاِنَّهٗ لَا يَنْقَطِعُ عَنْهُ اسْمُ الْيُتْمِ حَتّٰى يَبْلُغَ وَ يُؤْنَسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِيْ عَنْ ذَوِي الْقُرْبٰى مَنْ هُمْ وَاِنَّا زَعَمْنَا اَنَّا هُمْ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا۔

(۴۶۸۶) حضرت یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر حروری (خارجی) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے غلام اور عورت کے بارے میں پوچھنے کے لیے (خط) لکھا کہ اگر وہ دونوں مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں حصہ دیا جائے گا اور بچوں کے قتل کے بارے میں اور یتیم کے بارے میں پوچھا کہ اس کی یتیمی کب ختم ہوتی ہے اور ذوی القربیٰ کے بارے میں کہ وہ کون ہے؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یزید سے کہا: اس کی طرف لکھو اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ حماقت میں واقع ہو جائے گا تو اس کا جواب نہ لکھتا۔ لکھو: تو نے عورت اور غلام کے بارے میں مجھ سے پوچھنے کے لیے لکھا کہ اگر وہ مالِ غنیمت کی تقسیم کے وقت موجود ہوں تو کیا انہیں بھی کچھ ملے گا' ان کے لیے سوائے عطیہ کے (مالِ غنیمت میں) کوئی حصہ نہیں ہے اور تو نے مجھ سے بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قتل نہیں کیا اور تو بھی انہیں قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے وہ علم ہو جائے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی (حضرت خضر علیہ السلام) کو اس بچے کے بارے میں علم ہو گیا تھا جنہیں انہوں نے قتل کیا اور تو نے مجھ سے یتیم کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا کہ یتیم سے یتیمی کا نام کب ختم ہوتا ہے؟ یتیم سے یتیمی کا نام اُس کے بالغ ہونے تک ختم نہیں ہوتا اور سمجھ کے آثار کے نمودار ہونے تک اور تُو نے مجھ سے ذوی القربیٰ (جن کا حصہ خمس میں ہوتا ہے) کے بارے میں پوچھنے کے لیے لکھا کہ وہ کون ہیں؟ ہمارا خیال تھا کہ وہ ہم ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے بارے میں اس بات کا انکار کر دیا۔

(۴۶۸۷)وَ حَدَّثَنَاه عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِهٖ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ بِطُوْلِهٖ۔

(۴۶۸۷) یزید بن ہرمز سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو لکھا اور پھر آگے اسی طرح حدیث بیان کی۔

(۴۶۸۸)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَيْسًا يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ هُرْمُزَ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنِيْ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ بْنُ عَامِرٍ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ فَشَهِدْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا حِيْنَ قَرَأَ كِتَابَهٗ وَ حِيْنَ كَتَبَ جَوَابَهٗ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نَتْنٍ يَقَعُ فِيْهِ مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ وَلَا نِعْمَةَ عَيْنٍ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنَّكَ سَاَلْتَ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ مَنْ هُمْ وَاِنَّا كُنَّا نَرٰى اَنَّ قَرَابَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمْ نَحْنُ فَاَبٰى ذٰلِكَ عَلَيْنَا قَوْمُنَا وَ سَاَلْتَ عَنِ الْيَتِيْمِ مَتٰى يَنْقَضِيْ يُتْمُهٗ وَاِنَّهٗ اِذَا بَلَغَ النِّكَاحَ وَ اُوْنِسَ مِنْهُ رُشْدٌ وَ دُفِعَ اِلَيْهِ مَالُهٗ فَقَدِ انْقَضٰى يُتْمُهٗ وَ سَاَلْتَ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ مِنْ صِبْيَانِ الْمُشْرِكِيْنَ اَحَدًا فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَقْتُلُ مِنْهُمْ اَحَدًا وَاَنْتَ فَلَا تَقْتُلْ مِنْهُمْ اَحَدًا اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا عَلِمَ الْخَضِرُ مِنَ الْغُلَامِ حِيْنَ قَتَلَهٗ وَ سَاَلْتَ عَنِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ هَلْ كَانَ لَهُمَا سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ اِذَا حَضَرُوا الْبَاْسَ وَاِنَّهُمْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ سَهْمٌ مَعْلُوْمٌ اِلَّا اَنْ يُحْذَيَا مِنْ غَنَائِمِ الْقَوْمِ۔

(۴۶۸۸) حضرت یزید بن ہرمز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ نجدہ بن عامر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف (خط) لکھا اور میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ جب انہوں نے اس کے خط کو پڑھا اور اس کا جواب لکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ وہ بدبو یعنی کسی برے کام میں پڑ جائے گا تو میں اس کی طرف جواب نہ لکھتا اور نہ اُس کی آنکھیں خوش ہوتیں۔ پس ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نجدہ کی طرف لکھا کہ تو نے ان ذوی القربٰی کے حصہ کے بارے میں پوچھا جن کا اللہ نے ذکر فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ ہم نے خیال کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرابت داروں سے ہم لوگ ہی مراد ہیں لیکن ہماری قوم نے ہمارے اس خیال کو ماننے سے انکار کر دیا اور تو نے یتیم کے بارے میں پوچھا ہے کہ اس کی مدتِ یتیمی کب ختم ہوتی ہے؟ جب وہ نکاح کے قابل ہو جائے اور اس سے سمجھداری محسوس ہونے لگے تو اُس کا مال اُس کے حوالے کر دیا جائے تو اس کی مدتِ یتیمی ختم ہو جاتی ہے اور تو نے پوچھا ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے بچوں میں سے کسی کو قتل کیا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے کسی کو بھی قتل نہیں کیا اور تو بھی ان میں سے کسی کو بھی قتل نہ کر سوائے اس کے کہ تجھے ان کے بارے میں وہی علم ہو جائے جو خضر علیہ السلام کو بچے کے بارے میں اُس کے قتل کے وقت ہوا تھا اور تو نے عورت اور غلام کے بارے میں پوچھا کیا ان کا حصہ مقرر شدہ ہے جب وہ جنگ میں شریک ہوں تو ان کے لیے کوئی مقرر شدہ حصہ مالِ غنیمت میں سے نہیں سوائے اس کے کہ لوگوں کے مالِ غنیمت میں سے انہیں کچھ بطور ہدیہ وعطیہ دے دیا جائے۔ (تو بہتر ہے)

(۴۶۸۹)حَدَّثَنِی اَبُوْ کُرَیْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ الْاَعْمَشُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ صَیْفِیٍّ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ کَتَبَ نَجْدَةُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَذَکَرَ بَعْضَ الْحَدِیْثِ وَلَمْ یُتِمَّ الْقِصَّةَ کَاِتْمَامِ مَنْ ذَکَرْنَا حَدِیْثَهُمْ۔

(۴۶۸۹)یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو لکھا اور پھر کچھ حدیث ذکر کی اور پورا قصہ ذکر نہیں کیا جیسا کہ دوسری حدیثوں میں ذکر کیا گیا۔

(۴۶۹۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِیْمِ بْنُ سُلَیْمٰنَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِیْرِیْنَ عَنْ اُمِّ عَطِیَّةَ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِیْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَ اُدَاوِی الْجَرْحٰی وَ اَقُوْمُ عَلَی الْمَرْضٰی۔

(۴۶۹۰)حضرت امّ عطیہ انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں گئی۔ میں مجاہدین کے پیچھے والے خیموں میں رہتی تھی اور اُن کے لیے کھانا بناتی اور زخمیوں کو دوا دیتی اور بیماروں کی عیادت کرتی تھی۔

(۴۶۹۱)وَ حَدَّثَنَاهُ عَمْرٌو النَّاقِدُ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ (نَحْوَهُ)۔

(۴۶۹۱)حضرت ہشام بن حسان نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جہاد کے دوران مجاہدین کی خدمت کرنے والی عورتوں کو مال غنیمت میں سے کوئی حصہ مقرر کر کے نہیں دیا جائے گا بلکہ اگر انہیں کچھ دینا ہو تو وہ بطور ہدیہ وانعام کے ہوگا اور وہ مجاہدین کی دوا اور مرہم پٹی وغیرہ پردہ کے پیچھے سے کرے گی۔

۸۲۵: باب عَدَدِ غَزَوَاتِ النَّبِیِّ ﷺ

باب: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد کے بیان میں

(۴۶۹۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ یَزِیْدَ خَرَجَ یَسْتَسْقِیْ بِالنَّاسِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ اسْتَسْقٰی قَالَ فَلَقِیْتُ یَوْمَئِذٍ زَیْدَ بْنَ اَرْقَمَ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُ غَیْرُ رَجُلٍ اَوْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُ رَجُلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ کَمْ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ کَمْ غَزَوْتَ اَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ فَقُلْتُ فَمَا اَوَّلُ غَزْوَةٍ غَزَا قَالَ ذَاتُ الْعُسَیْرِ اَوِ الْعُشَیْرِ۔

(۴۶۹۲)حضرت ابواسحٰق سے روایت ہے کہ عبداللہ بن یزید لوگوں کو استسقاء کی نماز پڑھانے نکلے تو انہوں نے دو رکعتیں پڑھائیں پھر بارش کی دُعا مانگی۔ راوی کہتے ہیں کہ اس دن میری ملاقات حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی کے علاوہ اور کوئی نہیں تھا تو میں نے ان سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟ انہوں نے کہا: اُنیس غزوات میں آپ شریک ہوئے۔ تو میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ کتنے غزوات میں اُن کے ساتھ تھے؟ تو انہوں نے کہا: سترہ غزوات میں۔ میں نے پوچھا کہ آپ کا سب سے پہلا غزوہ کونسا تھا؟ انہوں نے کہا: ذات العسیر یا انہوں نے کہا: ذات العشیر۔

(۴۶۹۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ

(۴۶۹۳)حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیئس غزوات میں شرکت کی اور آپ نے

سَمِعَهُ مِنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً وَحَجَّ بَعْدَمَا هَاجَرَ حَجَّةً لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا حَجَّةَ الْوَدَاعِ۔

ہجرت کے بعد ایک حج کیا۔ حجۃ الوداع کے علاوہ آپ نے اور کوئی حج نہیں کیا۔

(۴۶۹۴)حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ اَخْبَرَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ جَابِرٌ لَمْ اَشْهَدْ بَدْرًا وَلَا اُحُدًا مَنَعَنِيْ اَبِيْ فَلَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ يَوْمَ اُحُدٍ لَمْ اَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةٍ قَطُّ۔

(۴۶۹۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُنیس غزوات میں شریک تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بدر اور اُحد کے غزووں میں شریک نہیں ہوا کیونکہ مجھے میرے باپ نے روک دیا تھا تو جب حضرت عبداللہ (میرے باپ) غزوۂ اُحد میں شہید ہو گئے تو پھر میں کسی بھی غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا۔

(۴۶۹۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ح وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ تُمَيْلَةَ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ غَزَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَاتَلَ فِيْ ثَمَانٍ مِنْهُنَّ وَلَمْ يَقُلْ اَبُوْ بَكْرٍ مِنْهُنَّ وَ قَالَ فِيْ حَدِيْثِهِ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ۔

(۴۶۹۵) حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُنیس غزوات میں شریک ہوئے آپ نے اُن اُنیس غزوات میں سے آٹھ غزوات میں قتال (جنگ) کیا۔ ابوبکر نے منھُن کا لفظ نہیں کہا اور انہوں نے اپنی حدیث میں عن کی جگہ حدّثنی عبداللہ بن بریدہ کہا۔

(۴۶۹۶)حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ كَهْمَسٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ عَشْرَةَ غَزْوَةً۔

(۴۶۹۶) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سولہ غزوات میں شرکت کی۔

(۴۶۹۷)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَلَمَةَ يَقُوْلُ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ خَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ وَ خَرَجْتُ فِيْمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوْثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ مَرَّةً عَلَيْنَا اَبُوْ بَكْرٍ وَ مَرَّةً عَلَيْنَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ۔

(۴۶۹۷) حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوا اور جو لشکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے ان میں میں نو مرتبہ نکلا۔ ایک مرتبہ ہمارے (سپہ سالار) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے اور ایک مرتبہ ہمارے (سپہ سالار) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما تھے۔

(۴۶۹۸) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فِيْ كِلْتَيْهِمَا سَبْعَ غَزَوَاتٍ۔

(۴۶۹۸) اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح نقل کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ ان دونوں حدیثوں میں بھی سات غزوات کا ذکر ہے۔

۸۲۶: باب غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

(۴۶۹۹)حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ (بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ) عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ وَ نَحْنُ سِتَّةُ نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيْرٌ نَعْتَقِبُهُ قَالَ فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا فَنَقِبَتْ قَدَمَايَ وَ سَقَطَتْ اَظْفَارِيْ فَكُنَّا نَلُفُّ عَلٰى اَرْجُلِنَا الْخِرَقَ فَسُمِّيَتْ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نُعَصِّبُ عَلٰى اَرْجُلِنَا مِنَ الْخِرَقِ قَالَ اَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثَ اَبُوْ مُوْسٰى بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ثُمَّ كَرِهَ ذٰلِكَ قَالَ كَاَنَّهُ كَرِهَ اَنْ يَكُوْنَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهٖ اَفْشَاهُ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ زَادَنِيْ غَيْرُ بُرَيْدٍ وَاللّٰهُ يُجْزِيْ بِهٖ۔

باب: غزوہ ذات الرقاع کے بیان میں

(۴۶۹۹) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم چھ چھ آدمیوں کے حصہ میں ایک اونٹ تھا۔ جس پر ہم باری باری سوار ہوتے تھے۔ جس سے ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے۔ میرے پاؤں زخمی ہو گئے اور میرے (پاؤں کے) ناخن گر گئے اور ہم اپنے پاؤں پر چیتھڑے لپٹتے تھے جس کی وجہ سے اس غزوہ کا نام ذات الرقاع (چیتھڑوں والا) رکھ دیا گیا۔ ابو بردہ نے کہا ابو موسیٰ نے یہ حدیث بیان کی پھر اس کی روایت کو اس طرح ناپسند کیا گویا کہ وہ اپنے عمل میں سے کسی عمل کو ظاہر کرنے کو ناپسند کرتے ہوں۔ ابو اسامہ نے کہا: برید کے علاوہ باقی راویوں نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اللہ اس محنت کا اَجر وثواب عطا کرے گا۔

۸۲۷: باب كَرَاهَةِ الْاِسْتِعَانَةِ فِي الْغَزْوِ بِكَافِرٍ

(۴۷۰۰)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مَالِكٍ ح وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نِيَارٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَ نَجْدَةٌ فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ رَاَوْهُ فَلَمَّا اَدْرَكَهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيْبَ مَعَكَ قَالَ لَهٗ

باب: جنگ میں کافر سے مدد طلب کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۴۷۰۰) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی طرف نکلے۔ جب آپ حرہ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر) پہنچے تو آپ کو ایک آدمی ملا۔ جس کی جراَت و بہادری کا تذکرہ کیا جاتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسے دیکھا تو خوش ہوئے۔ جب وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: میں آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں تاکہ آپ کے ساتھ دشمن سے لڑوں اور آپ کے ساتھ مال غنیمت میں مجھے بھی کچھ حصہ دیا جائے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا: کیا تو اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان رکھتا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جا میں مشرک سے ہرگز مدد نہیں مانگوں گا۔ سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ آپ آگے چلے یہاں تک کہ ہم

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَتْ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِيْنَ بِمُشْرِكٍ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهٗ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلِقْ۔

مقامِ شجرہ پہنچے تو وہی شخص پھر حاضر ہوا اور آپ سے وہی بات کہی جو اُس نے پہلی مرتبہ کہی تھی اور نبی کریم ﷺ نے بھی اُسے وہی فرمایا جو پہلی مرتبہ فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: لوٹ جا میں ہرگز کسی مشرک سے مدد طلب نہیں کروں گا۔ وہ پھر لوٹ گیا اور پھر مقام بیداء پر آپ سے ملا اور آپ سے وہی بات کہی جو پہلی مرتبہ کہہ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا تو اللہ اور اُس کے رسول (ﷺ) پر ایمان رکھتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب چلو۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ اگر مسلمانوں کو ضرورت ہو اور کافر مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کرنا چاہتا ہو تو جنگ کے دوران اس سے امداد لینا جائز ہے لیکن اسے مالِ غنیمت میں سے کچھ حصہ مقرر نہیں کیا جائے گا بلکہ حسن سلوک کے طور پر کچھ نہ کچھ انعام دے دینا جائز ہے۔

کتاب الامارۃ

۸۲۸: باب النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ

باب: لوگ قریش کے تابع ہیں اور خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں

(۴۷۰۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُغِيْرَةُ يَعْنِيَانِ الْحِزَامِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِي حَدِيْثِ زُهَيْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ عَمْرٌو رِوَايَةً النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ لِمُسْلِمِهِمْ وَ كَافِرُهُمْ لِكَافِرِهِمْ۔

(۴۷۰۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ اس معاملہ یعنی خلافت یا حکومت میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

(۴۷۰۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الشَّانِ مُسْلِمُهُمْ تَبَعٌ لِمُسْلِمِهِمْ وَ كَافِرُهُمْ تَبَعٌ لِكَافِرِهِمْ۔

(۴۷۰۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث ذکر کیں' ان میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس معاملہ یعنی خلافت وحکومت میں قریش کے تابع ہیں۔ مسلمان قریشی مسلمانوں کے تابع ہیں اور کافر قریشی کافروں کے تابع ہیں۔

(۴۷۰۳) وَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

(۴۷۰۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ بھلائی اور بُرائی میں قریش کی پیروی کرنے والے ہیں۔

(۴۷۰۴) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ (بْنِ زَيْدٍ) عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ۔

(۴۷۰۴) حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ معاملہ یعنی خلافت و سرداری ہمیشہ قریش میں ہی رہے گی اگرچہ لوگوں میں دو افراد ہی باقی ہوں۔

(۴۷۰۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْوَاسِطِيُّ وَاللَّفْظُ

(۴۷۰۵) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: یہ امر یعنی

لَهُ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّحَّانَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِي حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ قَالَ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

خلافت اُس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ان میں بارہ خلفاء گزر جائیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آہستہ آواز سے گفتگو کی جو مجھ پر پوشیدہ رہی۔ تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ سب (خلفاء) قریش سے ہوں گے۔

(۴۷۰۶) حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا مَا وَلِيَهُمُ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ خَفِيَتْ عَلَيَّ فَسَاَلْتُ اَبِيْ مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۰۶) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے لوگوں کا معاملہ یعنی خلافت اُس وقت تک باقی رہے گی جب تک ان میں بارہ خلفاء اُن کے حاکم رہیں گے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی بات فرمائی جو مجھ پر مخفی و پوشیدہ رہی تو میں نے اپنے والد سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ سب خلفاء قریش میں سے ہوں گے۔

(۴۷۰۷) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ وَلَمْ يَذْكُرْ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِيًا۔

(۴۷۰۷) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ نہیں کہ لوگوں کا معاملہ خلافت ہمیشہ جاری رہے گا۔

(۴۷۰۸) وَ حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدٍ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ الْاِسْلَامُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً لَمْ اَفْهَمْهَا فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۰۸) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اسلام بارہ خلفاء کے پورے ہونے تک غالب رہے گا۔ پھر آپ نے ایسا کلمہ ارشاد فرمایا جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے باپ سے کہا: آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا: سب خلفاء قریش سے ہونگے۔

(۴۷۰۹) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزًا اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ فَقَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

(۴۷۰۹) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کا معاملہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب رہے گا پھر آپ نے ایسی بات فرمائی جسے میں سمجھ نہ سکا تو میں نے اپنے باپ سے کہا کہ آپ نے کیا فرمایا تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریشی خاندان سے ہوں گے۔

(۴۷۱۰) حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ

(۴۷۱۰) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے چلا اور

عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا اَزْهَرُ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعِي اَبِيْ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ عَزِيْزًا مَنِيْعًا اِلٰى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً فَقَالَ كَلِمَةً صَمَّنِيْهَا النَّاسُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ مَا قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

میرے ساتھ میرے والد تھے تو میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: یہ دین ہمیشہ بارہ خلفاء کے پورا ہونے تک غالب و بلند رہے گا پھر آپ نے کوئی کلمہ ارشاد فرمایا لیکن لوگوں نے مجھے سننے نہ دیا۔ تو میں نے اپنے باپ سے پوچھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ تو انہوں نے کہا: سب خلفاء قریش کے خاندان سے ہوں گے۔

(۴۷۱۱)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ ابْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ اِلٰى جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِيْ نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَكَتَبَ اِلَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِيَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِيُّ فَقَالَ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِمًا حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عُصَيْبَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَفْتَتِحُوْنَ الْبَيْتَ الْاَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى اَوْ آلِ كِسْرٰى وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ تَعَالٰى اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ۔

(۴۷۱۱) حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے غلام نافع کے ذریعہ جابر بن سمرہ کو لکھا کہ آپ مجھے خبر دیں کسی ایسی حدیث کی جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔ تو مجھے جواباً لکھا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جمعہ کی شام کو جس دن ماعز اسلمی کو رجم کیا گیا سنا دین ہمیشہ قائم و باقی رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے یا تم پر بارہ خلفاء حاکم ہو جائیں اور وہ سب کے سب قریش سے ہوں اور میں نے آپ سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا اولادِ کسریٰ کے سفید محل کو فتح کرے گی اور مزید میں نے آپ سے سنا کہ قیامت کے قریب کذاب ظاہر ہوں گے پس تم ان سے بچتے رہنا اور مزید سنا کہ جب اللہ تم میں سے کسی کو کوئی بھلائی عطا کرے تو اپنے اوپر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرنے کی ابتداء کرو اور یہ بھی سنا کہ میں حوض پر آگے بڑھنے والا ہوں گا۔

خلاصة الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں تمام فقہاء وعلماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خلیفہ ہونے کے لیے قریشی ہونا شرط ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ بھلائی اور فتنہ میں لوگ قریشیوں کے تابع ہیں' اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش کو دورِ جاہلیت میں عرب کی سرداری اور کعبۃ اللہ کی خدمت اور حج بیت اللہ کی تولیت حاصل تھی اور عرب اُن کے اسلام کے انتظار میں تھے۔ چنانچہ فتح مکہ کے بعد جب قریشی کثیر تعداد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل عرب فوج در فوج ان کی پیروی میں حلقہ اسلام میں داخل ہوئے اور اسلام میں بھی خلافت قریشیوں کے پاس ہی رہی۔

(۴۷۱۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ

(۴۷۱۲) حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ اس نے ابن سمرہ عدوی کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ سَمُرَةَ الْعَدَوِيِّ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَاتِمٍ۔

سے سنی ہوئی احادیث بیان کریں تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا پھر اُوپر حاتم کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی۔

۸۲۹: باب الْاِسْتِخْلَافِ وَ تَرْكِهٖ

باب: خلیفہ مقرر کرنے اور اس کو چھوڑنے کے بیان میں

(۴۷۱۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ حَضَرْتُ اَبِيْ حِيْنَ اُصِيْبَ فَاَثْنَوْا عَلَيْهِ وَ قَالُوْا جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَالَ رَاغِبٌ وَ رَاهِبٌ قَالُوا اسْتَخْلِفْ فَقَالَ اَتَحَمَّلُ اَمْرَكُمْ حَيًّا وَمَيِّتًا لَوَدِدْتُ اَنَّ حَظِّيْ مِنْهَا الْكَفَافُ لَا عَلَيَّ وَلَا لِيْ فَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ يَعْنِيْ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَاِنْ اَتْرُكْكُمْ فَقَدْ تَرَكَكُمْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ حِيْنَ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

(۴۷۱۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب میرے باپ یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو میں اُس وقت موجود تھا۔ لوگوں نے اُن کی تعریف کی اور کہنے لگے: اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی رحمت کی اُمید کرنے والا ہوں اور اُس سے ڈرنے والا ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ خلیفہ مقرر فرما دیں۔ تو آپ نے کہا: کیا میں تمہارے معاملات کا بوجھ زندہ اور مرنے دونوں صورتوں میں برداشت کروں۔ میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اس معاملہ خلافت سے میرا حصہ برابر ہو جائے نہ یہ مجھ پر بوجھ ہو اور نہ میرے لیے نفع۔ اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو تحقیق ابوبکر رضی اللہ عنہ مجھ سے بہتر و افضل تھے جنہوں نے خلیفہ نامزد کیا اور اگر میں تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ دوں تو تمہیں اس حال میں مجھ سے بہتر و افضل و اشرف رسول اللہ ﷺ نے چھوڑا تھا۔ عبداللہ نے کہا کہ جب آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو میں جان گیا کہ آپ کسی کو خلیفہ نامزد نہیں فرمائیں گے۔

(۴۷۱۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ ابْنُ حُمَيْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالَ اِسْحٰقُ وَ عَبْدٌ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا فَقَالَتْ اَعَلِمْتَ اَنَّ اَبَاكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِيَفْعَلَ قَالَتْ اِنَّهٗ فَاعِلٌ قَالَ فَحَلَفْتُ اَنِّيْ اُكَلِّمُهٗ فِيْ ذٰلِكَ فَسَكَتُّ

(۴۷۱۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے کہا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ تیرے باپ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرما رہے؟ میں نے کہا: وہ اس طرح نہیں کریں گے (کسی کو نامزد کریں گے)۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: وہ اسی طرح کرنے والے ہیں۔ پس میں نے قسم اُٹھا لی کہ میں آپ سے اس بارے میں گفتگو کروں گا۔ پھر میں خاموش رہا۔ یہاں تک کہ میں نے صبح کی اس حال میں کہ آپ سے گفتگو نہ کی اور میں قسم اُٹھانے کی وجہ سے اس طرح ہو گیا تھا کہ میں

حَتّٰى غَدَوْتُ وَلَمْ اُكَلِّمْهُ قَالَ فَكُنْتُ كَاَنَّمَا اَحْمِلُ بِيَمِيْنِيْ جَبَلًا حَتّٰى رَجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلَنِيْ عَنْ حَالِ النَّاسِ وَاَنَا اُخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ اِنِّيْ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ مَقَالَةً فَآلَيْتُ اَنْ اَقُوْلَهَا لَكَ زَعَمُوْا اَنَّكَ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ وَاَنَّهُ لَوْ كَانَ لَكَ رَاعِيْ اِبِلٍ اَوْ رَاعِيْ غَنَمٍ ثُمَّ جَاءَكَ وَ تَرَكَهَا رَاَيْتَ اَنْ قَدْ ضَيَّعَ فَرِعَايَةُ النَّاسِ اَشَدُّ قَالَ فَوَافَقَهُ قَوْلِيْ فَوَضَعَ رَاْسَهُ سَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ اِلَيَّ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِيْنَهُ وَاِنِّيْ لَئِنْ لَا اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَاِنْ اَسْتَخْلِفْ فَاِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَدِ اسْتَخْلَفَ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ ذَكَرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ فَعَلِمْتُ اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَعْدِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدًا وَاَنَّهُ غَيْرُ مُسْتَخْلِفٍ۔

اپنے ہاتھ پر پہاڑ اُٹھاتا ہوں۔ یہاں تک کہ میں لوٹا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے لوگوں کے بارے میں پوچھا اور میں نے آپ کو بتایا۔ پھر میں نے عرض کیا: میں نے لوگوں کو بات کرتے ہوئے سنا۔ تو میں نے قسم اُٹھالی کہ وہ بات میں آپ کے سامنے عرض کروں گا کہ انہوں نے گمان کرلیا ہے کہ آپ خلیفہ نامزد نہیں کرنے والے ہیں اور اگر آپ کے اونٹوں یا بکریوں کے لیے کوئی چرواہا ہو پھر وہ انہیں چھوڑ کر آپ کے پاس آجائے تو آپ یہی خیال کریں گے کہ اس نے (اونٹوں یا بکریوں کو) ضائع کردیا ہے اور لوگوں کی نگہداشت اس سے زیادہ ضروری ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری بات کی موافقت کی اور کچھ دیر تک سر جھکائے ہوئے سوچتے رہے پھر میری طرف سر اُٹھا کر فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت فرمائے گا اور اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر نہ کروں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا اور اگر میں خلیفہ مقرر کروں تو ابوبکر رضی اللہ عنہ مقرر فرما چکے ہیں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اللہ کی قسم جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو میں نے معلوم کرلیا کہ وہ ایسے نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ سے تجاوز کر جائیں اور وہ کسی کو خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں خلیفہ کے انتخاب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ خلیفہ جب اس دنیائے فانی سے انتقال کرنے لگے تو اس کے لیے درست ہے کہ کسی کو اپنا خلیفہ نامزد کردے یا ایسے ہی مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے اور مسلمان باہمی مشاورت سے جسے چاہیں اپنا خلیفہ منتخب کرلیں' واللہ اعلم۔

۸۳۰: باب النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْاِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب: امارت کے طلب کرنے اور اس کی حرص کرنے سے روکنے کے بیان میں

(۴۷۱۵) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

(۴۷۱۵) حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عبدالرحمن! امارت کا سوال مت کرنا کیونکہ اگر تجھے تیرے سوال کے بعد یہ عطا کردی گئی تو تم اُس کے سپرد کردیئے جاؤ گے اور اگر یہ تجھے مانگے بغیر عطا کی گئی تو تیری اس معاملہ میں مدد کی جائے گی۔

(۴۷۱۶) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

(۴۷۱۶) مختلف اسناد سے یہی حدیث حضرت عبدالرحمن بن سمرہ

عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يُوْنُسَ وَ مَنْصُوْرٍ وَ حُمَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ وَ يُوْنُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ۔

نے نبی کریم ﷺ سے جریر کی حدیث ہی کی طرح روایت کی ہے۔

(۴۷۱۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ رَجُلَانِ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ فَقَالَ اَحَدُ الرَّجُلَيْنِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَ قَالَ الْاٰخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا وَاللّٰهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَهُ وَلَا اَحَدًا حَرِصَ عَلَيْهِ۔

(۴۷۱۷) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ میں اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹوں میں سے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ان دو آدمیوں میں سے ایک نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو ملک عطا کیے ہیں ان میں سے کسی ملک کے معاملات ہمارے سپرد کر دیں اور دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔ آپ نے فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر اُس کو مامور نہیں کرتے جو اس کا سوال کرتا ہو یا اس کی حرص کرتا ہو۔

(۴۷۱۸)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ حَاتِمٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا قُرَّةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَقْبَلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَعِيْ رَجُلَانِ مِنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ اَحَدُهُمَا عَنْ يَمِيْنِيْ وَالْاٰخَرُ عَنْ يَسَارِيْ فَكِلَاهُمَا سَاَلَ الْعَمَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَاكُ فَقَالَ مَا تَقُوْلُ يَا اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ قَالَ فَقُلْتُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَطْلَعَانِيْ عَلٰى مَا فِيْ اَنْفُسِهِمَا وَمَا شَعَرْتُ اَنَّهُمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ قَالَ وَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى سِوَاكِهِ تَحْتَ شَفَتِهِ وَقَدْ قَلَصَتْ فَقَالَ لَنْ اَوْ لَا نَسْتَعْمِلُ عَلٰى عَمَلِنَا مَنْ اَرَادَهُ وَلٰكِنِ اذْهَبْ اَنْتَ يَا اَبَا مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَوْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ فَبَعَثَهُ عَلَى الْيَمَنِ ثُمَّ اَتْبَعَهُ مُعَاذَ بْنَ

(۴۷۱۸) حضرت ابوموسیٰ ؓ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کی طرف آیا اور میرے ساتھ اشعریوں میں سے دو آدمی تھے۔ ان میں سے ایک میری دائیں طرف اور دوسرا میری بائیں طرف تھا اور ان دونوں نے آپ سے کسی عہدے کا سوال کیا اور نبی کریم ﷺ مسواک فرما رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا: اے ابوموسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تم کیا کہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: اُس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ ان دونوں نے اپنے دِل کی بات پر مجھے مطلع نہیں کیا تھا اور نہ میں جان سکا کہ یہ منصب وعہدہ طلب کریں گے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ گویا میں دیکھتا ہوں آپ کی مسواک کو جو ہونٹ کے نیچے گھس چکی ہے کہ ہم اسے کسی منصب وعہدہ پر عامل مقرر نہیں کریں گے جو اس کا ارادہ رکھنے والا ہوگا۔ لیکن اے ابوموسیٰ! یا فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! تو جا اور انہیں یمن بھیج دیا پھر ان کے پیچھے حضرت معاذ بن جبل ؓ کو بھیجا پس جب یہ ابوموسیٰ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا: اُتریئے اور ان کے لیے ایک گدا بچھا دیا اور ان کے پاس اُس وقت ایک آدمی

جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ انْزِلْ وَالْقٰى لَهٗ وِسَادَةً وَاِذَا رَجُلٌ عِنْدَهٗ مُوْثَقٌ قَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ رَاجَعَ دِيْنَهٗ دِيْنَ السَّوْءِ فَتَهَوَّدَ قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ ثُمَّ تَذَاكَرَا الْقِيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ اَحَدُهُمَا مُعَاذٌ اَمَّا اَنَا فَاَنَامُ وَ أَقُوْمُ وَأَرْجُوْ فِيْ نَوْمَتِيْ مَا اَرْجُوْ فِيْ قَوْمَتِيْ۔

بندھا ہوا تھا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا: یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر اپنے بُرے دین کی طرف لوٹ گیا اور یہودی ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اسے اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے فیصلہ کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: آپ تشریف رکھیں ہم اسے قتل کرتے ہیں۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ فرمایا: میں اُس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک اسے اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق قتل نہ کر دیا جائے۔ آپ نے حکم دیا اور اسے قتل کیا گیا۔ پھر ان دونوں اصحاب میں رات کے قیام کے بارے میں مذاکرہ ہوا تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں اور میں اپنی نیند میں بھی اسی اجر و ثواب کی اُمید رکھتا ہوں جو میں اپنے قیام میں ثواب کی اُمید رکھتا ہوں۔

۸۳۱: باب كَرَاهَةِ الْاِمَارَةِ بِغَيْرِ ضَرُوْرَةٍ

باب: بلاضرورت امارت کے طلب کرنے کی کراہت کے بیان میں

(۴۷۱۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ شُعَيْبُ ابْنُ اللَّيْثِ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيْدَ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ ابْنِ حُجَيْرَةَ الْاَكْبَرِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ قَالَ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى مَنْكِبِيْ ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّكَ ضَعِيْفٌ وَاِنَّهَا اَمَانَةٌ وَاِنَّهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ خِزْيٌ وَ نَدَامَةٌ اِلَّا مَنْ اَخَذَهَا بِحَقِّهَا وَاَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ فِيْهَا۔

(۴۷۱۹) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عامل نہ بنائیں گے؟ تو آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے کندھے پر مار کر فرمایا۔ اے ابوذر! تو کمزور ہے اور یہ امارت امانت ہے اور یہ قیامت کے دن کی رُسوائی اور شرمندگی ہے۔ سوائے اس کے جس نے اس کے حقوق پورے کیے اور اس بارے میں جو اُس کی ذمہ داری تھی اُس کو ادا کیا۔

(۴۷۲۰) حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ كِلَاهُمَا عَنِ الْمُقْرِئِ قَالَ زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْقُرَشِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِيْ سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ

(۴۷۲۰) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) میں تجھے ضعیف و ناتواں خیال کرتا ہوں اور میں تیرے لیے وہی پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں۔ تم دو آدمیوں پر بھی حاکم نہ بننا اور نہ مالِ یتیم کا والی بننا۔

اِنِّیْ اَرَاكَ ضَعِيفًا وَاِنِّیْ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِیْ لَا تَاَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ مَالَ يَتِيمٍ۔

۸۳۲: باب فَضِيْلَةِ الْاِمَامِ الْعَادِلِ وَ عُقُوبَةِ الْجَائِرِ

باب: حاکم عادل کی فضیلت اور ظالم حاکم کی سزا کے بیان میں

(۴۷۲۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِی ابْنَ دِيْنَارٍ قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ بَكْرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ وَ فِیْ حَدِيْثِ زُهَيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّ وَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِیْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا۔

(۴۷۲۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انصاف کرنے والے رحمٰن کے دائیں جانب' اللہ کے نزدیک' نور کے منبروں پر ہوں گے اور اللہ کے دونوں دائیں ہاتھ ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اپنی رعایا اور اہل وعیال میں عدل وانصاف کرتے ہوں گے۔

(۴۷۲۲) حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ حَرْمَلَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اَسْاَلُهَا عَنْ شَیْءٍ فَقَالَتْ مِمَّنْ اَنْتَ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ مِصْرَ فَقَالَتْ كَيْفَ كَانَ صَاحِبُكُمْ لَكُمْ فِیْ غَزَاتِكُمْ هٰذِهِ فَقَالَ مَا نَقَمْنَا مِنْهُ شَيْئًا اِنْ كَانَ لَيَمُوْتُ لِلرَّجُلِ مِنَّا الْبَعِيْرُ فَيُعْطِيْهِ الْبَعِيْرَ وَالْعَبْدُ فَيُعْطِيْهِ الْعَبْدَ وَ يَحْتَاجُ اِلَى النَّفَقَةِ فَيُعْطِيْهِ النَّفَقَةَ فَقَالَتْ اَمَا اِنَّهُ لَا يَمْنَعُنِی الَّذِیْ فَعَلَ فِیْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَخِیْ اَنْ اُخْبِرَكَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِیْ بَيْتِیْ هٰذَا اللّٰهُمَّ مَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وَلِیَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِیْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ۔

(۴۷۲۲) حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس کچھ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے عرض کیا: اہل مصر میں سے ایک آدمی ہوں۔ تو سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہارا ساتھی (امیر لشکر) تمہارے ساتھ غزوہ میں کیسے پیش آتا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہم نے اس میں کوئی ناگوار بات نہیں پائی اگر ہم میں سے کسی آدمی کا اونٹ مر جائے تو وہ اسے اونٹ عطا کرتا ہے اور غلام کے بدلے غلام عطا کرتا ہے اور جو خرچ کا محتاج ہو اُسے خرچہ عطا کرتا ہے۔ سیدہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: مجھے وہ معاملہ اس حدیث کے بیان کرنے سے نہیں روک سکتا جو اُس نے میرے بھائی محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا کہ آپ نے میرے اس گھر میں فرمایا: اے اللہ! میری اس اُمت میں سے جس کو ولایت دی جائے اور وہ اُن پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی کر۔ اور میری اُمت میں سے جس کو کسی معاملہ کا والی بنایا جائے وہ ان سے نرمی کرے تو تو بھی اس پر نرمی کر۔

(۴۷۲۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ حَرْمَلَةَ الْمِصْرِیِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُمَاسَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۷۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی حدیث دوسری سند سے نقل کی ہے۔

(۴۷۲۴)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ بَعْلِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

(۴۷۲۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور تم سب سے اُن کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ پس وہ امیر جو لوگوں کا ذمہ دار ہے اس سے اُس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور جو آدمی اپنے گھر والوں کا ذمہ دار ہے اُس سے اِن کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور عورت اپنے خاوند کے گھر اور اُس کی اولاد کی ذمہ دار ہے اُس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور غلام اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اُس سے اِس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ آگاہ رہو تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور ہر ایک سے اُس کی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(۴۷۲۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى يَعْنِي الْقَطَّانَ كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ (بْنِ عُمَرَ) ح وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ جَمِيْعًا عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِي ابْنَ عُثْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ۔

(۴۷۲۵) اسی حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۷۲۶)قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا مِثْلَ حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ۔

(۴۷۲۶) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۷۲۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ (بْنُ سَعِيْدٍ) وَ ابْنُ حُجْرٍ كُلُّهُمْ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ الزُّهْرِيِّ قَالَ وَ حَسِبْتُ اَنَّهُ قَدْ قَالَ الرَّجُلُ رَاعٍ فِيْ مَالِ اَبِيْهِ وَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ۔

(۴۷۲۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی اپنے باپ کے مال کا ذمہ دار ہے اور اُس سے اِس کی ذمہ داری کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(۴۷۲۸)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ رَجُلٌ سَمَّاهُ وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْمَعْنٰى۔

(۴۷۲۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح اس سند سے بھی مروی ہے۔

(۴۷۲۹)وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْهَبِ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ عَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادٍ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ الْمُزَنِيَّ فِي مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مَعْقِلٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِيْ حَيَاةً مَا حَدَّثْتُكَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللّٰهُ رَعِيَّةً يَمُوْتُ يَوْمَ يَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لِرَعِيَّتِهِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

(۴۷۲۹) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کی مرضِ وفات میں عیادت کے لیے گئے تو حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں تجھ سے ایسی حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ اگر میں جانتا کہ میری زندگی باقی ہے تو میں بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جس بندہ کو اللہ نے رعیت پر ذمہ دار بنایا ہو اور جس دن وہ مرے خیانت کرنے والا ہو اپنی رعایا کے ساتھ تو (جان لو کہ) اللہ نے اُس پر جنت حرام کر دی ہے۔

(۴۷۳۰)وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ دَخَلَ ابْنُ زِيَادٍ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَهُوَ وَجِعٌ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِي الْاَشْهَبِ وَ زَادَ قَالَ اَلَّا كُنْتَ حَدَّثْتَنِيْ هٰذَا قَبْلَ الْيَوْمِ قَالَ مَا حَدَّثْتُكَ اَوْ لَمْ اَكُنْ لِاُحَدِّثَكَ۔

(۴۷۳۰) حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن زیاد' معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور وہ تکلیف میں تھے۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔ اس میں یہ اضافہ ہے کہ ابن زیاد نے کہا: آپ نے یہ حدیث آج سے پہلے کیوں نہ بیان کی؟ معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تیرے لیے بیان نہ کی یا فرمایا: میں تجھے یہ بیان نہ کرتا۔

(۴۷۳۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زِيَادٍ دَخَلَ عَلٰى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ فِيْ مَرَضِهِ فَقَالَ لَهُ مَعْقِلٌ اِنِّيْ مُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ لَوْلَا اَنِّيْ فِي الْمَوْتِ لَمْ اُحَدِّثْكَ بِهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَمِيْرٍ يَلِيْ اَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ لَا يَجْهَدُ لَهُمْ وَ يَنْصَحُ اِلَّا لَمْ يَدْخُلْ مَعَهُمُ الْجَنَّةَ۔

(۴۷۳۱) حضرت ابوالملیح رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبید اللہ بن زیاد حضرت معقل بن یسار کی بیماری میں اُن کے پاس آیا تو اس سے حضرت معقل نے فرمایا: میں تجھے ایک حدیث بیان کرنے والا ہوں اور اگر میں مرضِ موت میں مبتلا نہ ہوتا تو میں یہ حدیث تجھے بیان نہ کرتا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جس آدمی کو مسلمانوں کے کسی معاملہ کا حاکم بنایا جائے پھر وہ ان کی خیر خواہی اور بھلائی کے لیے جدوجہد نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۴۷۳۲)وَ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِسْحٰقَ اَخْبَرَنِيْ سَوَادَةُ بْنُ اَبِي الْاَسْوَدِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّ مَعْقِلَ ابْنَ يَسَارٍ مَرِضَ فَاَتَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ

(۴۷۳۲) حضرت ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت معقل بن یسار بیمار ہوئے تو ان کے پاس عبید اللہ بن زیاد اُن کی عیادت کے لیے آیا۔ باقی حدیث حسن رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کی طرح ہے۔

بْنُ زِيَادٍ يَعُوْدُهُ نَحْوَ حَدِيْثِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلٍ۔

(۴۷۳۳)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ اَنَّ عَائِذَ بْنَ عَمْرٍو وَ كَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ فَقَالَ اَیْ بُنَیَّ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ فَاِيَّاكَ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ فَقَالَ لَهُ اجْلِسْ فَاِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَةِ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ اِنَّمَا كَانَتِ النُّخَالَةُ بَعْدَهُمْ وَفِیْ غَيْرِهِمْ۔

(۴۷۳۳) حضرت حسن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ اصحاب رسول میں سے حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ عبیداللہ بن زیاد کے پاس گئے تو فرمایا: اے بیٹے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: برے ذمہ داروں میں سے ظالم بادشاہ ہے تو اس بات سے بچنا کہ تو ان میں سے ہو۔ تو ابن زیاد نے اُن سے کہا: تشریف رکھیں۔ تم تو اصحاب محمد کا تلچھٹ ہو۔ تو عائذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا اصحاب رسول میں بھی تلچھٹ ہے؟ بے شک تلچھٹ تو ان کے بعد یا اُن کے غیر میں ہوگا۔

۸۳۳: باب غِلَظِ تَحْرِيْمِ الْغُلُوْلِ

باب: مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کی حرمت کی سختی کے بیان میں

(۴۷۳۴)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِیْ حَيَّانَ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَذَكَرَ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَ عَظَّمَ اَمْرَهُ ثُمَّ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا ثُغَاءٌ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِیْءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِيَاحٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغِثْنِیْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ

(۴۷۳۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور مالِ غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اس کی مذمت بیان کی اور اس کو بڑا اہم معاملہ قرار دیا۔ پھر فرمایا میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن اس حال میں آتا ہوا نہ پاؤں گا کہ اُس کی گردن پر اونٹ سوار ہوگا جو بڑ بڑا رہا ہوگا اور وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ تو میں کہوں گا میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھے پہنچا چکا (احکامِ دین) میں تم میں کسی کو اس حال میں نہ پاؤں گا کہ وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اُس کی گردن پر سوار گھوڑا ہنہناتا ہوگا۔ وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ میں کہوں گا میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھ تک (احکامِ دین) پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اُس کی گردن پر سوار بکری منمنا رہی ہو۔ وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ میں کہوں گا میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں تجھے پیغامِ حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو نہ

اَحَدَكُمْ يَجِيُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ رِقَاعٌ تَخْفِقُ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ يَجِيُّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رَقَبَتِهٖ صَامِتٌ فَيَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغِثْنِيْ فَاَقُوْلُ لَا اَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ اَبْلَغْتُكَ۔

پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اُس کی گردن پر ہلنے والی کوئی جان ہو۔تو وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ میں کہوں گا: میں تیرے معاملہ میں کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ تحقیق! میں پیغامِ حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم سے کسی کو نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن اس طرح آئے کہ اُس کی گردن پر لدے ہوئے کپڑے حرکت کر رہے ہوں۔تو وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں۔ میں کہوں گا میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے پیغامِ حق پہنچا چکا ہوں۔ میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ قیامت کے دن آئے اور اُس کی گردن پر سونا چاندی لدا ہوا ہوگا۔ وہ کہے گا: اے اللہ کے رسول! میری مدد کریں، میں کہوں گا میں تیرے لیے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میں تجھے اللہ کے احکام پہنچا چکا ہوں۔

(۴۷۳۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ وَ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ جَمِيْعًا عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ اَبِيْ حَيَّانَ۔

(۴۷۳۵) اِسی حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۷۳۶)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمٰنُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِيْ ابْنَ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْغُلُوْلَ فَعَظَّمَهُ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ قَالَ حَمَّادٌ ثُمَّ سَمِعْتُ يَحْيٰى بَعْدَ ذٰلِكَ يُحَدِّثُهُ فَحَدَّثَنَا بِنَحْوِ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ اَيُّوْبُ۔

(۴۷۳۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت میں خیانت کرنے کا ذکر فرمایا تو اس کی سزا کی سختی کو بیان فرمایا۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۴۷۳۷)وَ حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۷۳۷) اس حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں غنیمت کے مال میں خیانت کرنے اور چرانے کو حرام قرار دیا گیا ہے اور ایسا کرنے والے کیلئے سخت وعید کا ذکر کیا گیا ہے۔ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی غنیمت کے مال سے کچھ لے گیا ہو تو اس کے لیے واپس کرنا ضروری ہے اور ایسے شخص کو وقت کا حاکم جو سزا مناسب سمجھے دے لیکن اس کے سامان کو جلانا مناسب نہیں' واللہ اعلم۔

۸۳۴: باب تَحْرِيْمِ هَدَايَا الْعُمَّالِ

باب: سرکاری ملازمین کے لیے تحائف وصول کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۴۷۳۸)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ عَمْرٌو النَّاقِدُ

(۴۷۳۸) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَسْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ اللُّتْبِيَّةِ قَالَ عَمْرٌو وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ هٰذَا لَكُمْ وَ هٰذَا اُهْدِيَ لِیْ قَالَ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ مَا بَالُ عَامِلٍ اَبْعَثُهُ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَ هٰذَا اُهْدِيَ لِیْ اَفَلَا قَعَدَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ فِیْ بَيْتِ اُمِّهِ حَتّٰى يَنْظُرَ اَيُهْدٰى اِلَيْهِ اَمْ لَا وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَنَالُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَحْمِلُهُ عَلٰى عُنُقِهٖ بَعِيْرٌ لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةٌ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَیْ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ مَرَّتَيْنِ۔

نے بنو اسد میں سے ایک آدمی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر فرمایا جسے ابن تبیہ کہا جاتا تھا۔ جب وہ (واپس) آیا تو اُس نے کہا: یہ تمہارے لیے اور یہ میرے لیے ہے' جو مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ رسول اللہؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے' اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا: عامل کا کیا حال ہے جسے میں نے بھیجا (صدقہ وصول کرنے کیلئے) وہ آ کر کہتا ہے' یہ تمہارے لیے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ اُس نے اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھے ہوئے اس (صدقہ) کا انتظار کیوں نہ کیا کہ اس کو ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے۔ تم میں سے جس نے بھی اس مال میں سے کوئی چیز لی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس مال کو اپنی گردن پر اُٹھاتا ہوگا (کسی شخص کی گردن پر) اونٹ بڑبڑاتا ہوگا یا گائے ڈکرا رہی ہوگی یا بکری منمناتی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو اتنا بلند کیا کہ ہم نے آپ کے بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ پھر دومرتبہ فرمایا: اے اللہ میں نے (پیغامِ حق) پہنچا دیا۔

(۴۷۳۹) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِالْمَالِ فَدَفَعَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا مَالُكُمْ وَ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِیْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَفَلَا قَعَدْتَ فِیْ بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ فَتَنْظُرَ اَيُهْدٰى لَكَ اَمْ لَا ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ خَطِيْبًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ سُفْيَانَ۔

(۴۷۳۹) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ازد کے ایک آدمی ابن تبیہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے عامل مقرر فرمایا۔ اُس نے مال لا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے' جو مجھے دیا گیا ہے۔ تو اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ پھر ہم دیکھتے کہ تجھے ہدیہ دیا جاتا ہے یا نہیں؟ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے۔ باقی حدیث گزر چکی۔

(۴۷۴۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنَ الْاَسْدِ عَلٰى صَدَقَاتِ بَنِیْ سُلَيْمٍ يُدْعٰى ابْنَ الْاُتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ قَالَ

(۴۷۴۰) حضرت ابوحمید ساعدیؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے قبیلہ ازد کے ایک آدمی جسے ابن تبیہ کہا جاتا تھا کو بنو سلیم کی زکوٰۃ وصول کرنے کیلئے عامل مقرر فرمایا۔ جب وہ آیا تو اُس نے مال کا حساب کیا اور کہا: یہ تمہارا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے۔ تو نبیؐ نے فرمایا: تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ تیرے پاس

هٰذَا مَالُكُمْ وَ هٰذَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلَّا جَلَسْتَ فِي بَيْتِ اَبِيْكَ وَاُمِّكَ حَتّٰى تَأْتِيَكَ هَدِيَّتُكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ خَطَبَنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّي اَسْتَعْمِلُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْعَمَلِ مِمَّا وَلَّانِي اللّٰهُ فَيَأْتِيْنِي فَيَقُوْلُ هٰذَا مَالُكُمْ وَ هٰذَا هَدِيَّةٌ اُهْدِيَتْ لِي اَفَلَا جَلَسَ فِي بَيْتِ اَبِيْهِ وَاُمِّهِ حَتّٰى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللّٰهِ لَا يَأْخُذُ اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى يَحْمِلُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَلَاَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ يَحْمِلُ بَعِيْرًا لَهُ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةً لَهَا خُوَارٌ اَوْ شَاةً تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رُؤِيَ بَيَاضُ اِبْطَيْهِ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصُرَ عَيْنِي وَ سَمِعَ اُذُنِي۔

تیرا ہدیہ لایا جاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں خطبہ دیا' پس اللہ کی حمد وثناء بیان فرمائی۔ پھر فرمایا: اما بعد! میں تم میں سے ایک آدمی کو کسی کام کیلئے عامل مقرر کرتا ہوں جس کا انتظام اللہ نے میرے سپرد کیا ہے۔ وہ آتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہ بیٹھ گیا۔ یہاں تک کہ اسکے پاس اُسکا ہدیہ لایا جائے اگر وہ سچا ہے۔ اللہ کی قسم! مالِ زکوٰۃ میں سے تم میں سے جو بھی بغیر حق کے کچھ بھی لیتا ہے تو قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کریگا کہ وہی مال اُس پر لادا ہوا ہوگا۔ پس تم میں سے اُس شخص کو میں ضرور پہچان لونگا کہ وہ اونٹ بڑبڑاتا ہوا یا گائے ڈکراتی ہوئی یا بکری منمناتی ہوئی اُسکی گردن پر سوار ہونگے۔ پھر آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے یہاں تک کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی گئی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغامِ حق پہنچا نہ دیا ہے' جسے میری آنکھوں نے دیکھا اور کانوں نے سنا ہے۔

(۴۷۴۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيْمِ بْنُ سُلَيْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِي حَدِيْثِ عَبْدَةَ وَابْنِ نُمَيْرٍ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ كَمَا قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَ فِي حَدِيْثِ ابْنِ نُمَيْرٍ تَعْلَمُنَّ وَاللّٰهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَأْخُذُ اَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا وَزَادَ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ اُذُنَايَ وَسَلُوْا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاِنَّهُ كَانَ حَاضِرًا مَعِي۔

(۴۷۴۱) حضرت عبدہ اور ابن نمیر سے ہی روایت اسی طرح منقول ہے کہ جب وہ آدمی آیا اور اُس نے حساب کیا اور ابن نمیر کی حدیث میں یہ ہے کہ تم جان لو گے اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی کچھ بھی نہیں لیتا۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا اور تم حضرت زید بن ثابت سے پوچھ لو کیونکہ وہ بھی میرے ساتھ موجود تھے۔

(۴۷۴۲) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ذَكْوَانَ وَهُوَ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَجَاءَ بِسَوَادٍ كَثِيْرٍ فَجَعَلَ يَقُوْلُ هٰذَا لَكُمْ وَ هٰذَا اُهْدِيَ اِلَيَّ فَذَكَرَ نَحْوَهُ قَالَ عُرْوَةُ فَقُلْتُ لِاَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

(۴۷۴۲) حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صدقہ کی وصولی کے لیے عامل مقرر فرمایا۔ وہ کثیر مال لے کر حاضر ہوا اور کہنے لگا: یہ تمہارے لیے ہے اور یہ مجھے ہدیہ دیا گیا ہے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر فرمائی۔ عروہ کہتے ہیں میں نے ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث (خود) سنی؟ تو انہوں نے کہا: آپ کے منہ مبارک

اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى اُذُنِىْ۔

سے میرے کانوں نے سنا۔

(۴۷۴۳)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِىْ حَازِمٍ عَنْ عَدِىِّ بْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَكَتَمَنَا مِخْيَطًا فَمَا فَوْقَهُ كَانَ غُلُوْلًا يَاْتِىْ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مِنَ الْاَنْصَارِ كَاَنِّىْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلْ عَنِّىْ عَمَلَكَ قَالَ وَمَا لَكَ قَالَ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ وَاَنَا اَقُوْلُهُ الْاٰنَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ مِنْكُمْ عَلٰى عَمَلٍ فَلْيَجِئْ بِقَلِيْلِهٖ وَ كَثِيْرِهٖ فَمَا اُوْتِىَ مِنْهُ اَخَذَ وَمَا نُهِىَ عَنْهُ انْتَهٰى۔

(۴۷۴۳) حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا: تم میں سے جس آدمی کو ہم کسی کام پر عامل مقرر کریں اور اس نے ہم سے ایک سوئی یا اس سے بھی کسی کم چیز کو چھپالیا تو یہ خیانت ہوگی اور وہ قیامت کے دن اسے لے کر حاضر ہوگا۔ تو آپ کے سامنے ایک سیاہ رنگ کا آدمی انصار میں سے کھڑا ہوا گویا میں اُسے ابھی دیکھ رہا ہوں۔ تو اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھ سے اپنا کام واپس لے لیں۔ آپ نے فرمایا: تجھے کیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں نے آپ کو اس اس طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ تم میں سے جس کو ہم کسی کا عامل مقرر کریں تو اُسے چاہیے کہ وہ ہر کم اور زیادہ چیز لے کر آئے۔ پس اس کے بعد اسے جو دیا جائے وہ لے لے اور جس چیز سے اُسے منع کیا جائے اُس سے رُک جائے۔

(۴۷۴۴)وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۷۴۴) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۷۴۵)وَ حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِىُّ اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِىْ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ اَبِىْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَدِىَّ بْنَ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِىَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۷۴۵) حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ اس کے بعد وہی حدیث روایت کی۔

۸۳۵: باب وُجُوْبِ طَاعَةِ الْاُمَرَآءِ فِىْ غَيْرِ مَعْصِيَةٍ وَ تَحْرِيْمِهَا فِى الْمَعْصِيَةِ

باب: غیر معصیت میں حاکموں کی اطاعت کے وجوب اور گناہ کے اُمور میں اطاعت کرنے کی حرمت کے بیان میں

(۴۷۴۶)وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَا حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ نَزَلَ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

(۴۷۴۶) حضرت ابن جریج سے روایت ہے کہ قرآن مجید کی آیت: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا حضرت عبداللہ بن حذافہ بن قیس بن عدی سہمی کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں

الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ﴾النساء:۹ر۵ فِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيِّ بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِیْ سَرِيَّةٍ اَخْبَرَنِيْهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ میں بھیجا تھا۔ ابن جریج نے یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔

(۴۷۴۷)حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ يَعْصِنِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

(۴۷۴۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو امیر کی اطاعت کرتا ہے اُس نے میری اطاعت کی اور جو امیر کی نافرمانی کرتا ہے اُس نے میری نافرمانی کی۔

(۴۷۴۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

(۴۷۴۸) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں وَمَنْ يَعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ مذکور نہیں۔

(۴۷۴۹)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

(۴۷۴۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اُس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے (مقرر کردہ) امیر کی نافرمانی کی اُس نے میری نافرمانی کی۔

(۴۷۵۰)حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهِ سَوَاءً۔

(۴۷۵۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بالکل اسی طرح حدیث مروی ہے۔

(۴۷۵۱)وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْ عَلْقَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ فِيْهِ اِلٰى فِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ح وَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ سَمِعَ اَبَا عَلْقَمَةَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۷۵۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی حدیث روایت کی ہے۔ مختلف اسناد ذکر کر دی ہیں۔

(۴۷۵۲)وَ حَدَّثَنَا (مُحَمَّدُ) بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

(۴۷۵۲) اسی حدیث کی اور سند ذکر کی ہے۔

الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِهِمْ۔

(۴۷۵۳)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَیْوَةَ اَنَّ اَبَا یُوْنُسَ مَوْلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ حَدَّثَهٗ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِذٰلِكَ وَ قَالَ مَنْ اَطَاعَ الْاَمِیْرَ وَلَمْ یَقُلْ اَمِیْرِیْ وَ كَذٰلِكَ فِیْ حَدِیْثِ هَمَّامٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔

(۴۷۵۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے امیر کی اطاعت کی' میرے امیر نہیں فرمایا۔

(۴۷۵۴)حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ یَعْقُوْبَ قَالَ سَعِیْدٌ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَیْكَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْ عُسْرِكَ وَ یُسْرِكَ وَ مَنْشَطِكَ وَ مَكْرَهِكَ وَ اَثَرَةٍ عَلَیْكَ۔

(۴۷۵۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھ پر تنگی اور فراخی میں خوشی اور ناخوشی میں اور تجھ پر کسی کو ترجیح دی جائے (تیرا حق تلف کیا جائے) ہرصورت میں امیر کی بات کو سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے۔

(۴۷۵۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ خَلِیْلِیْ ﷺ اَوْصَانِیْ اَنْ اَسْمَعَ وَ اُطِیْعَ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ۔

(۴۷۵۵) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پیارے دوست صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ وصیت فرمائی کہ میں سنوں اور اطاعت کروں اگرچہ امیر ہاتھ' پاؤں کٹا ہوا غلام ہی کیوں نہ ہو۔

(۴۷۵۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ جَمِیْعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فِی الْحَدِیْثِ عَبْدًا حَبَشِیًّا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ۔

(۴۷۵۶) اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے' اس میں ہے کہ ہاتھ پاؤں کٹا ہوا حبشی غلام ہی امیر کیوں نہ ہو۔

(۴۷۵۷)وَ حَدَّثَنَاهُ عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ عِمْرَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ كَمَا قَالَ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَبْدًا مُجَدَّعَ الْاَطْرَافِ۔

(۴۷۵۷) اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں ہے کہ خواہ اعضاء بریدہ غلام ہی امیر ہو۔

(۴۷۵۸)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِیْ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ یَقُوْلُ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ یَقُوْدُكُمْ بِكِتٰبِ اللّٰهِ اسْمَعُوْا لَهٗ

(۴۷۵۸) حضرت یحییٰ بن حصین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے: اگر تم پر کسی غلام کو عامل مقرر کیا جائے اور وہ تمہاری کتاب کے مطابق حکم دے تو اُس کی بات سنو اور اطاعت

وَاَطِیْعُوا۔

کرو۔

(۴۷۵۹)وَ حَدَّثَنَاه ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ عَبْدًا حَبَشِيًّا۔

(۴۷۵۹)اسی حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے لیکن اس میں ہے کہ وہ حبشی غلام ہو۔

(۴۷۶۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ عَبْدًا حَبَشِیًّا مُجَدَّعًا۔

(۴۷۶۰)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی غلام فرمایا ہے۔

(۴۷۶۱)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ یَذْكُرْ حَبَشِیًّا مُجَدَّعًا وَ زَادَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى اَوْ بِعَرَفَاتٍ۔

(۴۷۶۱)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔اس میں اعضاء کٹے ہوئے حبشی کا ذکر نہیں کیا اور اضافہ یہ ہے کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے منیٰ یا عرفات میں سنی۔

(۴۷۶۲)وَ حَدَّثَنِیْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِیْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْیَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ زَیْدِ ابْنِ اَبِیْ اُنَیْسَةَ عَنْ یَحْیَی بْنِ حُصَیْنٍ عَنْ جَدَّتِهٖ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُوْلُ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّةَ الْوَدَاعِ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَوْلًا كَثِیْرًا ثُمَّ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ اِنْ اُمِّرَ عَلَیْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ حَسِبْتُهَا قَالَتْ اَسْوَدُ یَقُوْدُكُمْ بِكِتٰبِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِیْعُوا۔

(۴۷۶۲)حضرت اُمّ الحصین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حجۃ الوداع میں حج کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لمبی گفتگو اور نصائح فرما ۔ پھر میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم پر اعضاء کٹے ہوئے (راوی کہتا ہے) میں نے گمان کیا کہ اُس نے سیاہ بھی کہا غلام کو حاکم بنا دیا جائے جو تمہیں اللہ کی کتاب کے ساتھ حکم دے تو اُس کی بات سنو اور اطاعت کرو۔

(۴۷۶۳)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا لَیْثٌ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ عَلَی الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِیْمَا اَحَبَّ وَ كَرِهَ اِلَّا اَنْ یُّؤْمَرَ بِمَعْصِیَةٍ فَاِنْ اُمِرَ بِمَعْصِیَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

(۴۷۶۳)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: مسلمان مرد پر (حاکم) کی بات سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے' خواہ اُسے پسند ہو یا ناپسند ہو۔سوائے اس کے کہ اُسے کسی گناہ کا حکم دیا جائے۔پس اگر اُسے معصیت و نافرمانی کا حکم دیا جائے تو نہ اُس کی بات سننا لازم ہے اور نہ اطاعت۔

(۴۷۶۴)وَ حَدَّثَنَاه زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی وَ هُوَ الْقَطَّانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ كِلَاهُمَا عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۷۶۴)اسی حدیث کی ایک اور سند ذکر کی ہے۔

(۴۷۶۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَیْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَیْدَةَ عَنْ اَبِیْ

(۴۷۶۵)حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا' اُس نے آگ جلائی اور لوگوں سے کہا کہ اس میں داخل ہو جاؤ تو بعض لوگوں

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا وَ قَالَ ادْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوْهَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّا (قَدْ) فَرَرْنَا مِنْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ قَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ قَوْلًا حَسَنًا قَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا اور دوسروں نے کہا: ہم اس سے تو بھاگتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں سے فرمایا: جنہوں نے آگ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا کہ اگر تم اس میں داخل ہو جاتے تو قیامت تک اسی میں ہی رہتے اور دوسروں کے لیے اچھی بات فرمائی اور فرمایا: اللہ کی نافرمانی میں اطاعت نہیں ہے۔ اطاعت تو نیکی میں ہوتی ہے۔

(۴۷۶۶)(وَ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ وَ تَقَارَبُوْا فِي اللَّفْظِ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَسْمَعُوْا لَهٗ وَيُطِيْعُوْهُ فَاَغْضَبُوْهُ فِيْ شَيْءٍ فَقَالَ اجْمَعُوْا لِيْ حَطَبًا فَجَمَعُوْا لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَوْقِدُوْا نَارًا فَاَوْقَدُوْا نَارًا ثُمَّ قَالَ اَلَمْ يَاْمُرْكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَسْمَعُوْا لِيْ وَ تُطِيْعُوْا قَالُوْا بَلٰى قَالَ فَادْخُلُوْهَا قَالَ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالُوْا اِنَّمَا فَرَرْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّارِ فَكَانُوْا رَجَعُوْا ذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ دَخَلُوْهَا مَا خَرَجُوْا مِنْهَا اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

(۴۷۶۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو بھیجا اور اُن پر ایک انصاری کو امیر مقرر فرمایا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کی بات سنیں اور اطاعت کریں۔ انہوں نے امیر کو کسی بات کی وجہ سے ناراض کر دیا تو امیر نے کہا: میرے پاس لکڑیاں جمع کرو انہوں نے جمع کر دیں۔ پھر کہا: آگ جلاؤ تو انہوں نے جلا دی۔ پھر کہا: کیا تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حکم کو سننے اور اطاعت کرنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو اس نے کہا: آگ میں کود پڑو۔ تو انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کہا: ہم آگ سے بھاگ کر ہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ہیں اور اس بات پر ڈٹ گئے۔ اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور آگ بجھا دی گئی۔ جب وہ واپس ہوئے تو انہوں نے اس بات کا ذکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ اس میں داخل ہو جاتے تو اس سے (قیامت تک) نکل نہ سکتے۔ اطاعت تو نیکی میں ہی ہوتی ہے۔

(۴۷۶۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۷۶۷) اس حدیث کی دوسری سند ذکر کی ہے۔

(۴۷۶۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ وَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى

(۴۷۶۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تنگی اور آسانی میں پسند و ناپسند میں اور اس بات پر کہ ہم پر کسی کو ترجیح دی جائے آپ کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم

السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَ عَلٰى اَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ عَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَ عَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

حکام سے حکومت کے معاملات میں جھگڑا نہ کریں گے اور اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاں بھی ہوں گے حق بات ہی کہیں گے۔ اللہ کے معاملہ میں ملامت کرنے والے کی ملامت کا خوف نہ رکھیں گے۔

(۴۷۶۹)وَ حَدَّثَنَاه ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ اِدْرِيْسَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ (مِثْلَهٗ)۔

(۴۷۶۹) اس سند کے ساتھ یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۷۷۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ يَعْنِي الدَّرَاوَرْدِيَّ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ ابْنِ اِدْرِيْسَ۔

(۴۷۷۰) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۴۷۷۱)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبِ بْنِ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ اَبِيْ اُمَيَّةَ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيْضٌ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا اَصْلَحَكَ اللّٰهُ بِحَدِيْثٍ يَنْفَعُ اللّٰهُ بِهٖ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَعَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعْنَا فَكَانَ فِيْمَا اَخَذَ عَلَيْنَا اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْ مَنْشَطِنَا وَ مَكْرَهِنَا وَ عُسْرِنَا وَ يُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَ (اَنْ) لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔

(۴۷۷۱) حضرت جنادہ بن امیہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا: اللہ آپ کو تندرست کرے ہم سے کوئی ایسی حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو اور اللہ اس کے ذریعہ (ہمیں) نفع عطا فرمائے۔ تو انہوں نے کہا: ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ ہم نے آپ سے بیعت کی اور جن امور کی آپ سے ہم نے بیعت کی وہ یہ تھے: ہم نے بات سننے اور اطاعت کرنے کی بیعت کی کہ اپنی خوشی اور ناخوشی میں، تنگی اور آسانی میں اور ہم پر ترجیح دیئے جانے پر اور اس بات پر کہ ہم حکام سے جھگڑا نہ کریں گے سوائے اس کے کہ ہم واضح دیکھیں اور تمہارے پاس اُس کے کفر ہونے پر اللہ کی طرف سے کوئی دلیل موجود ہو۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں یہ بتایا گیا ہے کہ وقت کے حکمران کی اطاعت صرف ان احکام میں واجب ہے کہ جن میں شریعت کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور اگر وہ شریعت کے احکام کی مخالفت میں حکم دے تو رعایا کے لیے اس صورت میں اپنے حاکم کی اطاعت سے فرار ہے۔

۸۳۶: باب الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ — باب: امام کے مسلمانوں کے لیے ڈھال ہونے

وَ یُتَّقٰی بِهٖ

(۴۷۷۲)حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ عَنْ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنِیْ وَرْقَاءُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ وَ یُتَّقٰی بِهٖ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَی اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) وَ عَدَلَ كَانَ لَهٗ بِذٰلِكَ اَجْرٌ وَاِنْ یَاْمُرْ بِغَیْرِهٖ كَانَ عَلَیْهِ مِنْهُ۔

کے بیان میں

(۴۷۷۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: امام (خلیفہ) ڈھال ہے۔ اس کے پیچھے سے لڑا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے امان دی جاتی ہے۔ پس اگر اللہ کے تقویٰ کا حکم کرے اور عدل وانصاف کرے اور اس کی وجہ سے اس کے لیے ثواب ہوگا اور اگر وہ اس کے علاوہ (برائی) کا حکم کرے تو یہ اُس پر وبال ہوگا۔

۸۳۷: باب وُجُوْبِ الْوَفَآءِ بِبَیْعَةِ الْخَلِیْفَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ

باب: پہلے خلیفہ کی بیعت کو پورا کرنے کے وجوب کے بیان میں

(۴۷۷۳)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ خَمْسَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَ سَتَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَتَكْثُرُ قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ فُوْا بِبَیْعَةِ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ وَاَعْطُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ۔

(۴۷۷۳) حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں پانچ سال تک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہا۔ تو میں نے اُن کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: بنی اسرائیل کی سیاست اُن کے انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو اُس کا خلیفہ و نائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جس کے ہاتھ پر پہلے بیعت کر لو اُسے پورا کرو اور حکام کا حق ان کو ادا کرو۔ بے شک اللہ اُن سے اُن کی رعایا کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔

(۴۷۷۴)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَرَّادٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ عَنْ اَبِیْهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۷۷۴) اِسی حدیث کی دوسری سند ہے۔

(۴۷۷۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ وَ وَكِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ وَ ابْنُ نُمَیْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ كُلُّهُمْ

(۴۷۷۵) اِسی حدیث کی مزید اسناد ذکر کی ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب میرے بعد حقوق تلف کیے جائیں گے اور ایسے اُمور پیش آئیں گے جنہیں تم ناپسند کرتے ہو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے اُنہیں حکم

عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اَثَرَةٌ وَّاُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ تَاْمُرُ مَنْ اَدْرَكَ مِنَّا ذٰلِكَ قَالَ تُؤَدُّوْنَ الْحَقَّ الَّذِیْ عَلَیْكُمْ وَ تَسْاَلُوْنَ اللّٰهَ الَّذِیْ لَكُمْ۔

کیا دیتے ہیں جو یہ زمانہ پائے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر کسی کا جو حق ہو وہ ادا کر دو اور اپنے حقوق تم اللہ سے مانگتے رہنا۔

(۴۷۷۶) حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ جَالِسًا فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُوْنَ عَلَیْهِ فَاَتَیْتُهُمْ فَجَلَسْتُ اِلَیْهِ فَقَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ یُصْلِحُ خِبَاءَهٗ وَمِنَّا مَنْ یَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِیْ جَشَرِهٖ اِذْ نَادٰی مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ لَمْ یَكُنْ نَبِیٌّ قَبْلِیْ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَیْهِ اَنْ یَدُلَّ اُمَّتَهٗ عَلٰی خَیْرِ مَا یَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَ یُنْذِرَهُمْ شَرَّ مَا یَعْلَمُهٗ لَهُمْ وَاِنَّ اُمَّتَكُمْ هٰذِهٖ جُعِلَ عَافِیَتُهَا فِیْ اَوَّلِهَا وَ سَیُصِیْبُ اٰخِرَهَا بَلَاءٌ وَ اُمُوْرٌ تُنْكِرُوْنَهَا وَ تَجِیْءُ فِتْنَةٌ فَیُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا وَ تَجِیْءُ الْفِتْنَةُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ مُهْلِكَتِیْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ وَ تَجِیْءُ الْفِتْنَةُ فَیَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهٖ هٰذِهٖ فَمَنْ اَحَبَّ اَنْ یُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَ یُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتَاْتِهٖ مَنِیَّتُهٗ وَهُوَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْیَاْتِ اِلَی النَّاسِ الَّذِیْ یُحِبُّ اَنْ یُؤْتٰی اِلَیْهِ وَمَنْ بَایَعَ اِمَامًا فَاَعْطَاهُ صَفْقَةَ یَدِهٖ وَ ثَمَرَةَ قَلْبِهٖ فَلْیُطِعْهُ اِنِ اسْتَطَاعَ فَاِنْ جَاءَ اٰخَرُ یُنَازِعُهٗ فَاضْرِبُوْا عُنُقَ الْاٰخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ (لَهٗ) اَنْشُدُكَ اللّٰهَ اٰنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَهْوٰی

(۴۷۷۶) حضرت عبدالرحمٰن بن عبد رب کعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کعبہ کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُن کے ارد گرد جمع تھے۔ میں اُن کے پاس آیا اور اُن کے پاس بیٹھ گیا۔ تو عبداللہ نے کہا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ ہم ایک جگہ رکے۔ ہم میں سے بعض نے اپنا خیمہ لگانا شروع کر دیا اور بعض تیر اندازی کرنے لگے اور بعض وہ تھے جو جانوروں میں ٹھہرے رہے۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی: اَلصَّلٰوةَ جَامِعَةً (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے) تو ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمع ہو گئے۔ تو آپ نے فرمایا: میرے سے قبل کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس کے ذمے اپنے علم کے مطابق اپنی امت کی بھلائی کی طرف راہنمائی لازم نہ ہو اور بُرائی سے اپنے علم کے مطابق انہیں ڈرانا لازم نہ ہو اور بے شک تمہاری اس اُمت کی عافیت ابتدائی حصہ میں ہے اور اس کا آخر ایسی مصیبتوں اور اُمور میں مبتلا ہوگا جسے تم ناپسند کرتے ہو اور ایسا فتنہ آئے گا جس کا ایک حصہ دوسرے کو کمزور کر دے گا اور ایسا فتنہ آئے گا کہ مؤمن کہے گا یہ میری ہلاکت ہے۔ پھر وہ ختم ہو جائے گا اور دوسرا ظاہر ہوگا تو مؤمن کہے گا: یہی میری ہلاکت کا ذریعہ ہوگا۔ جس کو یہ بات پسند ہو کہ اُسے جہنم سے دور رکھا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو چاہیے کہ اُس کی موت اِس حالت میں آئے کہ وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ اس معاملہ سے پیش آئے جس کے دیئے جانے کو اپنے لیے پسند کرے اور جس نے امام کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر دِل کے اخلاص سے بیعت کی تو چاہیے کہ اپنی طاقت کے مطابق اس کی اطاعت کرے

اِلٰی اُذُنَیْهِ وَ قَلْبِهٖ بِیَدَیْهِ وَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَایَ وَوَعَاهُ قَلْبِیْ فَقُلْتُ لَهٗ هٰذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا اَنْ نَأْكُلَ اَمْوَالَنَا بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ وَ نَقْتُلَ اَنْفُسَنَا وَاللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا﴾ [النساء:۲۹] قَالَ فَسَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اَطِعْهُ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ وَاعْصِهٖ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

اور اگر دوسرا شخص اُس سے جھگڑا کرے تو دوسرے کی گردن مار دو۔ راوی کہتا ہے پھر میں عبداللہ رضی اللہ عنہ کے قریب ہو گیا اور ان سے کہا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں کیا آپ نے یہ حدیث رسول اللہؐ سے سنی ہے؟ تو عبداللہؓ نے اپنے کانوں اور دِل کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: میرے کانوں نے آپ سے سنا اور میرے دِل نے اسے محفوظ رکھا۔ تو میں نے اُن سے کہا: یہ آپ کے چچازاد بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ ہمیں اپنے اموال کو ناجائز طریقے پر کھانے اور اپنی جانوں کو قتل کرنے کا حکم دیتے ہیں اور اللہ کا ارشاد ہے: ''اے ایمان والو! اپنے اموال کو ناجائز طریقے سے نہ کھاؤ سوائے اس کے کہ ایسی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے کی جائے اور نہ اپنی جانوں کو قتل کرو۔ بے شک اللہ تم پر رحم فرمانے والا ہے۔ راوی نے کہا: عبداللہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر کہا: اللہ کی اطاعت میں ان کی اطاعت کرو اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی نافرمانی کرو۔

(۴۷۷۷)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اَبُوْ سَعِيْدِ الْاَشَجُّ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهٗ۔

(۴۷۷۷) یہ حدیث ان دو اسناد سے بھی اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۴۷۷۸)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ اِسْحٰقَ الْهَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِی السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ الصَّائِدِيِّ قَالَ رَاَيْتُ جَمَاعَةً عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ الْاَعْمَشِ۔

(۴۷۷۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عبد رب کعبہ صائدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک جماعت کو کعبہ کے پاس دیکھا۔ باقی حدیث اسی طرح بیان فرمائی۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی ہے کہ جس خلیفہ کے ہاتھ پر پہلے بیعت کی جا چکی ہو پھر اس کے بعد اس خلیفہ کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت حرام ہے۔ علماء امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایک زمانہ میں دو خلفاء نہیں ہو سکتے' اگرچہ دارالسلام بہت ہی زیادہ وسیع ہو چکا ہو اور اپنے خلیفہ ہی کی بیعت صحیح ہو گی اور اسی کی شریعت کے مطابق اطاعت ضروری ہو گی' واللہ اعلم۔

۸۳۸: باب الْاَمْرِ بِالصَّبْرِ عِنْدَ ظُلْمِ الْوُلَاةِ وَاسْتِئْثَارِهِمْ

باب: حاکموں کے ظلم پر صبر کرنے کے حکم کے بیان میں

(۴۷۷۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ

(۴۷۷۹) حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کیا: کیا

سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا فَقَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

آپ مجھے فلاں آدمی کی طرح عامل مقرر نہیں فرما دیتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میرے بعد عنقریب اپنے پر ترجیح کو پاؤ تو صبر سے کام لینا۔ یہاں تک کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملاقات کرو۔

(۴۷۸۰) وَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۷۸۰) حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خلوت میں عرض کیا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۴۷۸۱) وَ حَدَّثَنِيْهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَلَمْ يَقُلْ خَلَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۴۷۸۱) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں خلوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں۔

۸۳۹: باب فِيْ طَاعَةِ الْاُمَرَاءِ وَاِنْ مَنَعُوا الْحُقُوْقَ

باب: حاکموں کی اطاعت کے بیان میں اگرچہ وہ تمہارے حقوق نہ دیں

(۴۷۸۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيْدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا اُمَرَاءُ يَسْاَلُوْنَا حَقَّهُمْ وَ يَمْنَعُوْنَا حَقَّنَا فَمَا تَاْمُرُنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَاَلَهٗ فِي الثَّانِيَةِ اَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ وَ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَ عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

(۴۷۸۲) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سلمٰی بن یزید جعفی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آپ اِس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں کہ اگر ہم پر ایسے حاکم مسلط ہو جائیں جو ہم سے اپنے حقوق تو مانگیں اور ہمارے حقوق کو روک لیں۔ آپ نے اس سے اعراض کیا۔ اُس نے آپ سے پھر پوچھا' آپ نے پھر اعراض فرمایا۔ پھر اُس نے دوسری یا تیسری مرتبہ پوچھا تو اسے اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ نے کھینچ لیا اور کہا: اُس کی بات سنو اور اطاعت کرو کیونکہ اُن پر اُن کا بوجھ اور تمہارے اُوپر تمہارا بوجھ ہے۔

(۴۷۸۳) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ فَجَذَبَهُ الْاَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوْا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

(۴۷۸۳) اِس سند کے ساتھ یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ اسے اشعث بن قیس نے کھینچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اُن کی بات سنو اور اطاعت کرو کیونکہ اُن کا بوجھ اُن پر اور تمہارا بوجھ تمہارے اُوپر ہے۔

۸۴۰: باب وُجُوْبِ مُلَازَمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِيْنَ عِنْدَ ظُهُوْرِ الْفِتَنِ وَ فِيْ كُلِّ حَالٍ وَ تَحْرِيْمِ الْخُرُوْجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَ مُفَارِقَةِ الْجَمَاعَةِ

(۴۷۸۴) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى الْعَنَزِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنَا بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَيْرِ وَ كُنْتُ اَسْأَلُهٗ عَنِ الشَّرِّ مَخَافَةَ اَنْ يُدْرِكَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا كُنَّا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَ شَرٍّ فَجَاءَ نَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ قَالَ نَعَمْ وَ فِيْهِ دَخَنٌ قَالَ قُلْتُ وَمَا دَخَنُهٗ قَالَ قَوْمٌ يَسْتَنُّوْنَ بِغَيْرِ سُنَّتِيْ وَ يَهْتَدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِيْ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَ تُنْكِرُ فَقُلْتُ هَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ قَالَ نَعَمْ دُعَاةٌ عَلٰى اَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ اَجَابَهُمْ اِلَيْهَا قَذَفُوْهُ فِيْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِفْهُمْ لَنَا قَالَ نَعَمْ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا وَ يَتَكَلَّمُوْنَ بِاَلْسِنَتِنَا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا تَرٰى اِنْ اَدْرَكَنِيْ ذٰلِكَ قَالَ تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِمَامَهُمْ فَقُلْتُ فَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا اِمَامٌ قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ عَلٰى اَصْلِ شَجَرَةٍ حَتّٰى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ

باب: فتنوں کے ظہور کے وقت جماعت کے ساتھ رہنے کے حکم اور کفر کی طرف بلانے سے روکنے کے بیان میں

(۴۷۸۴) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر و بھلائی کے متعلق سوال کرتے تھے اور میں بُرائی کے بارے میں اس خوف کی وجہ سے کہ وہ مجھے پہنچ جائے' سوال کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت اور شر میں تھے۔ اللہ ہمارے پاس یہ بھلائی لائے۔ تو کیا اِس بھلائی کے بعد بھی کوئی شر ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس بُرائی کے بعد کوئی بھلائی بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اور اس خیر میں کچھ کدورت ہوگی۔ میں نے عرض کیا: کیسی کدورت ہوگی؟ آپ نے فرمایا: میری سنت کے علاوہ کو سنت سمجھیں گے اور میری ہدایت کے علاوہ کو ہدایت جان لیں گے۔ تو ان کو پہچان لے گا اور نفرت کرے گا۔ میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد کوئی برائی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! جہنم کے دروازوں پر کھڑے ہو کر جہنم کی طرف بلایا جائے گا۔ جس نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا وہ اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ہمارے لیے ان کی صفت بیان فرما دیں۔ آپ نے فرمایا: ہاں! وہ ایسی قوم ہوگی جو ہمارے رنگ جیسی ہوگی اور ہماری زبان میں ہی گفتگو کرے گی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ مجھے ملے تو آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مسلمانوں کی جماعت کو اور ان کے امام کو لازم کر لینا۔ میں نے عرض کیا: اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت ہو نہ کوئی امام (تو کیا کروں)؟ آپ نے فرمایا: پھر ان تمام فرقوں سے علیحدہ ہو جانا اگرچہ تجھے موت کے آنے تک درخت کی جڑوں کو کاٹنا پڑے

وَاَنْتَ عَلٰی ذٰلِكَ۔

اور تو اسی حالت میں موت کے سپرد ہو جائے۔

خُلَاصَۃُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ جب فتنے ظاہر ہونے لگیں اور کفر بدعات رسومات عام ہو جائیں تو اس صورت میں مسلمان ان بے دینی والی اشیاء میں مبتلا ہو کر نہ رہ جائیں بلکہ اس بے دینی سے اور بے دین لوگوں سے اپنے آپ کو دُور رکھیں اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرتے ہوئے ہر طرح کی آزمائشوں پر صبر کرے اور اپنے حاکم کی اطاعت کرے اور حقیقی مسلمان بن کر مسلمانوں کے ساتھ ہیر ہے۔

(۴۷۸۵) وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْکَرٍ التَّمِیْمِیُّ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ حَسَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِیَةُ یَعْنِی ابْنَ سَلَّامٍ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ اَبِیْ سَلَّامٍ قَالَ قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا بِشَرٍّ فَجَاءَ اللّٰهُ بِخَیْرٍ فَنَحْنُ فِیْهِ فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الشَّرِّ خَیْرٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَهَلْ وَرَاءَ ذٰلِكَ الْخَیْرِ شَرٌّ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ کَیْفَ قَالَ یَکُوْنُ بَعْدِیْ اَئِمَّةٌ لَا یَهْتَدُوْنَ بِهُدَایَ وَلَا یَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِیْ وَ سَیَقُوْمُ فِیْهِمْ رِجَالٌ قُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الشَّیَاطِیْنِ فِیْ جُثْمَانِ اِنْسٍ قَالَ قُلْتُ کَیْفَ اَصْنَعُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَدْرَکْتُ ذٰلِكَ قَالَ تَسْمَعُ وَ تُطِیْعُ (لِلْاَمِیْرِ) وَاِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ وَاُخِذَ مَالُكَ فَاسْمَعْ وَاَطِعْ۔

(۴۷۸۵) حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شر میں مبتلا تھے' اللہ ہمارے پاس اُس بھلائی کو لایا جس میں ہم ہیں تو کیا اِس بھلائی کے پیچھے بھی کوئی بُرائی ہے؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس برائی کے پیچھے کوئی خیر بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے پیچھے کوئی برائی بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے پیچھے کوئی برائی بھی ہوگی؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: کیسے؟ آپ نے فرمایا: میرے بعد ایسے مقتداء ہوں گے جو میری ہدایت سے راہنمائی حاصل نہ کریں گے اور نہ میری سنت کو اپنائیں گے اور عنقریب ان میں ایسے لوگ کھڑے ہوں گے کہ اُن کے دل انسانی جسموں میں شیطان کے دل ہوں گے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول میں کیسے کروں؟ اگر اس زمانہ کو پاؤں؟ آپ نے فرمایا: امیر کی بات سن اور اطاعت کر اگرچہ تیری پیٹھ پر مارا جائے یا تیرا مال غصب کر لیا جائے پھر بھی اُن کی بات سن اور اطاعت کر۔

(۴۷۸۶) حَدَّثَنَا شَیْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ یَعْنِی ابْنَ حَازِمٍ حَدَّثَنَا غَیْلَانُ ابْنُ جَرِیْرٍ عَنْ اَبِیْ قَیْسِ بْنِ رِیَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِیْتَةً جَاهِلِیَّةً وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَایَةٍ عُمِّیَّةٍ یَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ اَوْ یَدْعُوْ اِلٰی عَصَبَةٍ اَوْ یَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِیَّةٌ وَمَنْ خَرَجَ عَلٰی

(۴۷۸۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہو گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جس نے اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کی' کسی عصبیت کی بناء پر غصہ کرتے ہوئے' عصبیت کی طرف بلایا یا عصبیت کی مدد کرتے ہوئے قتل کر دیا گیا تو وہ جاہلیت کے طور پر قتل کیا گیا اور جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اُس کے نیک و بد سب کو قتل کیا۔ کسی مؤمن کا لحاظ کیا اور نہ کسی

اُمَّتِیْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا وَلَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِیْ لِذِیْ عَهْدٍ عَهْدَهُ فَلَيْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ۔

سے کیا ہوا وعدہ پورا کیا تو وہ میرے دین پر نہیں اور نہ میرا اُس سے کوئی تعلق ہے۔

(۴۷۸۷)وَ حَدَّثَنِیْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيْرِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَاحٍ الْقَيْسِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِ جَرِيْرٍ وَ قَالَ لَا يَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا۔

(۴۷۸۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ باقی حدیث اُسی طرح ہے۔ اس حدیث میں لَا يَتَحَاشٰی مِنْ مُؤْمِنِهَا کے الفاظ ہیں۔

(۴۷۸۸)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ حَدَّثَنَا مَهْدِیُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ زِيَادِ ابْنِ رِيَاحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ ثُمَّ مَاتَ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِلْعَصَبَةِ وَ يُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ اُمَّتِیْ وَمَنْ خَرَجَ مِنْ اُمَّتِیْ عَلٰی اُمَّتِیْ يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشَ مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِیْ الَّذِیْ عَهِدَ عَهْدَهَا فَلَيْسَ مِنِّیْ۔

(۴۷۸۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص (امیر کی) اطاعت سے نکل گیا اور جماعت سے علیحدہ ہوگیا پھر مرگیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ جو شخص اندھی تقلید میں کسی کے جھنڈے تلے عصبیت پر غصہ کرتے ہوئے مارا گیا اور وہ جنگ کرتا ہو عصبیت کے لیے تو وہ میری اُمت میں سے نہیں ہے اور میری اُمت میں سے جس نے میری امت پر خروج کیا کہ اس کے نیک اور بُرے کو قتل کرے، مؤمن کا لحاظ کرے نہ کسی ذمی کے ساتھ کیے ہوئے وعدے کو پورا کرے تو وہ میرے دین پر نہیں۔

(۴۷۸۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَمَّا ابْنُ الْمُثَنّٰی فَلَمْ يَذْكُرِ النَّبِیَّ ﷺ فِی الْحَدِيْثِ وَاَمَّا ابْنُ بَشَّارٍ فَقَالَ فِیْ رِوَايَتِهٖ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۷۸۹) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔ بہرحال ابن مثنیٰ نے اپنی روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں کیا اور بشار نے اپنی حدیث مبارکہ میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہا ہے۔

(۴۷۹۰)وَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْجَعْدِ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْوِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَاٰی مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ فَمِيْتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

(۴۷۹۰) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی اپنے امیر میں کوئی ایسی بات دیکھے جو اُسے ناپسند ہو تو چاہیے کہ صبر کرے کیونکہ جو آدمی جماعت سے ایک بالشت بھر بھی جدا ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۱)حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ

(۴۷۹۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حَدَّثَنَا الْجَعْدُ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يَخْرُجُ مِنَ السُّلْطَانِ شِبْرًا فَمَاتَ عَلَيْهِ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

نے فرمایا: جسے اپنے امیر سے کوئی بات ناپسند ہو تو چاہیے کہ اُس پر صبر کرے کیونکہ لوگوں میں سے جو بھی سلطان کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا اور اس پر اسی کی موت واقع ہو گئی تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۲) وَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُوْ عَصَبِيَّةً اَوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

(۴۷۹۲) حضرت جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کی اندھی تقلید میں عصبیت کی طرف بلاتا ہوا یا عصبیت کی مدد کرتا ہوا قتل کیا گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۳) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ حِيْنَ كَانَ مِنْ اَمْرِ الْحَرَّةِ مَا كَانَ زَمَنَ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ اطْرَحُوْا لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وِسَادَةً فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ آتِكَ لِاَجْلِسَ اَتَيْتُكَ لِاُحَدِّثَكَ حَدِيْثًا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

(۴۷۹۳) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ واقعہ حرہ کے وقت جو یزید بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ حکومت میں ہوا عبداللہ بن مطیع کے پاس آئے۔ تو ابن مطیع نے کہا: ابو عبدالرحمٰن (ابن عمر رضی اللہ عنہ) کے لیے غالیچہ بچھاؤ۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کے پاس بیٹھنے کے لیے نہیں آیا میں تو آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ آپ کو ایسی حدیث بیان کروں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ آپ نے فرمایا: جس نے اطاعت (امیر سے) ہاتھ نکال لیا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اُسکے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو اس حال میں مرا کہ اُسکی گردن میں کسی کی بیعت نہ تھی' وہ جاہلیت کی موت مرا۔

(۴۷۹۴) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ عُبَيْدِ (اللّٰهِ) بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ اَتَى ابْنَ مُطِيْعٍ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهٗ۔

(۴۷۹۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ابن مطیع کے پاس گئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اسی طرح بیان کی۔

(۴۷۹۵) وَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو ابْنِ جَبَلَةَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَا جَمِيْعًا حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

(۴۷۹۵) اس سند کے ساتھ بھی یہی حدیث حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

۸۴۱: باب حُكْمِ مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُوَ مُجْتَمِعٌ

باب: مسلمانوں کی جماعت میں تفریق ڈالنے والے کے حکم کے بیان میں

(۴۷۹۶)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِیَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ۔

(۴۷۹۶)حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' عنقریب فتنے اور فساد ظاہر ہوں گے اور جو اس اُمت کی جماعت کے معاملات میں تفریق ڈالنے کا ارادہ کرے اُسے تلوار کے ساتھ مار دو' خواہ وہ شخص کوئی بھی ہو۔

(۴۷۹۷)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خِرَاشٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ شَيْبَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَنَا الْمُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ الْخَثْعَمِیُّ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ ح وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجٌ حَدَّثَنَا عَارِمُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُخْتَارِ وَ رَجُلٌ سَمَّاهُ كُلُّهُمْ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِهِمْ جَمِيْعًا فَاقْتُلُوْهُ۔

(۴۷۹۷)ان چار اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے لیکن انہوں نے فَاضْرِبُوْهُ کی بجائے فَاقْتُلُوْهُ کا لفظ ذکر کیا ہے۔

(۴۷۹۸)وَ حَدَّثَنِیْ عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِیْ يَعْفُوْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰی رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔

(۴۷۹۸)حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے: تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہو پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے تو اُسے قتل کر دو۔

۸۴۲: باب اِذَا بُوْيِعَ لِخَلِيْفَتَيْنِ

باب: جب دو خلفاء کی بیعت لی جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

(۴۷۹۹)وَ حَدَّثَنِیْ وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ الْوَاسِطِیُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا بُوْيِعَ لِلْخَلِيْفَتَيْنِ فَاقْتُلُوا الْاٰخَرَ مِنْهُمَا۔

(۴۷۹۹)حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو خلفاء کی بیعت کی جائے تو ان دونوں میں سے دوسرے کو قتل کر دو۔

۸۴۳: باب وُجُوْبِ الْاِنْكَارِ عَلَی الْاُمَرَاءِ فِيْمَا يُخَالِفُ الشَّرْعَ وَ تَرْكَ

باب: خلاف شرع اُمور میں حکام کے رد کرنے کے وجوب اور جب تک وہ نماز وغیرہ ادا کرتے

قِتَالِهِمْ مَا صَلَّوْا وَ نَحْوَ ذٰلِكَ

ہوں اُن سے جنگ نہ کرنے کے بیان میں

(۴۸۰۰)حَدَّثَنَا هَدَّابُ بْنُ خَالِدِ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيٰى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَ تُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِىءَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

(۴۸۰۰) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے امراء ہوں گے جن کے خلاف شریعت اعمال کو تم پہچان لو گے اور بعض اعمال نہ پہچان سکو گے۔ پس جس نے اس کے اعمال بد کو پہچان لیا وہ بری ہو گیا جو نہ پہچان سکا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان امور پر خوش ہوا اور تابعداری کی (وہ محفوظ نہ رہا)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: کیا ہم اُن سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں۔

(۴۸۰۱)وَ حَدَّثَنِي اَبُوْ غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ جَمِيْعًا عَنْ مُعَاذٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِيْ غَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَ هُوَ ابْنُ هِشَامٍ الدَّسْتَوَائِيُّ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ فَتَعْرِفُوْنَ وَ تُنْكِرُوْنَ فَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ بَرِىءَ وَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا اَيْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهِ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهِ۔

(۴۸۰۱) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تم پر ایسے حاکم مقرر کیے جائیں گے جن کے اعمالِ بد تم پہچان لو گے اور بعض اعمالِ بد سے ناواقف رہو گے۔ جس نے اعمالِ بد کو ناپسند کیا وہ بری ہو گیا اور جو ناواقف رہا وہ محفوظ رہا لیکن جو ان اُمورِ بد پر خوش ہوا اور اتباع کی (بری نہیں ہوگا اور نہ محفوظ رہے گا)۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اُن سے جنگ نہ کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ نماز ادا کرتے رہیں (جس نے دل سے ناپسند کیا اور دل ہی سے انکار کیا)۔

(۴۸۰۲)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ زِيَادٍ وَ هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ ابْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنَحْوِ ذٰلِكَ غَيْرَ اَنَّهُ قَالَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِىءَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ۔

(۴۸۰۲) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ذکر کی لیکن اس حدیث مبارکہ میں یہ ہے کہ جس نے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے ناپسند کیا وہ محفوظ رہا۔

(۴۸۰۳)وَ حَدَّثَنَاهُ حَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ الْبَجَلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ ضَبَّةَ بْنِ مِحْصَنٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ اِلَّا قَوْلَهُ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ لَمْ يَذْكُرْهُ۔

(۴۸۰۳) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ذکر کی لیکن اس حدیث میں مَنْ رَضِيَ وَ تَابَعَ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

۸۴۴: باب خِيَارِ الْاَئِمَّةِ وَ شِرَارِهِمْ

باب: اچھے اور بُرے حاکموں کے بیان میں

(۴۸۰۴)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ رُزَيْقِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ يُحِبُّوْنَكُمْ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَ شِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ يُبْغِضُوْنَكُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مِنْ وُلَاتِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُوْنَهُ فَاكْرَهُوْا عَمَلَهُ وَلَا تَنْزِعُوْا يَدًا مِنْ طَاعَتِهِ۔

(۴۸۰۴)حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: تمہارے حاکموں میں سے بہتر وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور وہ تمہارے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہیں اور تم اُن کے لیے دُعائے مغفرت کرتے ہو اور تمہارے حاکموں میں سے بُرے حاکم وہ ہیں جن سے تم دشمنی رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں اور تم انہیں لعنت کرو اور وہ تمہیں لعنت کریں۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم انہیں تلوار کے ساتھ قتل نہ کر دیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تم میں نماز قائم کرتے رہیں اور جب تک اپنے حاکموں میں کوئی ایسی چیز دیکھو جسے تم ناپسند کرتے ہو تو اُس کے اس عمل کو ناپسند کرو اور اطاعت و فرمانبرداری سے ہاتھ مت کھینچو۔

(۴۸۰۵)حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ اَخْبَرَنِيْ مَوْلٰى بَنِيْ فَزَارَةَ وَهُوَ رُزَيْقُ بْنُ حَيَّانَ اَنَّهُ سَمِعَ مُسْلِمَ بْنَ قَرَظَةَ ابْنَ عَمِّ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ (الْاَشْجَعِيِّ) يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خِيَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَ يُحِبُّوْنَكُمْ وَ تُصَلُّوْنَ عَلَيْهِمْ وَ يُصَلُّوْنَ عَلَيْكُمْ وَ شِرَارُ اَئِمَّتِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَ يُبْغِضُوْنَكُمْ وَ تَلْعَنُوْنَهُمْ وَ يَلْعَنُوْنَكُمْ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نُنَابِذُهُمْ عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا مَا اَقَامُوْا فِيْكُمُ الصَّلَاةَ اَلَا مَنْ وَلِيَ عَلَيْهِ وَالٍ فَرَآهُ يَاْتِيْ شَيْئًا مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَلْيَكْرَهْ مَا يَاْتِيْ مِنْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا يَنْزِعَنَّ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ قَالَ ابْنُ جَابِرٍ فَقُلْتُ يَعْنِيْ لِرُزَيْقٍ حِيْنَ حَدَّثَنِيْ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ آللّٰهِ يَا اَبَا

(۴۸۰۵)حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے فرمایا: تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جنہیں تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہوں اور تم ان کے جنازے میں شرکت کرتے ہو اور وہ تمہارے جنازوں میں شرکت کریں اور تمہارے بدترین حکمرانوں میں سے وہ ہیں جن سے تم بغض رکھتے ہو اور وہ تم سے بغض رکھتے ہوں۔ تم اُن پر لعنت کرنے والے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہوں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اُس وقت انہیں معزول نہ کر دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ نہیں! جب تک وہ تمہارے درمیان نماز قائم کرتے رہیں۔ آگاہ رہو! جس شخص کو کسی پر حاکم بنایا گیا پر انہوں نے اس میں ایسی چیز دیکھی جو اللہ کی نافرمانی ہو تو وہ اللہ کی معصیت و نافرمانی والے عمل کو ناپسند کریں اور اس کی فرمانبرداری سے اپنا ہاتھ نہ کھینچیں۔ ابن جابر نے کہا کہ میں نے رزیق سے کہا جب اُس نے یہ مجھ سے بیان کی' اے ابومقدام! تم کو اللہ کی قسم دے کو پوچھتا ہوں کیا تجھ سے

الْمِقْدَامِ لَحَدَّثَكَ بِهٰذَا اَوْ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَالَ اِىْ وَاللّٰهِ الَّذِىْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَسَمِعْتُهُ مِنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

یہ حدیث کسی نے بیان کی ہے یا تم نے خود اسے مسلم بن قرظہ سے سنا ہے' جنہوں نے عوف سے سنا اور عوف نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تو ابو مقدام نے گھٹنوں کے بل گر کر قبلہ کی طرف رُخ کرتے ہوئے کہا: اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ میں نے اسے مسلم بن قرظہ سے سنا' وہ فرماتے تھے' میں نے عوف بن مالک سے سنا' وہ فرماتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سماعت کی۔

(۴۸۰۶)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ مُوْسَى الْاَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جَابِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ رُزَيْقٌ مَوْلٰى بَنِىْ فَزَارَقَالَ مُسْلِمٌ وَ رَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قَرَظَةَ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

(۴۸۰۶) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

۸۴۵: باب اِسْتِحْبَابِ مُبَايَعَةِ الْاِمَامِ الْجَيْشَ عِنْدَ اِرَادَةِ الْقِتَالِ وَ بَيَانَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب: جنگ کرنے کے ارادہ کے وقت لشکر کے امیر کی بیعت کرنے کے استحباب اور شجرہ کے نیچے بیعت رضوان کے بیان میں

(۴۸۰۷) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَّاَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَ عُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِىَ سَمُرَةٌ وَ قَالَ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ ۔

(۴۸۰۷) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صلح حدیبیہ کے دن چودہ سو (صحابہ رضی اللہ عنہم) تھے۔ ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک درخت کے نیچے آپ کا ہاتھ پکڑے بیٹھے تھے اور یہ درخت کیکر کا تھا اور ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم فرار نہ ہوں اور موت پر بیعت نہیں کی تھی۔

(۴۸۰۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ۔

(۴۸۰۸) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی تھی بلکہ ہم نے اس بات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی کہ ہم بھاگیں گے نہیں۔

(۴۸۰۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ كَمْ كَانُوْا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ كُنَّا اَرْبَعَ عَشَرَةَ مِائَةً

(۴۸۰۹) حضرت ابو زبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ وہ صلح حدیبیہ کے دن کتنے تھے؟ تو انہوں نے کہا: ہم چودہ سو تھے۔ ہم نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

فَبَايَعْنَاهُ وَ عُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ فَبَايَعْنَاهُ غَيْرَ جَدِّ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ اخْتَبٰى تَحْتَ بَطْنِ بَعِيْرِهٖ۔

ایک درخت کے نیچے جو کہ کیکر کا تھا آپ کا ہاتھ پکڑ ہوئے تھے۔ سوائے جد بن قیس انصاری کے وہ اونٹ کے پیٹ کے نیچے چھپ گیا۔

(۴۸۱۰)وَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ دِيْنَارٍ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْاَعْوَرُ مَوْلٰى سُلَيْمٰنَ بْنِ مُجَالِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يُسْاَلُ هَلْ بَايَعَ النَّبِيُّ ﷺ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَقَالَ لَا وَلٰكِنْ صَلّٰى بِهَا وَلَمْ يُبَايِعْ عِنْدَ شَجَرَةٍ اِلَّا الشَّجَرَةَ الَّتِيْ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ دَعَا النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى بِئْرِ الْحُدَيْبِيَةِ۔

(۴۸۱۰)حضرت ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالحلیفہ میں بیعت لی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ اس جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی تھی۔ سوائے حدیبیہ کے درخت کے کسی جگہ کے درخت کے پاس بیعت نہیں لی۔ ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں' حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے کنوئیں پر دعا فرمائی تھی۔

(۴۸۱۱)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ قَالَ سَعِيْدٌ وَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَ اَرْبَعَ مِائَةٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ قَالَ جَابِرٌ لَوْ كُنْتُ اُبْصِرُ لَاَرَيْتُكُمْ مَوْضِعَ الشَّجَرَةِ۔

(۴۸۱۱)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے دن ایک ہزار چار سو کی تعداد میں تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا: آج کے دن تم اہلِ زمین میں سب سے افضل ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اگر میری بینائی ہوتی تو میں تمہیں اس درخت کی جگہ دکھاتا۔

(۴۸۱۲)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَةِ فَقَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا اَلْفًا وَ خَمْسَ مِائَةٍ۔

(۴۸۱۲) حضرت سالم بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اصحاب شجرہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا: ہم ایک ہزار پانچ سو تھے اگر ہم ایک لاکھ ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

(۴۸۱۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ ح وَ حَدَّثَنَا رِفَاعَةُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي الطَّحَّانَ كِلَاهُمَا يَقُوْلُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ سَالِمِ ابْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَوْ كُنَّا مِائَةَ اَلْفٍ لَكَفَانَا كُنَّا خَمْسَ عَشَرَةَ مِائَةً۔

(۴۸۱۳)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم پندرہ سو تھے اگر ہم ایک لاکھ بھی ہوتے تو (بھی وہ پانی) ہمیں کافی ہو جاتا۔

(۴۸۱۴)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ حَدَّثَنَا

(۴۸۱۴)حضرت سالم بن ابی جعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: تم اس دن کتنی تعداد

جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ بْنُ اَبِي الْجَعْدِ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ اَلْفًا وَ اَرْبَعَ مِائَةٍ۔

میں تھے؟ انہوں نے کہا: ایک ہزار چار سو۔

(۴۸۱۵) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ مُرَّةَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الشَّجَرَةِ اَلْفًا وَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَ كَانَتْ اَسْلَمُ ثُمُنَ الْمُهَاجِرِيْنَ۔

(۴۸۱۵) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اصحابِ شجرہ ایک ہزار تین سو تھے اور قبیلہ اسلم کے لوگ مہاجرین کا آٹھواں حصہ تھے۔

(۴۸۱۶) وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ ح وَ حَدَّثَنَا (ہ) اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۸۱۶) اِس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۱۷) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَعْرَجِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنِيْ يَوْمَ الشَّجَرَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُبَايِعُ النَّاسَ وَاَنَا رَافِعٌ غُصْنًا مِنْ اَغْصَانِهَا عَنْ رَاْسِهِ وَ نَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً قَالَ لَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلٰكِنْ بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَا نَفِرَّ۔

(۴۸۱۷) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے بیعت رضوان کا واقعہ یاد ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضی اللہ عنہم سے بیعت لے رہے تھے اور اس درخت کی شاخوں میں سے ایک ٹہنی کو میں آپ کے سرِ اقدس سے ہٹا رہا تھا۔ ہم چودہ سو تھے۔ ہم نے موت پر آپ سے بیعت نہیں کی تھی لیکن ہماری بیعت اس پر تھی کہ ہم فرار نہیں ہوں گے۔

(۴۸۱۸) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۸۱۸) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۴۸۱۹) وَ حَدَّثَنَاهُ حَامِدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَ اَبِيْ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَانْطَلَقْنَا فِيْ قَابِلٍ حَاجِّيْنَ فَخَفِيَ عَلَيْنَا مَكَانُهَا فَاِنْ كَانَتْ تَبَيَّنَتْ لَكُمْ فَاَنْتُمْ اَعْلَمُ۔

(۴۸۱۹) حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میرے والد بھی ان صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت کے پاس بیعت کی تھی۔ انہوں نے کہا: ہم اگلے سال حج کے لیے گئے تو اس درخت کی جگہ ہم سے پوشیدہ ہوگئی۔ پس اگر وہ جگہ تمہارے لیے ظاہر ہو جائے تو تم زیادہ جانتے ہو (وہ کیسے درست ہوسکتی ہے)

(۴۸۲۰) وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَحْمَدَ ح قَالَ وَ قَرَاْتُهُ عَلٰى نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ اَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُمْ كَانُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

(۴۸۲۰) حضرت سعید بن مسیّب رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ بیعت شجرہ والے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ یہ فرماتے ہیں کہ وہ اگلے سال اس درخت کو بھول گئے۔

عَامَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَنَسُوْهَا مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ۔

(۴۸۲۱)وَ حَدَّثَنِي حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ الشَّجَرَةَ ثُمَّ اَتَيْتُهَا بَعْدُ فَلَمْ اَعْرِفْهَا۔

(۴۸۲۱) حضرت سعید بن میّب رحمۃ اللہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے اس درخت کو دیکھا تھا پھر میں اس کے پاس آیا تو میں اُسے نہ پہچان سکا۔

(۴۸۲۲)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِي عُبَيْدٍ (مَوْلٰى سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ) قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

(۴۸۲۲) حضرت یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ مولیٰ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ سے کہا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے دن کس بات پر بیعت کی تھی؟ انہوں نے کہا: موت پر۔

(۴۸۲۳)وَ حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ سَلَمَةَ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۸۲۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۲۴)وَ حَدَّثَنَاه اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ اَتَاهُ آتٍ فَقَالَ هٰذَاكَ ابْنُ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ فَقَالَ عَلٰى مَاذَا قَالَ عَلَى الْمَوْتِ قَالَ لَا اُبَايِعُ عَلٰى هٰذَا اَحَدًا بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۴۸۲۴) حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس کے پاس کوئی آنے والا آیا اور اُس نے کہا کہ ابن حنظلہ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں۔ عبداللہ نے کہا: کس بات پر؟ اُس نے کہا: موت پر۔ فرمایا: اس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں کسی سے بیعت نہیں کروں گا۔

۸۴۶: باب تَحْرِيْمِ رُجُوْعِ الْمُهَاجِرِ اِلَى اسْتِيْطَانِ وَطَنِهٖ

باب: مہاجر کا اپنے وطن ہجرت کو دوبارہ وطن بنانے کی حرمت کے بیان میں

(۴۸۲۵)حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ يَعْنِي ابْنَ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ ابْنَ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْاَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰى عَقِبَيْكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا وَلٰكِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

(۴۸۲۵) حضرت یزید بن ابی عبید رحمۃ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ حجاج کے پاس گئے تو اُس نے کہا: اے ابن اکوع! تم ایڑیوں کے بل لوٹ کر صحرا میں بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے کہا: نہیں! بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صحرا میں واپس جانے کی اجازت دے دی تھی۔

۸۴۷: باب الْمُبَايَعَةِ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَ بَيَانِ مَعْنٰى

باب: فتح مکہ کے بعد اسلام جہاد اور بھلائی پر بیعت کرنے اور فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے

لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ کی تاویل کے بیان میں

(۴۸۲۶)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ اَبُو جَعْفَرٍ اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ زَکَرِیَّاءَ عَنْ عَاصِمٍ الْاَحْوَلِ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ حَدَّثَنِیْ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدِ السُّلَمِیُّ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ اُبَایِعُهُ عَلَی الْهِجْرَةِ فَقَالَ اِنَّ الْهِجْرَةَ قَدْ مَضَتْ لِاَهْلِهَا وَلٰکِنْ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَیْرِ۔

(۴۸۲۶)حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ہجرت پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل ہجرت کی ہجرت تو گزر چکی ہے لیکن (تم اب) اسلام جہاد اور بھلائی پر بیعت کر سکتے ہو۔

(۴۸۲۷)وَ حَدَّثَنِیْ سُوَیْدُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُجَاشِعُ بْنُ مَسْعُوْدِ السُّلَمِیُّ قَالَ جِئْتُ بِاَخِیْ اَبِیْ مَعْبَدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَایِعْهُ عَلَی الْهِجْرَةِ قَالَ (قَدْ) مَضَتِ الْهِجْرَةُ بِاَهْلِهَا قُلْتُ فَبِاَیِّ شَیْءٍ تُبَایِعُهُ قَالَ عَلَی الْاِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَیْرِ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ فَلَقِیْتُ اَبَا مَعْبَدٍ فَاَخْبَرْتُهُ بِقَوْلِ مُجَاشِعٍ فَقَالَ صَدَقَ۔

(۴۸۲۷)حضرت مجاشع بن مسعود سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے بھائی ابومعبد کو لے کر فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس سے ہجرت پر بیعت لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل ہجرت کی ہجرت گزر چکی ہے۔ میں نے عرض کیا: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے کس بات پر بیعت لیں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام جہاد اور بھلائی پر۔ ابوعثمان نے کہا: میں ابومعبد سے ملا تو اسے مجاشع کے اس قول کی خبر دی تو انہوں نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔

(۴۸۲۸)حَدَّثَنَاه اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ فَلَقِیْتُ اَخَاهُ فَقَالَ صَدَقَ مُجَاشِعٌ وَلَمْ یَذْکُرْ اَبَا مَعْبَدٍ۔

(۴۸۲۸)اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں راوی کہتا ہے کہ میں نے اُس کے بھائی سے ملاقات کی تو اُس نے کہا: مجاشع نے سچ کہا ہے۔ ابومعبد کا نام ذکر نہیں کیا۔

(۴۸۲۹)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَا اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاؤسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ الْفَتْحِ فَتْحِ مَکَّةَ لَا هِجْرَةَ وَلٰکِنْ جِهَادٌ وَ نِیَّةٌ وَ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

(۴۸۲۹)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح یعنی فتح مکہ کے دن فرمایا: اب ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت ہے اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو چلے آؤ۔

(۴۸۳۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ (بْنُ مَنْصُوْرٍ) وَ ابْنُ رَافِعٍ عَنْ یَحْیَی ابْنِ آدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ یَعْنِی ابْنَ مُهَلْهِلٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْرَائِیْلَ کُلُّهُمْ عَنْ مَنْصُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۸۳۰)ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۳۱)(وَ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَبِيْبِ بْنِ اَبِىْ ثَابِتٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ وَ اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا۔

(۴۸۳۱) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں ہے لیکن جہاد اور نیت (خیر کا حکم باقی ہے) اور جب تمہیں جہاد کے لیے بلایا جائے تو فوراً نکل پڑو۔

(۴۸۳۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ خَلَّادٍ الْبَاهِلِىُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِىُّ حَدَّثَنِى ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِىُّ حَدَّثَنِىْ عَطَاءُ بْنُ يَزِيْدَ اللَّيْثِىُّ اَنَّهٗ حَدَّثَهُمْ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىُّ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤْتِىْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

(۴۸۳۲) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے ہجرت کا معاملہ تو بہت سخت ہے۔ کیا تیرے پاس اُونٹ ہیں؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو ان کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو سمندر پار عمل کرتا رہ بے شک اللہ تیرے اعمال میں سے کچھ بھی ضائع نہیں فرمائے گا۔

(۴۸۳۳)وَ حَدَّثَنَاه عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ (الدَّارِمِىُّ) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا وَ زَادَ فِى الْحَدِيْثِ قَالَ فَهَلْ تَحْتَلِبُهَا يَوْمَ وِرْدِهَا قَالَ نَعَمْ۔

(۴۸۳۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ میں ہے کہ اللہ تیرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا اور مزید اضافہ یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم اونٹنیوں کے پانی پینے کے دن اُن کا دودھ دوہنے کی اجازت دیتے ہو؟ تو اُس نے کہا: جی ہاں۔

۸۴۸: باب كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب: عورتوں کی بیعت کے طریقہ کے بیان میں

(۴۸۳۴)حَدَّثَنِىْ اَبُو الطَّاهِرِ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ اَخْبَرَنِىْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجَ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ الْمُؤْمِنَاتُ اِذَا هَاجَرْنَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْتَحَنَّ بِقَوْلِ اللّٰهِ

(۴۸۳۴) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جب مؤمن عورتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہجرت کر کے آتیں تو آپ اللہ کے اس قول کی بنا پر اُن کا امتحان لیتے: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ﴾ ''اے نبی! جب آپ کے پاس عورتیں اِس بات پر بیعت کرنے کے لیے حاضر ہوں کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کریں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ زنا

تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ﴾ [الممتحنة:۱۲] اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ اَقَرَّ بِهٰذَا مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ فَقَدْ اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْرَرْنَ بِذٰلِكَ مِنْ قَوْلِهِنَّ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْطَلِقْنَ فَقَدْ بَايَعْتُكُنَّ وَلَا وَاللّٰهِ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَدَ امْرَاَةٍ قَطُّ غَيْرَ اَنَّهٗ يُبَايِعُهُنَّ بِالْكَلَامِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللّٰهِ مَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ اِلَّا بِمَا اَمَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَا مَسَّتْ كَفُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّ امْرَاَةٍ قَطُّ وَ كَانَ يَقُوْلُ لَهُنَّ اِذَا اَخَذَ عَلَيْهِنَّ قَدْ بَايَعْتُكُنَّ كَلَامًا۔

کریں گی'' سیدہ عائشہ ؓ نے کہا کہ مؤمن عورتوں میں سے جوان باتوں کا اقرار کر لیتی تو اُس کا امتحان منعقد ہو جاتا اور جب وہ ان باتوں کا اقرار کر لیتیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن سے فرماتے: جاؤ! تحقیق میں تمہیں بیعت کر چکا ہوں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو نہ چھوا۔ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے گفتگو کے ذریعہ بیعت لیتے تھے۔ عائشہ ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے اللہ کے حکم کے علاوہ کسی بات پر بیعت نہیں لی اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی نے کسی عورت کی ہتھیلی کو کبھی مس (Touch) کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب اُن سے بیعت لیتے تو انہیں زبان سے فرما دیتے کہ میں نے تمہاری بیعت کر لی۔

(۴۸۳۵) وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ وَ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ هَارُوْنُ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ عَنْ بَيْعَةِ النِّسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ امْرَاَةً قَطُّ اِلَّا اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا فَاِذَا اَخَذَ عَلَيْهَا فَاَعْطَتْهُ قَالَ اذْهَبِيْ فَقَدْ بَايَعْتُكِ۔

(۴۸۳۵) حضرت عروہ ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ عائشہ ؓ نے اسے عورتوں کی بیعت کی کیفیت کی خبر دی۔ کہا: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی عورت کو اپنے ہاتھ سے نہیں چھوا۔ ہاں! جس وقت آپ بیعت لیتے اور عورت (زبانی) عہد کر لیتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (زبان سے) فرما دیتے جاؤ میں نے تجھے بیعت کر لیا۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں خود آپ ﷺ کا طریقہ یہ تھا کہ جب عورتیں ہجرت کر کے آتیں تو آپ ﷺ سورۃ الممتحنہ کی آیت: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰٓى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ......﴾ [الممتحنة : ۱۲] میں بیان کردہ احکام پر اُن سے بیعت لیتے۔

امام نووی ؒ نے لکھا ہے کہ عورت سے صرف زبانی بیعت لینی چاہیے۔ عورت کا ہاتھ نہ ہی پکڑنے کی اجازت ہے اور نہ ہی چھونے کی۔ اس دور میں آج کل کے جاہل پیروں کے پاس جب عورتیں بیعت کے لیے آتی ہیں تو پیر صاحب کے ہاں اوّلاً تو پردہ وغیرہ کا کوئی اہتمام نہیں ہوتا اور ثانیاً پیر صاحب اپنی مریدنی کا ہاتھ پکڑ کر بیعت کرتے ہیں جو کہ شریعت اسلامیہ کے سراسر خلاف ہے۔ ایسے پیر صاحب کے ہاتھ پر کس لیے بیعت ہوا جائے جو خود ہی منکرات و معصیت کے اندر مبتلا ہے۔ اللہ پاک ایسے جاہل پیروں سے ہر مسلمان مرد و عورت کی حفاظت فرمائے آمین۔

۸۴۹: باب الْبَيْعَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ باب: حسب طاقت احکام سننے اور اطاعت کرنے

فِيْمَا اسْتَطَاعَ

کی بیعت کرنے کے بیان میں

(۴۸۳۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ اَيُّوْبَ قَالُوا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُ۔

(۴۸۳۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے احکام سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے: جہاں تک تمہاری طاقت ہو۔

۸۵۰: باب بَيَانِ سِنِّ الْبُلُوْغِ

باب: سن بلوغ کے بیان میں

(۴۸۳۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عَرَضَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فِي الْقِتَالِ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْنِيْ وَ عَرَضَنِيْ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَاَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَاَجَازَنِيْ قَالَ نَافِعٌ فَقَدِمْتُ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيْفَةٌ فَحَدَّثْتُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا لَحَدٌّ بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ فَكَتَبَ اِلٰى عُمَّالِهٖ اَنْ يَفْرِضُوْا لِمَنْ كَانَ ابْنَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَاجْعَلُوْهُ فِي الْعِيَالِ۔

(۴۸۳۷) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے چودہ سال کی عمر میں اپنے آپ کو غزوۂ اُحد کے دن جہاد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔ آپ نے مجھے اجازت مرحمت نہ فرمائی۔ پھر میں نے اپنے آپ کو پندرہ سال کی عمر میں خندق کے دن پیش کیا تو آپ نے اجازت مرحمت فرما دی۔ نافع نے کہا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ان دنوں میں آیا جب وہ خلیفہ تھے اور انہیں یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: یہ چھوٹے اور بڑے کے درمیان حد ہے۔ انہوں نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ جو پندرہ سال کا ہو اُس کا حصہ مقرر کریں اور جو اِس سے کم عمر کا ہو اُسے بچوں میں شمار کریں۔

(۴۸۳۸) وَ حَدَّثَنَاه اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ وَ عَبْدُ الرَّحِيْمِ ابْنُ سُلَيْمٰنَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ حَدِيْثِهِمْ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ (سَنَةً) فَاسْتَصْغَرَنِيْ۔

(۴۸۳۸) اس سند کے ساتھ بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں چودہ سال کا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھوٹا تصور فرمایا۔

۸۵۱: باب النَّهْيِ اَنْ يُّسَافَرَ بِالْمُصْحَفِ اِلٰى اَرْضِ الْكُفَّارِ اِذَا خِيْفَ وَقُوْعُهٗ بِاَيْدِيْهِمْ

باب: جب کفار کے ہاتھوں گرفتار ہونے کا ڈر ہو تو قرآن مجید ساتھ لے کر کفار کی زمین کی طرف سفر کرنے کی ممانعت کے بیان میں

(۴۸۳۹) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى

(۴۸۳۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ (عَبْدِ اللّٰهِ) ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ۔

ﷺ نے دشمنوں کے ملک کی طرف قرآن مجید ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

(۴۸۴۰)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْاٰنِ اِلٰى اَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

(۴۸۴۰)حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمنوں کے ملک کی طرف اس ڈر کی وجہ سے قرآن ساتھ لے کر سفر کرنے سے منع کرتے تھے کہ کہیں قرآن دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے۔

(۴۸۴۱)وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُوْا بِالْقُرْاٰنِ فَاِنِّىْ لَا آمَنُ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ قَالَ اَيُّوْبُ فَقَدْ نَالَهُ الْعَدُوُّ وَ خَاصَمُوْكُمْ بِهٖ۔

(۴۸۴۱)حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن مجید ساتھ لے کر سفر نہ کرو کیونکہ میں قرآن کے دشمنوں کے ہاتھ لگ جانے سے بے خوف نہیں ہوں۔ راوی ایوب نے کہا: اگر قرآن کو دشمنوں نے پا لیا تو اس کے ذریعہ وہ تم سے مقابلہ کریں گے۔

(۴۸۴۲)حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ يَعْنِىْ ابْنَ عُلَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَالثَّقَفِىُّ كُلُّهُمْ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِىْ فُدَيْكٍ اَخْبَرَنَا الضَّحَّاكُ يَعْنِىْ ابْنَ عُثْمَانَ جَمِيْعًا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ فِىْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَالثَّقَفِىِّ فَاِنِّىْ اَخَافُ وَفِىْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ وَ حَدِيْثِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ مَخَافَةَ اَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ۔

(۴۸۴۲)ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ ایک سند میں ہے کہ ابن عمر ؓ فرماتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں خوف کرتا ہوں اور دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ دشمن کے ہاتھ لگ جانے کے خوف سے۔

۸۵۲: باب الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَ تَضْمِيْرِهَا

باب: گھوڑوں کے مابین مقابلہ اور اس کی تیاری کے بیان میں

(۴۸۴۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِىُّ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بِالْخَيْلِ الَّتِىْ قَدْ اُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَ كَانَ اَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِىْ لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

(۴۸۴۳)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پریڈ کے قابل گھوڑوں میں حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک مقابلہ کرایا اور غیر قابل گھوڑوں میں ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک مقابلہ کرایا اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی ان میں سے تھے جنہوں نے اس گھڑ دوڑ میں حصہ لیا۔

(۴۸۴۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَ

(۴۸۴۴)ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ صرف

قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ وَ اَبُوْ كَامِلٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ هُوَ الْقَطَّانُ جَمِيْعًا عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ ابْنُ حُجْرٍ وَ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ اَيُّوْبَ مِنْ رِوَايَةِ حَمَّادٍ وَ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَّفَ بِي الْفَرَسُ الْمَسْجِدَ۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں آگے بڑھ گیا اور گھوڑا مجھے لے کر مسجد میں جا پہنچا۔

۸۵۳: باب فَضِيْلَةِ الْخَيْلِ وَاَنَّ الْخَيْرَ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا

باب: گھوڑوں کی فضیلت اور ان کی پیشانیوں میں خیر کے باندھے ہونے کے بیان میں

(۴۸۴۵) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۸۴۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت قیامت تک رکھی گئی ہے۔

(۴۸۴۶) وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ رُمْحٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى كُلُّهُمْ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ۔

(۴۸۴۶) ان اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۴۷) وَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ جَمِيْعًا عَنْ يَزِيْدَ قَالَ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْوِيْ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بِاِصْبَعِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ بِنَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

(۴۸۴۷) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی انگلیوں کے ساتھ گھوڑے کی پیشانی کو ملتے دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر و برکت یعنی ثواب اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دی گئی ہے۔

(۴۸۴۸) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ

(۴۸۴۸) ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

عَنْ سُفْیَانَ كِلَاهُمَا عَنْ یُوْنُسَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۸۴۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ (الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ)۔

(۴۸۴۹)حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و برکت یعنی اَجر اور غنیمت قیامت کے دن تک باندھ دیئے گئے ہیں۔

(۴۸۵۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ وَ ابْنُ اِدْرِیْسَ عَنْ حُصَیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَیْرُ مَعْقُوْصٌ بِنَوَاصِی الْخَیْلِ قَالَ فَقِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ۔

(۴۸۵۰)حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑوں کی پیشانیوں میں خیر و بھلائی مرکوز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! کس وجہ سے؟ آپ نے فرمایا: قیامت کے دن تک ثواب اور غنیمت۔

(۴۸۵۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنْ حُصَیْنٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّهٗ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ الْجَعْدِ۔

(۴۸۵۱)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں عروہ بن جعد مذکور ہے۔

(۴۸۵۲)حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی وَ خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ جَمِیْعًا عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ كِلَاهُمَا عَنْ سُفْیَانَ جَمِیْعًا عَنْ شَبِیْبِ بْنِ غَرْقَدَةَ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ وَلَمْ یَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ وَفِیْ حَدِیْثِ سُفْیَانَ سَمِعَ عُرْوَةَ الْبَارِقِیَّ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ۔

(۴۸۵۲)ان اسناد سے بھی عروہ باقی کی یہی حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۵۳)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْعَیْزَارِ بْنِ حُرَیْثٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْجَعْدِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِهٰذَا وَلَمْ یَذْكُرِ الْاَجْرَ وَالْمَغْنَمَ۔

(۴۸۵۳)حضرت عروہ بن جعد رضی اللہ عنہ سے اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس حدیث میں اَجر و غنیمت کا ذکر نہیں۔

(۴۸۵۴)حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ سَعِیْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَرَكَةُ فِیْ نَوَاصِی الْخَیْلِ۔

(۴۸۵۴)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

(۴۸۵۵)وَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی بْنُ حَبِیْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدٌ یَعْنِی ابْنَ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِی التَّیَّاحِ سَمِعَ اَنَسًا یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۸۵۵)اِس سند کے ساتھ بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

۸۵۴: باب مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑوں کی ناپسندیدہ صفات کے بیان میں

(۴۸۵۶) وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرُوْنَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلْمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

(۴۸۵۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو گھوڑوں میں سے شکال ناپسندیدہ تھے۔

(۴۸۵۷) وَ حَدَّثَنَاه مُحَمَّدُ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ ح وَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيْعًا عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ وَ زَادَ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالشِّكَالُ اَنْ يَكُوْنَ الْفَرَسُ فِيْ رِجْلِهِ الْيُمْنٰى بَيَاضٌ وَفِيْ يَدِهِ الْيُسْرٰى اَوْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى وَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى۔

(۴۸۵۷) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ عبدالرزاق کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ شکال یہ ہے کہ گھوڑے کے دائیں پاؤں اور بائیں ہاتھ میں سفیدی ہو یا دائیں ہاتھ اور بائیں پاؤں میں سفیدی ہو۔

(۴۸۵۸) حَدَّثَنَا بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ جَمِيْعًا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ النَّخَعِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ وَكِيْعٍ وَفِيْ رِوَايَةِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَلَمْ يَذْكُرِ النَّخَعِيَّ۔

(۴۸۵۸) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۸۵۵: باب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوْجِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جہاد اور اللہ کے راستہ میں نکلنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۸۵۹) وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عُمَارَةَ وَهُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهِ لَا يُخْرِجُهُ اِلَّا جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ اِيْمَانًا بِيْ وَ تَصْدِيْقًا بِرُسُلِيْ فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهِ

(۴۸۵۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اُس کا ضامن ہو جاتا ہے جو اُس کے راستہ میں نکلتا ہے۔ جو شخص صرف میرے راستہ میں جہاد اور مجھ پر ایمان اور میرے رسول کی تصدیق کرتے ہوئے نکلتا ہے تو اُس کی مجھ پر ذمہ داری ہے کہ اُس کو جنت میں داخل کروں گا یا اُس کو اس کے اس گھر کی طرف اجر و ثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا جس سے وہ نکلا تھا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اللہ کے راستہ میں جو بھی زخم لگتا ہے وہ اسی صورت میں قیامت کے دن آئے گا جس طرح وہ زخم لگنے کے وقت تھا۔ اس کا

حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَ رِيْحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَبَدًا وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً وَ يَشُقُّ عَلَيْهِمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ ثُمَّ اَغْزُوْ فَاُقْتَلُ۔

رنگ خون کا رنگ ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی ہوگی اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستہ میں جنگ کرنے والے لشکر کا ساتھ کبھی نہ چھوڑتا۔ لیکن میں اتنی وسعت نہیں پاتا کہ ان سب لشکر والوں کو سواریاں دوں اور نہ وہ اتنی وسعت پاتے ہیں اور ان پر مشکل ہوتا ہے کہ وہ مجھ سے پیچھے رہ جائیں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے مجھے یہ پسند ہے کہ میں اللہ کے راستہ میں جہاد کروں پھر مجھے قتل کیا جائے پھر جہاد کروں تو مجھے قتل کیا جائے پھر جہاد کروں تو مجھے قتل کیا جائے۔

(۴۸۶۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اَبُوْ كُرَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۸۶۰) اِس سند سے بھی یہ حدیثِ مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۶۱)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِزَامِيُّ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهٖ اِلَّا جِهَادٌ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَ تَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرْجِعَهُ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

(۴۸۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو صرف اللہ کے راستہ میں جہاد کے لیے اور اُس کے دین کی تصدیق کی خاطر اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ اُس کے لیے اس بات کا ضامن ہو جاتا ہے کہ اسے (شہادت کی صورت میں) جنت میں داخل کرے گا یا اسے اس کے گھر لوٹائے گا کہ اس کے ساتھ اجر وثواب یا مالِ غنیمت ہوگا۔

(۴۸۶۲)حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ جُرْحُهُ يَثْعَبُ اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ مِسْكٍ۔

(۴۸۶۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جو آدمی بھی زخمی ہوتا ہے تو اللہ جانتا ہے کہ کسے زخم دیا گیا ہے۔ وہ قیامت کے دن اِس حال میں آئے گا کہ اُس کے زخم کا رنگ تو خون کی طرح ہوگا لیکن اُس کی خوشبو مشک کی خوشبو کی طرح ہوگی۔

(۴۸۶۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

(۴۸۶۳) حضرت ہمام بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی کئی احادیث ذکر کیں۔ ان میں سے یہ حدیث بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ زخم جو کسی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِيْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ تَكُوْنُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَهَيْئَتِهَا اِذَا طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ لَا اَجِدُ سَعَةً فَاَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُوْنَ سَعَةً فَيَتَّبِعُوْنِيْ وَلَا تَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَقْعُدُوْا بَعْدِيْ۔

مسلمان کو اللہ کے راستہ میں لگے پھر وہ قیامت کے دن اپنی اسی صورت پر ہوگا جس طرح وہ زخم لگائے جانے کے وقت تھا کہ اس سے خون نکل رہا ہوگا۔ اس کا رنگ خون کا رنگ ہوگا اور خوشبو مشک کی خوشبو ہوگی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر مؤمنوں پر دشوار نہ ہوتا تو میں اللہ کے راستہ میں لڑنے والے کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا لیکن میں اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ ان سب کو سواریاں عطا کرسکوں اور نہ وہ وسعت رکھتے ہیں کہ وہ میرے ساتھ جا سکیں اور ان کے دل میرے سے پیچھے رہ جانے سے خوش نہیں ہیں۔

(۴۸۶۴)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنِّيْ اُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ اُحْيٰى بِمِثْلِ حَدِيْثِ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

(۴۸۶۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے اگر مؤمنین پر مشکل نہ ہوتی تو میں کسی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ باقی حدیث ان اسناد سے اسی طرح روایت کی ہے' اضافہ یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھے اللہ کے راستہ میں شہید کیا جائے پھر زندہ کیا جائے۔ باقی حدیث ابو زرعہ کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کی طرح ہے۔

(۴۸۶۵)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ يَعْنِي الثَّقَفِيَّ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَحْبَبْتُ اَنْ لَا اَتَخَلَّفَ خَلْفَ سَرِيَّةٍ نَحْوَ حَدِيْثِهِمْ۔

(۴۸۶۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میری امت پر مشکل نہ ہوتا تو مجھے یہ بات پسند تھی کہ میں کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

(۴۸۶۶)حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِهٖ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا تَخَلَّفْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۴۸۶۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس پر ضامن ہوتا ہے جو اُس کے راستہ میں نکلا ہو سے آپ کے قول: میں اللہ کے راستہ میں کسی لڑنے والے لشکر سے کبھی پیچھے نہ رہتا' تک۔

۸۵۶: باب فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہادت کی فضیلت

تعالٰی کے بیان میں

(۴۸۶۷) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ وَ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوْتُ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يَسُرُّهَا اَنَّهَا تَرْجِعُ اِلَى الدُّنْيَا وَلَا اَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ (فَاِنَّهُ) يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ فِى الدُّنْيَا لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

(۴۸۶۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص ایسا نہیں جس کا اللہ کے ہاں اجر و ثواب ہو اور وہ دنیا کی طرف لوٹنے کو پسند کرتا ہو اور نہ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس کا ہو جائے سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے پھر قتل کیا جائے بوجہ اس کے جو اس نے شہادت کی فضیلت دیکھی۔

(۴۸۶۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ مَا عَلَى الْاَرْضِ مِنْ شَىْءٍ غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ۔

(۴۸۶۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کوئی ایسا نہیں جسے جنت میں داخل کر دیا جائے وہ اس بات کو پسند کرتا ہو کہ اُسے دنیا میں لوٹا دیا جائے اور اس کے لیے روئے زمین کی تمام چیزیں ہوں سوائے شہید کے کہ وہ تمنا کرتا ہے کہ اُسے لوٹایا جائے پھر اُسے دس مرتبہ قتل کیا جائے۔ بوجہ اس کے جو اس نے عزت و کرامت (جنت میں اپنی) دیکھی۔

(۴۸۶۹) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِىُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) قَالَ لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ قَالَ فَاَعَادُوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَسْتَطِيْعُوْهُ وَ قَالَ فِى الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔

(۴۸۶۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے کے برابر بھی کوئی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس عبادت کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ سوال آپ کے سامنے دو یا تین مرتبہ دہرایا گیا اور ہر مرتبہ کے جواب میں یہی فرمایا: تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے اور تیسری مرتبہ فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اُس شخص کی طرح ہے جو روزہ دار، قیام کرنے والا اور اللہ کی آیات پر عمل کرنے والا ہو اور روزہ و نماز سے تھکنے والا نہ ہو۔

(۴۸۷۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ ح وَ حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ كُلُّهُمْ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۴۸۷۰) ان دو اسناد سے بھی یہی حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۷۱) حَدَّثَنِىْ حَسَنُ بْنُ عَلِىٍّ الْحُلْوَانِىُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ

(۴۸۷۱) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول

تَوْبَةَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ سَلَّامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اُسْقِيَ الْحَاجَّ وَ قَالَ آخَرُ مَا اُبَالِي اَنْ لَا اَعْمَلَ عَمَلًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اَنْ اَعْمُرَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَ قَالَ آخَرُ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِمَّا قُلْتُمْ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَ قَالَ لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَلٰكِنْ اِذَا صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ دَخَلْتُ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فِيمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ التوبہ:۱۹ الْآيَةَ اِلٰى آخِرِهَا۔

اللہ ﷺ کے منبر کے پاس تھا کہ ایک شخص نے کہا: مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد سوائے حاجیوں کو پانی پلانے کے کوئی عمل نہ کروں اور دوسرے نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اسلام لانے کے بعد مسجد حرام کو آباد کرنے کے علاوہ کوئی عمل نہ کروں۔ تیسرے نے کہا: اللہ کے راستہ میں جہاد اس سے افضل ہے جو تم نے کہا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب کو ڈانٹا اور کہا کہ اپنی آوازوں کو رسول اللہ ﷺ کے منبر کے پاس بلند نہ کرو۔ یہ جمعہ کا دن تھا لیکن جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر میں نے آپ سے اس کا فتویٰ طلب کیا جس میں انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی: ''کیا تم حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کو آباد کرنے کو اُس شخص کے عمل کے برابر قرار دیتے ہو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا ہو اور اُس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا ہو۔''

(۴۸۷۲)وَ حَدَّثَنِيهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ اَخْبَرَنِي زَيْدٌ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ اَبِي تَوْبَةَ۔

(۴۸۷۲) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس تھا۔ باقی حدیث گزر چکی ہے۔

۸۵۷: باب فَضْلِ الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب: اللہ عزوجل کے راستہ میں صبح یا شام کو نکلنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۸۷۳)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

(۴۸۷۳) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں ایک صبح یا شام نکلنا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر ہے۔

(۴۸۷۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ اَبِي حَازِمٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالْغَدْوَةُ يَغْدُوهَا الْعَبْدُ فِي

(۴۸۷۴) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ صبح جسے بندہ اللہ کے راستہ میں (طلوع) کرے دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے سے بہتر

سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

ہے۔

(۴۸۷۵)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ (السَّاعِدِیّ) عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ غَدْوَةٌ اَوْ رَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(۴۸۷۵)حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک صبح یا شام اللہ کے راستہ میں جانا دُنیا و مافیہا سے افضل ہے۔

(۴۸۷۶)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ ذَكْوَانَ (بْنِ) اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنَّ رِجَالًا مِنْ اُمَّتِیْ وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ وَ قَالَ فِيْهِ وَ لَرَوْحَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ غَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

(۴۸۷۶)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری اُمت میں ایسے لوگ نہ ہوتے باقی حدیث گزر چکی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے: اللہ کے راستہ میں شام یا صبح کرنا دُنیا ومافیہا سے افضل ہے۔

(۴۸۷۷)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ بَكْرٍ وَ اِسْحٰقَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ (اَبِیْ) اَيُّوْبَ حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِيْلُ بْنُ شَرِيْكٍ الْمَعَافِرِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اَيُّوْبَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَدْوَةٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَ غَرَبَتْ۔

(۴۸۷۷)حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے راستہ میں صبح یا شام کرنا بہتر ہے ہر اُس چیز سے جس پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

(۴۸۷۸)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُهْزَاذَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَيُّوْبَ وَ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَدَّثَنِیْ شُرَحْبِيْلُ ابْنُ شَرِيْكٍ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِیَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

(۴۸۷۸)اِس سند سے بھی یہ حدیث بالکل مِن و عَن مروی ہے۔

۸۵۸:باب بَيَانِ مَآ اَعَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى لِلْمُجَاهِدِ فِی الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

باب: جنت میں مجاہد کے لیے اللہ تعالیٰ کے تیار کردہ درجات کے بیان میں

(۴۸۷۹)حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هَانِئٍ الْخَوْلَانِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

(۴۸۷۹)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوسعید! جو اللہ کے ربّ ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے نبی ہونے پر راضی ہوا اُس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔ ابوسعید نے اس بات پر تعجب کیا تو عرض

يَا اَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا وَ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ اَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَاُخْرٰى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

کیا: اے اللہ کے رسول! ان کو دوبارہ شمار فرمائیں۔ آپ نے (دوبارہ) ایسا کیا پھر فرمایا: ایک اور بات بھی ہے کہ اس کی وجہ سے بندے کے جنت میں سو درجات بلند ہوتے ہیں اور ہر دونوں درجات کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے۔ عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد اللہ کے راستہ میں جہاد۔

۸۵۹: باب مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ اِلَّا الدَّيْنَ

باب: جسے اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اُس کے قرض کے سوا تمام گناہوں کے معاف ہونے کے بیان میں

(۴۸۸۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ (اَنَّهُ) سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَامَ فِيْهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ اَنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْاِيْمَانَ بِاللّٰهِ اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اَنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ اِنْ قُتِلْتَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَتُكَفَّرُ عَنِّيْ خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَاَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ اِلَّا الدَّيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِيْ ذٰلِكَ۔

(۴۸۸۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان لانا افضل الاعمال ہیں۔ ایک آدمی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں تو میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ اِس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اُسے فرمایا: ہاں! اگر تو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے اور تو صبر کرنے والا (ثابت قدم) ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ رہنے والا ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کہا تھا؟ اُس نے کہا: میں نے کہا تھا کہ اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا میرے گناہ مجھ سے دُور ہو جائیں گے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں! اس حال میں کہ تو صبر کرنے والا' ثواب کی نیت رکھنے والا اور پیٹھ پھیرے بغیر دشمن کی طرف متوجہ رہنے والا ہو تو سوائے قرض کے (سب گناہ معاف ہو جائیں گے) کیونکہ جبرئیل علیہ السلام نے مجھے یہی کہا ہے۔

(۴۸۸۱) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ اَخْبَرَنَا يَحْيٰى (يَعْنِي) ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ

(۴۸۸۱) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی' مجھے بتائیں اگر میں اللہ کے راستہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اللَّیْثِ۔

میں قتل کیا جاؤں۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

(۴۸۸۲)(وَ) حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ ح قَالَ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَیْسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَزِیْدُ اَحَدُهُمَا عَلٰی صَاحِبِهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اَرَاَیْتَ اِنْ ضَرَبْتُ بِسَیْفِیْ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الْمَقْبُرِیِّ۔

(۴۸۸۲) حضرت عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ کے واسطہ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ منبر پر تھے۔ اُس نے عرض کیا: اگر مجھے میری تلوار سے مارا جائے تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

(۴۸۸۳) حَدَّثَنَا زَكَرِیَّاءُ بْنُ یَحْیَی بْنِ صَالِحٍ الْمِصْرِیُّ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ یَعْنِی ابْنَ فَضَالَةَ عَنْ عَیَّاشٍ وَهُوَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ۔

(۴۸۸۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید سے سوائے قرض کے سب گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(۴۸۸۴) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ یَزِیْدَ الْمُقْرِئُ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ اَبِیْ اَیُّوْبَ حَدَّثَنِیْ عَیَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِیُّ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ۔

(۴۸۸۴) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں قتل ہونا سوائے قرض کے سب گناہوں کو ختم کر دیتا ہے۔

۸۶۰: باب بَیَانِ اَنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَآءِ فِی الْجَنَّةِ وَاَنَّهُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ

باب: شہداء کی روحوں کے جنت میں ہونے اور شہداء کے زندہ ہونے اور اپنے ربّ سے رزق دیے جانے کے بیان میں

(۴۸۸۵) وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ وَ عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ جَمِیْعًا عَنِ الْاَعْمَشِ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَیْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ وَ اَبُوْ مُعَاوِیَةَ قَالَا حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

(۴۸۸۵) حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: ''جنہیں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے انہیں مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے ربّ کے پاس سے رزق دیے جاتے ہیں۔'' تو انہوں نے کہا: ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ

سَأَلْنَا عَبْدَ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ (هُوَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [ال عمران:۱۶۹] قَالَ اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيْلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ ثُمَّ تَأْوِيْ اِلٰى تِلْكَ الْقَنَادِيْلِ فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُوْنَ شَيْئًا قَالُوْا اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِيْ وَ نَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوْا مِنْ اَنْ يُسْاَلُوْا قَالُوْا يَا رَبِّ نُرِيْدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِيْ اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوْا۔

وسلم نے فرمایا: ان کی روحیں سر سبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ اُن کے لیے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحیں جنت میں پھرتی رہتی ہیں' جہاں چاہیں۔ پھر انہی قندیلوں میں واپس آ جاتی ہیں۔ اُن کا ربّ ان کی طرف مطلع ہو کر فرماتا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سے اس طرح تین مرتبہ فرماتا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ انہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں: اے ربّ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں۔ یہاں تک کہ ہم تیرے راستہ میں دوسری مرتبہ قتل کیے جائیں۔ جب اللہ دیکھتا ہے کہ انہیں اب کوئی ضرورت نہیں تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے۔

۸۶۱: باب فَضْلِ الْجِهَادِ وَالرِّبَاطِ

باب: جہاد کرنے اور پہرہ دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۸۸۶) حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ فَقَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِمَالِهِ وَ نَفْسِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ (اللّٰهَ) رَبَّهُ وَ يَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ۔

(۴۸۸۶) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: لوگوں میں سے کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ آدمی جو اللہ کے راستہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کرتا ہے۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ مؤمن جو پہاڑ کی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں رہ کر اللہ کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنی بُرائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

(۴۸۸۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ

(۴۸۸۷) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے کون سب سے افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ مؤمن جو اپنی جان اور اپنے مال سے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہو۔ اُس نے عرض کیا: پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یکسو ہو کر پہاڑ کی گھاٹیوں

مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ یَعْبُدُ رَبَّهٗ وَ یَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

میں کسی گھاٹی میں اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہوا اور لوگوں کو اپنی بُرائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

(۴۸۸۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ یُوْسُفَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ وَلَمْ یَقُلْ ثُمَّ رَجُلٌ۔

(۴۸۸۸) اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن اس میں رَجُلٌ فِیْ شِعْبٍ ہے ثُمَّ رَجُلٌ نہیں کہا۔

(۴۸۸۹)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیَی التَّمِیْمِیُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ بْنُ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ بَعْجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مِنْ خَیْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَطِیْرُ عَلٰی مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَیْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَیْهِ یَبْتَغِی الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهٗ اَوْ رَجُلٌ فِیْ غُنَیْمَةٍ فِیْ رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ اَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِیَةِ یُقِیْمُ الصَّلَاةَ وَ یُؤْتِی الزَّكٰوةَ وَ یَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰی یَأْتِیَهُ الْیَقِیْنُ لَیْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِیْ خَیْرٍ۔

(۴۸۸۹) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اُس شخص کی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام تھامے اللہ کی پشت پر اللہ کے راستہ میں اُڑا جا رہا ہو۔ جب وہ دشمن کی آواز سنے یا خوف محسوس کرے تو اسی طرح اڑ جائے۔ قتل اور موت کو تلاش کرتے ہوئے یا اُس شخص کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی ان چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہو۔ نماز قائم کرتا ہو زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور اپنے ربّ کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ اُسے اسی حال میں موت آ جائے اور سوائے خیر کے لوگوں کے کسی معاملہ میں نہ پڑتا ہو۔

(۴۸۹۰)وَ حَدَّثَنَاه قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ حَازِمٍ وَ یَعْقُوْبُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِیَّ كِلَاهُمَا عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَ قَالَ عَنْ بَعْجَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَدْرٍ وَ قَالَ فِیْ شِعْبَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ خِلَافَ رِوَایَةِ یَحْیٰی۔

(۴۸۹۰) اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے اور ایک روایت میں مِنْ هٰذِهِ الشِّعَابِ کے الفاظ مروی ہیں۔

(۴۸۹۱)وَ حَدَّثَنَاه اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ اَبِیْ حَازِمٍ عَنْ بَعْجَةَ وَ قَالَ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ۔

(۴۸۹۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس میں فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ کے الفاظ ہیں۔ (معنی و مفہوم وہی ہے۔)

۸۶۲: باب بَیَانِ الرَّجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ یَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

باب: ان دو آدمیوں کے بیان میں جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرے لیکن دونوں جنت میں داخل ہوں گے

(۴۸۹۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْمَکِّیُّ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَضْحَكُ اللّٰهُ اِلٰی رَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ (فَقَالُوْا كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ یُقَاتِلُ هٰذَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) فَیُسْتَشْهَدُ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْقَاتِلِ فَیُسْلِمُ فَیُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) فَیُسْتَشْهَدُ۔

(۴۸۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی طرف دیکھ کر ہنستا ہے کہ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو قتل کرے اور دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ آدمی اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ قاتل کی طرف رجوع کرے اور وہ اسلام قبول کر کے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو جائے (جیسے حضرت حمزہ اور حضرت وحشی رضی اللہ عنہما)۔

(۴۸۹۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ وَ اَبُوْ كُرَیْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۸۹۳) اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۸۹۴)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هٰذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَضْحَكُ اللّٰهُ لِرَجُلَیْنِ یَقْتُلُ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ كِلَاهُمَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَالُوْا كَیْفَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ یُقْتَلُ هٰذَا فَیَلِجُ الْجَنَّةَ ثُمَّ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَی الْاٰخَرِ فَیَهْدِیْهِ اِلَی الْاِسْلَامِ ثُمَّ یُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُسْتَشْهَدُ۔

(۴۸۹۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث میں سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی وجہ سے ہنستا ہے کہ اُن میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے اور دونوں جنت میں داخل ہو جائیں۔ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ کیسے ممکن ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ شہید کیا گیا' اس لیے جنت میں داخل ہوگا پھر اللہ دوسرے پر رحمت فرمائے گا اور اُسے اسلام کی ہدایت عطا فرمائے گا پھر وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہوا شہید کر دیا جائے۔

۸۶۳: باب مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ

باب: جس نے کافر کو قتل کیا اُسے جہنم سے روک دیئے جانے کے بیان میں

(۴۸۹۵)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ وَ قُتَیْبَةُ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ یَعْنُوْنَ ابْنَ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَ قَاتِلُهٗ فِی النَّارِ اَبَدًا۔

(۴۸۹۵) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر اور اُسے قتل کرنے والا مسلمان کبھی جہنم میں اکٹھے نہ ہوں گے۔

(۴۸۹۶)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ الْهِلَالِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ

(۴۸۹۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اِسْحٰقَ الْفَزَارِیُّ (عَنْ) اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُحَمَّدٌ عَنْ سُهَیْلِ بْنِ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِی النَّارِ اجْتِمَاعًا یَضُرُّ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ قِیْلَ مَنْ هُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُؤْمِنٌ قَتَلَ کَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ میں دو آدمیوں کا اجتماع اس طرح نہ ہوگا کہ اُن میں سے ایک دوسرے کو کوئی نقصان پہنچا سکے۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: وہ مؤمن جس نے کافر کو قتل کیا پھر اعمال خیر پر کاربند رہا۔

۸۶۴: باب فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ تَضْعِیْفِهَا

باب: اللہ کے راستہ میں صدقہ کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۸۹۷) حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ الْحَنْظَلِیُّ اَخْبَرَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُوْمَةٍ فَقَالَ هٰذِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَكَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ کُلُّهَا مَخْطُوْمَةٌ۔

(۴۸۹۷) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک اونٹنی لے کر آیا جس کو مہار ڈالی ہوئی تھی۔ عرض کیا یہ اس کے راستہ میں (صدقہ) ہے۔ تو اُسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرے پاس قیامت کے دن اس کے بدلہ سات سو اونٹنیاں ہوں گی جن کی مہار ڈالی ہوئی ہوگی۔

(۴۸۹۸) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ ح وَ حَدَّثَنِیْ بِشْرُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ یَعْنِی ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ کِلَاهُمَا عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۸۹۸) اِس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔

۸۶۵: باب فَضْلِ اِعَانَةِ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِمَرْکُوْبٍ وَغَیْرِهٖ وَ خَلَافَتِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ بِخَیْرٍ

باب: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی سواری وغیرہ سے مدد کرنے کے بیان میں

(۴۸۹۹) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ کُرَیْبٍ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لِاَبِیْ کُرَیْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو الشَّیْبَانِیِّ عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ اُبْدِعَ بِیْ فَاحْمِلْنِیْ فَقَالَ مَا عِنْدِیْ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰی مَنْ یَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهٖ۔

(۴۸۹۹) حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا: میری سواری ہلاک ہوگئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے (کسی سواری پر) سوار کر دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس تو کوئی سواری نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کی اُس آدمی کی طرف راہنمائی کرتا ہوں جو اسے سواری دے دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس آدمی نے کسی کی نیکی پر راہنمائی کی تو اُس کے لیے بھی اس عمل کرنے والے کی مثل اَجر وثواب ہوگا۔

(۴۹۰۰)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ ح وَ حَدَّثَنِىْ بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِى ابْنَ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ 19

(۴۹۰۰)ان دونوں اسناد سے بھی یہ حدیث مبارکہ روایت کی گئی ہے۔

(۴۹۰۱)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِىْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) ح وَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ وَاللَّفْظُ لَهُ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) اَنَّ فَتًى مِنْ اَسْلَمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّىْ اُرِيْدُ الْغَزْوَ وَلَيْسَ مَعِىْ مَا اَتَجَهَّزُ قَالَ ائْتِ فُلَانًا فَاِنَّهُ قَدْ كَانَ تَجَهَّزَ فَمَرِضَ فَاَتَاهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَ يَقُوْلُ اَعْطِنِى الَّذِىْ تَجَهَّزْتَ بِهٖ قَالَ يَا فُلَانَةُ اَعْطِيْهِ الَّذِىْ تَجَهَّزْتُ بِهٖ وَلَا تَحْبِسِىْ عَنْهُ شَيْئًا فَوَ اللّٰهِ لَا تَحْبِسِىْ مِنْهُ شَيْئًا فَيُبَارَكَ لَكِ فِيْهِ۔

(۴۹۰۱)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بنی اسلم کے ایک نوجوان نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں لیکن میرے پاس سامانِ جہاد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: فلاں کے پاس جاؤ کیونکہ اُس نے سامانِ جہاد تیار کیا تھا لیکن وہ بیمار ہوگیا ہے۔ اس نے اُس آدمی کے پاس جا کر کہا: رسول اللہ ﷺ تجھے سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم اپنا تیار شدہ سامان مجھے عطا کر دو۔ اُس نے کہا: اے فلانی! اسے وہ سامان عطا کر دے جو میں نے تیار کیا تھا اور اس میں سے کسی چیز کو بھی نہ رکھنا۔ اللہ کی قسم! اس میں سے کوئی چیز بچا کر نہ رکھنا کیونکہ اس میں تیرے لیے برکت نہ ہوگی۔

(۴۹۰۲)وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُو الطَّاهِرِ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ وَ قَالَ سَعِيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِىْ أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

(۴۹۰۲)حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کو سامان تیار کر کے دیا تو اُس نے بھی جہاد کیا اور جس نے اس مجاہد کے بعد اس کے اہل وعیال کے ساتھ بھلائی کی تو اُس نے بھی جہاد کیا۔

(۴۹۰۳)حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ الزَّهْرَانِىُّ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِى ابْنَ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِىِّ قَالَ قَالَ نَبِىُّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِىْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا۔

(۴۹۰۳)حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی مجاہد کے لیے سامان تیار کیا تو اُس نے جہاد کیا اور جو شخص مجاہد کے پیچھے اس کے اہل وعیال میں رہا تو اُس نے بھی جہاد کیا۔

(۴۹۰۴)وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَلِىِّ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِىْ كَثِيْرٍ

(۴۹۰۴)حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنولحیان کی طرف

حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بَعْثًا اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ مِنْ هُذَیْلٍ فَقَالَ لِیَنْبَعِثْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ اَحَدُهُمَا وَالْاَجْرُ بَیْنَهُمَا۔

بھیجا (جو کہ ہذیل کا ایک قبیلہ ہے) تو فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جہاد کے لیے جائے اور ثواب دونوں کے لیے برابر ہوگا۔

(۴۹۰۵)وَ حَدَّثَنِیْهِ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ یُحَدِّثُ حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ عَنْ یَحْیٰی حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ بَعَثَ بَعْثًا بِمِثْلِهٖ۔

(۴۹۰۵) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۴۹۰۶)وَ حَدَّثَنِیْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ مُوْسٰی عَنْ شَیْبَانَ عَنْ یَحْیٰی بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۹۰۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۴۹۰۷)وَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ مَوْلَی الْمَهْرِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ اِلٰی بَنِیْ لِحْیَانَ فَقَالَ لِیَخْرُجْ مِنْ کُلِّ رَجُلَیْنِ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ اَیُّکُمْ خَلَفَ الْخَارِجَ فِیْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ بِخَیْرٍ کَانَ لَهٗ مِثْلُ نِصْفِ اَجْرِ الْخَارِجِ۔

(۴۹۰۷) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنولحیان کی طرف ایک لشکر روانہ کیا تو فرمایا: ہر دو آدمیوں میں سے ایک آدمی جائے پھر گھر پر رہنے والوں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص اللہ کے راستہ میں جانے والے کے اہل و عیال اور مال کی نگرانی بھلائی کے ساتھ کرے گا تو اُس کے لیے جہاد میں جانے والے سے آدھا ثواب ہوگا۔

۸۲۶: باب حُرْمَةِ نِسَآءِ الْمُجَاهِدِیْنَ وَاِثْمِ مَنْ خَانَهُمْ فِیْهِنَّ

باب: مجاہدین کی عورتوں کی عزت اور جو اُن میں خیانت کرے اُس کے گناہ کے بیان میں

(۴۹۰۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَیْمٰنَ بْنِ بُرَیْدَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِیْنَ عَلَی الْقَاعِدِیْنَ کَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِیْنَ یَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِیْنَ فِیْ اَهْلِهٖ فَیَخُوْنُهٗ فِیْهِمْ اِلَّا وُقِفَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَیَاْخُذُ مِنْ عَمَلِهٖ

(۴۹۰۸) حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت و عزت گھروں میں رہنے والوں کے لیے ایسی ہے جیسے اُن کی ماؤں کی عزت ہے۔ کوئی آدمی گھر میں رہنے والوں میں سے ایسا نہیں جو مجاہدین کے کسی آدمی کے گھر میں اس کے بعد نگرانی کرنے والا ہو پھر ان میں خیانت کا مرتکب ہو کہ اسے قیامت کے دن کھڑا نہ کیا جائے پھر وہ مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا' اب تمہارا کیا خیال ہے

مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔

(کہ وہ کون کونسی نیکی لے لے گا)۔

(۴۹۰۹)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ (عَنْ) عَلْقَمَةَ ابْنِ مَرْثَدٍ عَنِ ابْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ یَعْنِی النَّبِیَّ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِیْثِ الثَّوْرِیِّ۔

(۴۹۰۹) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: باقی حدیث اسی طرح ہے۔

(۴۹۱۰)وَ حَدَّثَنَاه سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ قَعْنَبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ قَالَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهٖ مَا شِئْتَ فَالْتَفَتَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ فَمَا ظَنُّكُمْ۔

(۴۹۱۰) اس سند سے بھی یہ اسی طرح ہے اس میں اضافہ ہے کہ مجاہد سے کہا جائے گا اس کی نیکیوں میں سے جو تم چاہو لے لو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے۔

۸۶۷: باب سُقُوْطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْذُوْرِیْنَ

باب: معذوروں سے جہاد کی فرضیت کے ساقط ہونے کے بیان میں

(۴۹۱۱)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ اَنَّهٗ سَمِعَ الْبَرَاءَ (یَقُوْلُ) فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ : ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ [النساء:۹۵] فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیْدًا فَجَاءَ بِكَتِفٍ فَكَتَبَهَا فَشَكَا اِلَیْهِ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ ضَرَارَتَهٗ فَنَزَلَتْ ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ﴾ قَالَ شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِیْ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ (بْنِ ثَابِتٍ) فِیْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ : ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ﴾ بِمِثْلِ حَدِیْثِ الْبَرَاءِ وَ قَالَ ابْنُ بَشَّارٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ سَعْدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ۔

(۴۹۱۱) حضرت ابواسحق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا' وہ اس آیت مبارکہ: ﴿لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ﴾ کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا تو وہ ایک شانہ کی ہڈی لے آئے اور اس پر یہ آیت مبارکہ لکھ دی تو حضرت ابن اُمّ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے نابینا ہونے کی شکایت کی تو ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ﴾ آیت نازل ہوئی۔ آگے اسی حدیث کی دوسری اسناد ذکر کی ہیں۔

(۴۹۱۲)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَیْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ كَلَّمَهٗ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَنَزَلَتْ: ﴿غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ﴾۔

(۴۹۱۲) حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آیت ﴿لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾ نازل ہوئی تو آپ سے ابن اُمّ مکتوم نے کچھ گفتگو کی تو ﴿غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ﴾ (ماسوا معذوروں کے) نازل ہوئی۔

۸۶۸: باب ثُبُوْتِ الْجَنَّةِ لِلشَّهِيْدِ

باب: شہید کیلئے جنت کے ثبوت کے بیان میں

(۴۹۱۳) حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِسَعِيْدٍ اَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ اَيْنَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قُتِلْتُ قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ كُنَّ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ وَ فِيْ حَدِيْثِ سُوَيْدٍ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ۔

(۴۹۱۳) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: جنت میں۔ تو اُس نے اپنے ہاتھ میں موجود کھجور پھینکا پھر لڑنا شروع کیا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا اور سوید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اُحد کے دن یہ پوچھا تھا۔

(۴۹۱۴) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ الْمِصِّيْصِيُّ حَدَّثَنَا عِيْسٰى يَعْنِي ابْنَ يُوْنُسَ عَنْ زَكَرِيَّاءَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّبِيْتِ قَبِيْلَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَمِلَ هٰذَا يَسِيْرًا وَاُجِرَ كَثِيْرًا۔

(۴۹۱۴) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ بنو نبیت کے آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور رسول ہیں پھر میدان (کارزار) میں بڑھا اور لڑنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس آدمی نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ دیا گیا۔

(۴۹۱۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَبِي النَّضْرِ وَ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَاَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ قَالُوْا حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُسَيْسَةَ عَيْنًا يَنْظُرُ مَا صَنَعَتْ عِيْرُ اَبِيْ سُفْيَانَ فَجَاءَ وَمَا فِي الْبَيْتِ اَحَدٌ غَيْرِيْ وَ غَيْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا اَدْرِيْ مَا اسْتَثْنٰى بَعْضَ نِسَائِهٖ قَالَ فَحَدَّثَهُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ لَنَا طَلِبَةً فَمَنْ كَانَ ظَهْرُهٗ حَاضِرًا فَلْيَرْكَبْ مَعَنَا فَجَعَلَ رِجَالٌ يَسْتَاْذِنُوْنَهٗ فِيْ

(۴۹۱۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بُسیسہ رضی اللہ عنہ کو جاسوس بنا کر بھیجا تا کہ وہ دیکھے کہ ابوسفیان کا قافلہ کیا کرتا ہے۔ پس جب وہ واپس آیا تو میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی بھی گھر میں نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے آپ کی ازواج رضی اللہ عنہن میں سے بعض کا استثنیٰ کیا تھا یا نہیں۔ پس اُس نے آ کر ساری بات آپ سے بیان کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: بے شک ہمیں ایک چیز کی ضرورت ہے۔ پس جس کے پاس اپنی سواری ہو تو وہ ہمارے ساتھ سوار ہو کر چلے۔ پس لوگ مدینہ کی بلندی سے ہی آپ سے اپنی سواریوں کو پیش کرنے کی اجازت طلب کرنے لگے تو آپ نے فرمایا: نہیں! صرف وہی ساتھ چلیں جن کے پاس سواریاں موجود ہوں۔ پس

ظُهْرَانِهِمْ فِيْ عُلْوِ الْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَا إِلَّا مَنْ كَانَ ظَهْرُهُ حَاضِرًا فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتّٰى سَبَقُوا الْمُشْرِكِيْنَ إِلٰى بَدْرٍ وَجَاءَ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلٰى شَيْءٍ حَتّٰى أَكُوْنَ أَنَا دُوْنَهُ فَدَنَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُوْمُوْا إِلٰى جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ يَقُوْلُ عُمَيْرُ بْنُ الْحُمَامِ الْأَنْصَارِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَّةٌ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْأَرْضُ قَالَ نَعَمْ قَالَ بَخٍ بَخٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَحْمِلُكَ عَلٰى قَوْلِكَ بَخٍ بَخٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا رَجَاءَةَ أَنْ أَكُوْنَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَإِنَّكَ مِنْ أَهْلِهَا قَالَ فَأَخْرَجَ تُمَيْرَاتٍ مِنْ قَرَنِهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ مِنْهُنَّ ثُمَّ قَالَ لَئِنْ أَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى آكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهِ إِنَّهَا لَحَيَاةٌ طَوِيْلَةٌ قَالَ فَرَمٰى بِمَا كَانَ مَعَهُ مِنَ التَّمْرِ ثُمَّ قَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم چلے یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے ہی مقام بدر پر پہنچ گئے۔ جب مشرک آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی آدمی اُس وقت تک پیش قدمی نہ کرے جب تک میں نہ آگے بڑھوں۔ پس جب مشرکین قریب آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی آسمان و زمین کے برابر ہے۔ عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جنت کی چوڑائی آسمان و زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: واہ واہ! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اس کلمہ تحسین کہنے پر کس چیز نے اُبھارا ہے؟ اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے کلمہ صرف جنت والوں میں ہونے کی اُمید میں کہا ہے۔ تو آپ نے فرمایا: تو اہلِ جنت میں سے ہے۔ تو عمیر نے اپنے تھیلے سے کچھ کھجوریں نکال کر انہیں کھانا شروع کیا۔ پھر کہا: اگر میں ان کھجوروں کے کھانے تک زندہ رہا تو یہ بہت لمبی زندگی ہوگی۔ پھر انہوں نے اپنے پاس موجود کھجوروں کو پھینک دیا۔ پھر کافروں سے لڑتے ہوئے شہید کر دیئے گئے۔

(۴۹۱۶) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى التَّمِيْمِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَ قَالَ يَحْيٰى أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمٰنَ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبِيْ وَهُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَامَ رَجُلٌ رَثُّ الْهَيْئَةِ فَقَالَ يَا أَبَا مُوْسٰى أَنْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ إِلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ ثُمَّ كَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهِ فَأَلْقَاهُ ثُمَّ مَشٰى بِسَيْفِهِ إِلَى الْعَدُوِّ فَضَرَبَ بِهِ

(۴۹۱۶) حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے دشمن کے مقابلہ کے وقت سنا' وہ فرما رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے کے نیچے ہیں۔ یہ سن کر ایک خستہ حال آدمی نے کھڑے ہو کر کہا: اے ابو موسیٰ! کیا تم نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے کہا: ہاں! تو وہ آدمی اپنے ساتھیوں کے پاس لوٹا اور اُنہیں کہا: میں تم کو سلام کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی تلوار کی میان کو توڑ کر پھینک دیا پھر اپنی تلوار لے کر دشمن کی طرف چلا اور

حَتّٰی قُتِلَ۔

لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

(۴۹۱۷)حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ اَخْبَرَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) قَالَ جَاءَ نَاسٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالُوْا اَنِ ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُوْنَ الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ سَبْعِيْنَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فِيْهِمْ خَالِیْ حَرَامٌ يَقْرَءُ وْنَ الْقُرْآنَ وَ يَتَدَارَسُوْنَ بِاللَّيْلِ يَتَعَلَّمُوْنَ وَ كَانُوْا بِالنَّهَارِ يَجِيْئُوْنَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُوْنَهُ فِی الْمَسْجِدِ وَ يَحْتَطِبُوْنَ فَيَبِيْعُوْنَهُ وَ يَشْتَرُوْنَ بِهِ الطَّعَامَ لِاَهْلِ الصُّفَّةِ وَ لِلْفُقَرَاءِ فَبَعَثَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَيْهِمْ فَعَرَضُوْا لَهُمْ فَقَتَلُوْهُمْ قَبْلَ اَنْ يَبْلُغُوا الْمَكَانَ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا قَالَ وَاَتٰی رَجُلٌ حَرَامًا خَالَ اَنَسٍ مِنْ خَلْفِهِ فَطَعَنَهُ بِرُمْحٍ حَتّٰی اَنْفَذَهُ فَقَالَ حَرَامٌ فُزْتُ وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَصْحَابِهِ اِنَّ اِخْوَانَكُمْ قَدْ قُتِلُوْا وَاِنَّهُمْ قَالُوا اللّٰهُمَّ بَلِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا اَنَّا قَدْ لَقِيْنَاكَ فَرَضِيْنَا عَنْكَ وَ رَضِيْتَ عَنَّا۔

(۴۹۱۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: آپ ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیں جو ہمیں قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ تو آپ نے اُن کے ساتھ انصار میں سے ستر آدمی بھیج دیئے۔ جنہیں قراء کہا جاتا تھا اور ان میں میرے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ بھی تھے' قرآن پڑھتے تھے اور رات کو درس وتدریس اور تعلیم وتعلم میں مشغول رہتے تھے اور دن کے وقت پانی لا کر مسجد میں ڈالتے تھے اور جنگل سے لکڑیاں لا کر انہیں فروخت کر دیتے اور اس سے اہلِ صفہ اور فقراء کے لیے کھانے کی چیزیں خریدتے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کفار کی طرف بھیج دیا اور انہیں منزلِ مقصود تک پہنچنے سے پہلے ہی کفار نے حملہ کر کے شہید کر دیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ! ہمارا یہ پیغام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہو چکا ہے۔ اسی دوران ایک آدمی نے آ کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے اس طرح نیزہ مارا کہ وہ آر پار ہو گیا تو حرام رضی اللہ عنہ نے کہا: ربِ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: بے شک تمہارے بھائیوں کو قتل کر دیا گیا ہے اور بے شک انہوں نے یہ کہا ہے: اے اللہ! ہماری طرف سے یہ پیغام ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دے کہ ہم تجھ سے ملاقات کر چکے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہو چکے ہیں اور تو ہم سے راضی ہو چکا ہے۔

(۴۹۱۸)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيْرَةِ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ عَمِّیَ الَّذِیْ سُمِّيْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا قَالَ فَشَقَّ عَلَيْهِ قَالَ اَوَّلُ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ وَاِنْ اَرَانِیَ اللّٰهُ مَشْهَدًا (فِيْمَا) بَعْدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَانِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی مَا اَصْنَعُ قَالَ

(۴۹۱۸) حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے اس چچا نے کہا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے جس کا انہیں بہت افسوس تھا کہ یہ وہ معرکہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو شریک تھے لیکن میں غیر حاضر تھا۔ ہاں! اگر اللہ نے مجھے اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں کوئی معرکہ دکھایا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔ تو وہ اس کے علاوہ کوئی کلمات کہنے سے

فَهَابَ اَنْ يَقُوْلَ غَيْرَهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ فَاسْتَقْبَلَ سَعْدَ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ لَهُ اَنَسٌ يَا اَبَا عَمْرٍو اَيْنَ فَقَالَ وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهٗ دُوْنَ اُحُدٍ قَالَ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى قُتِلَ قَالَ فَوُجِدَ فِيْ جَسَدِهٖ بِضْعٌ وَ ثَمَانُوْنَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَ طَعْنَةٍ وَ رَمْيَةٍ قَالَ فَقَالَتْ اُخْتُهٗ عَمَّتِيَ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ اَخِيْ اِلَّا بِبَنَانِهٖ وَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ: ﴿رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا﴾ [الاحزاب:۲۳] قَالَ فَكَانُوْا يُرَوْنَ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْهِ وَفِيْ اَصْحَابِهٖ۔

ڈرے۔ پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک ہوئے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابوعمرو! کہاں جا رہے ہو؟ مجھے تو اُحد کی طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے۔ پھر وہ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے اور ان کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے اسّی سے زیادہ زخم پائے گئے اور ان کی بہن میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا کہ میں اپنے بھائی کو صرف اُن کے پوروں سے ہی پہچان سکی۔ اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی: ''مسلمانوں میں سے بعض وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے (شہید ہو کر) اپنی نذر کو پورا کیا اور بعض وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں (شہید ہونے کا) اور انہوں نے اپنے وعدہ میں کوئی رد و بدل نہ کیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم گمان کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

۸۶۹: باب مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

باب: جو شخص اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے جہاد کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرنیوالا ہے

(۴۹۱۹) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى قَالَ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيُّ اَنَّ رَجُلًا اَعْرَابِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلْمَغْنَمِ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُرٰى مَكَانُهٗ فَمَنْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ اَعْلٰى فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(۴۹۱۹) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی غنیمت حاصل کرنے کے لیے لڑتا ہے' دوسرا آدمی ناموری اور شہرت کے لیے جہاد کرتا ہے' تیسرا آدمی جو اپنی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے ان میں سے کون ہے جو اللہ کے راستے میں لڑنے والا ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے دین کو بلند کرنے کے لیے لڑتا ہے وہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

(۴۹۲۰) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرُوْنَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ

(۴۹۲۰) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو شجاعت کے لیے لڑتا ہے اور دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے اور تیسرا ریا کاری کے لیے لڑتا ہے' اُن میں سے کون اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَ يُقَاتِلُ رِيَاءً اَيُّ ذٰلِكَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

ہے۔تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ کے دین اور کلمہ کی بلندی وعظمت کے لیے لڑا حقیقتاً وہ اللہ کے راستہ میں لڑنے والا ہے۔

(۴۹۲۱)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ مِنَّا شَجَاعَةً فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۴۹۲۱)حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے ایک آدمی شجاعت دکھانے کے لیے لڑتا ہے۔ پھر اسی طرح حدیث ذکر کی۔

(۴۹۲۲)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِتَالِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ) فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ غَضَبًا وَ يُقَاتِلُ حَمِيَّةً قَالَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اِلَيْهِ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَاءَ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

(۴۹۲۲)حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ کے راستہ میں جہاد وقتال کرنے کے بارے میں پوچھا تو عرض کیا: ایک وہ آدمی ہے جو غصہ کی وجہ سے لڑتا ہے دوسرا تعصب کی بنا پر لڑتا ہے۔آپ نے اُس کی طرف سر اُٹھایا اور سر مبارک اس وجہ سے اُٹھایا کہ وہ کھڑا ہوا تھا اور ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے کلمہ کی بلندی کے لیے جہاد کرتا ہے وہی اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے۔

۸۷۰: باب مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ النَّارَ

باب: جو ریاکاری اور نمود ونمائش کے لیے لڑتا ہے وہ جہنم کا مستحق ہوتا ہے

(۴۹۲۳)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ الْحَارِثِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلُ اَهْلِ الشَّامِ اَيُّهَا الشَّيْخُ حَدِّثْنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعْمَتَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ

(۴۹۲۳)حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے لوگ دور ہو گئے تو اُن سے اہل شام میں سے ناتل نامی آدمی نے کہا: اے شیخ! آپ ہمیں ایسی حدیث بیان فرمائیں جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو۔تو انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: قیامت کے دن جس کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا وہ شہید ہوگا۔ اُسے لایا جائے گا اور اُسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے راستہ میں جہاد کیا۔ یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا بلکہ تو تو اس لیے لڑتا رہا کہ تجھے بہادر

قَاتَلْتَ لَانْ يُقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهٗ وَ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهٗ وَ قَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَ لٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَ قَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَ رَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

کہا جائے۔ تحقیق! وہ کہا جاچکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دو۔ یہاں تک کہ اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور دوسرا شخص جس نے علم حاصل کیا اور اُسے لوگوں کو سکھایا اور قرآن کریم پڑھا اُسے لایا جائے گا اور اُسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا تو اللہ فرمائے گا: تو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے علم حاصل کیا پھر اسے دوسروں کو سکھایا اور تیری رضا کے لیے قرآن مجید پڑھا۔ اللہ فرمائے گا: تو نے جھوٹ کہا' تو نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے سو یہ کہا جا چکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور تیسرا وہ شخص ہوگا جس پر اللہ نے وسعت کی تھی اور اُسے ہر قسم کا مال عطا کیا تھا۔ اُسے بھی لایا جائے گا اور اُسے اللہ کی نعمتیں جتوائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ فرمائے گا تُو نے ان نعمتوں کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں نے تیرے ہر راستہ میں جس میں مال خرچ کرنا تجھے پسند ہو تیری رضا حاصل کرنے کے لیے مال خرچ کیا۔ اللہ فرمائے گا: تُو نے جھوٹ کہا بلکہ تُو نے ایسا اس لیے کیا کہ تجھے سخی کہا جائے۔ تحقیق! وہ کہا جاچکا۔ پھر حکم دیا جائے گا کہ اِسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اُسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۴۹۲۴) وَ حَدَّثَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ حَدَّثَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُلَيْمٰنَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ تَفَرَّجَ النَّاسُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ لَهٗ نَاتِلٌ الشَّامِيُّ وَاقْتَصَّ الْحَدِيْثَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ خَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ۔

(۴۹۲۴) حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب لوگ جدا ہو گئے تو ان سے ناتل نامی شامی نے کہا۔ باقی حدیث اسی طرح ہے۔

۸۷۱: باب بَيَانِ قَدْرِ ثَوَابِ مَنْ غَزَا فَغَنِمَ وَمَنْ لَّمْ يَغْنَمْ

باب: لڑنے والوں میں سے جسے غنیمت ملی اور جسے نہ ملی دونوں کے مقدارِ ثواب کے بیان میں

(۴۹۲۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيْ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ غَازِيَةٍ

(۴۹۲۵) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لشکر اللہ کے راستہ میں لڑنے کے لیے جائے پھر انہیں غنیمت مل جائے تو اُسے آخرت کے ثواب میں سے دو تہائی اسی وقت مل جاتا ہے اور ایک تہائی باقی رہ

تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُصِیْبُوْنَ الْغَنِیْمَۃَ اِلَّا تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اَجْرِھِمْ مِنَ الْاٰخِرَۃِ وَ یَبْقٰی لَھُمُ الثُّلُثُ وَاِنْ لَّمْ یُصِیْبُوْا غَنِیْمَۃً تَمَّ لَھُمْ اَجْرُھُمْ۔

جاتا ہے اور اگر انہیں غنیمت نہ ملے تو اُن کے لیے ان کا ثواب پورا پورا باقی رہ جاتا ہے۔

(۴۹۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَھْلٍ التَّمِیْمِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ مَرْیَمَ اَخْبَرَنَا نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ ھَانِیءٍ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْ سَرِیَّۃٍ تَغْزُوْ فَتَغْنَمُ وَ تَسْلَمُ اِلَّا کَانُوْا قَدْ تَعَجَّلُوْا ثُلُثَیْ اُجُوْرِھِمْ وَمَا مِنْ غَازِیَۃٍ اَوْسَرِیَّۃٍ تَخْفِقُ وَ تُصَابُ اِلَّا تَمَّ اُجُوْرُھُمْ۔

(۴۹۲۶) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس غزوہ یا لشکر کے لوگ جہاد کریں پھر وہ مالِ غنیمت حاصل کر کے سلامتی سے واپس آ جائیں تو انہیں ثواب کا دو تہائی حصہ اسی وقت مل جاتا ہے اور جس غزوہ یا لشکر کے لوگ خالی واپس آئیں اور نقصان اُٹھائیں تو ان کا اَجر و ثواب پورا پورا باقی رہ جاتا ہے۔

۸۷۲: باب قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاَنَّہٗ یَدْخُلُ فِیْہِ الْغَزْوُ وَغَیْرُہٗ مِنَ الْاَعْمَالِ

باب: رسول اللہ ﷺ کے قول: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ان اعمال میں جہاد کے شامل ہونے کے بیان میں

(۴۹۲۷) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْلَمَۃَ بْنِ قَعْنَبٍ حَدَّثَنَا مَالِکٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ لِدُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِ امْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔

(۴۹۲۷) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے ہر شخص کو وہی ملے گا جس کی اُس نے نیت کی۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اُس کے رسول ہی کے لیے ہے اور جس کی ہجرت دُنیا کے لیے ہوئی تو وہ اسے حاصل کر لے گا یا عورت کی طرف ہوئی اُس سے نکاح کرنے کے لیے ہوئی تو وہ اس سے نکاح کر لے گا پس اس کی ہجرت اسی کی طرف ہوگی جس کی طرف ہجرت کرنے کی اُس نے نیت کی ہوگی۔

(۴۹۲۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُھَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِیْعِ الْعَتَکِیُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَھَّابِ یَعْنِی الثَّقَفِیَّ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَالِدٍ الْاَحْمَرُ سُلَیْمٰنُ بْنُ حَیَّانَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ نُمَیْرٍ حَدَّثَنَا حَفْصٌ یَعْنِی ابْنَ غِیَاثٍ وَ یَزِیْدُ بْنُ ھَارُوْنَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْھَمْدَانِیُّ حَدَّثَنَا ابْنُ

(۴۹۲۸) ان مختلف اسناد سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن بعض اسانید میں یہ ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث منبر پر کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ سے روایت کی۔

سُفْيَانُ كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَ مَعْنَى حَدِيْثِهِ وَ فِي حَدِيْثِ سُفْيَانَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمِنْبَرِ يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۸۷۳: باب اِسْتِحْبَابِ طَلَبِ الشَّهَادَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ کے راستہ میں شہادت طلب کرنے کے استحباب کے بیان میں

(۴۹۲۹) وَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الشَّهَادَةَ صَادِقًا اُعْطِيَهَا وَلَوْ لَمْ تُصِبْهُ۔

(۴۹۲۹) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صدقِ دل سے شہادت طلب کی اُسے شہادت کا رتبہ دے دیا جاتا ہے اگرچہ وہ شہید نہ بھی ہو۔

(۴۹۳۰) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى وَاللَّفْظُ لِحَرْمَلَةَ قَالَ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ حَرْمَلَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِيْ اَبُو شُرَيْحٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ اَبُو الطَّاهِرِ فِيْ حَدِيْثِهِ بِصِدْقٍ۔

(۴۹۳۰) حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ سے صدقِ دل سے شہادت مانگی تو اللہ اُسے شہداء کے مرتبہ تک پہنچا دیں گے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی مر جائے۔ ابو الطاہر نے اپنی روایت میں بصدق کا لفظ ذکر نہیں کیا۔

۸۷۴: باب ذَمِّ مَنْ مَّاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِالْغَزْوِ

باب: جو شخص جہاد کے بغیر اور جہاد کی دِل میں تمنا کیے بغیر مر گیا اُس کی مذمت کے بیان میں

(۴۹۳۱) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ الْاَنْطَاكِيُّ اَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وُهَيْبٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ فَنُرٰى اَنَّ ذٰلِكَ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۴۹۳۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی موت واقع ہوگئی اور اُس نے جہاد نہ کیا اور نہ اس کے دل میں اس کی تمنا ہوئی تو وہ نفاق کے شبہ پر مرا۔ عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک کے ساتھ خاص تھا۔

۸۷۵: باب ثَوَابِ مَنْ حَبَسَهُ مِنَ الْغَزْوِ

باب: جس آدمی کو جہاد سے بیماری یا کسی اور عذر

مَرَضٌ اَوْ عُذْرٌ آخَرُ

نے روک لیا اُس کے ثواب کے بیان میں

(۴۹۳۲)وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ غَزَاةٍ فَقَالَ اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ۔

(۴۹۳۲) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے تو آپ نے فرمایا: مدینہ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جنہیں بیماری نے روک رکھا ہے لیکن جس جگہ سے تم گزرتے ہو یا کسی وادی کو طے کرتے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہوتے ہیں۔

(۴۹۳۳)وَ حَدَّثَنَاه یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْاَشَجُّ قَالَا حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ کُلُّهُمْ عَنِ الْاَعْمَشِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ غَیْرَ اَنَّ فِیْ حَدِیْثِ وَکِیْعٍ اِلَّا شَرِکُوْکُمْ فِی الْاَجْرِ۔

(۴۹۳۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن حضرت وکیع کی حدیث میں ہے کہ وہ اَجر وثواب میں تمہارے شریک ہوتے ہیں۔

۸۷۶:باب فَضْلِ الْغَزْوِ فِی الْبَحْرِ

باب: سمندر میں جہاد کرنے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۹۳۴)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهٗ وَ کَانَتْ اُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا فَاَطْعَمَتْهُ ثُمَّ جَلَسَتْ تَفْلِیْ رَاْسَهٗ فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ غُزَاةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَرْکَبُوْنَ ثَبَجَ هٰذَا الْبَحْرِ مُلُوْکًا عَلَی الْاَسِرَّةِ اَوْ مِثْلَ الْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ یَشُكُّ اَیُّهُمَا قَالَ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَاْسَهٗ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا

(۴۹۳۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا (جو کہ آپ کی رضاعی خالہ تھیں) کے پاس تشریف لے جاتے تھے اور وہ آپ کو کھانا پیش کرتی تھیں اور اُمّ حرام رضی اللہ عنہا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ اُس کے پاس تشریف لے گئے تو اُس نے کھانا پیش کیا پھر آپ کے سر مبارک میں مالش کرنے بیٹھ گئیں تو رسول اللہ ﷺ سو گئے۔ پھر آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ وہ کہتی ہیں' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میری اُمت میں سے کچھ لوگ مجھ پر سمندر میں بادشاہوں کے تختوں کی مثال سواریوں پر سوار ہو کر اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے۔ یا کہا: بادشاہوں کے تختوں پر سوار ہو کر۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے ان میں سے کر دے تو آپ نے اُس کے لیے دُعا کی۔ پھر آپ نے اپنا سر مبارک رکھا اور سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے' کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ

عَلَیَّ غُزَاةً فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَا قَالَ فِی الْاُوْلٰی قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ فَرَکِبَتْ اُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا الْبَحْرَ فِیْ زَمَانِ مُعَاوِیَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِیْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَکَتْ۔

کے رسول! آپ کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ مجھے اللہ کے راستہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے گئے جیسا کہ پہلی دفعہ فرمایا تھا۔ کہتی ہیں میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ سے دُعا کریں کہ وہ مجھے بھی اُن میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: تو ان کے پہلے گروہ سے ہوگی۔ پس اُمّ حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں سمندر میں (سفر کرنے کے لیے کشتی پر) سوار ہوگئیں جب وہ سمندر سے نکلیں تو اپنے جانور سے گر کر انتقال کر گئیں۔

(۴۹۳۵) حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یَحْیَی بْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنْ اُمِّ حَرَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَهِیَ خَالَةُ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَتْ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَیْقَظَ وَهُوَ یَضْحَكُ فَقُلْتُ مَا یُضْحِکُكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ قَالَ اُرِیْتُ قَوْمًا مِنْ اُمَّتِیْ یَرْکَبُوْنَ ظَهْرَ الْبَحْرِ کَالْمُلُوْكِ عَلَی الْاَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ فَاِنَّكِ مِنْهُمْ قَالَتْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَیْقَظَ اَیْضًا وَهُوَ یَضْحَكُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَجْعَلَنِیْ مِنْهُمْ قَالَ اَنْتِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ قَالَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ بَعْدُ فَغَزَا فِی الْبَحْرِ فَحَمَلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا اَنْ جَاءَ تْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَکِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا۔

(۴۹۳۵) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ حضرت اُمّ حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہمارے پاس قیلولہ فرمایا اور آپ ہنستے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کو کس بات نے ہنسایا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے تیری امت میں سے ایک قوم دکھائی گئی جو بادشاہوں کے تختوں جیسے تختوں پر سمندر میں سواری کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ سے دُعا مانگیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: تو انہیں میں سے ہے۔ کہتی ہیں آپ پھر سو گئے اور اسی طرح بیدار ہوئے کہ آپ ہنس رہے تھے۔ میں نے آپ سے پوچھا تو پہلی بات جیسی بات فرمائی۔ میں نے عرض کیا: آپ اللہ سے دُعا مانگیں کہ وہ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا: تو پہلے گروہ میں سے ہوگی۔ پھر اس کے بعد اُمّ حرام سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے نکاح کر لیا۔ پس جب انہوں نے سمندری جہاد شروع کیا تو اُمّ حرام کو بھی اپنے ساتھ سوار کر کے لے گئے۔ جب وہ آئیں اور ایک خچر اُن کے قریب کیا گیا تو آپ اُس پر سوار ہوگئیں تو اُس نے انہیں گرا دیا اور اس سے اُن کی گردن ٹوٹ گئی۔

(۴۹۳۶) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ وَ یَحْیٰی بْنُ یَحْیٰی (قَالَا) اَخْبَرَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ اُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ اَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمًا

(۴۹۳۶) حضرت اِم حرام بنت ملحان رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے قریب سو گئے پھر مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس بات نے ہنسایا۔ آپ صلی

قَرِيْبًا مِنِّی ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ عُرِضُوْا عَلَیَّ يَرْكَبُوْنَ ظَهْرَ هٰذَا الْبَحْرِ الْاَخْضَرِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ۔

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میری اُمت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو اس سبز سمندر کی پیٹھ پر سوار ہو رہے تھے۔ باقی حدیث اسی طرح بیان کی۔

(۴۹۳۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ قَالُوْا اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَ هُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِنْتَ مِلْحَانَ خَالَةَ لِاَنَسٍ فَوَضَعَ رَاْسَهٗ عِنْدَهَا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَی بْنِ حَبَّانَ۔

(۴۹۳۷) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خالہ (اُمِ حرام رضی اللہ عنہا) بنت ملحان کے پاس تشریف لائے اور ان کے پاس سر رکھ کر (سو گئے)۔ باقی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے۔

۸۷۷: باب فَضْلِ الرِّبَاطِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

باب: اللہ کے راستہ میں پہرہ دینے کی فضیلت کے بیان میں

(۴۹۳۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بَهْرَامَ الدَّارِمِیُّ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ الطَّيَالِسِیُّ حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِی ابْنَ سَعْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَ قِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ جَرٰی عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِیْ كَانَ يَعْمَلُهٗ وَاُجْرِیَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ۔

(۴۹۳۸) حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ایک دن رات کی چوکیداری کا ثواب ایک ماہ کے روزوں اور قیام سے افضل ہے اور اگر وہ (چوکیداری کرتے ہوئے) مر گیا تو اُس کا وہ عمل جاری رہے گا جو وہ کر رہا تھا اور اس کا رزق بھی جاری کیا جائے گا اور اُس کی قبر کو فتنوں سے محفوظ رکھا جائے گا۔

(۴۹۳۹)وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدَةَ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ شُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَعْنٰی حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی۔

(۴۹۳۹) اس سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔ اس میں حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ کا نام مذکور ہے۔

۸۷۸: باب بَيَانِ الشُّهَدَآءِ

باب: شہداء کے بیان میں

(۴۹۴۰)حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی قَالَ قَرَاْتُ عَلٰی مَالِكٍ عَنْ سُمَیٍّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ

(۴۹۴۰) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کسی راستہ میں چل رہا تھا کہ اُس نے راستہ پر کانٹوں

اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِىْ بِطَرِيْقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيْقِ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ وَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ اَلْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِقُ وَ صَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ (عَزَّ وَجَلَّ)۔

والی ایک ٹہنی پڑی ہوئی پائی تو اُسے راستہ سے ہٹا دیا تو اللہ نے اُس کے اِس عمل کو قبول کرتے ہوئے اُسے معاف کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: شہدا کی پانچ اقسام یہ ہیں: (۱) طاعون میں مرنے والا' (۲) پیٹ کی بیماری میں مرنے والا' (۳) ڈوبنے والا' (۴) کسی چیز کے نیچے آ کر مرنے والا' (۵) اور اللہ کے راستہ میں شہید ہونے والا۔

(۴۹۴۱) حَدَّثَنِىْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَعُدُّوْنَ الشَّهِيْدَ فِيْكُمْ قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اِنَّ شُهَدَاءَ اُمَّتِىْ اِذًا لَقَلِيْلٌ قَالُوا فَمَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِى الطَّاعُوْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ مَاتَ فِى الْبَطْنِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ ابْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰى اَبِيْكَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ قَالَ وَالْغَرِيْقُ شَهِيْدٌ۔

(۴۹۴۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے میں سے شہید کسے شمار کرتے ہو؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں تو میری اُمت کے شہدا کم ہوں گے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: پھر وہ کون ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: جو اللہ کے راستہ میں قتل کیا گیا وہ شہید ہے اور جو اللہ کے راستہ میں مر گیا وہ بھی شہید ہے اور جو طاعون میں مرا وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مرا وہ بھی شہید ہے۔ ابن مقسم نے اس حدیث میں یہ بھی کہا: ڈوب کر مر جانے والا بھی شہید ہے۔

(۴۹۴۲) وَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ بَيَانٍ الْوَاسِطِىُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ غَيْرَ اَنَّ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالَ سُهَيْلٌ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ اَشْهَدُ عَلٰى اَخِيْكَ اَنَّهٗ زَادَ فِىْ هٰذَا الْحَدِيْثِ وَمَنْ غَرِقَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

(۴۹۴۲) حضرت سہیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبیداللہ بن مقسم نے کہا: میں تیرے بھائی کے بارے میں گواہی دیتا ہوں۔ باقی حدیث اُسی طرح ہے۔ اس میں مزید اضافہ یہ ہے کہ جو ڈوب گیا وہ بھی شہید ہے۔

(۴۹۴۳) (وَ) حَدَّثَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِىْ حَدِيْثِهٖ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ وَ زَادَ فِيْهِ وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ۔

(۴۹۴۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ اضافہ یہ ہے کہ غرق ہونے والا بھی شہید ہے۔

(۴۹۴۴) حَدَّثَنَا حَامِدُ بْنُ عُمَرَ الْبَكْرَاوِىُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِىْ ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ قَالَ لِىْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ بِمَ مَاتَ يَحْيَى ابْنُ اَبِىْ عَمْرَةَ قَالَتْ قُلْتُ بِالطَّاعُوْنِ قَالَتْ (فَقَالَ) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

(۴۹۴۴) حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا: یحییٰ بن ابی عمرہ کی موت کا کیا سبب بنا؟ میں نے کہا: طاعون۔ تو اُنہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

(۴۹۴۵)وَ حَدَّثَنَاهُ الْوَلِيْدُ بْنُ شُجَاعٍ حَدَّثَنَا عَلِی بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۹۴۵)اس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

۸۷۹:باب فَضْلِ الرَّمْيِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ وَ ذَمِّ مَنْ عَلِمَهٗ ثُمَّ نَسِيَهٗ

باب: تیراندازی کی فضیلت کے بیان میں

(۴۹۴۶)حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ ثُمَامَةَ بْنِ شُفَيٍّ اَنَّهٗ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ : ﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ۔

(۴۹۴۶)حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ﴾''کفار کے خلاف اپنی استطاعت کے مطابق قوت حاصل کرو) سنو! قوت تیر اندازی ہے' سنو! قوت تیر اندازی ہے' سنو! قوت تیر اندازی ہے۔

(۴۹۴۷)وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ مَعْرُوْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرَضُوْنَ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ۔

(۴۹۴۷)حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے عنقریب تم پر زمینوں کی فتوحات کھل جائیں گی اور تمہیں اللہ کافی ہوگا۔ پس تم میں سے کوئی شخص تیر اندازی میں کمزوری نہ دکھائے۔

(۴۹۴۸)وَ حَدَّثَنَاهُ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ اَبِيْ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ۔

(۴۹۴۸)اس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۹۴۹)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحِ بْنِ الْمُهَاجِرِ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْحَارِثِ ابْنِ يَعْقُوْبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شَمَاسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ فُقَيْمًا اللَّخْمِيَّ قَالَ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ تَخْتَلِفُ بَيْنَ هٰذَيْنِ الْغَرَضَيْنِ وَاَنْتَ كَبِيْرٌ يَشُقُّ عَلَيْكَ قَالَ عُقْبَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ لَوْلَا كَلَامٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ اُعَانِيْهِ قَالَ الْحَارِثُ فَقُلْتُ لِابْنِ شَمَاسَةَ وَمَا ذَاكَ قَالَ اِنَّهٗ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا اَوْ قَدْ عَصٰى۔

(۴۹۴۹)حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ فقیم لخمی نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ آپ ان دو نشانوں کے درمیان آتے جاتے ہیں حالانکہ آپ بوڑھے ہیں' اس وجہ سے آپ پر یہ دشوار ہوتا ہوگا۔ تو عقبہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں حدیث نہ سنی ہوتی تو میں کبھی دشواری برداشت نہ کرتا۔ حارث نے کہا: میں نے ابن شماسہ سے کہا: وہ حدیث کیا ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تیراندازی سیکھی پھر اُسے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے یا اس نے نافرمانی کی۔

۸۸۰: باب قَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَآئِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ

باب: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میری اُمت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی اور انہیں کسی کی مخالفت کوئی نقصان نہ پہنچائے گی

(۴۹۵۰) وَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِیُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِیْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَی الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰی يَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ كَذٰلِكَ وَلَيْسَ فِیْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ وَهُمْ كَذٰلِكَ۔

(۴۹۵۰) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر غالب رہے گی جو انہیں رسوا کرنا چاہے گا وہ ان کا کوئی نقصان نہ کر سکے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے گا اور وہ اسی حال پر ہوں گے۔

(۴۹۵۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ وَ عَبْدَةُ كِلَاهُمَا عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِیْ خَالِدٍ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ وَاللَّفْظُ لَهٗ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ (يَعْنِی الْفَزَارِیَّ) عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ اُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَی النَّاسِ حَتّٰی يَاْتِيَهُمْ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ۔

(۴۹۵۱) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک قوم ہمیشہ لوگوں پر غالب رہے گی یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے۔

(۴۹۵۲) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيْثِ مَرْوَانَ سَوَاءً۔

(۴۹۵۲) اِس سند سے بھی یہ حدیث مبارکہ اسی طرح مروی ہے۔

(۴۹۵۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ (اَنَّهٗ) قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

(۴۹۵۳) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا اور اس کے قیام کے لیے مسلمانوں کی ایک جماعت روزِ قیامت تک جہاد کرتی رہے گی۔

(۴۹۵۴) حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ

(۴۹۵۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر قیامت تک

يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

غالب رہے گی اور جہاد کرتی رہے گی۔

(۴۹۵۵)حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِيءٍ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِيْ قَائِمَةً بِأَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ اَوْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُوْنَ عَلَى النَّاسِ۔

(۴۹۵۵) حضرت عمیر بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے: میری اُمت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم کو قائم کرتی رہے گی۔ جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا یا مخالفت کرے گا تو ان کا کچھ بھی نقصان نہ کر سکے گا اور وہ لوگوں پر غالب رہیں گے۔

(۴۹۵۶)وَ حَدَّثَنِيْ اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ (وَ هُوَ) ابْنُ بُرْقَانَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ الْاَصَمِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدِيْثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ اَسْمَعْهُ رَوٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى مِنْبَرِهٖ حَدِيْثًا غَيْرَهٗ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

(۴۹۵۶) حضرت یزید بن اصم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے ایک حدیث سنی جسے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اور ان کے علاوہ میں نے کسی کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث منبر پر روایت کرتے نہیں سنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دین میں سمجھ عطا کرتا ہے اور مسلمانوں میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق بات پر جہاد کرتی رہے گی اور اپنے مخالفین پر قیامت تک غالب رہے گی۔

(۴۹۵۷)حَدَّثَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَمَاسَةَ الْمَهْرِيُّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مَسْلَمَةَ بْنِ مُخَلَّدٍ وَ عِنْدَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ هُمْ شَرٌّ مِنْ اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَدْعُوْنَ اللّٰهَ بِشَيْءٍ اِلَّا رَدَّهٗ عَلَيْهِمْ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ اَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ مَسْلَمَةُ يَا عُقْبَةُ اسْمَعْ مَا يَقُوْلُ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ عُقْبَةُ هُوَ اَعْلَمُ وَاَمَّا اَنَا فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا

(۴۹۵۷) حضرت عبدالرحمٰن بن شماسہ مہری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں مسلمہ بن مخلد کے پاس تھا اور ان کے پاس عبداللہ بن عمرو بن عاص تشریف فرما تھے تو عبداللہ نے کہا: قیامت مخلوق میں اُن بُرے لوگوں پر قائم ہوگی جو اہلِ جاہلیت سے زیادہ بُرے ہوں گے۔ وہ اللہ سے جس چیز کا بھی سوال کریں گے تو ان کی دُعا رَد کر دی جائے گی۔ اسی دوران ان کے پاس حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تشریف لے آئے تو مسلمہ نے کہا: اے عقبہ! سنو عبداللہ کیا کہتے ہیں۔ تو عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: وہ بہتر جاننے والے ہیں اور بہر حال میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ اللہ کے حکم کی خاطر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمنوں پر غلبہ حاصل رکھے گی جو ان کی مخالفت کرے گا وہ انہیں کچھ نقصان

تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلٰی اَمْرِ اللّٰهِ قَاهِرِیْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا یَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰی تَأْتِیَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَجَلْ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰهُ رِیْحًا كَرِیْحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِیْرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ ثُمَّ یَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ عَلَیْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

نہ پہنچا سکے گا۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں قیامت واقع ہو جائے گی۔ تو عبداللہ نے کہا: اسی طرح ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ مشک کی خوشبو کی طرح کی ہوا بھیجے گا اور اس کا چھونا ریشم کے چھونے کی طرح ہوگا تو یہ ہوا قبض کیے بغیر کسی ایسی روح کو نہ چھوڑے جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوگا۔ پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جن پر قیامت قائم ہوگی۔

(۴۹۵۸)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَزَالُ اَهْلُ الْغَرْبِ ظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

(۴۹۵۸) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل غرب ہمیشہ حق پر غالب رہیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی۔

۸۸۱: باب مُرَاعَاةِ مَصْلَحَةِ الدَّوَابِّ فِی السَّیْرِ وَالنَّهْیِ عَنِ التَّعْرِیْسِ فِی الطَّرِیْقِ

باب: سفر میں جانوروں کی رعایت کرنے کے حکم اور راستہ میں اخیر شب کو پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت کے بیان میں

(۴۹۵۹)حَدَّثَنَا زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا مَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ۔

(۴۹۵۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم سبزہ والی زمین میں سفر کرو تو اونٹوں کو اُن کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو اور جب تم اخیر رات میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے پرہیز کرو کیونکہ رات کے وقت وہ جگہ کیڑوں مکوڑوں کا ٹھکانا ہوتی ہے۔

(۴۹۶۰)حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ یَعْنِی ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَافَرْتُمْ فِی الْخِصْبِ فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا نِقْیَهَا وَاِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْهَوَامِّ بِاللَّیْلِ۔

(۴۹۶۰) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم سبزہ والی زمین پر سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی میں سفر کرو تو جلدی جلدی چلو' اُونٹوں کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے اور جب تم رات کے اخیر حصہ میں پڑاؤ ڈالو تو راستہ سے ہٹ کر رکو کیونکہ وہ رات کے وقت جانوروں کے راستے اور کیڑوں مکوڑوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔

۸۸۲: باب السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ وَاسْتِحْبَابِ تَعْجِيلِ الْمُسَافِرِ اِلٰى اَهْلِهٖ بَعْدَ قَضَاءِ شُغْلِهٖ

باب: سفر کا عذاب کا ٹکڑا ہونے اور اپنا کام پورا کرنے کے بعد اپنے اہل وعیال میں جلدی واپس آنے کے استحباب کے بیان میں

(۴۹۶۱) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ وَ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِیْ اُوَيْسٍ وَ اَبُوْ مُصْعَبٍ الزُّهْرِیُّ وَ مَنْصُوْرُ بْنُ اَبِیْ مُزَاحِمٍ وَ قُتَيْبَةُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی التَّمِيْمِیُّ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَ قُلْتُ لِمَالِكٍ حَدَّثَكَ سُمَیٌّ عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهٗ وَ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ فَاِذَا قَضٰی اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهٗ مِنْ وَّجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰی اَهْلِهٖ قَالَ نَعَمْ۔

(۴۹۶۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے۔ وہ تمہیں سونے' کھانے اور پینے سے روک دیتا ہے۔ جب تم سے کوئی اپنا کام پورا کر لے تو اپنے اہل وعیال میں واپس آنے میں جلدی کرے۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سفر عذاب کا ٹکڑا ہے کیونکہ مسافر آدمی کھانے پینے' نیند کرنے اور اسی طرح نماز اور ذکر اذکار کو اپنے وقت پر ادا کرنے سے قاصر ہوتا ہے اس لیے سفر کا ادب ہے کہ اپنا کام پورا کر کے اپنے گھر والوں کے پاس واپس آنے میں جلدی کرنا چاہیے۔

۸۸۳: باب كَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَهُوَ الدُّخُوْلُ لَيْلًا لِمَنْ وَّرَدَ مِنْ سَفَرٍ

باب: مسافر کے لیے رات کے وقت اپنے گھر آنے کی کراہت کے بیان میں

(۴۹۶۲) وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ اِسْحٰقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَطْرُقُ اَهْلَهٗ لَيْلًا وَ كَانَ يَأْتِيْهِمْ غُدْوَةً اَوْ عَشِيَّةً۔

(۴۹۶۲) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر والوں کے پاس رات کے وقت تشریف نہ لاتے تھے بلکہ آپ اُن کے پاس صبح یا شام تشریف لاتے تھے۔

(۴۹۶۳) وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسٍ (بْنِ مَالِكٍ) عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِهٖ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ۔

(۴۹۶۳) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ پہلی روایت میں لا یطرُق تھا اور اس میں لا یدخُل ہے۔

(۴۹۶۴) وَ حَدَّثَنِیْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ اَخْبَرَنَا سَيَّارٌ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی بْنُ يَحْيٰی وَاللَّفْظُ لَهٗ

(۴۹۶۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ جب ہم

قَالَ اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ سَيَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ اَمْهِلُوْا حَتّٰى نَدْخُلَ لَيْلًا اَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَ تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ۔

مدینہ پہنچے تو ہم نے شہر میں داخل ہونا شروع کیا تو آپ نے فرمایا: ٹھہر جاؤ۔ یہاں تک کہ ہم رات یعنی عشاء کے وقت داخل ہوں گے تا کہ بکھرے ہوئے بالوں والی عورت اپنے بالوں میں کنگھی کر لے اور جس عورت کا خاوند غائب رہا ہے وہ اپنی اصلاح کر لے۔

(۴۹۶۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَدِمَ اَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ اَهْلَهُ طُرُوْقًا حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ۔

(۴۹۶۵)حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں کوئی رات کے وقت سفر سے واپس آئے تو (اچانک) اپنے گھر والوں کے پاس نہ جا پہنچے (بلکہ اتنی دیر ٹھہرے) یہاں تک کہ غیر حاضر شوہر والی عورت اپنی اصلاح کر لے یعنی زیر ناف بال مونڈ لے اور بکھرے ہوئے بالوں والی کنگھی کر لے۔

(۴۹۶۶)وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

(۴۹۶۶) اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے۔

(۴۹۶۷)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا أَطَالَ الرَّجُلُ الْغَيْبَةَ اَنْ يَأْتِيَ اَهْلَهُ طُرُوْقًا۔

(۴۹۶۷)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو جس کی گھر میں غیر حاضری لمبی ہو گئی ہو رات کے وقت گھر والوں کے پاس آنے سے منع فرمایا۔

(۴۹۶۸)وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا رَوْحٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۹۶۸)اِس سند سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے۔

(۴۹۶۹)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَطْرُقَ الرَّجُلُ اَهْلَهُ لَيْلًا يَتَخَوَّنُهُمْ اَوْ يَطْلُبُ عَثَرَاتِهِمْ۔

(۴۹۶۹)حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ آدمی رات کے وقت (سفر سے) گھر جا پہنچے اور ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

(۴۹۷۰)وَ حَدَّثَنِيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَالَ سُفْيَانُ لَا اَدْرِيْ هٰذَا فِي الْحَدِيْثِ اَمْ لَا يَعْنِيْ اَنْ يَتَخَوَّنَهُمْ اَوْ يَلْتَمِسَ عَثَرَاتِهِمْ۔

(۴۹۷۰)اس سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے لیکن راوی حضرت سفیان نے کہا کہ یہ جملہ حدیث میں سے ہے یا نہیں یعنی ان کی خیانت کو تلاش کرے اور ان کے حالات سے واقفیت حاصل کرے۔

(۴۹۷۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

(۴۹۷۱) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جَعْفَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِكَرَاهَةِ الطُّرُوْقِ وَلَمْ يَذْكُرْ يَتَخَوَّنُهُمْ وَ يَلْتَمِسُ عَثَرَاتِهِمْ۔

سے رات کے وقت (اچانک) گھر آنے کی کراہت روایت کرتے ہیں اور یہ جملہ ذکر نہیں کیا: گھر کے حالات کا تجسس اور گھر والوں کی کمزوریوں پر مطلع ہو۔

خلاصۃ الباب: اِس باب کی احادیث مبارکہ میں سفر کے آداب میں سے ایک ادب بیان ہوا ہے کہ سفر سے واپسی پر رات کے وقت بغیر اطلاع کیے گھر والوں کے پاس نہ آئے یہ مکروہ ہے اور اگر اطلاع کر دی ہو یا کسی ذریعہ سے گھر والوں کو علم ہو یا قریب ہی گیا تھا اور گھر والوں کو اس کے رات کو واپس آنے کا انتظار تھا تو اب یہ کراہت بھی نہ رہے گی۔ واللہ اعلم

كتاب الصيد والذبائح وما يؤكل من الحيوان

۸۸۴: باب الصَّيْدِ بِالْكِلَابِ الْمُعَلَّمَةِ

باب: سکھلائے گئے کتوں سے شکار کرنے کے بیان میں

(۴۹۷۲)حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ الْحَنْظَلِيُّ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ وَ اَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ (عَلَيْهِ) فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مَعَهَا قُلْتُ لَهٗ فَاِنِّيْ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ الصَّيْدَ فَاُصِيْبُ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ فَخَزَقَ فَكُلْهُ وَاِنْ اَصَابَهٗ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْهُ۔

(۴۹۷۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں سکھلائے گئے کتوں کو بھیجتا ہوں اور وہ میرے لیے (شکار) کو روک رکھتے ہیں اور میں اس پر اللہ کا نام بھی (بسم اللہ) پڑھ لیتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھلائے گئے کتے کو بھیجے اور اس پر اللہ کا نام لے تو تو اسے کھا۔ میں نے عرض کیا: اگرچہ وہ اسے مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ وہ اُسے مار ڈالے' شرط یہ کہ کوئی اور کتا اس کے ساتھ نہ مل گیا ہو۔ میں نے آپ سے عرض کیا: میں بغیر پَر کا تیر شکار کو مارتا ہوں اور وہ مر جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جب تو بغیر پَر کے تیر شکار کو مارے اور وہ اس کے پار ہو جائے تو تو اُسے کھا لے اور اگر وہ تیر کے عرض سے (شکار) مر جائے تو پھر تو اُسے مت کھا۔

(۴۹۷۳)حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ بَيَانٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ اِنَّا قَوْمٌ نَصِيْدُ بِهٰذِهِ الْكِلَابِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ وَاِنْ قَتَلْنَ اِلَّا اَنْ يَّاْكُلَ الْكَلْبُ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّكُوْنَ اِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ وَاِنْ خَالَطَهَا كِلَابٌ مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَاْكُلْ۔

(۴۹۷۳) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم لوگ ان کتوں سے شکار کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا: جب تو اپنے سکھلائے گئے کتے کو (شکار کیلئے) بھیجے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے تو تو اس میں سے کھا جسے اُس نے تیرے لیے روک رکھا ہے اگرچہ اُس نے مار ڈالا ہو سوائے اُس کے کہ اگر کتے نے نہ اُس جانور میں سے کھا لیا ہو اگر اُس کتے نے کھا لیا ہو تو تو اس میں سے نہ کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ ہو سکتا ہے کہ کتے نے اپنے لیے شکار کیا ہو اور اگر تیرے کتوں کے ساتھ اس کے علاوہ اور کتے بھی مل جائیں تو تو نہ کھا۔

(۴۹۷۴)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ

(۴۹۷۴) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر پَر کے تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر وہ شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو اُسے

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقَتَلَ فَإِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَأْكُلْ وَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّهٗ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَدْرِيْ أَيُّهُمَا أَخَذَهٗ قَالَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

کھالواور اگر وہ تیر کے عرض سے مرا ہو تو وہ موقوذہ یعنی چوٹ کھایا ہوا ہے اسے نہ کھاؤ اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جب تو شکار کے لیے کتے کو چھوڑے اور اس پر بسم اللہ بھی کہہ لے تو تو شکار کھا سکتا ہے اور اگر کتے نے (اس شکار میں) سے کھالیا تو تو نہ کھا کیونکہ اس صورت میں کتے نے اپنے لیے شکار کیا ہوگا اور میں نے عرض کیا کہ اگر میرے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا مل جائے اور مجھے معلوم نہ ہو کہ اُن دونوں کتوں میں سے کس نے شکار کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے اور اس کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے بسم اللہ نہیں پڑھی۔

(۴۹۷۵) وَ حَدَّثَنِيْهِ يَحْيَى بْنُ أَيُّوْبَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ وَأَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

(۴۹۷۵) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا اور پھر مذکورہ حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۴۹۷۶) وَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَ عَنْ نَاسٍ ذَكَرَ شُعْبَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ۔

(۴۹۷۶) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیر سے شکار کرنے کے بارے میں پوچھا (پھر آگے اسی طرح حدیث ذکر فرمائی)۔

(۴۹۷۷) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا أَبِيْ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْهُ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَ قِيْذٌ وَ سَأَلْتُهٗ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ فَكُلْهُ فَإِنَّ ذَكَاتَهٗ أَخْذُهٗ فَإِنْ وَجَدْتَ عِنْدَهٗ كَلْبًا آخَرَ فَخَشِيْتَ أَنْ يَكُوْنَ أَخَذَهٗ مَعَهٗ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَأْكُلْ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ

(۴۹۷۷) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے تیر کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: اگر شکار تیر کی دھار سے مرا ہو تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر اس کے عرض سے وہ شکار مرا ہو تو وہ موقوذہ یعنی چوٹ کھایا ہوا ہے (وہ مردار ہے تو اسے نہ کھا) اور میں نے آپ سے کتے کے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: جس شکار کو کتا پکڑ لے اور کتا اس میں سے نہ کھائے تو تو اسے کھا سکتا ہے کیونکہ شکار کو کتے کا پکڑ لینا ہی اس کو ذبح کر دینا ہے اور اگر تو شکار کے ساتھ کوئی دوسرا کتا بھی دیکھے اور تجھے اس بات کا اندیشہ ہو کہ دوسرے کتے نے بھی

عَلٰی غَیْرِہٖ۔

اس کے ساتھ پکڑا ہوگا اور اسے مار ڈالا ہوگا تو پھر تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے اپنے کتے کے علاوہ دوسرے کتے پر تو نے اللہ کا نام نہیں لیا۔

(۴۹۷۸)وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّاءُ بْنُ اَبِیْ زَائِدَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۴۹۷۸) حضرت زکریا بن ابی زائدہ اس سند کے ساتھ اسی طرح یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

(۴۹۷۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ ابْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ حَدَّثَنَا الشَّعْبِیُّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِیَّ بْنَ حَاتِمٍ وَ کَانَ لَنَا جَارًا وَ دَخِیْلًا وَ رَبِیْطًا بِالنَّهْرَیْنِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا قَدْ اَخَذَ فَلَا اَدْرِیْ اَیُّهُمَا اَخَذَ قَالَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

(۴۹۷۹) حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عدیؓ بن حاتم سے سنا اور وہ ہمارے ہمسائے تھے اور قیامِ نہرین میں ہمارے شریک کار تھے۔ انہوں نے نبیؐ سے پوچھا کہ میں اپنا کتا (شکار کیلئے) چھوڑتا ہوں اور میں اپنے کتے کے ساتھ ایک دوسرا کتا پاتا ہوں اس نے شکار پکڑا ہوا ہوتا ہے میں نہیں جانتا کہ ان میں سے کس کتے نے شکار پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو نہ کھا کیونکہ تو نے اپنے کتے پر اللہ کا نام لیا ہے اور اپنے علاوہ دوسرے کتے پر اللہ کا نام نہیں لیا۔

(۴۹۸۰)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِیْدِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِکَ۔

(۴۹۸۰) حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث مبارکہ نقل فرمائی۔

(۴۹۸۱)حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ بْنُ شُجَاعٍ السَّکُوْنِیُّ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاَدْرَکْتَهٗ حَیًّا فَاذْبَحْهُ وَاِنْ اَدْرَکْتَهٗ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْهُ فَکُلْهُ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَ کَلْبِکَ کَلْبًا غَیْرَهٗ وَقَدْ قَتَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّهُمَا قَتَلَهٗ وَاِنْ رَمَیْتَ سَهْمَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ غَابَ عَنْکَ یَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِیْهِ اِلَّا اَثَرَ سَهْمِکَ فَکُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَهٗ غَرِیْقًا فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ۔

(۴۹۸۱) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تو اپنا کتا (شکار کے لیے) چھوڑے اور اللہ کا نام بھی لے پھر اگر وہ کتا تیرے شکار کو پکڑ لے اور تو اسے زندہ پائے تو تو اسے ذبح کر دے اور اگر اس شکار کو کتے نے مار ڈالا ہے اور کتے نے اس سے کھایا نہیں تو تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر تو اپنے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا پائے اور اس نے وہ شکار مار ڈالا ہو تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ اس شکار کو کس کتے نے مارا ہے اور اگر تو اپنا تیر پھینکے تو تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ شکار ایک دن تجھ سے غائب رہے اور تو اس شکار میں اپنے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پائے تو اگر تو چاہے تو کھا لے اور اگر تو اس شکار کو پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو اسے نہ کھا۔

(۴۹۸۲)حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَیُّوْبَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَکِ اَخْبَرَنَا عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ

(۴۹۸۲) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے بارے میں پوچھا تو آپ

حَاتِمٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ اَوْ سَهْمُكَ۔

نے فرمایا: جب تو اپنا تیر پھینکے تو تو اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ پڑھ) پھر اگر تو اس شکار کو مرا ہوا پائے تو اسے کھا لے سوائے اس کے کہ اگر تو اسے پانی میں ڈوبا ہوا پائے تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نہیں جانتا کہ وہ پانی میں ڈوب کر مرا ہے یا تیرے تیر کے پھینکنے کی وجہ سے مرا ہے۔

(۴۹۸۳) حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيْدَ الدِّمَشْقِيَّ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِي اَبُو اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ نَاْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ وَاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِي وَاَصِيْدُ بِكَلْبِيَ الْمُعَلَّمِ اَوْ بِكَلْبِيَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَخْبِرْنِي مَا الَّذِي يَحِلُّ لَنَا مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكُمْ بِاَرْضِ قَوْمٍ (مِنْ) اَهْلِ الْكِتٰبِ تَاْكُلُوْنَ فِي آنِيَتِهِمْ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوا فِيْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوا فِيْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ كُلُوا فِيْهَا وَاَمَّا مَا ذَكَرْتَ اَنَّكَ بِاَرْضِ صَيْدٍ فَمَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ۔

(۴۹۸۳) حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہلِ کتاب قوم کے ملک میں رہتے ہیں۔ ہم ان کے برتنوں میں کھاتے ہیں اور ہمارا ملک شکار کا ملک ہے (یعنی ہمارے ملک میں کثرت سے شکار کیا جاتا ہے) میں اپنی کمان سے شکار کرتا ہوں اور میں اپنے سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں یا اس کتے سے شکار کرتا ہوں کہ جو سکھلایا ہوا نہیں ہے تو آپ مجھے خبر دیں کہ ہمارے لیے اس میں سے کونسا شکار حلال ہے؟ آپ نے فرمایا: تو نے جو ذکر کیا کہ تم اہلِ کتاب کے ملک میں رہتے ہو اور انہی کے برتنوں میں کھاتے ہو تو اگر تم ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن پاؤ تو تم ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر اور برتن نہ پاؤ تو تم ان کے برتنوں کو دھو ڈالو پھر اس میں کھاؤ اور یہ جو تو نے ذکر کیا کہ تیرے ملک میں شکار کیا جاتا ہے تو جب تو اپنی کمان سے شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے تو پھر تو اسے کھا لے اور جو تیرا سکھایا ہوا کتا شکار کرے اور اس پر اللہ کا نام بھی لے (یعنی بسم اللہ پڑھے) تو پھر تو اسے کھا سکتا ہے اور اگر تو نے غیر سکھلائے ہوئے کتے سے شکار کیا ہے تو اگر تو نے اس شکار کو زندہ پایا ہے تو تو اسے ذبح کر کے کھا سکتا ہے۔

(۴۹۸۴) وَحَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِئُ كِلَاهُمَا عَنْ حَيْوَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ ابْنِ وَهْبٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ صَيْدَ الْقَوْسِ۔

(۴۹۸۴) اس سند کے ساتھ یہ حدیث ابن مبارک کی مذکورہ حدیث کی طرح منقول ہے۔ سوائے اس کے کہ اس روایت میں کمان کے ساتھ شکار کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث مبارکہ سے اس بات کی وضاحت ہوتی ہے کہ شکار کرنا جائز ہے لیکن علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ شکار کرنے کی اجازت صرف ضرورت کی بناء پر یا نفع حاصل کرنے کیلئے اگر کیا جائے تو اس صورت میں جائز ہے لیکن اگر شکار

کرنے سے مقصود کھیل کود یا تفریح ہو تو اس شکار کا ذبح کرنا اور اس سے فائدہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو تو اس کے جواز میں ائمہ رحمہم اللہ کا اختلاف ہے۔امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مکروہ قرار دیا ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ بغیر ذبح کی نیت کے شکار کرنا حرام ہے کیونکہ یہ ایک جاندار کو بغیر کسی مقصد کے ضائع کرنا ہے جو کہ زمین میں فساد برپا کرنے کے مترادف ہے۔امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء کا مسلک یہ ہے کہ ہر ایک شکاری کتے کا شکار حلال ہے جبکہ اسے چھوڑتے وقت بسم اللہ کہا ہو اور اگرچہ سدھایا ہوا (Trained) ہو یا نہ ہو مگر بغیر چھوڑے اگر شکار کرے تو اس کا شکار بالاجماع حرام ہے' واللہ اعلم

۸۸۵: باب اِذَا غَابَ عَنْهُ الصَّيْدُ ثُمَّ وَجَدَهٗ

باب: شکار کے غائب ہونے کے بعد پھر مل جانے کے حکم کے بیان میں

(۴۹۸۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حَمَّادُ بْنُ خَالِدِ الْخَيَّاطُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهٗ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔

(۴۹۸۵) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب تو اپنا تیر پھینکے پھر وہ شکار تجھ سے غائب ہو جائے اور پھر تو اسے پالے تو تو اس شکار کو کھا سکتا ہے شرط یہ کہ وہ بدبودار نہ ہو جائے۔

(۴۹۸۶) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ اَبِيْ خَلَفٍ اَخْبَرَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الَّذِيْ يُدْرِكُ صَيْدَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ۔

(۴۹۸۶) حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوئے اُس آدمی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جس نے اپنے شکار کو تین دن کے بعد پالیا' وہ اسے کھا سکتا ہے۔شرط یہ کہ اس میں بدبو پیدا نہ ہوگئی ہو۔

(۴۹۸۷) وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيْثَهٗ فِي الصَّيْدِ ثُمَّ قَالَ ابْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ بِمِثْلِ حَدِيْثِ الْعَلَاءِ غَيْرَ اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ نُتُوْنَتَهٗ وَ قَالَ فِي الْكَلْبِ كُلْهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ فَدَعْهُ۔

(۴۹۸۷) حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شکار کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں (اس سند کی روایت میں) بدبو کا ذکر نہیں اور کتے کے شکار کے بارے میں آپ نے فرمایا: تین دن کے بعد بھی اگر وہ شکار مل جائے تو اسے کھایا جا سکتا ہے لیکن اگر اس سے بدبو آئے تو پھر اسے چھوڑ دے۔

۸۸۶: باب تَحْرِيْمِ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ

باب: ہر ایک دانت والے درندے اور پنجے والے

مِّنَ السِّبَاعِ وَ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ پرندے کا گوشت کھانے کی حرمت کے بیان میں

(۴۹۸۸)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ قَالَ اِسْحٰقُ اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْآخَرَانِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ زَادَ اِسْحٰقُ وَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهِمَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ نَسْمَعْ بِهٰذَا حَتّٰى قَدِمْنَا الشَّامَ۔

(۴۹۸۸)حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اسحٰق اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یہ زائد ہے کہ زہری کہتے ہیں کہ ہم نے ملک شام آنے تک اس حدیث کو نہیں سنا۔

(۴۹۸۹)وَ حَدَّثَنِيْ حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ اَسْمَعْ ذٰلِكَ مِنْ عُلَمَائِنَا بِالْحِجَازِ حَتّٰى حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ وَ كَانَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الشَّامِ۔

(۴۹۸۹)حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔ ابن شہاب کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے حجاز کے علماء سے نہیں سنی' یہاں تک کہ ابو ادریس نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی اور وہ شام کے فقہاء میں سے تھے۔

(۴۹۹۰)وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنَا عَمْرٌو يَعْنِيْ ابْنَ الْحَارِثِ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

(۴۹۹۰)حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۹۹۱)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ وَ ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ وَ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ وَغَيْرُهُمْ ح وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ الْمَاجِشُوْنِ ح وَ حَدَّثَنَا الْحُلْوَانِيُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ عَمْرٍو كُلُّهُمْ ذَكَرَ الْاَكْلَ اِلَّا صَالِحٌ وَ يُوْسُفُ فَاِنَّ حَدِيْثَهُمَا نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ۔

(۴۹۹۱)زہری نے ان مختلف اسناد کے ساتھ یونس اور عمرو کی روایت کی طرح حدیث نقل کی ہے اور اُن سب نے کھانے کا ذکر کیا ہے۔ سوائے صالح اور یوسف کی روایت کے کہ اس میں صرف ہر ایک دانت والے درندے کا (گوشت کھانے) کی ممانعت کا ذکر ہے۔

(۴۹۹۲)وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ یَعْنِی ابْنَ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اَبِیْ حَکِیْمٍ عَنْ عَبِیْدَةَ ابْنِ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَاَکْلُهٗ حَرَامٌ۔

(۴۹۹۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانت والے درندے کا (گوشت) کھانا حرام ہے۔

(۴۹۹۳)وَ حَدَّثَنِیْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۹۹۳) حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح حدیث بیان کی ہے۔

(۴۹۹۴)وَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَکَمِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ (عَنْ) کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔

(۴۹۹۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے (ناخنوں) والے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۹۹۵)وَ حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ شُعْبَةُ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۴۹۹۵) شعبہ نے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت بیان کی ہے۔

(۴۹۹۶)وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا سُلَیْمٰنُ بْنُ دَاوٗدَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ حَدَّثَنَا الْحَکَمُ وَ اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ کُلِّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَ عَنْ کُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّیْرِ۔

(۴۹۹۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک دانت والے درندے اور ہر ایک پنجے (ناخنوں) والے پرندے کا (گوشت) کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۴۹۹۷)وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا هُشَیْمٌ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ ح وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَبُوْ بِشْرٍ اَخْبَرَنَا عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِیْثِ شُعْبَةَ عَنِ الْحَکَمِ۔

(۴۹۹۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے (اور پھر آگے) شعبہ عن الحکم کی روایت کی طرح حدیث روایت کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: اس باب کی احادیث کی روشنی میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر ایک درندہ جو کہ اپنے دانت سے شکار کرتا ہے اور ہر ایک پرندہ جو کہ اپنے پنجے سے شکار کرتا ہے ان دونوں طرح سے کیے گئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے اور یہی تمام ائمہ اور جمہور علماء رحمہم اللہ کا مسلک ہے۔ اور اسی مسلک پر اس باب کی احادیث مبارکہ بطور دلیل کے موجود ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۷: باب اِبَاحَةِ مَیْتَاتِ

باب: سمندر میں مُردار (جانور) کی اباحت کے

الْبَحْرِ - بیان میں

(۴۹۹۸) وَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ یُوْنُسَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ ح وَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ یَحْیٰی اَخْبَرَنَا اَبُوْ خَیْثَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَمَّرَ عَلَیْنَا اَبَا عُبَیْدَةَ نَتَلَقّٰی عِیْرًا لِقُرَیْشٍ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ لَمْ یَجِدْ لَنَا غَیْرَهُ فَكَانَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ یُعْطِیْنَا تَمْرَةً تَمْرَةً قَالَ فَقُلْتُ كَیْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ بِهَا قَالَ نَمَصُّهَا كَمَا یَمَصُّ الصَّبِیُّ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَیْهَا مِنَ الْمَاءِ فَتَكْفِیْنَا یَوْمَنَا اِلَی اللَّیْلِ وَ كُنَّا نَضْرِبُ بِعِصِیِّنَا الْخَبَطَ ثُمَّ نَبُلُّهُ بِالْمَاءِ فَنَاْكُلُهُ قَالَ وَانْطَلَقْنَا عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ فَرُفِعَ لَنَا عَلٰی سَاحِلِ الْبَحْرِ كَهَیْئَةِ الْكَثِیْبِ الضَّخْمِ فَاَتَیْنَاهُ فَاِذَا هِیَ دَابَّةٌ تُدْعَی الْعَنْبَرَ قَالَ قَالَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ مَیْتَةٌ ثُمَّ قَالَ لَا بَلْ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَقَدِ اضْطُرِرْتُمْ فَكُلُوْا قَالَ فَاَقَمْنَا عَلَیْهِ شَهْرًا وَ نَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ حَتّٰی سَمِنَّا قَالَ (وَ) لَقَدْ رَاَیْتُنَا نَغْتَرِفُ مِنْ وَقْبِ عَیْنِهِ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ وَ نَقْتَطِعُ مِنْهُ الْفِدَرَ كَالثَّوْرِ اَوْ كَقَدْرِ الثَّوْرِ فَلَقَدْ اَخَذَ مِنَّا اَبُوْ عُبَیْدَةَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا فَاَقْعَدَهُمْ فِیْ وَقْبِ عَیْنِهٖ وَاَخَذَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهٖ فَاَقَامَهَا ثُمَّ رَحَلَ اَعْظَمَ بَعِیْرٍ مَعَنَا فَمَرَّ مِنْ تَحْتِهَا فَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَ شَایِقَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ اَتَیْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ هُوَ رِزْقٌ اَخْرَجَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْءٌ فَتُطْعِمُوْنَا قَالَ فَاَرْسَلْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَكَلَهٗ۔

(۴۹۹۸) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلہ سے ملنے کے لیے بھیجا اور کھجوروں کی ایک بوری زادِراہ کے طور پر ہمیں عنایت فرمائی اور اس کے علاوہ اور کچھ ہمیں عطا نہیں فرمایا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں ایک ایک کھجور روزانہ دیا کرتے تھے۔ راوی ابوالزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم ایک کھجور کا کیا کرتے تھے؟ وہ فرمانے لگے کہ ہم اس کھجور کو بچے کی طرح چوستے تھے پھر ہم اس پر پانی پی لیتے تھے اور وہ کھجور ہمیں رات تک کافی ہو جاتی تھی اور ہم لاٹھیوں سے درختوں کے پتے جھاڑ کر پانی میں بھگو کر بھی کھاتے تھے اور ہم سمندر کے ساحل پر چلے جاتے تھے تو اتفاق سے سمندر کی ساحلی ریت پر ایک بڑے ٹیلے کی طرح پڑی ہوئی ایک چیز ہمیں دکھائی دی۔ ہم اُس کے پاس آئے دیکھا کہ ایک جانور ہے جسے عنبر پکارا جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ مردار ہے۔ پھر فرمانے لگے: نہیں بلکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کے راستے میں ہیں اور تم بھوک کی وجہ سے بے قرار ہو تو تم اسے کھا لو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اس جگہ پر ایک مہینہ ٹھہرے رہے اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے۔ یہاں تک کہ ہم کھاتے کھاتے موٹے ہو گئے اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ ہم نے اس جانور کی آنکھ کے حلقے سے مشکوں سے بھر بھر کر چربی نکالی تھی اور ہم اس میں سے بیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے الغرض حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے ہم میں سے تیرہ آدمیوں کو لیا اور وہ سب اس جانور کی آنکھ کے حلقہ کے اندر بیٹھ گئے اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی کو اُٹھا کر کھڑا کیا پھر ان اونٹوں میں سے جو ہمارے ساتھ تھے ان میں سے سب سے بڑے اونٹ پر کجاوا کسا تو وہ اس کے نیچے سے گزر گیا اور اس کے گوشت کو اُبال کر ہم نے اپنا زادِراہ تیار کر لیا تو جب ہم واپس مدینہ آئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو یہ سارا

واقعہ ہم نے آپ سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا: وہ اللہ کا رزق تھا جسے اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے نکالا تھا۔ تو کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں سے کچھ ہے؟ (اگر ہے) تو وہ ہمیں بھی کھلاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس گوشت میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھایا۔

(۴۹۹۹) حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةِ رَاكِبٍ وَأَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيرًا لِقُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ نِصْفَ شَهْرٍ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ فَسُمِّيَ جَيْشَ الْخَبَطِ فَأَلْقٰى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَكَلْنَا مِنْهَا نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهَا حَتّٰى ثَابَتْ اَجْسَامُنَا قَالَ فَأَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ اَضْلَاعِهِ فَنَصَبَهُ ثُمَّ نَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ رَجُلٍ فِي الْجَيْشِ وَأَطْوَلِ جَمَلٍ فَحَمَلَهُ عَلَيْهِ فَمَرَّ تَحْتَهُ قَالَ وَ جَلَسَ فِيْ حَجَاجِ عَيْنِهِ نَفَرٌ قَالَ وَأَخْرَجْنَا مِنْ (وَقْبِ) عَيْنِهِ كَذَا وَ كَذَا قُلَّةَ وَدَكٍ قَالَ وَكَانَ مَعَنَا جِرَابٌ مِنْ تَمْرٍ فَكَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يُعْطِي كُلَّ رَجُلٍ مِنَّا قَبْضَةً قَبْضَةً ثُمَّ أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً فَلَمَّا فَنِيَ وَجَدْنَا فَقْدَهُ۔

(۴۹۹۹) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے امیر (سردار) حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ تھے اور ہم قریش کے قافلہ کی گھات میں تھے۔ تو ہم سمندر کے ساحل پر آدھے مہینے تک ٹھہرے رہے اور ہمیں وہاں سخت بھوک لگی ہوئی تھی یہاں تک کہ ہم پتے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام ہی پتے کھانے والا لشکر ہو گیا تو سمندر نے ہمارے لیے ایک جانور پھینکا جسے عنبر کہا جاتا ہے۔ پھر ہم اس عنبر جانور کا گوشت آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چربی بطور تیل اپنے جسموں پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم خوب موٹے ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس جانور کی ایک پسلی لے کر کھڑی کی اور لشکر میں سے سب سے لمبے آدمی کو تلاش کیا اور سب سے لمبا اونٹ اور پھر اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا وہ اس پسلی کے نیچے سے گزر گیا اور اس جانور کی آنکھ کے حلقہ میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے اتنے اتنے گھڑے چربی کے بھرے اور ہمارے ساتھ کھجوروں کی ایک بوری تھی۔ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہم میں سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک مٹھی کھجور دیتے تھے پھر (کچھ دن بعد) ہمیں ایک ایک کھجور دینے لگے پھر جب وہ بھی ہمیں نہ ملے تو ہمیں اس (ایک کھجور) کا نہ ملنا معلوم ہو گیا۔

(۵۰۰۰) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعَ عَمْرٌو وَ جَابِرًا يَقُوْلُ فِيْ جَيْشِ الْخَبَطِ اِنَّ رَجُلًا نَحَرَ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ ثَلَاثًا ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ۔

(۵۰۰۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پتوں کے لشکر میں ایک دن ایک آدمی نے تین اونٹ ذبح کیے پھر تین اونٹ کاٹے پھر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے منع کر دیا۔

(۵۰۰۱) وَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ وَ نَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ اَزْوَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا۔

(۵۰۰۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بھیجا اور ہم تین سو کی تعداد میں تھے اور ہم نے اپنا زادِ راہ اپنی گردنوں پر اُٹھایا ہوا تھا۔

(۵۰۰۲)وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكٍ (بْنِ اَنَسٍ) عَنْ اَبِیْ نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً ثَلَاثَ مِائَةٍ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ فَفَنِيَ زَادُهُمْ فَجَمَعَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ زَادَهُمْ فِیْ مِزْوَدٍ فَكَانَ يُقَوِّتُنَا حَتّٰى كَانَ يُصِيْبُنَا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ۔

(۵۰۰۲) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین سو (افراد) کا ایک لشکر بھیجا اور اُن پر حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر (سردار) مقرر فرمایا۔ تو جب اُن کا زادِ راہ ختم ہو گیا تو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب کے توشہ دانوں کو جمع کیا۔ حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمیں کھجوریں کھلاتے تھے یہاں تک کہ (بوجہ کمی) روزانہ ایک کھجور دینے لگے۔

(۵۰۰۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ يَعْنِی ابْنَ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً اَنَا فِيْهِمْ اِلٰى سِيْفِ الْبَحْرِ وَ سَاقُوْا جَمِيْعًا بَقِيَّةَ الْحَدِيْثِ كَنَحْوِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ وَاَبِی الزُّبَيْرِ غَيْرَ اَنَّ فِیْ حَدِيْثِ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ فَاَكَلَ مِنْهَا الْجَيْشُ ثَمَانَ عَشْرَةَ لَيْلَةً۔

(۵۰۰۳) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمندر کے کنارے کی طرف ایک لشکر بھیجا۔ میں بھی اُن میں شامل تھا (آگے حدیث اسی طرح ہے) سوائے اس کے کہ اس حدیث میں ہے کہ لشکر والوں نے اٹھارہ دن تک اسی جانور کا گوشت کھایا۔

(۵۰۰۴)حَدَّثَنِیْ حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُنْذِرِ الْقَزَّازُ كِلَاهُمَا عَنْ دَاوٗدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِقْسَمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْثًا اِلٰى اَرْضِ جُهَيْنَةَ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا وَ سَاقَ الْحَدِيْثَ بِنَحْوِ حَدِيْثِهِمْ۔

(۵۰۰۴) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہینہ کے علاقہ کی طرف ایک لشکر بھیجا اور ان پر ایک آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔ (آگے حدیث مبارکہ مذکورہ حدیث کی طرح ہے)

۸۸۸: باب تَحْرِيْمِ اَكْلِ لَحْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ

باب: شہری گدھوں کا گوشت کھانے کی حرمت کے بیان میں

(۵۰۰۵)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ (بْنِ اَنَسٍ) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ وَالْحَسَنِ ابْنَیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِيْهِمَا عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

(۵۰۰۵) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(۵۰۰۶)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ وَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ

(۵۰۰۶) اِن سندوں کے ساتھ حضرت زہری سے روایت ہے اور یونس کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کا

نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ قَالَا اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِیِّ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَ فِیْ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۰۰۷)وَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ الْحُلْوَانِیُّ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ كِلَاهُمَا عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا اِدْرِيْسَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا ثَعْلَبَةَ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

(۵۰۰۷)حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے۔

(۵۰۰۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ حَدَّثَنِیْ نَافِعٌ وَ سَالِمٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

(۵۰۰۸)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۰۰۹)وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ نَافِعٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا اَبِیْ وَ مَعْنُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ مَالِكٍ (بْنِ اَنَسٍ) عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الْحِمَارِ الْاَهْلِیِّ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ كَانَ النَّاسُ احْتَاجُوْا اِلَيْهَا۔

(۵۰۰۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے حالانکہ لوگوں کو اس کی ضرورت تھی۔

(۵۰۱۰)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِیْ اَوْفٰى رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَقَالَ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَصَبْنَا لِلْقَوْمِ حُمُرًا خَارِجَةً مِنَ الْمَدِيْنَةِ فَنَحَرْنَاهَا فَاِنَّ قُدُوْرَنَا لَتَغْلِیْ اِذْ نَادٰى مُنَادِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَئُوا الْقُدُوْرَ وَلَا تَطْعَمُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَقُلْتُ حَرَّمَهَا تَحْرِيْمَ مَاذَا قَالَ تَحَدَّثْنَا بَيْنَنَا فَقُلْنَا حَرَّمَهَا الْبَتَّةَ وَ حَرَّمَهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ۔

(۵۰۱۰)حضرت شیبانی سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے گھریلو (پالتو) گدھوں کا گوشت کھانے کے بارے میں پوچھا۔ وہ کہتے ہیں کہ چونکہ خیبر کے دن ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہم نے یہودی قوم کے وہ گدھے جو شہر سے باہر نکلے ہوئے تھے اُنہیں ہم نے پکڑا اور اُن کو ذبح کیا اور اُن کا گوشت ہماری ہانڈیوں میں اُبل رہا تھا۔ اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ ہانڈیاں اُلٹا دو اور گدھوں کے گوشت سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ میں نے کہا: آپ نے گدھوں کے گوشت کو کیسے حرام فرمایا؟ ہم آپس میں یہ باتیں کر رہے تھے تو بعض (لوگوں) نے کہا: آپ نے اسے قطعی طور پر حرام کر دیا ہے اور بعض کہنے لگے کہ اس وجہ سے اسے حرام کیا کہ ابھی تک اُن کا خمس نہیں نکالا گیا تھا۔

(۵۰۱۱) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا

(۵۰۱۱)حضرت سلیمان شیبانی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت

عَبْدُ الْوَاحِدِ يَعْنِي ابْنَ زِيَادٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ اَصَابَتْنَا مَجَاعَةٌ لَيَالِيَ خَيْبَرَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ وَقَعْنَا فِي الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ فَانْتَحَرْنَاهَا فَلَمَّا غَلَتْ بِهَا الْقُدُوْرُ نَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ وَلَا تَاْكُلُوا مِنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ شَيْئًا قَالَ فَقَالَ نَاسٌ اِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَنَّهَا لَمْ تُخَمَّسْ وَ قَالَ آخَرُوْنَ نَهٰى عَنْهَا اَلْبَتَّةَ۔

عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ خیبر کی راتوں میں ہمیں بھوک لگی ہوئی تھی تو جب خیبر کا دن ہوا تو ہم بستی کے گدھوں کی طرف متوجہ ہوئے۔ ہم نے ان کا گوشت کاٹا اور جب ہماری ہانڈیاں (جن میں یہ گوشت تھا) اُبلنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ تم سب لوگ اپنی اپنی ہانڈیاں اُلٹ دو اور ان گدھوں کے گوشت میں سے کچھ بھی نہ کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ (اُس وقت) بعض لوگوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے اس لیے منع فرمایا ہے کہ اُن میں سے خمس نہیں نکالا گیا تھا اور بعض دوسرے لوگوں نے کہا: آپ نے اسے قطعی طور پر یعنی ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا ہے۔

(۵۰۱۲) حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ وَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلَانِ اَصَبْنَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ۔

(۵۰۱۲) حضرت عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء اور حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور (اس کا گوشت) پکایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ ہانڈیوں کو اُلٹ دو۔

(۵۰۱۳) حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنّٰى وَ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ الْبَرَاءُ اَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا فَنَادٰى مُنَادِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنِ اكْفَؤُا الْقُدُوْرَ۔

(۵۰۱۳) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے کو پکڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا کہ تم اپنی ہانڈیوں کو اُلٹ دو۔

(۵۰۱۴) وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ بِشْرٍ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ يَقُوْلُ نُهِيْنَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

(۵۰۱۴) حضرت ثابت بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں گدھوں کا گوشت (کھانے سے) منع کر دیا گیا ہے۔

(۵۰۱۵) وَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُلْقِيَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ نِيْئَةً وَ نَضِيْجَةً ثُمَّ لَمْ يَاْمُرْنَا بِاَكْلِهٖ۔

(۵۰۱۵) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھوں کا گوشت کچا ہو یا پکا ہوا پھینک دینے کا حکم فرمایا۔ پھر ہمیں اس کے کھانے کا حکم نہیں فرمایا۔

(۵۰۱۶)وَ حَدَّثَنِيهِ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصٌ يَعْنِي ابْنَ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ۔

(۵۰۱۶) حضرت عاصم رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۱۷)وَ حَدَّثَنِي اَحْمَدُ بْنُ يُوْسُفَ الْاَزْدِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا اَبِي عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا اَدْرِي اِنَّمَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُ كَانَ حَمُوْلَةَ النَّاسِ فَكَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ اَوْ حَرَّمَهُ فِي يَوْمِ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ۔

(۵۰۱۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے اس وجہ سے منع فرمایا کہ اُن سے بار برداری کا کام لیا جاتا تھا یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن (ان کے ناپاک ہونے کی وجہ سے) گدھوں کا گوشت حرام قرار دیا۔

(۵۰۱۸)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى خَيْبَرَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا اَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ اَوْقَدُوا نِيْرَانًا كَثِيْرَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيْرَانُ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ تُوْقِدُوْنَ قَالُوا عَلٰى لَحْمٍ قَالَ عَلٰى اَيِّ لَحْمٍ قَالُوا عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ اِنْسِيَّةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْرِيْقُوْهَا وَاكْسِرُوْهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ نُهَرِيْقُهَا وَ نَغْسِلُهَا قَالَ اَوْ ذَاكَ۔

(۵۰۱۸) حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے پھر اللہ تعالیٰ نے خیبر کو فتح فرما دیا۔ جس دن خیبر فتح کیا گیا لوگوں نے اُس دن شام کو بہت آگ جلائی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آگ کس وجہ سے ہے؟ اور تم لوگ کیا پکا رہے ہو؟ انہوں (صحابہ رضی اللہ عنہم) نے عرض کیا: گوشت پکار رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: کس چیز کا گوشت؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: گدھے کا گوشت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گوشت پھینک دو اور ہانڈیوں کو توڑ ڈالو۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم گوشت پھینک دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں۔ آپ نے فرمایا: چلو اسی طرح کرلو۔

(۵۰۱۹)وَ حَدَّثَنَاهُ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَ صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ النَّبِيْلُ كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي عُبَيْدٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۰۱۹) حضرت یزید بن عبید رضی اللہ عنہ سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۲۰)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ اَصَبْنَا حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا مِنْهَا فَنَادٰى مُنَادِي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ

(۵۰۲۰) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح فرمایا تو دیہات سے جو گدھے نکلے ہم نے اُن کو پکڑ لیا پھر ان کا گوشت پکایا (اسی دوران) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کر دیا: آگاہ ہو جاؤ! اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ وہ

وَرَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْهَا فَاِنَّهَا رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاُكْفِيَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا وَاِنَّهَا لَتَفُوْرُ بِمَا فِيْهَا۔

ناپاک ہے (اور اس کا کھانا) شیطانی عمل ہے۔ (یہ اعلان سنتے ہیں) ہانڈیاں اس حال میں اُلٹ دی گئیں کہ گوشت اُن میں اُبل رہا تھا۔

(۵۰۲۱)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ الضَّرِيْرُ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ جَاءَ جَاءٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُكِلَتِ الْحُمُرُ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُفْنِيَتِ الْحُمُرُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا طَلْحَةَ فَنَادٰى اِنَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَاِنَّهَا رِجْسٌ اَوْ نَجِسٌ قَالَ فَاُكْفِيَتِ الْقُدُوْرُ بِمَا فِيْهَا۔

(۵۰۲۱)حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ جب خیبر کا دن ہوا تو ایک آنے والے نے آ کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گدھے کا گوشت کھا لیا گیا پھر ایک اور آیا اور اُس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گدھے ختم ہو گئے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ: اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرما دیا ہے کیونکہ وہ گندا اور ناپاک ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ہانڈیوں میں جو کچھ بھی تھا اُس سمیت ہانڈیوں کو اُلٹ دیا گیا۔

خلاصۃ الباب: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بالاتفاق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین اور ائمہ کرام رحمہم اللہ اور علماء کرام کے نزدیک ہر طرح کے گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے اور اس باب کی یہ تمام احادیث اس پر بطورِ دلیل کے موجود ہیں' واللہ اعلم بالصواب۔

۸۸۹: باب اِبَاحَةِ اَكْلِ لَحْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کے (جواز) کے بیان میں

(۵۰۲۲)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ اَبُو الرَّبِيْعِ الْعَتَكِيُّ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لِيَحْيٰى قَالَ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا وَ قَالَ الْاٰخَرَانِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَاَذِنَ فِيْ لُحُوْمِ الْخَيْلِ۔

(۵۰۲۲)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

(۵۰۲۳)وَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَ حُمُرَ الْوَحْشِ وَ نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ الْاَهْلِيِّ۔

(۵۰۲۳)حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ خیبر کے زمانہ میں ہم نے جنگلی گھوڑوں اور گدھوں کا گوشت کھایا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھریلو پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

(۵۰۲۴)وَ حَدَّثَنِيْهِ اَبُو الطَّاهِرِ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ ح وَ

۵۰۲۴)حضرت ابن جریج سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی

حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ وَ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔ ہے۔

(۵۰۲۵)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِي وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَ وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ۔

(۵۰۲۵)حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا کاٹا اور پھر ہم نے (اُس کا گوشت) کھایا۔

(۵۰۲۶)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كِلَاهُمَا عَنْ هِشَامٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۰۲۶)حضرت ہشام سے اسی سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔

خلاصۃ الباب: بظاہر اس باب کی احادیث مبارکہ میں گھوڑے کا گوشت کھانے کا جواز ثابت ہو رہا ہے۔اس سلسلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے۔امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک گھوڑے کا گوشت کھانا بلا کراہت جائز ہے اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک مکروہ ہے۔

احناف کی دلیل سورۃ النحل کی یہ آیت کریمہ ہے:﴿وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً﴾ [النحل ۱۶:۸] اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ ''گھوڑوں اور خچروں اور گدھوں کو سواری کے لیے پیدا کیا گیا ہے''

اس آیت کریمہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر گھوڑے کا گوشت کھانا جائز ہوتا تو اللہ تعالیٰ اسے اس آیت کریمہ میں ضرور ذکر فرماتے کیونکہ اہم نعمت کو چھوڑ کر غیر اہم کو بیان فرمانا بلاغت کے خلاف ہے اور سنن ابوداؤد میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے' خچر اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔جن احادیث میں جواز کا ذکر ہے اس کا جواب علماء نے یہ دیا ہے کہ جب مباح اور موجب کراہت میں تعارض ہو تو ترجیح موجب کراہت کو ہوتی ہے' واللہ اعلم

۸۹۰:باب اِبَاحَةِ الضَّبِّ

باب: گوہ (کے گوشت) کے مباح ہونے کے بیان میں

(۵۰۲۷)وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى وَ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَ قُتَيْبَةُ وَ ابْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ۔

(۵۰۲۷)حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ (کے گوشت) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے حرام کرتا ہوں۔

(۵۰۲۸)وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ ح وَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ اَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ

(۵۰۲۸)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گوہ (کا گوشت) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: میں نہ اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی میں اُسے

الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ۔

حرام قرار دیتا ہوں۔

(۵۰۲۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ۔

(۵۰۲۹)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حال میں کہ آپ منبر پر تشریف فرما تھے گوہ (کا گوشت) کھانے کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی میں اسے حرام قرار دیتا ہوں۔

(۵۰۳۰)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بِمِثْلِهِ فِيْ هٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۰۳۰)حضرت عبید اللہ سے اسی سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۳۱)وَ حَدَّثَنَاه اَبُو الرَّبِيْعِ وَ قُتَيْبَةُ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح وَ حَدَّثَنِيْ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ كِلَاهُمَا عَنْ اَيُّوْبَ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ مِغْوَلٍ ح وَ حَدَّثَنِيْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ مُوْسَى بْنَ عُقْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا هَارُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ الْاَيْلِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ كُلُّهُمْ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الضَّبِّ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ اَنَّ حَدِيْثَ اَيُّوْبَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَلَمْ يَاْكُلْهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهُ وَ فِيْ حَدِيْثِ اُسَامَةَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

(۵۰۳۱)ان مختلف سندوں کے ساتھ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث عن نافع کی طرح روایت نقل کی ہے سوائے اس کے کہ ایوب کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گوہ لائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھایا اور نہ ہی اسے حرام قرار دیا اور اسامہ کی حدیث میں یہ ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔

(۵۰۳۲)وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ سَمِعَ الشَّعْبِيَّ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَهُ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِهِ فِيْهِمْ سَعْدٌ وَاُتُوْا بِلَحْمِ ضَبٍّ فَنَادَتِ امْرَاَةٌ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا فَاِنَّهُ حَلَالٌ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِنْ طَعَامِيْ۔

(۵۰۳۲)حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کچھ لوگ تھے ان میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے اور آپ کی خدمت میں گوہ کا گوشت لایا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک نے آواز دے کر عرض کیا: یہ گوہ کا گوشت ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھاؤ کیونکہ یہ ہے حلال لیکن مجھے یہ کھانا (پسند) نہیں۔

(۵۰۳۳)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ الشَّعْبِيُّ اَرَاَيْتَ حَدِيْثَ

(۵۰۳۳)حضرت توبہ عنبری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے شعبی نے کہا کہ کیا تو نے حسن کی وہ حدیث سنی ہے جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے اور میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تقریباً دو یا

الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاعَدْتُ ابْنَ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سَنَتَيْنِ اَوْ سَنَةٍ وَ نِصْفٍ فَلَمْ اَسْمَعْهُ رَوَىٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ كَانَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سَعْدٌ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ۔

ڈیڑھ سال بیٹھا رہا مگر میں نے اس روایت کے علاوہ اور کوئی روایت اُن سے سنی ہی نہیں کہ جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہو۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جن میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ معاذ کی حدیث کی طرح نقل کرتے ہیں۔

(۵۰۳۴)حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيٰى قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ (بْنِ حُنَيْفٍ) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ مَيْمُونَةَ فَاُتِيَ بِضَبٍّ مَحْنُوذٍ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ اَخْبِرُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُرِيدُ اَنْ يَاْكُلَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقُلْتُ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِي فَاَجِدُنِي اَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَاجْتَرَرْتُهُ فَاَكَلْتُ وَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ۔

(۵۰۳۴) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر داخل ہوا تو آپ کی خدمت میں بھنی ہوئی ایک گوہ پیش کی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں جو عورتیں موجود تھیں اُن میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ کھانا چاہتے ہیں وہ آپ کو بتا دو۔ (گوہ کا علم ہونے پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ یہ گوہ میری سرزمین میں نہیں پائی جاتی اس لیے میں نے اسے ناپسند کیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو (اپنی طرف) کھینچا اور اُسے کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

(۵۰۳۵)وَ حَدَّثَنِي اَبُو الطَّاهِرِ وَ حَرْمَلَةُ جَمِيعًا عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ حَرْمَلَةُ اَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخْبَرَهُ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ سَيْفُ اللّٰهِ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ خَالَتُهُ وَ خَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا فَوَجَدَ عِنْدَهَا ضَبًّا مَحْنُوذًا قَدِمَتْ بِهِ اُخْتُهَا حُفَيْدَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ

(۵۰۳۵) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما خبر دیتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جن کو سیف اللہ (اللہ کی تلوار) کہا جاتا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے اور وہ (حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا) حضرت خالد اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم کی خالہ تھیں۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بھنی ہوئی گوہ رکھی ہوئی تھی جو کہ اُن کی بہن حضرت حفیدہ بنت حارث نجد سے لائی تھیں۔ انہوں نے وہ گوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے پیش کر دی اور آپ کی عادتِ مبارکہ تھی کہ آپ کسی کھانے کی طرف اُس وقت تک ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے جب تک کہ اس کے بارے میں آپ کو بتا نہ دیا جاتا ہو اور اس کھانے کا نام نہ لے

نَجْدٍ فَقَدَّمَتِ الضَّبَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اَقَلَّ مَا يُقَدِّمُ يَدَيْهِ لِطَعَامٍ حَتّٰى يُحَدَّثَ بِهٖ وَ يُسَمّٰى لَهٗ فَاَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ اِلَى الضَّبِّ فَقَالَتِ امْرَاَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ الْحُضُوْرِ اَخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا قَدَّمْتُنَّ لَهٗ قُلْنَ هُوَ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهٗ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ فَاَكَلْتُهٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَنْظُرُ فَلَمْ يَنْهَنِيْ۔

لیا جاتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے گوہ کی طرف اپنا ہاتھ مبارک بڑھایا تو وہاں موجود عورتوں میں سے ایک عورت نے کہا: رسول اللہ ﷺ کو جو کچھ تم نے پیش کیا ہے وہ بتا دو۔ وہ کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوہ چونکہ میری سرزمین میں نہیں ہوتی جس کی وجہ سے میں نے اسے ناپسند سمجھا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس گوہ کو اپنی طرف کھینچا اور اسے کھانا شروع کر دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے رہے اور مجھے منع نہیں فرمایا۔

(۵۰۳۶) وَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ النَّضْرِ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ عَبْدٌ اَخْبَرَنِيْ وَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمُ ضَبٍّ جَاءَتْ بِهٖ اُمُّ حُفَيْدٍ بِنْتُ الْحَارِثِ مِنْ نَجْدٍ وَ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ جَعْفَرٍ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ وَ زَادَ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ وَ حَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَ كَانَ فِيْ حَجْرِهَا۔

(۵۰۳۶) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث کے گھر میں داخل ہوئے اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کی خالہ تھیں تو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا جو کہ اُمّ حفیدہ بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا نجد سے لائی تھیں اور یہ اُمّ حفیدہ قبیلہ بنی جعفر کے کسی آدمی کے نکاح میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک کہ معلوم نہ ہو جاتا کہ وہ کیا چیز ہے؟ پھر آگے یونس کی حدیث کی طرح حدیث ذکر کی اور اس حدیث کے آخر میں یہ زائد ہے کہ ابن الاصم نے حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا ہے جو کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی پرورش میں تھے۔

(۵۰۳۷) وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَ نَحْنُ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ بِضَبَّيْنِ مَشْوِيَّيْنِ بِمِثْلِ حَدِيْثِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ يَزِيْدَ بْنَ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ۔

(۵۰۳۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دو بھنے ہوئے گوہ لائے گئے۔ (آگے حدیث اسی طرح ہے) اور اس میں یزید بن الاصم عن میمونہ کا ذکر نہیں ہے۔

(۵۰۳۸)وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ حَدَّثَنِیْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِیْ هِلَالٍ عَنِ اَبِی الْمُنْكَدِرِ اَنَّ اَبَا اُمَامَةَ (بْنَ سَهْلٍ) اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِیْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَ عِنْدَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ بِلَحْمِ ضَبٍّ فَذَكَرَ بِمَعْنٰى حَدِيْثِ الزُّهْرِیِّ۔

(۵۰۳۸) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں تھے اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی وہاں موجود تھے۔ آپ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا پھر آگے زہری کی حدیث کی طرح حدیث ذکر فرمائی۔

(۵۰۳۹)وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ ابْنُ نَافِعٍ اَخْبَرَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَهْدَتْ خَالَتِیْ اُمُّ حُفَيْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَمْنًا وَّاَقِطًا وَّاَضُبًّا فَاَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَ تَرَكَ الضَّبَّ تَقَذُّرًا وَّاُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا اُكِلَ عَلٰى مَائِدَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

(۵۰۳۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میری خالہ اُم حفید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ گھی' کچھ پنیر اور چند گوہیں بطورِ ہدیہ کے پیش کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر میں سے تو کچھ کھالیا اور گوہ سے نفرت کرتے ہوئے اُسے چھوڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر گوہ کو کھایا گیا اور اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔

(۵۰۴۰)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِیْ شَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِیِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْاَصَمِّ قَالَ دَعَانَا عَرُوْسٌ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَرَّبَ اِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشَرَ ضَبًّا فَاٰكِلٌ وَ تَارِكٌ فَلَقِيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مِنَ الْغَدِ فَاَخْبَرْتُهُ فَاَكْثَرَ الْقَوْمُ حَوْلَهُ حَتّٰى قَالَ بَعْضُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اٰكُلُهُ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ وَلَا اُحَرِّمُهُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ بِئْسَ مَا قُلْتُمْ مَا بُعِثَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مُحِلًّا وَ مُحَرِّمًا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ وَ عِنْدَهُ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَامْرَاَةٌ اُخْرٰى اِذْ قُرِّبَ اِلَيْهِمْ خِوَانٌ عَلَيْهِ لَحْمٌ فَلَمَّا اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّاْكُلَ قَالَتْ لَهُ مَيْمُوْنَةُ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَكَفَّ يَدَهٗ وَ قَالَ هٰذَا لَحْمٌ لَمْ اٰكُلْهُ قَطُّ وَ قَالَ لَهُمْ كُلُوْا فَاَكَلَ مِنْهُ الْفَضْلُ وَ

(۵۰۴۰) حضرت یزید بن اصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں کہ ایک دولہا نے مدینہ منورہ میں ہماری دعوت کی (اور اس دعوت میں) اُس نے تیرہ گوہ (پکا کر) ہمارے سامنے رکھے تو ہم میں سے کچھ نے گوہ کھا لیے اور کچھ نے چھوڑ دیئے۔ میں اگلے دن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملا تو میں نے اُن کو (گوہ کے بارے میں) بتایا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے اردگرد بہت سے لوگ بھی اکٹھے ہوگئے۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ میں گوہ کھاتا ہوں اور نہ ہی میں گوہ کھانے سے منع کرتا ہوں اور نہ ہی گوہ کو حرام قرار دیتا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ تم نے جو کہا بُرا کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف حلال اور حرام بیان کرنے کے لیے مبعوث ہوئے ہیں (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ایک عورت بھی موجود تھی ان سب کے سامنے دسترخوان پر

خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْمَرْاَةُ وَ قَالَتْ مَيْمُوْنَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا لَا آكُلُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا شَيْءٌ يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایک گوشت رکھا گیا تو جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کھانا چاہا تو حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے تو آپ نے (یہ سن کر) اپنا ہاتھ مبارک روک لیا اور آپ نے فرمایا: یہ گوشت میں نے کبھی نہیں کھایا (اور جو وہاں آپ کے ساتھ موجود تھے) اُن سے فرمایا: تم کھاؤ۔ تو حضرت فضل رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور اس عورت نے گوہ کے گوشت میں سے کھایا۔ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں بھی کچھ نہیں کھاؤں گی سوائے اس چیز کے کہ جس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھائیں۔

(۵۰۴۱) وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَاَبٰى اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهُ وَ قَالَ لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهٗ مِنَ الْقُرُوْنِ الَّتِيْ مُسِخَتْ۔

(۵۰۴۱) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لائی گئی تو آپ نے اسے کھانے سے انکار فرما دیا اور آپ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں شاید کہ یہ گوہ اُن زمانوں میں سے ہوں جن زمانوں کی قومیں مسخ ہو گئیں۔

(۵۰۴۲) وَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ شَبِيْبٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا تَطْعَمُوْهُ وَ قَذِرَهٗ وَ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمْهُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ فَاِنَّمَا طَعَامُ عَامَّةِ الرِّعَاءِ مِنْهُ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ طَعِمْتُهٗ۔

(۵۰۴۲) حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے گوہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے (گوہ سے) نفرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: تم اسے نہ کھاؤ اور فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گوہ کو حرام قرار نہیں دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سوں کو نفع دیتے ہیں اور عام طور پر یہ چرواہوں کی خوراک ہوتی ہے اور اگر گوہ میرے پاس بھی ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔

(۵۰۴۳) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضٍ مَضَبَّةٍ فَمَا تَاْمُرُنَا اَوْ فَمَا تُفْتِيْنَا قَالَ ذُكِرَ لِيْ اَنَّ اُمَّةً مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ مُسِخَتْ فَلَمْ يَاْمُرْ وَلَمْ يَنْهَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ (عَزَّ وَجَلَّ) لَيَنْفَعُ بِهٖ غَيْرَ وَاحِدٍ وَاِنَّهٗ لَطَعَامُ عَامَّةِ هٰذِهِ الرِّعَاءِ وَلَوْ كَانَ عِنْدِيْ لَطَعِمْتُهٗ اِنَّمَا عَافَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۵۰۴۳) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم ایک ایسی زمین میں رہتے ہیں کہ جہاں گوہ بہت کثرت سے پائی جاتی ہے تو آپ ہمیں (گوہ کے بارے میں) کیا حکم دیتے ہیں؟ یا اُس نے عرض کیا کہ آپ ہمیں کیا فتویٰ دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: مجھ سے بنی اسرائیل کی ایک قوم کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس کی شکل بگاڑ کر گوہ جیسی شکل کر دی گئی تھی۔ تو آپ نے نہ تو گوہ کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے بہت سے لوگوں کو نفع دیتے ہیں۔ عام طور پر چرواہوں کی خوراک یہی ہے اور اگر گوہ میرے پاس ہوتی تو میں بھی اسے کھاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس سے صرف ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا تھا۔

(۵۰۴۴) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا بَهْزٌ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَقِیْلٍ الدَّوْرَقِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ فِیْ غَائِطٍ مَضَبَّةٍ وَاِنَّهٗ عَامَّةُ طَعَامِ اَهْلِیْ قَالَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَقُلْنَا عَاوِدْهُ فَعَاوَدَهٗ فَلَمْ یُجِبْهُ ثَلَاثًا ثُمَّ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الثَّالِثَةِ فَقَالَ یَا اَعْرَابِیُّ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ اَوْ غَضِبَ عَلٰی سِبْطٍ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَمَسَخَهُمْ دَوَابَّ یَدِبُّوْنَ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدْرِیْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا فَلَسْتُ آكُلُهَا وَلَا اَنْهٰی عَنْهَا۔

(۵۰۴۴) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور اُس نے عرض کیا: میں ایک ایسے نشیبی علاقہ میں رہتا ہوں کہ جہاں گوہ بہت ہوتی ہیں اور عام طور پر میرے گھر والوں کا کھانا یہی ہے تو آپ نے اُسے کوئی جواب نہیں دیا۔ ہم نے اس دیہاتی سے کہا: دوبارہ بیان کر۔ اُس نے دوبارہ عرض کیا تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ میں اُسے آواز دی اور فرمایا: اے دیہاتی! اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی ایک جماعت پر لعنت فرمائی یا غصہ کیا تو ان کو مسخ کر کے جانور بنا دیا جو زمین میں پھرتے ہیں اور میں نہیں جانتا' ہوسکتا ہے کہ شاید یہ گوہ بھی اُنہی جانوروں میں سے ہو اس لیے نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی اسے کھانے سے منع کرتا ہوں۔

خُلَاصَةُ الْبَاب: اس باب کی احادیث مبارکہ میں گوہ کے گوشت کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ اس باب کی احادیث مبارکہ سے گوہ کے گوشت کا مکروہ ہونا سمجھ میں آتا ہے کیونکہ احادیث مبارکہ نہ حلت پر دال ہیں اور نہ حرمت پر۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے کہ گوہ کا گوشت کھانا مکروہ تنزیہی ہے۔ ہدایہ میں ہے: "ویکرہ اکل الضب" (گوہ کا کھانا مکروہ ہے) کراہت کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے منع نہیں فرمایا لیکن خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشہ کا گوشت نہیں کھایا' واللہ اعلم۔

۸۹۱: باب اِبَاحَةِ الْجَرَادِ

باب: ٹڈی (کھانے کے) جواز کے بیان میں

(۵۰۴۵) حَدَّثَنَا اَبُوْ کَامِلٍ الْجَحْدَرِیُّ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ نَاْکُلُ الْجَرَادَ۔

(۵۰۴۵) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات غزوات (جہاد) میں (شریک) ہوئے۔ جس میں ٹڈیاں کھاتے رہے۔

(۵۰۴۶) وَ حَدَّثَنَاهُ اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ وَ اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ وَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ جَمِیْعًا عَنِ ابْنِ عُیَیْنَةَ عَنْ اَبِیْ یَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِوَایَتِهٖ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ قَالَ اِسْحٰقُ سِتَّ اَوْ قَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ سِتَّ اَوْ سَبْعَ۔

(۵۰۴۶) حضرت ابو یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کے ساتھ روایت نقل کی گئی ہے۔ ابوبکر کی روایت میں سات غزوات کا ذکر ہے اور اسحٰق کی روایت میں چھ غزوات کا اور ابن ابی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے چھ یا سات غزوات کا ذکر کیا ہے۔

(۵۰۴۷) وَ حَدَّثَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

(۵۰۴۷) حضرت ابو یعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس سند کی روایت نقل کی گئی ہے اور اس میں سات غزوات کا ذکر ہے۔

كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِى يَعْفُوْرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ (وَ) قَالَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ۔

۸۹۲: باب اِبَاحَةِ الْاَرْنَبِ

(۵۰۴۸) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَسَعَوْا عَلَيْهِ فَلَغِبُوْا قَالَ فَسَعَيْتُ حَتّٰى اَدْرَكْتُهَا فَاَتَيْتُ بِهَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَ بِوَرِكِهَا وَ فَخِذَيْهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ۔

(۵۰۴۹) وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ ح وَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبٍ اَخْبَرَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحَارِثِ كِلَاهُمَا عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ وَفِىْ حَدِيْثِ يَحْيٰى بِوَرِكِهَا اَوْ فَخِذَيْهَا۔

باب: خرگوش کھانے کے جواز میں۔

(۵۰۴۸) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم (ایک سفر میں) جا رہے تھے کہ ظہران کے مقام سے گزرے تو ہم نے ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ لوگ اس کی طرف دوڑے لیکن وہ تھک گئے (اور نہ پکڑ سکے) راوی کہتے ہیں کہ پھر میں (اُس کی طرف) دوڑا' یہاں تک کہ میں نے اسے پکڑ لیا اور جب میں اسے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لایا تو انہوں نے خرگوش کو ذبح کیا۔ اس کی سرین اور اس کی دونوں رانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آیا تو آپ نے اسے قبول فرما لیا۔

(۵۰۴۹) شعبہ سے اس سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی گئی ہے جس میں خرگوش کی سرین یا خرگوش کی دونوں رانوں کا (شک کے ساتھ) ذکر ہے۔

۸۹۳: باب اِبَاحَةِ مَا يُسْتَعَانُ بِهٖ عَلَى الْاِصْطِيَادِ وَالْعَدُوِّ وَ كَرَاهَةِ الْخَذْفِ

(۵۰۵۰) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِىُّ حَدَّثَنَا اَبِىْ حَدَّثَنَا كَهْمَسٌ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ رَاٰى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُغَفَّلِ رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِهٖ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ قَالَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ فَاِنَّهٗ لَا يُصَادُ بِهِ الصَّيْدُ وَلَا يُنْكَاُبِهِ الْعَدُوُّ وَلٰكِنَّهٗ يَكْسِرُ السِّنَّ وَ يَفْقَاُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَاٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهٗ اُخْبِرُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ اَوْ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ ثُمَّ اَرَاكَ تَخْذِفُ لَا

باب: شکار کرنے اور دوڑنے میں جن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے اُن سے مدد لینے کے جواز میں اور کنکری پھینکنے کی کراہت کے بیان میں

(۵۰۵۰) حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ساتھیوں میں سے ایک آدمی کو کنکری پھینکتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے فرمایا: کنکری نہ پھینک کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ناپسند کرتے تھے یا آپ خذف (کنکری پھینکنے) سے منع فرماتے تھے کیونکہ اس سے نہ شکار کیا جاتا ہے اور نہ ہی اس سے دشمن مرتا ہے لیکن اس سے دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کے بعد پھر اسے کنکری پھینکتے دیکھا تو اُس سے فرمایا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خبر دیتا

اَکَلِّمُکَ کَلِمَةً کَذَا وَکَذَا۔

ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ناپسند سمجھتے تھے یا کنکری پھینکنے سے منع فرماتے تھے۔ اگر میں نے تجھے (دوبارہ) کنکری پھینکتے دیکھا تو میں تجھ سے کبھی بھی بات نہیں کروں گا۔

(۵۰۵۱)حَدَّثَنِیْ اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمٰنُ بْنُ مَعْبَدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ اَخْبَرَنَا کَھْمَسٌ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

(۵۰۵۱) کہمس سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۵۲)حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَھْدِیٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُھْبَانَ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُغَفَّلِ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَ قَالَ اِنَّہٗ لَا یَنْکَأُ الْعَدُوَّ وَلَا یَقْتُلُ الصَّیْدَ وَلٰکِنَّہٗ یَکْسِرُ السِّنَّ وَ یَفْقَأُ الْعَیْنَ وَ قَالَ ابْنُ مَھْدِیٍّ اِنَّھَا لَا تَنْکَأُ الْعَدُوَّ وَلَمْ یَذْکُرْ یَفْقَأُ الْعَیْنَ۔

(۵۰۵۲) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا۔ ابن جعفر کی ایک روایت میں ہے کہ اس طریقہ سے نہ دشمن مرتا ہے اور نہ ہی شکار کو قتل کرتا ہے لیکن دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے اور ابن مہدی نے کہا کہ یہ طریقہ دشمن کو نہیں مارتا اور انہوں نے آنکھ کے پھوٹنے کا ذکر نہیں کیا۔

(۵۰۵۳)وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ اَنَّ قَرِیْبًا لِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ خَذَفَ قَالَ فَنَھَاہُ وَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْخَذْفِ وَ قَالَ اِنَّھَا لَا تَصِیْدُ صَیْدًا وَلَا تَنْکَأُ عَدُوًّا وَلٰکِنَّھَا تَکْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَیْنَ قَالَ فَعَادَ فَقَالَ اُحَدِّثُکَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْہُ ثُمَّ تَخْذِفُ لَا اُکَلِّمُکَ اَبَدًا۔

(۵۰۵۳) حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کے کسی قریبی (رشتہ دار نے) کنکر پھینکا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اُسے منع کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر پھینکنے سے منع فرمایا ہے اور فرمایا: اس طریقے سے نہ شکار ہوتا ہے اور نہ دشمن مرتا ہے لیکن یہ طریقہ دانت توڑ دیتا ہے اور آنکھ پھوڑ دیتا ہے۔ اُس نے پھر اسی طرح کیا تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھ سے رسول اللہ ﷺ کی بات بیان کرتا ہوں کہ آپ نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا ہے اور تو پھر کنکر پھینکتا ہے۔ میں تجھ سے کبھی بات نہیں کروں گا۔

(۵۰۵۴)وَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ حَدَّثَنَا الثَّقَفِیُّ عَنْ اَیُّوْبَ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ۔

(۵۰۵۴) حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۹۴: باب الْاَمْرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَالْقَتْلِ وَ تَحْدِیْدِ الشَّفْرَةِ

باب: اچھے طریقے سے ذبح اور قتل کرنے اور چھری تیز کرنے کے حکم کے بیان میں

(۵۰۵۵)حَدَّثَنَا اَبُوْ بَکْرِ بْنُ اَبِیْ شَیْبَةَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ عُلَیَّةَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُھُمَا

(۵۰۵۵) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو باتوں کو یاد کر رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

نے ہر چیز پر بھلائی فرض کر دی ہے تو جب بھی تم قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور جب بھی تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور تم میں سے ایک کو چاہیے کہ اپنی چھری کو تیز کرے اور اپنے جانور کو آرام دے۔

(۵۰۵۶) وَ حَدَّثَنَاهُ يَحْيَی بْنُ يَحْيٰی اَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِیُّ ح وَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِیُّ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ ح وَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَخْبَرَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ كُلُّ هٰؤُلَاءِ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ بِاِسْنَادِ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ وَ مَعْنٰی حَدِيْثِهٖ۔

(۵۰۵۶) حضرت خالد حذاء رضی اللہ عنہ سے ابن علیہ کی سند اور اس کی روایت کے ہم معنی روایت نقل کی گئی ہے۔

۸۹۵: باب النَّهْیِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَآئِمِ

باب: جانوروں کو باندھ کر مارنے کی ممانعت کے بیان میں

(۵۰۵۷) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ جَدِّیْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ دَارَ الْحَكَمِ بْنِ اَيُّوْبَ فَاِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوْا دَجَاجَةً يَرْمُوْنَهَا قَالَ فَقَالَ اَنَسٌ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

(۵۰۵۷) حضرت ہشام بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادا حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حکم بن ایوب کے گھر گیا تو وہاں کچھ لوگ ایک مرغی کو نشانہ بنا کر اُسے تیر مار رہے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔

(۵۰۵۸) وَ حَدَّثَنِيْهِ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ ح وَ حَدَّثَنِیْ يَحْيَی بْنُ حَبِيْبٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ح وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ كُلُّهُمْ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ۔

(۵۰۵۸) حضرت شعبہ اس سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں۔

(۵۰۵۹) وَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا اَبِیْ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

(۵۰۵۹) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

(۵۰۶۰) وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ۔

(۵۰۶۰) حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ سے اس سند کے ساتھ اسی طرح روایت نقل کی گئی ہے۔

(۵۰۶۱) حَدَّثَنَا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوْخَ وَ اَبُوْ كَامِلٍ وَاللَّفْظُ

(۵۰۶۱) حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں

لِاَبِیْ کَامِلٍ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِنَفَرٍ قَدْ نَصَبُوْا دِجَاجَةً یَتَرَامَوْنَهَا فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا تَفَرَّقُوْا عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا۔

کہ حضرت ابن عمرؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے۔ وہ لوگ ایک مرغی کو نشانہ بنا کر اُس پر تیر پھینک رہے تھے تو جب ان لوگوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہ متفرق (علیحدہ علیحدہ) ہو گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ کام کس نے کیا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

(۵۰۶۲) وَ حَدَّثَنِیْ زُهَیْرُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا بِفِتْیَانٍ مِنْ قُرَیْشٍ قَدْ نَصَبُوْا طَیْرًا وَهُمْ یَرْمُوْنَهٗ وَقَدْ جَعَلُوْا لِصَاحِبِ الطَّیْرِ کُلَّ خَاطِئَةٍ مِنْ نَبْلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوْا فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا مَنْ فَعَلَ هٰذَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ فَعَلَ هٰذَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَیْئًا فِیْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

(۵۰۶۲) حضرت سعید بن جبیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمرؓ چند قریشی نوجوانوں کے پاس سے گزرے کہ وہ ایک پرندہ کو شکار بنا کر اُسے تیر مار رہے تھے اور انہوں نے پرندے کے مالک سے یہ طے کر رکھا تھا کہ جو تیر نشانہ پر نہ لگے اُس کو وہ لے لے تو جب ان نوجوانوں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا تو وہ علیحدہ علیحدہ ہو گئے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: یہ کس نے کیا ہے؟ جو اس طرح کرے اُس پر اللہ نے لعنت فرمائی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسے آدمی پر لعنت فرمائی ہے کہ جو کسی جاندار کو نشانہ بنائے۔

(۵۰۶۳) حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَیْدٍ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَکْرٍ اَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ ح وَ حَدَّثَنِیْ هَارُوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُقْتَلَ شَیْءٌ مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔

(۵۰۶۳) حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں میں سے کسی بھی جانور کو باندھ کر مارنے سے منع فرمایا ہے۔